مبلغین و مبلغات کیلئے معراجِ مصطفےٰ سمیت دیگر اصلاحی موضوعات پر مشتمل 779 صفحات پر محیط خوبصورت گلدستہ

بنام

رَجَبُ الْمُرَجَّب کے 26 بیانات

پیش کش: مجلس المدینۃ العلمیۃ (دعوتِ اسلامی)

مبلغین و مبلغات کیلئے **معراجِ مصطفٰے** سمیت دیگر اصلاحی

موضوعات پر مشتمل 779 صفحات پر محیط خوبصورت گلدستہ

بنام

رَجَبُ الْمُرَجَّب کے

26 بیانات

پیشکش

مجلس اَلْمَدِیْنَۃُ الْعِلْمِیَّہ (دعوتِ اسلامی)

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیۡكَ یَا رَسُوۡلَ اللّٰہ وَعَلٰی اٰلِكَ وَاَصۡحَابِكَ یَا حَبِیۡبَ اللّٰہ

نام کتاب : رَجَبُ الْمُرَجَّب کے 26 بیانات

صفحات : 779

پہلی بار : رَجَبُ الْمُرَجَّب ۱۴۴۱ھ، فروری 2020

تعداد : ویب ایڈیشن

پیش کش : مجلس اَلْمَدِیْنَۃُ الْعِلْمِیَّہ

قیامت کے روز حسرت

فرمانِ مصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم: سب سے زیادہ حسرت قِیامت کے دن اُس کو ہوگی جسے دُنیا میں عِلْم حاصل کرنے کا موقع ملا مگر اُس نے حاصِل نہ کیا اور اس شخص کو ہوگی جس نے عِلْم حاصِل کیا اور دوسروں نے تو اس سے سُن کر نفع اُٹھایا لیکن اس نے نہ اُٹھایا (یعنی خود اس علم پر عمل نہ کیا)۔

(تاریخ دمشق لابن عَساکِر، ۱۳۸/۵۱)

اجمالی فہرست

پہلے اسے پڑھ لیجئے!!!

عاشقانِ رسول کی مدنی تحریک **دعوتِ اسلامی** ایک عالمگیر تحریک ہے۔ دعوتِ اسلامی کے تحت ملک و بیرونِ ملک **ہزاروں** مقامات پر ہفتہ وار سنتوں بھرے **اجتماعات** کا سلسلہ سالوں سے جاری وساری ہے۔ ان ہفتہ وار سنتوں بھرے اجتماعات میں **لاکھوں** اسلامی بہنیں اور اسلامی بھائی شرکت کی سعادت پاکر علمِ دین کی خوشبو سے خود کو مہکاتے ہیں۔ ابتدا میں دعوتِ اسلامی کے مبلغین ومبلغات موضوع کا انتخاب، مواد کی تلاش اور ترتیب سمیت بیانات کے ضروری کام خود ہی انجام دیا کرتے تھے۔ پھر دعوتِ اسلامی کی **مرکزی مجلسِ شوریٰ** نے طے کیا کہ **ایک** ہی **بیان** تیار کیا جائے جو دنیا بھر کے ہفتہ وار اجتماعات کے مبلغین ومبلغات تک پہنچایا جائے۔

جون 2014ء مطابق شعبان المعظم 1435ھ میں دعوتِ اسلامی کے تحقیقی وعلمی ادارے المدینۃ العلمیۃ کے تحت شعبہ بیاناتِ دعوتِ اسلامی قائم کیا گیا۔ بیان کو تمام مراحل سے گزار کر فائنل کرنا اور ہفتہ وار اجتماع میں ہونے سے ایک ماہ قبل متعلقہ مجلس کو پیش کرنا اس شعبے کا ہدف قرار پایا۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ 2014 سے اب تک یہ سلسلہ جاری وساری ہے۔ اب تک اس شعبے میں ہفتہ وار اور دیگر اجتماعات کیلئے سوا چار سو (425) سے زائد بیانات تیار ہوچکے ہیں۔ بیان کیسے مرتب کیا جاتا ہے اور کتنے مراحل سے گزارا جاتا ہے؟ ہر مرحلے کا کیا انداز ہے؟ نیز شعبہ بیاناتِ دعوتِ اسلامی کی اب تک کیا خدمات ہیں؟ اس کی تفصیل کتاب کے آخر میں **شعبہ بیاناتِ دعوتِ اسلامی** کے **تفصیلی تعارف** میں موجود ہے۔

نگرانِ المدینۃ العلمیۃ و رکنِ مرکزی مجلسِ شوریٰ حاجی ابوماجد محمد شاہد عطاری مدّظلہ العالی نے ناظمِ المدینۃ العلمیۃ اور شعبہ بیاناتِ دعوتِ اسلامی کے ذمّہ داران کے ساتھ ایک میٹنگ میں یہ قیمتی تجویز عطا فرمائی کہ ہر اسلامی ماہ میں ہونے والے تمام بیانات کو جمع کرکے کتابی صورت میں دعوتِ اسلامی کی ویب سائٹ پر اَپ لوڈ کیا جائے۔ اسی حکم کی تعمیل میں **جُمادَی الاولیٰ کے 22 بیانات** اور **جُمادَی الاُخریٰ کے 21 بیانات** دو ضخیم

کتابیں دعوتِ اسلامی کی ویب سائٹ پر اپ لوڈ کی گئیں تھیں، جنہیں کافی پذیرائی بھی حاصل ہوئی۔ کم وقت میں کثیر تعداد نے اسے ویب سائٹ سے ڈاؤن لوڈ بھی کیا۔ اب **رجب المرجب کے 26 بیانات پر** مشتمل مجموعہ آپ کے سامنے ہے۔

اس مجموعے کی خاص بات یہ ہے چونکہ ماہِ رجب المرجب میں شبِ معراج بھی ہے اسی مناسبت سے شبِ معراج پر مشتمل 6 بیانات بھی اس مجموعے کا حصہ ہیں اس کے علاوہ یہ مجموعہ بہت سے اصلاحی موضوعات پر مشتمل ہے۔ اس کتاب کے حوالے سے چند باتوں کی وضاحت ذہن نشین فرمالیں:

✿ **اس مجموعہ میں وہ بیانات بھی شامل ہیں جو کافی پہلے تیار ہوئے۔ اس دوران دعوتِ اسلامی کی اصطلاحات بھی تبدیل ہوئی ہیں اور بیانات کے انداز میں بھی کافی تبدیلی آئی ہے۔ وہ اصطلاحات وغیرہ ان بیانات میں برقرار ہیں، استفادہ کرنے والے قارئین بالخصوص مبلغین ان تبدیلیوں کالحاظ رکھیں۔**

✿ ہفتہ وار اجتماع میں ہونے والے بیان کے آخر میں 6 درودِ پاک اور 2 دعائیں بھی شامل ہوتی ہیں، تکرار سے بچنے کیلئے ان تمام بیانات سے دردوِپاک اور دعائیں ختم کر دی گئی ہیں۔

✿ بیان کا نام اور جس تاریخ کو بیان ہفتہ وار اجتماع میں ہوا تھا وہ ہر بیان کے ساتھ لکھ دیا گیا ہے۔ مزید بر آں کہ شروع میں اجمالی فہرست بھی بڑھائی گئی ہے تاکہ استفادہ میں آسانی رہے۔

✿ طوالت و تاخیر سے بچنے کیلئے کتاب کے دیگر لوازمات (تفصیلی فہرست، ماٰخذ و مراجع وغیرہ) شامل نہیں کئے گئے۔

اللہ پاک ہماری اس کاوش کو قبول فرمائے اور دعوتِ اسلامی کی تمام مجالس بشمول "المدینۃُ العلمیۃ" کو مزید برکتیں عطا فرمائے۔ اٰمِین بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

شعبہ بیاناتِ دعوتِ اسلامی

المدینۃُ العلمیّۃ (دعوتِ اسلامی)

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْم ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم ط

دُرُود شریف کی فضیلت

سرکارِ نامدار، مدینے کے تاجدار صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ خُوشبودار ہے: "بے شک تُمہارے نام مع شَناخت مجھ پر پیش کئے جاتے ہیں لٰہذا مجھ پر اَحسَن (یعنی خوبصورت الفاظ میں) دُرُودِ پاک پڑھو۔"[1]

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیدارِ الٰہی ایک ایسی نعمتِ عظمٰی ہے کہ جس کے حُصُول کا ہمیشہ سے ہر خاص و عام ہی تمنائی رہا ہے، جس کی طلب ہر دل کی دھڑکن بنی رہی حتی کہ یہ ہی آرزُو اِلتجا بن کر حضرتِ سیِّدُنا موسیٰ کلیمُ اللّٰہ عَلٰی نَبِیِّنا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام کے مُبارک لبوں پر بھی آگئی، عرض کیا: "رَبِّ اَرِنِیۡ، اے رَبّ میرے مجھے اپنا دیدار دکھا،" رَبّ عَزَّوَجَلَّ نے ارشاد فرمایا: " لَنۡ تَرٰىنِیۡ تو مجھے ہر گز نہ دیکھ سکے گا"، مگر جب بات اپنے حبیب کی آئی تو خُود حضرت جبریل علیہ السَّلام کو بھیج کر محبوب کو بلوا یا اور اپنے دیدار سے مُستَفِیض فرمایا، جبھی تو بُلبلِ باغِ جِنان، شاعرِ خوش بیان امام احمد رضا خان علیہ رحمۃُ الرَّحمٰن بے ساختہ پُکار اُٹھتے ہیں۔

---

[1] ... مصنف عبدالرزاق، کتاب الصلاۃ، باب الصلاۃ علی النبی، ۲/۱۴۰، حدیث: ۳۱۱۶

تَبَارَکَ اللہ شان تیری تجھی کو زیبا ہے بے نیازی
کہیں تو وہ جوشِ لَنْ تَرَانِیْ کہیں تقاضے وصال کے تھے
(حدائقِ بخشش، ص ۲۳۴)

یاد رہے کہ اللہ تبارک وتعالیٰ کا اپنے محبوب صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کو معراج پر بلانے اور اپنے دیدار سے مُشرَّف فرمانے کا مَقْصد حُضُور عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ والسَّلام کی دِلجوئی اور تسکینِ خاطر تھا کیونکہ آپ کی طرف سے دعوتِ توحید دیئے جانے کے بعد کفارِ جفاکار کی طرف سے لگاتار ظُلم وستم کے اَنبار کی وَجہ سے آپ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نہایت بیقرار تھے جس کا واقعہ کچھ یوں ہے ۔ کہ جس روز صفا کی چوٹی پر کھڑے ہو کر اللہ تعالٰی کے محبوب صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے قریشِ مکہ کو دعوتِ توحید دی تھی اسی روز سے عَداوت وعِناد کے شُعلے بھڑکنے لگے، ہر طرف سے مَصائب و آلام کا سیلاب اُمڈ کر آیا۔ رَنج وغم کا اندھیرا دن بدن گہرا ہوتا چلا گیا۔ لیکن اس تاریکی میں آپ کے چچا ابو طالب اور اُمُّ المومنین حضرت خدیجہ رَضِیَ اللہ تَعالٰی عَنْہا کا وجود ہر نازک مرحلہ پر آپ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے لئے تسکین وطمانیَّت کا سبب بنا رہا، بعثتِ نبوی کے دسویں سال آپ کے چچا نے وفات پائی، اس صدمہ کا زَخم ابھی مُندَمِل بھی نہ ہونے پایا تھا کہ مُونِس وہَمدَم رَفیقۂ حیات حضرت سَیِّدَتُنا خدیجہ رَضِیَ اللہ تَعالٰی عَنْہا بھی آپ کو داغِ مُفارَقت دے گئیں، کُفّارِ مکہ کو اب ان کی انسانیَّت سوز کارستانیوں سے روکنے والا اور ان کی سفاکانہ روش پر مَلامت کرنے والا بھی کوئی نہ رہا جس کے باعث ان کی اِیذا رَسانیاں ناقابلِ برداشت حد تک بڑھ گئیں۔ رسولِ اکرم، نُورِ مُجَسَّم، شاہِ بنی آدم صلَّی اللہ تعالٰی علیہ

واٰلہٖ وسلَّم طائف تشریف لے گئے، شاید وہاں کے لوگ آپ کی اس دعوتِ توحید کو قبول کرنے کے لیے آمادہ ہو جائیں لیکن وہاں آپ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے ساتھ جو ظالمانہ برتاؤ کیا گیا، اس نے سابقہ زَخموں پر نمک پاشی کا کام کیا، ان حالات میں جب بظاہر ہر طرف مایوسی کا اَندھیرا پھیل چُکا تھا اور ظاہری سہارے بھی ٹوٹ چکے تھے، رحمتِ الٰہی نے اپنی عَظَمت و کبریائی کی واضح نشانیوں کا مُشاہَدہ کرانے کے لیے اپنے محبوب کو عالَم بالا کی سیاحت کے لیے بُلایا، تاکہ حالات کی ظاہری ناسازگاری آپ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ والسَّلام کو مزید رَنجیدہ خاطِر نہ کرسکے، غور کیا جائے تو سفرِ مِعْراج کے لیے اس سے موزُوں ترین اور کوئی وقت نہیں ہو سکتا تھا۔

اس سفرِ مُقدَّس کے تمام احوال و واقعات خواہ وہ انعاماتِ الٰہی سے ہوں یا آسمانی سیر و سیاحت سے متعلق ہوں خواہ انبیا و ملائکہ کے عالیشان استقبال سے تعلق رکھتے ہوں یا جنت و دوزخ کے مشاہدات سے ، غرض تمام کے تمام پہلو احادیثِ مُبارکہ اور کُتُبِ سیرت میں تفصیلاً مذکور ہیں۔ آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلہٖ وسلَّم نے کائنات کی سیر کے دوران کروڑوں عجائباتِ قدرت مُلاحظہ فرمائے، جنت میں تشریف لے جا کر اپنے غُلاموں کے درجات و مقامات مُلاحظہ فرمائے نیز جہنّم کا مُعَایَنَہ فرما کر جہنمیوں پر ہونے والے دردناک عذابات بھی دیکھے اور پھر ان میں سے بہت کچھ اُمَّت کی ترغیب و ترہیب کے لئے بیان فرمادیا تاکہ اچھے اعمال کے ذریعے لوگ جہنّم سے بچنے کی تدبیر کریں اور جنت کی لازوال نعمتوں کا سن کر اُن تک رسائی پانے کے لئے کوشاں ہوں۔ آیئے! ان میں سے چند ایک واقعات و مُشَاہَدات مُلاحظہ کیجئے۔

اِنْعَاماتِ اِلٰہیہ سے مُتَعَلِّق

...جنّت کے دروازے پر کیا لکھا تھا...؟

حضرتِ سیِّدُنا اَنَس بن مالِک رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے رِوَایَت ہے، فرماتے ہیں کہ رسولِ کریم، رَءُوفٌ رَّحیم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: جس رات مجھے معراج ہوئی میں نے جنت کے دروازے پر یہ لکھا ہوا دیکھا کہ **صدقے کا ثواب دس گنا اور قرض کا 18 گنا ہے۔** میں نے جبرائیل عَلَیْہِ السَّلَام سے دَرْیَافت کیا: کیا سبب ہے کہ قرض کا درجہ صدقے سے بڑھ گیا ہے؟ انہوں نے کہا کہ سائل کے پاس مال ہوتا ہے اور پھر بھی سوال کرتا ہے جبکہ قرض لینے والا حاجت کی بِنا پر ہی قرض لیتا ہے۔[1]

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دینِ اِسْلام ہمیں مسلمانوں کی خیر خواہی کا درس دیتا ہے، ایک دوسرے سے ہمدردی کا پیغام دیتا ہے اور اس بات کی طرف ہماری رہنمائی کرتا ہے کہ اگر کبھی کوئی مسلمان کسی پریشانی ومصیبت کا شکار ہو جائے تو اُس سے منہ موڑنے کے بجائے پریشانی سے نکلنے میں اُس کی مدد کرنی چاہئے اور اگر مالی طور پر کسی کو آزمائش کا سامنا ہو تو تحفے کی صورت میں یا قرضِ حسنہ دے کر اُسے اِس سے باہَر نِکالنا چاہئے، پھر ان اعمالِ حسنہ پر بے شُمار اَجر وثواب کی بشارتیں بھی عطا فرمائی تاکہ مسلمانوں کو ان میں خُوب خُوب رغبت ہو اور وہ ثوابِ آخرت کو پیشِ نظر رکھتے ہوئے ہر دُکھ درد میں اپنے مسلمان بھائی کا ساتھ دیں۔ لیکن آہ! فی زمانہ مسلمانوں میں ایک دوسرے کی خیر خواہی کی سوچ بالکل ختم ہوتی جارہی ہے، مال ودولت کا انہیں ایسا نشہ چڑھا ہے کہ ایک دوسرے سے

---

(1)...سنن ابن ماجۃ، کتاب الصدقات، باب القرض، ص۳۸۹، الحدیث: ۲۴۳۱.

تَعاوُن کا جذبہ ہی دَم توڑ تا جارہا ہے۔ اے کاش! ہم حقیقی معنوں میں اِسلام کی تعلیمات پر عمل پیرا ہو جائیں اور ہر مسلمان بھائی کی پریشانی کو اپنی پریشانی سمجھ کر دُور کرنے کی کوشش کریں کہ حضرتِ سیِّدُنا ابوہریرہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے رِوَایَت ہے کہ رسولِ کریم، رَءُوْفٌ رَّحیم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: جو کسی مسلمان سے دنیا کی تکلیفوں میں سے ایک تکلیف دُور کر دے **اللہ** عَزَّوَجَلَّ اُس کی قیامت کے دن کی تکلیفوں میں سے ایک تکلیف دُور فرمائے گا، جو کسی تنگ دست پر دنیا میں آسانی کرے **اللہ** عَزَّوَجَلَّ دنیا وآخرت میں اُس پر آسانی فرمائے گا، جو دنیا میں کسی مسلمان کی پردہ پوشی کرے **اللہ** عَزَّوَجَلَّ اُس کی دنیا و آخرت میں پردہ پوشی فرمائے گا اور **اللہ** عَزَّوَجَلَّ بندے کی مدد میں رہتا ہے جب تک بندہ اپنے بھائی کی مدد میں رہتا ہے۔[1]

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب!   صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

...بلند وبالا محلّات

مروی ہے کہ معراج کی رات جنت میں آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے چند بلند وبالا محلّات مُلاحظہ فرمائے جن کے بارے میں پوچھنے پر حضرتِ جبرائیل عَلَیْہِ السَّلَام نے عرض کیا کہ یہ غصّہ پینے والوں اور لوگوں سے عفو ودر گزر کرنے والوں کے لئے ہیں اور **اللہ** عَزَّوَجَلَّ احسان کرنے والوں کو پسند فرماتا ہے۔[2]

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! غصّہ غیر اختیاری شے ہے، یہ نفس کے اس جوش کو کہتے ہیں جو بدلہ

([1])...سنن الترمذی، کتاب البر والصلة، باب ماجاء فی الستر۔۔۔الخ، ص ۴۷۳، الحدیث: ۱۹۳۰

([2])...مسند الفردوس، باب الراء، ۲/۲۵۵، الحدیث: ۳۱۸۸.

لینے پر اُبھارتا ہے اور اس سے سینے میں انتقام کی آگ بھڑک اٹھتی ہے۔ ایسے میں جو شخص اپنے آپ کو قابو میں رکھے اور عَفو و درگزر سے کام لے، احادیث میں اس کے بہت سے فضائل وارِد ہیں جن میں سے ایک فضیلت تو ابھی بیان ہوئی، آیئے! اب مزید فضائل مُلاحظہ کیجئے، چنانچہ سرکارِ مدینہ، راحتِ قلب وسینہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ باقرینہ ہے: جس نے غصّے کو ضبط کر لیا حالانکہ وہ اسے نافِذ کرنے پر قادِر تھا تو **اللہ** عَزَّوَجَلَّ بروزِ قیامت اُس کو تمام مخلوق کے سامنے بُلائے گا اور اختیار دے گا کہ جس حُور کو چاہے لے لے۔[1]

اور ایک مقام پر فرمایا: میری اُمَّت کے بہترین لوگ وہ ہیں کہ جب انہیں غصہ آجائے تو فوراً رجوع کر لیتے ہیں۔[2]

غصّہ بالکل نہ آئے تو...؟

یاد رکھئے! غصّہ بذاتِ خود بُرا نہیں، ہاں! غصّے میں آکر شریعت کی نافرمانی کرنا مذموم و ناجائز ہے۔ صحیح موقعے پر غصّہ آنا بھی ضروری ہے، حضرتِ سیِّدُنا امام احمد بن حجر مکی عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللّٰہِ الْوَلِی فرماتے ہیں: غصّے میں تفریط یعنی اس قدر کم آنا کہ بالکل ہی ختم ہو جائے یا پھر یہ جذبہ ہی کمزور پڑ جائے تو یہ ایک مذموم صفت ہے کیونکہ ایسی صورت میں بندے کی مُرَوَّت اور غیرت ختم ہو جاتی ہے اور جس میں غیرت یا مُرَوَّت نہ ہو وہ کسی قسم کے کمال کا اہل نہیں ہوتا کیونکہ ایسا شخص عورتوں بلکہ حشراتُ الْاَرْض (یعنی زمینی کیڑے مکوڑوں) کے مُشَابِہ ہوتا ہے۔ حضرتِ سیِّدُنا امام شافعی عَلَیْہِ

---

(1)... سنن ابی داود، کتاب الادب، باب من کظم غیظا، ص ۷۵۲، الحدیث: ۴۷۷۷.

(2)... المعجم الاوسط للطبرانی، باب المیم، من اسمہ محمد، ۴/ ۲۲۴، الحدیث: ۵۷۹۳.

رَحمَۃُ اللّٰہِ الْکَافِی فرماتے ہیں: جسے غصّہ دِلایا گیا اور وہ غصّے میں نہ آیا تو وہ گدھا ہے اور جسے راضی کرنے کی کوشش کی گئی اور وہ راضی نہ ہوا تو وہ شیطان ہے۔[1]

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

❁...موتیوں سے بنے ہوئے گنبد نما خیمے

جنت میں آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم موتیوں سے بنے ہوئے گنبد نُما خیمے مُلاحظہ فرمائے جن کی مٹی مشک تھی۔ آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے حضرتِ جبرائیل عَلَیْہِ السَّلَام سے دَرْیافت فرمایا: "لِمَنْ ھٰذَا یَا جِبْرِیْل یعنی اے جبریل! یہ کس کے لئے ہیں؟" عرض کیا: اے **مُحَمَّد** صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! یہ آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی اُمَّت کے ائمہ اور مُؤَذِّنین کے لئے ہیں۔[2]

سُبْحٰنَ اللّٰہِ عَزَّوَجَلَّ! رِضائے الٰہی کے لیے اذان دینے اور امامت کرنے کی کیا خوب فضیلت ہے کہ ربّ تعالیٰ نے ان کے لئے جنت میں موتیوں سے بنے ہوئے خیمے تیار کر رکھے ہیں، **اللّٰہ** عَزَّوَجَلَّ ہمیں بھی توفیق عطا فرمائے۔ آیئے! اس بارے میں مزید رِوَایات مُلاحظہ کیجئے، چنانچہ

❁...مدینے کے تاجدار صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمان خوش گوار ہے: ثواب کی خاطر اذان دینے والا اُس شہید کی مانند ہے جو خون میں لتھڑا ہوا ہے اور جب مرے گا قبر میں اُس کے جسم میں کیڑے نہیں پڑیں گے۔[3]

([1])...الزواجر، الباب الاول، الکبیرۃ الثالثۃ، الغضب بالباطل...الخ، ۱/۱۰۳.

([2])...المسند للشاشی، مسند عبادۃ بن الصامت، ۳/۳۲۱، الحدیث: ۱۴۲۸.

([3])...الترغیب والترھیب، کتاب الصلاۃ، الترغیب فی الاذان...الخ، ص۹۵، الحدیث: ۲۴.

...سلطانِ مدینہ، قرارِ قلب وسینہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ باقرینہ ہے: جس نے پانچوں نمازوں کی اذان ایمان کی بِنا پر بہ نیتِ ثواب کہی اُس کے جو گناہ پہلے ہوئے ہیں مُعاف ہو جائیں گے اور جو ایمان کی بِنا پر ثواب کے لئے اپنے ساتھیوں کی پانچ نمازوں میں اِمامت کرے اس کے پچھلے گناہ مُعاف کر دیئے جائیں گے۔[1]

نور میں چُھپا ہوا آدمی

سفرِ معراج کی سہانی رات پیارے پیارے آقا، میٹھے میٹھے مصطفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا گزر ایک ایسے شخص کے پاس سے ہوا جو عرش کے نور میں چُھپا ہوا تھا۔ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: یہ کون ہے، کیا کوئی فِرِشتہ ہے؟ کہا گیا: نہیں۔ فرمایا: کوئی نبی ہیں؟ کہا گیا: نہیں۔ پوچھا: پھر یہ کون ہے؟ بتایا گیا: یہ وہ شخص ہے کہ دنیا میں اس کی زبان ذکرِ الٰہی سے تر رہتی تھی، اس کا دل مسجدوں میں لگا رہتا تھا اور یہ کبھی اپنے والِدَین کو بُرا کہے جانے یا اُن کی بے عزتی کی جانے کا سبب نہیں بنا۔[2]

سُبْحٰنَ اللہِ عَزَّوَجَلَّ! اس رِوَایَت سے پتا چلتا ہے کہ ذِکرِ الٰہی کی کثرت، مَسَاجِد سے محبت اور والِدَین کے لئے بُرائی کا سبب بننے سے بچنا، یہ تینوں اعمال **اللہ** رَبُّ الْعِزّت عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ میں بہت ہی محبوب ہیں۔ اس رِوَایَت میں اس بات کی ترغیب موجود ہے کہ انسان گالی گلوچ، لڑائی جھگڑا، نشہ بازی، جُوا وغیرہ کسی بھی ایسے فعل کا ہر گز مرتکب نہ ہو جو اس کے والِدَین کے لیے طعن و تشنیع اور بے عزتی کا

([1])... کنز العمال، کتاب الصلاۃ، قسم الاقوال، الفصل الرابع...الخ، ۲۸۹/۷، الحدیث: ۲۰۹۰۲

([2])...موسوعۃ الامام ابن ابی الدنیا، کتاب الاولیا، ۴۱۵/۲، الحدیث: ۹۵.

باعث بنے اور حشر کے روز خُود اسے بھی شر مندگی کا سامنا کرنا پڑے۔

اور والدین کو بھی چاہیے کہ ابتدا ہی سے اپنی اولاد کی اچھی تربیت کریں اچھے کاموں کی ترغیب دلائیں برے کاموں پر روک ٹوک کریں اگر انہیں یونہی اپنے حال پر چھوڑ دیا اور وہ غلط راستے پر چل پڑے تو پھر سوائے پچھتانے کے کچھ ہاتھ نہ آئے گا در حقیقت اولاد کو نیک یا بد بنانے میں والدین کی تربیت کو بڑا دخل ہوتا ہے۔ مگر افسوس والدین ہی اپنی اولاد کی صحیح تربیت کرنے سے غافل ہیں اور خود ہی گناہوں بھری زندگی میں بدمست ہیں، جب والدین کا مقصدِ حیات 'حصولِ دولت، آرام طلبی، وقت گزاری اور عیش کوشی بن جائے تو وہ اپنی اولاد کی کیا تربیت کریں گے اور جب تربیتِ اولاد سے بے اعتنائی کے اثرات سامنے آتے ہیں تو یہی والدین ہر کس و ناکس کے سامنے اپنی اولاد کے بگڑنے کا رونا روتے دکھائی دیتے ہیں۔

ایسے والدین کو غور کرنا چاہیے کہ اولاد کو اس حال تک پہنچانے میں ان کا کتنا ہاتھ ہے کیونکہ انہوں نے اپنے بچے کو ABC بولنا تو سکھایا مگر قرآن پڑھنا نہ سکھایا، مغربی تہذیب کے طور طریقے تو سمجھائے مگر رسول عربی صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلّم کی سنتیں نہ سکھائیں، جنرل نالج (معلوماتِ عامہ) کی اہمیت پر اس کے سامنے گھنٹوں کلام کیا مگر فرض دینی علوم کے حصول کی رغبت نہ دلائی، اس کے دل میں مال کی محبت تو ڈالی مگر عشقِ رسول صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلّم کی شمع فروزاں نہ کی، اسے دنیاوی ناکامیوں کا خوف تو دلایا مگر امتحان قبر و حشر میں ناکامی سے وحشت نہ دلائی، اسے ہائے ہیلو کہنا تو سکھایا مگر سلام کرنے کا طریقہ نہ بتایا۔ ارتکابِ گناہ کی مادر پدر آزادی اور لہو و لعب کے طرح طرح کے آلات کا

بلاروک ٹوک استعمال، کیبل، وی سی آر کی کارستانیاں، رقص و سرود کی محفلوں میں انہماک اور بگڑا ہوا گھریلو ماحول، یہ سب کچھ بچے کی طبیعت میں شیطانیت و نفسانیت کو اتنا قد آور کر دیتا ہے کہ اس سے پاکیزہ کردار کی توقع بھی نہیں کی جاسکتی جیسے گندے نالے میں ڈبکی لگانے والے کے جسم کی طہارت کا تصور بھی نہیں کیا جاسکتا۔

اللہ عَزَّوَجَلَّ ہمیں اپنی اور اپنی اولاد کی صحیح تربیت کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

حضرتِ بلال رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے قدموں کی آہٹ

جنت کی سیر کے دوران سردارِ دو جہان، رحمتِ عالمیان صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے کسی کے قدموں کی آہٹ سماعت فرمائی جس کے بارے میں آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو بتایا گیا کہ یہ حضرتِ بلال رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ ہیں۔[1]

قربان جائیے! کیا شان ہے مُؤَذِّنِ رسول حضرتِ سیِّدُنا بلالِ حبشی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی کہ پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ان کے قدموں کی آہٹ جنت میں سماعت فرمارہے ہیں۔ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کو یہ مقام کس عمل کے سبب حاصِل ہوا آیئے! مُلاحظہ کیجئے: حضرتِ سیِّدُنا ابو ہریرہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے رِوَایَت ہے، فرماتے ہیں کہ (ایک دفعہ) سرکارِ عالی وقار، محبوبِ ربِّ غفّار صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فجر کے وقت حضرتِ بلال رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے فرمایا: اے بِلال! مجھے بتاؤ تم نے اِسْلام میں کون سا ایسا عمل کیا ہے جس پر ثواب کی امید سب سے زیادہ ہے کیونکہ میں نے جنت میں اپنے آگے

([1])...مشکاۃ المصابیح کتاب المناقب، باب مناقب عمر، ۲/ ۴۱۸، الحدیث: ۶۰۳۷، ملتقطاً.

تمہارے قدموں کی آہٹ سنی ہے۔ عرض کیا: میں نے اپنے نزدیک کوئی امید افزا کام نہیں کیا۔ہاں! میں نے دن رات کی جس گھڑی بھی وُضو یا غسل کیا تو اس قدر نماز پڑھ لی جو **اللہ** عَزَّوَجَلَّ نے میرے مُقَدَّر میں کی تھی۔[1]

شرحِ حدیث

اُوپر ذِکْر کی گئی حدیث کی شرح کرتے ہوئے حکیمُ الْاُمَّت حضرتِ علّامہ مفتی احمد یار خان نعیمی عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللہِ الْغَنِی فرماتے ہیں: غالِب یہ ہے کہ حُضُور صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کو کسی شب خواب میں معراج ہوئی تب اس کے سویرے کو حضرتِ بِلال (رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ) سے یہ سوال فرمایا کیونکہ جسمانی معراج کے سویرے تو فجر جماعت سے پڑھی نہ تھی یا یہ سب حُضُور صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے جسمانی معراج میں مُلاحظہ فرمایا تھا مگر یہ سوال کسی اور دِن فجر کی نماز کے بعد فرمایا۔ یہ ہی معنٰی زیادہ ظاہِر ہے۔مزید فرماتے ہیں: حضرتِ بِلال (رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ) کا حُضُور صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم سے آگے جنت میں جانا ایسا ہے جیسے نوکر چاکر بادشاہوں کے آگے ہٹو بچو کرتے ہوئے چلتے ہیں۔ مطلب یہ ہے کہ اے بِلال! تم نے ایسا کون سا کام کیا جس سے تم کو میری یہ خدمت میسر ہوئی؟ خیال رہے کہ معراج کی رات نہ تو حضرتِ بِلال (رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ)، حُضُور صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کے ساتھ جنت میں گئے نہ آپ کو معراج ہوئی بلکہ حُضُور صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے اس رات وہ واقعہ مُلاحظہ فرمایا جو قیامت کے بعد ہو گا کہ تمام خَلْق سے پہلے حُضُور صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم جنت میں داخِل ہوں گے اس طرح کہ حضرتِ بِلال (رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ)

---

(1)...صحیح المسلم، کتاب فضائل الصحابۃ، باب من فضائل بلال، ص۹۵۷، الحدیث:۲۴۵۸.

خادِمانہ حیثیت سے آگے آگے ہوں گے۔ اس سے چند مسئلے معلوم ہوئے ایک یہ کہ **اللہ** تعالیٰ نے حُضُور صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کو لوگوں کے انجام پر خبر دار کیا کہ کون جنّتی ہے اور کون دوزخی اور کون کس درجہ کا جنّتی، دوزخی ہے، یہ عُلُومِ خمسہ میں سے ہیں اور دوسرے یہ کہ حُضُور صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کے کان و آنکھ لاکھوں برس بعد ہونے والے واقعات کو سن لیتے ہیں، دیکھ لیتے ہیں یہ واقعہ اس تاریخ سے کئی لاکھ سال بعد ہو گا مگر قربان ان کانوں کے آج ہی سن رہے ہیں۔ تیسرے یہ کہ انسان جس حال میں زندگی گزارے گا اسی حال میں وہاں ہو گا حضرتِ بِلال (رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ) نے اپنی زندگی حُضُور صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کی خدمت میں گزاری وہاں بھی خادِم ہو کر ہی اُٹھے۔

اور حضرتِ بِلال رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے فرمان کہ ”میں نے دن رات کی جس گھڑی بھی وُضو یا غسل کیا تو اس قدر نماز پڑھ لی جو میرے مُقَدَّر میں تھی“ کی وضاحت کرتے ہوئے مفتی صاحب رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: یعنی دن رات میں جب بھی میں نے وُضو یا غسل کیا تو دو نفل تحیۃ الوضو پڑھ لئے۔ مگر یہاں اوقاتِ غیرِ مکروہ میں پڑھنا مُراد ہے تاکہ یہ حدیث مُمانعت کی احادیث کے خِلاف نہ ہو۔ خیال رہے کہ حُضُور صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کا حضرتِ بِلال (رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ) سے یہ پوچھنا اس لیے تھا تا کہ آپ یہ جواب دیں اور اُمَّت اس پر عمل کرے، ورنہ حُضُور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم تو ہر شخص کے ہر چُھپے کُھلے عمل سے واقِف ہیں نیز یہ درجہ صرف حضرتِ بِلال رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کو ان نوافل کا ہے ہزارہا آدمی یہ نوافل پڑھیں گے یا پابندی کریں گے مگر اُنہیں یہ خدمت نصیب نہیں۔[1]

([1])... مراٰۃ المناجیح، نوافل کا باب، پہلی فصل، ۲/۳۰۰.

عذابِ الٰہی سے مُتَعَلِّق

معراج کی رات زمین وآسمان کی سیر کے دوران پیارے مصطفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے جہاں مطیع وفرمانبردار بندوں پر ہونے والے انعاماتِ الٰہیہ کا مُشَاہَدہ فرمایا تو نافرمانوں کو قہرِ الٰہی میں گِرِفتار بھی دیکھا، جو اپنے گناہوں کی پاداش (سزا) میں انتہائی دردناک عذابوں میں مبتلا تھے۔ ان تمام عذابوں میں سے چند عذاب غیبت کے بھی تھے، جیسا کہ

...اپنا ہی گوشت کھانے والے لوگ

مروی ہے: مِعْرَاج کی رات سرورِ کائنات، شاہِ مَوْجُودات صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا گزر کچھ ایسے لوگوں پر ہوا جن پر کچھ اَفراد مُقَرَّر تھے، اِن میں سے بعض افراد نے اُن لوگوں کے جبڑے کھول رکھے تھے اور بعض دوسرے اَفراد اُن کا گوشت کاٹتے اور خون کے ساتھ ہی اُن کے منہ میں دھکیل دیتے۔ پیارے آقا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے دَرْیَافت فرمایا کہ اے جبریل! یہ کون لوگ ہیں؟ عرض کیا: یہ لوگوں کی غیبتیں اور اُن کی عیب جوئی کرنے والے ہیں۔[1]

...مُردار خور جہنمی

ایک رِوَایَت میں ہے کہ جب سرکارِ نامدار، مدینے کے تاجدار صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے جہنّم میں دیکھا تو وہاں کچھ ایسے لوگ نظر آئے جو مُردار کھا رہے تھے۔ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے دَرْیَافت فرمایا کہ اے جبریل! یہ کون لوگ ہیں؟ عرض کیا: یہ وہ ہیں جو لوگوں کا گوشت کھاتے (یعنی

([1])...مسند الحارث، کتاب الایمان، باب ما جاء فی الاسراء، ۱/۱۷۲، الحدیث: ۲۷.

غیبت کرتے) تھے۔[1]

تانبے کے ناخُن

ابوداوٗد شریف میں ہے کہ سرکارِ دوعالَم، نورِ مجسم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ عبرت نِشان ہے: میں شبِ معراج ایسے لوگوں کے پاس سے گزرا جو اپنے چہروں اور سینوں کو تانبے کے ناخنوں سے نوچ رہے تھے۔ میں نے پوچھا: اے جبرائیل! یہ کون لوگ ہیں؟ کہا: یہ لوگوں کا گوشت کھاتے (یعنی غیبت کرتے) اور اُن کی عزت خراب کرتے تھے۔[2]

عورتیں زیادہ غیبت کرتی ہیں

مفسرِ شہیر، حکیمُ الْاُمَّت حضرتِ علّامہ مفتی احمد یار خان نعیمی عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللہِ الْغَنِی اس حدیث شریف کے تحت فرماتے ہیں: اُن پر خارِش کا عذاب مسلط کر دیا گیا تھا اور ناخُن تانبے کے دھار دار اور نوکیلے تھے، ان سے سینہ، چہرہ کھجلاتے تھے اور زخمی ہوتے تھے۔ خدا (عَزَّوَجَلَّ) کی پناہ! یہ عذاب سخت عذاب ہے، یہ واقعہ بعدِ قیامت ہو گا جو حُضُورِ انور (صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) نے آنکھوں سے دیکھا۔ مزید فرماتے ہیں: یعنی یہ لوگ مسلمانوں کی غیبت کرتے تھے، اُن کی آبروریزی (عزت خراب) کرتے تھے یہ کام عورتیں زیادہ کرتی ہیں انھیں اس سے عبرت لینی چاہیے۔[3]

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! غیبت کرنے کا انجام کس قدر تباہ کُن ہے، بروزِ قیامت غیبت کرنے

([1])... مسند احمد، مسند عبد اللہ بن العباس... الخ، ۲/ ۱٤٤، الحدیث: ۲۳٦٦.

([2])... سنن ابی داؤد، کتاب الادب، باب فی الغیبۃ، ص ۷٦٥، الحدیث: ٤۸۷۸.

([3])... مِراٰۃ المناجیح، باب چھپے عیوب کی تلاش... الخ، پہلی فصل، ٦/ ٦۱۹.

والے کو کیسے کیسے دردناک عذابوں کا سامنا ہو گا، اس کا تَصَوُّر ہی لرزا دینے کے لئے کافی ہے۔ غور کیجئے! اگر غیبت کر کے بغیر توبہ کئے مر گئے اور ان میں سے کوئی دردناک عذاب مسلط کر دیا گیا تو کیونکر برداشت کر سکیں گے۔ اس لئے غیبتوں، چغلیوں اور دیگر گناہوں بھری باتوں سے رشتہ توڑ کر حمد و نعت سے رشتہ جوڑیئے، ہر لمحہ ہر گھڑی یادِ الٰہی میں مگن رہئے اور پیارے پیارے آقا، میٹھے میٹھے مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر خوب خوب دُرود و سلام کے پُھول نچھاور کیجئے۔

ع گناہوں سے مجھ کو بچا یاالٰہی
بُری عادتیں بھی چھڑا یاالٰہی
مجھے غیبت و چغلی و بدگمانی
کی آفات سے تو بچا یاالٰہی
تجھے واسطہ سارے نبیوں کا مولیٰ
مِری بخش دے ہر خطا یاالٰہی [1]

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

سُود خوری کے دو۲ عَذاب

غیبت کی طرح سُود خوری بھی انتہائی مہلک اور جان لیوا بیماری ہے جو انسان کے دِل میں خیر خواہیِ مسلم کا جذبہ مُردہ کر دیتی ہے۔ معراج کی رات آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے جن لوگوں کو

([1])... وسائلِ بخشش، ص۷۹.

عذاب میں مبتلا دیکھا ان میں وہ لوگ بھی تھے جو سُود خوری کے سبب عذاب میں مبتلا تھے، چنانچہ

❁...پتھر خور آدمی

حضرتِ سیِّدُنا سمرہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے، فرماتے ہیں کہ رسولِ اکرم، نورِ مجسم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: معراج کی رات میں نے ایک آدمی دیکھا جو نہر میں تیرتے ہوئے پتھر نگل رہا تھا۔ میں نے پوچھا: یہ کون ہے؟ بتایا گیا کہ یہ سُود خور ہے۔[1]

❁...پیٹوں میں سانپ

اور ابنِ ماجہ شریف میں حضرتِ سیِّدُنا ابوہریرہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے، فرماتے ہیں کہ سرورِ ذیشان، محبوبِ رحمٰن صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: معراج کی رات میں کچھ لوگوں کے پاس آیا جن کے پیٹ مکانوں کی طرح (بڑے بڑے) تھے اور ان کے اندر سانپ باہر سے نظر آ رہے تھے۔ میں نے پوچھا: اے جبرائیل! یہ کون لوگ ہیں؟ کہا: یہ سُود خور ہیں۔[2]

شرحِ حدیث

مفسرِ شہیر، حکیمُ الْاُمَّت حضرتِ علّامہ مفتی احمد یار خان نعیمی عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللّٰہِ الْغَنِی اس حدیث کی شرح کرتے ہوئے فرماتے ہیں: "چونکہ سُود خوار ہوسی ہوتا ہے کہ کھاتا تھوڑا ہے حرص و ہوس زیادہ کرتا ہے، اس لئے ان کے پیٹ واقعی کوٹھڑیوں کی طرح ہوں گے، لوگوں کے مال جو ظلماً وُصول کیے تھے وہ سانپ بچھو کی شکل میں نمودار ہوں گے۔ آج اگر ایک معمولی کیڑا پیٹ میں پیدا ہو جائے تو

---

(1)...شعب الایمان، الثامن والثلاثون من شعب الایمان، ٤/٣٩١، الحدیث: ٥١٢١.

(2)...سنن ابن ماجة، کتاب التجارات، باب التغلیظ فی الربا، ص٣٦٣، الحدیث: ٢٢٧٣.

تندرستی بگڑ جاتی ہے، آدمی بے قرار ہو جاتا ہے تو سمجھ لو کہ جب اُس کا پیٹ سانپوں، بچھوؤں سے بَھر جائے تو اس کی تکلیف و بے قراری کا کیا حال ہو گا...؟ ربّ (عَزَّوَجَلَّ) کی پناہ!"[1]

درسِ عبرت

ان روایات سے اُن لوگوں کو درسِ عبرت لینا چاہئے جو سُود کا لین دین کرتے ہیں۔ ذرا تَصَوُّر کیجئے ! اگر اس نافرمانی کے سبب خُدائے ذُوالْجلال ناراض ہو گیا، بروزِ حشر سُود خوروں کے ان دردناک عذابوں میں مبتلا کر دیا گیا، پیٹ میں سانپ اور بچھو بَھر دیئے گئے تو کیا بنے گا...؟ اُس وقت یہ سُودی نفع کچھ کام نہ آئے گا۔ لہٰذا عقل مند کو چاہئے کہ دنیا کے حقیر اور عارضی نفع کی خاطر خُود کو قبر و آخرت کے ہولناک عذاب کا حقدار ہر گز ہر گز نہ ٹھہرائے۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

...سر کچلے جانے کا عذاب

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! قرآنِ کریم اور احادیثِ طیِّبہ نماز کی اہمیت سے مالا مال ہیں کہ ہر نماز کو اُس کے وقتِ مُقَرَّرہ میں پابندی کے ساتھ ادا کرنے کے بے شُمار فضائل اور بِلا عذرِ شرعی کوتاہی کرنے کی سخت سزائیں سنائی ہیں۔ مِعْراج کی رات ہمارے پیارے رسول صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے کچھ ایسے لوگ بھی مُلاحظہ فرمائے جو نماز میں سستی کرنے کی وجہ سے عَذاب میں گِرِفتار تھے۔ آیئے! اسے مُلاحظہ کیجئے اور نمازوں کی پابندی کا ذہن بنایئے چنانچہ رِوَایَت میں ہے کہ آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ

([1])...مراٰۃ المناجیح، سود کا باب، تیسری فصل، ۴/ ۲۵۹.

وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ایسے لوگوں کے پاس تشریف لائے جن کے سر پتھروں سے کچلے جارہے تھے، ہر بار کچلے جانے کے بعد وہ پہلے کی طرح درست ہو جاتے تھے اور (دوبارہ کچل دیئے جاتے)، اس مُعَاملے میں ان سے کوئی سستی نہ برتی جاتی تھی۔ آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے حضرتِ جبرائیل عَلَیْہِ السَّلَام سے دَرْیَافت فرمایا: اے جبرائیل! یہ کون لوگ ہیں؟ عرض کیا: یہ وہ لوگ ہیں جن کے سر نماز سے بوجھل ہو جاتے تھے۔[1]

ایک دن مَحبوبِ ربُّ العلمین، جنابِ صادق و امین صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلَّم نے نماز کا تذکرہ کرتے ہوئے ارشاد فرمایا کہ "جو نماز کی پابندی کریگا یہ اس کے لئے نور، برہان یعنی رہنما اور نجات ثابت ہو گی اور جو اس کی پابندی نہیں کریگا اس کے لئے نہ نور ہو گا، نہ برہان اور نہ ہی نجات کا کوئی ذریعہ اور وہ شخص قیامت کے دن قارون، فرعون، ہامان اور اُبَیّ بن خلف کے ساتھ ہو گا۔"

(المسند للامام احمد بن حنبل، مسند عبداللہ بن عمر بن العاص، الحدیث، ۶۵۸۷، ج ۲، ص ۵۷۴)

بعض علماء کرام رحمہم اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے: "بے نمازی کا حشر ان لوگوں کے ساتھ اس لئے ہو گا کہ اگر اسے اس کے مال نے نماز سے غافل رکھا تو وہ قارون کے مشابہ ہے لہٰذا اس کے ساتھ اٹھایا جائے گا اور اگر اس کی حکومت نے اسے غفلت میں ڈالا تو وہ فرعون کے مشابہ ہے لہٰذا اس کا حشر اس کے ساتھ ہو گا یا اس کی غفلت کا سبب اس کی وزارت ہو گی تو وہ ہامان کے مشابہ ہوا لہٰذا اس کے ساتھ ہو

---

[1]...مجمع الزوائد، کتاب الایمان، باب منه في الاسراء، ۱/ ۹۲، الحدیث: ۲۳۵.

گا یا پھر اس کی تجارت اسے غفلت میں ڈالے گی لہٰذا وہ مکہ کے کافر اُبَیّ بن خلف کے مشابہ ہونے کی وجہ سے اس کے ساتھ اٹھایا جائے گا۔" (کتاب الکبائر، الکبیرۃ الرابعۃ فی ترک الصلوٰۃ، ص ۲۱)

حضرت سیدنا سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ ارشاد فرماتے ہیں کہ میں نے حضور نبیٔ کریم، رءوف رحیم صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلَّم سے اللہ عزوجل کے اس فرمان:

الَّذِیْنَ هُمْ عَنْ صَلَاتِهِمْ سَاهُوْنَ ۙ﴿۵﴾ تَرجَمۂ کنزالایمان: جو اپنی نماز سے بھولے بیٹھے ہیں۔

(پ ۳۰، الماعون: ۵)

کے بارے میں دریافت کیا تو آپ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: "یہ وہ لوگ ہیں جو نماز کو اس کا وقت گزار کر پڑھتے ہیں۔"

(مجمع الزوائد، کتاب الصلاۃ، باب فی من یوخر الصلاۃ عن وقتھا، الحدیث ۱۸۲۳، ج ۲، ص ۸۰)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

... آگ کی قینچیاں

معراج کی رات نبی آخر الزماں، سیاحِ لامکاں صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کچھ اور لوگوں کے پاس تشریف لائے، اُن کے ہونٹ آگ کی قینچیوں سے کاٹے جا رہے تھے اور ہر بار کاٹنے کے بعد وہ درست ہو جاتے تھے۔ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے دَرْیافت فرمایا: اے جبریل! یہ کون لوگ ہیں؟ عرض کیا: یہ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی اُمَّت کے خطبا ہیں، یہ اپنے کہے پر عمل نہیں کرتے

تھے اور کِتَابُ اللہ (قرآنِ کریم) پڑھتے تھے لیکن اس پر عمل نہیں کرتے تھے۔[1]

اس رِوایَت سے ان مبلغین اور واعظین کو درسِ عبرت لینا چاہیے جو دوسروں کو تو نیکی کی دعوت دیتے، نماز، روزہ، زکوۃ اور حج کی طرف راغب کرتے، جھوٹ، غیبت، چغلی، حسد اور تکبُّر وغیرہا ناجائز وحرام کاموں سے منع کرتے ہیں مگر خود کو بُھولے ہوئے ہیں۔ انہیں اس بات کا احساس ہی نہیں ہوتا کہ بروزِ قیامت ان کا بھی مُحاسَبہ ہو گا، ان سے بھی ان کے اعمال وافعال کے بارے میں پوچھا جائے گا۔

حُجَّةُ الْاِسْلَام حضرتِ سیِّدُنا امام محمد بن محمد غزالی عَلَيْهِ رَحْمَةُ اللهِ الْوَالِی اپنے ایک شاگرد کو نصیحت کرتے ہوئے فرماتے ہیں: اے پیارے بیٹے! عِلْم کے بغیر عمل پاگل پن اور دیوانگی سے کم نہیں اور عمل بغیر عِلْم کے ناممکن ہے۔ جو عِلْم آج تجھے گناہوں سے دُور نہیں کر سکا اور اللہ تعالٰی کی اِطاعَت کا شوق پیدا نہ کر سکا تو یاد رکھ! یہ کل قیامت میں تجھے جہنّم کی (بھڑکتی ہوئی) آگ سے بھی نہیں بچا سکے گا۔ اگر آج تو نے نیک عمل نہ کیا اور گزرے ہوئے وقت کا تَدَارُک نہ کیا تو کل قیامت میں تیری ایک ہی پُکار ہو گی:

فَارْجِعْنَا نَعْمَلْ صَالِحًا اِنَّا مُوْقِنُوْنَ ﴿۱۲﴾ ترجمۂ کنزالایمان: ہمیں پھر بھیج کہ نیک کام کریں ہم کو یقین آگیا۔ (پ ۲۱، السجدة: ۱۲)

تو تجھے جواب دیا جائے گا: اے احمق و نادان! تو وہیں سے تو آ رہا ہے۔ رُوح میں ہمت پیدا کر، نفس کے خِلاف جِہاد کر اور موت کو اپنے قریب تَر جان، کیونکہ تیری منزِل قبر ہے اور قبرستان والے ہر لمحہ تیرے منتظر ہیں کہ تو کب اُن کے پاس پہنچے گا؟ خبردار! خبردار! ڈر اس بات سے کہ بغیر زادِ راہ کے تُو اُن

---

(1)...شعب الایمان، الثامن عشر من شعب الایمان، ۲/۲۸۳، الحدیث: ۱۷۷۳.

کے پاس پہنچ جائے۔[1]

بے عمل واعظ کا انجام

بے عمل واعظ کے لرزہ خیز انجام سے متعلق ایک اور حدیث شریف مُلاحظہ ہو چنانچہ حُضُور سیِّدِ عالَم، نورِ مجسم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ارشاد فرماتے ہیں کہ قیامت کے دِن ایک شخص کو لایا جائے گا اور اسے آگ میں ڈال دیا جائے گا جس سے اس کی آنتیں باہَر آجائیں گی، وہ اُن کے گِرد ایسے چکر لگائے گا جیسے گدھا چکی کے گِرد چکر لگاتا ہے۔ جہنمی اُس کے پاس آئیں گے اور پُوچھیں گے: اے فُلاں! تجھے کیا ہوا؟ کیا تو لوگوں کو نیکی کی دعوت نہیں دیتا تھا اور بُرائی سے منع نہیں کرتا تھا؟ وہ کہے گا: ہاں، کیوں نہیں! میں نیکی کا حکم دیتا تھا مگر خود عمل نہیں کرتا تھا، بُرائی سے منع کرتا تھا مگر خود اس کا ارتکاب کرتا تھا۔[2]

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! جو مبلغین ترغیب دینے کے لئے خود کو سراپا ترغیب نہیں بناتے، دوسروں کو باعمل بنانے کے لئے خود کو بے عملی کی اندھیری کوٹھری سے باہر نہیں نِکالتے ایسوں کی نیکی کی دعوت میں تاثیر بھی نہیں پائی جاتی۔ اس کے بَرخِلاف باعمل مبلغ کی زبان سے نکلنے والی بات تاثیر کا تیر بن کر سامنے والے کے دِل میں پیوست ہو جاتی اور پھر اُسے سنّتوں کی عملی تصویر بننے پر مجبور کر دیتی ہے۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب!　　صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

([1])...ایھا الولد، ص ۱۲.

([2])...صحیح مسلم، کتاب الزھد...الخ، باب عقوبۃ من یامر بالمعروف ولا یفعلہ...الخ، ص ۱۱۴۲، الحدیث ۲۹۸۹.

...آگ کی شاخوں سے لٹکے ہوئے لوگ

مِعْرَاج کی شب نبیوں کے سردار، رسولوں کے سالار صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے دوزخ میں کچھ ایسے لوگ بھی دیکھے جو آگ کی شاخوں سے لٹکے ہوئے تھے۔ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے دَرْیافت فرمایا: اے جبریل! یہ کون لوگ ہیں؟ عرض کیا: یہ وہ لوگ ہیں جو دنیا میں اپنے والِدَین کو گالیاں دیتے تھے۔[1]

یاد رکھئے! والِدَین کو ستانا اور اُنہیں ایذا پہنچانا حرام اور جہنم میں لے جانے والا کام ہے، **اللہ** رَبُّ الْعِزّت عَزَّوَجَلَّ نے قرآنِ پاک میں والِدَین کو جھڑکنے اور انہیں اُف تک کہنے سے منع فرمایا ہے چُنانچِہ ارشاد فرماتا ہے:

فَلَا تَقُلْ لَّهُمَاۤ اُفٍّ وَّ لَا تَنْهَرْهُمَا وَ قُلْ لَّهُمَا قَوْلًا كَرِیْمًا ﴿۲۳﴾

ترجمۂ کنزالایمان: تو اُن سے ہوں (اُف تک) نہ کہنا اور انہیں نہ جھڑکنا اور ان سے تعظیم کی بات کہنا۔

(پ ۱۵، بنی اسرائیل: ۲۳)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! والِدَین کی نافرمانی و ایذارسانی کی اُخْرَوی سزا تو ہے ہی، دنیا میں بھی عبرتناک سزا بھگتنی پڑتی ہے، بارہا دیکھا گیا ہے کہ جو اپنے والِدَین کو ستاتے اور اُنہیں تکلیف پہنچاتے ہیں خود اپنی ہی اولاد کے ہاتھوں ذلیل و رُسوا ہو کر زندگی گزارتے ہیں۔ حضرتِ سیِّدُنا ابو بکر صِدّیق رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے مروی ہے کہ رسولِ نامدار، مدینے کے تاجدار صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد

---

[1]...الزواجر، کتاب النفقات علی الزوجات...الخ، الکبیرۃ الثانیۃ بعد الثلاثمائۃ، ۲/۱۲۵.

فرمایا: ہر گناہ کو **اللہ** تعالیٰ جس کے لئے چاہتا ہے بخش دیتا ہے مگر والِدَین کی نافرمانی وایذا رسانی کو نہیں بخشتا بلکہ ایسا کرنے والے کو اس کے مرنے سے پہلے دنیا کی زندگی میں جلد ہی سزا دے دیتا ہے۔[1]

؏ دِل دُکھانا چھوڑ دے ماں باپ کا
ورنہ ہے اس میں خسارہ آپ کا[2]

کر لے توبہ ربّ کی رحمت ہے بڑی
قبر میں ورنہ سزا ہو گی کڑی[3]

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

فلموں کا جنونی

ضیا کوٹ (سیالکوٹ، پنجاب) کے علاقے مدینہ ٹاؤن رشید کالونی کے رہائش پذیر اسلامی بھائی نے اپنی داستانِ عشرت کے خاتمے کے اسباب کچھ یوں بیان فرمائے کہ دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول میں آنے سے پہلے میں گناہوں کے بوجھ تلے دبا ہوا تھا۔ ماں باپ کا اکلوتا تھا، ان کے لاڈ پیار کی وجہ سے میں بہت بگڑ گیا۔ برے دوستوں کی صحبت میں رہ کر آوارہ گردی کرتا۔ کرکٹ دیکھنے اور کھیلنے کا بے حد شوقین تھا۔ فلمیں دیکھنے کا تو جنون کی حد تک شوق تھا، جب بھی کوئی نئ فلم آتی اس کی اسٹوری کوئی دوست سنانے لگتا تو نہ سنتا بلکہ وہی فلم دیکھنے سنیما گھر پہنچ جاتا۔ اسی وجہ سے میری زندگی کے انمول ہیرے سنیما

([1])...شعب الایمان، الخامس والخمسون من شعب الایمان، ۶/۱۹۷، الحدیث: ۷۸۹۰.
([2])...وسائلِ بخشش، ص۲۶۸.
([3])...وسائلِ بخشش، ص۲۶۷.

گھر کی زینت بننے میں ہی صرف ہوتے۔ میری اس جنونی حالت کو دیکھ کر میرے دوست کہتے تھے کہ یہ تو سنیما گھر میں ہی مرے گا۔ میرے اس پاگل پن کی یہی حد نہیں تھی بلکہ بعض اوقات اپنے اس شوق بد کی خاطر فلموں کی شوٹنگ دیکھنے بھی پہنچ جاتا۔ گانوں کا اس قدر رَسیا (شوقین) تھا کہ جو نئی فلم دیکھتا جب تک اس کے گانوں کی کیسٹ نہ لے لیتا گھر نہ آتا۔ میری گناہوں بھری زندگی میں مدنی انقلاب کچھ اس طرح برپا ہوا کہ ایک سبز عمامے والے اسلامی بھائی نے مجھے شبِ معراج کے سلسلے میں دعوتِ اسلامی کے اجتماعِ ذکر و نعت میں شرکت کی دعوت دی۔ میں نے یہ سوچ کر ہاں کر دی کہ چلو وہاں شرارتوں اور ٹھٹھہ مسخری میں وقت پاس ہو جائے گا۔ چنانچہ یہی غرضِ فاسد لئے میں اپنے چند دوستوں کو ساتھ لے کر کینٹ کی حنفیہ غوثیہ مسجد میں جا پہنچا۔ اسی مسجد میں دعوتِ اسلامی کے تحت شبِ معراج کے اجتماعِ ذکر و نعت کا انعقاد کیا گیا تھا۔ اجتماع میں نعت خوانی کا سلسلہ جاری تھا۔ ایسی مقدس رات کہ جس میں ہمارے پیارے آقا و مولیٰ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو ملاقات و دیدارِ الٰہی کا شرف ملا کے تقدس کا خیال کیے بغیر ہم سب دوست شیطان کے ہاتھوں کھلونا بنے اونچی اونچی آوازیں نکال کر نعت خوانی میں خلل کا باعث بنتے رہے۔ ہماری مختلف آوازیں نکالنے کا یہ سلسلہ کافی دیر تک جاری رہا۔ پھر سنتوں بھرا بیان ہوا مگر ہم اپنی شرارتوں اور حرکتوں میں مشغول رہے۔ اس کے بعد تقریباً رات کے آخری پہر میں جب نعت خوانوں نے مل کر یہ کلام مبارک پڑھا "شاہ دولہا بنا آج کی رات ہے" تو اس دوران محفل پر عجب سماں طاری ہو گیا مجھ پر بھی اس کا اثر ہونے لگا اچانک اسی کلام کے دوران ایک اسلامی بھائی پر وجد کی کیفیت طاری ہو گئی اور وہ بے ہوش ہو گئے یہ منظر دیکھ کر میری تمام شرارتوں کا نشہ ہرن (ختم) ہو

گیا، میرے دل میں ندامت کا احساس ہونے لگا، میرے ذہن میں یک لخت یہ احساس اجاگر ہوا کہ جن کے مریدوں کا یہ حال ہے کہ ثنائے مصطفی سن کر ان پر وجد طاری ہو جاتا ہے تو ان کے پیر کا کیا عالم ہو گا۔ اس روحانی و وجدانی محفل نے میرے دل کی کالک دھو ڈالی اور مجھے توبہ نصیب ہو گئی۔ اسی اجتماع میں میں شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت دَامَت بَرَکَاتُہُمُ العَالِیَہ سے بیعت ہو کر عطاری بن گیا۔ شبِ معراج کے اس اجتماع کی برکت سے میں نے اپنے چہرے پر سرکار صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی محبت کی نشانی داڑھی شریف سجالی، سر پر سبز عمامے کا تاج سجالیا اور مدنی ماحول میں استقامت پانے کے لئے ایک مدنی کام درسِ فیضان سنّت کی صورت میں شروع کر دیا۔ دعوتِ اسلامی کے مدنی قافلوں میں سفر کی سعادت ملنے لگی، کل تک میں فلموں گانوں کا رَسیا تھا مگر آج امیرِ اہلسنّت دَامَت بَرَکَاتُہُمُ العَالِیَہ کی نگاہِ کرم سے نعت خوانی اور درس و بیان کی سعادتیں پا رہا ہوں۔ تادمِ تحریر اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ پاک صدیقی کابینہ کے نگران اور صدیقی کابینات کے قافلہ ذمہ دار کی حیثیت سے سنتوں کی دھومیں مچا رہا ہوں۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْم ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم ط

درود شریف کی فضلیت

اللہ عَزَّوَجَلَّ کے محبوب ، دانائے غُیُوب، مُنَزَّہٌ عَنِ الْعُیُوب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ حقیقت نشان ہے: تمہارے دِنوں میں سب سے افضل دن جُمعہ ہے، اسی دن حضرتِ سیِّدُنا آدم صَفِیُّ اللہ پیدا ہوئے، اِسی میں ان کی روحِ مبارکہ قبض کی گئی، اسی دن صور پھونکا جائے گا اور اسی دن ہلاکت طاری ہو گی لہٰذا اس دن مجھ پر دُرُودِ پاک کی کثرت کیا کرو کیونکہ تمہارا دُرُود پاک مجھ تک پہنچایا جاتا ہے ۔ صحابہ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوان نے عرض کی:"یا رسولَ اللہ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم! آپ کے وِصال کے بعد دُرُود پاک آپ تک کیسے پہنچایا جائے گا؟" ارشاد فرمایا کہ "اللہ عزوجل نے انبیائے کرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے اجسام کو کھانا زمین پر حرام فرمایاہے ۔ (سُنَنُ اَبِی دَاو،د ج1 ص391 حدیث 1047 داراحیاء التراث العربی بیروت)

تُو زندہ ہے واللہ تو زندہ ہے واللہ
مِری چشمِ عالم سے چُھپ جانے والے

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

بے وفا دنیا پہ مت کر اعتبار

حضرتِ سیِّدُنا ابو بکر ہُذلی علیہ رحمۃ اللہ الولی کا بیان ہے:"ایک مرتبہ ہم حضرتِ سیِّدُنا حسن بَصری

علیہ رحمۃ اللہ القوی کے پاس حاضر تھے اتنے میں ایک شخص آیا اور کہنے لگا: اے ابو سعید علیہ رحمۃ اللہ المجید! ابھی کچھ دیر قبل ہم عبد اللہ بن اَہْتَم کے پاس گئے، اس کا آخری وقت تھا۔ ہم نے پوچھا: "اے اَبُو مَعْمَر! اپنے آپ کو کیسا محسوس کر رہے ہو؟" کہا: "بخدا! میں اپنے آپ کو بہت مصیبت زدہ محسوس کر رہا ہوں اور میرا گمان ہے کہ شاید! اب زندہ نہ بچ سکوں، اچھا! یہ بتاؤ کہ ان ایک لاکھ دراہم کے بارے میں تم کیا کہتے ہو جو میں نے جمع کر رکھے ہیں؟ نہ تو ان کی زکوۃ ادا کی گئی اور نہ ہی کسی قریبی رشتہ دار پر خرچ کئے گئے۔" ہم نے کہا: "اے ابو مَعْمَر! تم نے یہ درہم کیوں جمع کئے تھے؟" کہا: "گردشِ ایام، اہل و عیال کی کثرت اور بادشاہ کی طرف سے جفاکشی کے خوف سے جمع کر رکھے تھے۔" اس شخص کی یہ بات سن کر حضرتِ سیِّدُنا حسن بصری علیہ رحمۃ اللہ القوی نے فرمایا: "اس غمزدہ پریشان شخص کو دیکھو جس کے پاس سے یہ آرہا ہے۔ دراصل اس مرنے والے کے پاس شیطان آیا اور اسے بادشاہ کی طرف سے جفاکشی، اہل و عیال کی کثرت اور گردشِ ایام کا خوف دلایا اور خوف بھی اس چیز کے بارے میں کہ جو اللہ تبارک وتعالیٰ نے اس کے لئے مقرر فرمادی ہے اور اس دنیا میں اُس کی مدتِ حیات بھی مقرر فرمادی ہے۔ بخدا! وہ شخص اس دنیا سے اس حال میں جائے گا کہ غمگین، مصیبت زدہ، ملامت کیا ہوا اور پریشان حال ہو گا۔

توجہ سے سن! تو اس دنیا سے ہر گز دھوکا نہ کھانا جس طرح کہ تیرا مرنے والا دوست دھوکا کھا چکا۔ تیرے پاس حلال مال پہنچا ہے، مال کے فتنے سے بچتے رہنا ایسا نہ ہو کہ یہ تیرے لئے وبالِ جان بن جائے۔ یاد رکھ! جو شخص مال جمع کرنے میں لگا رہے اور کنجوسی سے کام لے، دن رات مال جمع کرنے کی

تدبیر میں مصیبت بھرے سفر اور ہر طرح کا دکھ برداشت کرے پھر مال کو سنبھال کر گِن گِن کر رکھے، نہ اس کی زکوٰۃ ادا کرے، نہ کسی رشتہ دار پر خرچ کرے تو وہ شخص حسرت زدوں میں ہوگا اور سب سے بڑی حسرت یہ ہے کہ کل بروزِ قیامت جب اعمال کا وزن کیا جارہا ہو تو وہ اپنے مال کو دوسرے کے ترازو میں دیکھے۔ کیا تم جانتے ہو کہ ایسا معاملہ کب ہوتا ہے؟ سنو! یہ سب وبال اس طرح ہوتا ہے کہ انسان کو اللہ ربُّ العزّت جَلَّ جَلَالُہٗ نے اپنے خزانوں میں سے مال دیتا اور اپنی راہ میں خرچ کرنے کا حکم دیتا ہے لیکن انسان کنجوسی و بخل سے کام لیتا اور مال جمع کرتا رہتا ہے یہاں تک کہ اسے موت اُچک لیتی ہے اور اس کا سارا مال وارث لے جاتے ہیں، اس طرح وہ اپنے مال کو غیر کے ترازو میں دیکھتا ہے یا اسے ایسی ٹھوکر لگتی ہے کہ سنبھلنا بہت مشکل ہو جاتا ہے اور توبہ کی دولت بھی اس کے ہاتھ سے جاتی رہتی ہے اور وہ حسرت زدہ توبہ جیسی دولت سے بھی محروم رہتا ہے۔"

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب!　صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بیان کردہ حکایت سے معلوم ہوا کہ ایک شخص نے گردشِ ایام، اہل و عیال کی کثرت اور بادشاہ کی طرف سے جفاکشی کے خوف سے مال کو زندگی بھر جمع رکھا نہ تو اسے اپنے اہل و عیال پر ہی خرچ کیا اور نہ ہی اس کی زکوۃ ادا کی جب اس کی موت کا وقت آیا تو اس کے ورثا میں وہ مال تقسیم کر دیا گیا مگر نہ تو اس نے کوئی دنیاوی فائدہ حاصل کیا اور نہ ہی راہ خدا میں خرچ کر کے اخروی اجر و ثواب کا حقدار بنا۔ یاد رکھئے! مال کی زکوۃ ادا کرنا فرض ہے اور بخل اور تنگدلی سے کام لیتے ہوئے اسے جمع کیے رکھنا اس کی زکوۃ نہ دینا آخرت میں ہماری پکڑ اور عذاب الٰہی کا سبب ہے۔ چنانچہ

ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

وَ لَا یَحْسَبَنَّ الَّذِیْنَ یَبْخَلُوْنَ بِمَاۤ اٰتٰىهُمُ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖ هُوَ خَیْرًا لَّهُمْؕ بَلْ هُوَ شَرٌّ لَّهُمْؕ سَیُطَوَّقُوْنَ مَا بَخِلُوْا بِهٖ یَوْمَ الْقِیٰمَةِؕ وَ لِلّٰهِ مِیْرَاثُ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِؕ وَ اللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِیْرٌ۠(۱۸۰)

(پ۴، آل عمران:۱۸۰)

ترجمۂ کنز الایمان: اور جو بخل کرتے ہیں اس چیز میں جو اللہ نے انہیں اپنے فضل سے دی ہر گز اسے اپنے لئے اچھانہ سمجھیں بلکہ وہ ان کے لئے بُرا ہے عنقریب وہ جس میں بخل کیا تھا قیامت کے دن ان کے گلے کا طوق ہو گا اور اللہ ہی وارث ہے آسمانوں اور زمین کا اور اللہ تمہارے کاموں سے خبر دار ہے۔

یَّوْمَ یُحْمٰى عَلَیْهَا فِیْ نَارِ جَهَنَّمَ فَتُكْوٰى بِهَا جِبَاهُهُمْ وَ جُنُوْبُهُمْ وَ ظُهُوْرُهُمْؕ هٰذَا مَا كَنَزْتُمْ لِاَنْفُسِكُمْ فَذُوْقُوْا مَا كُنْتُمْ تَكْنِزُوْنَ(۳۵) (پ۱۰، التوبه:۳۵)

ترجمۂ کنز الایمان: جس دن وہ تپایا جائے گا جہنم کی آگ میں پھر اس سے داغیں گے ان کی پیشانیاں اور کروٹیں اور پیٹھیں یہ ہے وہ جو تم نے اپنے لئے جوڑ کر رکھا تھا اب چکھو مزا اس جوڑنے کا۔

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے کہ جو لوگ اپنے مال کی زکوۃ ادا نہیں کرتے وہ قیامت میں کس قدر ذلت وخواری اور دردناک عذاب میں گرفتار ہونگے۔ اگر آپ کے ذمہ زکوۃ بنتی ہے تو بارگاہ الٰہی میں توبہ کرلیجئے اور حساب لگا کر جلد از جلد اپنے اموال کی زکوۃ ادا کر دیجئے ورنہ حقیقت یہ ہے کہ ہمارے نازک وناتواں جسم آخرت کا دردنام عذاب سہنے کی طاقت نہیں رکھتے، آیئے اس ضمن میں چند احادیث مبارکہ سنئے۔

سرکار مدینہ، راحت قلب وسینہ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلَّم کا فرمانِ عبرت نشان ہے:"جس

نے اپنے پیچھے کنز چھوڑا (کنز ایسے خزانے کو کہتے ہیں جس کی زکوٰۃ ادا نہ کی گئی ہو) اسے قیامت کے دن ایک گنجے سانپ میں بدل دیا جائے گا اس کی آنکھوں پر دو سیاہ دھبے ہوں گے، وہ اس شخص کے پیچھے دوڑے گا، وہ شخص پوچھے گا، "تو کون ہے؟" سانپ کہے گا، "میں تیرا وہ خزانہ ہوں جسے تو اپنے پیچھے چھوڑ کر آیا تھا۔" پھر وہ اس کا پیچھا کرتا رہے گا یہاں تک کہ اس کا ہاتھ چباڈالے گا، پھر اس کو کاٹے گا اور اس کا سارا جسم چباڈالے گا۔"

(المستدرک، کتاب الزکاۃ، باب التغلیظ فی منع الزکاۃ، الحدیث: ۱۴۴۷، ج ۲، ص ۶، بدون '' من انت '' خلقت بدلہ '' ترکتہ بعدک '')

سیّدُ المُبَلِّغِین، رَحمَۃٌ لِّلعٰلَمِین صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلَّم کا فرمانِ عالیشان ہے: اللہ عَزَّوَجَلَّ نے غنی مسلمانوں پر ان کے اموال میں قدرت کے مطابق مسلمان فقراء کا حصہ مقرر کیا ہے اور فقراء اگر بھوکے یا ننگے ہوں تو غنی لوگوں کے برباد کئے ہوئے مال کو ہی پاتے ہیں، خبردار! یقیناً اللہ عزوجل ان لوگوں کا شدید حساب لے گا اور انہیں درد ناک عذاب دے گا۔" (المعجم الاوسط، الحدیث: ۳۵۸۹، ج ۲، ص ۳۷۴)

اللہ عَزَّوَجَلَّ کے مَحبوب، دانائے غُیوب، مُنَزَّہٌ عَنِ العُیوب صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: "وہی خسارہ پانے والے ہیں ربِّ کعبہ کی قسم! قیامت کے دن وہی خسارے میں ہوں گے ربِّ کعبہ کی قسم! وہ کثیر مال و دولت والے ہیں مگر ان میں سے جو ایسے ایسے خرچ کرے اور ایسے لوگ بہت قلیل ہیں، اس ذاتِ پاک کی قسم! جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے جو شخص بکریاں،

اونٹ یا گائے چھوڑ کر مرے اور ان کی زکوٰۃ ادا نہ کی ہو قیامت کے دن وہ جانور پہلے سے بڑے اور فربہ ہو کر آئیں گے یہاں تک کہ لوگوں کا فیصلہ ہونے تک اسے اپنے کھروں سے روندیں گے اور اپنے سینگوں سے ماریں گے جب ان میں سے آخری جماعت گزر جائے گی تو پہلی جماعت دوبارہ لوٹ آئے گی۔"

(المسند للامام احمد بن حنبل، الحدیث: ۲۱۴۰۹، ج۸، ص۸۱، راوی: ابوذر غفاری)

شہنشاہِ خوش خِصال، پیکرِ حُسن و جمال صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلَّم کا فرمانِ عالیشان ہے: "جو شخص اپنے مال کی زکوٰۃ ادا نہیں کرتا تو قیامت کے دن ایک جہنمی اژدھا اس پر مسلط کر دیا جائے گا اور اس کی پیشانی، پہلو اور پیٹھ پر داغا جائے گا یہ عمل اس پورے دن میں ہوتا رہے گا جس کی مقدار 50,000 سال ہو گی یہاں تک کہ بندوں کے درمیان فیصلہ ہو جائے۔"

شفیعِ روزِ شُمار، دو عالَم کے مالک و مختار باذنِ پروردگار، حبیبِ پروردگار عزوجل وصلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: "خشکی اور تری میں جو مال بھی ضائع ہوتا ہے، وہ زکوٰۃ روک لینے کی وجہ سے ہوتا ہے، زکوٰۃ روک لینے والا قیامت کے دن جہنم میں ہو گا۔" (المرجع السابق، الحدیث: ۱۱۴۶/۴۷، ج۱، ص۳۶۷)

حسنِ اخلاق کے پیکر، نبیوں کے تاجور، مَحبوبِ رَبِّ اکبر عزوجل وصلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: صدقہ یا زکوٰۃ جس مال میں بھی مل جائے اسے برباد کر دیتا ہے (شعب الایمان، باب فی

الزکاۃ،الحدیث: ۳۵۲۲، ج ۳، ص ۲۷۳)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب!　　　صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے جو لوگ اپنے مال کی زکوٰۃ ادا نہیں کرتے اور اپنی تجوریوں میں چھپا چھپا کر رکھتے ہیں اور دیکھ دیکھ کر خوش ہوتے رہتے ہیں آخرت میں کس قدر دردناک عذاب میں گرفتار ہوتے ہیں۔ ہمیں بھی چاہیے کہ جب بھی ہم پر زکوٰۃ فرض ہو سستی اور کنجوسی سے کام لینے کے بجائے فوراً ہی ادا کر دی جائے۔ آیئے زکوٰۃ کی تعریف اور اس سے متعلق کچھ ضروری مسائل سنتے ہیں۔

زکوٰۃ کی تعریف

زکوٰۃ شریعت کی جانب سے مقرر کردہ اس مال کو کہتے ہیں جس سے اپنا نفع ہر طرح سے ختم کرنے کے بعد رضائے الٰہی عَزَّوَجَلَّ کے لئے کسی ایسے مسلمان فقیر کی ملکیت میں دے دیا جائے جو نہ تو خود ہاشمی ہو اور نہ ہی کسی ہاشمی کا آزاد کردہ غلام ہو۔ (الدرالمختار، کتاب الزکوٰۃ، ج ۳، ص ۲۰۴، ۲۰۶ ملخصاً)

زکوٰۃ کو زکوٰۃ کہنے کی وجہ

زکوٰۃ کا لُغوی معنی طہارت، افزائش (یعنی اضافہ اور برکت) ہے۔ چونکہ زکوٰۃ بقیہ مال کے لئے معنوی طور پر طہارت اور افزائش کا سبب بنتی ہے اسی لئے اسے زکوٰۃ کہا جاتا ہے۔ (الدرالمختار وردالمحتار، کتاب الزکوٰۃ، ج ۳، ص ۲۰۳ ملخصاً)

زکوٰۃ کس پر فرض ہے؟

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! زکوٰۃ دینا ہر اُس عاقل، بالغ اور آزاد مسلمان پر فرض ہے جس میں یہ شرائط پائی جائیں:

(1) نصاب کا مالک ہو۔

مالکِ نصاب ہونے سے مراد یہ ہے کہ اس شخص کے پاس ساڑھے سات تولے سونا، یا ساڑھے باون تولے چاندی، یا اتنی مالیت کی رقم، یا اتنی مالیت کا مالِ تجارت یا اتنی مالیت کا حاجاتِ اصلیہ (یعنی ضروریاتِ زندگی) سے زائد سامان ہو۔ (ماخوذ از بہارِ شریعت، ج۱، حصّہ ۵، ص۹۰۲تا۹۰۵، ۹۲۸)

(2) یہ نصاب نامی ہو۔

مالِ نامی کے معنی ہیں بڑھنے والا مال خواہ حقیقۃً بڑھے یا حکماً، اس کی 3 صورتیں ہیں:

(1) یہ بڑھنا تجارت سے ہو گا، یا

(2) اَفزائشِ نسل کے لئے جانوروں کو جنگل میں چھوڑ دینے سے ہو گا، یا

(3) وہ مال خَلقِی (یعنی پیدائشی) طور پر نامی ہو گا جیسے سونا چاندی وغیرہ

(الفتاوی الھندیۃ، کتاب الزکوۃ، الباب الاول، ج۱، ص۱۷۴)

(3) نصاب اس کے قبضے میں ہو۔

(4) نصاب اس کی حاجتِ اصلیہ سے زائد ہو۔

حاجتِ اَصلیہ کسے کہتے ہیں؟

حاجتِ اصلیہ (یعنی ضروریاتِ زندگی) سے مراد وہ چیزیں ہیں جن کی عموماً انسان کو ضرورت ہوتی ہے اور ان کے بغیر گزراوقات میں شدید تنگی ودشواری محسوس ہوتی ہے جیسے رہنے کا گھر، پہننے کے کپڑے، سواری ، علمِ دین سے متعلق کتابیں، اور پیشے سے متعلق اوزار وغیرہ۔ (الھدایۃ، کتاب الزکوۃ، ج ۱، ص ۹۶)

مثلاً جنہیں مختلف لوگوں سے رابطہ کی حاجت ہوتی ہو ان کے لیے ٹیلی فون یا موبائل، جو لوگ کمپیوٹر پر کتابت کرتے ہوں یا اس کے ذریعے روزگار کماتے ہوں ان کے لیے کمپیوٹر، جن کی نظر کمزور ہو ان کے لیے عینک یا لینس ' جن لوگوں کو کم سنائی دیتا ہو ان کے لیے آلہ سماعت، اسی طرح سواری کے لیے سائیکل ' موٹر سائیکل یا کار یا دیگر گاڑیاں ' یا دیگر اشیاء کہ جن کے بغیر اہل حاجت کا گزارہ مشکل سے ہو، حاجتِ اصلیہ میں سے ہیں۔

(5) نصاب دَین سے فارغ ہو

(یعنی اس پر ایسا قرض نہ ہو جس کا مطالبہ بندوں کی جانب سے ہو، کہ اگر وہ قرض ادا کرے تو اس کا نصاب باقی نہ رہے۔)

(6) اس نصاب پر ایک سال گزر جائے۔

(ملخصاً، بہار شریعت، ج ۱ حصہ ۵، ص ۸۷۵ تا ۸۸۴)

سال کب مکمل ہوگا؟

جس تاریخ اوروقت پر آدمی صاحبِ نصاب ہُوا جب تک نصاب رہے وہی تاریخ اوروقت جب آئے گا اُسی منٹ سال مکمل ہو گا۔(ماخوذاز فتاویٰ رضویہ مُخرَّجَہ،ج۱۰،ص۲۰۲)

مثلاً زید کے پاس ماہ ربیع النور شریف کی 12 تاریخ یعنی عید میلا دالنبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم کو دِن کے بارہ بجے ساڑھے سات تولہ سونا یاساڑے باون تولے چاندی یااس کی قیمت کے برابر رقم حاصل ہوئی یامال تجارت حاصل ہوا تو سال گزرنے کے بعد عید میلا دالنبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم (۱۲ربیع الاول) کو دن کے 12 بجے اگر وہ نصاب کا بدستور مالک ہوا تواس مال کی زکوٰۃ کی ادائیگی اُس پر فرض ہو گی۔اگراب بلاعذر شرعی ادائیگی میں تاخیر کریگاتو گناہ گار ہو گا۔

اور سال گزرنے میں قَمری (یعنی چاند کے) مہینوں کا اعتبار ہو گا۔ شمسی مہینوں کا اعتبار حرام ہے۔(ماخوذ از فتاویٰ رضویہ مُخرَّجَہ،ج۱۰،ص۱۵۷)

یادرکھئے ! ہم وجو اپنے مال کی زکوۃ نکال رہے ہیں اس کا مستحق تک پہنچنا بھی ضروری ہے اگر کسی غیر مستحق شخص کو دے دی توزکوۃ ادانہ ہو گی۔ آیئے مصارف زکوۃ سے متعلق سنتے ہیں تاکہ معلومات کے بعد ہماری زکوۃ مستحق لوگوں تک پہنچ سکے اور ہم اپنے فرض سے بھی سبکدوش ہو سکیں۔

مَصارِفِ زکوٰۃ

زکوٰۃ کسے دی جائے؟

اِن لوگوں کو زکوٰۃ دی جاسکتی ہے:

فقیر(2) مِسکین (3) عامِل (4) رِقاب (5) غارِم (6) فِیْ سَبِیْلِ اللہ (۷) اِبن سبیل (یعنی مسافر)

(الفتاوی الھندیۃ، کتاب الزکوۃ، الباب السابع فی المصارف، ج ا، ص ۱۸۷)

فقیر: وہ ہے کہ (الف) جس کے پاس کچھ نہ کچھ ہو مگر اتنا نہ ہو کہ نِصاب کو پہنچ جائے (ب) یا نِصاب کی قَدَر تو ہو مگر اس کی حاجتِ اَصلِیہ (یعنی ضَروریاتِ زندگی) میں مُستَغرَق (گھرا ہوا) ہو۔ مثلاً رہنے کا مکان، خانہ داری کا سامان، سُواری کے جانور (یا اسکوٹر یا کار) کاریگروں کے اَوزار، پہننے کے کپڑے، خِدمت کیلئے لونڈی، غلام، عِلمی شُغل رکھنے والے کے لیے اسلامی کتابیں جو اس کی ضَرورت سے زائد نہ ہوں (ج) اِسی طرح اگر مَدیون (مَقروض) ہے اور دَین (قرضہ) نکالنے کے بعد نِصاب باقی نہ رہے تو فقیر ہے اگرچہ اس کے پاس ایک تو کیا کئی نِصابیں ہوں۔

(رَدُّالمُحتار ج ۳ ص ۳۳۳، بہار شریعت، ج ا، مسئلہ نمبر ۲، حصہ ۵ ص ۹۲۴)

مِسکین: وہ ہے جس کے پاس کچھ نہ ہو یہاں تک کہ کھانے اور بدن چُھپانے کیلئے اِس کا مُحتاج ہے کہ لوگوں سے سُوال کرے اور اسے سُوال حلال ہے۔ فقیر کو (یعنی جس کے پاس کم از کم ایک دن کا کھانے کیلئے اور پہننے کیلئے موجود ہے) بِغیر ضَرورت و مجبوری سُوال حرام ہے۔

(الفتاوی الھندیۃ، کتاب الزکوۃ، الباب السابع فی المصارف، ج ا، ص ۱۸۷)

عامِل: وہ ہے جسے بادشاہِ اسلام نے زکوٰۃ اور عشر وصول کرنے کے لئے مقرر کیا ہو۔ (الفتاوی الھندیۃ، کتاب الزکوٰۃ، الباب السابع فی المصارف، ج۱، ص۱۸۸)

نوٹ: صدر الشریعہ بدر الطریقہ مفتی محمد امجد علی اعظمی علیہ رحمۃ اللہ القوی بہارِ شریعت میں فرماتے ہیں کہ "عامل اگرچہ غنی ہو اپنے کام کی اجرت لے سکتا ہے اور ہاشمی ہو تو اس کو مال زکوٰۃ میں سے دینا بھی ناجائز اور اسے لینا بھی ناجائز، ہاں اگر کسی اور مد (یعنی ضمن) میں دیں تو لینے میں حرج نہیں۔

(بہارِ شریعت، ج۱، مسئلہ نمبر۶، حصہ ۵، ص۹۲۵)

رِقاب: سے مراد مکاتب ہے۔ مکاتب اس غلام کو کہتے ہیں جس سے اس کے آقا نے اس کی آزادی کے لئے کچھ قیمت ادا کرنا طے کی ہو، فی زمانہ رقاب موجود نہیں ہیں۔

غارِم: اس سے مراد مقروض ہے یعنی اس پر اتنا قرض ہو کہ دینے کے بعد زکوٰۃ کا نصاب باقی نہ رہے اگرچہ اس کا بھی دوسروں پر قرض باقی ہو مگر لینے پر قدرت نہ رکھتا ہو۔ (الدر المختار مع رد المحتار، کتاب الزکوٰۃ، باب المصرف، ج۳، ص۳۳۹)

فِی سَبِیْلِ اللہ: یعنی راہِ خدا عَزَّوَجَلَّ میں خرچ کرنا۔ اس کی چند صورتیں ہیں:

(۱) کوئی شخص محتاج ہے اور جہاد میں جانا چاہتا ہے مگر اس کے پاس سواری اور زادِ راہ نہیں ہیں تو اسے مالِ زکوٰۃ دے سکتے ہیں کہ یہ راہِ خدا عَزَّوَجَلَّ میں دینا ہے اگرچہ وہ کمانے پر قادر ہو۔

(۲) کوئی حج کے لئے جانا چاہتا ہے اور اس کے پاس زادِ راہ نہیں ہے تو اسے

بھی زکوٰۃ دے سکتے ہیں لیکن اسے حج کے لئے لوگوں سے سوال کرنا جائز نہیں ہے۔

(۳) طالبِ علم کہ علمِ دین پڑھتا ہے یا پڑھنا چاہتا ہے اس کو بھی زکوٰۃ دے سکتے ہیں بلکہ طالبِ علم سوال کر کے بھی مالِ زکوٰۃ لے سکتا ہے جبکہ اُس نے اپنے آپ کو اسی کام کے لیے فارغ کر رکھا ہو، اگرچہ وہ کمانے پر قدرت رکھتا ہو۔

(۴) اسی طرح ہر نیک کام میں مالِ زکوٰۃ استعمال کرنا بھی فی سبیل اللہ یعنی راہِ خدا عَزَّوَجَلَّ میں خرچ کرنا ہے۔ مالِ زکوٰۃ میں دوسرے کو مالک بنادینا ضروری ہے بغیر مالک کئے زکوٰۃ ادا نہیں ہو سکتی۔ (الدرالمختار وردالمحتار، کتاب الزکوٰۃ، باب المصرف، ج۳، ص۳۳۵، ۳۴۰، بہارِ شریعت، ج۱، مسئلہ نمبر ۱۴، حصہ ۵، ص۹۲۶، ملخصاً)

ابن سبیل: یعنی وہ مسافر جس کے پاس سفر کی حالت میں مال نہ رہا، یہ زکوٰۃ لے سکتا ہے اگرچہ اس کے گھر میں مال موجود ہو مگر اسی قدر لے کہ اس کی ضرورت پوری ہو جائے، زیادہ کی اجازت نہیں اور اگر اسے قرض مل سکتا ہو تو بہتر ہے کہ قرض لے لے۔ (الفتاویٰ الھندیۃ، کتاب الزکوٰۃ، الباب السابع فی المصارف، ج۱، ص۱۸۸)

نوٹ: صدر الشریعہ، بدر الطریقہ مفتی محمد امجد علی اعظمی علیہ رحمۃ اللہ القوی فرماتے ہیں: "جن لوگوں کی نسبت بیان کیا گیا ہے کہ انہیں زکوٰۃ دے سکتے ہیں ان سب کا فقیر ہونا شرط ہے سوائے عامل کے کہ اس کے لئے فقیر ہونا شرط نہیں اور ابن سبیل (یعنی مسافر) اگرچہ غنی ہو اس وقت فقیر کے حکم میں ہے

،باقی کسی کو جو فقیر نہ ہو زکوٰۃ نہیں دے سکتے۔"

(بہارِ شریعت، ج ا، مسئلہ نمبر ۴۴ حصہ ۵، ص ۹۳۲)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ہمیں بھی اپنی زکوۃ اس کے مستحق تک ہر سال رضائے الہی کی خاطر خوش دلی سے عبادت سمجھ کر ادا کرنی چاہیے نا کہ بد دلی اور بوجھ سمجھ کر جو لوگ اپنے مال کی زکوۃ خوش دلی اور عبادت سمجھ ادا کرتے ہیں قرآن واحادیث میں ان کے لیے مختلف مقامات پر اجر و ثواب کو بیان کیا گیا ہے

اللہ عَزَّوَجَلَّ قرآنِ کریم ارشاد فرماتا ہے:

اِنَّ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَ عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ وَ اَقَامُوا الصَّلٰوةَ وَ اٰتَوُا الزَّكٰوةَ لَهُمْ اَجْرُهُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ ۚ وَ لَا خَوْفٌ عَلَیْهِمْ وَ لَا هُمْ یَحْزَنُوْنَ (۲۷۷) (پ۳، البقرۃ:۲۷۷)

ترجمہ کنزالایمان: بے شک وہ جو ایمان لائے اور اچھے کام کئے اور نماز قائم کی اور زکوۃ دی ان کا نیگ (یعنی انعام) ان کے رب کے پاس ہے اور نہ انہیں کچھ اندیشہ ہو اور نہ کچھ غم

ایک اور مقام پر ارشاد باری تعالی ہے:

وَ الْمُقِیْمِیْنَ الصَّلٰوةَ وَ الْمُؤْتُوْنَ الزَّكٰوةَ وَ الْمُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَ الْیَوْمِ الْاٰخِرِ ؕ اُولٰٓىِٕكَ سَنُؤْتِیْهِمْ اَجْرًا عَظِیْمًا (۱۶۲) (پ۶، النساء:۱۶۲)

ترجمہ کنزالایمان: اور نماز قائم رکھنے والے اور زکوۃ دینے والے اور اللہ اور قیامت پر ایمان لانے والے ایسوں کو عنقریب ہم بڑا ثواب دیں گے۔

اس کے علاوہ احادیث مبارکہ میں بھی زکوۃ دینے والوں کے فضائل بیان ہوئے ہیں چنانچہ

حضرتِ سیدنا اَنس بن مالک رضی اللہ تعالی عنہ فرماتے ہیں کہ بنو تمیم میں سے ایک شخص نے اللہ عزوجل کے مَحبوب، دانائے غُیوب، مُنزَّہ عَنِ الْعُیوب صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم کی بارگاہ میں حاضر ہو کر عرض کیا، "یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! میں ایک مالدار شخص ہوں اور میرے اہل خانہ کی تعداد بھی کثیر ہے، آپ ارشاد فرمایئے کہ میں اپنے اہل خانہ کے ساتھ کیسا سلوک کروں اور اپنا مال کس طرح خرچ کروں؟" تو آپ نے فرمایا، "تم اپنے مال میں سے زکوٰۃ نکالا کرو بیشک زکوٰۃ ایک ایسی پاکیزگی ہے جو تمہیں پاک کردے گی اور اپنے عزیزوں کے ساتھ صلۂ رحمی کیا کرو اور مسکین اور پڑوسی اور سائل کے حق کو پہچانو۔" (مسند احمد، مسند انس بن مالک، رقم ۱۲۳۹۷، ج ۴، ص ۲۷۳)

حضرتِ سیدنا جابر رضی اللہ تعالی عنہ فرماتے ہیں کہ ایک شخص نے عرض کیا، "یارسول اللہ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم! آپ کا اس شخص کے بارے میں کیا خیال ہے جس نے اپنے مال میں سے زکوٰۃ نکالی؟" رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا، "جس نے اپنے مال میں سے زکوٰۃ ادا کی تو اس مال کا شر اس سے دور ہو جائے گا۔ (المعجم الاوسط طبرانی، باب الالف، رقم ۱۵۷۹، ج ۱، ص ۴۳۱)

حضرتِ سیدنا عبد اللہ بن معاویہ الغاضری رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے سیّدُ المبلغین، رَحْمَۃٌ لِّلْعٰلَمِیْن صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم نے فرمایا، "جس نے تین کام کئے اس نے ایمان کا ذائقہ چکھ لیا، (۱) جس نے ایک اللہ کی عبادت کی اور یہ یقین رکھا کہ اللہ عزوجل کے سوا کوئی معبود نہیں (۲) جس نے خوشدلی سے ہر سال اپنے مال کی زکوٰۃ ادا کی (۳) جس نے زکوٰۃ میں بوڑھے اور بیمار جانور یا بوسیدہ کپڑ

ے اور گھٹیا مال کی بجائے اوسط درجے کا مال دیا کیونکہ اللہ عزوجل تم سے تمہارا بہترین مال طلب نہیں کرتا اور نہ ہی گھٹیا مال دینے کی اجازت دیتا ہے۔"

(ابوداؤد، کتاب الزکاۃ، فی زکاۃ السائمہ، رقم ۱۵۸۲، ج ۲، ص ۱۴۷)

حضرتِ سیدنا ابو دَرْدَاء رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ حضورِ پاک، صاحبِ لَولاک، سیّاحِ افلاک صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم نے فرمایا، "جو ایمان کے ساتھ ان پانچ چیزوں کو بجالایا جنت میں داخل ہو گا، جس نے پانچ نمازوں کی ان کے وضو اور رکوع اور سجود اور اوقات کے ساتھ پابندی کی اور رمضان کے روزے رکھے اور جس نے استطاعت ہونے پر حج کیا اور خوش دلی سے زکوٰۃ ادا کی۔

(مجمع الزوائد، کتاب الایمان، فیما بنی علیہ الاسلام، رقم ۱۳۹، ج ۱، ص ۲۰۵)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ہمیں بھی چاہیے کہ زکوۃ جیسے اہم فریضے کی ادائیگی میں سستی وبد دلی سے کام لینے کے بجائے خالصۃ رضائے الٰہی کی خاطر اس کے تمام ضروری شرعی مسائل کو مد نظر رکھتے ہوئے اس کی ادئیگی کریں اور آخرت میں اللہ تبارک وتعالی کی بارگاہ سے اجر وثواب کے حقدار بن جائیں اس کے علاوہ نفلی صدقات کا بھی ذہن بنائیے کہ صدقہ اللہ تعالی کو بہت پسند ہے اور آفتوں اور بلاؤں کو ٹالنے کا ذریعہ بھی ہے، صَدقہ و خیرات سے جہاں دولت مُعاشَرے میں گردش کرتی ہے وہیں غریبوں اور مسکینوں کی بَہُت سی ضَرورتیں بھی پوری ہوتی ہیں۔ قرآنِ پاک میں اللہ عَزَّوَجَلَّ نے کئی مَقامات پر صَدقہ وخیرات کی فضیلت اور اس کے اجر وثواب کو بیان فرمایا ہے۔ چنانچہ

پارہ 3 سورۂ بقرہ کی آیت نمبر 261 میں ارشاد ہوتا ہے:

مَثَلُ الَّذِيْنَ يُنْفِقُوْنَ اَمْوَالَهُمْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ كَمَثَلِ حَبَّةٍ اَنْۢبَتَتْ سَبْعَ سَنَابِلَ فِيْ كُلِّ سُنْۢبُلَةٍ مِّائَةُ حَبَّةٍ ؕ وَاللّٰهُ يُضٰعِفُ لِمَنْ يَّشَآءُ ؕ وَاللّٰهُ وَاسِعٌ عَلِيْمٌ ﴿۲۶۱﴾

(پ۳، البقرۃ: ۲۶۱)

ترجمۂ کنزالایمان: انکی کہاوت جو اپنے مال **اللہ** کی راہ میں خَرْچ کرتے ہیں اُس دانہ کی طرح جس نے اُگائیں سات بالیں ہر بال میں سو دانے اور **اللہ** اس سے بھی زیادہ بڑھائے جس کے لئے چاہے اور **اللہ** وُسعت والا عِلْم والا ہے۔

راہِ خُدا میں خَرْچ کرنے سے مُراد

پیارے اسلامی بھائیو! معلوم ہوا راہِ خُدا میں خَرْچ کرنے سے **اللہ** عَزَّوَجَلَّ اپنی رضا کے ساتھ انعام بھی عطا فرماتا ہے۔ مگر سوال یہ ہے کہ راہِ خُدا میں خَرْچ کرنے سے مُراد کیا ہے؟ تو جان لیجئے کہ عِلْمِ دین کی اشاعت میں حصّہ لینا، دینی مَدارِس کی مَدَد کرنا، مَساجِد بنانا، دینی کُتُب کے لیے لائبریری بنانا، مُسافِر خانے بنانا، ضَرورت مند پڑوسیوں اور رِشتہ داروں کی مَدَد کرنا، محتاجوں، اَپاہجوں اور غریبوں کے علاج مُعالَجہ اور مَقْروضوں کے قرض کی ادائیگی کے لیے خَرْچ کرنا وغیرہ ایسے کام ہیں کہ ان میں سے جس کام میں بھی خَرْچ کریں گے وہ راہِ خُدا میں خَرْچ کرنا ہی کہلائے گا۔ جیسا کہ حضرت سَیِّدُنا امام خازن ابو الحسن علاءُ الدین علی بن محمد بن ابراہیم رَحْمَۃُ اللّٰہِ تعالٰی علیہ (متوفی ۷۴۱ھ) مذکورہ آیتِ مُبارَکہ کی تفسیر میں فرماتے ہیں: راہِ خُدا میں خَرْچ کرنا خواہ واجِب ہو یا نَفْل، تمام اَبوابِ خیر کو عام ہے۔[1] اور

[1] تفسیر خازن، البقرۃ، تحت الآیۃ: ۲۶۱، ۱/ ۲۰۵

صَدرُ الافاضِل رَحمَۃُ اللّٰہِ تعالٰی علیہ کے نزدیک کسی طالب عِلم کو کِتاب خرید کر دی جائے یا کوئی شِفاخانہ بنادیا جائے یا مردوں کے ایصالِ ثواب کے لئے تیجہ، دسویں، بیسویں، چالیسویں کے طریقہ پر مساکین کو کھانا کھلایا جائے، سب راہِ خُدا میں خَرچ کرنا ہی ہے۔

ثواب میں کمی بیشی

جب کوئی شخص راہِ خُدا میں اپنا مال خَرچ کرتا ہے تو **اللہ** عَزَّوَجَلَّ اس کے عوض سات سو گنا یا اس سے بھی زیادہ اَجرو ثواب عطا فرماتا ہے جیسا کہ صدر الافاضل حضرتِ علامہ مولانا سید محمد نعیم الدین مُراد آبادی عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللّٰہِ الْھَادِی مذکورہ آیتِ مُبارکہ کی تفسیر میں فرماتے ہیں: ایک دانہ کے 700 دانے ہوگئے اسی طرح راہِ خُدا میں خَرچ کرنے سے 700 گنا اجر ہو جاتا ہے۔[1]

پیارے اسلامی بھائیو! جب یہ یقین ہو کہ راہِ خُدا میں خَرچ کرنے سے ایک کے بدلے 700 ملیں گے تو کوئی نادان شخص ہی اپنا سرمایہ اس سودے میں نہیں لگائے گا۔ **اللہ** عَزَّوَجَلَّ اپنی راہ میں خَرچ کرنے والوں کو یُونہی دیا کرتا ہے، حضرت سَیِّدُنا امام شمس الدین قُرطبی عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی فرماتے ہیں کہ جب یہ آیتِ مُبارَکہ نازِل ہوئی تو **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کے خزانوں کو تقسیم فرمانے والے ہمارے آقا دو جہاں کے تاجُور، سلطانِ بَحرو بَر صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے بارگاہِ خُداوندی میں عرض کی: رَبِّ زِدْ اُمَّتِیْ یعنی اے میرے پروردگار عَزَّوَجَلَّ! میری اُمّت کو اس سے بھی زیادہ اجر و ثواب عطا فرما تو بارگاہِ خداوندی سے یہ مژدہ ملا:

---

1 خزائن العرفان، پ۳، البقرۃ، تحت الآیۃ: ۲۶۱

مَنْ ذَا الَّذِیْ یُقْرِضُ اللّٰهَ قَرْضًا حَسَنًا فَیُضٰعِفَهٗ لَهٗۤ اَضْعَافًا كَثِیْرَةًؕ (پ۲، البقرۃ: ۲۴۵)

ترجمۂ کنزالایمان: ہے کوئی جو اللہ کو قرضِ حَسَن دے تو اللہ اس کے لئے بہُت گُنا بڑھا دے۔

محبوبِ ربِّ دَاوَر، شفیعِ روزِ محشر صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے یہ مژدہ پانے کے باوُجود اپنی اُمّت کی دَستگیری فرماتے ہوئے مزید کرم نوازی کے لیے عرض کی: رَبِّ زِدْ اُمَّتِیْ یعنی اے میرے رب! میری اُمّت کو اِس سے بھی زیادہ اجر و ثواب عطا فرما تو ارشاد ہوا:

اِنَّمَا یُوَفَّى الصّٰبِرُوْنَ اَجْرَهُمْ بِغَیْرِ حِسَابٍ ۝۱۰ (پ۲۳، الزمر: ۱۰)

ترجمۂ کنزالایمان: صابروں ہی کو ان کا ثواب بھرپور دیا جائے گا بے گنتی۔[1]

ثواب میں فرق

مُفَسِّرِ شَہِیر، حکیم الاُمَّت مُفْتی احمد یار خان عَلَیْہِ رَحمَۃُ الْحَنَّان تفسیر نعیمی میں فرماتے ہیں: صَدَقات کے ثواب میں زیادتی کمی چند وجہ سے ہوتی ہے۔ اخلاص کا فرق، زمان کا فرق، فقیر کا فرق، مَقامِ خیرات کا فرق، جس قدر اِخلاص زیادہ اسی قدر ثواب زیادہ۔

❁ (اِخلاص کے فرق کی مِثال) صَحابۂ کِرام کے سَوا سیر جَو ہمارے پہاڑ بھر سونے کی خیرات سے کیوں افضل ہیں، اس لیے کہ ان کا سا اِخلاص ہم کو کیسے میسر ہو؟

❁ (زمانے کے فرق کی مِثال) ماہِ رمضان، جُمعہ، شبِ قدر کے صَدقہ کا بہُت ثواب ہے، دوسرے زمانہ کے صَدَقات کا وہ ثواب نہیں۔

---

1 تفسیر قرطبی، البقرۃ، تحت الآیۃ: ۲۶۱، ۲/ ۲۲۹

❁ ⟸ (مَقام کے فرق کی مِثال) مکّہ معظّمہ، مدینہ منوّرہ کے صَدَقات کا ثواب ایک کا ایک لاکھ 25 ہزار اور زمین میں یہ نہیں (یعنی کسی دوسرے مقام پر یہ ثواب نہیں)۔

❁ ⟸ (فقیر کے فرق کی مِثال) عالم فقیر اور زیادہ حاجَت مند پر صَدقہ دوسروں پر صَدقہ سے زیادہ ثواب کا باعِث ہے جیسے دانہ کی پیداوار زمین و زمان کے فرق سے مختلف ہوتی ہے غرضیکہ وَاللّٰہُ یُضٰعِفُ لِمَنْ یَّشَآءُ ؕ بالکل حق و دُرُست ہے، صَدقہ مقبول کی توفیق بھی وہی دیتا ہے۔ صَدقہ کا یہ ثواب جو بیان ہوا اس کے ملنے کی جگہ آخِرَت ہے اگر دُنیا میں رب تعالیٰ سخی کو کچھ بَرَکت دیدے تو اس کا کرم ہے مگر یہ بدلہ نہیں، بدلہ تو قِیامَت میں ملے گا۔ لہٰذا کوئی شخص آج خیرات دیکر کل ہی 700 کا مُطالَبہ نہ کرے۔ کھیت بَونے کا وَقْت اور ہے اور کاٹنے کا اور۔[1]

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! صدقہ وخیرات کرنے میں خالصۃً رضائے الٰہی مقصود ہونی چاہیے لوگوں کو دکھانے ،اپنی واہ واہ کروانے سے صدقہ وخیرات کا ثواب حاصل نہ ہو گا لہٰذا اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رضا کی خاطر خوب خوب صدقہ وخیرات کیجئے اور اللہ عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ سے کثیر اجر وثواب کے حقدار بن جائیے۔ آیئے صدقے کے فضائل سے متعلق چند احادیث مبارکہ سنئے

(۱) ⟸ اَلصَّدَقَۃُ تَسُدُّ سَبْعِیْنَ بَابًا مِّنَ السُّوْءِ۔ صَدقہ برائی کے 70 دروازے بند کرتا ہے۔[2]

---

❶ تفسیرِ نعیمی، پ۳، البقرۃ، تحت الآیۃ: ۲۶۱، ۳/ ۸۶

❷ المعجم الکبیر، ۴/ ۲۷۴، حدیث: ۴۴۰۲

(۲) كُلُّ امْرِئٍ فِيْ ظِلِّ صَدَقَتِهٖ حَتّٰى يُقْضٰى بَيْنَ النَّاسِ۔ ہر شخص (بروزِ قیامت) اپنے صدقے کے سائے میں ہوگا یہاں تک کہ لوگوں کے درمیان فیصلہ فرمادیا جائے۔[1]

(۳) اِنَّ الصَّدَقَةَ لَتُطْفِئُ عَنْ اَهْلِهَا حَرَّ الْقُبُوْرِ وَاِنَّمَا يَسْتَظِلُّ الْمُؤْمِنُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فِيْ ظِلِّ صَدَقَتِهٖ۔ بے شک صدقہ کرنے والوں کو صدقہ قبر کی گرمی سے بچاتا ہے اور بلاشبہ مسلمان قیامت کے دن اپنے صدقہ کے سائے میں ہوگا۔[2]

(۴) اِنَّ الصَّدَقَةَ لَتُطْفِئُ غَضَبَ الرَّبِّ وَتَدْفَعُ مِيْتَةَ السُّوْءِ۔ بیشک صدقہ رب کے غضب کو بجھاتا اور بُری موت کو دفع کرتا ہے۔[3]

(۵) بَاكِرُوْا بِالصَّدَقَةِ فَاِنَّ الْبَلَآءَ لَا يَتَخَطَّى الصَّدَقَةَ۔ صبح سویرے صدقہ دو کہ بلا صدقہ سے آگے قدم نہیں بڑھاتی۔[4]

(۶) اِنَّ صَدَقَةَ الْمُسْلِمِ تَزِيْدُ فِي الْعُمْرِ وَتَمْنَعُ مِيْتَةَ السُّوْءِ وَيُذْهِبُ اللهُ الْكِبْرَ وَالْفَخْرَ۔ بے شک مسلمان کا صدقہ عمر بڑھاتا اور بُری موت کو روکتا ہے اور **اللہ** عَزَّوَجَلَّ اس کی برکت سے صدقہ دینے والے سے تکبُّر وتفاخُر (بڑائی اور فخر کرنے کی بُری عادت) دور کر دیتا ہے۔[5]

(۷) اِنَّمَا حِجَابٌ مِّنَ النَّارِ لِمَنِ احْتَسَبَهَا يَبْتَغِيْ بِهَا وَجْهَ اللهِ۔ جو **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کی رِضا کی خاطر

---

1. المعجم الکبیر، ۱۷/ ۲۸۰، حدیث: ۷۷۱
2. شُعَبُ الایمان، باب الزکاۃ، التحریض علی صدقۃ التطوع، ۳/ ۲۱۲، حدیث: ۳۳۴۷
3. ترمذی، کتاب الزکاۃ، باب ما جاء فی فضل الصدقۃ، ۲/ ۱۴۶، حدیث: ۶۶۴
4. شُعَبُ الایمان، باب فی الزکاۃ، التحریض علی صدقۃ التطوع، ۳/ ۲۱۴، حدیث: ۳۳۵۳
5. المعجم الکبیر، ۱۷/ ۲۲، حدیث: ۳۱

صَدقہ کرے تو وہ (صَدقہ) اس کے اور آگ کے درمیان پردہ بن جاتا ہے۔[1]

(۸) اِسْتَتِرُوْا مِنَ النَّارِ وَلَوْ بِشِقِّ تَمْرَةٍ فَاِنَّهَا تَسُدُّ مِنَ الْجَائِعِ مَسَدَّهَا مِنَ الشَّبْعَانِ۔ آگ سے بچو اگرچہ کھجور کے ایک ٹکڑے کے ذریعہ، یہ بھوکے کے لئے سَیری کے برابر ہے۔[2]

(۹) اَلصَّلَاةُ بُرْهَانٌ وَّالصَّوْمُ جُنَّةٌ وَّالصَّدَقَةُ تُطْفِئُ الْخَطِيْئَةَ كَمَا يُطْفِئُ الْمَاءُ النَّارَ۔ نماز (ایمان کی) دلیل ہے اور روزہ (گناہوں سے) ڈھال ہے اور صَدقہ خطاؤں کو یوں مِٹا دیتا ہے جیسے پانی آگ کو۔[3]

حروفِ صَدقہ کے 4 مدنی پھول

حضرت سَیِّدُنا شیخ اسماعیل حقی حنفی عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللہِ الْقَوِی (متوفی ۱۱۳۷ھ) تفسیر **رُوحُ البَیان** میں فرماتے ہیں کہ صَدقہ کے چار حروف کی نسبت سے 4 مدنی پھول حاصِل ہوتے ہیں:

❀ صؔ سے مُراد "اَلصَّد" (روکنا) ہے یعنی صَدقہ دنیا وآخِرت کی ہر ناپسندیدہ شے کو صَدقہ کرنے والے (تک پہنچنے) سے روک دیتا ہے۔

❀ دؔ سے مُراد "اَلدَّلِیل" (راہنمائی کرنا) ہے یعنی صَدقہ، صَدقہ کرنے والے کی جنّت کی طرف راہنمائی کرتا ہے۔

---

1. مجمع الزوائد، کتاب الزکاۃ، باب فضل الصدقۃ، ۳/ ۲۸۶، حدیث: ۴۶۱۷
2. مسند احمد، مسند السیدۃ عائشۃ رضی اللہ عنہا، ۹/ ۳۵۹، حدیث: ۲۴۵۵۵
3. ترمذی، ابواب السفر، باب ما ذُکر فی فضل الصلاۃ، ۲/ ۱۱۸، حدیث: ۶۱۴

❀ قؔ سے مُراد ''اَلْقُرْب'' (قریب ہونا) ہے یعنی صَدقہ، صَدقہ کرنے والے کو اللہ عَزَّوَجَلَّ کے قریب کر دیتا ہے۔

❀ ہؔ سے مُراد ''اَلْھِدَایَۃ'' (رہنمائی ورہبری) ہے یعنی صَدقہ کرنے سے صَدقہ کرنے والے کو اللہ عَزَّوَجَلَّ کی طرف سے ہدایت حاصل ہوتی ہے۔(1)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے صدقے کے کس قدر فضائل ہیں اللہ عَزَّوَجَلَّ ہمیں بھی راہ خدا میں زیادہ سے زیادہ خرچ کرنے کی توفیق عطا فرمائے آمین۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے جن لوگوں کو کثیر مال ودولت سے نوازا ہے وہ اپنے مالک کی اس عطا پر شکر بجالاتے ہوئے دل کھول کر خرچ بھی کرتے ہیں، مگر انہیں بھی شیطان کے وار سے ہر دم ہوشیار رہنا چاہیے کہ کہیں وہ شیطان کے بہکاوے میں آکر اپنی دولت کی کثرت کے سبب تکبر کی آفت میں مبتلا نہ ہو جائیں اور جن غریبوں، مسکینوں پر خرچ کرتے ہیں ان کی مالی مَدد کرتے ہیں ہے انہیں حقیر تَصَوُّر نہ کرے کیونکہ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے اپنی راہ میں خَرْچ کرنے والوں کے مُتَعلق ارشاد فرمایا ہے:

اَلَّذِیْنَ یُنْفِقُوْنَ اَمْوَالَهُمْ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ ثُمَّ لَا یُتْبِعُوْنَ مَاۤ اَنْفَقُوْا مَنًّا وَّ لَاۤ اَذًى ۙ لَّهُمْ اَجْرُهُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ ۚ وَ لَا خَوْفٌ عَلَیْهِمْ وَ لَا هُمْ

ترجمۂ کنزالایمان: وہ جو اپنے مال اللہ کی راہ میں خَرْچ کرتے ہیں پھر دیئے پیچھے (یعنی دینے کے بعد) نہ احسان رکھیں نہ تکلیف دیں ان کا نیگ (اجرو ثواب) ان کے رب کے پاس ہے اور انہیں نہ کچھ

---

(1) روح البیان، البقرۃ، تحت الآیۃ: ۲۶۵، ۱/ ۴۲۶

یَحْزَنُوْنَ ﴿۲۶۲﴾ قَوْلٌ مَّعْرُوْفٌ وَّ مَغْفِرَةٌ خَیْرٌ مِّنْ صَدَقَةٍ یَّتْبَعُهَاۤ اَذًىؕ وَاللّٰهُ غَنِیٌّ حَلِیْمٌ ﴿۲۶۳﴾

اندیشہ ہو نہ کچھ غم اچھی بات کہنا اور در گزر کرنا اس خیرات سے بہتر ہے جس کے بعد ستانا ہو اور **اللہ** بے پروا حلم والا ہے۔

(پ۳، البقرۃ: ۲۶۲، ۲۶۳)

امام خازن رَحْمَۃُ اللہِ تعالٰی علیہ اس آیتِ مُبارَکہ کے تحت فرماتے ہیں کہ احسان رکھنے سے مُراد کسی کو کچھ دینے کے بعد دوسروں کے سامنے یہ اِظہار کرنا ہے کہ میں نے اتنا کچھ تجھے دیا اور تیرے ساتھ ایسے ایسے سُلوک کئے پس اس طرح کسی کو مکدّر (یعنی رنجیدہ و غمگین) کرنا احسان جتانا کہلاتا ہے اور کسی کو تکلیف دینے سے مُراد اس کو عار دِلانا ہے مثلاً یہ کہا جائے کہ تو نادار تھا، مفلِس تھا، مجبور تھا، نکمّا تھا وغیرہ میں نے تیری خبر گیری کی۔ مزید فرماتے ہیں: اگر سائل کو کچھ نہ دیا جائے تو اس سے اچھی بات کہنا اور خوش خلقی کے ساتھ ایسا جواب دینا جو اس کو ناگوار نہ گزرے اور اگر وہ سوال میں اصرار کرے یا زبان درازی کرے تو اس سے در گزر کرنا (اس خیرات سے بہتر ہے جس کے بعد ستانا ہو)۔[1]

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! غور فرمایئے! اسلام نے اِحتِرامِ مُسلِم کا کس قدر لحاظ رکھا ہے کہ کوئی بھی شخص اپنے مسلمان بھائی کی مالی اِمداد کرنے کے بعد احسان جتا کر یا طعنہ دے کر اس کو تکلیف مَت دے، بلکہ اس کی عِزتِ نفس کا احترام کرے، کیونکہ صَدقہ و خیرات دینے سے کسی کو یہ حق حاصِل نہیں ہو جاتا کہ جب چاہے احسان یاد دِلا کر غریب کی عِزت کی دھجیاں بکھیرنے لگے۔ ایسے

---

[1] تفسیر خازن، پ۳، البقرۃ، ۱/ ۲۰۶

صَدقہ سے تو بہتر تھا کہ وہ اسے کچھ دیتا ہی نہیں بلکہ اس سے کوئی اچھی بات کہہ دیتا، مَعْذِرَت کرلیتا یا کسی اور شَخْص کے پاس بھیج دیتا۔ یہاں ان لوگوں کے لیے درسِ ہدایت ہے جو پہلے جَوش میں آکر ضَرورت مندوں کی اِمداد تو کر دیتے ہیں مگر بعد میں اپنے طعنوں کے تیروں سے ان کے سینے چھلنی کر دیتے ہیں کہ کسی بات پر ذرا غُصّہ آیا فوراً اپنے احسانات کی لمبی فہرست سنانا شروع کر دیتے ہیں۔

یاد رکھئے! اس طرح کی باتوں میں خسارہ ہی خسارہ ہے کیونکہ مال تو آپ دے ہی چکے، اب طعنے دے کر اور احسان جتا کر ثواب ضائع مت کیجئے۔ چنانچہ پارہ 3 سورۃُ البقرۃ کی آیت نمبر 264 میں ہے:

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تُبْطِلُوْا صَدَقٰتِكُمْ بِالْمَنِّ وَالْاَذٰى ۙ (پ۳، البقرۃ: ۲۶۴) ترجمۂ کنزالایمان: اے ایمان والو اپنے صدقے باطل نہ کر دو احسان رکھ کر اور ایذا دے کر۔

تفسیرِ مدارک میں حضرت سَیِّدُنا ابو البرکات عبد اللہ بن احمد بن محمود نسفی عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللہِ الْقَوِی (متوفی ۷۱۰ھ) اس آیتِ مُبارَکہ کے تحت فرماتے ہیں: جس طرح مُنافق کو رِضائے اِلٰہی مقصود نہیں ہوتی وہ اپنا مال ریاکاری کے لئے خَرْچ کرکے ضائع کر دیتا ہے اس طرح تم احسان جتا کر اور ایذا دے کر اپنے صَدقات کا اجر ضائع نہ کرو۔(1)

تین ضروری باتیں

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! معلوم ہوا صَدقہ دینے یعنی راہِ خُدا میں خَرْچ کرتے ہوئے تین باتیں پیشِ نظر رکھنا بَہُت ضروری ہیں:

---

(1) تفسیر مدارک، پ۳، البقرۃ، تحت الآیۃ: ۲۶۴، ص ۱۳۷

(۱) صَدقہ دے کر احسان نہ جتائے۔

(۲) جسے صَدقہ دے اس کے دل کو طعنوں کے تیروں سے زخمی نہ کرے۔

(۳) صَدقہ اخلاص کے ساتھ اور رضائے خداوندی کے حصول کے لیے دے۔

شیطان کے بہکاوے میں آکر مسلمانوں کو طعنے دینے، احسان جتا کر ان کی دل آزاریاں کرنے والوں اور ریاکاری کی آفت میں مبتلا ہونے والوں کو غور کرنا چاہیے اور انہیں اپنا یہ مدنی ذہن بنالینا چاہیے کہ جب بھی صَدقہ وخیرات کی سَعَادَت حاصِل ہوتو مذکورہ تینوں باتوں کو پیشِ نظر رکھیں۔ یاد رکھئے! شیطان لعین ہمارا کھلا دشمن ہے اس کے مکر و فریب سے بچنے کے لئے ایسے نیک لوگوں کی صحبت نہایت ضروری ہے جو اس کے واروں سے بچنے کے طریقے جانتے ہوں اور ان کے سینے، خوفِ خدا عَزَّوَجَلَّ اور محبت مصطفی صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے نور سے منوّر ہوں، جن کے ساتھ رہ کر سنتوں پر عمل پیرا ہونے کا جذبہ ملے اور نیکیاں کرنا اور گناہوں سے بچنا آسان ہو جائے یقیناً آج کے اس پُر فتن دور میں دعوتِ اسلامی کا مدنی ماحول کسی نعمتِ عظمیٰ سے کم نہیں اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ اس ماحول سے وابستگان نہ صرف خود برائیوں سے بچنے اور نیکیاں کرنے کی کوشش کرتے ہیں بلکہ دوسرے لوگوں کو بھی اس کی ترغیب دلاتے ہیں الحمدللہ عزوجل اس کی برکت سے بے شمار مسلمان بالخصوص نوجوان مُعاشرے میں پھیلی برائیوں سے تائب ہو کر نیکیوں کی راہ پر گامزن ہو جاتے ہیں آپ کی ترغیب و تحریص کے لئے ایک مدنی بہار پیشِ خدمت ہے۔ چنانچہ

بابُ المدینہ (کراچی) کے مُقیم اسلامی بھائی کے بیان کا لُبِّ لُباب پیشِ خدمت ہے: دعوتِ

اسلامی کے مدنی ماحول میں آنے سے قبل میں گناہوں کی تاریک گھاٹیوں میں بھٹکتا پھر رہا تھا، لڑائی جھگڑا کرنا' چوری کرنا' آوارہ گردی کرنا میری عادت میں شامل تھا۔ میری ان حرکتوں کی وجہ سے گھر اور محلے والے مجھ سے بیزار تھے۔ آخر کار ایک دن میری قسمت جاگ اٹھی، ہوا یوں کہ دعوتِ اسلامی کے ایک مُبلّغ اسلامی بھائی سے میری ملاقات ہوئی انہوں نے انفرادی کوشش کرتے ہوئے مدنی قافلے میں سفر کرنے کی ترغیب دلائی، ان کی انفرادی کوشش رنگ لائی اور میں نے ہاتھوں ہاتھ تین دن کے مدنی قافلے کی نیت کرلی اوراپنی نیت کو عملی جامہ پہناتے ہوئے مدنی قافلے کا مسافر بھی بن گیا مدنی قافلے میں عاشِقانِ رسول کی صحبت کی برکت سے مجھے فکرِ آخرت نصیب ہوئی۔ میں نے تمام گناہوں سے توبہ کی اور میٹھے میٹھے آقا صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی پیاری پیاری سنّت داڑھی شریف بھی چہرے پر سجالی اور سر پر عمامہ شریف کا تاج سجانے کی بھی نیت کرلی۔ یہ بیان دیتے وقت میں مدنی قافلہ ذِمّہ دار کی حیثیت سے مدنی کاموں کی دھومیں مچانے میں مصروف ہوں۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْم ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم ط

دُرُود شریف کی فضیلت

شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت، بانی دعوتِ اسلامی حضرتِ علامہ مولانا ابوبلال محمد الیاس عطّارؔ قادری رضوی ضیائی دامت برکاتہم العالیہ اپنے رسالے "ضیائے درود وسلام" میں نقل فرماتے ہیں کہ سرکارِ نامدار، مدینے کے تاجدار، بِاِذنِ پروَرْدگار، دوعالَم کے مالِک و مُختار، شَہَنشاہِ اَبرار صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمانِ برکت نشان ہے: "بروزِ قیامت لوگوں میں سے میرے قریب تر وہ ہوگا جس نے دنیا میں مجھ پر زیادہ درودِ پاک پڑھے ہوں گے۔" (ترمذی، کتاب الوتر، ج ۲، ص ۲۷، دارالفکر بیروت)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

شعبان میرا مہینہ ہے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! یوں تو اُٹھتے بیٹھتے، چلتے پھرتے جب کبھی ہمیں موقع ملے حُضُور عَلَیْہِ السَّلام کی ذاتِ بابَرَکات پر دُرُودِ پاک کے پھول نچھاور کرتے ہی رہنا چاہئے اور پھر ماہ شَعْبانُ الْمُعَظَّم میں تو خاص طور پر کثرت کے ساتھ دُرُود و سلام پڑھنے کا اہتمام کرنا چاہئے، کیونکہ یہ وہ خوش نصیب مہینہ ہے جس کی نِسبت ہمارے پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے اپنی طرف کرتے ہوئے فرمایا: شَعْبَانُ شَھْرِیْ وَرَمَضَانُ شَھْرُ اللّٰہِ، یعنی شعبان میرا مہینہ ہے اور رَمَضان اللہ تَبارَکَ وَتَعالٰی کا مہینہ ہے۔ (جامع صغیر، حرف الشین، ص: ۳۰۱، حدیث: ۴۸۸۹)

لہٰذا ہمیں اپنے پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی ذاتِ بابَرَکت پر کثرت سے دُرُودِپاک پڑھنا چاہیے۔ غُنیۃ الطّالبین میں ہے کہ شَعْبانُ الْمُعَظَّم میں خیرُ الْبَرِیّہ سیّدُ الْوَریٰ جنابِ محمّدِ مُصطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر دُرُودپاک کی کثرت کی جاتی ہے اور یہ نبیِّ مُختار صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر دُرُود بھیجنے کا مہینہ ہے۔(غنیۃ الطّالبین، مجلس فی فضل شہر شعبان،۱/۳۴۲)

یاد رکھئے! یہ دونوں مہینے اِنتہائی بَرَکت والے ہیں۔ ان میں نیکیوں کا ثواب بڑھا دیا جاتا ہے اور نیکیوں کے دَروازے کھول دیئے جاتے ہیں، بَرَکات کا نُزُول ہوتا ہے، خطائیں تَرک کر دی جاتی ہیں اور گُناہوں کا کَفّارہ ادا کیا جاتا ہے، لہٰذا ہمیں بھی ان دونوں مُبارک مہینوں کا اِحتِرام کرتے ہوئے ان میں زِیادہ سے زِیادہ عبادت کرنی چاہئے اور اللہ عزوجل کی بارگاہ میں خوب خوب توبہ واستغفار کرنی چاہیے۔ ہمارے پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وسلَّم بھی اس ماہ مبارک کو بے حد پسند فرماتے اور کثرت سے روزوں کا اہتمام فرماتے چنانچہ

حضرتِ سیِّدُنا عبد اللہ بن ابی قَیس رضی اللہ تعالٰی عنہ سے مَروی ہے کہ اُنہوں نے امُّ المؤمنین سَیِّدَتُنا عائِشہ صدّیقہ رضی اللہ تعالٰی عنہا کو فرماتے سنا: میرے سر تاج، صاحِبِ معراج صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا پسندیدہ مہینہ شعبانُ الْمُعَظَّم تھا کہ اس میں روزے رکھا کرتے پھر اسے رَمَضانُ الْمبارَک سے ملا دیتے۔(سُنَنِ ابو داو، د ج ۲ ص ۴۷۶ حدیث ۲۴۳۱)

لوگ اس سے غافل ہیں

حضرتِ سَیِّدُنا اُسامہ بن زَید رضی اللہ تعالٰی عنہ فرماتے ہیں، "میں نے عرض کی: یارسولَ اللہ صلَّی

اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم میں دیکھتا ہوں کہ جس طرح آپ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم شَعبان میں روزے رکھتے ہیں اِس طرح کسی بھی مہینے میں نہیں رکھتے ؟ فرمایا: رَجَب اور رَمضان کے بیچ میں یہ مہینہ ہے ، لوگ اِس سے غافِل ہیں، اِس میں لوگوں کے اَعمال اللہ ربُّ العٰلمین عزَّوَجلَّ کی طرف اُٹھائے جاتے ہیں اور مجھے یہ محبوب ہے کہ میرا عمل اِس حال میں اُٹھایا جائے کہ میں روزہ دار ہُوں۔ (سُنَن نَسائی ص۳۸۷ حدیث ۲۳۵۴ دارالکتب العلمیۃ بیروت)

مرنے والوں کی فہرس بنانے کا مہینہ

حضرتِ سَیِّدَتُنا عائِشہ صِدّیقہ رضی اللہ تعالٰی عنہا فرماتی ہیں: تاجدارِ رِسالت صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم پورے شَعبان کے روزے رکھا کرتے تھے۔ فرماتی ہیں کہ میں نے عرض کی: یارسولَ اللہ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کیاسب مہینوں میں آپ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے نزدیک زیادہ پسندیدہ شَعبان کے روزے رکھنا ہے ؟ تو محبوبِ ربُّ العِباد صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: اللہ عَزَّوَجَلَّ اس سال مرنے والی ہر جان کو لکھ دیتا ہے اور مجھے یہ پسند ہے کہ میرا وَقتِ رُخصت آئے اور میں روزہ دار ہُوں۔ (مُسنَدُ اَبِی یَعْلٰی ج ۴ ص ۲۷۷، حدیث ۴۸۹۰ دارالکتب العلمیۃ بیروت)

آقا شعبان کے اکثر روزے رکھتے تھے

حضرتِ سَیِّدَتُنا عائشہ صِدّیقہ رضی اللہ تعالٰی عنہا فرماتی ہیں کہ رسولُ اللہ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم شعبان سے زیادہ کسی مہینے میں روزے نہ رکھا کرتے بلکہ پُورے شَعبان ہی کے روزے رکھ لیا کرتے تھے اور فرمایا کرتے: اپنی اِستِطاعت کے مطابِق عمل کرو کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ اُس وَقت تک اپنا فَضل

نہیں روکتا جب تک تم اُکتا نہ جاؤ۔ (صَحیح بُخاری ج ۱ ص ۶۴۸ حدیث ۱۹۷۰ دار الکتب العلمیۃ بیروت)

حدیثِ پاک کی شرح

شارِحِ بخاری حضرتِ عَلّامہ مفتی محمد شریف الحق امجدی علیہ رحمۃ اللہِ القوی اِس حدیثِ پاک کے تحت لکھتے ہیں: مراد یہ ہے کہ شعبان میں اکثر دنوں میں روزہ رکھتے تھے اسے تغلیبا (تَغ۔لی۔باً یعنی غلبے اور زِیادت کے لحاظ سے) کُل (یعنی سارے مہینے کے روزے رکھنے) سے تعبیر کر دیا۔ جیسے کہتے ہیں: "فُلاں نے پوری رات عبادت کی" جب کہ اس نے رات میں کھانا بھی کھایا ہو اور ضَروریات سے فراغت بھی کی ہو، یہاں تَغلِیباً اکثر کو کُل کہہ دیا۔ مزید فرماتے ہیں: اِس حدیث سے معلوم ہوا کہ شعبان میں جسے قُوّت ہو وہ زیادہ سے زیادہ روزے رکھے۔ البتّہ جو کمزور ہو وہ روزہ نہ رکھے کیونکہ اس سے رَمضان کے روزوں پر اثر پڑے گا، یِہی مَحمَل (مَح۔مَل یعنی مرادو مقصد) ہے ان احادیث کا جن میں فرمایا گیا کہ نصف شعبان کے بعد روزہ نہ رکھو۔ (ترمذی حدیث ۷۳۸)

(نزہۃ القاری ج ۳ ص ۳۷۷، ۳۸۰ فرید بک اسٹال مرکز الاولیاء لاہور)

حضرتِ سیدنا اَنَس رضی اللہ تعالٰی عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ تعالٰی علیہ وآلہ وسلم سے سوال کیا گیا کہ "رمضان کے بعد کون سا روزہ افضل ہے؟" فرمایا، "رمضان کی تعظیم کے لئے شعبان کا روزہ رکھنا۔" پھر پوچھا گیا، "سب سے افضل صدقہ کون سا ہے؟" فرمایا، "رمضان میں صدقہ کرنا۔"

(الترغیب والترہیب، کتاب الصوم، باب الترغیب فی صوم شعبان، رقم ۳، ج ۲، ص ۷۲)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو ! دیکھا آپ نے ہمارے پیارے آقا مدینے والے مصطفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وسلَّم اس ماہ مبارک کو کس قدر پسند فرماتے حالانکہ اس مہینے میں روزے فرض نہیں مگر پھر بھی آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وسلَّم کثرت سے روزے رکھا کرتے ۔ حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وسلَّم کی اتباع میں آپ کے پیارے صحابہ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان بھی ماہ شعبان المعظم کا خوب خوب ادب واحترام فرماتے آیئے !

صَحابہ کِرام عَلَیۡہِمُ الرِّضۡوان کا جذبہ

حضرتِ سَیِّدُنا اَنَس بن مالِک رضی اللہ تعالٰی عنہ فرماتے ہیں:"ماہِ شعبان کا چاند نظر آتے ہی صَحابہ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوان تِلاوتِ قراٰنِ پاک کی طرف خُوب مُتَوَجِّہ ہو جاتے ، اپنے اَموال کی زکوٰۃ نکالتے تاکہ غُرَباو مَساکین مسلمان ماہِ رَمضان کے روزوں کے لئے تیّاری کر سکیں، حُکّام قیدیوں کو طَلَب کر کے جس پر "حَد"(سزا) قائم کرنا ہوتی اُس پر حَد قائم کرتے ، بَقِیّہ میں سے جن کو مناسِب ہوتا انہیں آزاد کردیتے، تاجِر اپنے قرضے ادا کر دیتے، دوسروں سے اپنے قرضے وُصُول کر لیتے۔ (یوں ماہِ رَمَضانُ الْمبارَک سے قبل ہی اپنے آپ کو فارِغ کر لیتے) اور رَمَضان شریف کا چاند نظر آتے ہی غُسل کر کے (بعض حضرات) اعتِکاف میں بیٹھ جاتے۔" (غُنْیَۃُ الطّالبین ج ۱ ص ۳۴۱)

صحابہ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کی مبارک زندگیوں سے فیض پانے والے بزرگان دین رحمہم اللہ المبین بھی اس ماہ مقدس کا احترام فرماتے ، بالخصوص شب براءت کی تعظیم میں اچھے کپڑے پہنتے اور ساری رات عبادت الٰہی میں بسر کرتے۔

شامی تابعین علیہم الرضوان (کے بارے میں آتا ہے کہ) شبِ بَراءَت کی بَہُت تعظیم کرتے تھے اور اس میں خوب عبادت بجالاتے، انہی سے دیگر مسلمانوں نے اس رات کی تعظیم سیکھی۔ بعض عُلماءِ شام رَحِمَھُمُ اللہُ السَّلام نے فرمایا، شبِ بَرَاءَت میں مسجِد کے اندر اجتِماعی عبادت کرنا مُستحب ہے حضرت سیِّدَنا خالِد ولُقمان رضی اللہ تعالیٰ عنہما اور دیگر تابِعینِ کرام علیہم الرضوان اس رات (کی تعظیم کیلئے) بہترین کپڑے زَیبِ تَن فرماتے، سُرمہ اور خوشبو لگاتے، مسجِد میں (نَفل) نَمازیں ادا فرماتے۔ (لطائف المعارف ص۲۶۳)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ہمیں بھی اسلاف کرام رحمھم اللہ السلام کی مبارک زندگی پر عمل کرتے ہوئے اس بابرکت رات کی تعظیم کرتے ہوئے اس میں زیادہ سے زیادہ عبادت، قرآن پاک کی تلاوت اور ذکر ودرود کرنا چاہیے، اس کا بہترین طریقہ یہ ہے کہ چودھویں شَعبانُ الْمُعَظَّم کا روزہ رکھ لیا جائے اور دن بھر روزے کی حالت میں گناہوں سے بچتے ہوئے نیکیوں میں مشغول رہیں اور پھر عَصر کی نَماز پڑھ کر مسجِد میں نفلی اعتِکاف کی نیت سے ٹھہر جائیں تاکہ اعمال اُٹھائے جانے والی رات آنے سے پہلے کے لَمحات میں روزہ، مسجِد کی حاضِری اور اِعتِکاف وغیرہ لکھا جائے اور شبِ براءَت کا آغاز مسجِد کی رَحمت بھری فَضاؤں میں ہو۔ اس کے علاوہ مغرِب کے فَرض وسنّت وغیرہ کے بعد چھ ۶ رَکْعَت خُصُوصی نوافِل بھی ادا کیجئے کہ یہ معمولاتِ اولیائے کرام رَحِمَھُمُ اللہُ تعالٰی سے ہے۔ مغرِب کے فَرض وسنَّت وغیرہ ادا کرکے چھ ۶ رَکْعَت نَفل دو ۲ دو ۲ رَکْعَت کرکے ادا کیجئے۔ پہلی دو ۲ رَکْعَتیں شروع کرنے سے قَبل یہ عَرض کیجئے: یااللہ عَزَّوَجَلَّ! ان دو ۲ رَکْعتوں کی بَرَکت سے مجھے درازیٔ عُمر بِالْخَیر عطا فرما۔ دوسری دو ۲

رَکعتیں شُروع کرنے سے قبل عَرض کیجئے: یااللہ عَزَّوَجَلَّ! ان دو ۲ رَکعتوں کی بَرَکت سے بلاؤں سے میری حفاظت فرما۔ تیسری دو ۲ رَکعتیں شروع کرنے سے قبل اِس طرح عَرض کیجئے: یااللہ عَزَّوَجَلَّ! ان دو ۲ رَکعتوں کی بَرَکت سے مجھے صِرف اپنا مُحتاج رکھ اور غیروں کی مُحتاجی سے بچا۔ ہر دو ۲ رَکعت کے بعد اکیس ۲۱ بار قُل ھُوَاللہ یا ایک بار سُورہ یاسین پڑھئے بلکہ ہو سکے تو دونوں ہی پڑھ لیجئے، یہ بھی ہو سکتا ہے کہ ایک اسلامی بھائی یاسین شریف بُلند آواز سے پڑھیں اور دوسرے خاموشی سے سُنیں، اِس میں یہ خیال رکھئے کہ دوسرا اِس دَوران زَبان سے یاسین شریف نہ پڑھے۔ اِن شاءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ رات شُروع ہوتے ہی ثواب کا اَنبار لگ جائے گا۔ آیئے! احادیث مبارکہ کی روشنی میں اس مبارک رات کے فضائل سنتے ہیں۔

امیر المومنین حضرت سیدنا علی المرتضی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''جب شعبان کی پندرھویں رات آجائے تو اُس رات کو قیام کرو اور دن میں روزہ رکھو کہ رب تبارک و تعالیٰ غروبِ آفتاب سے آسمان دنیا پر خاص تجلّی فرماتا ہے اور فرماتا ہے: کہ ہے کوئی بخشش چاہنے والا کہ اسے بخش دوں، ہے کوئی روزی طلب کرنے والا کہ اُسے روزی دُوں، ہے کوئی مبتلا کہ اُسے عافیت دُوں، ہے کوئی ایسا، ہے کوئی ایسا اور یہ اس وقت تک فرماتا ہے کہ فجر طلوع ہو جائے۔ ''سنن ابن ماجه''، أبواب إقامة الصلوات... إلخ، باب ماجاء في ليلة النصف من شعبان، الحديث: ۱۳۸۸، ج۲، ص۱۶۰.

حضرتِ داود علیہ السَّلام کی دعا

امیرُ المؤمنین حضرت مولیٰ مشکل کشا، سَیِّدُ نا علیُّ المرتضیٰ شیرِ خدا کَرَّمَ اللّٰہُ تعالٰی وَجہَہُ الکَرِیم شَعْبانُ الْمُعَظَّم کی پندرھویں رات یعنی شبِ براءَت میں اکثر باہَر تشریف لاتے۔ ایک بار اِسی طرح شبِ براءَت میں باہَر تشریف لائے اور آسمان کی طرف نَظَر اُٹھا کر فرمایا: ایک مرتبہ اللہ کے نبی حضرت سیِّدُنا داو،دعَلٰی نَبِیِّنا وَعَلَیہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام نے شَعبان کی پندرھویں رات آسمان کی طرف نگاہ اُٹھائی اور فرمایا: یہ وہ وقت ہے کہ اس وَقت میں جس شَخْص نے جو بھی دُعا اللہ عَزَّوَجَلَّ سے مانگی اُسکی دعا اللہ عَزَّوَجَلَّ نے قَبول فرمائی اور جس نے مغفِرت طلب کیا اللہ عَزَّوَجَلَّ نے اسکی مغفِرت فرمادی بشرطیکہ دُعا کرنے والا عُشّار (یعنی ظُلماً ٹیکس لینے والا)، جادوگر، کاہِن اور باجا بجانے والا نہ ہو، پھر یہ دعا کی: اَللّٰھُمَّ رَبَّ دَاوٗدَ اغْفِرْ لِمَنْ دَعَاكَ فِیْ ھٰذِہِ اللَّیْلَةِ اَوِاسْتَغْفَرَكَ فِیْھَا یعنی اے اللہ عَزَّوَجَلَّ ! اے داوٗد کے پروردگار! جواِس رات میں تجھ سے دُعا کرے یا مغفِرت طَلَب کرے تواُس کو بَخش دے۔ (لَطائِفُ المَعارِف لابن رجب الحنبلی ج ۱ ص ۱۳۷ باختصار، دار ابن حزم بیروت)

اُمُّ المومنین حضرتِ سَیِّدَتُنا عائشہ صِدِّیقہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعالٰی عَنْہا سے روایت ہے کہ نور کے پیکر، تمام نبیوں کے سَرْوَر صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ بخشش نشان ہے:"میرے پاس حضرت جبرائیل عَلَیہِ السَّلام آئے اور عرض کی کہ یہ نصف شعبان کی رات ہے اور اللہ عَزَّوَجَلَّ اس رات میں بنی کلب کی بکریوں کے بالوں کے برابر لوگوں کو جہنّم سے آزاد فرماتا ہے اور اللہ عَزَّوَجَلَّ اس رات میں مُشْرِک، بُغض رکھنے والے اور قَطعِ رِحمی کرنے والے اور تکبُّر کی وَجہ سے اپنے تہبند کو لٹکانے والے اور والدین کے نافرمان اور شراب کے عادی کی طرف نظرِ رحمت نہیں فرماتا۔"

(الترغیب والترہیب، کتاب الصوم، باب الترغیب فی صوم شعبان، ۲/۷۳، حدیث:۱۱)

محروم لوگ

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! شبِ بَراءَت بے حد اَہم رات ہے، کسی صورت سے بھی اسے غفلت میں نہ گزارا جائے، اِس رات خُصوصِیَّت کے ساتھ رَحمتوں کی چھما چھم برسات ہوتی ہے۔اِس مُبارَک شب میں اللہ تبارَک وَتعالیٰ ''بَنی کَلْب ''کی بکریوں کے بالوں سے بھی زیادہ لوگوں کو جہنَّم سے آزاد فرماتا ہے۔کتابوں میں لکھا ہے: ''قبیلہ بَنی کَلب ''قبائلِ عَرَب میں سب سے زیادہ بکریاں پالتا تھا۔''آہ! کچھ بدنصیب ایسے بھی ہیں جن پر اِس شبِ بَراءَت یعنی چُھٹکارا پانے کی رات بھی نہ بخشے جانے کی وَعید ہے۔حضرتِ سیِّدُنا امامِ بیہقی شافعی علیہ رحمۃُ اللہِ القوی ''فَضائِلُ الاوقات''میں نَقل کرتے ہیں: رسولِ اکرم، نُورِ مُجَسَّم صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمانِ عبرت نشان ہے: چھ آدمیوں کی اس رات بھی بخشِش نہیں ہوگی: (۱) شراب کا عادی (۲) ماں باپ کا نافرمان (۳) زِنا کا عادی (۴) قَطعِ تعلُّق کرنے والا (۵) تصویر بنانے والا اور (۶) چُغُل خور۔ (فضائل الاوقات ج ۱ ص ۱۳۰ حدیث ۲۷ مکتبۃ المنارۃ، مکۃ المکرمۃ)

اِسی طرح کاہِن، جادوگر، تکبُّر کے ساتھ پاجامہ یا تہبَند ٹَخنوں کے نیچے لٹکانے والے اور کسی مُسلمان سے بُغض و کینہ رکھنے والے پر بھی اِس رات مغفِرت کی سعادت سے محرومی کی وعید ہے، لہٰذا تمام مُسلمانوں کو چاہیے کہ مُتَذَکَّرہ گناہوں میں سے اگر مَعَاذَ اللہ کسی گُناہ میں مُلَوَّث ہوں تو وہ بالخصوص اُس گناہ سے اور بالعُموم ہر گناہ سے شبِ بَراءَت کے آنے سے پہلے بلکہ آج اور ابھی سچّی

توبہ کرلیں، اور اگر بندوں کی حق تلفیاں کی ہیں تو توبہ کے ساتھ ساتھ ان کی مُعافی تلافی کی ترکیب فرمالیں۔

امامِ اہلسنّت رحمۃُ اللہ تعالٰی علیہ کا پیام تمام مسلمانوں کے نام

میرے آقا اعلیٰ حضرت ، اِمامِ اَہلسُنّت، ولیِ نِعمت، عظیمُ البرَکت، عظیمُ المرْتبت، پروانۂ شمعِ رِسالت، مُجدِّدِ دین وملّت، حامیِ سنّت، ماحِیِ بِدعت، پیرِ طریقت، باعِثِ خَیر وبَرَکت، حنفی مذہب کے عظیم عالِم اور مفتی حضرتِ علامہ مولانا الحاج الحافِظ القاری شاہ امام اَحمد رَضا خان عَلَیہِ رَحمۃُ الرَّحمٰن نے اپنے ایک اِرادتمند (یعنی مُعتقِد) کو شبِ براءَت سے قبل توبہ اور مُعافی تَلافی کے تعلُّق سے ایک مکتوب شریف ارسال فرمایا آیئے ہم بھی سن کر اس پر عمل کی نیت کرتے ہیں۔ چُنانچِہ ''کُلِّیاتِ مکاتیبِ رضا'' صَفْحَہ 356 تا 357 پر ہے : شبِ بَراءَت قریب ہے، اِس رات تمام بندوں کے اَعمال حضرتِ عِزّت میں پیش ہوتے ہیں۔ مولا عَزَّوَجَلَّ بطفیلِ حضورِ پُر نور، شافِعِ یومُ النُّشُور عَلَیہِ اَفضَلُ الصَّلٰوۃِ وَالتَّسلیم مسلمانوں کے ذُنوب (یعنی گناہ) مُعاف فرماتا ہے مگر چند، ان میں وہ دو مسلمان جو باہَم دُنیوی وجہ سے رَنجِش رکھتے ہیں، فرماتا ہے : ''اِن کو رہنے دو، جب تک آپس میں صُلح نہ کرلیں۔'' لہٰذا اہل سنّت کو چاہے کہ حتَّی الوَسع قبلِ غروبِ آفتاب 14 شعبان باہم ایک دوسرے سے صفائی کرلیں۔ ایک دوسرے کے حُقُوق ادا کردیں یا مُعاف کرالیں کہ بِاِذنہٖ تعَالیٰ حُقُوقُ العِباد سے صَحَائفِ اَعمال (یعنی اعمالنامے) خالی ہو کر بارگاہِ عزّت میں پیش ہوں۔ حُقُوقِ مولیٰ تعالیٰ کے

لئے توبہ صادِقہ (یعنی سچّی توبہ) کافی ہے۔ (حدیثِ پاک میں ہے:) اَلتَّائِبُ مِنَ الذَّنْبِ کَمَنْ لَّا ذَنْبَ لَہٗ (یعنی گناہ سے توبہ کرنے والا ایسا ہے جیسے اُس نے گناہ کیا ہی نہیں (ابن ماجہ حدیث ۴۲۵۰)) ایسی حالت میں بِاِذْنِہٖ تعالٰی ضَرور اِس شب میں اُمّیدِ مغفرتِ تامّہ (تامْ۔مَہ یعنی مغفرت کی پکّی اُمید) ہے بشرطِ صِحّتِ عقیدہ۔ (یعنی عقیدہ درست ہونا شرط ہے) وَھُوَ الْغَفُوْرُ الرَّحِیْم۔ (اور وہ گناہ مٹانے والا رحمت فرمانے والا ہے) یہ سب مُصالَحتِ اِخْوان (یعنی بھائیوں میں صُلح کروانا) ومعافیٔ حُقُوق بِحَمْدِہٖ تعالٰی یہاں سالہائے دراز (یعنی کافی برسوں) سے جاری ہے، اُمّید ہے کہ آپ بھی وہاں کے مسلمانوں میں اس کا اِجْرا کرکے مَنْ سَنَّ فِی الْاِسْلَامِ سُنَّۃً حَسَنَۃً فَلَہٗ اَجْرُھَا وَاَجْرُمَنْ عَمِلَ بِھَا اِلٰی یَوْمِ الْقِیٰمَۃِ لَا یَنْقُصُ مِنْ اُجُوْرِھِمْ شَیْءٌ (یعنی جو اسلام میں اچّھی راہ نکالے اُس کیلئے اِس کا ثواب ہے اور قیامت تک جو اس پر عمل کریں ان سب کا ثواب ہمیشہ اسکے نامہ اعمال میں لکھا جائے بِغیر اس کے کہ اُن کے ثوابوں میں کچھ کمی آئے) کے مِصداق ہوں اور اِس فقیر کیلئے عَفْو وعافِیَّتِ دارَین کی دُعا فرمائیں۔ فقیر آپ کے لئے دُعا کرتا ہے اور (ان شاءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ) کریگا۔ سب مسلمانوں کو سمجھا دیا جائے کہ وَہاں (یعنی بارگاہِ الٰہی میں) نہ خالی زَبان دیکھی جاتی ہے نہ نِفاق پسند ہے، صُلح ومُعافی سب سچے دل سے ہو۔ وَالسلام۔۔

فقیر احمد رضا قادِری عُفِیَ عَنۂ از بریلی

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب!　　صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے ہمارے اعلٰی حضرت رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ مسلمانوں کی

خیر خواہی کرتے ہوئے انہیں رب تعالیٰ کی بارگاہ سے اپنی مغفرت کا پروانہ پانے کا کیسا پیارا طریقہ ارشاد فرمارہے ہیں۔ اگر ہم سے بھی دانستہ یا غیر دانستہ طور پر کسی مسلمان کی دل آزاری ہوئی یا کسی کا حق تلف کردیا، یا کسی کیلئے اپنی دل میں دشمنی بٹھالی ہے تو شبِ بَراءَت آنے سے پہلے پہلے مُعافی تَلافی کرلیجئے، زندگی کا کوئی بھروسا نہیں کیا خبر اسی سال ہماری موت واقع ہوجائے اور ہم غفلت میں ہی پڑے رہیں یا پھر ہماری قسمت میں کچھ کا کچھ لکھ دیا گیا ہو اور ہمیں خبر ہی نہ ہو۔ غُنْیَۃُ الطَّالِبِین '' میں ہے: بَہُت سے کَفَن دُھل کر تیّار رکھے ہوتے ہیں مگر کَفَن پہننے والے بازاروں میں گھوم پِھر رہے ہوتے ہیں ، کافی لوگ ایسے ہوتے ہیں کہ اُن کی قَبْریں کُھدی ہوئی تیّار ہوتی ہیں مگر اُن میں دَفْن ہونے والے خوشیوں میں مَسْت ہوتے ہیں، بعض لوگ ہنس رہے ہوتے ہیں حالانکہ اُن کی موت کا وَقت قریب آچکا ہوتا ہے۔ کئی مکانات کی تعمیرات کا کام پورا ہوگیا ہوتا ہے مگر ساتھ ہی ان کے مالِکان کی زندگی کا وَقت بھی پورا ہوچکا ہوتا ہے۔ (غُنْیَۃُ الطَّالِبِین ج ا ص ۳۴۸)

آگاہ اپنی موت سے کوئی بَشَر نہیں
سامان سو برس کا ہے پَل کی خبر نہیں

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آج ہماری اکثریت فضولیات ولغویات میں اپنا وقت برباد کرکے اس بابرکت رات میں بھی اس کا تقدس پامال کرنے پر تلی ہوتی ہے حالانکہ پہلے کے مَدَنی سوچ رکھنے والے مسلمان ان مُتَبَرِّک اَیّام میں رَبُّ الانام عَزَّوَجَلَّ کی زِیادہ سے زِیادہ عبادت کرکے اُس کی بارگاہ سے انعام واکرام حاصل کرنی کی سعی تمام کیا کرتے تھے مگر افسوس! آج کل کے مُسلمانوں کے دلوں میں

گویا اِن مُبارک اَیّام کی قدر و منزِلت باقی نہیں رہی، نیک لوگ جہاں اس شب میں جہنم سے آزادی اور طلب مغفرت کے لیے توبہ واستغفار میں مشغول ہوتے ہیں وہیں بعض شریر قسم کے افراد جہنم کی آگ سے براءت یعنی چھٹکارہ حاصل کرنے کے بجائے پیسے خرچ کرکے خود اپنے لئے آگ یعنی آتَش بازی کا سامان خریدتے ہیں اور اِس طرح خُوب خُوب آتَش بازی چلا کر اِس مُقدّس رات کا تقدُّس پامال کرتے ہیں۔ مُفَسّرِ شہیر حکیمُ الاُمَّت حضرتِ مفتی احمد یار خان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْحَنّان فرماتے ہیں: "آتَش بازی نَمرود بادشاہ نے ایجاد کی جبکہ اس نے حضرتِ سَیِّدُنا ابراہیم خَلِیْلُ اللہ عَلٰی نَبِیِّناوَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام کو آگ میں ڈالا اور آگ گلزار ہوگئی تو اس کے آدمیوں نے آگ کے اَنار بھر کر ان میں آگ لگا کر حضرتِ خَلِیْلُ اللہ عَلَیْہِ السَّلام کی طرف پھینکے۔ (اسلامی زندگی، ص۶۳)

ہائے افسوس! آتَش بازی کی یہ ناپاک رَسم اب مسلمانوں میں بھی زور پکڑتی جارہی ہے، مسلمانوں کا کروڑہا کروڑ روپیہ ہر سال آتَش بازی کی نَذر ہوجاتا ہے اور آئے دِن یہ خبریں آتی ہیں کہ فُلاں جگہ آتَش بازی سے اِتنے گھر جل گئے اور اِتنے آدَمی جُھلس کر مرگئے وغیرہ وغیرہ۔ اِس میں جان کا خطرہ، مال کی بربادی اور مکان میں آگ لگنے کا اَندیشہ ہے، پھر یہ کام اللہ عَزَّوَجَلَّ کی نافرمانی بھی ہے۔ حضرتِ مفتی احمد یار خان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن فرماتے ہیں: "آتَش بازی بنانا، بیچنا، خریدنا اور خریدوانا، چَلانا اور چلوانا سب حرام ہے۔" (اسلامی زندگی، ص۶۳)

میرے آقا اعلیٰ حضرت ،اِمامِ اَہلسنّت، مولانا شاہ امام اَحمد رضا خان علیہ رحمۃُ الرَّحمٰن فرماتے ہیں: آتشبازی جس طرح شادیوں اور شبِ براءَت میں رائج ہے بیشک حرام اور پورا جُرم

ہے کہ اس میں تضییعِ مال (تَض۔یِیعِ۔ مال یعنی مال کا ضائع کرنا) ہے۔ (فتاوٰی رضویہ ج ۲۳ ص ۲۷۹)

اے خاصۂ خاصانِ رُسُل وقتِ دُعا ہے
اُمّت پہ تِری آکے عَجَب وَقْت پڑا ہے
فَریاد ہے اے کِشتیٔ اُمّت کے نگہباں
بیڑا یہ تباہی کے قریب آن لگا ہے

آتش بازی کی جائز صورتیں

شبِ براءَت میں جو آتش بازی چھوڑی جاتی ہے اُس کا مقصد کھیل کود اور تفریح ہوتا ہے لہٰذا یہ گناہ و حرام اور جہنَّم میں لے جانے والا کام ہے۔ البتّہ اِس کی بعض جائز صورتیں بھی ہیں جیسا کہ بارگاہِ اعلیٰ حضرت رحمۃُ اللہ تعالیٰ علیہ میں سُوال ہوا: کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلے میں کہ آتشبازی بنانا اور چھوڑنا حرام ہے یا نہیں؟

الجواب: ممنوع وگناہ ہے مگر (یعنی البتَّہ) جو صورت خاصہ لَہو ولَعَب وتَبذِیر واِسراف سے خالی ہو (یعنی اُن مخصوص صورتوں میں جائز ہے جو کھیل کود اور فُضُول خرچی سے خالی ہو)، جیسے اعلانِ ہلال (یعنی چاند نظر آنے کا اعلان) یا جنگل میں یا وقتِ حاجت شَہر میں بھی دفعِ جانورانِ موذی (یعنی ایذا دینے والے جانوروں کو بھگانے کیلئے) یا کھیت یا میوے کے درختوں سے

جانوروں (اور پرندوں) کے بھگانے اُڑانے کو ناڑِیاں، پٹاخے، تُو مڑیاں چھوڑنا۔ (فتاوٰی رضویہ ج ۲۳ ص ۲۹۰)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دین سے دُوری کے سبب آج مسلمانوں کی اکثریت اس مُتبرَّک و مُقدَّس رات کو بھی عام راتوں کی طرح غَفلَت کی نَذر کر دیتی ہے۔ ہمیں چاہئے کہ اس مُبارک رات کا اِحتِرام کریں اور ساری رات آتَش بازی کرنے، ایذائے مسلم کا سبب بننے، مسلمانوں کی عبادات میں خلل پیدا کرنے کے بجائے اپنے رَبّ عَزَّوَجَلَّ کی عبادت کریں، رو رو کر اپنے گناہوں کی معافی مانگیں اور اپنی بخشش و مغفرت کے لیے خوب خوب دعائیں کرنے کے ساتھ ساتھ سنت پر عمل کی نیت سے قبرستان جا کر فکر آخرت پیدا کرنے کیلئے قبروں کی زیارت بھی کریں اور اپنے مرحومین کے لیے دعائے مغفرت بھی کریں۔

شبِ بَراءَت اور قبروں کی زیارت

اُمُّ المؤمنین حضرتِ سَیِّدَتُنا عائشہ صِدّیقہ رضی اللہ تعالٰی عنہا فرماتی ہیں: میں نے ایک رات (یعنی شعبان کی پندرھویں رات) سرورِ کائنات، شاہِ موجودات صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کو نہ دیکھا تو بقیع پاک میں مجھے مِل گئے، آپ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے مجھ سے فرمایا: کیا تمھیں اس بات کا ڈر تھا کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ اور اس کا رسول صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم تمہاری حق تَلَفی کریں گے؟ میں نے عرض کی: یا رسولَ اللہ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم! میں نے خیال کیا تھا کہ شاید آپ اَزواجِ

مُطَہَّرات (مُ۔طَہْ۔ہَرات) میں سے کسی کے پاس تشریف لے گئے ہوں گے۔ تو فرمایا: "بیشک اللہ تعالیٰ شعبان کی پندرَہویں رات آسمانِ دُنیا پر تجلّی فرماتا ہے، پس قَبیلۂ بنی کَلب کی بکریوں کے بالوں سے بھی زیادہ گُنہگاروں کو بَخش دیتا ہے۔"

(سُنَنِ تِرمِذی ج۲ص ۱۸۳حدیث ۷۳۹ دارالفکر بیروت)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اس حدیث پاک سے معلوم ہوا کہ شب براءت میں عبادت کرنا اور قبرستان جانا سنت ہے ابتدائے اسلام میں سرکار صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلہٖ وسلَّم نے زیارت قبور سے منع فرمایا تھا مگر بعد میں اجازت عطا فرمادی حضرت بریدہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے رسول صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: میں نے تم لوگوں کو قبروں کی زیارت سے منع کیا تھا (اب میں تمہیں اجازت دیتا ہوں کہ) ان کی زیارت کرو۔

(صحیح مسلم، کتاب الجنائز، باب استئذان النبی ربّہ فی ... الخ، الحدیث ۱۰۶، ص ۴۸۶)

مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ کتاب فیضان چہل حدیث سے اس حدیث مبارکہ کی شرح ملاحظہ کیجئے۔

شروعِ اسلام میں زیارتِ قبور مسلمان مردوں عورتوں کو منع تھی کیونکہ لوگ نئے نئے اسلام لائے تھے اندیشہ تھا کہ (سابقہ زندگی میں) بت پرستی کے عادی ہونے کی وجہ سے اب قبر پرستی شروع کر دیں۔ جب ان میں اسلام راسخ ہو گیا تو یہ ممانعت منسوخ ہو گئی، جیسے جب شراب حرام ہوئی تو شراب کے برتن استعمال کرنا بھی ممنوع ہو گیا تا کہ لوگ برتن دیکھ کر پھر شراب یاد نہ کر لیں، جب لوگ ترکِ شراب کے عادی ہو گئے تو برتنوں کے استعمال کی ممانعت منسوخ ہو گئی۔

قبروں کی زیارت کا یہ حکم استحبابی ہے۔ حق یہ ہے کہ اس حکم میں عورتیں بھی شامل ہیں کہ انہیں بھی زیارت قبور کی اجازت دی گئی۔ لیکن اب عورتوں کو زیارت قبور سے روکا جائے یعنی گھر سے زیارتِ قبور کیلئے نہ نکلیں سوائے روضۂ اطہر حضور انور صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم کی (زیارت کے لئے)، ہاں اگر کہیں جارہی ہوں اور راستہ میں قبر واقع ہو تو زیارت کر لیں جیسا کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے حضرت عبد الرحمٰن رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی قبر کی زیارت کی، اور اگر کسی گھر میں ہی اتفاقاً قبر واقع ہو تو زیارت کر سکتی ہیں، حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے گھر میں حضور انور صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم کی قبر شریف تھی جہاں آپ مجاورہ و منتظمہ تھیں۔ خیال رہے حدیث پاک میں ''زُوْرُوْا (یعنی زیارت کرو)'' مطلق حکم ہے لہٰذا مسلمانوں کو زیارت قبر کیلئے سفر بھی جائز ہے۔ جب ہسپتال اور حکیموں کے پاس سفر کرکے جا سکتے ہیں تو مزاراتِ اولیاء پر بھی سفر کرکے جا سکتے ہیں کہ ان کی قبور روحانی ہسپتال ہیں، نیز اگر کہیں قبر پر لوگ ناجائز حرکتیں کرتے ہوں تو اس سے زیارت قبور نہ چھوڑے، ہو سکے تو ان حرکتوں کو بند کرے۔ دیکھو حضور انور صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم نے ہجرت سے پہلے بتوں کی وجہ سے کعبہ نہ چھوڑا بلکہ جب موقعہ ملا تو بت نکال دیئے۔ آج بھی نکاح میں لوگ ناجائز حرکتیں کرتے ہیں مگر اس کی وجہ سے نہ نکاح بند کئے جاتے ہیں نہ وہاں کی شرکت، نکاح بھی سنّت مطلقہ ہے اور زیارت قبور بھی سنّتِ مطلقہ، نکاح و زیارتِ قبور دونوں کے لئے سفر بھی درست ہے اور ناجائز امور کی وجہ سے ان میں شرکت ممنوع نہیں۔ (مراٰۃ المناجیح، ج ۲، ص ۵۲۲)

قبرِستان کی حاضِری کے مَدَنی پھول

(1) (ولیُّ اللہ کے مزار شریف یا) کسی بھی مسلمان کی قَبْر کی زیارت کو جانا چاہے تو مُستَحَب یہ ہے کہ پہلے اپنے مکان پر (غیر مکروہ وقت میں) دو رَکعَت نَفْل پڑھے، ہر رَکعَت میں سورة الفاتحه کے بعد ایک بار اٰیة الکرسی ، اور تین بار سورة الاخلاص سورۃالاخلاص پڑھے اور اس نَماز کا ثواب صاحبِ قَبْر کو پہنچائے، اللہ تعالیٰ اُس فوت شدہ بندے کی قَبْر میں نور پیدا کریگا اور اِس (ثواب پہنچانے والے) شخص کو بَہُت زیادہ ثواب عطا فرمائے گا۔

(فتاوی عالمگیری ج۵ ص ۳۵۰ دار الفکر بیروت)

(2) مزار شریف یا قَبْر کی زیارت کیلئے جاتے ہوئے راستے میں فُضُول باتوں میں مشغول نہ ہو۔

(ایضاً)

(3) قبرِستان میں اس عام راستے سے جائے، جہاں ماضی میں کبھی بھی مسلمانوں کی قبریں نہ تھیں، جو راستہ نیا بنا ہوا ہو اُس پر نہ چلے۔ ''رَدُّالْمُحتار'' میں ہے: (قبرِستان میں قبریں پاٹ کر) جو نیا راستہ نکالا گیا ہو اُس پر چلنا حرام ہے۔ (رَدُّالْمُحتار ج ا ص ٦١٢) بلکہ نئے راستے کا صِرف گُمانِ غالب ہو تب بھی اُس پر چلنا ناجائز و گناہ ہے۔ (دُرِّ مُختار ج ۳ ص ۱۸۳ دار المعرفۃ بیروت)

(4) زیارتِ قبر میّت کے مُواجَہَہ میں (یعنی چِہرے کے سامنے) کھڑے ہو کر ہو اور اس (یعنی قبر والے) کی پائِنتی (پا۔اِن۔تِی یعنی قدموں) کی طرف سے جائے کہ اس کی نگاہ کے سامنے ہو، سرہانے سے نہ آئے کہ اُسے سر اُٹھا کر دیکھنا

پڑے۔ (فتاوٰی رضویہ مخرّجہ ج ۹ ص ۵۳۲ رضا فاؤنڈیشن مرکز الاولیاء لاہور)

(5) قبرستان میں اِس طرح کھڑے ہوں کہ قبلے کی طرف پیٹھ اور قبر والوں کے چہروں کی طرف منہ ہو اس کے بعد کہے: اَلسَّلَامُ عَلَیۡکُمۡ یَا اَھۡلَ الۡقُبُوۡرِ یَغۡفِرُ اللّٰہُ لَنَا وَلَکُمۡ اَنۡتُمۡ لَنَا سَلَفٌ وَّنَحنُ بِالۡاَثَر. ترجمہ: اے قَبْر والو! تم پر سلام ہو، اللہ عَزَّوَجَلَّ ہماری اور تمہاری مغفرت فرمائے، تم ہم سے پہلے آ گئے اور ہم تمہارے بعد آنے والے ہیں۔ (فتاوٰی عالمگیری ج ۵ ص ۳۵۰)

(6) قَبْر کے اوپر اگر بتّی نہ جلائی جائے اس میں سُوئے ادب (یعنی بے ادبی) اور بد فالی ہے (اور اس سے میِّت کو تکلیف ہوتی ہے) ہاں اگر (حاضِرین کو) خوشبو (پہنچانے) کے لیے (لگانا چاہیں تو) قَبْر کے پاس خالی جگہ ہو وہاں لگائیں کہ خوشبو پہنچانا مَحبوب (یعنی پسندیدہ) ہے۔ (مُلَخَّصاً فتاوٰی رضویہ مُخَرَّجہ ج ۹ ص ۴۸۲، ۵۲۵)

(7) قَبْر پر چَراغ یا موم بتّی وغیرہ نہ رکھے کہ یہ آگ ہے، اور قَبْر پر آگ رکھنے سے میِّت کو اَذِیَّت (یعنی تکلیف) ہوتی ہے، ہاں رات میں راہ چلنے والوں کے لیے روشنی مقصود ہو، تو قَبْر کے ایک جانب خالی زمین پر موم بتّی یا چَراغ رکھ سکتے ہیں۔

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! زیارت قبور کے بعد ان مرحومین کے لیے خوب خوب ایصال ثواب و فاتحہ خوانی بھی کیجئے کہ ہمارے نیک اعمال سے مردوں کو فائدہ پہنچتا ہے۔ جیسا کہ صَدرُ الشَّریعہ، بَدرُ الطَّریقہ حضرتِ علّامہ مولانا مُفْتی محمد امجد علی اَعظمی عَلَیۡہِ رَحۡمَۃُ اللّٰہِ الۡقَوِی فرماتے ہیں: "ایصالِ ثواب یعنی قرآنِ مجید یا دُرُود شریف یا کلمہ طیبہ یا کسی نیک عمل کا ثواب دوسرے کو پہنچانا جائز

ہے۔ عبادتِ مالیہ یا بدنیہ، فَرض و نفل سب کا ثواب دوسروں کو پہنچایا جاسکتا ہے کیونکہ زِندوں کے ایصال ثواب سے مردوں کو فائدہ پہنچتا ہے۔"

(بہارشریعت، ۳/ ۶۴۲)

مُفَسّرِ شہیر حکیمُ الاُمَّت حضرتِ مفتی احمد یار خان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الحنّان فرماتے ہیں:"بدنی عبادت (یعنی نماز و روزہ) میں نِیابَت جائز نہیں یعنی کوئی شخص کسی کی طرف سے فرض نماز پڑھے تو اس کی نماز نہ ہوگی، ہاں نماز کا ثواب بخشا جاسکتا ہے۔ جیسا کہ مشکوٰۃ شریف میں ہے کہ حضرت ابوہریرہ رَضِیَ اللّٰہ تَعَالٰیعَنْہُ نے کسی سے فرمایا: " مَنْ یَضْمِنُ لِیْ مِنْکُمْ اَنْ یُّصَلِّیَ فِیْ مَسْجِدِ الْعَشَّارِ رَکْعَتَیْنِ وَیَقُوْلُ ھٰذِہٖ لِاَبِیْ ھُرَیْرَۃ، یعنی تم میں سے کون مجھے اس بات کی ضمانت دیتا ہے کہ وہ مسجدِ عَشّار میں دو رَکعت نماز پڑھ کر اس کا ثواب ابوہُریرہ کو اِیصال کردے۔ اس روایت سے دو باتیں معلوم ہوئیں پہلی یہ کہ عبادتِ بدنی یعنی نماز بھی کسی کے ایصالِ ثواب کی نیَّت سے اَدا کرنا جائز ہے اور دوسری یہ کہ زبان سے اِیصالِ ثواب کرنا کہ خدایا اس کا ثواب فلاں کو پہنچے، بہت بہتر ہے۔ رہی عبادتِ مالی، یا مالی و بدنی کا مجموعہ جیسے زکوٰۃ اور حج، تو اس میں اگر کوئی شخص کسی سے کہہ دے کہ تم میری طرف سے زکوٰۃ دے دو تو دے سکتا ہے۔ اور اسی طرح اگر صاحبِ مال شخص میں حج کرنے کی قُوَّت نہ رہے تو دوسرے سے حجِ بدل کروا سکتا ہے۔ لیکن ہر عبادت کا ثواب پہنچتا ضَرور ہے۔ (جاءالحق، ص ۲۱۳)

صَدرُ الشَّرِیْعہ مُفتی محمد امجد علی اَعظمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی فرماتے ہیں:"زِندوں کے ایصالِ ثواب سے مُردوں کو فائدہ پہنچتا ہے۔ جیسا کہ

اُمِ سعد کا کنواں

حضرت سَیِّدُنا سَعد رَضِیَ اللّٰہ تَعَالٰی عَنْہ کی والدہ کا جب انتقال ہوا تو انھوں نے حُضُورِ اقدس صَلَّی اللّٰہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی خِدْمَت میں عرض کی: یارسُولَ اللّٰہ (صَلَّی اللّٰہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم)! سَعد کی ماں کا اِنتقال ہوگیا، کون سا صَدَقہ افضل ہے؟ ارشاد فرمایا: پانی۔ اُنھوں نے کُنواں کھودا اور کہا کہ یہ سَعد کی ماں کے لیے ہے۔ (یعنی سَعد کی ماں کے اِیصالِ ثواب کے لئے ہے) معلوم ہوا کہ زندوں کے اعمال سے مردوں کو ثواب ملتا اور فائدہ پہنچتا ہے۔ (بہارِ شریعت، ۳/ ۶۴۲) اسی طرح مُفَسِّر شہیر مُفْتی احمد یار خان نعیمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْغَنِی نے اپنی کتاب جاءَ الْحق میں دُرِّ مُختار کے حوالے سے ایک حدیثِ پاک نقل فرمائی جس سے اپنے نیک عمل کا ثواب دوسرے کو پہنچانے کا ثُبوت ملتا ہے۔ چنانچہ حدیثِ پاک میں ہے۔ مَنْ قَرَءَ الْاِخْلَاصَ اَحَدَ عَشَرَ مَرَّۃً، جو شخص گیارہ بار سورۂ اِخلاص پڑھے ثُمَّ وَهَبَ اَجْرَهَا لِلْاَمْوَاتِ پھر اسکا ثواب مُردوں کو بخش دے اُعْطِیَ مِنَ الْاَجْرِ بِعَدَدِ الْاَمْوَاتِ، تو اس کو تمام مُردوں کی تعداد کے برابر ثواب ملے گا۔ فتاوٰی شامی کے حوالے سے مزید فرماتے ہیں: "جس سے جتنا مُمکن ہو قرآنِ پاک پڑھے سورۂ فاتحہ، سورۂ بقرہ کی اِبتدائی آیات اور آیۃُ الْکُرسی اور اٰمَنَ الرَّسُوْلُ اور سُوْرَۂ یٰسٓ سورہ ملك اور سُورہ تَکاثُر اور سُوْرہ اِخْلاص تین بار، سات بار، گیارہ یا بارہ مرتبہ پڑھے، پھر کہے کہ یااللّٰہ عَزَّوَجَلَّ میں نے جو کچھ پڑھا اس کا ثواب فُلاں فُلاں کو پہنچادے۔"

(جاءُ الحق، ص ۲۱۵، ملخصًا و مفہومًا)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بیان کردہ رِوایات سے ہمارے یہاں مُرَوَّجہ فاتحہ کا پُورا طریقہ، یعنی مختلف جگہوں سے قرآنِ پاک پڑھنا، اس کا ثواب اَرواحِ مسلمین کو پہنچانا اور ان کے لئے دُعائے مَغفِرت کرنا ثابت ہوا۔ مُفْتی صاحب فتاویٰ عزیزیہ کے حوالے سے مزید فرماتے ہیں: "جس کھانے پر حضرت حسنینِ کریمین رَضِی اللّٰہ تعالٰی عَنْہُمَا کی نیاز دی جائے اس پر قُل اور فاتحہ اور دُرُودِ پاک پڑھنا باعثِ بَرَکت ہے اور اس کا کھانا بہت اچھا ہے۔"

فِرِشتے بھی ایصالِ ثواب کرتے ہیں

بلکہ اِیصالِ ثواب تو ایسا بہترین عمل ہے جسے اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کے حکم پر اس کے فِرِشتے بھی کرتے ہیں۔ چُنانچہ شعبُ الایمان میں حضرت سَیِّدُنا انس رَضِی اللّٰہ تَعالٰی عَنْہ سے روایت ہے تاجدارِ رسالت، شَہَنْشاہِ نَبُوَّت صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ عظمت نشان ہے: "اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ اپنے ہر مومن بندے پر دو فِرِشتے مُقرَّر فرماتا ہے جو اس کا عمل لکھنے پر معمور ہیں۔ جب وہ بندۂ مومن اس دُنیا سے چلا جاتا ہے تو یہ کراماً کاتبین عرض کرتے ہیں کہ اے رَبّ (عَزَّوَجَلَّ) ہمارا کام ختم ہو گیا، وہ شخص دارِ اَعمال (یعنی دُنیا) سے نکل گیا، اجازت دے کہ ہم آسمان پر آئیں اور تیری عبادت کریں۔" رَبّ عَزَّوَجَلَّ ارشاد فرماتا ہے کہ میرے آسمان بھرے ہیں عبادت کرنے والوں سے، کچھ حاجت نہیں تمہاری۔ عرض کرتے ہیں: اِلٰہی (عَزَّوَجَلَّ) ہمیں زمین میں جگہ دے۔ ارشاد ہوتا ہے: "میری زمینیں بھری ہیں عبادت کرنے والوں سے تمہاری کچھ حاجت نہیں۔ عرض کرتے ہیں: "اِلٰہی

(عَزَّوَجَلَّ) پھر ہم کہاں جائیں ؟ ارشاد ہوتا ہے:"میرے بندے کی قبر کے سرہانے کھڑے ہو کر تَسْبِیح و تَحْمِید اور تکْبِیر و تَہْلِیل کرتے رہو اور اسے قیامت تک میرے بندے کے لئے لکھتے رہو۔"(شعب الایمان، فصل فی ذکر مافی الاَوجاع والاَمراض۔۔۔۔۔۔ الخ، ۷/ ۱۸۴، حدیث:۹۹۳۱)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! شعبانُ المُعظّم میں عبادت کرنے، روزے رکھنے اور آتَش بازی وغیرہ کے گناہوں سے خود کو بچانے کا ذِہن بنانے کیلئے دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول سے وابستہ ہو جایئے اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ اس کی برکت سے بے شمار افراد گناہوں بھری زندگی چھوڑ کر نیکیوں کی راہ پر گامزن ہوگئے۔ آیئے اس ضمن میں ایک مدنی بہار ملاحظہ کیجئے۔

اجتماعِ ذکر و نعت کا فیضان

باب الاسلام (سندھ) حیدر آباد کے مقیم اسلامی بھائی کا بیان ہے کہ تبلیغ و قراٰن و سنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے وابستہ ہونے سے پہلے میں گناہوں بھری زندگی بسر کر رہا تھا۔ نمازوں سے دور، دوستوں کے جمگھٹے میں خوش گپیوں میں وقت برباد کرتا رہتا۔ خوش قسمتی سے میری ملاقات ایک مبلغ دعوتِ اسلامی سے ہوئی انہوں نے سلام و مصافحے کے بعد انفرادی کوشش کرتے ہوئے مجھے "یوسف قبرستان" کے قریب دعوتِ اسلامی کے تحت ہونے والے شب براءت کے سنتوں بھرے اجتماعِ ذکر و نعت میں شرکت کی دعوت دی۔ میں نے ہامی بھر لی۔ خوش نصیبی سے میں نے اجتماع میں شرکت کی۔ تلاوت و نعت کے بعد ہونے والے رقت انگیز بیان سے مجھ پر

شدید خوف طاری ہو گیا۔ میں نے جھٹ گناہوں بھری زندگی سے توبہ کی اور سنتوں کو اپناتے ہوئے زندگی گزارنے کا عہد کر لیا۔ اللہ تعالیٰ دعوتِ اسلامی کے اس مبلغ کو دنیا و آخرت کی ڈھیروں بھلائیں عطا فرمائے کہ جن کی برکتوں سے میں سنّتوں کا پابند بن گیا۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْم ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم ط

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَارَسُوْلَ اللّٰہ وَعَلٰی اٰلِكَ وَاَصْحَابِكَ یَاحَبِیْبَ اللّٰہ

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا نَبِیَّ اللّٰہ وَعَلٰی اٰلِكَ وَاَصْحَابِكَ یَانُوْرَ اللّٰہ

نَوَیْتُ سُنَّتَ الْاِعْتِکَافِ (ترجَمہ: میں نے سُنَّتِ اعتکاف کی نیّت کی)

جب بھی مسجد میں داخل ہوں، یاد آنے پر نفلی اعتکاف کی نیّت فرمالیا کریں، جب تک مسجد میں رہیں گے، نفلی اعتکاف کا ثواب حاصل ہو تارہے گا اور ضِمناً مسجد میں کھانا، پینا، سونا بھی جائز ہو جائے گا۔

دُرود شریف کی فضیلت

سرکارِ نامدار، مدینے کے تاجدار، دو عالَم کے مالِک و مُختار صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا اِرْشادِ نُور بار ہے: زَیِّنُوْا مَجَالِسَکُمْ بِالصَّلَاۃِ عَلَیَّ فَاِنَّ صَلَاتَکُمْ عَلَیَّ نُوْرٌ لَّکُمْ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ، یعنی تُم اپنی مجلسوں کو مُجھ پر دُرُودِ پاک پڑھ کر آراستہ کرو، کیونکہ تُمہارا مجھ پر دُرُود پڑھنا بروزِ قِیامت تُمہارے لئے نُور ہو گا۔

(جامع صغیر، حرف الزای، ص ۲۸۰، حدیث: ۴۵۸۰)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! جب بھی کسی مَحفِلِ ذِکْر میں شِرکَت کی سَعادَت نَصِیب ہو اور حُضُور نبیِّ اکرم، نُورِ مُجَسَّم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا اِسْمِ گرامی لِیاجائے، تو حُصُولِ بَرَکت کے لئے دُرُودِ پاک پڑھ لینا چاہیے، تاکہ ہمارا پڑھا ہوا دُرُودِ پاک روزِ قِیَامَت ہمارے لئے نُور ہو اور ہماری بَخْشِش و مَغْفِرت کا ذَرِیْعہ بھی بن جائے۔

کوئی حُسنِ عَمل پاس میرے نہیں پھنس نہ جاؤں قِیامت میں مَولا کہیں
اے شَفیعِ اُمَم لاج رکھنا تُمہیں تم پہ ہر دَم کروڑوں دُرُود و سَلام

(وسائلِ بخشش، ص۶۰۳)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! حُصُولِ ثواب کی خاطر بَیان سُننے سے پہلے اَچّھی اَچّھی نیّتیں کر لیتے ہیں۔ فَرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم: "نِیَّۃُ الْمُؤْمِنِ خَیْرٌ مِّنْ عَمَلِہٖ" مُسلمان کی نِیَّت اُس کے عَمَل سے بہتر ہے۔[1]

دو مَدَنی پھول: (۱) بِغیر اَچّھی نِیَّت کے کسی بھی عملِ خَیر کا ثواب نہیں مِلتا۔
(۲) جِتنی اَچّھی نیّتیں زِیادہ، اُتنا ثواب بھی زِیادہ۔

بَیان سُننے کی نیّتیں

نگاہیں نیچی کئے خُوب کان لگا کر بَیان سُنُوں گا۔ ❀ ٹیک لگا کر بیٹھنے کے بجائے عِلْمِ دِیْن کی تَعْظِیم کی خاطِر جہاں تک ہو سکا دو زانو بیٹھوں گا۔ ❀ ضَرورَتاً سِمَٹ سَرَک کر دوسرے کے لئے جگہ کُشادہ کروں گا۔ ❀ دھکّا وغیرہ لگا تو صبر کروں گا، گُھورنے، جِھڑکنے اور اُلجھنے سے بچوں گا۔ ❀ صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب، اُذْکُرُوا اللّٰہَ، تُوبُوْا اِلَی اللّٰہِ وغیرہ سُن کر ثواب کمانے اور صدا لگانے والوں کی دل جُوئی کے لئے بُلند آواز سے جواب دوں گا۔ ❀ بَیان کے بعد خُود آگے بڑھ کر سَلام و مُصَافَحہ اور اِنْفِرادی کوشش کروں گا۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

---

1 ۔۔۔ معجم کبیر، سهل بن سعد الساعدی۔۔۔ الخ، ۶/۱۸۵، حدیث: ۵۹۴۲

بَیان کرنے کی نیّتیں

میں بھی نِیَّت کرتا ہوں ❀ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رِضا پانے اور ثواب کمانے کے لئے بَیان کروں گا۔ ❀ دیکھ کر بَیان کروں گا۔ ❀ پارہ 14، سُوْرَۃُ النَّحل، آیت 125: ﴿اُدْعُ اِلٰی سَبِیْلِ رَبِّكَ بِالْحِكْمَةِ وَ الْمَوْعِظَةِ الْحَسَنَةِ﴾ (تَرجَمۂ کنزالایمان: اپنے رَبّ کی راہ کی طرف بُلاؤ پکّی تدبیر اور اَچّھی نصیحت سے) اور بُخاری شریف (حدیث 3461) میں وارِد اِس فرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم: "بَلِّغُوْا عَنِّیْ وَلَوْ اٰیَةً"[1] یعنی پہنچا دو میری طرف سے اگرچِہ ایک ہی آیت ہو" میں دیئے ہوئے اَحکام کی پَیروی کروں گا۔ ❀ نیکی کا حکم دوں گا اور بُرائی سے مَنْع کروں گا۔ ❀ اَشعار پڑھتے نیز عَرَبی، اَنگریزی اور مُشْکِل اَلفاظ بولتے وَقْت دل کے اِخلاص پر تَوَجُّہ رکھوں گا یعنی اپنی عِلْمِیَّت کی دھاک بِٹھانی مقْصُود ہوئی تو بولنے سے بچوں گا۔ ❀ مَدَنی قافلے، مَدَنی انعامات، نیز عَلاقائی دَوْرہ، برائے نیکی کی دعوت وغیرہ کی رَغْبَت دِلاؤں گا۔ ❀ قَہقَہہ لگانے اور لگوانے سے بچوں گا۔ ❀ نَظَر کی حِفَاظَت کا ذِہْن بنانے کی خاطر حتَّی الْاِمْکان نگاہیں نیچی رکھوں گا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

حاکِمِ سبزوار کی توبہ

ایران کے شہر "سَبزوار" میں ایک نہایت ہی سرسبز و شاداب باغ تھا، جس کے بیچوں بیچ شفاف پانی کی ایک نہر جاری تھی اور وَسط میں ایک خوش نُما حوض تھا۔ یہ باغ حاکِمِ سبزوار کا تھا، جو بہت ہی جابِر اور بد اَطْوار شخص تھا، اُس کا مَعمول تھا کہ جب بھی باغ میں آتا تو شراب پیتا اور نشے میں خُوب شور و غُل مچاتا۔ ایک روز حضرت سَیِّدُنا خواجہ غریب نواز سَیِّد مُعینُ الدّین حَسَن سَنْجَری چِشْتی اَجْمیری عَلَیْہِ رَحمَۃُ

1 … بخاری، کتاب احادیث الانبیاء، باب ماذکر عن بنی اسرائیل، ۲/۴۶۲، حدیث: ۳۴۶۱

اللہِ الْقَوِی کا گُزر وہاں سے ہوا، آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے نَہر سے غُسْل کیا اور حَوض کے کَنارے نوافِل ادا کرنے لگے۔ مُحافظوں نے اپنے حاکم کی سخت گیری کا حال عرض کیا اور درخواست کی کہ یہاں سے تشریف لے جائیں، کہیں حاکم آپ کو کوئی نقصان نہ پہنچادے۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: اللہ عَزَّوَجَلَّ میرا حافظ وناصِر (نگہبان ومددگار) ہے۔ اسی دوران حاکِم سبز وار باغ میں داخل ہوا اور سیدھا حَوض کی طرف آیا۔ اپنی عیش وعِشْرَت کی جگہ پر ایک اجنبی دَرْوِیش کو دیکھا تو آگ بگولا ہوگیا، مگر اس سے پہلے کہ وہ کچھ کہتا، آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے ایک نظر ڈالی اور اس کی کایاپلَٹ دی۔ حاکم، آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی نظرِ جَلالَت کی تاب نہ لاسکا اور بے ہوش ہو کر زمین پر گِر پڑا۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے حوض سے چُلّو میں پانی لے کر اس کے منہ پر چھینٹے مارے۔ جُونہی ہوش آیا، فوراً آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے قدموں میں گِر پڑا اور رورو کر اپنے گناہوں سے تَوبہ کی، پھر آپ ہی کے دَسْتِ مُبارک پر بَیعَت ہوگیا۔

خواجہ غریب نواز رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے حکم پر اس نے ظُلم وجَور سے جمع کی ہوئی ساری دولت اصل مالکوں کو لوٹادی اور آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی صُحبتِ بابَرَکت میں رہنے لگا۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے کچھ ہی عرصے میں اسے فُیُوضِ باطِنی سے مالامال کر کے خِلافت عطا فرمائی اور وہاں سے رُخصت ہوگئے۔[1]

نگاہِ ولی میں وہ تاثیر دیکھی ‎ ‎ ‎ بدلتی ہزاروں کی تقدیر دیکھی

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! ‎ ‎ ‎ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے کہ خواجہ غریب نواز رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی کتنی بڑی شان ہے کہ ایک نگاہ میں حاکِمِ سبزوار کے دل کی دُنیا بدل کر رکھ دی، واقعی اللہ والوں کی نِگاہ میں بڑی

1 . . . اللہ کے خاص بندے عبدہ، ص ۵۱۱ ملخصاً

تاثیر ہوتی ہے ، ان کی نگاہِ وِلایت نے لاکھوں لوگوں کے دلوں میں مدنی انقلاب برپا کرکے انہیں راہِ ہدایت پر گامزن کردیا، صرف یہی نہیں بلکہ ان بُزرگانِ دِین نے اپنے کردار و عمل سے کُفرو شِرک کی تاریکیوں میں بھٹکنے والے اَن گِنت(بے شمار) غیر مُسلموں کو اللہ عَزَّوَجَلَّ کی وَحدانیت اور پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کی رِسَالت سے آگاہ کرکے دائرۂ اِسلام میں داخل بھی فرمایا۔ تاجُ الاولیَاء، سَیِّدُ الاَصْفِیَاء، وَارِثُ النَّبِی، عطائے رسول، سُلطانُ الْھِند، حضرت سَیِّدُنا خواجہ غریب نواز سَیِّد مُعینُ الدِّین حَسَن سَنْجَری چِشْتِی اَجْمیری عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللّٰہِ القَوِی کا شُمار بھی انہی بُزرگوں میں ہوتا ہے۔ آپ رَحمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ چھٹی(6)صدی ہجری میں ہِند تشریف لائے اور ایک عَظِیْمُ الشّان رُوحانی وسَمَاجِی انقِلاب کا باعث بنے، حتّٰی کہ ہِند کا ظالم و جابِر حکمران بھی آپ کی شخصیّت سے مرعُوب ہو کر تائِب ہوا اور عقیدت مندوں میں شامل ہوگیا۔ آیئے !خواجہ غریب نواز رَحمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی زندگی کے حسین پہلوؤں کے بارے میں کچھ سُنتے ہیں۔

وِلادتِ باسعادت

حضرتِ سَیِّدُنا خواجہ غریب نواز سَیِّد مُعینُ الدِّین حَسَن سَنْجَری چِشْتِی اَجْمیری عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللّٰہِ القَوِی ۵۳۷ھ بمطابق 1142ء میں سِجِسْتان یا سیستان(موجودہ ایران) کے علاقہ "سَنْجَر" میں پیدا ہوئے۔[1]

نام و سِلسِلۂ نسب

آپ رَحمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا اِسمِ گرامی حَسَن ہے اور آپ نَجِیْبُ الطَّرَفَیْن حَسَنی و حُسینی سَیِّد ہیں۔ آپ کے

---

1 . . . اقتباس الانوار، ص ۳۴۵

مشہور و معروف اَلقاب مُعِیْنُ الدّین، خواجہ غریب نواز، سُلطانُ الْہِند، وَارِثُ النَّبِی اور عطائے رسول وغیرہ ہیں، آپ کا سِلسِلۂ نَسَب سَیِّد مُعِیْنُ الدّین حَسَن بن سَیِّد غِیَاثُ الدّین حَسَن بن سَیِّد نجمُ الدّین طاہر بن سَیِّد عَبْدُ الْعَزِیز ہے۔[1]

والدین کریمین

آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے والدِ ماجد سَیِّد غِیَاثُ الدّین حَسَن رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ جن کا شمار ''سَنْجَر'' کے اُمَرا اور رُؤَسا میں ہوتا تھا، اِنْتِہائی مُتَّقِی و پرہیز گار اور صاحِبِ کَرامت بُزُرگ تھے۔ نیز آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی والِدَہ ماجِدہ بھی اکثر اوقات عِبادت و رِیاضت میں مشغول رہنے والی نیک سیرت خاتُون تھیں۔[2] جب حضرت سَیِّدُنا خواجہ غریب نواز رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ پندرہ(15) سال کی عُمر کو پہنچے تو والدِ مُحترم کا وِصالِ پُرمَلال ہو گیا۔ وِراثت میں ایک باغ اور ایک پَن چَکّی (یعنی پانی سے چلنے والی چکّی) ملی، آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے اسی کو ذَرِیعۂ مَعَاش بنالیا اور خود ہی باغ کی نِگہبانی کرتے اور درختوں کی آبیاری فرماتے۔[3]

وَلِیُّ اللہ کے جُوٹھے کی برکت

ایک روز حضرتِ سَیِّدُنا خواجہ مُعِیْنُ الدّین چِشْتی اَجْمیری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی باغ میں پودوں کو پانی دے رہے تھے کہ ایک مَجْذُوب بُزُرگ حضرتِ سَیِّدُنا ابراہیم قندوزی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ باغ میں تشریف لائے۔ جُونہی حضرت سَیِّدُنا خواجہ مُعِیْنُ الدّین عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْمُبِین کی نظر، اللہ عَزَّوَجَلَّ کے اِس مقبول

1 . . . معین الہند حضرت خواجہ معین الدین اجمیری، ص۱۸ ملخصًا وغیرہ
2 . . . اللہ کے خاص بندے عبدہ، ص۵۰۶، بتغیر
3 . . . مرآۃ الاسرار، ص۵۹۳، بتغیر

بندے پر پڑی، فوراً دوڑے، سلام کرکے دَسْت بوسی کی اور نہایت اَدَب واِحتِرام کے ساتھ درخت کے سائے میں بٹھایا۔ پھر ان کی خدمت میں اِنتہائی عاجِزی کے ساتھ تازہ انگوروں کا ایک خوشہ پیش کیا اور دوزانو بیٹھ گئے۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے ولی کو اس نوجوان باغبان کا انداز بھا گیا، خوش ہو کر کھلی (تل یا سرسوں کا پھوک) کا ایک ٹکڑا چَبا کر آپ رَحۡمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیۡہ کے مُنہ میں ڈال دیا۔ کھلی کا ٹکڑا جُونہی حلْق سے نیچے اُترا، آپ رَحۡمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیۡہ کے دل کی کیفیت یکدم بدل گئی اور دل دنیا کی مَحَبَّت سے اُچاٹ ہو گیا۔ پھر آپ رَحۡمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیۡہ نے باغ، پَن چکّی اور سارا سازو سامان بیچ کر اس کی قیمت فُقرا و مَساکین میں تقسیم فرمادی اور حُصولِ علمِ دِین کی خاطِر راہِ خدا کے مُسافِر بن گئے۔ [1]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بیان کردہ واقعے سے ہمیں یہ درس ملتا ہے کہ جب ہم کسی مجلس میں بیٹھے ہوں اور ہمارے بُزرگ، اساتذہ، ماں باپ، کوئی عالِمِ دین یا پیر و مُرشِد آجائیں تو ہمیں ان کی تعظیم کے لئے کھڑا ہو جانا چاہیے، انہیں عزّت واِحترام کے ساتھ بٹھانا چاہیے۔ یادرکھئے! اَدَب ایسی شے ہے کہ جس کے ذریعے انسان دُنیوی واُخْروی نعمتیں حاصل کرلیتا ہے اور جو اس صِفَت سے محروم ہوتا ہے، بسا اوقات وہ ان نعمتوں کا بھی حقدار نہیں ہوتا۔ شاید اسی لئے کہا جاتا ہے کہ "با ادب بانصیب بے ادب بے نصیب" یقیناً ادب ہی انسان کو مُمتاز بناتا ہے، جس طرح ریت کے ذرّوں میں موتی اپنی چمک اور اَہَمِّیَّت نہیں کھوتا، اسی طرح با ادب شخص بھی لوگوں میں اپنی شناخت کو قائم و دائِم رکھتا ہے۔ لہٰذا ہمیں بھی اپنے بڑوں کا اَدَب و احترام کرنے اور چھوٹوں کے ساتھ شفقت و مَحَبَّت سے پیش آنا چاہیے

---

1 . . . مرآۃ الاسرار، ص۵۹۳ ملخصاً

آیئے! اس ضمن میں 3 احادیثِ مُبارکہ سنئے اور عمل کا جذبہ پیدا کیجئے۔

1. دوجہاں کے تاجْوَر، سلطانِ بَحروبَر صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: اے اَنَس! بڑوں کا اَدب و اِحترام اور تَعظِیم و تَوقِیْر کرو اور چھوٹوں پر شفقت کرو، تم جنَّت میں میری رَفاقَت پالو گے۔[1]
2. نُور کے پیکر، تمام نبیوں کے سَرْوَر صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمانِ عالیشان ہے: جس نے ہمارے چھوٹوں پر رحم نہ کیا اور ہمارے بڑوں کی تَعظِیم نہ کی وہ ہم میں سے نہیں۔[2]
3. سَیِّدِ عالم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: جو، جوان کسی بُوڑھے کا اُس کی عُمر کی وجہ سے اِکرام کرے، اس کے بدلے میں اللہ عَزَّوَجَلَّ کسی کے ذریعے اس کی عزّت افزائی کرواتا ہے۔[3]

بڑے جتنے بھی ہیں گھر میں اَدَب کرتا رہوں سب کا
کروں چھوٹے بہن بھائی پہ شَفْقَت یارسولَ اللہ

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

حصولِ علمِ دین کے لیے سفر

حضرت سَیِّدُنا خواجہ مُعِینُ الدِّین چِشْتِی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے 15 برس کی عمر میں حُصُولِ علم کے لیے سفر اختیار کیا اور سمرقند میں حضرت سَیِّدُنا مولانا شرفُ الدِّین عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْمُبِیْن کی بارگاہ میں حاضر ہو کر باقاعدہ تَحْصِیلِ علمِ دِین کا آغاز کیا۔ پہلے پہل قرآنِ پاک حفظ کیا اور بعد ازاں انہی سے دیگر عُلُوم

---

1 ... شعب الایمان، باب فی رحم الصغیر، ۷/۴۵۸، حدیث: ۱۰۹۸۱

2 ... ترمذی، کتاب البر والصلة، باب ماجاء فی رحمة الصبیان، ۳/۳۶۹، حدیث: ۱۹۲۶

3 ... ترمذی، کتاب البر والصلة، باب ما جاء فی اجلال الکبیر، ۳/۴۱۱، حدیث: ۲۰۲۹

حاصل کئے۔[1] مگر جیسے جیسے علمِ دِین سیکھتے گئے ذوقِ علم بڑھتا گیا، چنانچہ علم کی پیاس بجھانے کے لئے بُخارا کا رُخ کیا اور شُہرۂ آفاق عالمِ دِین مولانا حُسَامُ الدّین بخاری عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللہِ الْبَارِی کے سامنے زانوئے تلمُّذتہ کیا (یعنی شاگردی اختیار کی) اور پھر انہی کی شَفقتوں کے سائے میں آپ رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے تھوڑے ہی عرصے میں تمام دینی عُلُوم کی تکمیل کرلی۔ اس طرح آپ رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے مجموعی طور پر تقریباً پانچ سال سمرقند اور بُخارا میں حُصُولِ علم کے لئے قیام فرمایا۔[2]

طالب مطلوب کے در پر

اس عرصے میں عُلُومِ ظاہری کی تکمیل تو ہو چکی تھی مگر جس تڑپ کی وجہ سے گھر بار کو خیر باد کہا تھا اس کی تسکین ابھی باقی تھی۔ چنانچہ کسی ایسے حاذِق (ماہر) طبیب کی تلاش میں نکل کھڑے ہوئے جو دردِ دل کی دَوا کرسکے۔ اب آپ نے مُرشِدِ کامل کی جُستُجو میں بُخارا سے حجاز کا رَختِ سفر باندھا۔ راستے میں جب نیشاپور (صوبہ خُراسان رضوی ایران) کے نَواحی علاقے "ہارَون" سے گزر ہوا اور مردِ قلندر قُطبِ وقت حضرت سَیِّدُنا عُثمان ہارَونی چشتی عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللہِ الْقَوِی کا شُہرہ سنا تو فوراً حاضِرِ خدمت ہوئے اور ان کے دَستِ حق پرَست پر بیعت کرکے سِلسِلۂ چشتیہ میں داخل ہوگئے۔[3]

یک دَر گیر مُحکم گیر

آپ رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کئی سال تک مُرشدِ کامل کی خِدمت میں حاضر رہے اور مَعْرِفَت کی مَنازِل

---

1 . . . اللہ کے خاص بندے عبدہ، ص۵۰۸ ملخصاً
2 . . . اللہ کے خاص بندے عبدہ، ص۵۰۸ ملخصاً
3 . . . مرآۃ الاسرار، ص۵۹۴ ملخصاً

طے کرتے ہوئے باطنی عُلُوم سے فیض یاب ہوتے رہے۔ حضرت سَیِّدُنا خواجہ عثمان ہاروَنی عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللّٰہِ الْغَنِی جہاں بھی تشریف لے جاتے، آپ رَحمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اُن کا سامان اپنے کندھوں پر اُٹھائے ساتھ جاتے نیز آپ رَحمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو کئی مرتبہ مُرشِد کے ساتھ حج کی سَعَادت بھی حاصل ہوئی۔[1] آپ رَحمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: جب میرے پیر و مُرشِد خواجہ عثمان ہاروَنی عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللّٰہِ الْغَنِی نے میری خدمت اور عقیدت دیکھی تو ایسی کمال نعمت عطا فرمائی جس کی کوئی انتہا نہیں۔

مُرید ہو تو ایسا

عُموماً جس طرح ہر شاگرد کی آرزو ہوتی ہے کہ اُستاد کی آنکھوں کا تارا بن جاؤں، اسی طرح ایک مُرید کی خواہش ہوتی ہے کہ میں اپنے پیر و مُرشِد کا مَنظورِ نظر بن جاؤں، مگر ایسے قسمت کے دَھنی بہت کم ہوتے ہیں، جن کی یہ تمنّا پوری ہوتی ہے۔ حضرت خواجہ مُعِیْنُ الدِّین حَسَن سنجری چِشْتی اَجْمیری عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی بارگاہِ مُرشِد میں اس قدر مقبول تھے کہ ایک موقع پر خود مُرشِدِ کریم خواجہ عثمان ہاروَنی عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللّٰہِ الْغَنِی نے فرمایا: ہمارا مُعِیْنُ الدِّین، اللہ عَزَّوَجَلَّ کا محبوب ہے ہمیں اپنے مُرید پر فخر ہے۔[2]

غوثِ اعظم سے عقیدت

جس وقت حضرتِ سَیِّدُنا غوثِ اعظم رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے بغدادِ مُقدّس میں ارشاد فرمایا: قَدَمِیْ ھٰذِہٖ عَلٰی رَقَبَۃِ کُلِّ وَلِیِّ اللّٰہِ یعنی میرا یہ قدم اللہ عَزَّوَجَلَّ کے ہر ولی کی گردن پر ہے۔ تو اس وقت خواجہ غریب نواز سَیِّدُنا مُعِیْنُ الدِّین چِشْتی اَجْمیری عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی اپنی جوانی کے دنوں میں ملکِ خُراسان میں واقع ایک

1 . . . اللہ کے خاص بندے عبدہ، ص۵۰۹ ملخصاً

2 . . . مرآۃ الاسرار، ص۵۹۵

پہاڑی کے دامن میں عبادت کیا کرتے تھے، جب آپ نے یہ فرمانِ عالی سُنا تو اپنا سر جھکا لیا اور فرمایا: ''بَلْ قَدَمَاکَ عَلٰی رَاْسِیْ وَعَیْنِیْ'' بلکہ آپ کے قدم میرے سر اور آنکھوں پر ہیں۔[1]

بارگاہِ رِسالت سے ہند کی سُلطانی مل گئی

بارگاہِ رسالت میں خواجہ مُعِیْنُ الدِّین عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللہِ الْمُبِین کے مرتبے کا اندازہ اس بات سے لگایا جاسکتا ہے کہ جب آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو مدینے شریف کی حاضری کا شَرَف ملا تو نہایت اَدَب واِحترام کے ساتھ یوں سلام عرض کیا: ''اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا سَیِّدَ الْمُرْسَلِیْنَ وَخَاتَمَ النَّبِیِّیْن'' اس پر روضۂ اَقْدَس سے آواز آئی: وَعَلَیْکُمُ السَّلَامُ یَا قُطْبَ الْمَشَائِخ[2] نیز حضرت سیِّدُنا خواجہ غریب نواز رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو ہند کی سُلطانی بھی بارگاہِ رِسالت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ ہی سے عطا ہوئی۔ چنانچہ

شَیْخِ طریقت، اَمیرِ اَہلسنّت، بانیِ دعوتِ اسلامی حضرت علامہ مولانا ابو بلال محمد الیاس عطار قادری رضوی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ اپنے رسالے ''خوفناک جادوگر'' کے صفحہ 2 پر تحریر فرماتے ہیں کہ:

سِلْسِلَۂ عالیہ چِشْتِیہ کے عظیم پیشوا خَواجۂ خواجگان، سُلطانُ الْہِند حضرتِ سَیِّدُنا خواجہ غریب نواز حَسَن سَنْجَری عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللہِ الْقَوِی کو مدینۂ مُنَوَّرَہ زَادَھَا اللہُ شَرَفًاوَّ تَعظِیْمًا کی حاضِری کے موقع پر سیِّدُ الْمُرسَلِیْن، خَاتَمُ النَّبِیِّیْن صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی طرف سے یہ بِشَارت ملی: ''اے مُعِیْنُ الدِّین! تُو ہمارے دِین کا مُعین (یعنی دِین کا مددگار) ہے، تجھے ہندوستان کی وِلایت عطا کی، اَجمیر جا، تیرے وُجُود سے بے دِینی دُور ہو گی اور اسلام رونق پذِیر ہو گا۔''

---

1 ... غوث پاک کے حالات، ص۶۷

2 ... اللہ کے خاص بندے عبدہ، ص ۵۱۰، بتغیر

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

سُلطانُ الہند کا سفرِ ہند

آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اس بِشَارت کے بعد ہند روانہ ہوئے اور سَمَرقند، بُخارا، عُرُوسُ البِلاد بغداد شریف، نیشاپور، تَبْرِیز، اوش، اَصْفَہان، سَبْزوار، خُراسان، خِرقان، اِسْتَر آباد، بَلْخ اور غزنی وغیرہ سے ہوتے ہوئے ہند کے شہر اجمیر شریف (صُوبہ راجستھان) پہنچے۔ اس پُورے سفر میں آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے سینکڑوں اَوْلیاءُ اللہ اور اَکابِرِینِ اُمَّت سے ملاقات کی۔ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بغدادِ مُعلّٰی میں حضرت سَیِّدُنا غوثِ اَعْظَم مُحیِ الدِّین سَیِّد عَبْدُ القادِر جیلانی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی خِدمت میں حاضر ہوئے اور پانچ (5) ماہ تک بارگاہِ غَوثیہ سے بھی اِکْتِسابِ فیض کیا۔ تَبْرِیز میں شیخ بدرُ الدِّین ابُوسَعِید تَبْرِیزی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی کی بارگاہ سے عِلْم کی مِیْراث حاصِل کی۔ اَصْفَہان میں شیخ محمود اَصْفَہانی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے پاس حاضِر ہوئے اور خِرقان میں شیخ ابُوسَعِید ابُوالْخیر اور خواجہ ابُوالْحَسَن خِرقانی رَحِمَہُمَا اللّٰہُ تَعَالٰی کے مزارات پر حاضری دی۔ اِسْتَر آباد میں حضرت علّامہ شیخ ناصِرُ الدِّین اِسْتَر آبادی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْہَادِی سے کسبِ فیض کیا۔ ہرات میں شَیْخُ الاسلام امام عبدُ اللہ اَنْصاری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْبَارِی کے مَزار کی زیارت کی اور بَلْخ میں شیخ احمد خَضْرَوَیہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی خانقاہ میں قِیام فرمایا۔[1]

داتا کے مزار پر خواجہ کی حاضری

اسی سفر میں آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے حضرتِ داتا گنج بخش سَیِّد علی ہَجْوِیرِی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی کے مزارِ اَقدس پر نہ صرف حاضری دی بلکہ 40 دن مُراقَبَہ بھی کیا اور حضرتِ سَیِّدُنا داتا گنج بخش رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی

1 . . . اللہ کے خاص بندے عبدہ، ص ۵۱۰، ۵۱۱ ملخصًا

عَلَیْہ کا خُصُوصی فیض حاصل کیا۔[1] مزارِ پُر انوار سے رُخصت ہوتے وقت داتا گنج بخش رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی عظمت و فیضان کا بیان اس شعر کے ذریعے کیا۔

گنج بخش فیضِ عالم مظہرِ نُورِ خُدا ناقِصاں را پیرِ کامل کاملاں را رَہنُما

یعنی گنج بخش داتا علی ہَجْوِیری عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللہِ القَوِی کا فیض سارے عالَم پر جاری ہے اور آپ نُورِ خُدا کے مظہر ہیں، آپ کا مقام یہ ہے کہ راہِ طریقت میں جو ناقص ہیں ان کے لیے پیرِ کامل اور جو خود پیرِ کامل ہیں، ان کے لیے بھی راہنُما ہیں۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اگر اللہ والوں کے حالاتِ زندگی کا مُشاہَدہ کیا جائے تو یہی بات سامنے آتی ہے کہ ان کی زندگی کے معمولات اور روز مرّہ کی عادات، احکاماتِ رَبِّ ذُوالْجلال اور سنّتِ رسولِ بے مثال کے عَین مُطابِق ہوتی ہیں۔ خواجہ غریب رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی ساری زندگی اِسی کا مظہر ہے۔ آیئے آپ کی چند عاداتِ مبارکہ کے بارے میں سنتے ہیں:

تلاوتِ قرآن اور شب بیداری

حضرت سَیِّدُنا خواجہ غریب نواز رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا مَعْمُول تھا کہ ساری ساری رات عبادتِ الٰہی میں مصروف رہتے، حتّٰی کہ عشاء کے وُضُو سے نمازِ فجر ادا کرتے اور تلاوتِ قرآن سے اس قدر شغف تھا کہ دن میں دو قرآنِ پاک ختم فرمالیتے، دورانِ سفر بھی قرآن پاک کی تِلاوت جاری رہتی۔[2]

---

1 . . . مرآۃ الاسرار ص ۵۹۸، ملخصًا

2 . . . مرآۃ الاسرار، ص ۵۹۵، بتغیر

کم کھانے کی عادت

دیگر بُزرگانِ دِین اور اولیائے کاملین رَحِمَهُمُ اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْهِمْ اَجْمَعِیْن کی طرح آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بھی زیادہ سے زیادہ عبادتِ الٰہی بجَالانے کی خاطِر بہت ہی کم کھانا تَناوُل فرماتے تاکہ کھانے کی کَثْرت کی وجہ سے سُستی، نیند یا غُنُودگی عبادت میں رُکاوٹ کا باعث نہ بنے، چنانچہ آپ کے بارے میں منقول ہے کہ سات(7) روز بعد دو ڈھائی تولہ وزن کے برابر روٹی پانی میں بِھگو کر کھایا کرتے۔[1]

لباسِ مُبارک اور سادگی

اللہ والوں کی شان ہے کہ وہ ظاہِری زیب و آرائش کے بجائے باطِن کی صَفائی پر زور دیتے ہیں۔ حضرت خواجہ غریب نواز رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے لباس مبارک میں بھی انتہادرجے کی سادگی نظر آتی تھی، آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کالباس صرف دو چادروں پر مشتمل ہوتا اوراس میں بھی کئی کئی پیوند لگے ہوتے، گویا لباس سے بھی سُنَّتِ مُصْطَفٰے سے بے پناہ محبَّت کی جَھلک دکھائی دیتی تھی نیز پیوند لگانے میں بھی اس قدر سادگی اختیار کرتے کہ جس رنگ کا کپڑا مُیَسَّر ہوتا اسی کو شرف بخش دیتے۔[2]

پڑوسیوں سے حُسنِ سلوک

آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اپنے پڑوسیوں کا بہت خیال رکھا کرتے، ان کی خبر گیری فرماتے، اگر کسی پڑوسی کا انتقال ہوجاتا تو اس کے جَنازے کے ساتھ ضرور تشریف لے جاتے، اس کی تدفین کے بعد جب لوگ واپس ہوجاتے تو آپ تنہا اس کی قبر کے پاس تشریف فرما ہو کر اس کے حق میں مغفرت و نَجات کی

---

1 . . . مرآۃ الاسرار، ص۵۹۵ بتغیر
2 . . . مرآۃ الاسرار، ص۵۹۵ ملخصاً

دعا فرماتے نیز اس کے اہلِ خانہ کو صَبْر کی تلقین کرتے اور انہیں تسلّی دیا کرتے۔ آپ کے حِلْم و بُردباری جُود و سَخَاوَت اور دیگر اَخلاقِ عالیہ سے مُتَاثِر ہو کر لوگ عُمدہ اخلاق کے حامل اور پاکیزہ صفات کے پیکر ہوئے اورآپ کے دستِ اَقدس پر تقریباً نَوّے(90) لاکھ غیر مُسلم مُشَرَّف بہ اِسلام ہوئے۔[1]

عفوو بردباری

آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بہت ہی نرم دل اور مُتَحَمِّل مِزَاج، سنجیدہ طبیعت کے مالک تھے۔ اگر کبھی غصہ آتا تو صرف دینی غیرت وحمیّت کی بنیاد پر آتا، البتہ ذاتی طور پر اگر کوئی سخت بات کہہ بھی دیتا تو آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ برہم نہ ہوتے بلکہ اس وقت بھی حُسنِ اَخلاق اور خَنْدہ پیشانی کا مُظَاہَرہ کرتے ہوئے صَبْر کا دامن ہاتھ سے نہ جانے دیتے اور ایسا معلوم ہوتا کہ آپ نے اس کی نازیبا باتیں سُنی ہی نہ ہوں۔[2]

خوفِ خدا

حضرت خواجہ غریب نواز رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ پر خَوفِ خُدا اس قدر غالب تھا کہ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ ہمیشہ خَشِیَّتِ الٰہی سے کانپتے اور گریہ وزاری کرتے، خَلْقِ خُدا کو خَوفِ خُدا کی تلقین کرتے ہوئے ارشاد فرمایا کرتے: اے لوگو! اگر تم زیرِ خاک سوئے ہوئے لوگوں کا حال جان لو تو مارے خوف کے کھڑے کھڑے پگھل جاؤ۔[3]

قبر محبوب کے جلووں سے بسا دے مالک یہ کرم کر دے تو میں شاد رہوں گا یاربّ!

---

1 . . . معین الارواح، ص۱۸۸ بتغیر

2 . . . حضرت خواجہ غریب نواز حیات و تعلیمات، ص۳۹، بتغیر

3 . . . معین الارواح، ص۱۸۵ ملخصًا

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

پردہ پوشی

حضرت خواجہ قُطب الدّین بَخْتیار کاکی عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللّٰہِ الْکافی اپنے پیرو مُرشد حضرت خواجہ غریب نواز رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی صِفات (خوبیاں) بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ میں کئی برس تک خواجہ غریب نواز رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی خدمتِ اقدس میں حاضر رہا، لیکن کبھی آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی زبانِ اقدس سے کسی کا راز فاش ہوتے نہیں دیکھا، آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کبھی کسی مُسلمان کا بھید (راز) نہ کھولتے۔ (1)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! کسی مسلمان بھائی کا بھید نہ کھولنا اور اس کی پردہ پوشی کرنا، اللہ عَزَّوَجَلَّ کے نزدیک بہت زیادہ محبوب عمل ہے۔ چنانچہ،

مسلمان کی پردہ پوشی کا اجر

حضرتِ سَیِّدُنا ابنِ عبّاس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُمَا سے روایت ہے کہ سَیِّدُ الْمُبَلِّغِیْن، رَحْمَۃٌ لِّلْعٰلَمِیْن صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ”جو اپنے بھائی کی پردہ پوشی کرے گا، اللہ عَزَّوَجَلَّ قیامت کے دن اُس کی پردہ پوشی فرمائے گا اور جو اپنے بھائی کے راز کھولے گا، اللہ عَزَّوَجَلَّ اُس کا راز ظاہر کر دے گا یہاں تک کہ وہ اپنے گھر ہی میں رُسوا ہو جائے گا۔“ (سنن ابن ماجہ، کتاب الحدود، باب الستر علی المومن، ۳/۲۱۹، حدیث: ۲۵۴۶)

عیب دنیا میں تُو نے چُھپائے حشر میں بھی نہ اب آنچ آئے
آہ! نامہ مِرا کُھل رہا ہے یاخُدا تجھ سے میری دعا ہے

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

---

1 . . . حضرت خواجہ غریب نواز حیات و تعلیمات، ص ۱۴۱ ملخصًا

مُرشدِ کامل کے مزار مبارک کی تعظیم

ایک مرتبہ حضرت خواجہ مُعِیْنُ الدّین حَسَن سنجری چِشْتی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی اپنے مُریدِین کی تَرْبِیَت فرمارہے تھے۔ دورانِ بیان جب جب آپ کی نظر دائیں طرف پڑتی تو با اَدَب کھڑے ہوجاتے۔ تمام مُریدِین یہ دیکھ کر حیران تھے کہ پیرومُرشِد بار بار کیوں کھڑے ہورہے ہیں، مگر کسی کو پوچھنے کی جُرأت نہ ہوسکی، الغرض جب سب لوگ وہاں سے چلے گئے، تو ایک منظورِ نظر مُرید عرض گزار ہوا: حضور! ہماری تَرْبِیَت کے دوران آپ نے بارہا قیام فرمایا، اس میں کیا حکمت تھی؟ حضرت خواجہ مُعِیْنُ الدّین عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْمُبِیْن نے فرمایا: اس طرف پیرومرشِد شَیْخ عثمان ہاروَنی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْغَنِی کا مزار مبارک ہے، جب بھی اس جانب رخ ہوتا تو میں تَعظِیم کے لئے اُٹھ جاتا، پس میں اپنے پیرومُرشِد کے روضۂ مبارک کی تَعظِیم میں قیام کرتا تھا۔[1]

ملفوظات

سُلطانُ الہند، خواجہ غریب نواز رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی بارگاہ میں عقیدت مندوں اور مُریدوں کا ہر وقت ہجوم رہتا، جن کی ظاہری وباطنی اِصلاح کے لیے ملفوظات کا سلسلہ جاری وساری رہتا۔ زبانِ حقّ تَرجُمان سے جو الفاظ نکلتے، اسے آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے خلیفۂ اَکبَر و سجّادہ نشین حضرت خواجہ قُطْبُ الدِّین بَخْتیار کاکی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْکَافِی فوراً لکھ لیا کرتے۔ یوں حضرتِ بَخْتیار کاکی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْکَافِی نے اپنے پیرومُرشِد کے ملفوظات پر مشتمل ایک کتاب ترتیب دی۔ آیئے! اِس گُلشنِ اَجمیری سے چند مدنی پھول سنتے ہیں۔

1. جو بندہ رات کو باطہارت سوتا ہے، تو فرشتے گواہ رہتے ہیں اور صبح اللہ عَزَّوَجَلَّ سے عرض کرتے ہیں

---

1 ... آدابِ مُرشدِ کامل، ص ۱۱۴ بتغیر

اے اللہ عَزَّوَجَلَّ! اسے بخش دے یہ باطہارت سویا تھا۔[1]

2. نماز ایک راز کی بات ہے جو بندہ اپنے پروردگار سے کہتا ہے، چنانچہ حدیث پاک میں آیا ہے۔اِنَّ الْمُصَلِّیَ یُنَاجِیْ رَبَّہٗ [2] یعنی نماز پڑھنے والا اپنے پروردگار سے راز کی بات کہتا ہے۔[3]

3. جو شخص جھوٹی قسم کھاتا ہے وہ اپنے گھر کو ویران کرتا ہے اوراس کے گھر سے خیر وبَرَکت اُٹھ جاتی ہے۔[4]

4. مصیبت زَدَہ لوگوں کی فریاد سُننا اوران کا ساتھ دینا، حاجت مندوں کی حَاجَت رَوائی کرنا، بُھوکوں کو کھانا کھلانا، اَسیروں کو قید سے چُھڑانا یہ باتیں، اللہ عَزَّوَجَلَّ کے نزدیک بڑا مرتبہ رکھتی ہیں۔[5]

5. نیکوں کی صحبت نیک کام سے بہتر اور بُرے لوگوں کی صحبت بدی کرنے سے بھی بدتَر ہے۔

6. بدبختی کی علامت یہ ہے کہ انسان گُناہ کرنے کے باوُجُود بھی اللہ عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ میں خود کو مقبول سمجھے۔

7. خُدا کا دوست وہ ہے جس میں یہ تین(3) خوبیاں ہوں: سَخَاوَت دریا جیسی، شَفْقَت آفتاب کی طرح اور تَوَاضُع زمین کی مانند۔[6]

فخر و غُرُور سے تُو مولیٰ مجھے بچانا
یا ربّ! مجھے بنا دے پیکر تُو عاجِزی کا

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

---

1 . . . ہشت بہشت، ص۷۷
2 . . . کنز العمال، کتاب الصلوۃ، ۴/۱۷۹، حدیث: ۱۹۶۷۰، الجزء الثانی
3 . . . ہشت بہشت، ص۷۵
4 ... ہشت بہشت، ص۸۴
5 . . . معین الہند حضرت خواجہ معین الدین اجمیری، ص۱۲۴
6 . . . خوفناک جادوگر، ص۲۵

کرامات

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! جب اللہ عَزَّوَجَلَّ کے مُقرَّب بندے اپنی تمام تر زندگی اس کے اَحکام کی بجاآوری اور اُس کے ذِکر میں بَسَر کرتے ہیں، دُنیَوی لذّتوں اور آسائشوں کو چھوڑ کر تبلیغِ قرآن وسنّت میں گزار دیتے ہیں تو اللہ عَزَّوَجَلَّ انہیں بطورِ انعام، آخرت میں تو بلند وبالا دَرَجات اور بے شُمار نعمتوں سے سرفراز فرماتا ہی ہے لیکن دنیا میں بھی ان کے مقام و مرتبے کو لوگوں پر ظاہر کرنے کے لئے کچھ خَصائص و کرامات عطا فرماتا ہے۔ خواجہ غریب نواز رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو بھی اللہ عَزَّوَجَلَّ نے بے شُمار کرامات سے نوازر کھا تھا آیئے! ان میں سے چند کرامات سُنئے اور اپنے دلوں میں اولیائے کِرام کی مَحَبَّت کو مزید اُجاگر کیجئے!

(1) مُردہ، زندہ کردیا

ایک بار اَجمیر شریف کے حاکم نے کسی شخص کو بے گناہ سُولی پر چَڑھادیا اور اُس کی ماں کو کہلا بھیجا کہ اپنے بیٹے کی لاش لے جائے۔ دُکھیاری ماں غم سے نِڈھال ہو کر روتی ہوئی حضرت خواجہ غریب نواز رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی بارگاہِ بے کس پناہ میں حاضر ہوئی اور فریاد کرنے لگی: آہ! میرا سہارا چھن گیا، میرا گھر اُجڑ گیا، میرا ایک ہی بیٹا تھا، حاکِم نے اُسے بے قُصُور سُولی پر چڑھادیا۔ یہ سن کر آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ جلال میں آگئے اور فرمایا: مجھے اس کی لاش کے پاس لے چلو۔ جونہی آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ لاش کے قریب پہنچے تو اشارہ کرکے فرمایا: اے مقتول! اگر حاکِم وقت نے تجھے بے قُصُور سُولی دی ہے، تو اللہ عَزَّوَجَلَّ کے حکم سے اُٹھ کھڑا ہو۔ لاش میں فوراً حرکت پیدا ہوئی اور دیکھتے ہی دیکھتے وہ شخص زندہ ہو کر کھڑا ہو گیا۔ [1]

---

1 ... خوفناک جادوگر، ص۱۶ بتغیر

﴿2﴾ عذابِ قبر سے رِہائی

حضرتِ سَیِّدُنا بَخْتیار کاکی عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللہِ الْکَافِی فرماتے ہیں: حضرتِ سَیِّدُنا خواجہ غریب نواز رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اپنے ایک مُرید کے جَنازے میں تشریف لے گئے، نَمازِ جَنازہ پڑھا کر اپنے دستِ مُبارَک سے قَبْر میں اُتارا۔ تدفین کے بعد ایک ایک کرکے سب لوگ چلے گئے، مگر حُضور خواجہ غریب نواز رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ قَبْر کے پاس تشریف فرما رہے۔ اچانک آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ غمگین ہوگئے۔ کچھ دیر کے بعد آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی زَبان پر اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْن جاری ہوا اور آپ مطمئن ہوگئے۔ میرے اِسْتِفْسار پر فرمایا: اس کے پاس عذاب کے فرشتے آگئے تھے، جس کی وجہ سے میں پریشان ہوگیا، اتنے میں میرے مُرشِدِ گرامی حضرتِ سیِّدُنا خواجہ عثمان ہارْوَنی عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللہِ الْغَنِی تشریف لائے اور فِرِشتوں سے کہا: یہ بندہ میرے مُرید مُعِیْنُ الدّین کا مُرید ہے، اس کو چھوڑ دو۔ فِرِشتوں نے کہا: یہ بہُت ہی گنہگار شخص تھا۔ یکایک غَیب سے آواز آئی: اے فِرِشتو! ہم نے عثمان ہارْوَنی کے صدقے مُعِیْنُ الدّین چِشْتی کے مُرید کو بَخْش دیا۔ (1)

﴿3﴾ چھاگل میں تالاب

حُضور خواجہ غریب نواز رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے چند مُرید ایک بار اَجمیر شریف کے مشہور تالاب اَنا سَاگر پر غسل کرنے گئے تو غیر مسلموں نے شور مچادیا کہ یہ مسلمان ہمارے تالاب کو "ناپاک" کررہے ہیں۔ چُنانچِہ وہ حضرات لَوٹے اور سارا ماجرا خواجہ غریب نواز رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی خدمت میں عرض

---

1 . . . خوفناک جادوگر، ص۸ بتغیر قلیل

کر دیا۔ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے ایک خادم کو چھا گل (پانی رکھنے کا مٹی کا برتن) دیتے ہوئے ارشاد فرمایا: اس میں تالاب کا پانی بھر لاؤ۔ خادِم نے جونہی پانی بھرنے کے لئے چھا گل تالاب میں ڈالا تو اس کا سارا پانی چھا گل میں آگیا۔ لوگ پانی نہ ملنے پر بے قرار ہو گئے اور آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی خدمتِ سراپا کرامت میں حاضِر ہو کر فریاد کرنے لگے، چُنانچِہ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے خادِم کو حکم دیا کہ جاؤ اور پانی واپَس تالاب میں اُنڈَیل دو۔ خادِم نے حکم کی تعمیل کی تو اَنا سَاگر پھر پانی سے لبریز ہو گیا۔[1]

ہے تِری ذات عَجَب بَحرِ حَقِیقَت پیارے
کسی تَیرَاک نے پایا نہ کَنَارا تیرا

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

رسالہ خوفناک جادوگر کا تعارف

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! خواجہ غریبِ نواز رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی یہ کرامت شیخِ طریقت، امیر اہلسنت، بانیِ دعوتِ اسلامی حضرت علامہ مولانا ابو بلال محمد الیاس عطّار قادری رضوی ضیائی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے رِسالے "خوفناک جادوگر" سے لی گئی ہے۔ اس رسالے میں حضرت خواجہ غریب نواز رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی نہ صرف کئی کرامات کا ذکر ہے بلکہ اولیاءِ کرام رَحِمَہُمُ اللّٰہُ السَّلَام کی کرامات پر ذہن میں پیدا ہونے والے وَساوِس کی کاٹ بھی کی گئی ہے نیز آخر میں خواجہ صاحب کی مَنْقَبَت بھی موجود ہے۔ یہ رسالہ ہدیۃً حاصل کر کے خود بھی پڑھیں اور لنگرِ رسائل یعنی تحفۃً دوسروں کو پیش کریں۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

1 . . . خوفناک جادوگر، ص ۷

﴿5﴾ ہر رات طوافِ کعبہ

حضرت سَیِّدُنا خواجہ غریب نواز رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا کوئی مُرید یا اَہْلِ مَحَبَّت اگر حج یا عُمرہ کی سَعَادَت پاتا اور طوافِ کعبہ کے لئے حاضر ہوتا تو دیکھتا کہ خواجہ غریب نواز رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ طوافِ کعبہ میں مشغول ہیں، اُدھر اَہْلِ خانہ اور دیگر احباب یہ سمجھتے کہ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اپنے حجرے میں موجود ہیں۔ بالآخر ایک دن یہ راز کُھل ہی گیا کہ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیتُ اللہ شریف حاضر ہو کر ساری رات طوافِ کعبہ میں مشغول رہتے ہیں اور صبح اَجمیر شریف واپس آکر باجماعت نمازِ فَجر ادا فرماتے ہیں۔ [1]

﴿6﴾ انوکھا خزانہ

حضرت سَیِّدُنا خواجہ غریب نواز رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے آستانۂ مُبارکہ پر روزانہ اس قدر لنگر کا اہتمام ہوتا کہ شہر بھر سے غُربا و مَساکین آتے اور سیر ہو کر کھاتے۔ خادِم جب اَخراجات کے لیے آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی بارگاہ میں دست بستہ عرض کرتا تو آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ مُصلّے کا کَنَارہ اُٹھا دیتے، جس کے نیچے اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رحمت سے خزانہ ہی خزانہ نظر آتا۔ چنانچہ خادِم آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے حکم سے حَسْبِ ضرورت لے لیتا۔ [2]

وصالِ پُر ملال

آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے وصال کی شب بعض بزرگوں نے خواب میں اللہ عَزَّوَجَلَّ کے محبوب، دانائے غیوب صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو یہ فرماتے سنا: میرے دِین کا مُعِیْن حَسَن سَنْجَری آرہا ہے، میں

---

1 . . . اقتباس الانوار، ص۳۷۳

2 . . . اقتباس الانوار، ص۳۷۶

اپنے مُعِیْنُ الدّین کے اِستِقبال کے لیے آیا ہوں۔ چنانچہ ۶ رجبُ الْمُرَجَّب ۶۳۳؁ھ بمطابق 16 مارچ 1236؁ء بروز پیر فجر کے وقت مُحِبِّیْن انتظار میں تھے کہ پیرومُرشِد آکر نمازِ فجر پڑھائیں گے، مگر کافی دیر گزر جانے کے بعد جب خواجہ غریب نواز رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے حُجرے شریف کا دروازہ کھول کر دیکھا گیا تو غَم کا سَمَنْدَر اُمنڈ آیا کیونکہ حضرت سَیِّدُنا خواجۂ خواجگان سُلطانُ الْھِند مُعِیْنُ الدّین حَسَن سنجری چِشْتِی اَجمیری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی وِصال فرما چکے تھے اور دیکھنے والوں نے یہ حیرت انگیز وروحانی منظر اپنی آنکھوں سے دیکھا کہ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی نورانی پیشانی پر یہ عبارت نقش تھی: حَبِیْبُ اللّٰہِ مَاتَ فِیْ حُبِّ اللّٰہِ (یعنی اللہ عَزَّوَجَلَّ کا محبوب بندہ مَحبَّتِ الٰہی میں وصال کر گیا)۔ [1]

مزار شریف اور عرس مبارک

سُلطانُ الْھِند خواجہ مُعِیْنُ الدّین حَسَن سنجری چِشْتِی اَجمیری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی کا مَزارِ اَقدس ہِند کے مشہور شہر اجمیر شریف (صوبہ راجستھان شمالی ہند) میں ہے۔ جہاں ہر سال آپ کا عُرسِ مُبارک ۶ رَجَبُ الْمُرَجَّب کو نہایت تُزک و اِحتِشَام کے ساتھ منایا جاتا ہے اور اسی تاریخ کی نسبت سے عُرس مُبارک کو "چھٹی شریف" بھی کہا جاتا ہے، اس عُرس میں ملک وبیرونِ ملک سے ہزاروں عاشقانِ رسول بڑے جوش وجذبے سے شرکت کرکے خواجہ غریب نواز رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے اپنی عَقِیْدَت کا اظہار کرتے ہیں۔

خواجہ کے صدقے صحت یابی

اعلیٰ حضرت امامِ اہلسنَّت، مولانا شاہ امام احمد رضا خان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن فرماتے ہیں: حضرت خواجہ

1 ... اللہ کے خاص بندے عبدہ، ص ۵۲۱ ملخصاً وغیرہ

(غریب نواز رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ) کے مزار سے بہت کچھ فُیُوض و برکات حاصل ہوتے ہیں، مولانا برکات احمد صاحب مرحوم جو میرے پیر بھائی اور میرے والدِ ماجد رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے شاگرد تھے، اُنہوں نے مجھ سے بیان کیا کہ میں نے اپنی آنکھوں سے دیکھا کہ ایک غیر مُسْلِم جس کے سَر سے پیر تک پھوڑے تھے، اللہ عَزَّوَجَلَّ ہی جانتا ہے کہ کس قَدْر تھے، ٹھیک دوپہر کو آتا اور درگاہ شریف کے سامنے گرم کنکروں اور پتھروں پر لَوٹتا اور کہتا "کھواجہ اَگَن (یعنی اے خواجہ غریب نواز رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ جَلَن) لگی ہے"۔ تیسرے روز میں نے دیکھا کہ بالکل اچھا ہوگیا ہے۔[1]

خواجۂ ہند وہ دربار ہے اعلیٰ تیرا
کبھی محروم نہیں مانگنے والا تیرا

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

بیان کا خلاصہ

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آپ نے خواجہ غریب نواز رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی مبارک زندگی کے بارے میں سُنا کہ کس طرح ایک وَلِیُّ اللہ کے ادب کی برکت سے آپ کے دل کی دنیا بدلی، آپ نے وِراثت میں ملنے والا باغ اور دیگر سامان راہِ خدا میں صدقہ کردیا اور خود حُصولِ علمِ دِین کے لئے راہِ خدا کے مُسافر بن گئے، ظاہری عُلوم کی تکمیل کے بعد مُرشِدِ کامل کی جستجو میں خواجہ عثمان ہارَوَنی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے پاس پہنچے اور بیس سال تک ان کی صحبت میں رہ کر وہ مقام حاصل کرلیا کہ جب بارگاہِ رِسالت

1 . . . ملفوظات اعلیٰ حضرت، ص ۳۸۴

میں حاضر ہوئے تو پیارے آقا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے آپ کو ہند کی ولایت عطا فرمائی، آپ کے کردار و عمل سے متأثر ہو کر لاکھوں غیر مُسلم مشرف بہ اسلام ہوئے۔ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی مُبارک عادات میں سادگی، کم کھانا، پڑوسیوں سے حُسنِ سلوک سے پیش آنا، عفو درگزر کرنا نیز مسلمان بھائی کی پردہ پوشی کرنا وغیرہ شامل ہیں۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ ہمیں بھی بُزرگانِ دِین کے نقشِ قدم پر چلنے اور ان سے خوب مَحَبَّت و عقیدت رکھنے کی توفیق عطا فرمائے۔

اٰمین بجاہِ النبی الامین صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وسلَّم

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

مجلس مزاراتِ اولیاء

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ دعوتِ اسلامی دنیا بھر میں نیکی کی دعوت عام کرنے، سُنّتوں کی خوشبو پھیلانے، عِلمِ دِین کی شمعیں جلانے میں مصروف ہے۔ دنیا کے کم و بیش 192 ممالک میں اس کا مَدَنی پیغام پہنچ چکا ہے۔ ساری دنیا میں مَدَنی کام کو مُنَظَّم کرنے کے لئے تقریباً 95 سے زیادہ شعبہ جات قائم ہیں، انہی میں سے ایک شعبہ "مجلسِ مزاراتِ اولیاء" بھی ہے، اس مجلس کے ذِمہ داران دیگر مدنی کاموں کے ساتھ ساتھ بُزرگانِ دِین کے مزاراتِ مبارکہ پر حاضر ہو کر مختلف دینی خِدمات سر انجام دیتے ہیں۔ مثلاً حتَّی المقدُور صاحبِ مزار کے عُرس کے موقع پر اِجتماعِ ذکر و نعت کا اِنْعِقاد، مزارات سے مُلحِقہ مساجِد میں عاشِقانِ رسول کے مَدَنی قافلے سفر کروانا اور بالخُصُوص عُرس کے دنوں میں مزار شریف کے احاطے میں سُنّتوں بھرے مَدَنی حلقے لگانا، جن میں وُضو، غُسل، تیمم، نماز اور ایصالِ ثواب کا طریقہ، مزارات پر حاضری کے آداب اور سرکارِ مدینہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی سُنّتیں سکھائی جاتی

ہیں نیز دعوتِ اسلامی کے ہفتہ وار سُنّتوں بھرے اجتماعات میں شرکت، مدنی قافلوں میں سفر اور مدنی انعامات پر عمل کی ترغیب بھی دلائی جاتی ہے، ایامِ عُرس میں صاحبِ مزار کی خدمت میں ڈھیروں ڈھیر ایصالِ ثواب کے تحائف پیش کرنا نیز صاحبِ مزار بُزرگ کے سَجادہ نشین، خُلَفا اور مَزارات کے مُتَوَلّی صاحبان سے وقتاً فوقتاً ملاقات کرکے اِنہیں دعوتِ اسلامی کی خِدمات، جامعاتُ المدینہ و مدارِسُ المدینہ اور ملک و بیرونِ ملک ہونے والے مَدَنی کاموں سے آگاہ کرنا وغیرہ۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ دعوتِ اسلامی کو دن دُگنی رات چُگنی ترقی عطا فرمائے۔ اٰمین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

بارہ(12) مدنی کاموں میں حصّہ لیجئے!

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اگر ہم اَولیاءُ اللہ کے نقشِ قدم پر چلتے ہوئے زندگی گزارنا چاہتے ہیں تو تبلیغِ قرآن و سُنَّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے وابستہ ہوجائیں۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ یہ وہ مدنی ماحول ہے جس نے بزرگانِ دِین کے طریقے پر چلتے ہوئے تمام مسلمانوں کو اپنی اور ساری دنیا کے لوگوں کی اصلاح کی کوشش کا ذہن دیا اور نیکی کے کاموں میں ترقی کے لئے ذیلی حلقے کے 12 مدنی کاموں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینے کی ترغیب بھی دلائی ہے۔ ذیلی حلقے کے ان 12 مدنی کاموں میں سے ایک مدنی کام نمازِ فجر کے بعد مَدَنی حَلْقہ بھی ہے۔ جس میں روزانہ، تین آیاتِ قرآنی کی تلاوت مع تَرْجَمَۂ کنزالایمان و تفسیر خزائنُ العرفان / تفسیر نورُالعرفان / تفسیر صِراطُ الجنان، درسِ فیضانِ سُنَّت (4 صفحات) اور شَجَرہ قادِریہ، رَضَویہ، ضیائیہ، عطاریہ پڑھا جاتا ہے۔ قرآنِ مجید پڑھنے پڑھانے اور سمجھنے سمجھانے کی تو کیا بات ہے۔

نبیِّ مکرّم ، نُورِ مُجسَّم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ مُعظَّم ہے: خَیْرُکُمْ مَنْ تَعَلَّمَ الْقُراٰنَ وَعَلَّمَہٗ، یعنی تم میں بہترین شَخْص وہ ہے جس نے قرآن سیکھا اور دوسروں کو سکھایا۔

(بخاری، کتاب فضائل القرآن، باب خیرکم من تعلم...الخ، ۳/۴۱۰، حدیث: ۵۰۲۷)

حضرتِ سیّدُنا اَنَس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے رِوایت ہے کہ رسولِ اکرم، نُورِ مُجسَّم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم نے اِرْشاد فرمایا: جس شَخْص نے قرآنِ پاک سیکھا اور سکھایا اور جو کچھ قرآنِ پاک میں ہے، اس پر عمل کیا، قرآن شریف اس کی شفاعت کرے گا اور جنّت میں لے جائے گا۔

(تاریخ ابن عساکر، ۴۱/۳، معجم کبیر، ۱۰/۱۹۸ حدیث: ۱۰۴۵۰)

ایک اور حدیث پاک میں ہے: جس شَخْص نے قرآنِ مجید کی ایک آیت یا دِین کی کوئی سنّت سکھائی قِیامت کے دن اللہ عَزَّوَجَلَّ اس کے لئے ایسا ثواب تیار فرمائے گا کہ اس سے بہتر ثواب کسی کے لئے بھی نہیں ہو گا۔ (جمع الجوامع، ۷/۲۸۱، حدیث: ۲۲۴۵۴)

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ دعوتِ اسلامی کا مدنی ماحول ہمیں اَوْلیاءُ اللہ سے مَحَبَّت، ذکر و دُرُود کی عادت ، نیکیوں کی طرف رغبت اور گناہوں سے نفرت کا ذہن دیتا ہے۔ اس مدنی ماحول کی برکت سے بہت سے اسلامی بھائی گُناہوں بھری زِندگی چھوڑ کر سُنَّتوں کے مُطابق زِندگی گُزارنے والے بن رہے ہیں۔ آیئے ایک مَدَنی بہار آپ کے گوش گُزار کرتا ہوں۔

سنّتوں کی بہار

ایک اسلامی بھائی اپنی داستانِ عشرت کے خاتمے کے اَحوال کچھ یوں بیان کرتے ہیں کہ دعوتِ اسلامی کے مشکبار مَدَنی ماحول سے وابستہ ہونے سے قبل اللہ عَزَّوَجَلَّ کی ناراضی والے کاموں میں ایامِ زیست (زندگی کے دن) برباد کر رہا تھا۔ فلمیں ڈرامے دیکھنے اور گانے باجے سُننے کا بہت شوقین تھا۔ اگر

کبھی سفر پر جانا ہوتا تو ایسی بس میں بیٹھنا پسند کرتا جس میں فلمیں اور گانے باجے چلتے ہوں، میری زندگی میں سُنّتوں کی بہاریوں نمودار ہوئی کہ ایک دن عشا کی نماز پڑھنے مسجد میں جانا ہوا۔ نماز کے بعد ایک مبلغِ دعوتِ اسلامی نے بڑے دلنشین انداز میں درسِ فیضانِ سُنَّت دینا شروع کیا، میں بھی قریب جا کر بیٹھ گیا اور بغور درس سُننے لگا، فیضانِ سُنَّت کے عام فہم الفاظ سُن کر اس قدر مُتاثر ہوا کہ باقاعدگی سے درسِ فیضانِ سُنَّت سُننا میرا معمول بن گیا۔ ربیعُ الاوّل کے مبارک مہینے میں اسلامی بھائیوں کے ترغیب دلانے پر امیرِ اہلسنَّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کا **"مدنی مذاکرہ"** مدنی چینل پر دیکھنے و سُننے کا موقع ملا۔ آپ دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے علم و حکمت کے مدنی پُھول سُن کر ایمان تازہ ہو گیا، قبر و حشر کی تیاری کی فکر ذہن میں گردش کرنے لگی، لہٰذا میں نے زندگی کی بقیہ سانسوں کو غنیمت جانتے ہوئے دعوتِ اسلامی کا سُنّتوں بھرا مشکبار مدنی ماحول اپنا لیا اور امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے عطا کردہ مدنی مقصد "مجھے اپنی اور ساری دُنیا کے لوگوں کی اصلاح کی کوشش کرنی ہے" کے تحت نیکی کی دعوت کی دُھومیں مچانے میں مشغول ہو گیا۔ تادمِ تحریر ذیلی سطح پر مدنی قافلہ ذِمّہ دار کی سَعادت ملی ہوئی ہے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بیان کو اِختِتام کی طرف لاتے ہوئے سنّت کی فضیلت اور چند سُنّتیں اور آداب بَیان کرنے کی سَعادَت حاصِل کرتا ہوں۔ تاجدارِ رسالت، شَہَنْشاہِ نُبُوَّت، مُصْطَفٰے جانِ رحمت، شمعِ بزمِ ہدایت، نَوشَۂ بزمِ جنّت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا فرمانِ جنّت نشان ہے: جس نے میری سنّت سے مَحبَّت کی اُس نے مجھ سے مَحبَّت کی اور جس نے مجھ سے مَحبَّت کی وہ جنّت میں میرے ساتھ ہو گا۔[1]

سینہ تری سُنَّت کا مدینہ بنے آقا

---

1 . . . مشكاة المصابيح، كتاب الايمان، باب الاعتصام بالكتاب والسنة، ۱/۹۷، حديث: ۱۷۵

جنّت میں پڑوسی مجھے تم اپنا بنانا

لباس کے مدنی پھول

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آیئے بانیِ دعوتِ اسلامی، شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے رسالے "163 مدنی پھول" سے لباس کے چند مدنی پُھول سُنتے ہیں۔

فرمانِ مصطفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ ہے: ❀ جِنّ کی آنکھوں اور لوگوں کے سِتْر کے درمیان پَردہ یہ ہے کہ جب کوئی کپڑے اُتارے تو بِسْمِ اللّٰہِ کہہ لے۔ (معجم الاوسط، ۲/۵۹، حدیث:۲۵۰۴) مُفَسّرِ شہیر حکیمُ الاُمَّت حضرت مفتی احمد یار خان عَلَیْہِ رَحمَۃُ الرَّحْمٰن فرماتے ہیں: جیسے دیوار اور پَردے لوگوں کی نگاہ کے لئے آڑ بنتے ہیں اَیسے ہی یہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کا ذِکر جِنّات کی نِگاہوں سے آڑ بنے گا کہ جِنّات اُس کو دیکھ نہ سکیں گے۔ (مرآۃ المناجیح، ۱/ ۲۶۸) ❀ جو باوُجودِ قُدرت زیب وزِینَت کا لِباس پہننا تواضُع (یعنی عاجِزی) کے طور پر چھوڑ دے اللہ عَزَّوَجَلَّ اُس کو کَرامت کا حُلّہ پہنائے گا۔ (ابوداود، کتاب الادب، باب من کظم غیظا، ۴/۳۲۶، حدیث:۴۷۷۸) ❀ لِباس حَلال کمائی سے ہو اور جو لِباس حَرام کمائی سے حاصل ہوا ہو، اُس میں فَرض و نَفْل کوئی نماز قبول نہیں ہوتی۔ (کشف الالتباس فی استحباب اللباس، ص۳۶) ❀ (لباس) پہنتے وَقْت سیدھی طَرَف سے شُرُوع کیجئے (کہ سُنّت ہے) مَثَلاً جب کُرتا پہنیں تو پہلے سیدھی آستین میں سیدھا ہاتھ داخِل کیجئے پھر اُلٹا ہاتھ اُلٹی آستین میں۔ (کشف الالتباس فی استحباب اللباس، ص۴۳) ❀ اِسی طَرح پاجامہ پہننے میں پہلے سیدھے پائینچے میں سیدھا پاؤں داخِل کیجئے اور جب (کُرتا یا پاجامہ) اُتارنے لگیں تو اس کے برعکس (اُلٹ) کیجئے یعنی اُلٹی طَرَف سے شُرُوع کیجئے۔ ❀ دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃُ المدینہ کی مطبوعہ 1197 صَفحات پر مشتمل کتاب، "بہارِ شریعت" جلد

3صفحہ 409 پر ہے: سُنّت یہ ہے کہ دامَن کی لمبائی آدھی پِنڈلی تک ہو اور آستین کی لمبائی زِیادہ سے زِیادہ اُنگلیوں کے پوروں تک اور چوڑائی ایک بالِشْت ہو۔(ردالمحتار، ۹/۵۷۹)❀سُنّت یہ ہے کہ مَرد کا تہبند یا پاجامہ ٹخنے سے اُوپر رہے۔(مراٰۃالمناجیح،۶/۹۴)❀مَرد مَردانہ اور عَوْرت زَنانہ ہی لِباس پہنے۔ چھوٹے بچّوں اور بچیوں میں بھی اِس بات کالحاظ رکھئے۔

طرح طرح کی ہزاروں سُنّتیں سیکھنے کے لئے مکتبۃُ المدینہ کی مطبوعہ دو کُتُب، **بہارِ شریعت** حصّہ 16(304صفحات) نیز 120 صَفَحات کی کتاب **"سُنّتیں اور آداب"** ھدِیَّۃً حاصِل کیجئے اور پڑھئے۔ سُنّتوں کی تربیّت کاایک بہترین ذَرِیعہ دعوتِ اسلامی کے مَدَنی قافلوں میں عاشِقانِ رسول کے ساتھ سُنّتوں بھرا سَفَر بھی ہے۔

مجھ کو جَذبہ دے سفر کرتا رہوں پَرْوَرْدگار
سُنَّتوں کی تربیَّت کے قافلے میں بار بار

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط

اَمَّا بَعْدُ ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہ وَعَلٰی اٰلِكَ وَاَصْحٰبِكَ یَا حَبِیْبَ اللّٰہ

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا نَبِیَّ اللّٰہ وَعَلٰی اٰلِكَ وَاَصْحٰبِكَ یَا نُوْرَ اللّٰہ

نَوَیْتُ سُنَّتَ الْاِعْتِکَاف (ترجمہ: میں نے سنّتِ اعتکاف کی نیّت کی)

جب بھی مسجد میں داخل ہوں، یاد آنے پر نفلی اعتکاف کی نیّت فرمالیا کریں، جب تک مسجد میں رہیں گے، نفلی اعتکاف کا ثواب حاصل ہوتا رہے گا اور ضمناً مسجد میں کھانا، پینا، سونا بھی جائز ہو جائے گا۔

دُرود شریف کی فضیلت

سرکارِ مدینہ مُنَوَّرہ، سردارِ مکہ مُکرَّمہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا فرمانِ دِلنشین ہے: فرض حج کرو، بے شک اس کا اَجر بیس (20) غَزوات میں شرکت کرنے سے زِیادہ ہے اور مجھ پر ایک مرتبہ دُرُودِ پاک پڑھنا اس کے برابر ہے۔ (فردوس الاخبار، ۲/۲۰۷ حدیث ۲۴۸۴)

بچیں بے کار باتوں سے پڑھیں اے کاش کثرت سے
ترے محبوب پر ہر دم دُرُودِ پاک ہم مولیٰ

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب ! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! حُصُولِ ثواب کی خاطر بَیان سُننے سے پہلے اَچّھی اَچّھی نیّتیں کر لیتے ہیں۔ فَرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ **"نِیَّۃُ الْمُؤْمِنِ خَیْرٌ مِّنْ عَمَلِہٖ"** مُسلمان کی نِیَّت اُس کے عمل سے بہتر ہے۔ (اَلْمُعْجَمُ الْکبِیر لِلطّبرانی ج ۶ ص ۱۸۵ حدیث ۵۹۴۲)

دو مَدَنی پھول: (۱) بِغیر اَچّھی نِیَّت کے کسی بھی عملِ خَیر کا ثواب نہیں ملتا۔

(۲) جتنی اَچّھی نیّتیں زِیادہ، اُتنا ثواب بھی زِیادہ۔

بَیان سُننے کی نیّتیں:

نگاہیں نیچی کیے خُوب کان لگا کر بَیان سُنُوں گا ❀ ٹیک لگا کر بیٹھنے کے بجائے عِلْمِ دِیْن کی تعظیم کی خاطر جہاں تک ہو سکا دوزانو بیٹھوں گا ❀ ضَرورَتاً سِمَٹ سَرَک کر دوسرے کے لیے جگہ کُشادہ کروں گا ❀ دھکّا وغیرہ لگا تو صبر کروں گا، گھورنے، جِھڑکنے اور اُلجھنے سے بچوں گا ❀ صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْبِ، اُذْکُرُوا اللّٰہَ، تُوبُوْا اِلَی اللّٰہِ وغیرہ سُن کر ثواب کمانے اور صدا لگانے والوں کی دل جُوئی کے لئے بُلند آواز سے جواب دوں گا ❀ بَیان کے بعد خُود آگے بڑھ کر سَلَام و مُصَافَحَہ اور اِنْفِرادی کوشش کروں گا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

بَیان کرنے کی نیّتیں:

میں بھی نِیَّت کرتا ہوں ❀ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کی رِضا پانے اور ثواب کمانے کے لئے بَیان کروں گا ❀ دیکھ کر بَیان کروں گا ❀ پارہ 14، سُوْرَۃُ النَّحْل، آیت 125: **اُدْعُ اِلٰى سَبِیْلِ رَبِّكَ بِالْحِكْمَةِ وَ الْمَوْعِظَةِ الْحَسَنَةِ** (تَرْجَمۂ کنزالایمان: اپنے رَبّ کی راہ کی طرف بُلاؤ پکّی تدبیر اور اَچّھی نصیحت سے) اور بُخاری شریف (حدیث 3461) میں وارِد اِس فرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم: **بَلِّغُوْا عَنِّیْ وَلَوْ اٰیَةً۔** یعنی "پہنچادو میری طرف سے اگرچِہ ایک ہی آیت ہو" میں دیئے ہوئے اَحکام کی پَیْروی کروں گا ❀ نیکی کا حکم دوں گا اور بُرائی سے مَنْع کروں گا ❀ اَشْعار پڑھتے نیز عَرَبی، اَنگریزی اور مُشْکِل اَلفاظ بولتے وَقْت دل کے اِخْلَاص پر تَوَجُّہ رکھوں گا یعنی اپنی عِلْمِیَّت کی دھاک بِٹھانی مَقْصُود ہوئی تو بولنے سے بچوں گا

❀مَدَنی قافلے، مَدَنی انعامات، نیز عَلاقائی دَوْرہ برائے نیکی کی دعوت وغیرہ کی رَغْبت دِلاؤں گا ❀ قَہْقَہہ لگانے اور لگوانے سے بچوں گا ❀ نظر کی حِفاظَت کا ذِہن بنانے کی خاطِر حتَّی الْاِمْکان نگاہیں نیچی رکھوں گا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

ایک نوجوان کی توبہ:

دعوتِ اسلامی کے اِشاعَتی اِدارے مکتبۃُ المدینہ کی شائع کردہ 649 صفحات پر مشتمل کتاب **"حکایتیں اور نصیحتیں"** کے صفحہ 363 پر ہے: ایک دن حضرت سَیِّدُنا مَنْصُور بن عمّار عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْغَفَّار لوگوں کو وَعْظ و نصیحت کرنے کے لئے مِنْبر پر تشریف لائے اور انہیں عذابِ اِلٰہی سے ڈرانے اور گناہوں پر ڈانٹنے لگے۔ قریب تھا کہ لوگ شِدَّتِ اِضْطِراب سے تَڑپ تَڑپ کر مَر جاتے۔ اس محفل میں ایک گُنہگار نوجوان بھی مَوْجُود تھا، جو اپنے گناہوں کی وَجہ سے قَبْر میں اُترنے کے مُتَعَلِّق کافی پریشان تھا۔ جب وہ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے اِجتماع سے واپس گیا تو یُوں لگتا تھا جیسے بیان اس کے دل پر بہت زِیادہ اَثَر اَنداز ہو چُکا ہو۔ وہ اپنے گُناہوں پر نادِم ہو کر اپنی ماں کی خِدْمت میں حاضر ہوا اور عرض کی: "اے میری امّی جان! آپ چاہتی تھیں کہ میں شیطانی لَہْو ولَعِب اور خُدائے رَحْمٰن عَزَّوَجَلَّ کی نافرمانی چھوڑ دوں، لہٰذا آج سے میں اسے تَرک کرتا ہوں۔" اور اس نے اپنی امّی جان کو یہ بھی بتایا کہ میں حضرت سیِّدُنا مَنْصُور بن عمّار عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْغَفَّار کے اِجتماعِ پاک میں حاضر ہوا اور اپنے گُناہوں پر بہت نادِم ہوا۔ چُنانچہ، ماں نے کہا: "اے میرے بیٹے! تمام خُوبیاں اللہ عَزَّوَجَلَّ کے لئے ہیں، جس نے تجھے بڑے اچھے اَنداز سے اپنی بارگاہ کی طرف لوٹایا اور گُناہوں کی بیماری سے شِفا عَطا فرمائی اور مجھے قَوِی اُمید ہے کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ میرے تجھ پر رونے کے سبب تجھ پر ضَرور رَحم فرمائے گا اور تجھے قَبول فرما کر تجھ پر اِحْسان فرمائے گا، پھر اس نے پوچھا: اے بیٹے! نصیحت بھرا بیان سُنتے وَقْت تیرا کیا حال تھا؟" تو اس نے جواب میں چند اَشْعار پڑھے، جن کا مفہوم یہ ہے:

"میں نے توبہ کے لئے اپنا دامن پھیلا دیا ہے اور اپنے آپ کو مَلامت کرتے ہوئے مُطِیْع و فرماں بردار بن گیا ہوں۔ جب بیان کرنے والے نے میرے دِل کو اِطاعتِ خُداوَندی کی طرف بُلایا تو میرے دل کے تمام قُفْل (یعنی تالے) کُھل گئے۔ اے میری امّی جان! کیا میرا مالک و مولیٰ عَزَّوَجَلَّ میری گُناہوں بھری زِنْدگی کے باوُجُود مجھے قَبول فرمالے گا۔ ہائے اَفْسوس! اگر میرا مالک مجھے ناکام و نامُراد واپس لوٹا دے یا اپنی بارگاہ میں حاضِر ہونے سے روک دے تو میں ہَلاک ہو جاؤں گا۔"

پھر وہ نوجوان دن کو روزے رکھتا اور راتوں کو قِیام کرتا، یہاں تک کہ اس کا جسم لاغَر و کمزور ہو گیا، گوشت جَھڑ گیا، ہڈیاں خُشک ہو گئیں اور رَنگ زَرْد ہو گیا۔ ایک دن اس کی والدۂ مُحترمہ اس کے لئے پیالے میں سَتُّو لے کر آئی اور اِصْرار کرتے ہوئے کہا: "میں تجھے اللہ عَزَّوَجَلَّ کی قسم دے کر کہتی ہوں کہ یہ پی لو، تمہارا جسم بہت مَشَقَّت اُٹھا چکا ہے۔" چنانچہ، ماں کی بات مانتے ہوئے جب اس نے پیالہ ہاتھ میں لیا تو بے چینی و پریشانی سے رونے لگا اور اللہ عَزَّوَجَلَّ کے اس فرمانِ عالیشان کو یاد کرنے لگا:

يَّتَجَرَّعُهٗ وَلَا يَكَادُ يُسِيْغُهٗ تَرجَمۂ کنزالایمان: بمشکل اس کا تھوڑا تھوڑا گُھونٹ لے گا اور گلے سے نیچے اُتارنے کی اُمّید نہ ہو گی۔ (پ13، ابراھیم:17) پھر اس نے زور زور سے رونا شُروع کر دیا اور زمین پر گِر گیا۔ دیکھتے ہی دیکھتے اس کا طائرِ رُوح قَفَسِ عُنْصُری سے پرواز کر گیا۔ (حکایتیں اور نصیحتیں، ص ۳۶۳)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے، دن رات گُناہوں میں مَشْغُول رہنے والا نوجوان ایک اِجْتماع میں حاضِر ہوا اور اس میں ہونے والے رِقّت انگیز بیان کو سُنا، تو اس کے دل میں ایسا مدنی انقلاب برپا ہوا کہ ساری ساری رات اللہ عَزَّوَجَلَّ کی عبادت کرتا، دن میں روزہ رکھتا اور سچی توبہ کرنے کے بعد بھی خوفِ خدا کے باعث ہر وَقْت اپنے سابِقہ گُناہوں پر نادِم رہتا، اسی کیفیّت میں وہ اس دُنیا سے رُخصَت

ہوا۔اس حکایت سے ہمیں یہ درس ملا کہ نیک اِجتماعات میں شِرکت کرنا بڑی سَعادَت کی بات ہے کہ اس کی بَرَکت سے جہاں اَجر وثواب کا ڈھیروں خَزانہ ہاتھ آتا ہے، وہیں بہت سے لوگوں کو توبہ کی بھی توفیق نصیب ہوتی ہے۔ ہمیں بھی دعوتِ اسلامی کے سُنَّتوں بھرے اجتماعات میں نیز ہر ہفتے ہونے والے مدنی مذاکرے میں اجتماعی طور پر ضَرور شِرکت کرنی چاہیے کہ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ یہ مُبارَک اجتماعات، تلاوتِ قُرآن، نعتِ رَحْمتِ عَالمیان، سُنَّتوں بھرے بیان، رِقَّت اَنگیز دُعا اور صَلوٰۃ وسَلام اور امیرِ اہلسنّت دامت برکاتہم العالیہ کی طرف سے دیے جانے والے علم وحکمت سے مالا مال رنگ برنگے مدنی پھولوں کے مدنی گُلدستوں سے سجے ہوتے ہیں۔ان اجتماعات میں شِرکت کی بَرَکت سے نہ صِرف علمِ دین سیکھنے کا مَوقع ہاتھ آتا ہے بلکہ حُقُوقُ اللہ کی پاسداری کے ساتھ ساتھ گُناہوں سے توبہ کرکے نیکیاں کرنے اور سُنَّتوں پر عمل کا ذِہن بھی بنتا ہے۔

تُو گُناہوں کو کر مُعاف اللہ
میری مَقْبول مَعْذرت فرما
مُصْطفٰے کا وَسیلہ توبہ پر
تُو عِنایت مُداوَمت فرما

(وسائلِ بخشش، ص۷۵)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

بار بار توبہ کیجئے!

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رَحْمتیں بے حَد وبے حِساب ہیں، وہ اپنے بندوں کی

ساری خَطاؤں کو مُعاف فرمادیتا ہے، لہٰذا بندوں کو بھی اپنی توبہ پر قائم رہنا چاہیے۔ یادرکھئے! توبہ کی تین(3) شرائط ہیں، اگر ان شرطوں پر عمل کیا جائے تو ہی سچی توبہ مانی جائے گی۔ وہ تین(3) شرطیں یہ ہیں:

توبہ کے ارکان

(۱)ماضی پر ندامت (یعنی جو گناہ کیا اس پر ندامت)(۲)ترکِ گناہ (یعنی گناہ کو چھوڑ دینا)(۳) یہ عزم (پکا ارادہ) کرنا کہ آئندہ گناہ نہیں کروں گا۔(منح الروض الازھر، تعریف التوبۃ ومراتبھا وامثلۃ علیھا، ص۴۳۶)

اعلیٰ حضرت، امامِ اہلسُنَّت امام احمد رضا خان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن فرماتے ہیں: سچی توبہ کے یہ معنی ہیں کہ گُناہ پر اس لئے کہ وہ اس کے رَبّ عَزَّوَجَلَّ کی نافرمانی تھی نادِم وپریشان ہو کر فوراً چھوڑ دے اور آئندہ کبھی اس گُناہ کے پاس نہ جانے کا سچے دِل سے پُورا عَزْم کرے جو چارۂ کار اس کی تلافی کا اپنے ہاتھ میں ہو بَجالائے۔(فتاویٰ رضویہ ۲۱/۱۲۱)

لہٰذا ہمیں بھی توبہ کی شرائط کو ملحوظ رکھتے ہوئے توبہ کرتے رہنا چاہیے، اگر پھر بھی بتقاضائے بَشریَّت کوئی گُناہ سَرزَد ہو جائے تو فوراً ربّ تعالیٰ کی بارگاہ میں بَصَد عاجِزی واِنکساری گُناہ پر نادِم ہوتے ہوئے توبہ کیجئے، اگر پھر گناہ کر بیٹھیں تو پھر توبہ کرلیجئے، پھر خَطا ہوجائے تو پھر توبہ کیجئے اور ہر وَقْت اللہ عَزَّوَجَلَّ کا خوف پیشِ نظر رکھئے، اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ گُناہوں سے بچنے کا ذِہن بنے گا۔

تیرا خوفِ خُدا، تیری شَفاعت کریگا

حضرت سَیِّدُنا رَبیعہ بن عُثمان تیمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَلِی فرماتے ہیں: "ایک شخص بہت زِیادہ گُناہگار تھا، اس کے شب وروز اللہ عَزَّوَجَلَّ کی نافرمانی میں گُزرتے۔ وہ گُناہوں کے گہرے سَمُندر میں غَرق تھا۔ پھر اللہ عَزَّوَجَلَّ نے اس کے ساتھ بھلائی کا اِرادہ فرمایا اور اس کے دِل میں اِحساس پیدا فرمایا کہ اپنے آپ پر

غور کر، تُو کس رَوِش پر چل رہا ہے، اللہ عَزَّوَجَلَّ جب اپنے کسی بندے کے ساتھ بھلائی کا اِرادہ کرتا ہے تو اسے اِحساس اور گُناہوں پر نَدامت کی توفیق عَطا فرما دیتا ہے، اس پر بھی پاک پروَرْدْگار عَزَّوَجَلَّ نے کرم فرمایا اور اسے اپنے گناہوں پر شَرمِندَگی ہوئی، غَفلَت کے پردے آنکھوں سے ہَٹ گئے۔ سوچنے لگا کہ بہت گُناہ ہوگئے، اب پاک پروَرْدْگار عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ میں توبہ کر لینی چاہیے۔

چنانچہ اس نے اپنی زَوجہ سے کہا: "میں اپنے سابقہ تمام گُناہوں پر نادِم ہوں اور اپنے پاک پروردگار عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ میں توبہ کرتا ہوں، وہ رحیم وکریم پروردگار عَزَّوَجَلَّ میرے گُناہوں کو ضَرور مُعاف فرمائے گا۔ میں اب کسی ایسی ہَستی کی تلاش میں جارہا ہوں جو اللہ عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ میں میری سِفارِش کرے۔"

اتنا کہنے کے بعد وہ شخص صحراء کی طرف چل دیا۔ جب ایک وِیران جگہ پہنچا تو زور زور سے پُکارنے لگا: ”اے زمین! تُو اللہ عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ میں میرے لئے شَفیع بن جا، اے آسمان! تُو میرا شَفیع بن جا، اے اللہ عَزَّوَجَلَّ کے مَعْصُوم فرشتو! تم ہی میری سِفارِش کردو۔“ وہ زاروقطار روتا رہا اور اسی طرح صَدائیں بُلند کرتا رہا۔ ہر ہر چیز سے کہتا کہ تم میری سفارش کرو، میں اب اپنے گُناہوں پر شرمندہ ہوں اور سچے دل سے تائب ہوگیا ہوں۔ وہ شخص مُسلسل اسی طرح پُکارتا رہا، بالآخر روتے روتے بے ہوش ہوکر زمین پر مُنہ کے بَل گر گیا، اس کی اس طرح سے آہ وزاری اور گُناہوں پر نَدامت کا یہ اَنداز مقبول ہوا اور اس کی طرف ایک فرشتہ بھیجا گیا، جس نے اسے اُٹھایا اور اس کے سر سے گرد وغیرہ صاف کی اور کہا: "اے اللہ عَزَّوَجَلَّ کے بندے! تیرے لئے خُوشخبری ہے کہ تیری توبہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ میں قَبول ہوگئی ہے۔" اس پر وہ بہت خُوش ہوا اور کہنے لگا: "اللہ عَزَّوَجَلَّ آپ پر رحم فرمائے، اللہ عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ میں میری سِفارِش کون کریگا؟ وہاں میرا شَفیع کون ہوگا؟" فرشتے نے جواب دیا: "تیرا اللہ عَزَّوَجَلَّ سے ڈرنا، یہ ایک

ایسا عمل ہے جو تیرا شفیع ہو گا اور تیرا یہی عمل بارگاہِ خداوندی میں تیری سِفارِش کریگا۔

(عیون الحکایات، ص:۱۷۳)

سُبْحٰنَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ! صَد ہزار آفرین اس نوجوان پر کہ جب اس پر گُناہوں کے سبب اللہ عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ میں شَرمندہ ہونے کا خَوف غالب آیا، تواس نے اپنے تَمام گُناہوں سے سچی توبہ کرلی اور روزِ قیامت اللہ عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ میں اپنی سِفارِش کرنے والے کی تلاش میں نکلا تو اللہ عَزَّوَجَلَّ نے ایک فرشتے کے ذَرِیعے اسے توبہ قبول ہو جانے کی خُوشخبری سُنائی۔ یقیناً جن خُوش نصیبوں کو صحیح معنوں میں اللہ عَزَّوَجَلَّ کا خوف نصیب ہو جائے، وہ خَلوَت ہو یا جَلوَت، ہر حال میں اللہ عَزَّوَجَلَّ سے ڈرتے ہیں اور اِرتکابِ گُناہ سے بچنے کی کوشش کرتے ہیں۔

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بِلاشُبہ خوفِ خُدا ہماری اُخرَوِی نَجات کے لئے بڑی اَہمیّت کا حامل ہے، کیونکہ عبادات کی بَجا آوری اور مَنْہِیّات (یعنی ممنوع چیزوں) سے باز رہنے کا عظیم ذَرِیعہ خوفِ خدا ہے۔ نبیِّ اکرم، نُورِ مجسَّم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا، ”رَاْسُ الْحِکْمَۃِ مَخَافَۃُ اللّٰہِ“ یعنی حکمت کا سَرچشمہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کا خوف ہے۔ (شعب الایمان، باب فی الخوف من اللہ تعالی، ۱/۴۷۰، حدیث:۷۴۴)

لِہٰذا! دُنیَوی رونقوں، مَسرَّتوں اور رَعنائیوں میں کھو کر حسابِ آخرت کے مُعاملے میں غَفلَت کا شِکار ہو جانا، یقیناً نادانی ہے۔ یاد رکھئے! ہماری نَجات اسی میں ہے کہ ہم رَبِّ کائنات عَزَّوَجَلَّ اور اس کے پیارے حبیب صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے اَحکامات پر عمل کرتے ہوئے اپنے لئے نیکیوں کا ذَخیرہ اِکٹھا کریں اور گُناہوں کے اِرتکاب سے پرہیز کریں۔

اس مَقصدِ عظیم میں کامیابی کیلئے ایک مسلمان کے دل میں خوفِ خدا عَزَّوَجَلَّ کا ہونا بے

حد ضَروری ہے۔ جیسا کہ اللہ تبارَکَ وَتعالیٰ پارہ4 سُوْرَۂ اٰلِ عِمران آیت نمبر 175 میں اِرشاد فرماتا ہے:

وَخَافُوْنِ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ﴿۱۷۵﴾ تَرْجَمۂ کنز الایمان: اور مجھ سے ڈرو اگر ایمان رکھتے ہو۔ (پ ٤ اٰلِ عمران: ١٧٥)

صَدرُالاُفاضِل، حضرتِ مولانا سیِّد محمد نعیمُ الدّین مُرادآبادی عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللّٰہِ الْھَادِی اس آیتِ کریمہ کے تحت فرماتے ہیں، کیونکہ اِیمان کا مُقتضا ہی یہ ہے کہ بندے کو خُدا ہی کا خوف ہو۔

حضرت سَیِّدُنا انس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے مَروی ہے کہ رحمتِ کونین صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا، "اللہ عَزَّوَجَلَّ فرمائے گا کہ اسے آگ سے نکالو، جس نے مجھے کبھی یاد کیا ہو یا کسی مقام میں میرا خوف کیا ہو۔" (شعب الایمان، باب فی الخوف من اللہ تعالیٰ، ١/ ٤٦٩، حدیث: ٧٤٠)

سردارِ دو جہان، محبوبِ رحمٰن صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا فرمانِ عبرت نشان ہے، "جو شخص اللہ عَزَّوَجَلَّ سے ڈرتا ہے، ہر چیز اس سے ڈرتی ہے اور جو اللہ عَزَّوَجَلَّ کے سوا کسی سے ڈرتا ہے تو اللہ عَزَّوَجَلَّ اسے ہر شے سے خوف زَدہ کرتا ہے۔" (شعب الایمان، باب فی الخوف من اللہ تعالیٰ، ١/ ٥٤١، حدیث: ٩٨٤)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! خوفِ خدا سے مُراد یہ ہے کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی خُفیہ تدبیر، اس کی بے نیازی، اُس کی ناراضی، اس کی گرِفت (پکڑ)، اس کی طرف سے دیئے جانے والے عذابوں، اس کے غَضَب اوراس کے نتیجے میں اِیمان کی بَربادی وغیرہ سے خوف زَدہ رہنے کا نام خوفِ خُدا ہے۔ (کفریہ کلمات.... ص: ٢٦)

خوفِ خدا سے متعلق تفصیلی معلومات یعنی خوفِ خدا کیا ہے؟ خوف کا ادنی، اعلیٰ اور درمیانہ درجہ، خوفِ خدا کا نتیجہ، خوفِ خدا کی برکات، خوفِ خدا سے رونے کی فضیلت، خوفِ خدا کے حصول کے طریقے،

انبیاء و سید الانبیاء عَلَیۡہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام اور ملائکہ، صحابہ و اولیاء کا خوف خدا، خوفِ خدا پیدا کرنے والی چند آیات وغیرہ کا علم حاصل کرنے کے لئے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ کتاب "**احیاء العلوم جلد 4**" کا مطالعہ کیجئے۔ یاد رہے! کہ صِرف قَبْر و حَشْر اور حساب و میزان وغیرہ کے حالات سُن یا پڑھ کر مَحض چند آہیں بھر لینا... یا... اپنے سَر کو چند مرتبہ اِدھر اُدھر پھرا لینا... یا... کَفِّ افسوس مل لینا... یا پھر... چند آنسو بہا لینا ہی کافی نہیں، بلکہ اس کے ساتھ ساتھ خوفِ خدا عَزَّوَجَلَّ کے **عملی** تقاضوں کو پُورا کرتے ہوئے گُناہوں کا تَرک کر دینا اور اِطاعتِ الٰہی میں مَشغول ہو جانا، اُخرِوی نَجات کے لئے بے حد ضروری ہے اور جو لوگ خوفِ خدا کے سبب اِرْتِکابِ گُناہ سے اِجْتناب کرتے ہیں، اللہ عَزَّوَجَلَّ ان کے گُناہوں کو مُعاف فرما کر اپنا مُقرَّب و محبوب بنالیتا ہے۔ چُنانچہ

عبدُ اللہ بن مُبارک رَحۡمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیۡہ کی توبہ

حضرت عبدُ اللہ بن مُبارک رَحۡمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیۡہ ایک عام سے نوجوان تھے، آپ رَحۡمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیۡہ کو ایک کنیز سے عِشْق ہو گیا تھا اور مُعاملہ کافی طُول پکڑ چُکا تھا۔ سخت سردیوں کے موسِم میں ایک بار دِیدار کے اِنتِظار میں اس کنیز کے مکان کے باہَر ساری رات کھڑے رہے یہاں تک کہ صُبح ہو گئی۔ رات بے کار گُزرنے پر دل میں مَلامت (شرمندگی) کی کَیفیَّت پیدا ہوئی اور اس بات کا شِدَّت سے اِحساس ہوا کہ اس کنیز کے پیچھے ساری رات برباد کر دی مگر کچھ ہاتھ نہ آیا، کاش! یہ رات عِبادت میں گُزاری ہوتی۔ اس تصوُّر سے دل کی دنیا زَیر وزَبَر ہو گئی اور آپ رَحۡمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیۡہ کے قلب میں مَدَنی اِنقِلاب برپا ہو گیا۔ آپ رَحۡمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیۡہ نے خالِص توبہ فرمائی، کنیز کی مَحبَّت سے جان چُھڑائی، اپنے پروَرْدگار عَزَّوَجَلَّ سے لَو

لگائی اور قلیل ہی عرصے میں وِلایَت کی اَعْلیٰ مَنْزِل پائی اور اللہ عَزَّوَجَلَّ نے شان اِس قدر بڑھائی کہ ایک بار والِدۂ ماجِدہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہَا، آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی تلاش میں نکلیں تو ایک باغ میں گُلْبُن یعنی گُلاب کے پودے کے نیچے آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو اس طرح مَحوِ خواب (یعنی سوتا) مُلاحَظہ کیا کہ ایک سانپ مُنہ میں نَرگِس کی ٹَہنی لئے مگس رانی کر رہا ہے یعنی آپ کے وُجُودِ مَسْعُود پر سے مکّھیاں اُڑا رہا ہے۔(تذکرۃ الاولیاء ج ۱ ص ۱۶۶) اللہ عَزَّوَجَلَّ کی اُن پر رَحمت ہو اور ان کے صَدقے ہماری مغفِرت ہو۔

(پردے کے بارے میں سوال جواب، ص ۳۴۳)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

عشقِ مجازی کی تباہ کاریاں

میٹھے میٹھے اِسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے! عشقِ مجازی کی آگ میں سُلگنے والے ایک نوجوان پر اللہ عَزَّوَجَلَّ کا کیسا کرم ہوا کہ اس نے خالِص توبہ کی اور عشقِ حقیقی کا جام پی کر مرتبۂ وِلایَت حاصل کرلیا۔ عشقِ مجازی کا ایسا عجیب و غریب مُعامَلہ ہے کہ عُموماً جو ایک بار اس کی لپیٹ میں آگیا، اُس کا بچ نکلنا دُشوار ہوتا ہے۔ آج کل (ہمارے مُعاشَرے میں بھی) عشقِ مَجازی کی خُوب ہوا چل رہی ہے، اِس کی سب سے بڑی وَجہ اَکثر مُسلمانوں میں اِسلامی مَعْلُومات کی کمی اور دینی ماحول سے دُوری ہے۔ اِسی سبب سے ہر طرف گناہوں کا سیلاب اُمنڈ آیا ہے! T.V ، موبائل اور اِنٹرنیٹ وغیرہ میں عِشْقِیَہ فلموں اور فِسقیہ ڈراموں کو دیکھ کر یا عشق بازِیوں کی مُبالَغہ آمیز اَخباری خبروں نیز ناولوں، بازاری ماہناموں، ڈائجسٹوں میں فَرضی عِشقیہ اَفسانوں کو پڑھ کر یا کالجوں اور یونیورسٹیوں کی مخلوط (جہاں لڑکا لڑکی ساتھ ہوں ایسی) کلاسوں میں بیٹھ کر نامَحرم رِشْتے داروں کے ساتھ خَلَط مَلَط ہو کر آپَس میں بے تکلُّفی کی دَلدَل کے اَندر

اُتر کر اکثر نوجوانوں کو کسی نہ کسی سے عِشق ہو جاتا ہے۔ پہلے یکطرفہ ہوتا ہے پھر جب فریقِ اوّل فریقِ ثانی کو مُطَّلع کرتا ہے تو بعض اَوقات دو طرفہ ہو جاتا ہے اور پھر عُمُوماً گناہ وعِصیان کا طُوفان کھڑا ہو جاتا ہے۔ فون پر جی بھر کر بے شَرمانہ بات بلکہ بے حجابانہ مُلاقات کے سلسلے ہوتے ہیں، مکتوبات وسَوغات کے تبادَلے ہوتے ہیں، شادی کے خُفیہ قَول وقَرار ہو جاتے ہیں، اگر گھر والے دِیوار بنیں تو بسا اَوقات دونوں فِرار ہو جاتے ہیں، بَعدہٗ (یعنی اُس کے بعد) اَخبار میں ان کے اِشتہار چھپتے ہیں، خاندان کی آبرو کا سرِ بازار نیلام ہوتا ہے، کبھی "کورٹ مَیرِج" کی ترکیب بنتی ہے (یا پھر) بھاگتے نہیں بنتی تو خودکُشی کی راہ لی جاتی ہے، جس کی خبریں آئے دن اَخبارات میں چھپتی رہتی ہیں۔ (نیکی کی دعوت، ص ۴۰)

مَحَبَّت غیر کی دل سے نکالو یا رَسُوْلَ الله

مجھے اپنا ہی دیوانہ بنا لو یا رَسُوْلَ الله

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! عشقِ مَجازِی سے نَجات کا بہترین ذریعہ "سُنَّتِ نِکاح" کی اَدائیگی ہے۔ آیئے! حُصُولِ ثواب کے لئے نِکاح کے فَضائل پر چند فرامینِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم سُنتے ہیں۔

نکاح کے فضائل پر مبنی پانچ (5) فرامینِ مصطفٰے

1. جو میرے طریقے کو محبوب رکھے، وہ میری سُنَّت پر چلے اور میری سُنَّت سے نِکاح (بھی) ہے۔ (شُعَبُ الْاِیمان ج ۴ ص ۳۸۱ حدیث ۵۴۷۸)
2. عورت سے نکاح چار باتوں کی وَجہ سے کیا جاتا ہے (یعنی نِکاح میں ان کا لحاظ ہوتا ہے): (۱) مال و (۲) حَسب و (۳) جمال و (۴) دِین اور تُو دین والی کو تَرجیح دے۔ (بُخاری ج ۳ ص ۴۲۹ حدیث ۵۰۹۰)

3. جب تم میں کوئی نِکاح کرتا ہے تو شیطان کہتا ہے: ہائے اَفسوس! ابنِ آدم نے مجھ سے اپنا دو تہائی (۲/۳) دین بچالیا۔(اَلْفِرْدَوْس بمأثور الْخَطّاب ج ۱ ص ۳۰۹ حدیث ۱۲۲۲)

4. جو اتنا مال رکھتا ہے کہ نِکاح کرلے، پھر نکاح نہ کرے، وہ ہم میں سے نہیں۔(مُصَنَّف ابن اَبی شَیْبہ ج ۳ ص ۲۷۰)(نیکی کی دعوت، ص ۵۱۲)

5. اے جوانو! تم میں جو کوئی نکاح کی اِسْتطاعت رکھتا ہے، وہ نکاح کرے کہ یہ اجنبی عورت کی طرف نَظر کرنے سے نگاہ کو روکنے والا ہے اور شرمگاہ کی حِفاظت کرنے والا ہے اور جس میں نکاح کی استطاعت نہیں وہ روزے رکھے کہ روزہ قاطِعِ شہوت (یعنی شہوت کو توڑنے والا) ہے۔

(بخاری، کتاب النکاح، باب من لم یستطع الباءۃ فلیصم، ج ۳، ص ۴۲۲، حدیث: ۵۰۶۶)

میں نیچی نِگاہیں رکھوں کاش اَکثر — عَطا کردے شَرم و حَیا یاالٰہی

ہو اَخلاق اچھا ہو کردار سُتھرا — مجھے مُتَّقِی تُو بنا یاالٰہی

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

سِتار بجانے والی کی توبہ

حضرتِ سَیِّدُنا صالح مُرّی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْوَلِی فرماتے ہیں کہ سِتار(ایک قسم کا باجا) بجانے والی ایک لڑکی کسی قارِیٔ قرآن کے پاس سے گُزری جو یہ آیتِ مُبارَکہ تِلاوت کر رہا تھا:

وَ اِنَّ جَهَنَّمَ لَمُحِیْطَةٌۢ بِالْكٰفِرِیْنَ ﴿۴۹﴾ تَرْجَمۂ کنزالایمان: اور بے شک جہنّم گھیرے ہوئے ہے کافروں کو۔ (پ ۱۰، التوبۃ: ۴۹)

آیتِ مُبارَکہ سنتے ہی لڑکی نے سِتار پھینکا، ایک زور دار چیخ ماری اور بے ہوش ہو کر زمین پر گر گر

گئی۔ جب اِفاقہ ہوا تو سِتار توڑ کر عِبادت و رِیاضت میں ایسی مشغول ہوئی کہ عابدہ وزاہدہ مَشہور ہو گئی۔ ایک دن میں نے اُس سے کہا کہ "اپنے آپ پر نرمی کر۔" یہ سُن کر روتے ہوئے بولی: "کاش! مجھے معلوم ہو جائے کہ جہنّمی اپنی قبروں سے کیسے نکلیں گے؟ پُلِ صِراط کیسے عُبور کریں گے؟ قِیامت کی ہولناکیوں سے کیسے نَجات پائیں گے؟ کھولتے ہوئے گرم پانی کے گُھونٹ کیسے پئیں گے؟ اور اللہ عَزَّوَجَلَّ کے غَضَب کو کیسے برداشت کریں گے؟ اتنا کہہ کر پھر بے ہوش ہو کر گر پڑی۔ جب اِفاقہ ہوا تو بارگاہِ خُداوَندی میں یُوں عرض گُزار ہوئی: "یا اللہ عَزَّوَجَلَّ! میں نے جوانی میں تیری نافرمانی کی اور اب کمزوری کی حالت میں تیری اِطاعت کر رہی ہوں، کیا تُو میری عبادت قُبول فرمالے گا؟" پھر اس نے ایک آہِ سَرد، دِلِ پُردَرد سے کھینچی اور کہا: "آہ! کل بروزِ قیامت کتنے لوگوں کے عیب کُھل جائیں گے۔" پھر اس نے ایک چیخ ماری اور ایسے دَرد بھرے اَنداز میں روئی کہ وہاں مَوجُود سب لوگ اُس کی شِدَّتِ گریہ وزاری سے بے ہوش ہو گئے۔ (الروض الفائق، ص ۱۴۸) (از فیضانِ ریاض الصالحین، ج ۱، ص ۱۹۲)

عیب میرے نہ کھول محشر میں ۔۔۔ نام سَتّار ہے تِرا یاربّ!
بے سبب بخش دے نہ پوچھ عمل ۔۔۔ نام غفّار ہے تِرا یاربّ!

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! ۔۔۔ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے کہ کیسے ایک باجا بجانے والی لڑکی پر خوفِ خدا کا غَلَبہ ہوا اور وہ اپنے اس فسقیہ عمل سے توبہ کر کے اللہ عَزَّوَجَلَّ کی عِبادت و رِیاضت میں مَشغُول ہو گئی۔ افسوس! آج کل گانے باجوں، موسیقی اور آلاتِ لَہو ولَعِب نے مُسلمانوں کی اَکثَریَّت کو یادِ الٰہی سے غافل کر رکھا ہے۔ مُوسیقی کئی مُسلمانوں کی نَس نَس میں اُتر چکی ہے، تقریباً ہر ہر چیز میں مُوسیقی مُسَلَّط ہے۔ کار ہو یا ہوائی جہاز، ٹرک ہو یا بس، ٹیکسی ہو یا سُوزوکی، گدھا گاڑی ہو یا بیل گاڑی، مکان ہو یا دُکان، کار

خانہ ہو یا گودام، ہوٹل ہو یا پان کی ہٹّی (یعنی دُکان)، دھوبی کی پاٹ ہو یا حجّام کی ہاٹ، تقریباً ہر جگہ مُوسیقی کی دُھنیں سُنی جاتی ہیں۔ بچّہ آنکھ ہی مُوسیقی کے سُروں میں کھول رہا ہے، بے چارے کے پنگھوڑے کے اُوپر کھلونا لٹکا دیتے ہیں جو اس کو مُوسیقی سُناتا اور سُلاتا ہے، (شاید یہی سبب ہو کہ کئی بدنصیب سرہانے گانے چلاتے ہیں جبھی انہیں نیند آتی ہے) کھلونوں میں گُڑیا ہو یا بھالو، ریل گاڑی ہو یا ہوائی جہاز سب میں مُوسیقی یہاں تک کہ بچّے کی جُوتیاں بھی مُوسیقی بجاتی ہیں! پھر یہ بچّہ بڑا ہو کر مُوسیقی سے کیسے بچ سکے گا؟ یاد رکھئے! مُوسیقی شیطانی اِیجاد ہے، اس بارے میں دُنیائے اِسلام کے مشہور و مَعروف حَنَفی بُزرگ، عارف بِاللہ، حضرتِ سیّدُنا داتا علی ہجویری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی سے مَنْقُول ایک رِوایت کا خُلاصہ ہے: اللہ عَزَّوَجَلَّ نے حَضرتِ سیّدُنا داوٗد عَلٰی نَبِیِّنَاوَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کو بے حد سُریلی آواز عطا فرمائی تھی، آپ عَلٰی نَبِیِّنَاوَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی خُوش اِلحانی سے پہاڑ وَجد میں آ جاتے، پَرندے اُڑتے اُڑتے گِر پڑتے، چَرِندے اور دَرِندے آواز سُن کر جنگلوں سے نکل آتے، دَرَخت جُھومنے لگتے، بہتا پانی تھم جاتا، جنگلی جانور وغیرہ ایک ایک ماہ تک کھانا پینا چھوڑ دیتے، چھوٹے بچّے رونا اور دُودھ مانگنا ترک کر دیتے، آپ عَلٰی نَبِیِّنَاوَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی پُرسوز آواز کے اَثر سے بعض اَوْقات اِنسانوں کی رُوحیں پرواز کر جاتیں۔ ایک بار آپ عَلٰی نَبِیِّنَاوَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی پُرسوز آواز سُن کر 100 عورتیں وفات پا گئیں۔ شیطٰن، آپ عَلٰی نَبِیِّنَاوَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے نیکی کی دعوت کے اِس انداز سے بَہُت پریشان تھا۔ آخِرکار اِس نے بنسری اور طَنبُورہ (طَم۔بُورَہ) بنایا اور خُوب گایا بَجایا۔ اب لوگ دو گُروہوں میں تقسیم ہو گئے جو سَعادت مند تھے وہ حَضرتِ سیدُنا داوٗد عَلٰی نَبِیِّنَاوَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی پُرسوز آواز کے شیدائی ہوئے اور جو گمراہ تھے وہ شیطان کے سازوں اور گانوں کی طرف مائل ہو گئے۔ (کَشْفُ الْمَحْجُوب ص۴۵۷ بتغیُّر)

واقعی گانا شیطان ہی کی ایجاد ہے جیسا کہ ''تفسیراتِ اَحمدِیَّہ'' کی اس رِوایت سے بھی اس کی تائید ہوتی ہے کہ سرکارِ نامدار صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا:'' شیطان نے سب سے پہلے نَوحہ کیااور گانا گایا۔'' (تفسیراتِ احمدیہ ص ۶۰۱، اَلفِردوس بماثور الخطاب ج ا ص ۲۷ حدیث ۴۲)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! معلوم ہوا کہ گانے باجوں کا مُوجِد (یعنی ایجاد کرنے والا) شیطان مَلعُون ہے اور گانے باجے سُننا، سُنانا شیطان کے نقشِ قدم پر چلنا چلانا ہے، آیئے! گانے باجے کی مَذمَّت پر چار(4)روایات سُنتے ہیں:

(1)دو آوازوں پر دُنیا و آخِرت میں لَعنت ہے (۱) نِعمت کے وَقْت باجا (۲) مُصیبت کے وَقْت نوحہ کرنا (یعنی چِلاّنا)۔ (اَلکامِل فِی ضُعَفاءِ الرِّجال لابن عَدِی ج ۷ ص ۲۹۹)

(2)حَضرتِ علّامہ جلالُ الدّین سُیوطی شافعی عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی نَقْل فرماتے ہیں: گانے باجے سے اپنے آپ کو بچاؤ کیوں کہ یہ شَہوت کو اُبھارتے اور غیرت کو بَرباد کرتے ہیں اور یہ شراب کے قائم مَقام ہیں، اس میں نَشے کی سی تاثیر ہے۔ (تفسیر دُرِّ مَنثور ج ۶ ص ۵۰۶، شُعَبُ الْاِیمان ج ۴ ص ۲۸۰ حدیث ۵۱۰۸)

(3)جو گانے والی کے پاس بیٹھے، کان لگا کر دِھیان سے سُنے، تو اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ بروزِ قِیامت اُسکے کانوں میں سیسہ اُنڈیلے گا۔ (ابنِ عَساکِر ج ۵۱ ص ۲۶۳)

(4)گانا اور لَہو، دل میں اس طرح نِفاق اُگاتے ہیں جس طرح پانی سبزہ اُگاتا ہے۔ قسم ہے اُس ذاتِ مُقدَّسہ کی جس کے قَبضۂ قُدرت میں میری جان ہے! بے شک قراٰن اور ذِکرُ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ ضَرور دل میں اِس طرح اِیمان اُگاتے ہیں جس طرح پانی سبز گھاس اُگاتا ہے۔

(اَلفِردوس بماثور الخطاب ج ۳ ص ۱۱۵ حدیث ۴۳۱۹) (نیکی کی دعوت، ص:486،485)

کیا واقعی موسیقی رُوح کی غِذا ہے؟

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بیان کردہ روایات سے مَعْلُوم ہوا کہ گانے باجے سُننا حرام اور جہنَّم میں لے جانے والا کام ہے۔ مگر افسوس کہ ہمارے مُعاشَرے کے ماڈرن مُفکِّرین اور میوزِک کے شائقین، اس لَہْو ولَعِب اور یادِ الٰہی سے غافل کرنے والی منحوس شے کو رُوح کی غِذا قرار دیتے ہیں۔ مُوسیقی ہرگز رُوح کی غذا نہیں بلکہ اِس سے رُوحانِیَّت تباہ ہوتی ہے۔ رُوح کی غِذا تو ذِکرُ اللہ ہے جیسا کہ پارہ 13 سُوْرَۃُ الرَّعْد، آیت 28 میں اِرشاد ہوتا ہے: **اَلَا بِذِكْرِ اللّٰهِ تَطْمَىٕنُّ الْقُلُوْبُ ﴿۲۸﴾** تَرجَمۂ کنزالایمان: سُن لو اللہ کی یاد ہی میں دِلوں کا چین ہے۔ رُوح کی غذا نَماز ہے جو کہ ذِکر ہی ہے، چُنانچہ

پارہ 16 سُوْرَۃُ طٰہٰ، آیت نمبر 14 میں فرمانِ خُدائے رحمٰن عَزَّوَجَلَّ ہے:

وَ اَقِمِ الصَّلٰوةَ لِذِكْرِیْ ﴿۱۴﴾ تَرجَمۂ کنزالایمان: اور میری یاد کے لئے نماز قائم رکھ۔

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! گانے باجے رُوح کی غِذا نہیں بلکہ یہ تو رُوح میں بگاڑ پیدا کرتے ہیں، نَمازوں اور عبادتوں کی لذّتیں تباہ کرتے ہیں، شَرم وحَیا کا خُون کرتے ہیں، مُسلمان خواتین کو بے پردگی پر اُبھارتے ہیں، یقیناً اسے "رُوح کی غِذا" کہنا شیطانی اور سازِشی نَعرہ ہے۔ (نیکی کی دعوت، ص: 488)

اللہ عَزَّوَجَلَّ ہمیں گانے باجوں کی تباہ کاریوں سے بچنے، ذِکرُ اللہ، تلاوتِ قرآن اور نعت شریف پڑھنے کی توفیق عطا فرمائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم

میں گانے باجوں اور فلموں ڈِراموں کے گُنہ چھوڑوں
پڑھوں نعتیں کروں اکثر تلاوت یارسولَ اللہ

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

دو گُدڑیوں والا!

حضرتِ سیِّدُنا ابراہیم آجُرِی کبیر عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَدِیْر فرماتے ہیں: سردیوں کے دن تھے، میں

مسجِد کے دروازے پر بیٹھا ہوا تھا کہ قریب سے ایک شخص گُزرا، جس نے دو گُدڑِیاں اَوڑھ رکھی تھیں۔ میرے دِل میں بات آئی کہ شاید یہ بِھکاری ہے، کیا ہی اچّھا ہوتا کہ یہ اپنے ہاتھ سے کَما کر کھاتا۔ جب میں سویا تو خواب میں دو فرشتے آئے مجھے بازو سے پکڑا اور اُسی مسجد میں لے گئے۔ وہاں ایک شخص دو گُدڑِیاں اَوڑھے سو رہا ہے، جب اس کے چہرے سے گُدڑی ہٹائی گئی تو یہ دیکھ کر میں حیران رہ گیا کہ یہ تو وُہی شخص ہے جو میرے قریب سے گُزرا تھا! فرشتوں نے مجھ سے کہا: "اِس کا گوشت کھاؤ۔" میں نے کہا: میں نے اس کی کوئی غیبت تو نہیں کی۔ کہا: "کیوں نہیں! تُو نے دل میں اس کی غیبت کی، اس کو حقیر جانا اور اس سے ناخُوش ہوا۔" حضرت سیّدُنا ابراہیم آجُرِی کبیر عَلَیۡہِ رَحۡمَۃُ اللّٰہِ الۡقَدِیۡر فرماتے ہیں: پھر میری آنکھ کُھل گئی، خوف کی وَجہ سے مجھ پر لَرزَہ طاری تھا، میں مُسَلسَل تیس (30) دن اُسی مسجد کے دروازے پر بیٹھا رہا، صِرف فرض نماز کے لئے وہاں سے اُٹھتا۔ میں دُعا کرتا رہا کہ دوبارہ وہ شخص مجھے نظر آجائے تاکہ اس سے مُعافی مانگوں۔ ایک ماہ بعد وہ پُراَسرار شخص مجھے نظر آگیا، پہلے کی طرح اُس کے جسم پر دو گُدڑِیاں تھیں۔ میں فوراً اس کی طرف لَپکا، مجھے دیکھ کر وہ تیز تیز چلنے لگا، میں بھی پیچھے ہو لیا۔ آخِر کار میں نے اُس کو پُکار کر کہا: "اے اللہ عَزَّوَجَلَّ کے بندے! میں آپ سے کچھ بات کرنا چاہتا ہوں۔" اُس نے کہا: اے ابراہیم! کیا تم بھی ان لوگوں میں سے ہو جو دِل کے اَندر مومنین کی غیبت کرتے ہیں؟ اس کے مُنہ سے اپنے بارے میں غیب کی خَبر سُن کر میں بے ہوش ہو کر گِر پڑا۔ جب ہوش آیا تو وہ شخص میرے سِرہانے کھڑا تھا۔ اُس نے کہا: کیا دوبارہ ایسا کرو گے؟ میں نے کہا: "نہیں، اب کبھی بھی ایسا نہیں کروں گا۔" پھر وہ پُراَسرار شخص میری نظروں سے اَوجَھل ہو گیا اور دوبارہ کبھی نظر نہ آیا۔

(عُیونُ الْحِکایات (عربی) ۲۱۲) (غیبت کی تباہ کاریاں، ص: 342)

بدگُمانی بھی غیبت ہے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اِس حکایت سے ہمیں عبرت کے بے شُمار مَدَنی پھُول چُننے کو ملتے ہیں، اس سے یہ معلوم ہوا کہ کسی کے بارے میں بدگُمانی بھی غیبت ہے۔ یعنی کسی واضِح قَرینے کے بِغیر کسی کے بارے میں بُرائی کو دِل میں جَما لینا کہ وہ ایسا ہی ہے، بدگُمانی کہلاتا ہے، جو کہ غِیْبَۃُ الْقَلْب یعنی دل کی غیبت ہے۔ کسی کے سادہ لِباس وغیرہ کو دیکھ کر اُسے حَقِیر اور بھیک مانگنے والا فقیر جاننا بڑی بُھول ہے۔ کیا معلوم ہم جسے حقیر تصوُّر کر رہے ہیں وہ کوئی گُدڑی کا لَعل یعنی پہنچی ہوئی ہَستی ہو۔

(غیبت کی تباہ کاریاں، ص:343)

رُوحانی حاکم

یاد رکھئے! اللہ عَزَّوَجَلَّ کے نیک بندے رُوحانی حاکِم ہوتے ہیں اور اللہ عَزَّوَجَلَّ کی عَطا سے غَیب کی باتیں، ان اللہ والوں کے عِلْم میں ہوتی ہیں۔ ہر وَلی کی وِلایت کا شُہرہ اور دُھوم دَھام ہونا کوئی ضَروری نہیں۔ یہ حضرات مُعاشَرے کے ہر طَبقے میں ہوتے ہیں۔ کبھی مَزدُور کے بھیس میں، کبھی سبزی اور پَھل فَروش کی صُورت میں، کبھی تاجر یا مُلازِم کی شکل میں، کبھی چوکیدار یا مِعْمار کے رُوپ میں بڑے بڑے اَولیاء ہوتے ہیں۔ ہر کوئی ان کی شناخت نہیں کر سکتا۔ لہٰذا ہمیں کسی بھی مُسلمان کو حقیر نہیں جاننا چاہیے۔(فیضانِ سنت، ص:430) مغرور آدمی جس کو حقیر جانتا ہے، اُس کی ہنسی اُڑاتا ہے، حالانکہ اللہ عَزَّوَجَلَّ پارہ 26 سُوْرَۃُ الْحُجُرات آیت نمبر 11 میں فرماتا ہے:

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا یَسْخَرْ قَوْمٌ مِّنْ قَوْمٍ عَسٰۤى اَنْ یَّكُوْنُوْا خَیْرًا مِّنْهُمْ وَ لَا نِسَآءٌ مِّنْ

تَرجَمۂ کنزالایمان: اے ایمان والو! نہ مَرد مَردوں سے ہنسیں، عجَب نہیں کہ وہ ان ہنسنے والوں سے

نِّسَآءٍ عَسٰۤى اَنْ یَّكُنَّ خَیْرًا مِّنْهُنَّۚ بہتر ہوں اور نہ عورتیں عورتوں سے، دُور نہیں

(پ26الحُجُرات11) کہ وہ ان ہنسنے والیوں سے بہتر ہوں۔

حضرتِ سَیِّدُنا اِمام احمدبن حَجَرمَکّی شَافِعِی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی اس آیت کے تحت فرماتے ہیں: ''سُخْرِیَہ'' سے مُراد یہ ہے کہ جس کی ہنسی اُڑائی جائے، اُس کی طرف حقارت سے دیکھنا۔ اس حکمِ خُداوَندی عَزَّوَجَلَّ کامقصد یہ ہے کہ کسی کو حقیر نہ سمجھو، ہو سکتا ہے وہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے نزدیک تم سے بہتر، اَفْضل اورزِیادہ مُقرَّب ہو۔ چُنانچِہ سرکارِ ابد قرار، شافعِ روزِ شُمار، باِذنِ پروردگار، دوعالم کے مالِک و مختار عَزَّوَجَلَّ و صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ خُوشبودار ہے: "کتنے ہی پریشان حال، پَراگندہ بالوں اور پھٹے پُرانے کپڑوں والے ایسے ہیں کہ جن کی کوئی پَرواہ نہیں کرتا، لیکن اگر وہ اللہ عَزَّوَجَلَّ پر کسی بات کی قسم کھالیں تووہ ضَرور اسے پُورا فرمادے۔" (سُنَنِ تِرمِذی ج۵ ص۴۵۹ حدیث ۳۸۸۰) (غیبت کی تباہ کاریاں، ص:102)

فُقَراء اوران کی مَجالس کو حقیر نہ جانو!

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ہمیں بھی تمام مُسلمانوں، اللہ عَزَّوَجَلَّ کے نیک بندوں بالخُصُوص نیک وپرہیز گار فُقَراء کی تعظیم وتکریم کرنی چاہیے اورانہیں ہرگز ہرگز اپنے سے حقیر نہیں جاننا چاہیے، کیونکہ ہو سکتا ہے کہ ہم جنہیں کم تَر سمجھ رہے ہوں، وہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ میں مَقْبُولِیَّت کے اَعْلٰی مَراتِب میں ہم سے بڑھ کر مَقام رکھتے ہوں۔

زاہد نگاہِ تنگ سے کسی رِند کو نہ دیکھ
شاید کہ اس کریم کو تُو ہے کہ وہ پسند

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! توبہ کرنے والوں کے واقعات سُن کر یقیناً ہمارا بھی گناہوں سے بچنے اور توبہ کرنے کا ذِہن بنا ہو گا۔ اَوَّلاً تو ہمیں گناہوں سے اِجتناب (یعنی بچنا) ہی کرنا چاہیے، مگر بتقاضائے بَشَرِیَّت کبھی دانستہ یا نادانستہ کوئی گُناہ سرزد ہو جائے تو توبہ میں ہرگز ہرگز تاخیر نہیں کرنی چاہیئے، بلکہ اپنے رَبّ عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ میں اِنتہائی عاجزی وزاری کرتے ہوئے توبہ کر لینی چاہیئے کہ توبہ کرنے والوں کو اللہ عَزَّوَجَلَّ پسند فرماتا ہے اور ان کی توبہ بھی قبول کر لیتا ہے۔

اللہ عَزَّوَجَلَّ کی شانِ غفّاری

حضرتِ سَیِّدُنا اَبُوہُرَیرَہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے مَروی ہے کہ تاجدارِ رِسالت، مُحْسِنِ اِنسانیَّت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: "اگر تم گُناہ کرتے رہو، یہاں تک کہ وہ آسمان تک پہنچ جائیں، پھر تم توبہ کرو، تو اللہ عَزَّوَجَلَّ تمہاری توبہ قبول فرمالے گا۔" (ابن ماجہ، کتاب الزہد، باب ذکر التوبۃ، ۴/۴۹۰، حدیث: ۴۲۴۸)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! توبہ کے بعد اس پر اِستِقامت حاصل ہو جانا ہی اَصل کامیابی ہے۔ لہٰذا توبہ پر اِستِقامت پانے، گُناہوں سے دامن چُھڑانے اور نیکیوں میں دل لگانے کے لئے گُناہوں کے اَنجام اور توبہ پر ملنے والے اِنعام واِکرام کو پیشِ نظر رکھئے اور وَقتاً فوقتاً توبہ کرنے والوں کے واقعات بھی پڑھتے رہیے، اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ توبہ پر ضرور اِستِقامت نصیب ہو گی۔ اس کے لیے مکتبۃُ المدینہ کی مطبوعہ 132 صفحات پر مُشتمل کتاب "توبہ کی روایات وحکایات" کا مُطالَعہ بے حد مُفید ہے۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ اس کتاب میں توبہ کی اَہمیَّت وفضائل، سچی توبہ کی تعریف، توبہ پر اِستِقامت پانے کے طریقے نیز توبہ میں حائل ہونے والی رُکاوٹیں اور ان کا حَل جاننے کے ساتھ ساتھ سچی توبہ کرنے

والے بُزرگانِ دین رَحِمَھُمُ اللہُ الْمُبِیْن کے اِیمان اَفروز 55 واقعات بھی اپنی بہاریں لُٹارہے ہیں۔ لہٰذا آپ بھی اپنی مَصروفیات سے وَقْت نکال کر اس کتاب کا بغور مُطالَعہ فرمالیجئے، اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ اس کی ڈھیروں برکتیں حاصل ہوں گی۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

بیان کا خُلاصہ

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آج کے بیان میں ہم نے تَوبہ کرنے والوں کے واقعات اور ضِمناً کچھ مَدَنی پُھول سُننے کی سَعادَت حاصل کی۔ اگر بتقاضائے بَشرِیَّت ہم سے کوئی گُناہ سَرزَد ہوجائے تو فوراً اپنے رَبّ عَزَّوَجَلَّ سے ڈرتے ہوئے سچے دِل سے تَوبہ کرلینی چاہیے۔ اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ ہمارا خوفِ خُدا رکھنا اور اس کی بارگاہ میں رُجُوع لانا، اس کے دربار میں ہماری سِفارش کرے گا۔ یاد رکھئے! تَوبہ کا مطلب یہ ہرگز نہیں کہ وَقتی طور پر اپنے گُناہوں پر ندامت کا اِظْہار کیا جائے اور پھر سے گُناہوں کا سلسلہ شُروع کردیا جائے بلکہ سچی تَوبہ وہی ہے کہ جس کے بعد گُناہ نہ کرنے کا پُختہ اِرادہ ہو۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ ایسی تَوبہ کرنے والوں کو ہی پسند فرماتا ہے اور ان کی تمام خطاؤں کو مُعاف فرماتا ہے۔ یاد رکھئے! توبہ کے اس قدر فَضائل سُن کر اگر ہمارا ذِہن بنا تو شیطان ہرگز نہیں چاہے گا کہ ہم ان فضائل کو پانے میں کامیاب ہوجائیں بلکہ وہ ہمیں بہکانے کیلئے طرح طرح کے ہتھکنڈے اِسْتعمال کرکے ہمیں بہکانے کی کوشش کرے گا، مگر ہمیں اس کے واروں سے بچنے کی بھرپُور کوشش کرنی ہوگی۔ نَفْس و شیطان کے مَکْروفَریب سے بچنے کے طریقے جاننے اور خُود کو سُنَّتوں کے سانچے میں ڈھالنے کیلئے اچھی صُحبت اِخْتیار کرنا اِنْتہائی ضَروری ہے، اگر ہم اچھی صُحبت اَپنانے میں کامیاب ہوگئے تو اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ توبہ

میں حائل تمام رُکاوٹیں دُور ہو جائیں گی اور ہم نیکیوں کے عادی بن جائیں گے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!   صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اچھی صُحبت کی بَرَکت سے توبہ پر اِستقامت پانے، نیکیوں کی عادت بنانے ،خود بھی گناہوں سے بچنے، دوسروں کو بھی گُناہوں سے بچانے اور نیکی کے رستے پر لانے کیلئے دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے وابستہ ہو جائیے ،اپنے شہر میں ہونے والے ہفتہ وار سُنَّتوں بھرے اجتماع میں پابندیِ وَقْت کے ساتھ شرکت فرمائیے ،ہر ماہ عاشقانِ رسول کے ساتھ مدنی قافلے میں سفر اَپنایئے اور مدنی اِنْعامات پر خُود بھی عمل کیجئے اور دوسرے اسلامی بھائیوں کو بھی ترغیب دِلایئے۔

مجلسِ توقیت کا تعارُف:

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ دعوتِ اسلامی نیکی کی دعوت عام کرنے اور سُنَّتوں کی دُھومیں مچانے کیلئے 95سے زائد شُعْبہ جات میں کام کررہی ہے۔اِنہی میں سے ایک شُعْبہ ''مجلسِ توقیت'' بھی ہے، جس نے علمِ توقیت کے ذَرِیعے نمازوں کے اَوْقات ،طُلُوع وغُروب اور سمتِ قِبلہ کی دُرُست مَعْلُومات نَقْشہ کی صُورت میں جمع کی ہیں۔اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ مجلسِ تَوقیت نے اب تک نہ صِرف عِلْمِ تَوقیت کے اُصُول و قَوانین کے مُطَابِق بے شُمار شہروں کے اَوْقَاتُ الصَّلٰوۃ کے نَقْشہ جات تیار کئے ہیں بلکہ اس سلسلے میں مزید ایک قَدَم بڑھاتے ہوئے تبلیغِ قرآن وسُنَّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک دعوتِ اسلامی کی مایہ ناز مجلس آئی ٹی کے تَعاوُن سے ایک ایسا سافٹ وئیر بنام ''اَوقاتُ الصَّلٰوۃ'' بھی مُتعارَف کروایا ہے جو کمپیوٹر اور موبائل وغیرہ پر دُرُسْتْ نمازوں کے وَقْت کی نِشاندہی میں حَدْ دَرَجہ مُفید ہے۔چُنانچہ کمپیوٹر(ڈیسک ٹاپ اپلی کیشن،Desktop Application)کے ذَرِیعے دُنیا بھر کے تقریباً 27لاکھ مَقامات جبکہ موبائل اپلی کیشنز کے

ذریعے تقریباً 10 ہزار مَقامات کے لئے دُرُست اَوْقاتِ نماز وسَمتِ قِبلہ بآسانی مَعلُوم کرسکتے ہیں۔
نِظامُ الاَوْقات سے مُتَعَلِّق کسی بھی قسم کا مَسئلہ یا تجویز ہو تو مجلس کے اَراکین وذِمّہ داران سے عالمی مدنی مرکز، فیضانِ مدینہ باب المدینہ کراچی میں فون یا اس ای میل ایڈریس (prayer@dawateislami.net) پر رابطہ کرسکتے ہیں۔ مکتب کے مخصوص اَوْقات میں تَوقیت مکتب میں بالمُشافہ رَہنُمائی بھی لی جاسکتی ہے۔

اللہ کرم ایسا کرے تُجھ پہ جہاں میں
اے دعوتِ اِسلامی تری دُھوم مچی ہو

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

بارہ(12)مدنی کام کیجئے!

آپ سے مَدنی اِلتجاہے کہ دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے ہر دَم وابستہ رہیے اور نیکی کے کاموں میں مزید تَرَقّی کیلئے دعوتِ اسلامی کے بارہ(12) مدنی کاموں میں بڑھ چڑھ کر حصّہ لیجئے۔ ان 12 مدنی کاموں میں سے ایک مدنی کام نمازِ فجر کے بعد مَدنی حَلقہ بھی ہے۔ جس میں روزانہ، کم از کم تین(3) آیاتِ قرآنی کی تلاوت مع ترجمہ کَنزُالایمان و تفسیر خزائنُ العرفان / تفسیر نُورُالعِرفان / تفسیر صِراطُ الجِنان، درسِ فیضانِ سُنَّت (4صفحات) اور منظوم شَجَرہ قادِریہ، رَضَویہ، ضیائیہ، عطاریہ پڑھا جاتا ہے، قرآنِ مجید کو پڑھنے پڑھانے اور سیکھنے سکھانے کے کثیر فَضائل وبَرَکات ہیں۔

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! جب بھی مدنی حلقے میں شریک ہوں یا ویسے ہی تلاوتِ قرآنِ مجید کے ساتھ ساتھ ترجَمۂ کنزالایمان اور تفسیرِ خزائن العرفان وغیرہ پڑھنے کی سعادت نصیب ہو تو خُوب ٹھہر ٹھہر کر اور اس کے مَعانی میں غور وفکر کرتے ہوئے اس کی تِلاوت کرنی چاہیے۔ اس کے علاوہ مدنی حلقے میں

فیضانِ سُنَّت کے 4 صفحات کا دَرْس بھی دیا جاتا ہے۔ جس میں شرکت کی برکت سے حُصولِ عِلْمِ دین کے ساتھ ساتھ گناہوں سے بچنے اور نیکیاں کرنے کا ذِہن بھی بنتا ہے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ مدنی حلقے میں مَنْظُوم شجرہ شریف بھی پڑھا جاتا ہے اور شجرہ شریف کے تو کیا کہنے کہ مشائخِ کرام کا یہ دستور رہا ہے کہ وہ اپنے مُریدین و طالبین کو ایک شَجرہ شریف بھی عطا فرماتے ہیں جس میں سلسلۂ عالیہ کے تمام مَشائخ کے نام اور ضَروری وَظائِف اور مَخصوص ہدایات بھی ہوتی ہیں۔ شَجَرَہ عالیہ کو پڑھنے کی تلقین اس لئے بھی کی جاتی ہے کہ جب کوئی "شَجَرہ عالیہ" پڑھے گا تو بار بار اپنے مشائخِ کرام کے نام لینے کی برکت سے نام بھی یاد ہو جائیں گے اور ہر بار اِیصالِ ثواب کرنے کی بَرَکت سے اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ اَوْلیائے کاملین کی اَرْواحِ مُقدَّسہ بھی خُوش ہوں گی اور ایصالِ ثواب کرنے والے مُرید پر خُصُوصی نظرِ عنایت ہوتی ہے جس سے مُرید کو دِینی و دُنیوی بیشمار بَرَکتیں حاصل ہوتی ہیں اور فائدہ ملتا ہے۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ دعوتِ اسلامی کا مدنی ماحول ہمیں اَوْلیاءُ اللہ سے محبت، ذکر و دُرُود کی عادت، نیکیوں کی طرف رغبت اور گناہوں سے نفرت کا ذِہن دیتا ہے۔ اس مدنی ماحول کی برکت سے بہت سے اسلامی بھائی گناہوں بھری زِندگی چھوڑ کر سُنَّتوں کے مطابق زِندگی گزارنے والے بن گئے۔ آیئے ایک مَدَنی بہار آپ کے گوش گزار کرتا ہوں۔

ایک اسلامی بھائی کے بیان کا لُبِّ لُباب ہے کہ صوبۂ پنجاب کے ضِلع بہاول پُور کی تحصیل ٹِیل والا میں ایک صاحِب (عمر تقریباً 37 سال) کا مِنی سینما گھر تھا، وہ روزانہ کئی شَو چلاتے، جس میں سینکڑوں اَفراد فلمیں دیکھتے اور اپنی آنکھوں میں جہنَّم کی آگ بھرنے کا سامان کیا کرتے۔ علاوہ اَزِیں وہ کرائے پر فلموں کی وی۔ سی۔ ڈیز بھی دیا کرتے۔ ایک مُبلِّغِ دعوتِ اسلامی نے اِنْفِرادی کوشش کرتے ہوئے انہیں مدنی چینل چلانے کی ترغیب دی، خُوش قسمتی سے اُن صاحِب نے کبھی کبھار مَدَنی چینل چلانا

شُروع کیا، جسے وہ خُود بھی دیکھا کرتے۔ چند ہفتوں کے بعد یعنی 9 شَعْبانُ المُعَظَّم ۱۴۳۰ھ کو ''یَزمان'' شہر میں ہونے والے **''اجتماعِ ذِکرونعت''** میں سینکڑوں اسلامی بھائیوں کے سامنے اُنہوں نے بتایا کہ مَدَنی چینل کی بَرَکت سے میرے اَندر خوفِ خُدا عَزَّوَجَلَّ پیدا ہوا ہے، میں نے گُناہوں سے توبہ کر لی ہے اور اپنا مِنی سینما بند کر دیا ہے، نیز اُنہوں نے نمازوں کی پابندی کرنے، داڑھی شریف سجانے اور رَمَضانُ الْمبارَک میں دعوتِ اسلامی کے 10 دن کے اجتماعی اعتکاف میں بیٹھنے کی اچّھی اچّھی نیّتیں کیں۔ قادِریہ رضویہ سلسلے میں بیعت ہو کر حضورِ غوثِ اعظم عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللّٰہِ الْاَکرَم کے مُرید بن گئے۔ فلموں وغیرہ کی تقریباً 40 ہزار روپے مالیت کی ویڈیو سی ڈیز ضائع کر دیں۔ مِنی سینما کی جگہ پر مکتبہ قائم کیا، جس میں مکتبۃُ المدینہ کا سامان یعنی کتابیں، وی سی ڈیز وغیرہ رکھیں اور رِزْقِ حلال کمانے میں مَصروف ہو گئے۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ انہیں اور ہمیں اِستقامت نصیب فرمائے۔ (غیبت کی تباہ کاریاں، ص:332)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بیان کو اِختتام کی طرف لاتے ہوئے سُنَّت کی فضیلت اور چند سُنّتیں اور آداب بیان کرنے کی سعادَت حاصِل کرتا ہوں۔

تاجدارِ رسالت، شَہَنشاہِ نُبُوَّت، مصطَفٰے جانِ رَحمت، شَمعِ بزمِ ہدایت، نَوشَۂ بزمِ جنت صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ جنت نشان ہے: جس نے میری سُنَّت سے مَحَبَّت کی اُس نے مجھ سے مَحَبَّت کی اور جس نے مجھ سے مَحَبَّت کی وہ جنت میں میرے ساتھ ہو گا۔ (ابنِ عَساکِر ج ۹ ص ۳۴۳)

سینہ تری سُنَّت کا مدینہ بنے آقا
جنّت میں پڑوسی مجھے تم اپنا بنانا

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صَلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

"ایک چپ ہزار سکھ" کے بارہ حُرُوف کی نسبت سے بات چیت کرنے کے 12 مَدَنی پھول

(1) مسکرا کر اور خندہ پیشانی سے بات چیت کیجئے (2) مسلمانوں کی دلجوئی کی نیّت سے چھوٹوں کے ساتھ مُشفِقانہ اور بڑوں کے ساتھ مُؤدَّبانہ لہجہ رکھئے اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ ثواب کمانے کے ساتھ ساتھ دونوں کے نزدیک آپ مُعزّز رہیں گے (3) چاہے ایک دن کا بچّہ ہو اچّھی اچھی نیّتوں کے ساتھ اُس سے بھی آپ جناب سے گفتگو کی عادت بنایئے۔ آپ کے اخلاق بھی اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ عمدہ ہوں گے اور بچّہ بھی آداب سیکھے گا (4) جب تک دوسرا بات کر رہا ہو، اطمینان سے سنئے۔ اس کی بات کاٹ کر اپنی بات شروع کر دینا سنّت نہیں (5) بات چیت کرتے ہوئے بلکہ کسی بھی حالت میں قہقہہ نہ لگایئے کہ سرکار صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے کبھی قہقہہ نہیں لگایا (6) زیادہ باتیں کرنے اور بار بار قہقہہ لگانے سے ہیبت جاتی رہتی ہے (7) مراٰۃ المناجیح میں ہے: حُجّۃُ الْاِسلام حضرتِ سیِّدُنا امام محمد بن محمد غزالی علیہ رحمۃ اللہ الوالی فرماتے ہیں کہ: گفتگو کی چار قسمیں ہیں: (۱) خالِص مُضِر (یعنی مکمّل طور پر نقصان دِہ) (۲) خالِص مفید (۳) مُضِر (یعنی نقصان دِہ) بھی مفید بھی (۴) نہ مُضِر نہ مفید۔ خالص مُضِر (یعنی مکمّل نقصان دِہ) سے ہمیشہ پرہیز ضَروری ہے، خالِص مفید کلام (بات) ضَرور کیجئے، جو کلام مُضِر بھی ہو مفید بھی اس کے بولنے میں احتیاط کرے بہتر ہے کہ نہ بولے اور چوتھی قسم کے کلام میں وَقت ضائع کرنا ہے۔ ان کلاموں میں امتیاز کرنا مشکل ہے لہٰذا خاموشی بہتر ہے۔ (مراٰۃ المناجیح ج۶ ص۴۶۴) (8) بدزبانی اور بے حیائی کی باتوں سے ہر وقت پرہیز کیجئے، گالی گلوچ سے اجتناب کرتے رہئے اور یاد رکھئے کہ کسی مسلمان کو بِلا اجازتِ شَرعی گالی دینا حرامِ قَطعی ہے (فتاوٰی رضویہ، ج۲۱، ص۱۲۷) اور بے حیائی کی بات کرنے والے پر جنّت حرام ہے۔ حُضُور تاجدارِ مدینہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: "اس شخص پر جنّت

حرام ہے جو فُحش گوئی (بے حیائی کی بات) سے کام لیتا ہے۔'' (کتابُ الصَّمت مع موسوعۃ الامام ابن ابی الدنیا، ج۷ص ۲۰۴رقم ۳۲۵ المکتبۃ العصریۃ بیروت)

ہزاروں سُنَّتیں سیکھنے کے لئے مکتبۃُ المدینہ کی مطبوعہ دو کتب (۱) 312 صفحات پر مشتمل کتاب "بہارِ شریعت" حصّہ 16 اور (۲) 120 صفحات کی کتاب "سُنَّتیں اور آداب" ہدیّۃً حاصل کیجئے اور پڑھئے۔ سُنَّتوں کی تربیّت کا ایک بہترین ذَرِیعہ دعوتِ اسلامی کے مَدَنی قافلوں میں عاشِقانِ رسول کے ساتھ سُنَّتوں بھرا سفر بھی ہے۔

آؤ مدنی قافلے میں ہم کریں مل کر سفر
سُنَّتیں سیکھیں گے اس میں اِنْ شَآءَ اللہ سر بسر
تیس تیس اور بارہ بارہ دن کے مدنی قافلے
میں سفر کرتے رہو جب بھی تمہیں موقع ملے

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْم ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم ط

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللہ وَعَلٰی اٰلِکَ وَ اَصْحٰبِکَ یَا حَبِیْبَ اللہ

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْکَ یَا نَبِیَّ اللہ وَعَلٰی اٰلِکَ وَ اَصْحٰبِکَ یَا نُوْرَ اللہ

نَوَیْتُ سُنَّتَ الاِعْتِکَاف (ترجَمہ: میں نے سنّتِ اعتکاف کی نیّت کی)

جب بھی مسجد میں داخِل ہوں، یاد آنے پر نفلی اِعْتکاف کی نِیَّت فرمالیا کریں، جب تک مسجد میں رہیں گے، نفلی اِعْتکاف کا ثواب حاصِل ہوتا رہے گا اور ضِمناً مسجد میں کھانا، پینا، سونا بھی جائز ہو جائے گا۔

دُرود شریف کی فضیلت

سرکارِ والا تَبار، دو عالَم کے مالک و مختار صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا فرمانِ رحمت نشان ہے: اے لوگو! بے شک بروزِ قِیامت اُس کی دَہشتوں اور حِساب کتاب سے جَلْد نَجات پانے والا شَخْص وہ ہو گا جس نے تم میں سے مجھ پر دُنیا کے اندر بکثرت دُرود شریف پڑھے ہوں گے۔ (فردوس الاخبار، ج ۲/ ۴۷۱، حدیث ۸۲۱۰)

چارۂ بے چارگاں پر ہوں دُرودیں صد ہزار
بے کسوں کے حامی و غمخوار پر لاکھوں سلام

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! حُصُولِ ثواب کی خاطِر بَیان سُننے سے پہلے اَچّھی اَچّھی نیّتیں کر لیتے ہیں۔ فَرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ "نِیَّۃُ الْمُؤْمِنِ خَیْرٌ مِّنْ عَمَلِہٖ" مُسلمان کی نِیَّت اُس کے عَمَل سے بہتر ہے۔ (1)

---

[1] ... معجم کبیر، ۶/ ۱۸۵، حدیث: ۵۹۴۲

دو مَدَنی پھول: (۱) بِغیر اَچّھی نِیَّت کے کسی بھی عملِ خَیر کا ثواب نہیں مِلتا۔

(۲) جتنی اَچّھی نیّتیں زِیادہ، اُتنا ثواب بھی زِیادہ۔

بَیان سُننے کی نیّتیں

نگاہیں نیچی کئے خُوب کان لگا کر بَیان سُنُوں گا۔ ❀ ٹیک لگا کر بیٹھنے کے بجائے عِلْمِ دِیْن کی تَعْظِیم کی خاطِر جہاں تک ہو سکا دو زانو بیٹھوں گا۔ ❀ ضَرورَتاً سِمَٹ سَرَک کر دوسرے کے لئے جگہ کُشادہ کروں گا۔ ❀ دھکّا وغیرہ لگا تو صبر کروں گا، گُھورنے، جِھڑکنے اور اُلجھنے سے بچوں گا۔ ❀ صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب، اُذْکُرُوا اللّٰہَ، تُوبُوْا اِلَی اللّٰہِ وغیرہ سُن کر ثواب کمانے اور صدا لگانے والوں کی دل جُوئی کے لئے بُلند آواز سے جواب دوں گا۔ ❀ بَیان کے بعد خُود آگے بڑھ کر سَلَام و مُصَافَحَہ اور اِنْفِرادی کوشش کروں گا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

بَیان کرنے کی نیّتیں

میں بھی نِیَّت کرتا ہوں ❀ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رِضا پانے اور ثواب کمانے کے لئے بَیان کروں گا۔ ❀ دیکھ کر بَیان کروں گا۔ ❀ پارہ 14، سُوْرَۃُ النَّحل، آیت 125: ﴿اُدْعُ اِلٰى سَبِيْلِ رَبِّكَ بِالْحِكْمَةِ وَالْمَوْعِظَةِ الْحَسَنَةِ﴾ (تَرْجَمۂ کنزالایمان: اپنے رَبّ کی راہ کی طرف بُلاؤ پکّی تدبیر اور اَچّھی نصیحت سے) اور بُخاری شریف (حدیث 3461) میں وارِد اِس فرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم: "بَلِّغُوْا عَنِّیْ وَلَوْ اٰیَۃً"[1] یعنی پہنچا دو میری طرف سے اگرچِہ ایک ہی آیت ہو" میں دیئے ہوئے اَحکام کی پَیرَوی کروں گا۔ ❀ نیکی کا حکم دوں گا اور بُرائی سے مَنْع کروں گا۔ ❀ اَشعار پڑھتے نیز عَرَبی، اَنگریزی اور مُشْکِل اَلفاظ بولتے وَقْت دل کے

[1] ... بخاری، کتاب احادیث الانبیاء، باب ماذکر عن بنی اسرائیل، ۲/۴۶۲، حدیث: ۳۴۶۱

اِخلَاص پر تَوَجُّہ رکھوں گا یعنی اپنی عِلْمِیَّت کی دھاک بِٹھانی مَقْصُود ہوئی تو بولنے سے بچوں گا۔ ❀ مَدَنی قافلے، مَدَنی انعامات، نیز عَلاقائی دَوْرَہ، برائے نیکی کی دعوت وغیرہ کی رَغْبَت دِلاؤں گا۔ ❀ قَہْقَہہ لگانے اور لگوانے سے بچوں گا۔ ❀ نَظَر کی حِفَاظَت کا ذِہْن بنانے کی خاطِر حَتَّی الْاِمْکان نگاہیں نیچی رکھوں گا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

چار دِرْہَموں کے بدلے چار دُعائیں

دعوتِ اسلامی کی اِشاعتی اِدارے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ، مایہ ناز تصنیف "فیضانِ سُنّت جلد اوّل کے باب فیضانِ بسم اللہ، صفحہ 114 پر شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت، بانیِ دعوتِ اسلامی حضرت علامہ مولانا ابوبلال محمد الیاس عطار قادِری رضوی ضیائی دامت برکاتہم العالیہ لکھتے ہیں:

حضرت سَیِّدُنا مَنْصُور بن عَمّار رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ ایک روز وَعظ فرمارہے تھے، کسی حَقْ دار نے چار (4) دِرْہَم کا سوال کیا۔ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے اِعْلان فرمایا: جو اِس کو چار (4) دِرْہَم دے گا، میں اُس کے لیے چار (4) دُعائیں کروں گا۔ اُس وقت وہاں سے ایک غُلام گزر رہا تھا، ایک ولیِ کامِل کی رَحْمَت بھری آواز سُن کر اُس کے قَدَم تھم گئے اور اُس کے پاس جو چار (4) دِرْہَم تھے وہ اُس نے سائِل کو پیش کردیئے۔ حضرت سَیِّدُنا مَنْصُور رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: بتاؤ کون کون سی چار (4) دُعائیں کروانا چاہتے ہو؟ عرض کیا (۱) میں غُلامی سے آزاد کردِیا جاؤں (۲) مجھے اِن دراہم کا بدلہ مِل جائے (۳) مجھے اور میرے آقا کو تَوبہ نَصِیب ہو (۴) میری، میرے آقا کی، آپ کی اور تمام حاضرین کی بَخْشِش ہو جائے۔ حضرت سَیِّدُنا مَنْصُور بن عَمّار رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے ہاتھ اُٹھا کر دُعا فرمادی۔ غُلام اپنے آقا کے پاس دیر سے پہنچا، آقا نے سببِ تاخیر دریافت کِیا تو اُس نے واقعہ کہہ سُنایا۔ آقا نے پُوچھا، پہلی دُعا کون سی تھی،

غُلام بولا میں نے عَرض کِیا: دُعا کیجئے! میں غُلامی سے آزاد کر دِیا جاؤں۔ یہ سُن کر آقا کی زبان سے بے ساخْتہ نِکلا "**جا تُو غُلامی سے آزاد ہے۔**" پُوچھا دُوسری دُعا کون سی کروائی، کہا جو چار (4) دِرْہَم میں نے دے دیئے ہیں، اُس کا نِعْمَ الْبَدَل مِل جائے۔ آقا بول اُٹھا "**میں نے تجھے چار** (4) **دِرْہَم کے بدلے چار ہزار دِرْہَم دیئے۔**" پُوچھا تیسری دُعا کیا تھی، بولا مجھے اور میرے آقا کو گُناہوں سے تَوْبہ کی توفیق نَصِیب ہو جائے۔ یہ سُنتے ہی آقا کی زبان پر اِسْتِغْفار جارِی ہو گیا اور کہنے لگا "**میں اللہ عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ میں اپنے تمام گُناہوں سے تَوْبہ کرتا ہوں۔**" چوتھی دُعا بھی بتادو۔ کہا: میں نے اِلْتِجا کی کہ میری، میرے آقا کی، آپ جناب کی اور تمام حاضرِیْنِ اِجتماع کی مغْفِرت ہو جائے، یہ سُن کر آقا نے کہا! تین (3) باتیں جو میرے اِخْتیار میں تھیں، وہ کرلی ہیں، چوتھی سب کی مَغْفِرت والی بات میرے اِخْتیار سے باہر ہے۔ اُسی رات آقا نے خواب میں کسی کہنے والے کو سُنا: جو تمہارے اِخْتیار میں تھا، وہ تم نے کر دِیا اور میں اَرْحَمُ الرَّاحِمِیْن ہوں، میں نے تمہیں تمہارے غُلام مَنْصُور کو اور تمام حاضرین کو بخْش دِیا۔ (فیضانِ سُنّت، باب فیضانِ بسم اللہ، ج ۱، ص ۱۱۴۔ بحوالہ روض الریاحین، ص ۲۲۲)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے کہ راہِ خُدا میں مال خَرْچ کرنے سے کیسی کیسی بَرَکتیں حاصِل ہوتی ہیں۔ اُس غُلام نے صرف چار (4) دِرْہَم صَدَقہ کئے، تو اللہ عَزَّوَجَلَّ نے اُسے اُس کے آقا کے ذریعے اُن چار (4) دِرْہَم کے بدلے میں چار ہزار (4000) دِرْہَم عطا کئے اور اُسے غُلامی سے آزادی کا پروانہ بھی مل گیا نیز اللہ عَزَّوَجَلَّ نے اُس صَدَقے کی برکت سے غُلام اور اُس کے آقا سمیت کئی لوگوں کی مَغْفِرت بھی فرمادی۔ واقعی جو اللہ عَزَّوَجَلَّ کی راہ میں اِخْلاص کے ساتھ صَدَقہ کرتا ہے، اللہ عَزَّوَجَلَّ اُس کو دُگنا اجر عطا فرماتا ہے، بلکہ اُس سے بھی زیادہ عطا فرماتا ہے، لہٰذا ہمیں بھی چاہیے کہ وقتاً فوقتاً اللہ عَزَّ

وَجَلَّ کی راہ میں حسبِ توفیق ضرور صَدَقہ کِیا کریں، اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ ہمیں اس کی بے شُمار دینی و دُنیاوی برکتیں حاصِل ہوں گی۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی راہ میں صَدَقہ و خَیرات کرنے کی اَہمیّت و فضیلت کا اندازہ اس بات سے لگائیے کہ خُود ہمارے پیارے پروردگار عَزَّوَجَلَّ نے قرآنِ مجید، فُرقانِ حَمِید میں صَدَقہ و خَیرات کرنے کا حکم اِرْشاد فرمایا اور مختلف مقامات پر صَدَقہ و خَیرات کرنے والوں کی تعریف و توصیف بھی فرمائی جیسا کہ سورۂ بقرہ کی اِبْتِدائی آیات میں صَدَقہ و خَیرات کرنے والوں کو ہدایت کا مُژدہ سُنایا گیا، چُنانچہ فرمانِ خداوندی عَزَّوَجَلَّ ہے:

هُدًى لِّلْمُتَّقِيْنَ ۝٢ الَّذِيْنَ يُؤْمِنُوْنَ بِالْغَيْبِ وَيُقِيْمُوْنَ الصَّلٰوةَ وَمِمَّا رَزَقْنٰهُمْ يُنْفِقُوْنَ ۝٣ (پ ۱، البقرۃ: ۲، ۳)

تَرجَمۂ کنزالایمان: ہدایت ہے ڈر والوں کو وہ جو بے دیکھے ایمان لائیں اور نماز قائم رکھیں اور ہماری دی ہوئی روزی میں سے ہماری راہ میں اُٹھائیں۔

صدرُ الْاَفاضِل حضرت علّامہ مولانا مُفتی سَیِّد محمد نعیمُ الدین مُراد آبادی رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ آیتِ مُبارکہ کے اِس حِصّے: ﴿وَمِمَّا رَزَقْنٰهُمْ يُنْفِقُوْنَ﴾ کے تحت فرماتے ہیں: راہِ خدا میں خَرْچ کرنے سے یا زکوٰۃ مُراد ہے، جیسا کہ دُوسری جگہ فرمایا: ﴿يُقِيْمُوْنَ الصَّلٰوةَ وَيُؤْتُوْنَ الزَّكٰوةَ﴾ یا مُطلق اِنفاق (یعنی راہِ خدا میں مطلقاً خَرْچ کرنا مُراد ہے) خواہ فرض و واجب ہو جیسے زکوٰۃ، نَذر، اپنا اور اپنے اہل کا نَفَقہ وغیرہ خواہ مُسْتَحَب جیسے صَدَقاتِ نافِلہ اور اَمْوات کا اِیْصالِ ثواب۔ مسئلہ: گیارہویں، فاتحہ، تِیجہ، چالیسواں بھی اس میں داخل ہیں کہ وہ سب صَدَقاتِ نافِلہ ہیں۔ (خزائن العرفان، ص5)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! واقعی بہت خُوش نَصِیب ہیں وہ مُسلمان جو اپنے مال کے حُقُوقِ واجِبہ ادا کرتے ہیں، خُوش دِلی سے بَر وقت زکوٰۃ و فطرہ ادا کرتے ہیں، اپنے مال ماں باپ، بہن بھائی اور اولاد پر خَرْچ

کرتے ہیں، اپنے عزیز و اَقرِباء کی مَوت پر اُن کے ایصالِ ثواب کے لیے تیجہ، دَسواں، چالیسواں، برسی وغیرہ کرکے مساکین کو کھانا کِھلاتے ہیں، نیک نِیَّتی سے شِفاخانے بنواتے ہیں، حُقُوقِ عامّہ کالحاظ رکھتے ہوئے اِخلاص کے ساتھ قُرآن خوانی، اِجتماعِ ذِکر و نعت اور سُنّتوں بھرے اِجتماعات کے اِنعقاد پر خَرچ کرتے ہیں، مَساجِد و مَدارِس و جامِعات وغیرہ کی تَعمیر و ترقّی اور روزمرّہ کے اَخراجات میں حِصّہ لیتے ہیں، دینی طلبہ و طالِبات پر اپنا مال خَرچ کرتے ہیں۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ اُنہیں اپنے فَضْل سے دُگنا بلکہ اِس سے بھی زیادہ عطا فرمائے گا، آیئے ہم بھی ہاتھوں ہاتھ نیّت کرتے ہیں کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رِضا کے لئے نہ صرف خُود اپنے مدنی عَطِیّات دعوتِ اسلامی کو دیں گے، بلکہ دُوسروں کو بھی اس کی ترغیب دلائیں گے۔ اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ

صَدَقہ کی تعریف

آیئے ضِمناً صَدَقہ کی تَعرِیف بھی سُن لیتے ہیں چُنانچہ صَدَقہ کا مطلب یہ ہے کہ کوئی چیز اللہ عَزَّوَجَلَّ کی راہ میں دی جائے اور اُس کے ذریعے لوگوں میں اپنی واہ واہ کرانا مقصود نہ ہو، بلکہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ سے اجر و ثواب حاصِل کرنے کی نِیَّت کی جائے۔ (کتاب التعریفات، باب الصاد، ص۹۴ ماخوذاً)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! صَدَقے کی بیان کردہ تعریف کے ضِمن میں یہ بھی معلوم ہوا کہ حقیقی صَدَقہ وہی ہے جس سے مَقصُود ریاکاری، حُبِّ جاہ اور لوگوں میں اپنی واہ واہ نہ ہو بلکہ وہ صرف اور صرف اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رِضا و خُوشنودی اور اُس کی طرف سے ملنے والے ثواب کو حاصِل کرنے کی غَرَض سے دِیا گیا ہو۔ یہاں ایک اور بات بھی قابلِ غور ہے اور وہ یہ کہ بَعض لوگ شاید یہ سمجھتے ہیں کہ جو چیز ناکارہ ہو جائے یا ہمارے کسی کام کی نہ رہے وہ چیز صَدَقہ کرنی چاہئے، حالانکہ ایسا نہیں بلکہ انسان جو چیز اللہ

عَزَّوَجَلَّ کی رضا حاصِل کرنے کے لئے صَدَقہ کررہا ہو وہ کار آمد ہونے کے ساتھ ساتھ عُمدہ، بہترین اور مَرغُوب و پسندیدہ بھی ہونی چاہئے جیسا کہ قرآنِ پاک میں اللہ عَزَّوَجَلَّ نے پارہ 4، سُورَۂ آلِ عِمران کی آیت نمبر 92 میں اِرشاد فرمایا:

لَنۡ تَنَالُوا الۡبِرَّ حَتّٰى تُنۡفِقُوۡا مِمَّا تُحِبُّوۡنَ ؕ وَمَا تُنۡفِقُوۡا مِنۡ شَىۡءٍ فَاِنَّ اللّٰهَ بِهٖ عَلِيۡمٌ ﴿۹۲﴾

تَرجَمۂ کنزالایمان: تم ہر گز بھلائی کو نہ پہنچو گے جب تک راہِ خدا میں اپنی پیاری چیز نہ خَرچ کرو اور تم جو کچھ خَرچ کرو اللہ کو معلوم ہے۔

(پ ۴، اٰلِ عِمران: ۹۲)

صدرُ الاَفاضِل حضرت علّامہ مولانا سَیِّد محمد نعیمُ الدین مُراد آبادی عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللہِ الْھَادِی اس آیت کی تفسیر میں فرماتے ہیں: حضرت ابنِ عُمَر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا نے فرمایا کہ یہاں خَرچ کرنا عام ہے، تمام صَدَقات کا یعنی واجِبہ ہوں یا نافِلہ سب اس میں داخل ہیں، حسن کا قَول ہے کہ جو مال مُسلمانوں کو مَحبُوب ہو اور اُسے رضائے الٰہی کے لئے خَرچ کرے، وہ اس آیت میں داخل ہے خواہ ایک کھجور ہی ہو۔

(حضرتِ سَیِّدُنا) عمر بن عبدُ العزیز (رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ) شَکَر کی بوریاں خرید کر صَدَقہ کرتے تھے، اُن سے کہا گیا: اِس کی قیمت ہی کیوں نہیں صَدَقہ کر دیتے؟ فرمایا: شَکَر مجھے مَحبُوب و مَرغُوب ہے، یہ چاہتا ہوں کہ راہِ خدا میں پیاری چیز خَرچ کروں۔

صَلُّوْا عَلَى الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے کہ خُود اللہ عَزَّوَجَلَّ ہمیں اپنا مَحبُوب ترین مال خَرچ کرنے کی ترغیب اِرشاد فرما رہا ہے، لہٰذا ہمیں چاہئے کہ کَنجُوسی سے کام لینے کے بجائے، اچھی اچھی نیّتوں اور اِخلاص کے ساتھ دل کھول کر صَدَقہ و خَیرات کیا کریں۔ ظاہر ہے کہ ہمارے پاس جو کچھ بھی ہے، وہ

اللہ عَزَّوَجَلَّ ہی کا دِیا ہوا ہے، لہٰذا اُسی کے دیئے ہوئے مال میں سے اُسی کی رِضا کے لئے صَدَقہ کرنا یقیناً نعمتوں میں مزید اضافے کا باعث ہو گا، جبکہ اس کے برعکس قُدرت کے باوُجُود صَدَقہ و خَیرات سے ہاتھ روک لینا، اللہ عَزَّوَجَلَّ کی طرف سے ملنے والی نعمتوں سے مَحرُومی کا سبب بھی بن سکتا ہے۔ چُنانچہ

حضرت اَسماء بِنتِ ابو بکر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا سے مروی ہے، وہ فرماتی ہیں کہ رسولُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے مجھ سے فرمایا: ہاتھ نہ روکو ورنہ تم سے بھی روک لیا جائے گا۔

(بخاری، کتاب الزکوۃ، باب التحریض علی الصدقۃ، ۱/۴۸۳، حدیث: ۱۴۳۳)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! واقعی راہِ خدا میں خَرچ کرنے سے ہاتھ روکنا، صَدَقہ و خَیرات میں کَنجُوسی کرنا، گِن گِن کر مال جمع کرنا اور حاجت مَندوں کی طرف سے مُنہ پھیر لینا، بہت محرومی کی بات ہے، کیونکہ راہِ خُدا میں خَرچ کرنا اور صَدَقہ و خَیرات کرنا تو سَعادَت کا کام ہے، اگر ہم نہیں کریں گے تو یہ نیک کام اللہ عَزَّوَجَلَّ کسی اَور سے لے لے گا۔ یاد رکھئے! جس طرح راہِ خُدا میں خَرچ کرنا، اِنسان کی اپنی ذات کے لئے مُفید ہے، اسی طرح بُخل سے کام لینا بھی اُس کی اپنی ہی ذات کے لئے خَسارے (یعنی نقصان) کا باعِث ہے۔ نیکی کے کاموں کے لئے اللہ عَزَّوَجَلَّ اپنے سخی بندوں کو چُن لیتا ہے، جو دل کھول کر راہِ خدا میں خَرچ کرتے ہیں اور خُوب خُوب صَدَقہ و خَیرات کرتے، مگر اس کے باوُجُود اُن کے مال میں حیرت انگیز طور پر دن دُگنی اور رات چوگنی ترقّی و برکت ہی ہوتی چلی جاتی ہے۔ جبکہ کَنجُوس کا حال یہ ہوتا ہے کہ کثیر مال و دولت کے باوُجُود اُسے اپنا مال کم لگتا ہے جس کی وجہ سے وہ صَدَقاتِ واجِبہ و نافلہ کی ادائیگی کرنے، نیکی کے کاموں میں خَرچ کرنے اور مخلوقِ خدا کی مدد کرنے سے زندگی بھر کتراتا رہتا ہے کہ کہیں میرے مال میں کمی واقع نہ ہو جائے۔ بالآخر ایک دن مَوت کا فرشتہ اُس کے پاس آجاتا ہے اور

اُس کی مَوت کے بعد اُس کا سارا مال اُس کے وُرَثاء کے پاس چلا جاتا ہے۔ آیئے اِس ضِمن میں دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ کی مَطبوعہ 410 صَفْحات پر مشتمل کتاب **"عُیُونُ الحکایات"** (حِصّہ اوّل) کے صَفْحہ 74 سے کَنْجُوسی کے اَنْجام کے بارے میں ایک عِبرتناک حِکایت سُنتے ہیں۔ چُنانچہ

کَنْجُوسی کا اَنْجام

حضرت سَیِّدُنا یزید بن مَیْسَرہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: ہم سے پہلی اُمّتوں میں ایک شَخْص تھا جس نے بہت زیادہ مال و مَتاع جمع کیا ہوا تھا، اور اُس کی اَوْلاد بھی کافی تھی، طرح طرح کی نعمتیں اُسے مُیَسَّر تھیں، کثیر مال ہونے کے باوُجُود وہ انتہائی کَنْجُوس تھا۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی راہ میں کچھ بھی خَرْچ نہ کرتا، ہر وقت اِسی کوشش میں رہتا کہ کسی طرح میری دولت میں اِضَافہ ہو جائے۔ جب وہ بہت زیادہ مال جمع کر چُکا تو اپنے آپ سے کہنے لگا: اب تو میں خوب عَیْش و عِشْرَت کی زندگی گُزاروں گا۔ چُنانچہ وہ اپنے اہل و عِیال کے ساتھ خُوب عَیْش و عِشْرَت سے رہنے لگا۔

بہت سے خُدّام ہر وقت ہاتھ باندھے اُس کے حکم کے مُنْتَظِر رہتے، اَلْغَرَض! وہ اُن دُنیاوی آسائشوں میں ایسا مگن ہوا کہ اپنی مَوت کو بالکل بُھول گیا۔ ایک دن مَلَکُ الْمَوْت حضرت سَیِّدُنا عِزرائیل عَلَیْہِ السَّلَام ایک فقیر کی صُورت میں اُس کے گھر آئے اور دروازہ کھٹکھٹایا۔ غُلام فوراً دروازے کی طرف دوڑے اور جیسے ہی دروازہ کھولا تو سامنے ایک فقیر کو پایا، اُس سے پُوچھا: تُو یہاں کس لئے آیا ہے؟ مَلَکُ الْمَوْت عَلَیْہِ السَّلَام نے جواب دِیا: جاؤ، اپنے مالک کو باہر بھیجو، مجھے اُسی سے کام ہے۔

خادِموں نے جُھوٹ بولتے ہوئے کہا: وہ تو تیرے ہی جیسے کسی فقیر کی مدد کرنے باہر گئے ہیں۔

حضرت سَیِّدُنا مَلَکُ الْمَوْت عَلَیْہِ السَّلَام نے کچھ دیر بعد دوبارہ دروازہ کھٹکھٹایا، غُلام باہر آئے تو اُن سے

کہا: جاؤ! اور اپنے آقا سے کہو: مَیں مَلَکُ الْمَوْت عَلَیْہِ السَّلَام ہوں۔

جب اُس مالدار شَخْص نے یہ بات سُنی تو بہت خَوف زَدہ ہوا اور اپنے غُلاموں سے کہا: جاؤ! اور اُن سے بہت نرمی سے گُفتگو کرو۔ خُدّام باہر آئے اور حضرت سَیِّدُنا مَلَکُ الْمَوْت عَلَیْہِ السَّلَام سے کہنے لگے: آپ ہمارے آقا کے بدلے کسی اَور کی رُوح قَبْض کرلیں اور اسے چھوڑدیں، اللہ عَزَّوَجَلَّ آپ کو برکتیں عطا فرمائے۔ حضرت سَیِّدُنا مَلَکُ الْمَوْت عَلَیْہِ السَّلَام نے فرمایا: ایسا ہرگز نہیں ہوسکتا۔ پھر مَلَکُ الْمَوْت عَلَیْہِ السَّلَام اندر تشریف لے گئے اور اُس مالدار شَخْص سے کہا: تجھے جو وَصِیّت کرنی ہے کرلے، میں تیری رُوح قبض کئے بغیر یہاں سے نہیں جاؤں گا۔

یہ سُن کر سب گھر والے چیخ اُٹھے اور رونا دھونا شُروع کردِیا، اُس شَخْص نے اپنے گھر والوں اور غُلاموں سے کہا: سونے چاندی سے بھرے ہوئے صَنْدُوق اور تابُوت کھول دو اور میری تمام دولت میرے سامنے لے آؤ۔ فوراً حکم کی تَعْمِیْل ہوئی اور سارا خزانہ اُس کے قدموں میں ڈھیر کردِیا گیا۔ وہ شَخْص سونے چاندی کے ڈھیر کے پاس آیا اور کہنے لگا: اے ذلیل و بدترین مال! تجھ پر لعنت ہو، تُو نے ہی مجھے پروردگار عَزَّوَجَلَّ کے ذکر سے غافِل رکھا، تُو نے ہی مجھے آخرت کی تیّاری سے روکے رکھا۔

یہ سُن کر وہ مال اُس سے کہنے لگا: تُو مجھے ملامت نہ کر، کیا تُو وہی نہیں کہ دُنیاداروں کی نظروں میں حقیر تھا؟ میں نے تیری عزّت بڑھائی۔ میری ہی وجہ سے تیری رسائی بادشاہوں کے دربار تک ہوئی ورنہ غریب و نیک لوگ تو وہاں تک پہنچ ہی نہیں سکتے، میری ہی وجہ سے تیرا نکاح شہزادیوں اور امیر زادیوں سے ہوا۔ ورنہ غریب لوگ اُن سے کہاں شادی کرسکتے ہیں۔ اب یہ تو تیری بد بَخْتی ہے کہ تُو نے مجھے شیطانی کاموں میں خَرْچ کیا۔ اگر تُو مجھے اللہ عَزَّوَجَلَّ کے کاموں میں خَرْچ کرتا تو یہ ذِلّت و

رُسوائی تیرا مُقدَّر نہ بنتی۔ کیا میں نے تجھ سے کہا تھا کہ تُو مجھے نیک کاموں میں خَرچ نہ کر؟ آج کے دن میں نہیں بلکہ تُو زیادہ ملامت ولعنت کا مُستَحِق ہے۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! زندگی کو غنیمت جانئے! یقیناً یہ زندگی جہاں ایک بہترین نِعمت ہے وہیں اللہ عَزَّوَجَلَّ کی طرف سے ہمارے لئے نیکیاں کمانے اور آخرت بنانے کی زبردست مہلت بھی ہے۔ لہٰذا جِتنی سانسیں باقی بچی ہیں، اُن میں جلدی جلدی نیکیاں کمایئے، خُوب خُوب صَدَقہ و خَیرات کرلیجئے ورنہ پیغامِ اَجَل آنے کے بعد یہ مہلت ختم ہو جائے گی اور پھر چاہنے کے باوُجُود بھی موقع نہیں ملے گا۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ پارہ 28، سُورَۃُ الْمُنَافِقُوْن کی آیت نمبر 10 اور 11 میں اِرشاد فرماتا ہے:

وَ اَنْفِقُوْا مِنْ مَّا رَزَقْنٰكُمْ مِّنْ قَبْلِ اَنْ یَّاْتِیَ اَحَدَكُمُ الْمَوْتُ فَیَقُوْلَ رَبِّ لَوْ لَاۤ اَخَّرْتَنِیْۤ اِلٰۤى اَجَلٍ قَرِیْبٍۙ فَاَصَّدَّقَ وَ اَكُنْ مِّنَ الصّٰلِحِیْنَ ﴿۱۰﴾ وَ لَنْ یُّؤَخِّرَ اللّٰهُ نَفْسًا اِذَا جَآءَ اَجَلُهَاؕ (پ۲۸، المنافقون: ۱۰، ۱۱)

تَرجَمۂ کنزالایمان: اور ہمارے دیئے میں سے کچھ ہماری راہ میں خَرچ کرو قبل اس کے کہ تم میں کسی کو مَوت آئے پھر کہنے لگے اے میرے ربّ! تُو نے مجھے تھوڑی مُدّت تک کیوں مہلت نہ دی کہ میں صَدَقہ دیتا اور نیکوں میں ہوتا اور ہرگز اللہ کسی جان کو مہلت نہ دے گا جب اُس کا وعدہ آجائے۔

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اِس میں کوئی شک نہیں کہ انسان کا اپنا مال جو دَرحَقِیقت اُسے آخرت میں کام آئے گا، اُسے اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رِضا و خُوشنُودی دِلائے گا اور نارِ دَوزخ سے بچائے گا وہ وہی ہے جو اُس نے صَدَقہ و خَیرات کے طور پر نیک کاموں میں خَرچ کر دِیا۔ البتہ وہ مال جو اُس کے پاس موجود ہے اور وہ اُسے اپنا ہی مال سمجھتا ہے وہ تو اُس کا ہے ہی نہیں، حقیقت میں تو وہ مال اُس کے وارِثوں کا ہے۔ جیسا کہ

حضرت سَیِّدُنا حارِث بن سُوَیْد رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے کہ تاجدارِ رِسالت، ماہِ نُبُوّت، مُحسِنِ اِنْسانِیّت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کا اِرْشادِ حقیقت بُنْیاد ہے: اَیُّکُمْ مَالُ وَارِثِہٖ اَحَبُّ اِلَیْہِ مِنْ مَالِہٖ، تم میں سے کس کو اپنے مال سے زیادہ وارِث کا مال پسند ہے؟ صحابۂ کرام رِضْوَانُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن نے عرض کی: یارسولَ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ! مَا مِنَّا اَحَدٌ اِلَّا مَالُہٗ اَحَبُّ اِلَیْہِ، ہم میں سے ہر شَخْص کو اپنا ہی مال زیادہ پیارا ہے۔ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم نے اِرْشاد فرمایا: فَاِنَّ مَالَہٗ مَا قَدَّمَ وَمَالَ وَارِثِہٖ مَا اَخَّرَ، انسان کا اپنا مال تو وہ ہے جو اُس نے آگے بھیج دِیا (یعنی راہِ خُدا میں خَرْچ کر دِیا) اور جو اُس نے پیچھے چھوڑ دِیا (دُنیا میں) وہ اُس کے وارِث کا مال ہے۔

(صحیح البخاری، کتاب الرقاق، باب ماقدم من ماله فهوله، الحدیث: ۶۴۴۲، ص ۵۳۱)

احادیثِ مُبارکہ میں صَدَقے کے بے شُمار فضائل بیان کئے گئے ہیں، آیئے اس ضِمْن میں 8 فرامینِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم سُنتے ہیں۔

صدقے کی فضیلت پر 8 فرامینِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم

1. اَلصَّدَقَۃُ تَسُدُّ سَبْعِیْنَ بَابًا مِّنَ السُّوْءِ صَدَقہ برائی کے 70 دروازے بند کرتا ہے۔ (المعجم الکبیر، ۴/۲۷۴، حدیث: ۴۴۰۲)
2. کُلُّ امْرِئٍ فِیْ ظِلِّ صَدَقَتِہٖ حَتّٰی یُقْضٰی بَیْنَ النَّاسِ، ہر شَخْص (بروزِ قیامت) اپنے صَدَقے کے سائے میں ہوگا یہاں تک کہ لوگوں کے درمیان فیصلہ فرمادیا جائے۔ (المعجم الکبیر، ۱۷/ ۲۸۰، حدیث: ۷۷۱)
3. اِنَّ الصَّدَقَۃَ لَتُطْفِئُ عَنْ اَھْلِھَا حَرَّ الْقُبُوْرِ وَاِنَّمَا یَسْتَظِلُّ الْمُؤْمِنُ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ فِیْ ظِلِّ صَدَقَتِہٖ، بے شک صَدَقہ کرنے والوں کو صَدَقہ قَبْر کی گرمی سے بچاتا ہے اور بِلا شُبہ مُسلمان قیامت کے دن اپنے

صَدَقہ کے سائے میں ہو گا۔(شُعَبُ الایمان، باب الزکاۃ، التحریض علی صدقۃ التطوع، ۳/ ۲۱۲، حدیث: ۳۳۴۷)

4. اَلصَّلٰوۃُ بُرْھَانٌ وَ الصَّوْمُ جُنَّۃٌ وَ الصَّدَقَۃُ تُطْفِئُ الْخَطِیْئَۃَ کَمَا یُطْفِئُ الْمَاءُ النَّارَ ، نماز (ایمان کی) دلیل ہے اور روزہ (گناہوں سے) ڈھال ہے اور صَدَقہ خطاؤں کو یُوں مِٹا دیتا ہے جیسے پانی آگ کو۔(ترمذی، ابواب السفر، باب ماذُکِر فی فضل الصلاۃ، ۲/ ۱۱۸، حدیث: ۶۱۴)

5. بَاکِرُوْا بِالصَّدَقَۃِ فَاِنَّ الْبَلَاءَ لَا یَتَخَطَّی الصَّدَقَۃَ ، صبح سویرے صَدَقہ دِیا کرو کیونکہ بَلا صَدَقہ سے آگے قدم نہیں بڑھاتی۔(شُعَبُ الایمان، باب فی الزکاۃ، التحریض علی صدقۃ التطوع، ۳/ ۲۱۴، حدیث: ۳۳۵۳)

6. اِنَّ صَدَقَۃَ الْمُسْلِمِ تَزِیْدُ فِی الْعُمْرِ وَ تَمْنَعُ مِیْتَۃَ السُّوْءِ وَیُذْھِبُ اللّٰہُ الْکِبْرَ وَ الْفَخْرَ ، بے شک مُسلمان کا صَدَقہ عُمر بڑھاتا اور بُری مَوت کو روکتا ہے اور اللہ عَزَّوَجَلَّ اُس کی برکت سے صَدَقہ دینے والے سے تکبُّر وتفاخُر (بڑائی اور فخر کرنے کی بُری عادت) دُور کر دیتا ہے۔(المعجم الکبیر، ۱۷/ ۲۲، حدیث: ۳۱)

7. اِنَّھَا حِجَابٌ مِّنَ النَّارِ لِمَنِ احْتَسَبَھَا یَبْتَغِیْ بِھَا وَجْہَ اللّٰہِ ، جو اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رِضا کی خاطِر صَدَقہ کرے تو وہ (صَدَقہ) اُس کے اور آگ کے درمیان پردہ بن جاتا ہے۔(مجمع الزوائد، کتاب الزکاۃ، باب فضل الصدقۃ، ۳/ ۲۸۶، حدیث: ۴۶۱۷)

8. اِنَّ الصَّدَقَۃَ لَتُطْفِئُ غَضَبَ الرَّبِّ وَ تَدْفَعُ مِیْتَۃَ السُّوْءِ بے شک صَدَقہ ربّ عَزَّوَجَلَّ کے غضب کو بُجھاتا اور بُری مَوت کو دفع کرتا ہے۔(ترمذی، کتاب الزکاۃ، باب ما جاء فی فضل الصدقۃ، ۲/ ۱۴۶، حدیث: ۶۶۴)

حکیمُ الامّت مفتی احمد یار خان نعیمی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اس آخری حدیثِ پاک کی شرح میں فرماتے ہیں: خیرات کرنے والے سخی کی زندگی بھی اچّھی ہوتی ہے کہ اوّلاً تو اُس پر دُنیوی مصیبتیں آتی نہیں اور اگر اِمتحاناً آ بھی جائیں تو ربّ تعالیٰ کی طرف سے اُسے سکونِ قلبی نصیب ہوتا ہے جس سے وہ صبر کر کے

ثواب کمالیتا ہے، غرض کہ اُس کے لئے مُصِیبت، مَعْصِیَت (گُناہ) لے کر نہیں آتی، مَغْفِرت لے کر آتی ہے، بُری مَوْت سے مُراد خرابیِ خاتمہ ہے یا غفلت کی اچانک مَوْت یا مَوْت کے وقت ایسی علامت کا ظہور ہے جو بعدِ مَوْت بدنامی کا باعث ہو اور ایسی سخت بیماری ہے جو مَیِّت کے دل میں گھبراہٹ پیدا کر کے ذکرُاللہ سے غافل کر دے، غرض کہ سخی بندہ ان تمام برائیوں سے مَحْفُوظ رہے گا۔

(مرآۃ المناجیح شرح مشکاۃ المصابیح، ج۳، ص۱۰۳)

حضرت ابو کبشہ اَنْمَارِی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے مروی ہے کہ اُنہوں نے نبیِ مکرّم، شہنشاہِ بنی آدم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کو فرماتے سُنا کہ تین (3) باتیں وہ ہیں جن پر میں قسم کھاتا ہوں اور ایک بات کی تمہیں خبر دیتا ہوں اسے یاد رکھو، فرمایا: کہ کسی بندے کا مال صَدَقہ کرنے سے کم نہیں ہوتا اور کوئی ظلم نہیں کِیا جاتا جس پر وہ صبر کرے، مگر اللہ تعالٰی اُس کی عزّت بڑھاتا ہے اور کوئی (اپنے لئے) مانگنے کا دروازہ نہیں کھولتا، مگر اللہ تعالٰی اُس پر فقیری کا دروازہ کھول دیتا ہے اور تمہیں ایک اور بات بتا رہا ہوں اُسے یاد رکھو، فرمایا: دُنیا چار (4) قسم کے بندوں کی ہے۔ (۱) وہ بندہ جسے اللہ عَزَّوَجَلَّ نے مال اور عِلْم دِیا تو وہ اُس میں اللہ تعالٰی سے ڈرتا (اور نیک اَعْمال کرتا) ہے، صِلۂ رَحْمی (رِشتے داروں سے حُسنِ سُلوک) کرتا ہے اور اُس میں اللہ تعالٰی کا حق پہچانتا ہے (صَدَقہ و زکوٰۃ ادا کرتا ہے) یہ شَخْص بہترین دَرَجہ میں ہے۔ (۲) وہ بندہ جسے اللہ عَزَّوَجَلَّ نے عِلْم دیا اور مال نہیں دیا وہ خُلُوصِ نِیَّت کے ساتھ کہتا ہے کہ اگر میرے پاس مال ہوتا تو میں فُلاں (پہلے شخص) کی طرح عمل کرتا، اُسے اُس کی نِیَّت کا بدلہ ملے گا اور اِن دونوں (پہلے اور دوسرے) کا ثواب برابر ہے۔ (۳) وہ بندہ جسے اللہ تعالٰی نے مال دیا اور عِلْم نہ دیا تو وہ اپنے مال میں بغیر سوچے سمجھے تَصَرُّف (خَرْچ وغیرہ) کرتا ہے، اُس میں اپنے ربّ عَزَّوَجَلَّ سے نہیں ڈرتا، صِلۂ رَحْمی

(رِشتے داروں سے حُسنِ سُلوک) نہیں کرتا اور نہ ہی اُس میں حُقُوقُ اللّٰہ کو پہچانتا ہے (صَدَقہ وز کوٰۃ ادا نہیں کرتا) یہ شَخْص بدترین دَرَجہ میں ہے۔(۴)وہ بندہ جسے اللّٰہ تعالٰی نے نہ مال دیا اور نہ عِلْم، یہ کہتا ہے کہ اگر میرے پاس مال ہوتا تو میں فُلاں (تیسرے شخص) کی طرح تَصَرُّف کرتا، اُسے اُس کی نِیَّت کا بدلہ ملے گا اور اِن دونوں (تیسرے اور چوتھے شَخْص) کا گُناہ برابر ہے۔(مرآۃ المناجیح شرح مشکاۃ المصابیح، ج۷، ص۹۹)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے کہ وہ لوگ جو اپنے مال میں سے کچھ حِصّہ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کی رِضا کے لئے خَرْچ کرتے ہیں، اسی طرح وہ لوگ جو تنگ دستی کی وجہ سے مال تو خَرْچ نہیں کرسکتے، مگر اُن کی یہ تمنّا ہوتی ہے کہ اگر ہمارے پاس مال آیا تو ہم بھی راہِ خُدا میں خَرْچ کریں گے، تو ایسے خُوش نَصِیبوں کے بارے میں حدیثِ پاک میں فرمایا گیا کہ وہ بہترین دَرَجے میں ہوں گے۔ اے کاش! ہم بھی اُن خُوش نَصِیبوں میں شامِل ہوجائیں اور اپنے اسلاف و بُزرگانِ دین رَحِمَہُمُ اللّٰہُ الْمُبِین کے نقشِ قَدَم پر چلتے ہوئے ذَوق و شَوق کے ساتھ صَدَقہ و خَیْرات کرنے والے بن جائیں۔ ہمارے بُزرگانِ دین رَحِمَہُمُ اللّٰہُ الْمُبِین کے اندر صَدَقے کا ایسا جذبہ ہوا کرتا تھا کہ اگر اُن کے پاس کوئی سُوالی آتا تو وہ نُفُوسِ قُدْسِیہ ہرگز ہرگز اُسے تَہِی دَسْت (خالی ہاتھ) نہ لَوٹاتے، اگرچہ اُسے دینے کے بعد اپنے لئے کچھ بھی نہ بچے، یعنی اُنہیں اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ پر اِس قَدَر کامِل یقین ہوتا تھا کہ نہ صرف اِضافی اَشْیاء بلکہ اپنی ضَرورت کی چیزیں بھی صَدَقہ کردیا کرتے تھے۔ آیئے اِس ضِمْن میں چند واقعات سُنتے ہیں۔

جنّت میں گھر کی ضمانت

ایک شَخْص خُراسان سے بَصْرہ آیا اور اُس نے مشہور ولیُّ اللّٰہ حضرتِ سَیِّدُنا حَبِیب عَجَمِی رَحْمَۃُ

اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے پاس دس ہزار(10,000)دِرْہَم بطورِ اَمانت رکھے اور کہا کہ آپ میرے لئے بصرہ میں ایک گھر خریدیں تاکہ جب میں مکہ سے واپس آؤں تو اُس گھر میں رہوں (یہ کہہ کروہ چلا گیا)۔اِسی دوران لوگوں کو آٹے کی مہنگائی کا سامنا کرنا پڑا تو حضرت حَبِیْب عَجَمِی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے اُن دِرْہَموں سے آٹا خرید کر صَدَقہ کردیا، اُن سے کہا گیا کہ اُس شَخْص نے تو آپ سے گھر خریدنے کے لئے کہا تھا! فرمایا: میں نے اُس کے لئے جنّت میں گھر لے لیا ہے! اگر وہ اس پر راضی ہو گا تو ٹھیک، ورنہ میں اُسے دس ہزار(10,000)دِرْہَم واپس دے دوں گا۔ پھر جب وہ لوٹا تو پُوچھا: اے ابو محمد رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ!(یہ حضرت حبیب عجمی کی کُنْیَت تھی) کیا آپ نے گھر خرید لیا؟ جواب دیا: ہاں! مَحلّات، نہروں اور درختوں کے ساتھ، تو وہ شَخْص بہت خُوش ہوا پھر کہنے لگا: میں اُس میں رہنا چاہتا ہوں، آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: میں نے وہ گھر اللہ تعالٰی سے جنّت میں خریدا ہے! یہ سُن کر اُس شَخْص کی خُوشی مزید بڑھ گئی، اُس کی بیوی بولی: اُن سے کہو کہ اپنی ضمانت کی ایک دستاویز لکھ دیں، تو حضرت حَبِیْب عَجَمِی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے لکھا: **"بِسْمِ اللہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم، جو گھر حَبِیْب عَجَمِی نے مَحلّات، نہروں اور درختوں سمیت دس ہزار(10,000)دِرْہَم میں اللہ تعالٰی سے فُلاں بن فُلاں کے لئے جنّت میں خریدا ہے، یہ اُس کی دستاویز ہے۔ اب اللہ عَزَّوَجَلَّ کے ذِمّۂ کرم پر ہے کہ وہ حَبِیْب عَجَمِی کی ضمانت کو پورا فرمادے۔"** کچھ عرصہ بعد اُس شَخْص کا اِنْتِقال ہو گیا۔ اُس نے یہ وصیّت کی تھی کہ میرے کفن میں یہ رُقْعَہ ڈال دینا۔ (تَدْفِیْن کے بعد) جب صبح ہوئی تو لوگوں نے دیکھا کہ اُس شَخْص کی قبر پر ایک رُقْعَہ ہے جس میں لکھا تھا کہ یہ حَبِیْب عَجَمِی کے لئے اُس مکان سے برأت نامہ ہے جو اُنہوں نے فُلاں شَخْص کے لئے خریدا تھا، اللہ عَزَّوَجَلَّ نے اُس شَخْص کو وہ مکان عطا فرما دِیا۔ اُس مکتوب کو حَبِیْب عَجَمِی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے لے لیا اور

بہت روئے اور فرمایا: یہ اللہ تعالیٰ کی جانب سے میرے لئے برأت نامہ ہے۔(نزھۃ المجالس، باب في فضل الصدقۃ...الخ، ج ۲، ص ٦)

یاد رہے کہ بیان کردہ حِکایت میں اللہ عَزَّوَجَلَّ کے وَلی حضرت سَیِّدُنا حَبِیب عَجَمِی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا امانت کو استعمال کرلینا اور دوسرے لوگوں پر صَدَقہ کر دینا، اَولیاءُ اللہ کے خاص حالات وتَصَرُّفات کے واقعات میں سے ایک واقعہ ہے، ورنہ ہر ایک کو شرعاً اس بات کی اِجازت نہیں کہ کسی کی امانت کو اپنے اِسْتِعْمال میں لے آئے یا اُسے دُوسرے لوگوں پر خَرْچ کر دے۔

بے مِثال تَوَکُّل اور لاجواب صَدَقہ

اسی طرح حضرتِ سَیِّدَتُنا عائشہ صِدِّیقہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا سے مروی ہے کہ ایک مسکین نے آپ سے سوال کیا، جبکہ آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا روزے سے تھیں اور گھر میں سِوائے ایک روٹی کے کچھ نہ تھا۔ آپ نے اپنی باندی سے فرمایا: اِسے وہ روٹی دے دو، تو باندی نے کہا: آپ کی اِفْطاری کے لئے اس کے سِوا کچھ نہیں، سَیِّدہ عائشہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا نے فرمایا: اِسے وہ روٹی دے دو، باندی کہتی ہیں، میں نے وہ روٹی اُسے دیدی، ابھی شام نہیں ہوئی تھی کہ اہلِ بیت نے یا کسی اور شَخْص نے جو ہدیہ دِیا کرتا تھا، آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا کو بطورِ ہدیہ ایک بکری بھجوائی، لانے والا اُس گوشت کو کپڑے میں ڈھانپے ہوئے لے کر آیا۔ آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا نے خادِمہ کو بُلا کر فرمایا: لو اِس میں سے کھاؤ، یہ تمہاری اُس روٹی سے بہتر ہے۔

(شُعَبُ الإيمان، باب في الزکاۃ، فصل فیما جاء فی الإیثار، الحدیث: ۳۴۸۲، ج۳، ص ۲٦۰)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! یہ تھا اللہ والوں کا طرزِ عمل کہ جو کچھ بھی ہوتا، صَدَقہ کر دیتے یہی وجہ ہے کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ اُن کے تَوَکُّل کے سبب اُنہیں بہتر سے بہتر بدلہ عطا فرماتا ہے۔ جیسا کہ

اپنے دور کے ابدال حضرت سَیِّدُنا ابو جعفر بن خطّاب رَحۡمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیۡہ فرماتے ہیں: میرے دروازے پر ایک سائل (مانگنے والے) نے صدا لگائی، میں نے زوجہ محترمہ سے پُوچھا: تمہارے پاس کچھ ہے؟ جواب مِلا: چار (4) انڈے ہیں۔ میں نے کہا: سائل کو دے دو۔ انہوں نے تعمیل کی۔ سائل انڈے پا کر چلا گیا۔ ابھی تھوڑی دیر گُزری تھی کہ میرے پاس ایک دوست نے انڈوں سے بھری ہوئی ٹوکری بھیجی۔ میں نے گھر میں پُوچھا: اِس میں کُل کتنے انڈے ہیں؟ اُنہوں نے کہا: تیس (30)۔ میں نے کہا: تم نے تو فقیر کو چار (4) انڈے دیے تھے، یہ تیس (30) کس حساب سے آئے! کہنے لگیں: تیس (30) انڈے سالِم ہیں اور دس (10) ٹُوٹے ہوئے۔

حضرت سَیِّدُنا شیخ علامہ یافعی یمنی رَحۡمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیۡہ فرماتے ہیں: بعض حضرات اِس حِکایت کے مُتَعَلِّق یہ بَیان کرتے ہیں کہ سائل کو جو انڈے دِیئے گئے تھے اُن میں تین (3) سالِم اور ایک ٹُوٹا ہوا تھا۔ ربّ تعالیٰ نے ہر ایک کے بدلے دس دس (10،10) عطا فرمائے۔ سالِم کے عوض سالِم اور ٹُوٹے ہوئے کے بدلے ٹُوٹے ہوئے۔ (فیضانِ سُنّت، باب آدابِ طعام، ج ۱، ص ۵۱۳ بحوالہ روض الریاحین، ص ۱۵۱)

صَلُّوۡا عَلَی الۡحَبِیۡب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ہمارے اَسلاف و بُزرگانِ دین رَحِمَہُمُ اللّٰہُ الۡمُبِیۡن نہ صرف خُود بکثرت صَدَقہ و خَیرات کیا کرتے تھے بلکہ دوسرے لوگوں کو بھی اِس کارِ خَیر کی بہت ترغیب دِلایا کرتے تھے، آیئے اِس ضِمن میں 3 اَقوال سُنتے ہیں:

﴿1﴾ ہر حال میں صَدَقہ کرو

اَمِیۡرُ الۡمُؤمنین حضرت سیِّدُنا علِیُّ الۡمُرتضٰی کَرَّمَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَجۡہَہُ الۡکَرِیۡم فرماتے ہیں: اگر تمہارے پاس دُنیا

کی دولت آئے تو اُس میں سے کچھ خَرْچ کرو، کیونکہ خَرْچ کرنے سے وہ ختم نہیں ہو جائے گی اور اگر دُنیا کی دولت تم سے مُنہ پھیر کر جانے لگے تو بھی اُس میں سے کچھ خَرْچ کرو، کیونکہ اُس نے باقی نہیں رہنا (احیاء العلوم، ج۳ ص۷۳۸)

﴿2﴾ سخاوت کیا ہے؟

حضرت سیِّدُنا حسن بصری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی سے پُوچھا گیا کہ سخاوت کیا ہے؟ فرمایا: **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کے لئے اپنا مال خوب خَرْچ کرنا۔ پھر پُوچھا: حَزم (اِحتیاط) کیا ہے؟ فرمایا: **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کے لئے مال روکے رکھنا۔ پھر پُوچھا گیا: اِسراف کیا ہے؟ فرمایا: اِقْتِدار کی چاہت میں مال خَرْچ کرنا۔ (احیاء العلوم، ج۳ ص۷۳۹)

﴿3﴾ جُود و کَرَم ایمان میں سے ہے

حضرت سیِّدُنا حُذَیفہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں: دِیْن کے گُناہ گار اور زندگی میں لاچار و بدحال بہت سے لوگ صرف اپنی سخاوت کی وجہ سے جنّت میں داخِل ہو جائیں گے۔ (احیاء العلوم، ج۳ ص۷۴۰)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!　　　صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

مالی عِبادَت کی قبولیت

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! زکوٰۃ اور صَدَقہ و خَیرات کا شُمار مالی عِبادَت میں ہوتا ہے اور اِس عِبادَت کی تَوفیق اللہ عَزَّوَجَلَّ نے مال داروں کو دی ہے، تاکہ غریب و مسکین لوگوں کی حاجات پُوری ہونے کے ساتھ ساتھ دولت کسی ایک جگہ جمع نہ ہو، بلکہ پُورے مُعاشرے میں گردِش کرتی رہے۔ نیز اللہ عَزَّوَجَلَّ نے دولت کو غریبوں اور مسکینوں پر خَرْچ کرنے کو اپنی رضا کا ذریعہ بھی قرار دِیا ہے، لہٰذا

اگر کوئی شخص کسی غریب و مسکین شخص کی مالی مَدَد کرکے اُس پر اِحسان کرے تو اِسے اپنی سَعادَت مندی سمجھے اور ہرگز ہرگز اُس غریب پر اِحسان جتلا کر اُسے شرمندہ و رُسوا نہ کرے۔ یاد رکھئے! ثواب اُسی صَدَقے کا مِلتا ہے جس کے بعد اِحسان نہ جتایا جائے۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے اپنی راہ میں خَرْچ کرنے والوں کے مُتَعَلِّق پارہ 3، سُورَۃُ الْبَقَرَہ کی آیت نمبر 262 اور 263 میں اِرْشاد فرمایا:

اَلَّذِیْنَ یُنْفِقُوْنَ اَمْوَالَهُمْ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ ثُمَّ لَا یُتْبِعُوْنَ مَاۤ اَنْفَقُوْا مَنًّا وَّ لَاۤ اَذًىۙ لَّهُمْ اَجْرُهُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْۚ وَ لَا خَوْفٌ عَلَیْهِمْ وَ لَا هُمْ یَحْزَنُوْنَ ﴿۲۶۲﴾ قَوْلٌ مَّعْرُوْفٌ وَّ مَغْفِرَةٌ خَیْرٌ مِّنْ صَدَقَةٍ یَّتْبَعُهَاۤ اَذًىؕ (پ۳، البقرۃ: ۲۶۲، ۲۶۳)

تَرجَمۂ کنزالایمان: وہ جو اپنے مال اللہ کی راہ میں خَرْچ کرتے ہیں پھر دیے پیچھے نہ اِحسان رکھیں نہ تکلیف دیں، اُن کا نیگ (اجر و ثواب) ان کے ربّ کے پاس ہے اور اُنہیں نہ کچھ اَندیشہ ہو نہ کچھ غم، اچّھی بات کہنا اور درگُزر کرنا اُس خَیرات سے بہتر ہے جس کے بعد ستانا ہو۔

حضرت عَلّامہ عَلاءُ الدِّین علی بن محمد رَحْمَۃُ اللّٰہِ تعالٰی عَلَیْہ تفسیرِ خازِن میں اس آیتِ مُبارَکہ کے تحت فرماتے ہیں کہ اِحسان رکھنے سے مُراد کسی کو کچھ دینے کے بعد دُوسروں کے سامنے یہ اِظْہار کرنا ہے کہ میں نے اِتنا کچھ تجھے دِیا اور تیرے ساتھ ایسے ایسے سُلُوک کئے۔ پس اس طرح کسی کو مکدّر (یعنی رنجیدہ و غمگین) کرنا، اِحسان جتانا کہلاتا ہے اور کسی کو تکلیف دینے سے مُراد، اُس کو عار دِلانا ہے، مثلاً یہ کہا جائے کہ تُو نادار تھا، مُفْلِس تھا، مَجْبُور تھا، نکمّا تھا وغیرہ میں نے تیری خبر گیری کی۔ مزید فرماتے ہیں: اگر سائل کو کچھ نہ دِیا جائے تو اُس سے اچھی بات کہنا اور خُوش خُلقی کے ساتھ ایسا جواب دینا جو اُس کو ناگوار نہ گُزرے اور اگر وہ سُوال میں اِصْرار کرے یا زبان درازی کرے تو اُس سے دَرْگُزر کرنا (اُس صَدَقے سے بہتر ہے جس کے بعد ستایا اور اِحسان جتایا جائے)۔ (تفسیر خازن، پ۳، البقرۃ، ۱/ ۲۰۶)

اِحتِرامِ مُسلِم

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! غور فرمایئے! اِسلام نے اِحتِرامِ مُسلِم کا کس قدر لحاظ رکھا ہے کہ کوئی بھی شَخْص اپنے مُسلمان بھائی کی مالی اِمداد کرنے کے بعد اِحسان جتا کر یا طعنہ دے کر اُس کو تکلیف نہ دے، بلکہ اُس کی عزّتِ نَفْس کا اِحتِرام کرے، کیونکہ صَدَقہ وخَیرات دینے سے کسی کو یہ حق حاصِل نہیں ہو جاتا کہ جب چاہے اِحسان یاد دِلا کر غریب کی عزّت کی دَھجّیاں بکھیرنے لگے۔ ایسے صَدَقہ سے تو بہتر تھا کہ وہ اُسے کچھ دیتا ہی نہ بلکہ اُس سے کوئی اچھی بات کہہ دیتا، مَعْذِرَت کرلیتا یا کسی اور شَخْص کے پاس بھیج دیتا۔ یہاں اُن لوگوں کے لیے درسِ ہدایت ہے جو پہلے جَوش میں آکر ضَرورت مندوں کی اِمداد کر دیتے ہیں مگر بعد میں اپنے طعنوں کے تِیروں سے ان کے سینے چھلنی کر دیتے ہیں۔ کسی بات پر ذرا غُصّہ کیا آیا فوراً اپنے اِحسانات کی لمبی فہرست سُنانا شروع کر دیتے ہیں۔ مثلاً کہا جاتا ہے کل تک تو وہ فقیر تھا، بھیک مانگتا پھرتا تھا میرا دِیا ہوا کھاتا تھا اور آج مجھے ہی آنکھیں دِکھاتا ہے۔ جب اُس کی ماں ہسپتال میں ایڑیاں رگڑ رہی تھی تو میں نے مدد کی تھی۔ اُس کی بیٹی کی شادی میں نے کروائی، سارے اِحسانات بھول گیا نمک حرام کہیں کا وغیرہ وغیرہ۔ یاد رکھئے! اس طرح کی باتوں میں خسارہ ہی خسارہ ہے کیونکہ مال تو آپ دے ہی چُکے، اب طعنے دے کر اور اِحسان جتا کر ثواب ضائع مت کیجئے۔ پارہ 3، سُورَۃُ الْبَقَرَہ کی آیت نمبر 264 میں اِرشادِ خداوندی عَزَّوَجَلَّ ہے:

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تُبْطِلُوْا صَدَقٰتِكُمْ بِالْمَنِّ وَ الْاَذٰى ۙ (پ۳،البقرة:۲۶۴)

تَرجَمۂ کنزالایمان: اے ایمان والو! اپنے صَدَقے باطِل نہ کر دو اِحسان رکھ کر اور اِیذا دے کر۔

تفسیرِ مَدارِک میں حضرت سَیِّدُنا ابُو البَرَکات عبدُ اللّٰہ بِن احمد عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللّٰہِ الصَّمَد اس آیتِ مُبارَکہ

کے تحت فرماتے ہیں: جس طرح مُنافق کو رِضائے اِلٰہی مَقْصُود نہیں ہوتی اور وہ اپنا مال رِیاکاری کے لئے خَرْچ کرکے ضائع کردیتا ہے، اس طرح تم اِحْسان جتاکر اور اِیذا دے کر اپنے صَدَقات کا اَجْر ضائع نہ کرو۔(تفسیر مدارک، پ۳، البقرة، تحت الآیة: ۲۶۴، ص۱۳۷)

تین(3) ضروری باتیں

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! معلوم ہوا کہ صَدَقہ دیتے ہوئے تین(3) باتیں پیشِ نظر رکھنا بہُت ضروری ہیں:)۱(صَدَقہ دے کر اِحْسان نہ جتائے)۲(جسے صَدَقہ دے اُس کے دل کو طعنوں کے تِیروں سے زخمی نہ کرے)۳(صَدَقہ اِخْلاص کے ساتھ اور رِضائے الٰہی کے حُصُول کے لیے دے۔ مُسلمانوں کو طعنے دے کر، اِحْسان جتاکر دل آزاریاں کرنے والوں اور ریاکاری کی آفت میں مُبْتلا ہونے والوں کے لئے مَقامِ غَور ہے، لہٰذا اُنہیں چاہئے کہ جب بھی صَدَقہ و خَیْرات کی سَعادَت حاصِل ہو تو مذکورہ تینوں باتوں کو پیشِ نظر رکھیں، کہیں ایسا نہ ہو کہ کل بروزِ قِیامَت اُن کا شُمار بھی اُن مُفْلِسوں میں ہو جو ڈھیروں نیکیاں لے کر آئیں گے مگر تہی دَسْت (خالی ہاتھ) رہ جائیں گے۔

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! صَدَقہ و خَیْرات کرتے ہوئے اس بات کا بھی خاص خیال رکھنا چاہیے کہ کِس کو صَدَقہ دِیا جائے اور کِس کو نہیں، بد قسمتی سے آج کل معاشرے میں مُسْتَحِقِّیْن اور حاجَت مَنْد فُقَراء کو ڈھونڈنا بہت مُشْکل ہو گیا ہے، کیونکہ بہت سے ایسے اَفْراد بھی دیکھے جاتے ہیں جو بالکل صِحَّت مَنْد اور تَنْدُرُسْت ہوتے ہیں، مگر اپنے آپ کو غریب و نادار اور ضرورت مَنْد کہہ کر دستِ سُوال دراز کرتے ہوئے ذرا نہیں شرماتے۔ لہٰذا اِس مُعاملے میں بہت اِحْتیاط کی حاجت ہے کہ جو واقعی سفید پوش حاجَت مَنْد ہو یا کمانے پر قُدرت نہ رکھتا ہو، ایسوں کو ہی دِیا جائے، پیشہ ور بھکاریوں کو

ہر گز ہر گز نہ دِیا جائے ورنہ کہیں ایسا نہ ہو کہ ثواب کے بجائے ہمارے نامۂ اَعمال میں گُناہ لکھ دِیا جائے ۔جیسا کہ اعلیٰ حضرت، اِمامِ اَہلسنّت، مولانا شاہ امام اَحمد رَضا خان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن کے فرمان کا خُلاصہ ہے: جن کو سُوال کرنا حلال نہیں، ایسوں کے سُوال پر اُن کا حال جان کر اُنہیں کچھ دینا کوئی کارِ ثواب نہیں بلکہ ناجائز و گُناہ اور گُناہ میں مَدد کرنا ہے۔(مُلَخَّصاً فتاوٰی رضویہ مُخرَّجہ ج10ص303)

سرکارِ مدینہ ، سُلطانِ باقرینہ ، قرارِ قلب وسینہ ، باعثِ نزولِ سکینہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ باقرینہ ہے: جو شَخْص لوگوں سے سُوال کرے، حالانکہ نہ اُسے فاقہ پہنچا، نہ اتنے بال بچّے ہیں، جن کی طاقت نہیں رکھتا تو قِیامت کے دن اِس طرح آئے گا کہ اُس کے مُنہ پر گوشت نہ ہو گا۔(شُعَبُ الْاِیْمَان لِلْبَیْہَقِیّ ج3ص274حدیث3526)

بہر حال زکوٰۃ، صَدَقہ و خَیرات دینے سے پہلے خُوب خُوب غور کرلینا چاہئے اور کیا ہی اچھا ہو کہ غریبوں، مسکینوں، یتیموں، بیواؤں، حاجَت مَندوں اور رِشتہ داروں کے ساتھ ساتھ ہم اپنے صَدَقات ومدنی عَطِیّات نیکی کے کاموں، مَساجِد ومَدارِس کی تَعْمِیر و تَرَقّی نیز دِیْنِ اِسْلام کی سربُلندی اور عِلْمِ دِیْن کے فَروغ کی خاطِر عِلْمِ دِیْن حاصِل کرنے والے طلبہ وطَالِبات کے لئے دعوتِ اسلامی کو دے کر اپنی آخرت کا سامان کریں۔یادرہے کہ عام حاجَت مَندوں کے مُقابلے میں دِیْن کی خاطِر اپنے گھر بار چھوڑ کر مَدارِس میں قِیام پذیر ضرورت مند طلبہ کی ضروریات پوری کرنا اور اُن کی مالی خِدمت کرنا زِیادہ بہتر ہے۔چُنانچہ دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ 415صفحات پر مشتمل کِتاب "ضِیائے صَدَقات" کے صفحہ 172 پر ہے:امام غزالی عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللّٰہِ الوَالِی نَقْل کرتے ہیں کہ ایک عالِم کا مَعْمُول تھا کہ وہ صَدَقہ دینے میں صُوفی فُقَراء کو تَرْجِیح دیتے۔اُن سے عَرض کی گئی کہ آپ اگر عام فُقَراء کو صَدَقہ

دیں تو کیا وہ اَفضل نہیں؟ جواب دِیا: یہ نیک لوگ ہر وقت اللہ عَزَّوَجَلَّ کے ذِکر و فِکر میں رہتے ہیں، اگر اُن پر فاقہ یا کوئی مُصیبت آئے تو اُن کے مَشاغِل میں خَلَل آئے گا، لٰہذا میرے نزدیک دُنیا کے ہزار طلبگاروں کو دینے سے بہتر ہے کہ ایک سچّے دِیندار کو دُوں۔

جب حضرت سَیِّدُنا جُنَید بَغدادی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو یہ بات بتائی گئی تو آپ نے اِسے پسند فرمایا اور فرمایا کہ یہ شَخص اللہ عَزَّوَجَلَّ کے ولیوں میں سے ہے، میں نے آج تک اتنی اچھی بات نہ سُنی تھی۔

(ضیائے صدقات، ص۱۷۲)

اسی طرح حضرت سَیِّدُنا عبدُاللہ بن مُبارک رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ (جو امامِ اَعْظَم ابُو حنیفہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے خاص شاگرد اور فقہِ حنفی کے آئمہ سے ہیں) اہلِ علم لوگوں کے ساتھ خاص طور پر بھلائی کرتے، اُن سے عرض کی گئی: آپ سب کے ساتھ ایک سا معاملہ کیوں نہیں رکھتے؟ فرمایا میں انبیاء (عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ السَّلَام اور صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان) کے بعد عُلَماء کے سِوا کسی کے مقام کو بُلند نہیں جانتا، ایک بھی عالِم کا دھیان اپنی حاجات کی وجہ سے بٹے گا تو وہ صحیح طور پر خدمتِ دِیْن نہ کرسکے گا اور دینی تعلیم پر اُس کی دُرُست توجّہ نہ ہوسکے گی۔ لٰہذا اُنہیں علمی خدمت کے لئے فارِغ کرنا اَفضل ہے۔ (ضِیائے صَدَقات، ص۱۷۲)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اگر ہم بھی اپنے اندر راہِ خدا میں خَرچ کرنے کا جذبہ بیدار کرنا چاہتے ہیں تو آیئے دعوتِ اسلامی کے پیارے پیارے مدنی ماحول سے وابستہ ہو جایئے، اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ اس مدنی ماحول سے وابستہ ہونے کی برکت سے ہمارے اندر بھی دیگر صفاتِ عظیمہ پیدا ہونے کے ساتھ ساتھ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی راہ میں صَدَقہ و خَیرات کرنے کی نفیس عادت بھی پیدا ہو جائے گی۔ اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ

کتاب ”ضیائے صدقات“ کا تعارُف

صَدَقے سے مُتَعَلِّق مزید معلومات حاصِل کرنے کے لئے دعوتِ اسلامی کی مطبوعہ 415 صفحات پر مشتمل کتاب ”ضیائے صدقات“ کا مطالعہ بے اِنتہا مُفید ہے۔ یہ کتاب 19 ابواب پر مشتمل ہے اور ہر باب میں صَدَقے سے مُتَعَلِّق مختلف مَوضُوعات پر سَیر حاصِل (یعنی تفصیلی) گُفتگو کی گئی ہے، مثلاً صَدَقہ کے معنی و اَقْسام، زکوٰۃ کا بَیان، زکوٰۃ کسے دی جائے؟، صلہ ٔرحمی (رِشتے داروں سے حُسنِ سُلوک) کے فضائل، مال جمع کرنا کیسا؟، بُخل کی مَذَمَّت وغیرہ وغیرہ، اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ اس کا مُطالعہ کرنے والے کو معلومات کا ڈھیروں ڈھیر خزانہ حاصِل ہوگا، لہٰذا مکتبۃُ المدینہ سے اِس کتاب کو ھَدِیَّۃً لے کر پڑھنے کی مدنی اِلتجا ہے۔

دعوتِ اسلامی کی ویب سائٹ www.dawateislami.net سے اس کتاب کو پڑھا (Read) بھی جاسکتا ہے، ڈاؤن لوڈ (Download) بھی کیا جاسکتا ہے اور پرنٹ آؤٹ (Print Out) بھی کیا جاسکتا ہے

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

بیان کا خلاصہ

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ آج ہم نے صَدَقہ و خَیرات کرنے کی بَرَکات کے موضوع پر بَیان سُنا، جو لوگ اِخلاص کے ساتھ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی راہ میں صَدَقہ کرکے نیکی کا کام کرتے ہیں، اللہ عَزَّوَجَلَّ اُن کو (حَسْبِ اِخلاص) دُگنا یا اِس سے بھی زیادہ عطا فرماتا ہے۔ نَفع بَخْش مال وہی ہے جو ہم بطورِ صَدَقہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی راہ میں خرچ کریں اور جو کچھ ہمارے پاس موجود ہے وہ تو مَوت آتے ہی دُوسروں کا ہوجائے گا۔ عقلمند وہی ہے جو اِحسان جتائے بغیر اپنے مال کے ذریعے حقیقی غُرَباء بالخُصُوص دینی طَلَباء کی خدمت کرے اور قرآن وحدیث میں بَیان کردہ صَدَقے کے فضائل وبَرَکات کا حق دار بن جائے۔ صَدَقہ کرنے والے کے

لئے اللہ عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ میں زبردست اَجْر و ثواب ہے اور احادیثِ مُبارکہ کی رُو سے صَدَقہ کرنے والا نہ صرف قَبْر کی گرمی سے محفوظ رہے گا بلکہ روزِ قیامت بھی اپنے صَدَقے کے سائے میں ہوگا، صَدَقے کی بَرَکت سے خطائیں مِٹ جاتی ہیں، بلائیں ٹَل جاتی ہیں، عُمر میں برکت ہوتی ہے، تکبُّر کی عادتِ بد سے نَجات ملتی ہے، بُرے خاتمے سے حِفاظت ہوتی ہے، صَدَقہ انسان اور جہنّم کے درمیان آڑ بن جاتا ہے اور اُس خُوش بخت کو غضبِ الٰہی سے اَمان نَصِیب ہو جاتی ہے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

مدنی قافلے میں سفر کیجئے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! گناہوں سے نفرت اور نیکیوں پر اِسْتِقامت پانے کے لئے شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت، بانیٔ دعوتِ اسلامی حضرتِ علّامہ مولانا ابوبلال محمد الیاس عطّار قادری، رضوی، ضیائی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے عطا کردہ مدنی اِنْعامات پر عمل کریں اور باکردار مُسلمان بننے کے لئے مکتبۃ المدینہ کی کسی بھی شاخ سے مدنی انعامات کا رسالہ حاصِل کریں اور روزانہ فکرِ مدینہ یعنی اپنے مُحاسبے کے ذریعے مدنی انعامات کا رسالہ پُر کر کے ہر مدنی یعنی قمری ماہ کی پہلی تاریخ کو اپنے یہاں کے مدنی انعامات کے ذِمّہ دار کو جمع کروانے کا معمول بنالیں۔ اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ ہماری زندگی میں حَیرت انگیز طور پر مدنی اِنْقلاب برپا ہو جائے گا۔ دعوتِ اسلامی کے سُنّتوں کی تَرْبِیَت کے لئے عاشقانِ رسول کے بے شُمار مدنی قافلے 12 ماہ، ایک ماہ (30 دن)، 12 دن اور 3 دن کے لئے شہر بہ شہر، گاؤں بہ گاؤں، ملک بہ ملک سفر کرتے رہتے ہیں، ہم بھی راہِ خدا عَزَّوَجَلَّ میں سفر کر کے اپنی آخرت کے لئے نیکیوں کا ذخیرہ اکٹھا کریں۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رِضا کی خاطِر اپنی روزمرّہ کی دُنیاوی مَصْرُوفیات تَرْک کر کے کچھ دنوں کے لئے اپنے گھر

والوں اور دوستوں کی صحبت چھوڑ کر جب ہم اِن مدنی قافلوں میں سفر کریں گے تو سفر کے دوران ہمیں اپنے طرزِ زندگی پر دِیانت دارانہ غور و فکر کا موقع مُیَسَّر آئے گا، اپنی آخرت کو بہتر سے بہتر بنانے کی خواہش دل میں پیدا ہو گی، جس کے نتیجے میں اب تک کئے جانے والے گُناہوں کے اِرْتکاب پر ندامت مَحْسُوس ہو گی، اِن گُناہوں کی ملنے والی سزاؤں کا تَصَوُّر کر کے رونگٹے کھڑے ہو جائیں گے، دوسری طرف اپنی ناتوانی و بے کسی کا اِحساس دامن گیر ہو گا اور کچھ بعید نہیں کہ خوفِ خدا عَزَّوَجَلَّ کے سبب آنکھوں سے بے اِختیار آنسو چھلک کر رُخساروں پر بہنے لگیں۔ مدنی قافلوں میں سفر کے عِلاوہ اپنے شہر میں ہونے والے دعوتِ اسلامی کے ہفتہ وار سُنّتوں بھرے اِجتماع میں پابندیِ وقت کے ساتھ شرکت کر کے خُوب خُوب سُنّتوں کی مدنی بہاریں لُوٹیں۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ دعوتِ اسلامی دُنیا کے تقریباً 200 مُمالک تک اپنا مدنی پیغام پہنچا چکی ہے اور 95 سے زائد شُعبوں میں دین کی خدمت کرنے اور سُنّتوں کی دھومیں مچانے میں مصروفِ عمل ہے، آیئے آپ کو دعوتِ اسلامی کے شُعبوں میں سے ایک شُعبہ **"مجلسِ عُشْر واطراف گاؤں"** کا مختصر تعارف پیش کرتا ہوں۔

مَجْلسِ عُشْر واطراف گاؤں کا قِیام

آج کل علم سے دُوری اور دُنیاداری نے کاشت کار اسلامی بھائیوں کو عُشْر و زکوٰۃ جیسی عظیم عِبادَت کی ادائیگی سے دُور کر رکھا ہے۔ چُنانچہ مُسلمانوں کی خیر خواہی اور عُشْر کی اَہَمِّیَّت کے پیشِ نظر مُسلمانوں میں اِس عظیم مالی عِبادَت کو ادا کرنے کا شعور بیدار کر کے رضائے ربُّ الانام کے کام کرنے اور عدمِ ادائیگی کے گُناہ سے بچانے کے لئے تبلیغِ قرآن و سُنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک دعوتِ اسلامی کے تحت **"مجلسِ عُشْر واطراف گاؤں"** کا قِیام عمل میں لایا گیا ہے۔ عُشْر درحقیقت زکوٰۃُ الْاَرْض (زمین کی

زکوٰۃ) ہے۔ زمین میں جو فَصْلیں وغیرہ ہوتی ہیں، اُس کا دَسواں یا بیسواں حِصّہ راہِ خُدا میں خَرْچ کرنا ضروری ہے۔ بہارِ شریعت میں ہے: عُشْری زمین سے ایسی چیز پیدا ہوئی جس کی زَراعت سے مقْصُود زمین سے منافع حاصِل کرنا ہے تو اُس پیداوار کی زکوٰۃ فرض ہے اور اُس زکوٰۃ کا نام عُشْر ہے، یعنی دَسواں حِصّہ کہ اکثر صُورَتوں میں دَسواں حِصّہ فرض ہے، اگرچہ بعض صُورَتوں میں نِصْف عُشْر یعنی بیسواں حصّہ لِیا جائے گا۔ (بہارِ شریعت، حصّہ ۵، ص ۹۱۳)

لٰہذا اَیّامِ عُشْر میں ہفتہ وار اور دیگر اِجتماعات میں راہِ خدا میں خَرْچ کرنے کے فضائل بیان کر کے دعوتِ اسلامی کو عُشْر دینے اور جمع کرنے کی ترغیب دِلائی جاتی ہے، نیز نُمایاں جگہوں پر بینر بھی آویزاں کئے جاتے ہیں۔

اللہ کرم ایسا کرے تجھ پہ جہاں میں
اے دعوتِ اسلامی تری دھوم مچی ہو

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

بارہ (12) مدنی کام کیجئے!

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آپ سے بھی مَدَنی اِلْتِجا ہے کہ دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے وابستہ رہیئے اور نیکی کے کاموں میں مزید تَرَقّی کے لئے دعوتِ اسلامی کے بارہ (12) مدنی کاموں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیجئے۔ ان 12 مدنی کاموں میں سے ایک مدنی کام یومِ تَعْطِیْل اِعْتِکاف بھی ہے، اس مدنی کام میں شہر وڈویژن کے کمزور عَلاقوں یا وہ اطراف (گاؤں / دیہات / گوٹھ) جہاں ابھی مدنی کام شروع نہیں ہوا یا وہاں مزید مدنی کام مضبوط کرنے کی ضرورت ہے، چھٹی کے دن، وقت مخصوص کرکے وہاں کے مقامی اسلامی بھائیوں پر اِنفرادی کوشش کرکے اِن کو مدنی ماحول سے وابستہ ہو کر دعوتِ اسلامی کے مدنی

کاموں میں عملی طور پر شامل ہونے کی ترغیب دِلانے کی کوشش کی جاتی ہے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ! آج کے پُر فِتَن دَور میں تبلیغِ قرآن وسُنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک "دعوتِ اسلامی" سُنّتوں بھرا پاکیزہ مدنی ماحول مُہیّا کر رہی ہے۔ لہٰذا آپ بھی دعوتِ اسلامی کے خُوشگوار مدنی ماحول سے وابستہ ہو جایئے۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے فضل و کرم سے اس مدنی ماحول سے وابستہ ہو کر نجانے کتنے گُناہ گاروں کو توبہ کی توفیق ملی اور اب وہ صلوٰۃ وسُنّت کے پابند ہو کر ایک باعمل و باکردار مُسلمان کی حَیثیّت سے زندگی گُزار رہے ہیں۔ آیئے ترغیب کے لئے ایک مَدَنی بہار آپ کے گوش گُزار کرتا ہوں۔

میں پتنگ بازی کا شوقین تھا

بابُ المدینہ کراچی کے ایک اسلامی بھائی کی تحریر کا خُلاصہ ہے: افسوس! میری پچھلی زندگی سخت گُناہوں میں گُزری، میں پتنگ بازی کا شوقین تھا نیز ویڈیو گیمز اور گولیاں کھیلنا وغیرہ میرے مشاغِل میں شامل تھا۔ ہر ایک کے مُعاملے میں ٹانگ اَڑانا، خوامخواہ لوگوں سے لڑائی مول لینا، بات بات پر مار دھاڑ پر اُتر آنا وغیرہ میرے معمولات تھے۔ خُوش قسمتی سے ایک اسلامی بھائی کی انفِرادی کوشِش پر میں رَمضانُ المبارَک کے آخری عشرے میں اپنے عَلاقے کی مسجد میں مُعتَکِف ہو گیا۔ مجھے بہت اچّھے اچّھے خواب نظر آئے اور خُوب سُکون مِلا۔ میں نے مزید دو سال اِعتِکاف کی سَعادَت حاصِل کی۔ ایک بار ہماری مسجِد کے مُؤَذِّن صاحِب انفِرادی کوشِش کر کے مجھے تبلیغِ قرآن وسنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک، دعوتِ اسلامی کے عالَمی مَدَنی مرکز فیضانِ مدینہ میں ہفتہ وار سنّتوں بھرے اِجتماع میں لے آئے۔ ایک مبلغِ دعوتِ اسلامی بَیان کر رہے تھے، سفید لِباس میں ملبوس، چہرے پر ایک مُشت داڑھی

اور سر پر عمامہ شریف کا تاج سجا ہوا تھا۔ ایسا بارونق چہرہ میں نے زندگی میں پہلی بار دیکھا تھا۔ مبلّغ کے چہرے کی کشِش اور نُورانیّت نے میرا دل موہ لِیا اور میں دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول میں آ گیا اور اب دو سال سے عالَمی مَدَنی مرکز فیضانِ مدینہ (باب المدینہ، کراچی) ہی میں اِعْتِکاف کرتا ہوں۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ! میں نے ایک مُٹّھی داڑھی بھی سجالی ہے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بَیان کو اِخْتِتام کی طرف لاتے ہوئے سُنّت کی فضیلت اور چند سُنّتیں اور آداب بَیان کرنے کی سَعادَت حاصِل کرتا ہوں۔ تاجدارِ رسالت، شَہَنْشاہِ نُبُوَّت، مُصْطَفٰے جانِ رحمت، شمعِ بزمِ ہدایت، نَوشَۂ بزمِ جنّت صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا فرمانِ جنّت نشان ہے: جس نے میری سنّت سے مَحَبَّت کی اُس نے مجھ سے مَحَبَّت کی اور جس نے مجھ سے مَحَبَّت کی وہ جنّت میں میرے ساتھ ہو گا۔[1]

سینہ تری سنّت کا مدینہ بنے آقا
جنّت میں پڑوسی مجھے تم اپنا بنانا

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

چلنے کی سُنّتیں اور آداب

(۱): پارہ ۱۵ سورۂ بنی اسرائیل آیت ۳۷ میں ارشادِ ربُّ العِباد ہے:

وَ لَا تَمْشِ فِی الْاَرْضِ مَرَحًا ۚ اِنَّكَ لَنْ تَخْرِقَ الْاَرْضَ وَ لَنْ تَبْلُغَ الْجِبَالَ طُوْلًا ﴿۳۷﴾ تَرجَمۂ کنزالایمان: اور زمین میں اِتراتا نہ چل بے شک تو ہرگز زمین نہ چیر ڈالے گا اور ہرگز بلندی میں پہاڑوں کو نہ

---

[1] ... مشکاۃ الصابیح، کتاب الایمان، باب الاعتصام بالکتاب والسنۃ، ۱/ ۹۷، حدیث: ۱۷۵

(پ ۱۵ ،بنی اسرائیل:۳۷) پہنچے گا۔

(۲): فرمانِ مصطفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ ہے: ایک شخص دو چادریں اَوڑھے ہوئے اِترا کر چل رہا تھا اور گھمنڈ میں تھا، وہ زمین میں دھنسا دیا گیا، وہ قِیامت تک دھنستا ہی جائے گا۔[1] (۳): رسولِ اکرم، نُورِ مُجَسَّم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ چلتے تو کسی قَدَر آگے جھک کر چلتے گویا کہ آپ بُلندی سے اتر رہے ہیں۔[2] (۴) اگر کوئی رُکاوٹ نہ ہو تو راستے کے کنارے کنارے درمِیانی رفتار سے چلئے، نہ اتنا تیز کہ لوگوں کی نگاہیں آپ کی طرف اُٹھیں کہ دوڑے دوڑے کہاں جا رہا ہے! اور نہ اِتنا آہِستہ کہ دیکھنے والے کو آپ بیمار لگیں۔ (۵) راہ چلنے میں پریشان نظری (یعنی بلا ضرورت ادھر اُدھر دیکھنا) سنّت نہیں، نیچی نظریں کئے پُروَقار طریقے پر چلئے۔ (۶) چلنے یا سیڑھی چڑھنے اُترنے میں یہ احتیاط کیجئے کہ جوتوں کی آواز پیدا نہ ہو۔ (۷) راستے میں دو عورَتیں کھڑی ہوں یا جا رہی ہوں تو ان کے بیچ میں سے نہ گزریں کہ حدیثِ پاک میں اس کی مُمانَعَت آئی ہے۔[3]

طرح طرح کی ہزاروں سُنّتیں سیکھنے کے لئے مکتبۃُ المدینہ کی مطبوعہ دو کُتُب، **بہارِ شریعت** حِصّہ 16 (304 صفحات) نیز 120 صَفَحات کی کتاب **"سُنّتیں اور آداب"** ھدِیَّۃً حاصِل کیجئے اور پڑھئے۔ سُنّتوں کی تربیّت کا ایک بہترین ذَرِیعہ دعوتِ اسلامی کے مَدَنی قافِلوں میں عاشِقانِ رسول کے ساتھ سُنّتوں بھرا سَفَر بھی ہے۔

تری سُنّتوں پہ چل کر میری روح جب نکل کر
چلے تو گلے لگانا مدنی مدینے والے

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

---

[1] ... صَحیح مُسلِم ص ۱۱۵۶ حدیث ۲۰۸۸

[2] ... الشمائل المحمدیۃ للترمذی ص ۸۷ رقم ۱۱۸

[3] ... ابوداود ج ۴ ص ۴۷۰ حدیث ۵۲۷۳

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْم ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم ط

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَارَسُوْلَ اللہ وَعَلٰی اٰلِكَ وَاَصْحَابِكَ یَاحَبِیْبَ اللہ

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا نَبِیَّ اللہ وَعَلٰی اٰلِكَ وَاَصْحَابِكَ یَانُوْرَ اللہ

نَوَیْتُ سُنَّتَ الْاِعْتِکَافِ (ترجَمہ: میں نے سُنَّتِ اعتکاف کی نیّت کی)

جب بھی مسجد میں داخل ہوں، یاد آنے پر نفلی اعتکاف کی نیّت فرمالیا کریں، جب تک مسجد میں رہیں گے، نفلی اعتکاف کا ثواب حاصل ہوتا رہے گا اور ضِمناً مسجد میں کھانا، پینا، سونا بھی جائز ہو جائے گا۔

دُرودِ پاک کی فضیلت

نبیوں کے سالار، رسولوں کے سردار صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا فرمانِ عالیشان ہے: ”جو مجھ پر سو (100) مرتبہ دُرُودِ پاک پڑھے گا، اللہ عَزَّوَجَلَّ اُس کی سو (100) حاجات پوری فرمائے گا۔ اُن میں سے تیس (30) دُنیا کی ہیں اور سترّ (70) آخِرَت کی۔“ (کنز العمال، کتاب الاذکار، باب فی الصلاۃ علیہ، جزء: ۱، ۱/ ۲۵۵، حدیث: ۲۲۲۹)

تمہارا نام مصیبت میں جب لیا ہوگا
ہمارا بگڑا ہوا کام بن گیا ہوگا

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! حُصُولِ ثواب کی خاطر بَیان سُننے سے پہلے اَچّھی اَچّھی نیّتیں کرلیتے ہیں۔ فَرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ ”نِیَّةُ الْمُؤْمِنِ خَیْرٌ مِّنْ عَمَلِہٖ“ مُسلمان کی نِیّت اُس کے عَمَل سے

بہتر ہے۔[1]

دو مَدَنی پھول: (۱) بِغیر اَچّھی نِیَّت کے کسی بھی عملِ خَیر کا ثواب نہیں مِلتا۔

(۲) جتنی اَچّھی نیّتیں زِیادہ، اُتنا ثواب بھی زِیادہ۔

بَیان سُننے کی نیّتیں

نگاہیں نیچی کئے خُوب کان لگا کر بَیان سُنُوں گا۔ ❀ ٹیک لگا کر بیٹھنے کے بجائے عِلْمِ دِیْن کی تَعْظِیم کی خاطِر جہاں تک ہو سکا دو زانو بیٹھوں گا۔ ❀ ضَرورَتاً سِمَٹ سَرَک کر دوسرے کے لئے جگہ کُشادہ کروں گا۔ ❀ دھکّا وغیرہ لگا تو صبر کروں گا، گُھورنے، جِھڑکنے اور اُلجھنے سے بچوں گا۔ ❀ صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب، اُذْکُرُوا اللّٰہَ، تُوبُوْا اِلَی اللّٰہِ وغیرہ سُن کر ثواب کمانے اور صدا لگانے والوں کی دل جُوئی کے لئے بُلند آواز سے جواب دوں گا۔ ❀ بَیان کے بعد خُود آگے بڑھ کر سَلام و مُصَافَحہ اور اِنْفِرادی کوشش کروں گا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!　　صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

بَیان کرنے کی نیّتیں

میں بھی نِیَّت کرتا ہوں ❀ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رِضا پانے اور ثواب کمانے کے لئے بَیان کروں گا۔ ❀ دیکھ کر بَیان کروں گا۔ ❀ پارہ 14، سُوْرَۃُ النَّحْل، آیت 125: ﴿اُدْعُ اِلٰى سَبِیْلِ رَبِّكَ بِالْحِكْمَةِ وَ الْمَوْعِظَةِ الْحَسَنَةِ﴾ (تَرْجَمۂ کنزالایمان: اپنے ربّ کی راہ کی طرف بُلاؤ پکّی تدبیر اور اَچّھی نصیحت سے) اور بُخاری شریف (حدیث 3461) میں وارِد اِس فرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ: "بَلِّغُوْا عَنِّیْ وَلَوْ اٰیَةً"[2] یعنی پہنچا

---

[1] ... معجم کبیر، سهل بن سعد الساعدی... الخ، ۶/۱۸۵، حدیث: ۵۹۴۲

[2] ... بخاری، کتاب احادیث الانبیاء، باب ماذکر عن بنی اسرائیل، ۲/۴۶۲، حدیث: ۳۴۶۱

دومیری طرف سے اگرچِہ ایک ہی آیت ہو" میں دیئے ہوئے اَحکام کی پَیرْوی کروں گا۔ ❀ نیکی کا حکم دوں گا اور بُرائی سے مَنْع کروں گا۔ ❀ اَشْعار پڑھتے نیز عَرَبی، اَنگریزی اور مُشْکِل اَلْفاظ بولتے وَقْت دل کے اِخْلاص پر توَجُّہ رکھوں گا یعنی اپنی عِلْمِیَّت کی دھاک بِٹھانی مقْصُود ہوئی تو بولنے سے بچوں گا۔ ❀ مَدَنی قافلے، مَدَنی انعامات، نیز عَلاقائی دَوْرہ، برائے نیکی کی دعوت وغیرہ کی رَغْبَت دِلاؤں گا۔ ❀ قَہْقَہہ لگانے اور لگوانے سے بچوں گا۔ ❀ نَظَر کی حِفَاظَت کا ذِہْن بنانے کی خاطِر حتَّی الْاِمْکان نگاہیں نیچی رکھوں گا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اللہ عَزَّوَجَلَّ نے اپنے پیارے محبوب صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو بے شُمار مُعْجِزات عطا فرمائے اُن مُعْجِزات میں سے ایک عَظِیْمُ الشّان مُعْجِزہ "معراج" ہے۔ شَبِ معراج سرورِ کائنات صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو جنّت کی سیر کروائی گئی جہاں آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ڈھیروں انعاماتِ الٰہیہ کا مُشاہدہ فرمایا، آج میں آپ کی خدمت میں وہ جنّتی مُشَاہَدات پیش کرنے کی سَعَادَت حاصل کروں گا۔ چنانچہ،

جنّت میں داخلہ

سَروَرِ کائنات، فَخْرِ مَوجُودَات صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم فرماتے ہیں کہ (معراج کی رات) میرا داخلہ جنّت میں ہوا، میں نے دیکھا کہ اس کے سنگریزے موتیوں کے اور اس کی مِٹّی مُشک کی تھی، [1] پھر چار نہریں دیکھیں، ایک پانی کی جو تبدیل نہیں ہوتا، دوسری دُودھ کی جس کا ذائقہ نہیں بدلتا، تیسری شَراب کی جس میں پینے والوں کے لئے صرف لذّت ہے (نشہ بالکل نہیں) اور چوتھی پاکیزہ اور صاف سُتھرے

(1)...صحیح البخاری، کتاب احادیث الانبیاء، باب ذکر ادریس علیہ السلام، ص ۸۵۲، الحدیث: ۳۳۴۲

شہد کی۔ جنّت کے انار جسامت میں ڈولوں کی طرح اور پرندے اُونٹوں کی طرح تھے، اس میں اللہ عَزَّوَجَلَّ نے اپنے نیک بندوں کے لئے ایسے ایسے اِنعامات تیار کر رکھے ہیں، جنہیں کسی آنکھ نے دیکھا نہ کسی کان نے سنا اور نہ کسی انسان کے دِل میں اس کا خَیال گزرا۔[1]

وہ بُرجِ بَطحا کا ماہ پارہ بِہِشْت کی سَیر کو سِدَھارا
چمک پہ تھا خُلد کا سِتارہ کہ اس قمر کے قدم گئے تھے

شعر کی وضاحت: وادیٔ مکہ کے چاند صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم جب معراج کی رات جنّت میں تشریف لے گئے تو جنّت کے مقدر کا ستارہ چمک اُٹھا، کہ جنّت میں ماہتابِ رسالت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے مبارک قدم لگ رہے تھے۔

سُرُورِ مَقْدَم کی روشنی تھی کہ تابِشوں سے مَہِ عَرَب کی
جِناں کے گُلشن تھے جھاڑ فَرشی جو پُھول تھے سب کنول بنے تھے

شعر کی وضاحت: جب، ماہِ عرب، محبوبِ ربّ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی جنّت میں آمد ہوئی تو روشنی ہی روشنی پھیل گئی اور یہ ساری روشنیاں عرب کے چاند کے رُخِ روشن سے پھُوٹ رہی تھیں اور ایسے عالم میں جنّت کے پھول بھی خوب، خوب کِھل رہے تھے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

نہرِ کوثر پر تشریف آوری

جنّت کی سَیر کے دوران آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ایک نہر پر تشریف لائے، جس کے

---

(1)...دلائل النبوۃ للبیھقی، جماع ابواب المبعث، باب الدلیل...بالافق الاعلیٰ، ۲/۳۹۴.

کَناروں پر جَوف دَار (اندر سے خالی کئے ہوئے) موتیوں کے خیمے تھے اور اس کی مِٹّی خالص مُشک تھی۔ آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے حضرتِ جبرائیل عَلَیْہِ السَّلَام سے دَرْیافت فرمایا: اے جِبرائیل! یہ کیا ہے؟ عرض کیا: یہ کوثر ہے، جو آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے ربّ عَزَّوَجَلَّ نے آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کو عَطا فرمائی ہے۔[1]

آسمانوں پر گئے اور خُلد کی بھی سَیر کی
شاہ کا یہ مرتبہ، اھلاً وّسھلاً مرحبا

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

تین (3) نہریں

مِعراج کی رات تاجدارِ رِسالت، شہنشاہِ نُبوّت صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے جنّت کے دروازے کے پاس کرسی پر بیٹھے ایک شخص کو دیکھا، جس کے بالوں میں کنگھی کی ہوئی تھی اور اس کے پاس کچھ سفید چہروں والے اور کچھ سیاہ چہروں والے لوگ تھے۔ پھر وہ لوگ جن کی رنگت میں سیاہی تھی، ایک نہر پر آئے اور اس میں غسل کیا تو ان کے رنگ صاف ہوگئے۔ اس کے بعد وہ ایک اور نہر پر آئے اور اس میں غسل کیا تو ان کے رنگ مزید صاف ہوگئے، اس کے بعد انہوں نے تیسری نہر میں غسل کیا تو ان کے رنگ ان کے باقی ساتھیوں کی طرح بالکل سَفَید ہوگئے، لہٰذا وہ اپنے انہی ساتھیوں کے ساتھ بیٹھ گئے۔ سرکار صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے پوچھا! اے جبریل یہ کون لوگ ہیں؟ جن کے چہرے سَفَید ہیں اور وہ کون ہیں جن کی رنگت میں کچھ خرابی تھی، پھر وہ نہر میں غُسل کرکے نکلے تو ان کے رنگ صاف

(1)...صحیح البخاری، کتاب الرقاق، باب فی الحوض، ص ١٦١٢، الحدیث: ٦٥٨١، بتقدم وتاخر

ہو گئے ؟ عرض کی : یَا رَسُوْلَ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ یہ (جنّت کے دروازے کے قریب کرسی پر بیٹھے ہوئے) شخص آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے والد حضرتِ ابراہیم عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام ہیں، یہ زمین پر پہلے شخص ہیں جنہوں نے کنگھی کی۔ اور یہ سَفَید چہروں والے وہ لوگ ہیں جنہوں نے اپنے ایمان میں کسی ناحق کی آمیزش نہیں کی اور وہ جن کی رنگت میں کچھ خرابی تھی یہ وہ لوگ ہیں جنہوں نے اچھے عمل کے ساتھ ساتھ کچھ بُرے عمل کیئے کیے، پھر اللہ عَزَّوَجَلَّ سے توبہ کی، تو اللہ عَزَّوَجَلَّ نے ان کی توبہ قبول فرمالی۔ اور (جن نہروں میں انہوں نے غُسل کیا اُن میں سے) پہلی نہر، اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رحمت اور دوسری اللہ عَزَّوَجَلَّ کی نعمت کی نہر ہے اور تیسری نہر وہ ہے جہاں اللہ عَزَّوَجَلَّ نے ان کو شرابِ طَہُور پلائی ہے۔(دلائل النبوۃ، باب الدلیل علی ان النبی عرج بہ، ۲/۴۰۱)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے کہ وہ لوگ جن کے چہروں کی رنگت سیاہ ہو چکی تھی، رحمتِ الٰہی کی نہر میں غوطہ لگانے کے سبب ان کی سیاہی دُھل گئی، پھر نعمتِ الٰہی کی نَہر میں غوطہ لگایا تو رنگت مزید نِکھر گئی اور جب شَرابِ طَہُور کی نَہر سے پیا تو اُن کے چہرے بالکل سَفَید ہو گئے۔ یاد رہے کہ اُنہیں گناہوں کی سیاہی سے نَجات اس وجہ سے ملی کہ انہوں نے (دنیا میں) رب عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ میں توبہ کی تھی تو اللہ عَزَّوَجَلَّ نے اُن کی توبہ کو قبول فرمایا اور ان کے چہرے روشن کر دیئے۔ واقعی سچی توبہ نہ صرف انسان کے گناہوں کی کالک کو دھو دیتی ہے بلکہ بندے کو فلاح و کامیابی سے ہمکَنار کرتی ہے اللہ رَبُّ الْعَالَمِیْن قرآنِ مجید میں پارہ 18، سُوْرَۃُ النُّور، آیت نمبر 31 میں ارشاد فرماتا ہے:

وَتُوْبُوْٓا اِلَی اللّٰهِ جَمِیْعًا اَیُّهَ الْمُؤْمِنُوْنَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ ﴿۳۱﴾ (پ ۱۸، النور: ۳۱)

تَرجَمۂ کنز الایمان: اور اللہ کی طرف توبہ کرو، اے مسلمانو! سب کے سب اس اُمید پر کہ تم فلاح پاؤ۔

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! رَبِّ کریم جَلَّ جَلَالُہٗ کا کرَم بہت وسیع ہے کہ گنہگار کو ہر وقت اپنے کرم کے سائے میں لینے کو تیار ہے، بندہ چاہے کتنا ہی گناہ گار ہو اُسے توبہ کرنے میں دیر نہیں کرنی چاہیے اور ہر گز ہر گز اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رَحمت سے مایوس نہیں ہونا چاہیے۔ خُدائے بُزرگ وبَرتر کے رحم وکرم کی کوئی اِنتہا نہیں۔ وہ اپنے بندوں کے زمین وآسمان کے برابر گناہ بھی اپنی رَحمت سے مُعاف فرما دیتا ہے۔ بس توبہ سچّی ہونی چاہیے۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ توبہ کرنے والوں سے بہت خوش ہوتا ہے۔ چنانچہ،

بندے کی توبہ پر اللہ عَزَّوَجَلَّ کی خوشی

حضرتِ سَیِّدُنا عبدُ اللہ بن مَسْعُود رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں کہ میں نے رسولُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کو فرماتے ہوئے سنا، بے شک اللہ عَزَّوَجَلَّ اپنے مومن بندے کی توبہ سے اُس شخص سے زیادہ خوش ہوتا ہے جو کسی ہلاکت خیز پتھریلی زمین پر پڑاؤ کرے، اس کے ساتھ اس کی سُواری بھی ہو، جس پر اس کے کھانے پینے کا سامان لَدا ہوا ہو، پھر وہ سر رَکھ کر سو جائے، جب بیدار ہو تو اس کی سُواری جاچکی ہو، وہ اسے تلاش کرے یہاں تک کہ اسے سخت پیاس لگ جائے تو وہ کہے کہ میں اُسی جگہ لوٹ جاتا ہوں جہاں میں پہلے تھا، وہاں سو جاتا ہوں، یہاں تک کہ مر جاؤں، پھر وہ اپنی کَلائی پر سر رکھ کر مرنے کے لئے سو جائے، پھر جب بیدار ہو تو اسکے پاس اس کی سُواری موجود ہو اور اس پر اس کی خوراک اور کھانے پینے کی چیزیں بھی موجود ہوں تو اللہ عَزَّوَجَلَّ مومن بندے کی توبہ پر اُس شخص کے اپنی سواری کے لوٹنے پر خوش ہونے سے بھی زیادہ خوش ہوتا ہے۔ (صحیح مسلم، کتاب التوبۃ، باب فی الحض علی التوبۃ والفرح بھا، ص۱۴۶۸، حدیث: ۲۷۴۴)

میں کر کے توبہ پلٹ کر گناہ کرتا ہوں

حقیقی توبہ کا کر دے شرف عطا یا ربّ

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

جنّت کی آواز

شَبِ مِعراج، سرورِ دوعالم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کا گزر ایک ایسی وادی سے ہوا، جہاں ٹھنڈی، پاکیزہ اور خوشبُودار ہوائیں چَل رہی تھیں اور آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم نے ایک آواز بھی سُنی۔ فرمایا: اے جبریل! یہ ٹھنڈی، پاکیزہ اور خوشبُودار ہوا کیا ہے؟ اور یہ آواز کیسی ہے؟ عرض کی: یہ جنّت کی آواز ہے جو کہہ رہی ہے: اے میرے رب عَزَّوَجَلَّ مجھ میں رہنے والے لوگوں کو میرے پاس بھیج دے اور اُن کو جن کا تُونے مجھ سے وعدہ کیا ہے، بے شک میرے اندر خوشگوار خوشبوئیں، ریشم، کَریب (کَرِے۔بْ) اور کمخواب کے عُمدہ کپڑے اور بے مثال چیزیں، موتی، مُونگے، سونا، چاندی اور آفتابے (ڈھکنے دار اور دَستے لگے ہوئے لوٹے) نیز پھل، شہد، (پاکیزہ) شراب اور دُودھ بہت زیادہ ہے۔ لہٰذا اُن کو میرے اندر بھیج جن کا تُونے مجھ سے وعدہ کیا ہے۔

اللہ عَزَّوَجَلَّ نے اُس سے فرمایا: ہر مُسلمان مؤمن مرد و عورت اور جو مجھ پر اور میرے رسولوں پر ایمان لائے، نیک عمل کرے نیز کسی کو میرا شریک اور برابر نہ ٹھہرائے وہ تیرے لئے ہے۔ اور جو مجھ سے ڈرے میں اُسے اَمن دوں گا، جو مجھ سے سُوال کرے میں اسے عَطا کروں گا، جو مجھے قرض دے (صدقاتِ واجبہ ونافلہ ادا کرے) میں اُسے جَزا دوں گا، جو مجھ پر تَوَکُّل کرے، میں اسے کفایَت کروں گا اور میں اللہ ہوں، میرے سِوا کوئی مَعبُود نہیں، میں وعدہ خلافی نہیں کرتا، بے شک ایمان لانے والے کامیاب ہوئے۔ (اس کے بعد اللہ عَزَّوَجَلَّ نے اپنے پاک کلام میں سے سورۂ مُؤْمِنُوْن میں مذکور کامیاب مؤمنین کی

صفات بیان فرمائیں) تو جنّت بولی: "میں راضی ہوں۔" (دلائل النبوة، باب الدليل على ان النبي عرج به، ۲/۳۹۹)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آپ نے سُنا کہ جنّت نے اپنے اندر پائے جانے والی کتنی دِلکش اور عُمدہ نعمتیں ذِکر کیں اور اللہ عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ میں یہ بھی عرض کی کہ ان نعمتوں سے لُطف اندوز ہونے والے خوش نصیبوں کو میرے اندر بھیج دے۔ اس پر خالِقِ کائنات عَزَّوَجَلَّ نے جنّت کو اس کے مکینوں یعنی اہلِ ایمان مردوں اور عورتوں کے بارے میں بتانے کے بعد کامیاب مؤمنین کی صفات بھی بیان فرمائیں۔ آیئے وہ صفات سنتے ہیں۔ چنانچہ،

فردوس کی میراث پانے والے لوگ

پارہ 18 سورۂ مُؤْمِنُوْن آیت نمبر 1 تا 11 میں جنّت کی میراث پانے والے خوش نصیبوں کے بارے میں ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

قَدْ اَفْلَحَ الْمُؤْمِنُوْنَ ۙ﴿۱﴾ الَّذِیْنَ هُمْ فِیْ صَلَاتِهِمْ خٰشِعُوْنَ ۙ﴿۲﴾ وَ الَّذِیْنَ هُمْ عَنِ اللَّغْوِ مُعْرِضُوْنَ ۙ﴿۳﴾ وَ الَّذِیْنَ هُمْ لِلزَّكٰوةِ فٰعِلُوْنَ ﴿۴﴾ وَ الَّذِیْنَ هُمْ لِفُرُوْجِهِمْ حٰفِظُوْنَ ۙ﴿۵﴾ اِلَّا عَلٰۤى اَزْوَاجِهِمْ اَوْ مَا مَلَكَتْ اَیْمَانُهُمْ فَاِنَّهُمْ غَیْرُ مَلُوْمِیْنَ ۚ﴿۶﴾ فَمَنِ ابْتَغٰى وَرَآءَ ذٰلِكَ فَاُولٰٓىٕكَ هُمُ الْعٰدُوْنَ ۚ﴿۷﴾ وَ الَّذِیْنَ هُمْ لِاَمٰنٰتِهِمْ وَ عَهْدِهِمْ رٰعُوْنَ ۙ﴿۸﴾ وَ الَّذِیْنَ هُمْ عَلٰى صَلَوٰتِهِمْ

ترجَمۂ کنزالایمان: بیشک مراد کو پہنچے ایمان والے، جو اپنی نماز میں گڑگڑاتے ہیں اور وہ جو کسی بیہودہ بات کی طرف التفات نہیں کرتے اور وہ کہ زکوٰۃ دینے کا کام کرتے ہیں، اور وہ جو اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کرتے ہیں مگر اپنی بیبیوں یا شرعی باندیوں پر جو ان کے ہاتھ کی مِلک ہیں کہ ان پر کوئی ملامت نہیں، تو جو ان دو کے سوا کچھ اور چاہے وہی حد سے بڑھنے والے ہیں اور وہ جو اپنی امانتوں اور اپنے عہد کی رعایت کرتے ہیں، اور وہ جو اپنی نمازوں کی نگہبانی

یُحَافِظُوْنَ ؘ۟ اُولٰٓىٕكَ هُمُ الْوٰرِثُوْنَ ۟ۙ الَّذِیْنَ کرتے ہیں، یہی لوگ وارث ہیں کہ فردوس کی میراث یَرِثُوْنَ الْفِرْدَوْسَ ؕ هُمْ فِیْهَا خٰلِدُوْنَ ۟ پائیں گے وہ اس میں ہمیشہ رہیں گے۔

(پ۱۸، المؤمنون: ۱۔۱۱)

فرما کے شَفاعَت مری اے شافِعِ محشر!
دوزخ سے بچا کر مجھے جنّت میں بَسانا

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

جنّت کے دروازے پر لکھی تحریر

حضرتِ سیِّدُنا اَنَس بن مالِک رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے رِوایَت ہے، فرماتے ہیں کہ رَسُولِ کَرِیم، رَءُوْفٌ رَّحیم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: جس رات مجھے مِعراج ہوئی، میں نے جنّت کے دروازے پر یہ لکھا ہوا دیکھا کہ **صَدَقے کا ثواب دس(10) گُنا اور قرض کا اٹھارہ(18) گُنا ہے**۔ میں نے جبرائیل عَلَیْہِ السَّلَام سے دَرْیافْت کیا: کیا سبب ہے کہ قرض کا دَرَجَہ صَدَقے سے بڑھ گیا ہے؟ انہوں نے کہا کہ سائل کے پاس مال ہوتا ہے اور پھر بھی سُوال کرتا ہے جبکہ قرض لینے والا حَاجَت کی بِنا پر ہی قرض لیتا ہے۔[1]

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اس سے ہمیں بھی یہ درس ملتا ہے کہ اگر کسی مسلمان کو قرض کی ضرورت ہو تو اللہ تعالیٰ کی رِضا اور دیگر اچھی اچھی نیّتوں سے حَسْبِ اِسْتِطاعت قرض دے کر اس کی مدد کریں اور ڈھیروں اجر و ثواب حاصل کریں، یاد رہے کہ قرض دینے اور قرضداروں پر نرمی کرنے

---

(1)...سنن ابن ماجة، کتاب الصدقات، باب القرض، ص۳۸۹، الحدیث: ۲۴۳۱.

والوں پر اللہ عَزَّوَجَلَّ اپنا خاص فضل و کرم فرماتا ہے۔ چنانچہ،

مقروض پر نرمی سے بخشش ہو گئی

حضرت سیِّدُنا ابُو ہُریرہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے مروی ہے کہ رسولِ اَکرم، شَہَنْشَاہِ بنی آدم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: ”ایک شخص نے کبھی کوئی نیک کام نہ کیا تھا، ہاں البتّہ! وہ لوگوں کو قرض دیا کرتا اور اپنے نوکروں سے کہا کرتا کہ مَقْرُوض خوشحال ہو تو اُس سے قرض لے لینا اور اگر تنگدست ہو تو مَت لینا (بلکہ درگزر کرنا اور مزید مہلت دے دینا)۔ اے کاش! ہمارا ربّ عَزَّوَجَلَّ بھی ہم سے درگزر فرمائے۔“ چنانچہ جب اُس نے جہَانِ فَانی سے کُوچ کیا، تو اللہ عَزَّوَجَلَّ نے اس سے دریافت فرمایا: ”کیا تُو نے کبھی کوئی نیکی بھی کی؟“ اس نے عرض کی: ”نہیں، ہاں البتّہ! میں لوگوں کو قرض دیا کرتا تھا اور جب اپنے خادم کو قرض کی وُصُولی کے لئے بھیجتا تو اسے کہا کرتا تھا کہ خوشحال سے تو لے لینا مگر تنگدست سے مت لینا بلکہ درگزر کرنا، ہو سکتا ہے کہ (اسی کے سبب) اللہ عَزَّوَجَلَّ ہم سے بھی درگزر فرمائے۔“ تو اللہ عَزَّوَجَلَّ نے ارشاد فرمایا: ”(جاؤ!) میں نے تمہیں بخش دیا۔“

(مسند امام احمد، مسند ابی ھریرہ، ۳/۲۸۵، حدیث: ۸۷۳۸)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

بلند و بالا محلّات

مروی ہے کہ مِعراج کی رات جنّت میں آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے چند بلند و بالا محلّات مُلاحظہ فرمائے، جن کے بارے میں پوچھنے پر حضرتِ جبرائیل عَلَیْہِ السَّلَام نے عرض کیا کہ یہ غصّہ پینے والوں اور لوگوں سے عفو و درگزر کرنے والوں کے لئے ہیں اور اللہ عَزَّوَجَلَّ احسان کرنے والوں کو پسند

فرماتا ہے۔[1]

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! غُصّہ غیر اختیاری شَے ہے، یہ نَفْس کے اُس جوش کو کہتے ہیں جو بدلہ لینے پر اُبھارتا ہے اور اس سے سینے میں اِنْتِقام کی آگ بھڑک اُٹھتی ہے۔ ایسے میں جو شخص اپنے آپ کو قابُو میں رکھے اور عَفْو ودرگُزر سے کام لے، احادیث میں اُس کے لئے بہت سے فضائل وارِد ہیں، جن میں سے ایک فضیلت تو ابھی بیان ہوئی، آیئے! مزید دو فرامینِ مصطفٰے سَمَاعَت فرمایئے۔

1. جس نے غُصّے کو ضَبْط کر لیا حالانکہ وہ اُسے نافِذ کرنے پر قادِر تھا تو اللہ عَزَّوَجَلَّ بروزِ قیامت اُس کو تمام مخلوق کے سامنے بُلائے گا اور اختیار دے گا کہ جس حُور کو چاہے لے لے۔[2]
2. میری اُمَّت کے بہترین لوگ وہ ہیں کہ جب انہیں غُصّہ آجائے تو فوراً رُجوع کر لیتے ہیں۔[3]

حُسْنِ اَخْلَاق اور نَرمی دو　　دُور ہو خُوئے اِشْتِعَال آقا

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!　　صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

موتیوں سے بنے ہوئے گنبد نُما خیمے

جنّت میں آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے موتیوں سے بنے ہوئے گُنبد نُما خَیمے مُلاحظہ فرمائے جن کی مِٹّی مُشک تھی۔ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے حضرتِ جبرائیل عَلَیْہِ السَّلَام سے دَرْیافت فرمایا: "لِمَنْ ھٰذَا یَا جِبْرِیْل یعنی اے جبریل! یہ کس کے لئے ہیں؟" عرض کیا: اے **مُحَمَّد** صَلَّی اللہُ

---

(1)...مسند الفردوس، باب الراء، ۲/۲۵۵، الحدیث: ۳۱۸۸.

(2)...سنن ابی داود، کتاب الادب، باب من کظم غیظا، ص ۷۵۲، الحدیث: ۴۷۷۷.

(3)...المعجم الاوسط للطبرانی، باب المیم، من اسمه محمد، ۴/۲۲۴، الحدیث: ۵۷۹۳.

تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ! یہ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی اُمَّت کے اَئِمَّہ اور مُؤَذِّنین کے لئے ہیں۔[1]

سُبْحٰنَ اللہ عَزَّوَجَلَّ! رِضائے اِلٰہی کے لیے اذان دینے اور اِمامت کرنے کی کیا خوب فضیلت ہے کہ ربّ تعالٰی نے اُن کے لئے جنّت میں موتیوں سے بنے ہوئے خیمے تیار کر رکھے ہیں، اللہ عَزَّوَجَلَّ ہمیں بھی توفیق عطا فرمائے۔ آیئے! اس کے بارے میں مزید دو فرامینِ مصطفٰے سنتے ہیں۔

1. ثواب کی خاطِر اذان دینے والا اُس شہید کی مانند ہے جو خون میں لِتھڑا ہوا ہے اور جب مرے گا، قبر میں اُس کے جسم میں کیڑے نہیں پڑیں گے۔[2]
2. جس نے پانچوں نمازوں کی اذان، ایمان کی بِنا پر بہ نیّتِ ثواب کہی، اُس کے جو گناہ پہلے ہوئے ہیں مُعاف ہو جائیں گے اور جو ایمان کی بِنا پر ثواب کے لئے اپنے ساتھیوں کی پانچ نمازوں میں اِمامت کرے، اس کے پچھلے گناہ مُعاف کر دیئے جائیں گے۔[3]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

نور میں چُھپا ہوا آدمی

سفرِ مِعراج کی سُہانی رات پیارے پیارے آقا، میٹھے میٹھے مُصطفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا گزر ایک ایسے شخص کے پاس سے ہوا جو عرش کے نُور میں چُھپا ہوا تھا۔ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا: یہ کون ہے، کیا کوئی فِرِشتہ ہے؟ کہا گیا: نہیں۔ فرمایا: کوئی نبی ہیں؟ کہا گیا: نہیں۔ پوچھا: پھر یہ کون ہے؟ بتایا گیا: یہ وہ شخص ہے کہ دنیا میں اس کی زبان ذِکرِ اِلٰہی سے تَر رہتی تھی، اس

---

(1)... المسند للشاشی، مسند عبادۃ بن الصامت، ۳/۳۲۱، الحدیث: ۱۴۲۸.

(2)... الترغیب والترھیب، کتاب الصلاۃ، الترغیب فی الاذان... الخ، ص۹۵، الحدیث: ۲۴.

(3)... کنز العمال، کتاب الصلاۃ، قسم الاقوال، الفصل الرابع... الخ، ۷/۲۸۹، الحدیث: ۲۰۹۰۲

کا دل مسجدوں میں لگا رہتا تھا اور یہ کبھی اپنے والِدَین کو بُرا کہے جانے یا اُن کی بے عزّتی کیے جانے کا سبب نہیں بنا۔[1]

سُبْحٰنَ اللہ عَزَّوَجَلَّ! اس رِوَایَت سے پتا چلتا ہے کہ ذِکْرِ اِلٰہی کی کثرت، مَسَاجِد سے مَحَبَّت اور والِدَین کے لئے بُرائی کا سبب بننے سے بچنا، یہ تینوں اعمال اللہ رَبُّ الْعِزَّت عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ میں بہت ہی محبوب ہیں۔ اس رِوَایَت میں اس بات کی ترغیب موجود ہے کہ انسان گالی گلوچ، لڑائی جھگڑا، نشہ بازی، جُوا وغیرہ کسی بھی ایسے فعل کا ہرگز مُرتکِب نہ ہو جو اس کے والِدَین کے لیے طَعن و تَشْنِیع اور بے عزّتی کا باعِث بنے اور حشر کے روز خُود اُسے بھی شرمندگی کا سامنا کرنا پڑے۔

والدین کو بھی چاہئے کہ ابتدا ہی سے اپنی اولاد کی اچھی تَرْبِیَت کریں، اچھے کاموں کی ترغیب دلائیں، بُرے کاموں پر روک ٹوک کریں، اگر انہیں یونہی اپنے حال پر چھوڑ دیا اور وہ غلط راستے پر چل پڑے تو پھر سِوائے پچھتاوے کے کچھ ہاتھ نہ آئے گا، درحقیقت اولاد کو نیک یا بد بنانے میں والدین کی تَرْبِیَت کا بڑا دخل ہوتا ہے۔ مگر افسوس والدین ہی اپنی اولاد کی صحیح تَرْبِیَت کرنے سے غافل ہیں اور خود ہی گناہوں بھری زندگی میں بدمست ہیں، جب والدین کا مَقْصَدِ حَیات حُصُولِ دولت، آرام طلبی، وقت گُزاری اور عیش کوشی بن جائے تو وہ اپنی اولاد کی کیا تَرْبِیَت کریں گے اور جب تَرْبِیَت اولاد سے لاپرواہی کے اثرات سامنے آتے ہیں تو یہی والدین ہر ایک کے سامنے اپنی اولاد کے بِگڑنے کا رونا روتے دکھائی دیتے ہیں۔

ایسے والدین کو غور کرنا چاہیے کہ اولاد کو اس حال تک پہنچانے میں ان کا کتنا ہاتھ ہے، کیونکہ

---

(1)...موسوعۃ الامام ابن ابی الدنیا، کتاب الاولیا، ۲/۴۱۵، الحدیث: ۹۵.

انہوں نے اپنے بچے کو ABC بولنا تو سکھایا مگر قرآن پڑھنا نہ سکھایا، مغربی تہذیب کے طور طریقے تو سمجھائے، مگر رسولِ عَرَبی صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی سُنّتیں نہ سکھائیں ، جنرل نالج (معلوماتِ عامّہ) کی اَہَمِّیّت پر اس کے سامنے گھنٹوں کلام کیا، مگر فرض دِینی عُلُوم کے حُصُول کی رَغْبَت نہ دِلائی، اس کے دل میں مال کی مَحَبَّت تو ڈالی، مگر عِشْقِ رسول صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی شمع فَروزاں نہ کی ، اسے دُنیوی ناکامیوں کا خوف تو دلایا مگر امتحانِ قَبر و حَشْر میں ناکامی سے وَحْشَت نہ دلائی، اُسے ہائے ہیلو کہنا تو سکھایا مگر سَلَام کرنے کا طریقہ نہ بتایا۔ گناہوں کے ارتِکاب کی آزادی اور لَہو ولَعِب کے طرح طرح کے آلات کا بِلاروک ٹوک استعمال ، کیبل ، انٹرنیٹ کی کارستانیاں، سوشل میڈیا کے غلط اِستعمال، رقص وسُرُود کی محفلوں میں اِنہِمَاک اور بگڑا ہوا گھرِیلُو ماحول، یہ سب کچھ بچے کی طبیعت میں شیطانیت و نفسانیت کو اتنا قد آور کر دیتا ہے کہ اس سے پاکیزہ کردار کی توقُّع بہت مشکل ہو جاتی ہے۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ ہمیں اپنی اور اپنی اولاد کی صحیح تَرْبِیَت کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ اولاد کی بہترین تَرْبِیَت کیسے کریں ؟ یہ جاننے کے لئے مکتبۃ المدینہ کی شائع کردہ کتاب **"تَرْبِیَتِ اولاد"** کا مطالعہ کیجئے، اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ اولاد کی تَرْبِیَت کے ڈھیروں مدنی پھول حاصل ہوں گے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

شانِ صِدّیقِ اکبر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ

مِعْرَاج کی بابَرَکت رات جب پیارے آقا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم جنّت میں تشریف لائے تو ریشم کے پردوں سے آراستہ ایک محل مُلاحظہ فرمایا۔ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے حضرتِ جبرائیل عَلَیْہِ السَّلَام سے دَرْیافت فرمایا: اے جبرائیل ! یہ کس کے لئے ہے ؟ عرض کیا: حضرتِ ابو بکر صِدّیق رَضِیَ

اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے لئے۔[1]

سُبْحٰنَ اللہ عَزَّوَجَلَّ! عاشِقِ اَکبر حضرتِ سیِّدُنا ابُوبَکْر صِدّیق رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی کیا خوب شان ہے۔ یاد رہے کہ نبیوں اور رسولوں عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے بعد انسانوں میں آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سب سے افضل ہیں۔ آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے فضائل بے شُمار ہیں، رسولِ کریم، رَءُوْفٌ رَّحیم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ پر مَردوں میں سب سے پہلے آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ ہی ایمان لائے، سفر و حضر میں پیارے آقا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے ساتھ رہے، پیارے آقا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی ہم راہی میں ہی ہجرت کی سعادت حاصِل کی اور فَنَا فِی الرَّسُول کے اُس مقام پر فائز ہوئے کہ اپنامال، جان، اولاد، وطن الغرض ہر شے رسولِ نامدار، مدینے کے تاجدار صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ پر قربان کر دی۔ یہی وجہ ہے کہ بارگاہِ الٰہی عَزَّوَجَلَّ میں آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے بہت بلند مَراتِب پائے اور ڈھیروں ڈھیر انعاماتِ الٰہیہ کے حق دار بھی ہوئے۔

بیان ہو کس زبان سے مرتبہ صِدّیقِ اکبر کا ہے یارِ غار، محبوبِ خُدا صِدّیقِ اکبر کا
رُسُل اور انبیاء کے بعد جو افضل ہو عالَم سے یہ عالَم میں ہے کس کا مرتبہ، صِدّیقِ اکبر کا[2]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

حضرتِ بِلال رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے قدموں کی آہٹ

جنّت کی سیر کے دوران سردارِ دو جہان، رحمتِ عالمیان صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے کسی کے

---

(1)...الریاض النضرۃ، الباب الاول فی مناقب ابی بکر، الفصل الحادی عشر، ۲/۱۱۰.
(2)...ذوقِ نعت، ص۵۷.

قدموں کی آہٹ سَماعت فرمائی، جس کے بارے میں آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو بتایا گیا کہ یہ حضرتِ بِلال رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ ہیں۔[1]

قربان جایئے! کیا شان ہے مُؤَذِّنِ رسول، حضرتِ سیِّدُنا بِلالِ حبشی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی کہ پیارے آقا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ان کے قدموں کی آہٹ جنّت میں سماعت فرمارہے ہیں۔ آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کو یہ مقام کس عمل کے سبب حاصِل ہوا، آیئے سنتے ہیں! چنانچہ حضرتِ سیِّدُنا اَبُوہُریرہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے رِوایَت ہے، فرماتے ہیں کہ (ایک دفعہ) سرکارِ عالی وقار، محبوبِ ربِّ غفّار صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فجر کے وقت حضرتِ بِلال رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے فرمایا: اے بِلال! مجھے بتاؤ تم نے اِسْلام میں کون سا ایسا عمل کیا ہے جس پر ثواب کی امید سب سے زیادہ ہے، کیونکہ میں نے جنّت میں اپنے آگے تمہارے قدموں کی آہٹ سنی ہے۔ عرض کیا: میں نے اپنے نزدیک کوئی اُمّید اَفزا کام نہیں کیا۔ ہاں! میں نے دن رات کی جس گھڑی بھی وُضو یا غُسل کیا تو اس قدر نماز پڑھ لی، جو اللہ عَزَّوَجَلَّ نے میرے مُقَدَّر میں کی تھی۔[2]

شرحِ حدیث

اس حدیثِ پاک کی شرح کرتے ہوئے حکیمُ الْاُمَّت حضرتِ علّامہ مفتی احمد یار خان نعیمی عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللہِ الْغَنِی فرماتے ہیں: حضرتِ بِلال (رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ) کا حُضُور صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم سے آگے جنّت میں جانا ایسا ہے جیسے نوکر چاکر بادشاہوں کے آگے "ہٹو بچو" کرتے ہوئے چلتے ہیں۔ مطلب یہ ہے کہ

---

(1)...مشكاة المصابيح كتاب المناقب، باب مناقب عمر، ٢/ ٤١٨، الحديث: ٦٠٣٧، ملتقطاً.

(2)...صحيح المسلم، كتاب فضائل الصحابة، باب من فضائل بلال، ص٩٥٧، الحديث: ٢٤٥٨.

اے بِلال! تم نے ایسا کون سا کام کیا جس سے تم کو میری یہ خدمت مُیَسَّر ہوئی؟ خیال رہے کہ مِعراج کی رات نہ تو حضرتِ بِلال (رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ)، حُضُور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کے ساتھ جنّت میں گئے نہ آپ کو مِعراج ہوئی بلکہ حُضُور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نے اس رات وہ واقعہ مُلاحظہ فرمایا جو قیامت کے بعد ہو گا کہ تمام خَلْق سے پہلے حُضُور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ جنّت میں داخِل ہوں گے، اس طرح کہ حضرتِ بِلال (رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ) خادِمانہ حیثیت سے آگے آگے ہوں گے۔ اس سے چند مسئلے معلوم ہوئے، ایک یہ کہ اللہ تعالیٰ نے حُضُور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کو لوگوں کے اَنجام پر خبر دار کیا کہ کون جنّتی ہے اور کون دوزخی اور کون کس درجہ کا جنّتی، دوزخی ہے، یہ عُلُومِ خمسہ میں سے ہیں اور دوسرے یہ کہ حُضُور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کے کان و آنکھ لاکھوں برس بعد ہونے والے واقعات کو سُن لیتے ہیں، دیکھ لیتے ہیں یہ واقعہ اس تاریخ سے کئی لاکھ سال بعد ہو گا، مگر قربان ان کانوں کے آج ہی سن رہے ہیں۔ تیسرے یہ کہ انسان جس حال میں زندگی گزارے گا اسی حال میں وہاں ہو گا، حضرتِ بِلال (رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ) نے اپنی زندگی حُضُور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کی خدمت میں گزاری وہاں بھی خادِم ہو کر ہی اُٹھے۔

اور حضرتِ بِلال رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے فرمان کہ "میں نے دن رات کی جس گھڑی بھی وُضو یا غسل کیا تو اس قدر نماز پڑھ لی جو میرے مُقَدَّر میں تھی" کی وضاحت کرتے ہوئے مفتی صاحب رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: یعنی دن رات میں جب بھی میں نے وُضو یا غسل کیا تو دو نفل "تَحِیَّۃُ الْوُضُو" پڑھ لئے۔ مگر یہاں اوقاتِ غیرِ مکروہ میں پڑھنا مُراد ہے تاکہ یہ حدیث مُمانعت کی احادیث کے خِلاف نہ ہو۔ خیال رہے کہ حُضُور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کا حضرتِ بلال (رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ) سے یہ پُوچھنا اس لیے تھا تاکہ آپ یہ جواب دیں اور اُمَّت اس پر عمل کرے، ورنہ حُضُور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ تو ہر شخص کے ہر

چُھپے کُھلے عمل سے واقِف ہیں نیز یہ دَرَجہ صرف حضرتِ بِلال رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کو اِن نَوافِل کا ہے ہزارہا آدمی یہ نوافِل پڑھیں گے یا پابندی کریں گے مگر اُنہیں یہ خدمت نصیب نہیں۔[1]

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اس روایت سے ہمیں حضرتِ سَیِّدُنا بلال رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے مقام و مرتبے کے ساتھ ساتھ تَحِیَّۃُ الْوُضُو کی اَہَمِّیَّت وفَضِیلَت بھی معلوم ہوئی۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ شیخِ طَرِیْقت، اَمیرِ اہلسنّت، بانیِ دعوتِ اسلامی حضرت علامہ مولانا ابو بلال محمد الیاس عطّار قادری رضوی ضیائی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نے ہماری اصلاح کے لئے 72 مدنی انعامات کا جو مدنی گلدستہ عطا فرمایا ہے، اس میں ایک مدنی انعام "تَحِیَّۃُ الْوُضُو" ادا کرنے سے مُتَعَلِّق بھی ہے۔ چنانچہ مدنی انعام نمبر 20 میں ہے: "کیا آج آپ نے کم از کم ایک بار تَحِیَّۃُ الْوُضُو اور تَحِیَّۃُ الْمَسْجِد ادا فرمائی؟" اللہ عَزَّوَجَلَّ ہمیں خُلوصِ نیّت کے ساتھ مدنی انعامات پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ اٰمین بجاہِ النبی الامین صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

زَبَرجد اور یاقُوت کے خیمے

جنّت کی حسین و جمیل اور پیاری وادیوں کی سیر فرماتے ہوئے پیارے آقا، میٹھے مصطفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ ایک نہر پر تشریف لائے جسے بَیْذَخ کہا جاتا ہے۔ اس پر موتیوں، سبز زَبَرجد اور سُرخ یاقُوت کے خیمے تھے۔ اتنے میں ایک آواز آئی: "اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا رَسُوْلَ اللہِ"

آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے حضرتِ جبرائیل عَلَیْہِ السَّلَام سے دریافت فرمایا کہ اے جبریل! یہ کیسی آواز ہے؟ عرض کیا: یہ خیموں میں پردہ نشین حُوریں ہیں، انہوں نے اپنے ربّ عَزَّوَجَلَّ سے آپ

---

(1)... مراٰۃ المناجیح، نوافل کا باب، پہلی فصل، ۲/ ۳۰۰.

صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو سَلام کہنے کی اجازت طلب کی تھی اور ربّ تعالیٰ نے انہیں اجازت عطا فرما دی۔ پھر وہ (حوریں) کہنے لگیں: ہم خوش رہنے والیاں ہیں کبھی ناگواری و نفرت کا باعِث نہ ہوں گی اور ہم ہمیشہ رہنے والیاں ہیں کبھی فنا نہ ہوں گی۔[1]

مدّت سے جو ارمان تھا وہ آج نِکالا
حُوروں نے کیا خوب نظارہ شَبِ معراج

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ذرا غور تو کیجئے کہ رَبِّ کریم عَزَّوَجَلَّ نے جنّت کو اپنے بندوں کے لئے کتنا آراستہ کر رکھا ہے اوراس میں کیسی کیسی عُمدہ نعمتیں تیار کر رکھی ہیں۔ آیئے! مختصراً جنّت کے کچھ مزید اوصاف سنتے ہیں تاکہ ہمارے دلوں میں اسے حاصل کرنے کی رَغْبَت پیدا ہو اور نیک اعمال کا جذبہ نصیب ہو۔ چنانچہ،

جنّت کا بیان

صَدرُ الشَّرِیعہ، بدرُ الطَّرِیقہ حضرتِ علّامہ مولانا مفتی محمد امجد علی اعظمی عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی بہارِ شریعت، حصّہ اوّل میں جنّت کے بارے میں بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

جنّت ایک مکان ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ایمان والوں کے لیے بنایا ہے، اس میں وہ نعمتیں مُہَیّا کی ہیں جن کو نہ آنکھوں نے دیکھا، نہ کانوں نے سنا، نہ کسی آدمی کے دل پر ان کا خطرہ (یعنی گُمان) گزرا۔ جو کوئی مثال اُس کی تعریف میں دی جائے سمجھانے کے لیے ہے، ورنہ دنیا کی اعلیٰ سے اعلیٰ شے کو جنّت کی کسی چیز کے

---

(1)...الدر المنثور، سورۃ الرحمن، تحت الآیۃ: ۷۲، ۱۴/۱۶۱.

ساتھ کچھ مناسبت نہیں۔ جنّت کتنی وسیع ہے، اس کو اللہ(عَزَّوَجَلَّ) و رسول (صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ) ہی جانیں، اِجمالی بیان یہ ہے کہ اس میں سو (۱۰۰) درجے ہیں۔ ہر دو درجوں میں وہ مسافت ہے جو آسمان و زمین کے درمیان ہے۔ جنّت میں ایک درخت ہے جس کے سایہ میں سو(۱۰۰) برس تک تیز گھوڑے پر سُوار چلتا رہے اور ختم نہ ہو۔ جنّت کے دروازے اتنے وسیع ہوں گے کہ ایک بازُو سے دوسرے تک تیز گھوڑے کی ستّر(70) برس کی راہ ہو گی۔ جنّت کی دیواریں سونے اور چاندی کی اینٹوں اور مُشک کے گارے سے بنی ہیں، ایک اینٹ سونے کی، ایک چاندی کی، زمین زعفران کی، کنکریوں کی جگہ موتی اور یاقوت۔ اور ایک روایت میں ہے کہ جنّتِ عَدن کی ایک اینٹ سفید موتی کی ہے، ایک یاقوتِ سُرخ کی، ایک زَبَرجَد سبز کی اور مُشک کا گارا ہے اور گھاس کی جگہ زعفران ہے، موتی کی کنکریاں، عنبر کی مِٹّی، جنّت میں ایک ایک موتی کا خیمہ ہو گا جس کی بلندی ساٹھ(60) میل۔ جنّت میں چار(4) دریا ہیں، ایک پانی کا، دوسرا دُودھ کا، تیسرا شہد کا، چوتھا شراب کا، پھر اِن سے نہریں نکل کر ہر ایک کے مکان میں جاری ہیں۔ وہاں کی نہریں زمین کھود کر نہیں بہتیں، بلکہ زمین کے اوپر اوپر رَواں ہیں، نہروں کا ایک کَنارہ موتی کا، دوسرا یاقوت کا اور نہروں کی زمین خالص مُشک کی۔ جنّتیوں کو جنّت میں ہر قسم کے لَذِیذ سے لَذِیذ کھانے ملیں گے، جو چاہیں گے فوراً ان کے سامنے موجُود ہو گا، اگر کسی پرند کو دیکھ کر اس کے گوشت کھانے کو جی ہو تو اُسی وقت بُھنا ہوا اُن کے پاس آجائے گا، اگر پانی وغیرہ کی خواہش ہو تو کُوزے خود ہاتھ میں آجائیں گے، ان میں ٹھیک اندازے کے مُوافِق پانی، دُودھ، شراب، شہد ہو گا کہ ان کی خواہش سے ایک قطرہ کم نہ زیادہ، بعد پینے کے خود بخُود جہاں سے آئے تھے چلے جائیں گے۔ سر کے بال اور پلکوں اور بھنوؤں کے سوا جنّتی کے بدَن پر کہیں بال نہ ہوں گے، سب بے رِیش ہوں گے، سُرمگیں

آنکھیں، تیس بَرَس کی عُمر کے معلوم ہوں گے کبھی اس سے زیادہ معلوم نہ ہوں گے۔ اَدنیٰ جنّتی کے لیے اَسّی ہزار(80,000) خادِم اور بہتّر(72)بیبیاں ہوں گی اور اُن کو ایسے تاج ملیں گے کہ اس میں کا ادنیٰ موتی مَشرِق ومَغرِب کے درمیان روشن کر دے۔ (بہارِ شریعت، حصہ اول،۱/ ۱۵۲۔۱۶۲ ملتقطاً)

بِلا حِسَاب ہو جنّت میں داخِلہ یا ربّ
پڑوس خُلد میں سرور کا ہوعطا یارب

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! مِعراج کی رات پیارے مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے جہاں مُطیع وفرمانبردار بندوں پر ہونے والے اِنعاماتِ اِلٰہیہ کا مُشَاہَدہ فرمایا تو وہیں نافرمانوں کو قہرِ الٰہی میں گِرِفتار بھی دیکھا، جو اپنے گناہوں کی پاداش(سزا) میں انتہائی دردناک عذابوں میں مبتلا تھے۔ چنانچہ،

عذابات میں مبتلا لوگ

مروی ہے کہ مِعراج کی رات، سرورِ کائنات، شاہِ مَوْجُودات صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا گزر کچھ ایسے لوگوں پر ہوا جن پر کچھ اَفراد مُقرَّر تھے، اِن میں سے بعض افراد نے اُن لوگوں کے جَبڑے کھول رکھے تھے اور بعض دوسرے اَفراد اُن کا گوشت کاٹتے اور خون کے ساتھ ہی اُن کے منہ میں دھکیل دیتے۔ پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے دَرْیَافت فرمایا کہ اے جبریل! یہ کون لوگ ہیں؟ عرض کیا: یہ لوگوں کی غیبتیں اور اُن کی عیب جوئی کرنے والے ہیں۔[1]

مِعراج کی شب نبیوں کے سردار، رسولوں کے سالار صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے دوزخ میں کچھ

---

(1)...مسند الحارث، کتاب الایمان، باب ما جاء فی الاسراء، ۱/ ۱۷۲، الحدیث: ۲۷.

ایسے لوگ بھی دیکھے جو آگ کی شاخوں سے لٹکے ہوئے تھے۔ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے دَرْیافت فرمایا: اے جبریل! یہ کون لوگ ہیں؟ عرض کیا: یہ وہ لوگ ہیں جو دنیا میں اپنے والِدَین کو گالیاں دیتے تھے۔[1]

اس رات سرکارِ مدینہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ ایسے لوگوں کے پاس بھی تشریف لائے جن کے آگے اور پیچھے چیتھڑے لٹک رہے تھے اور وہ چوپایوں کی طرح چَرتے ہوئے خار دار گھاس، تُھوہَر اور جہنّم کے تَپے ہوئے (گرم) پتھر نگل رہے تھے۔ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے دَرْیافت فرمایا: اے جبریل! یہ کون لوگ ہیں؟ عرض کیا: یہ وہ لوگ ہیں جو اپنے مالوں کی زکوٰۃ نہیں دیتے تھے، اللہ عَزَّوَجَلَّ نے اِن پر ظلم نہیں کیا اور اللہ عَزَّوَجَلَّ بندوں پر ظلم نہیں فرماتا۔[2]

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! جنّت کی آسائشوں اور نعمتوں پر نظر رکھنے کے ساتھ ساتھ ذرا اِن عذابات پر بھی غور کیجئے! کون ہے جو اِن ہولناک عذابات کو سہہ سکے، اللہ عَزَّوَجَلَّ کی قسم! کسی میں بھی جہنّم کا عذاب برداشت کی طاقت نہیں اور پھر اپنی ناتُوانی و کمزوری کو دیکھئے، آہ! ہماری کمزوری کا حال تو یہ ہے کہ ہلکا سا سَر درد یا بُخار تڑپا کر رَکھ دیتا ہے تو پھر آخرت کے یہ دردناک عذاب کیونکر برداشت کئے جاسکتے ہیں، اس لئے ابھی وقت ہے ڈر جائیں اور فوراً سے پیشتر گناہوں سے توبہ کریں ورنہ اگر یہ موقع ہاتھ سے نکل گیا اور توبہ سے پہلے ہی موت نے آلیا تو پھر ہلاکت ہی ہلاکت ہے۔ یاد رہے کہ دنیا کی زندگی چند روزہ ہے جبکہ آخرت کی زندگی دائمی (یعنی ہمیشہ رہنے والی) ہے یقیناً کامیاب وہی ہے جو اس چند روزہ زندگی میں اپنی آخرت سنوارنے میں لگا رہے اور اللہ عَزَّوَجَلَّ اور اُس کے رسول صَلَّی اللہُ تَعَالٰی

---

(1)... الزواجر، کتاب النفقات علی الزوجات...الخ، الکبیرۃ الثانیۃ بعد الثلاثمائۃ، ۲/۱۲۵.

(2)... الترغیب والترھیب، کتاب الصدقات، الترھیب من منع الزکاۃ...الخ، ص ۲۶۳، الحدیث: ۱۵

عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی رضا کے کام کر کے جنّت میں داخل ہو جائے۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ قرآن مجید میں پارہ 4، سُوْرَۂ اٰلِ عِمْران، آیت نمبر 185 میں ارشاد فرماتا ہے:

فَمَنۡ زُحۡزِحَ عَنِ النَّارِ وَاُدۡخِلَ الۡجَنَّةَ فَقَدۡ فَازَ ؕ وَمَا الۡحَيٰوةُ الدُّنۡيَاۤ اِلَّا مَتَاعُ الۡغُرُوۡرِ ﴿۱۸۵﴾ (پ۴، آل عمران:۱۸۵)

تَرجَمۂ کنزالایمان: جو آگ سے بچا کر جنّت میں داخل کیا گیا وہ مراد کو پہنچا اور دنیا کی زندگی تو یہی دھوکے کا مال ہے۔

آیئے اس چند روزہ زندگی کو سنوارنے کے بجائے اپنی آخرت کو سنواریں اور نیک اعمال کے ذریعے اُس جنّت کو حاصل کرنے کی کوشش کریں جہاں کوئی غم نہیں اور وہاں ہمیشہ رہنا ہے۔ نیکیوں پر کاربند رہنے اور خود کو گناہوں سے بچانے کا ایک بہترین ذریعہ تبلیغِ قرآن وسنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک دعوتِ اسلامی کے سنّتوں بھرے مدنی ماحول سے وابستگی بھی ہے، اس مدنی ماحول کی برکت سے اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ نیکیاں کرنے، گناہوں سے بچنے اور آخرت کی تیاری کا جذبہ نصیب ہو گا۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ ہمیں بھی ہر دم دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے وابستہ رہنے کی توفیق عطا فرمائے۔

اٰمین بجاہِ النبی الامین صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم

کتاب "فیضانِ معراج" کا تعارُف

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! شبِ معراج سرکار صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے اور بھی کئی مُشاہدات فرمائے، جن کا تفصیلی بیان پڑھنے کے لئے دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ کتاب "فیضانِ مِعراج" کا مطالعہ کیجئے۔ اس کتاب میں سَفرِ بَیْتُ المقدس کے مشاہدات، انبیائے کرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ السَّلَام کے خطبے، ساتوں آسمانوں کی سیر، اللہ تعالٰی سے ہمکلام ہونے اور واقعۂ مِعراج

کے بارے میں دیگر بہت سی باتیں انتہائی خوبصورت انداز میں بیان کی گئی ہیں، آپ بھی اس کتاب کو ھدیّۃً حاصل کر کے خود بھی پڑھیں اور لنگرِ رسائل بھی کریں یعنی دوسروں کو تحفۃً پیش کریں۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!   صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

بیان کا خُلاصہ

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! مِعراج کی رات نبیِ محترم، شفیعِ معظّم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم نے جو جنّتی مشاہدات کئے وہ آپ نے سُنے، سرکار صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم جب جنّتی دروازے پر تشریف لائے تو رضوانِ جنّت نے آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کا اِستقبال کیا، وہاں آپ نے جنّتی نہروں اور اس کے باغات اور خوشنُما پرندوں کو مُلاحظہ فرمایا، نہرِ کوثر کو دیکھا جس پر موتیوں کے خیمے تھے اور اس کی مِٹّی مُشک کی تھی، آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم نے جنّت میں ایسے بلند و بالا محلّات بھی مُلاحظہ فرمائے جن کے بارے میں جبریل امین عَلَیْہِ السَّلَام نے عرض کی کہ یہ غصّہ پینے والوں اور لوگوں سے عَفو و دَرگُزر کرنے والوں کے لئے ہیں نیز موتیوں سے بنے ہوئے گنبد نُما خیمے بھی دیکھے جن کے بارے میں بتایا گیا کہ یہ آپ کی اُمَّت کے اَئِمّہ اور مُؤَذِّنین کے لئے ہیں۔ آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم نے حضرتِ سَیِّدُنا صِدِّیْقِ اکبر کے لئے ریشم کے پردوں سے آراستہ کیا ہوا محل بھی دیکھا اور جنّت کی سَیر کرتے ہوئے حضرتِ سَیِّدُنا بلال رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے قدموں کی آواز بھی سُنی۔ جنّت ایک ایسا مکان ہے جہاں اہلِ ایمان ہمیشہ رہیں گے، اُس میں ایسی نعمتیں ہیں جن کو نہ کسی آنکھ نے دیکھا، نہ کسی کان نے سُنا، نہ کسی آدمی کے دل میں اس کا خیال آیا۔ جنّتُ الفردوس کی میراث اُن خوش نصیب اہلِ ایمان کو ملے گی جو اپنی نماز میں گڑگڑاتے ہیں، زکوٰۃ دیتے ہیں، اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کرتے ہیں۔ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ ہمیں بھی اِن پاکیزہ

صفات کا پیکر بنائے۔ اٰمین بجاہِ النبی الامین صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

مدنی چینل کا تعارف

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دورِ حاضر میں میڈیا ذہن سازی و کردار سازی میں ایک کارگر ہتھیار کا کام کر رہا ہے، بہت سے لوگ اپنے مخصوص گمراہ کن، باطل نظریات اور عُریانی و فحاشی پھیلانے کے لیے شب و روز اس کا غلط استعمال کرنے لگے، جس کے باعث نوجوان نسل ان بُرے اثرات و افکار کی لپیٹ میں آگئی۔ ایسے میں ہر دردمند دل کی بس ایک ہی صدا تھی کہ کاش! کوئی میڈیا کی اس جنگ میں عقائدِ اہلِ سُنّت کی پاسبانی کا عَلَم (یعنی جھنڈا) اٹھالے اور پاکیزگی و طہارتِ فکر اور اصلاحِ عقائد و اعمال کا علمبردار ایک خالص اسلامی چینل شروع کرے۔ تبلیغِ قرآن و سنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک دعوتِ اسلامی کی مرکزی مجلسِ شوریٰ نے بڑی شدّت سے محسوس کیا کہ مسلمانوں کے گھروں سے T.V. نکلوانا قریب بہ ناممکن ہے، بس ایک ہی صورت نظر آئی اور وہ یہ کہ جس طرح دریا میں طُغیانی آتی ہے تو اُس کا رُخ کھیتوں وغیرہ کی طرف موڑ دیا جاتا ہے تاکہ کھیت بھی سیراب ہوں اور آبادیوں کو بھی ہلاکت سے بچایا جاسکے، عین اِسی طرح T.V ہی کے ذَرِیعے مسلمانوں کے گھروں میں داخِل ہو کر اُن کو غَفلت کی نیند سے بیدار کیا جائے۔ جب اِس شُعبے کے مُتَعَلِّق معلومات حاصل کی گئیں تو معلوم ہوا کہ اپنا T.V چینل کھول کر فلموں ڈِراموں، گانوں، باجوں، موسیقی کی دُھنوں اور عورتوں کی نمائشوں سے بچتے ہوئے 100 فیصدی اسلامی مَواد فراہم کرنا ممکن ہے، تو اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ دعوتِ اسلامی کی مرکزی مجلسِ شُوریٰ نے خوب جِدّ و جَہد کر کے رَمضانُ المبارَک ۱۴۲۹ھ بمطابق ستمبر 2008ء سے مدنی

چینل کے ذَرِیعے گھر گھر سُنّتوں کا پیغام عام کرنا شروع کر دیا اور دیکھتے ہی دیکھتے اس کے حیرت انگیز مدنی نتائج آنے لگے۔

مَدَنی چینل کی مُہِم ہے نفس وشیطاں کے خلاف ۔۔۔ جو بھی دیکھے گا کریگا اِنْ شَآءَ اللہ اِعتِراف
نَفْسِ اَمّارہ پہ ضَرب ایسی لگے گی زور دار ۔۔۔ کہ نَدامَت کے سبب ہو گا گنہگار اشکبار

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! ۔۔۔ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

بارہ مدنی کاموں میں حصہ لیجئے!

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! نیکیاں کرنے، گُناہوں سے بچنے، فکرِ آخرت کے لیے کُڑھنے اور سُنَّتوں پر عمل کا جذبہ پانے کے لئے دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے وابستہ ہو کر نیکی کے کاموں میں ترقّی کے لیے ذیلی حلقے کے 12 مدنی کاموں میں بڑھ چڑھ کر حصّہ لیں۔ ذیلی حلقے کے 12 مدنی کاموں میں سے ہفتہ وار ایک مدنی کام ”علاقائی دورہ برائے نیکی کی دعوت“ بھی ہے۔ نیکی کی دعوت دینا تو ایسا اَہم فریضہ ہے کہ تمام ہی انبیائے کرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام اور خود سیّدُ الْانبیاء، محبوبِ خدا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کو بھی اسی مقصد کیلئے دنیا میں بھیجا گیا، اُنہوں نے مختلف مُشکلات و تکالیف برداشت کرنے کے بعد بھی اَمْرٌ بِالْمَعْرُوْف وَنَھْیٌ عَنِ الْمُنْکَر کے اِس عظیم فریضے کو بَحُسن وخوبی سرانجام دیا۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ دعوتِ اسلامی کا مدنی ماحول ہمیں بھی اِسی عظیم مقصد کو پورا کرنے کیلئے ہر ہفتے ”علاقائی دورہ برائے نیکی کی دعوت“ میں شرکت کرنے کی ترغیب دلاتا ہے، ہمیں بھی وقت نکال کر اِس عظیم مدنی کام میں بڑھ چڑھ کر حصّہ لینا چاہئے۔ ہفتہ وار سُنَّتوں بھرے اجتماع میں اَوّل تا آخر شرکت کو اپنا معمول بنالیجئے، اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ اس کی ڈھیروں برکتیں نصیب ہوں گی۔ آیئے اس ضمن میں ایک مدنی بہار سنتے ہیں۔

غفلت کے بادل کیسے چھٹے

یُوکے (اِنگلینڈ) کے مُقیم اسلامی بھائی اپنی داستانِ عِشرَت کے خاتمے کے اَحوال کچھ اس طرح بیان کرتے ہیں کہ دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول میں آنے سے پہلے میں غفلت بھری زندگی بسر کر رہا تھا۔ دنیا کی رنگینیوں میں اس قدر کھویا ہوا تھا کہ نمازوں کی اَدائیگی کا ہوش تھا نہ ہی دیگر فرائض و واجبات کی کوئی پابندی کا ذہن تھا۔ سُنَّتوں کی عظمت وشان سے بھی نابلد تھا، فکرِ آخرت سے غافل دُنیا کی رنگینیوں میں شاغِل اپنی زندگی کے قیمتی اَیّام فُضُولیات ولَغْویات میں برباد کر رہا تھا۔ میری عِصْیاں شِعار زندگی میں کچھ اس طرح سُنَّتوں کی بہار آئی کہ ایک مرتبہ مجھے دعوتِ اسلامی کے ہفتہ وار سُنَّتوں بھرے اجتماع میں شِرکت کی سَعَادَت مل گئی۔ اجتماع میں ہونے والے سُنَّتوں بھرے بیان، ذکر و دُرُود اور بالخُصوص آخر میں مانگی جانے والی رِقّت انگیز دُعا نے میرے دل و دماغ پر چھائی گُناہوں کی سیاہی دُور کر دی۔ زندگی کے ”اَنمول ہیرے“ گُناہوں میں برباد کرنے پر مجھے نَدامت ہونے لگی، سُنَّتوں بھرے اجتماع میں شرکت کرنے کی بَرَکت سے مجھے توبہ کی توفیق ملی اور میں نے نیک بننے کا اِرادہ کر لیا، اسی مُقدّس جذبے کے تحت پندرھویں صَدِی کی عظیم علمی و رُوحانی شخصیّت، شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنَّت، بانیِ دعوتِ اسلامی حضرت علامہ مولانا ابو بلال محمد الیاس عطّار قادری رضوی ضیائی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ سے بیعت ہو کر دعوتِ اسلامی کے مشکبار مدنی ماحول سے وابستہ ہو گیا۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ دعوتِ اسلامی کے سُنَّتوں بھرے ماحول اور اجتماع کی برکت سے جہاں مجھے پانچ وقت کی نماز پابندی سے ادا کرنے کی توفیق نصیب ہوئی، وہیں پیارے پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وسَلَّمَ کی پیاری پیاری سُنَّتوں پر عمل کرنے کا جذبہ بھی نصیب ہو گیا۔ یوں میں راہِ سُنَّت کا مُسافر بن گیا۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ میں نے سُنَّت کے مُطابق چہرے پر

داڑھی شریف رکھ لی، سر پر سبز سبز عمامہ شریف سجالیا اور سفید مدنی لباس زیبِ تَن کرنا اپنا معمول بنالیا۔ تادمِ تحریر اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ مکتبۃ المدینہ کے ذِمّہ دار کی حیثیّت سے اپنی خِدمات سَر انجام دے رہا ہوں۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بیان کو اِختِتام کی طرف لاتے ہوئے سنّت کی فضیلت اور چند سُنّتیں اور آداب بَیان کرنے کی سَعادَت حاصِل کرتا ہوں۔ تاجدارِ رسالت، شَہَنْشاہِ نُبُوّت، مُصْطَفٰے جانِ رحمت، شمعِ بزمِ ہدایت، نَوشَۂ بزمِ جنّت صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ جنّت نشان ہے: جس نے میری سنّت سے مَحَبَّت کی اُس نے مجھ سے مَحَبَّت کی اور جس نے مجھ سے مَحَبَّت کی وہ جنّت میں میرے ساتھ ہو گا۔ [1]

سینہ تری سُنَّت کا مدینہ بنے آقا
جنَّت میں پڑوسی مجھے تم اپنا بنانا

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آیئے! شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے رسالے **"163 مدنی پھول"** سے مسواک سے مُتَعَلِّق چند مدنی پھول سُنتے ہیں۔ پہلے دو فرامینِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سُن لیجئے: ❀ دو رَکعت مِسواک کرکے پڑھنا بغیر مِسواک کی 70 رَکعتوں سے اَفْضل ہے۔ (الترغیب والترھیب، ۱/۱۰۲، حدیث:۱۸) ❀ مِسواک کا اِستعمال اپنے لئے لازِم کرلو کیونکہ اِس میں مُنہ کی صَفائی اور رَبّ تعالٰی کی رِضا کا سبب ہے۔ (مسند امام احمد، مسند عبداللّٰہ بن عمر بن الخطاب، ۲/۴۳۸، حدیث:۵۸۶۹) ❀ مِسواک پِیلُو یا زَیتُون یا نیم وغیرہ کَڑوِی لکڑی کی ہو۔ ❀ مِسواک کی موٹائی چُھنگلیا یعنی چھوٹی اُنگلی کے

---

1 ... مشکاۃ المصابیح، کتاب الایمان، باب الاعتصام بالکتاب والسنۃ، ۱/۹۷، حدیث:۱۷۵

برابر ہو۔ ❀ مِسواک ایک بالِشْت سے زِیادَہ لمبی نہ ہو ورنہ اُس پر شیطان بیٹھتا ہے۔ ❀ اِس کے رَیشے نَرم ہوں کہ سَخت رَیشے دانتوں اور مَسُوڑھوں کے درمیان خَلا(GAP) کا باعث بنتے ہیں۔ ❀ مِسواک تازہ ہو تو خُوب (یعنی بہتر) ورنہ کچھ دیر پانی کے گلاس میں بِھگو کر نَرم کرلیجئے۔ ❀ دانتوں کی چَوڑائی میں مِسواک کیجئے۔ ❀ جب بھی مِسواک کرنی ہو کم اَز کم تین بار کیجئے۔ ❀ ہر بار دھو لیجئے۔ ❀ مِسواک سیدھے ہاتھ میں اِس طرح لیجئے کہ چُھنگلیا یعنی چھوٹی اُنگلی اس کے نیچے اور بیچ کی تین اُنگلیاں اُوپر اور انگوٹھا سِرے پر ہو۔ ❀ پہلے سیدھی طرف کے اُوپر کے دانتوں پر پھر اُلٹی طرف کے اوپر کے دانتوں پر پھر سیدھی طرف نیچے پھر اُلٹی طرف نیچے مِسواک کیجئے۔ ❀ مُٹّھی باندھ کر مِسواک کرنے سے بَواسیر ہو جانے کا اندیشہ ہے۔ ❀ مِسواک وُضو کی سُنَّتِ قَبلیہ ہے البتّہ سُنَّتِ مُؤَکَّدہ اُسی وَقْت ہے جبکہ مُنہ میں بَدبُو ہو۔ (فتاویٰ رضویہ، ۱/۶۲۳ ماخوذاً) ❀ مِسواک جب ناقابلِ اِستعمال ہو جائے تو پھینک مت دیجئے کہ یہ آلۂ ادائے سنّت ہے، کسی جگہ اِحتیاط سے رکھ دیجئے یا دَفن کر دیجئے یا پتّھر وغیرہ وزن باندھ کر سَمُنْدَر میں ڈبو دیجئے۔

طرح طرح کی ہزاروں سُنّتیں سیکھنے کے لئے مکتبۃُ المدینہ کی مطبوعہ دو کُتُب، **بہارِ شریعت** حصّہ 16 (304 صفحات) نیز 120 صَفَحات کی کتاب **"سُنّتیں اور آداب"** ھدِیَّۃً حاصِل کیجئے اور پڑھئے۔ سُنّتوں کی تربیّت کا ایک بہترین ذَرِیعہ دعوتِ اسلامی کے مَدَنی قافلوں میں عاشِقانِ رسول کے ساتھ سُنّتوں بھرا سفر بھی ہے۔

آؤ مدنی قافلے میں ہم کریں مل کر سَفَر سنّتیں سیکھیں گے اس میں اِنْ شَآءَ اللّٰہ سر بسر

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى سَيِّدِ الْمُرْسَلِيْنَ ط

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْم ط بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْم ط

اَلصَّلٰوةُ وَ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰه   وَعَلٰى اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ يَا حَبِيْبَ اللّٰه

اَلصَّلٰوةُ وَ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا نَبِیَّ اللّٰه   وَعَلٰى اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ يَا نُوْرَ اللّٰه

نَوَيْتُ سُنَّتَ الْاِعْتِكَاف (ترجمہ: میں نے سنّتِ اعتکاف کی نیّت کی)

جب بھی مسجد میں داخِل ہوں، یاد آنے پر نفلی اِعتکاف کی نِیَّت فرمالیا کریں، جب تک مسجد میں رہیں گے، نفلی اِعتکاف کا ثواب حاصِل ہوتا رہے گا اور ضِمناً مسجد میں کھانا، پینا بھی جائز ہو جائے گا۔

دُرُود شریف کی فضیلت

دعوتِ اسلامی کے اِشاعتی اِدارے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ 324 صفحات پر مشتمل کتاب "152 **رحمت بھری حکایات**" کے صفحہ نمبر 251 پر ہے: حضرت سَیِّدُنا شیخ حسین بن احمد کوّاز بِسطامی رَحْمَۃُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: میں نے اللہ عَزَّوَجَلَّ سے دُعا کی: یااللہ عَزَّوَجَلَّ! میں خواب میں ابُو صالح مُؤَذِّن رَحْمَۃُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو دیکھنا چاہتا ہوں، چُنانچہ میری دُعا قبول ہوئی اور میں نے خواب میں اُنہیں اچھی حالت میں دیکھ کر پوچھا: اے ابُو صالح! مجھے اپنے یہاں کے حالات کی خبر دیجئے تو فرمایا: اے ابُو حَسَن! اگر سرکارِ مدینہ صَلَّی اللهُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی ذاتِ گرامی پر دُرودِ پاک کی کثرت نہ کی ہوتی، تو میں ہلاک ہو گیا ہوتا۔[1]

اپنے خطا واروں کو اپنے ہی دامَن میں لو   کون کرے یہ بَھلا تم پہ کروڑوں دُرُود

صَلُّوْا عَلَى الْحَبِيْب!   صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلٰى مُحَمَّد

1...152 رحمت بھری حکایات، ص ۲۵۱

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! حُصُولِ ثواب کی خاطِر بَیان سُننے سے پہلے اَچّھی اَچّھی نِیّتیں کر لیتے ہیں۔ فَرمانِ مُصطَفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ''نِیَّۃُ الْمُؤْمِنِ خَیْرٌ مِّنْ عَمَلِہٖ'' مُسلمان کی نِیَّت اُس کے عَمَل سے بہتر ہے۔[1]

دو مَدَنی پھول: (۱) بِغیر اَچّھی نِیَّت کے کسی بھی عملِ خَیر کا ثواب نہیں مِلتا۔
(۲) جِتنی اَچّھی نیّتیں زِیادہ، اُتنا ثواب بھی زِیادہ۔

بَیان سُننے کی نیّتیں

نِگاہیں نیچی کئے خُوب کان لگا کر بَیان سُنُوں گا۔ ❀ ٹیک لگا کر بیٹھنے کے بجائے عِلْمِ دِیْن کی تَعْظِیم کی خاطِر جہاں تک ہو سکا دو زانو بیٹھوں گا۔ ❀ ضَرورَتاً سِمَٹ سَرَک کر دوسرے کے لئے جگہ کُشادہ کروں گا۔ ❀ دھکّا وغیرہ لگا تو صبر کروں گا، گُھورنے، جِھڑکنے اور اُلجھنے سے بچوں گا۔ ❀ صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب، اُذْکُرُوا اللّٰہَ، تُوبُوْا اِلَی اللّٰہِ وغیرہ سُن کر ثواب کمانے اور صدا لگانے والوں کی دل جُوئی کے لئے بُلند آواز سے جواب دوں گا۔ ❀ بَیان کے بعد خُود آگے بڑھ کر سَلام و مُصَافَحَہ اور اِنْفِرادی کوشش کروں گا۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

بَیان کرنے کی نیّتیں

میں بھی نِیَّت کرتا ہوں ❀ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رِضا پانے اور ثواب کمانے کیلئے بَیان کروں گا۔ ❀ دیکھ کر بَیان کروں گا ❀ پارہ 14، سُوْرَۃُ النَّحل، آیت 125: ﴿اُدْعُ اِلٰى سَبِیْلِ رَبِّكَ بِالْحِكْمَةِ وَ الْمَوْعِظَةِ الْحَسَنَةِ﴾ (تَرجَمۂ کنزالایمان: اپنے رَبّ کی راہ کی طرف بُلاؤ پکّی تدبیر اور اَچّھی نصیحت سے) اور بُخاری شریف (حدیث 3461)

---

1 . . . معجم کبیر، سھل بن سعد الساعدی . . . الخ، ۶/۱۸۵، حدیث: ۵۹۴۲

میں وارِد اِس فرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ: ”بَلِّغُوْا عَنِّیْ وَلَوْ اٰیَةً“[1] یعنی پہنچا دو میری طرف سے اگرچِہ ایک ہی آیت ہو“ میں دیئے ہوئے اَحکام کی پَیْرَوی کروں گا۔ ❀ نیکی کا حکم دوں گا اور بُرائی سے منع کروں گا۔ ❀ اَشعار پڑھتے نیز عَرَبی، اَنگریزی اور مُشکِل اَلفاظ بولتے وَقْت دل کے اِخلاص پر تَوَجُّہ رکھوں گا یعنی اپنی عِلْمِیَّت کی دھاک بِٹھانی مقصود ہوئی تو بولنے سے بچوں گا۔ ❀ مَدَنی قافلے، مَدَنی انعامات، نیز عَلاقائی دَورہ، برائے نیکی کی دعوت وغیرہ کی رَغْبَت دِلاؤں گا۔ ❀ قَہْقَہہ لگانے اور لگوانے سے بچوں گا۔ ❀ نظر کی حِفَاظَت کا ذِہْن بنانے کی خاطر حَتَّی الْاِمْکان نگاہیں نیچی رکھوں گا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

حاکمِ سبز وار کی توبہ

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! سَفَرِ ہِنْد کے دَوران جب حضرت سَیِّدُنا خواجہ غریب نواز رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا گُزر عَلاقہ سبز وار (موجودہ صوبہ خُراسان رضوی ایران) سے ہوا، تو آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے وہاں ایک باغ میں قیام فرمایا، جس کے وَسْط میں ایک خُوش نُما حَوض تھا۔ یہ باغ حاکمِ سبز وار کا تھا، جو بہت ہی ظالم شخص تھا، اُس کا معمول تھا کہ وہ اپنے اِس باغ میں آکر شراب پیتا اور نشے میں خُوب شور وغُل مچایا کرتا تھا۔ جب حضرت سَیِّدُنا خواجہ غریب نواز رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نوافل اَدا کرنے کیلئے اس باغ میں موجود حَوض سے وُضُو کرنے لگے، تو مُحافظوں نے اپنے حاکم کی سخت گیری کا حال عرض کیا اور درخواست کی کہ یہاں سے تشریف لے جائیں، کہیں حاکم آپ کو کوئی نُقصان نہ پہنچادے۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: اللہ عَزَّ وَجَلَّ میرا حافِظ وناصِر (یعنی حِفاظت ومَدَد فرمانے والا) ہے۔ اِسی دَوران حاکم باغ میں داخل ہوا اور سیدھا حَوض کی طرف آیا، جب اُس نے اپنی عیش و عشرت کی جگہ پر ایک اجنبی دَرویش (یعنی صاحبِ معرفت) کو دیکھا تو

---

1 ...بخاری، کتاب احادیث الانبیاء، باب ماذکر عن بنی اسرائیل، ۲/۴۶۲، حدیث: ۳۴۶۱

آگ بگولا (یعنی غصے سے لال) ہوگیا اور اِس سے پہلے کہ وہ کچھ کہتا، آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے ایک نظر ڈالی اور اُس کی کایا پلٹ دی۔ حاکم، آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے جلال کی تاب نہ لا سکا اور بے ہوش ہو کر زمین پر گر پڑا۔ خادموں نے منہ پر پانی کے چھینٹے مارے، جُوں ہی ہوش آیا فوراً آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے قدموں میں گر کر بُرے عقیدوں اور گناہوں سے تائب ہو گیا اور آپ کے دستِ مُبارک پر بیعت ہو گیا۔

حضرت سَیِّدُنا خواجہ غریب نواز رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی انفرادی کوشش سے حاکمِ سبزوار نے ظُلم اور زور زبردستی سے جمع کی ہوئی ساری دولت، اصل مالکوں کو لوٹادی اور آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی صُحبت میں رہنے لگا۔ حضرت خواجہ غریب نواز رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے کچھ ہی عرصے میں اسے فُیوضِ باطنی سے مالا مال کر کے خِلافت عطا فرمائی اور وہاں سے رخصت ہو گئے۔[1]

دُنیا کی حکومت دو نہ دولت دو نہ ثَروت ہر چیز ملی جامِ مَحبّت جو پِلایا
قدموں سے لگا لو مجھے قدموں سے لگا لو خواجہ ہے زمانے نے بڑا مجھ کو ستایا

(وسائلِ بخشش مُرمّم، ص532)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

سُبْحٰنَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو!! دیکھا آپ نے کہ خواجۂ خواجگان، حضرت سَیِّدُنا خواجہ غریب نواز رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کس قدر ارفع و اعلیٰ شان و شوکت والے تھے۔ یقیناً یہ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی کرامت تھی کہ آپ کی نگاہِ ولایت، جب ایک ظالم و جابر اور شرابی شخص پر پڑی، تو اُس کے دل کی دُنیا زیر و زبر ہو گئی اور وہ اپنے گُناہوں اور بُرے عقیدوں سے تائب ہو کر آپ رَحْمَۃُ

1 . . . اللہ کے خاص بندے عبدہ، ص ۵۱۱ ملخصاً

اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی صحبت کی برکت سے پرہیزگاروں میں شامل ہو گیا۔

اِستقامت مذہبِ اسلام پر مِل جائے کاش! ہاتھ اُٹھا کر کر دُعا خواجہ پِیا خواجہ پِیا

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

آیئے! اب سلطانُ الْعارِفِیْن، خواجۂ خواجگان حضرت سَیِّدُنا خواجہ مُعِینُ الدِّین چشتی اَجمیری رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے مختصر حالاتِ زندگی کے بارے میں سُنتے ہیں:

وِلادتِ باسعادت

حضرت سَیِّدُنا خواجہ غریب نواز سَیِّد مُعِینُ الدِّین حسن سَنْجَری چشتی اَجمیری رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ ۵۳۷ھ میں ایران کے عَلاقے ”سَنْجَر“ میں پیدا ہوئے۔[1]

نام و سلسلۂ نسب

آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا اسمِ گرامی حسن ہے اور آپ نَجِیْبُ الطَّرَفَیْن یعنی حسنی و حسینی سَیِّد ہیں۔ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے اَلقاب بہت زیادہ ہیں، مگر مشہور و معروف اَلقاب میں مُعِینُ الدِّین، خواجہ غریب نواز، سُلطانُ الہِنْد، وارثُ النَّبی اور عطائے رسول وغیرہ شامل ہیں۔

یا مُعِینَ الدِّین اجمیری! کرم کی بھیک دو
از پئے غوث و رضا خواجہ پِیا خواجہ پِیا

(وسائلِ بخشش مُرمّم، ص536)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

---

1 . . . اقتباس الانوار، ص ۳۴۵

والدین کریمین

حضرت سَیِّدُنا خواجہ غریب نواز رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے والدِماجد حضرت سَیِّد غیاثُ الدِّین رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا شمار ''سنجر'' کے اَمیروں اور سرداروں میں ہوتا تھا، اِنْتہائی مُتَّقِی وپرہیز گار اور صاحبِ کرامت بُزرگ تھے۔ نیز آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی والدہ ماجدہ، بی بی ماہ نُور رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہَا بھی اکثر اوقات عبادت ورِیاضت میں مشغول رہنے والی نیک سیرت خاتون تھیں۔[1] جب حضرت سَیِّدُنا خواجہ غریب نواز رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ پندرہ (15) سال کی عُمر کو پہنچے تو والدِ مُحترم کا وِصالِ پُرملال ہو گیا۔ وراثت میں ایک باغ اور ایک پَن چکی (یعنی پانی کی مدد سے چلنے والی آٹا پیسنے کی چکی) ملی، آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے اسی کو ذریعۂ مُعاش بنالیا اور خود ہی باغ کی نگہبانی کرتے اور درختوں کو پانی دیتے۔[2]

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! یہ وہی باغ تھا جس میں ایک ولی کا اَدب و اِحترام اور ان کی خدمت کرنے کی وجہ سے اللہ عَزَّوَجَلَّ نے آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو وِلایت کے اعلیٰ مرتبے پر فائز فرمادِیا۔ جیسا کہ شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنت، بانیِ دعوتِ اسلامی حضرت علّامہ مولانا ابُو بلال محمد الیاس عطّار قادری رضوی ضیائی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ اپنے رسالے **"خوفناک جادوگر"** کے صفحہ 10 پر فرماتے ہیں کہ ایک روز آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اپنے باغ میں پودوں کو پانی دے رہے تھے کہ اُس دَور کے مشہور مَجْذُوب حضرت سیِّدُنا ابراہیم قَنْدَوزی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ باغ میں داخِل ہوگئے۔ جُوں ہی آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی نظر اللہ عَزَّوَجَلَّ کے اُس مقبول بندے پر پڑی، فوراً سارا کام چھوڑ کر دَوڑے اور سلام کرکے دست بوسی کی اور نہایت ہی اَدَب سے ایک درخت کے سائے میں بٹھایا، پھر اُن کی خدمت میں تازہ انگوروں کا ایک خوشہ انتہائی عاجِزی کے ساتھ پیش کِیا اور دوزانو

1...اللہ کے خاص بندے عبدہ، ص۵۰۶، ملخصًا

2...مرآۃ الاسرار، ص۵۹۳، بتغیر

ہو کر بیٹھ گئے۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے ولی کو اس نوجوان باغبان کا انداز بھا گیا، خُوش ہو کر بغل سے ایک کھلی کا ٹکڑا نکالا اور چبا کر خواجہ صاحِب رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے مُنہ میں ڈال دیا۔ کھلی کا ٹکڑا جُوں ہی حَلق سے نیچے اُترا، خواجہ صاحِب رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے دل کی کیفیت یکدم بدل گئی اور دل دُنیا سے اُچاٹ ہو گیا۔ آپ رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے باغ، پن چکی اور سازو سامان بیچ ڈالا، ساری قیمت فُقَراء و مساکین میں تقسیم کر دی اور حُصولِ علمِ دین کی خاطِر راہِ خُدا کے مسافِر بن گئے۔[1]

اِستقامت مذہبِ اسلام پر مِل جائے کاش!
ہاتھ اُٹھا کر کر دُعا خواجہ پیا خواجہ پیا

(وسائلِ بخشش مُرمّم، ص538)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

سلطانُ الہِنْد کے سفر

سُلطانُ الہِنْد حضرت سَیِّدُنا خواجہ مُعینُ الدِّین چِشتی رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے 15 برس کی عُمر میں حصولِ علم کیلئے سفر اِختیار کِیا اور سَمَرقَنْد میں حضرت سَیِّدُنا مولانا شَرَفُ الدِّین رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی بارگاہ میں حاضر ہو کر باقاعدہ علمِ دین کا آغاز کِیا۔ پہلے پہل قرآنِ پاک حفظ کِیا اور بعد ازاں انہی سے دیگر عُلوم حاصل کئے۔[2] مگر جیسے جیسے علمِ دین حاصل کرتے گئے، ذوقِ علم بڑھتا گیا، چُنانچہ علم کی پیاس بجھانے کیلئے بُخارا کا رُخ کِیا اور شُہرۂ آفاق عالِمِ دین مولانا حُسامُ الدِّین بخاری رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی شاگردی اِختیار کی اور پھر

1... مرآۃ الاسرار، ص ۵۹۳، بتغیر

2... اللہ کے خاص بندے عبدہ، ص ۵۰۸ ملخصًا

انہی کی شفقتوں کے سائے میں آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے تھوڑے ہی میں اُس وقت کے رائج تمام دینی عُلوم کی تکمیل کرلی۔ اس طرح آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے سَمَرقند اور بُخارا میں مجموعی طور پر تقریباً پانچ (5)سال حُصولِ علم کیلئے قیام فرمایا۔[1] بہر حال اِس عرصے میں عُلومِ ظاہری کی تکمیل تو ہوچکی تھی، مگر جس تڑپ کی وجہ سے گھر بار کو خیر باد کہا تھا، اس کی تسکین ابھی باقی تھی چُنانچہ

مُرشدِ کامل کی تلاش میں بُخارا سے حجاز کا رختِ سفر باندھا۔ راستے میں جب نیشاپور (صوبہ خُراسان ،ایران) کے نواحی علاقے "ہارَوَن" سے گُزر ہوا اور مردِ قلندر قُطبِ وقت حضرت سَیِّدُنا خواجہ عُثمان ہارَوَنی چشتی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا چرچا سنا تو فوراً حاضرِ خدمت ہوئے اور اُن کے دستِ حق پرست پر بیعت کرکے سلسلۂ چشتیہ میں داخل ہوگئے۔[2] الغرض آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے ساری زندگی رسولِ ہاشمی، مکی مدنی صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کے ارشاداتِ عالیہ کو عام کرنے کیلئے وقف فرمادی تھی۔

تیری اُلفت میں جیوں تیری مَحَبَّت میں مَروں
ہو کرم ایسا شہا! خواجہ پِیا خواجہ پِیا

(وسائلِ بخشش مُرمّم، ص537)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

خواجہ صاحب رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا ذوقِ عبادت اور سادگی

1...اللہ کے خاص بندے عبدہ، ص۵۰۸ ملخصاً

2...مرآۃ الاسرار، ص۵۹۴ ملخصاً

حضرت سیِّدُنا خواجہ غریب نواز رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بہت ہی متقی و پرہیز گار تھے اور کیوں نہ ہو کہ قرآنِ کریم میں اللہ عَزَّوَجَلَّ نے ولیوں کی علامت پرہیز گاری بھی بیان فرمائی ہے جیسا کہ ارشادِ رَبّانی ہے:

اَلَاۤ اِنَّ اَوْلِیَآءَ اللّٰهِ لَا خَوْفٌ عَلَیْهِمْ وَ لَا هُمْ یَحْزَنُوْنَ ﴿۶۲﴾ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَ كَانُوْا یَتَّقُوْنَ ﴿۶۳﴾ تَرجَمۂ کنزالایمان: سُن لو بے شک اللہ کے ولیوں پر نہ کچھ خوف ہے نہ کچھ غم وہ جو ایمان لائے اور پرہیز گاری کرتے ہیں۔ (پ ۱۱، یونس: ۶۲-۶۳)

چُنانچہ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی پرہیز گاری کے بارے میں بیان کیا گیا ہے کہ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ ہمیشہ باوُضُو رہنے کے عادی تھے، اکثر و بیشتر یادِ الٰہی میں گم رہتے اور آنکھیں بند رکھتے، آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے شوقِ تلاوت اور ذوقِ عبادت کا اندازہ اس بات سے لگایا جاسکتا ہے کہ ہر دن اور ہر رات میں ایک ایک بار ختمِ قرآن فرمایا کرتے، نیز ہر ختمِ قرآن پر ہاتِفِ غیبی سے آواز آتی کہ ہم نے تمہارا ختمِ قرآن قبول فرمالیا، آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی راتیں عبادت میں گُزرتیں اور دِن روزے کی حالت میں گُزرتے تھے، صرف شام کے وقت تھوڑی سی، سُوکھی روٹی پانی میں بھگو کر تناوُل فرمالیا کرتے، اکثر عشاء کے وُضُو سے فجر کی نماز ادا فرمایا کرتے تھے، سادگی کا یہ عالَم تھا کہ پیوند لگے ہوئے، مگر صاف سُتھرے کپڑے زیبِ تَن کیا کرتے تھے۔[1]

دِل سے دُنیا کی محبت کی مصیبت دُور ہو
دیدو عشقِ مُصْطَفٰے خواجہ پِیا خواجہ پِیا

(وسائلِ بخشش مُرمّم، ص537)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

1... سیر الاقطاب، ص۱۳۶ ملخصًا

روضۂ اَقدس سے مُعینُ الدِّین کا لقب

جب حضرت سَیِّدُنا خواجہ غریب نواز حسن سَنْجَری رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اپنے پیرو مُرشِد حضرت سَیِّدُنا خواجہ عُثمان ہارَوَنی رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے فُیُوض و بَرَکات حاصل کرکے، اللہ عَزَّوَجَلَّ کی عطا سے وِلایت کے مرتبے پر فائز ہوگئے، تو اُن کی اِجازت سے سفر پر روانہ ہوگئے، دَورانِ سَفَر آپ رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ جہاں بھی قیام فرماتے، اگر وہاں آپ رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی ذرا بھی شہرت ہو جاتی تو کہیں اَور تشریف لے جاتے، یوں مختلف مقامات سے ہوتے ہوئے آپ رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ **مَکّۂ مُکَرَّمَہ** پہنچے اور کچھ روز وہاں قیام کرنے کے بعد مدینہ منوّرہ چلے آئے اور روضَۂ رسول کی زیارت سے مشرّف ہوئے اور اسی کے قریب مقیم ہوگئے، ایک روز سیِّدُ الْمُرسَلین، خَاتَمُ النَّبِیّین صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی طرف سے یہ بشارت ملی کہ اے مُعینُ الدِّین تُو ہمارے دِین کا مُعین (یعنی دِین کا مدد گار) ہے، تجھے ہِنْد کی وِلایت عطا کی، اجمیر جا، تیرے وُجُود سے بے دِینی دُور ہو گی اور اسلام کی رونق میں اِضافہ ہو گا۔[1] چُنانچِہ حضرت سیِّدُنا سلطانُ الہِنْد خواجہ غریب نواز رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ مدینۃُ الہِنْد اجمیر شریف تشریف لائے۔ آپ رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی مُسلسل کوششوں سے لوگ جُوق دَر جُوق دائرۂ اسلام میں داخل ہونے لگے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!　　صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! سر زمینِ ہِنْد میں برسوں سے اللہ تعالٰی کی عبادت نہیں کی جاتی تھی، ظُلم و سِتم، حق تلفی اور قتل و غارت کو عزّت وشان تصوّر کِیا جاتا تھا، چُنانچہ نبیِ اکرم، نُورِ مجسم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی

1... سیر الاقطاب ص ۱۴۲ مفہوماً وملخصاً

عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کے حکم پر جب حضرت سَیِّدُنا خواجہ غریب نواز رَحْمَۃُاللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ ہِنْد کی سرزمین پر تشریف لائے تو اس کے اجنبی ماحول اور پُرخَطَر حالات میں اِستقامت کا پہاڑ بن کر باطل قوّتوں کا مقابلہ کِیا، بالآخر آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی مُسلسل کوششیں رنگ لائیں اور ہِنْد میں ہر طرف اسلام کا پرچم لہرانے لگا۔

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! یہاں یہ بات بھی ذہن نشین رکھنی چاہیے کہ خواجۂ ہِنْد حضرت سَیِّدُنا خواجہ غریب نواز رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ جب ہِنْد میں اسلام کی شمع روشن کرنے تشریف لائے، تو اپنے ساتھ لشکرِ جرّار، تیر و تلوار یا کسی بھی قسم کا ہتھیار ہرگز ہرگز ساتھ نہ لائے، بلکہ اسلامی ثقافت، حُسنِ اَخلاق اور بلند کردار ساتھ لے کر آئے، آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے آیاتِ قُرآنیہ، احادیثِ نَبَوِیّہ اور اَقوالِ بُزرگانِ دِین کے ذریعے لوگوں کی اِصلاح فرمائی، آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی مُبارک مجالس میں شریعت و طریقت اور حقیقت و معرفت کی طرف لوگوں کو مُتوجّہ کِیا جاتا نیز فرائض و سنّت، پاکیزگی و طہارت، صِدق و اِخلاص، خوفِ خُدا و عشقِ مُصْطَفٰے اور مخلوقِ خُدا کی خِدمت و محبت کا درس دیا جاتا تھا۔ جیسا کہ

ایک مرتبہ لوگوں نے آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی خدمت میں یہ سوال کِیا کہ وہ کونسا نیک عمل ہے، جو بندے کو عذابِ دوزخ سے محفوظ رکھے گا؟ تو ارشاد فرمایا: بے بسوں کی مدد کرنا، ضرورت مندوں کی ضرورت پوری کرنا اور بھوکوں کو کھانا کھلانا۔ اس کے بعد ارشاد فرمایا کہ جس شخص کے اندر تین (3) خصلتیں ہوں گی اللہ عَزَّوَجَلَّ اسے دوست رکھے گا (1) دریا جیسی سخاوت (2) آفتاب جیسی شفقت اور (3) زمین جیسی تواضع اور عاجزی۔ [1]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!　　　صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

حضرت سَیِّدُنا خواجہ مُعینُ الدِّین چشتی اجمیری رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بہت سی ظاہری و باطنی خُوبیوں کے

---

1 ... سیر الاقطاب، ۱۴۰ بتغیر قلیل

مالک ہونے ساتھ ساتھ نہایت ہی عظمت وشان والے بُزرگ اور اللہ عَزَّوَجَلَّ کے برگُزیدہ ولی بھی تھے۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی نگاہِ فیض کی بدولت نہ صرف بہت سے گُناہ گاروں نے توبہ کی بلکہ لاکھوں غیر مُسلموں نے آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے دستِ حق پرست پر اسلام بھی قبول کیا۔ آیئے! خواجہ صاحب کی چند ایمان افروز کرامات سُنتے ہیں، مگر اس سے پہلے کرامت کی تعریف بھی ذہن نشین کرلیجئے۔ چُنانچہ

کرامت کی تعریف

صدرُ الشَّریعہ، بدرُ الطَّریقہ حضرت علّامہ مولانا مفتی محمد امجد علی اعظمی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بہارِ شریعت میں کرامت کی تعریف بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں: ولی سے جو خلافِ عادت بات صادر ہو، اُس کو کرامت کہتے ہیں۔[1] نیز کرامت کا حکم بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں: کرامتِ اولیاء حق ہے، اس کا مُنکِر (یعنی اِنکار کرنے والا) گمراہ ہے۔[2] شیخ الحدیث حضرت علّامہ مولانا مفتی عبدُ المُصْطَفٰے اَعظمی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اِرْشاد فرماتے ہیں: مُؤمن مُتَّقِی سے اگر کوئی ایسی نادِرُ الوجود و تعجب خیز چیز صادر وظاہر ہو جائے جو عام طور پر عادتاً نہیں ہوا کرتی تو اس کو "کَرَامَت" کہتے ہیں۔ اسی قسم کی چیزیں اگر انبیاء عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام سے اِعْلانِ نُبُوّت سے پہلے ظاہر ہوں تو "اِرْہَاص" اور اِعْلانِ نُبُوّت کے بعد ہوں تو "مُعْجِزَہ" کہلاتی ہیں اور اگر عام مؤمنین سے اس قسم کی چیزوں کا ظہور ہو تو اس کو "مَعُونَت" کہتے ہیں اور کسی کافر سے کبھی اس کی خواہش کے مُطابِق اس قسم کی چیز ظاہر ہو جائے تو اس کو "اِسْتِدْرَاج" کہا

---

1 ... بہارِ شریعت، حصہ اول، ۱/۵۸ بتغیر قلیل

2 ... بہارِ شریعت، حصہ اول، ۱/۲۶۹

جاتا ہے۔[1] خلافِ عادت بات سے مُراد وہ کام ہے جو عام طور پر ہر کسی انسان سے ظاہر نہ ہوتا ہو مثلاً ہوا میں اُڑنا، پانی پر چلنا وغیرہ اَفعال کہ عام طور پر آدمی نہ تو ہوا میں اُڑ سکتا ہے اور نہ ہی پانی پر چل سکتا ہے۔[2]

ولی کی تعریف

حضرت سَیِّدُنا علّامہ سعدُ الدِّین مسعود بن عُمر تفتازانی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: ولی اس شخص کو کہتے ہیں جو مُمکنہ حد تک اللہ عَزَّوَجَلَّ اور اس کی صفات کی معرفت (یعنی پہچان) رکھتا ہو، عبادات کی پابندی کرتا ہو اور ہر قسم کے گناہوں، لذّات اور شہوات سے بچتا ہو۔[3]

تُو اپنی ولایت کی خیرات دے دے ‌ ‌ ‌ مرے غوث کا واسطہ یا الٰہی

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! ‌ ‌ ‌ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

آیئے اب خواجہ صاحب رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی چند ایمان افروز کرامات سُنتے ہیں۔

بے گُناہ مقتول کو دوبارہ زندہ کر دیا

ایک مرتبہ کسی حاکم نے ایک شخص کو بے گُناہ سُولی پر چڑھوا دیا۔ مقتول کی ماں روتے ہوئے حضرت سَیِّدُنا خواجہ غریب نواز رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی خدمت میں فریاد کے لئے حاضر ہوئی اور کہنے لگی کہ حاکم نے میرے لڑکے کو ناحق پھانسی دے دی ہے، خُدا کے واسطے میری مَدد کیجئے۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اُس وقت وُضو کر رہے تھے، فریاد سُن کر اپنا عصا مُبارَک ہاتھ میں لیا اور اُس عورت کے ساتھ اس کے مقتول بیٹے

1... کراماتِ صَحابہ، ص۳۶

2... فیضانِ مزاراتِ اولیاء، ص۴۶

3... شرح العقائد، کرامات الاولیاء حق، ص۳۱۳

کی طرف روانہ ہوگئے، مُرِیدِین بھی ساتھ ساتھ چل دیئے کہ دیکھیں آج پردۂ غیب سے کیا واقعہ رُونما ہوتا ہے۔ جب آپ رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اس مقتول کے پاس پہنچے تو کچھ دیر تک خاموش کھڑے اُس کی لاش کو دیکھتے رہے اور پھر عصا کے ذریعے اُس کی گردن کو چُھو کر ارشاد فرمایا کہ اے مظلوم! اگر واقعی تجھے بے قُصُور مارا گیا ہے تو اللہ عَزَّوَجَلَّ کے حکم سے زندہ ہوجا۔ زبانِ مُبارَک سے اِن الفاظ کا نکلنا تھا کہ مُردہ اُٹھ کھڑا ہوا اور آپ رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے قدموں میں گر گیا، آپ رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے اُسے اپنی ماں کے ساتھ جانے کی اِجازت دی اور پھر اپنے مُریدوں سے فرمایا کہ بندۂ مومن کا اپنے رَبّ عَزَّوَجَلَّ سے اتنا تَعَلُّق تو ضرور ہونا چاہیئے کہ وہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ میں کوئی درخواست کرے تو وہ قبول ہوجائے۔[1]

کاش! قِسمت سے مدینے میں شہادت پاؤں میں
ہاتھ اُٹھا کر کر دُعا خواجہ پِیا خواجہ پِیا

(وسائلِ بخشش مُرمّم، ص539)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

تاجُ الْعاشِقِین، سُلطانُ العارِفِین حضرت سَیِّدُنا خواجہ غریب نواز رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی کرامات میں سے ایک کرامت یہ بھی ہے کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے آپ کو دُور دراز کی آوازیں سُننے کی نعمتِ عظمیٰ سے سرفراز فرمایا ہے اور ایسا کیوں نہ ہو کہ آپ رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ تو اللہ عَزَّوَجَلَّ کے محبوب و مُقرَّب اَولیاء میں سے ہیں اور اللہ عَزَّوَجَلَّ جسے اپنا محبوب بنالیتا ہے تو، بطفیلِ مُصْطَفٰے اُس کیلئے دُور و نزدیک کی آوازیں سُننا یا چیزیں دیکھ لینا، ذرا بھی مُشکل نہیں رہتا۔ جیسا کہ،

---

1 . . . سِیَرُ الاَقطاب، ص ۱۴۲ ملخصًا

محبوبانِ خُدا کا مقام

تاجدارِ حَرَم، سراپا جُود و کرم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا فرمانِ عالیشان ہے کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ ارشاد فرماتا ہے: جس نے میرے کسی ولی سے دُشمنی رکھی، میں نے اُس کے ساتھ اعلانِ جنگ کِیا، میرے کسی بندے نے فرائض کی ادائیگی سے زیادہ محبوب شے سے میرا قرب حاصل نہیں کِیا اور میرا بندہ نوافل کے ذریعے میرا قرب حاصل کرتا رہتا ہے، یہاں تک کہ میں اُسے اپنا محبوب بنالیتا ہوں اور جب میں اسے محبوب بنالیتا ہوں تو میں اُس کے کان بن جاتا ہوں، جن سے وہ سنتا ہے، اس کی آنکھیں بن جاتا ہوں، جن سے وہ دیکھتا ہے، اُس کے ہاتھ بن جاتا ہوں، جن سے وہ پکڑتا ہے اور اُس کے پاؤں بن جاتا ہوں، جن سے وہ چلتا ہے، اگر وہ مجھ سے سوال کرے تو میں اُسے ضرور عطا فرماتا ہوں اور اگر کسی چیز سے میری پناہ چاہے، تو میں اُسے ضرور پناہ عطا فرماتا ہوں۔[1]

حضرت سَیِّدُنا امام فخر الدِّین رازی رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کردہ حدیثِ قُدسی کا معنیٰ اور منصبِ محبوبیّت کی عظمت کو بیان کرتے ہوئے ارشاد فرماتے ہیں: بندہ جب نیکیوں کی پابندی کرتا ہے، تو وہ ایسے بلند مقام پر جا پہنچتا ہے کہ جس کے مُتَعَلِّق اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ میں اُس کے کان اور آنکھیں بن جاتا ہوں (اللہ عَزَّوَجَلَّ کا اپنے بندے کے کان، آنکھ، ہاتھ اور پاؤں بن جانے کا مطلب یہ ہے کہ) اللہ ربُّ الْعِزَّت عَزَّوَجَلَّ کے جلال کا نُور جب اُس بندۂ محبوب کے کانوں میں سَرایت کرتا ہے، جس کی برکت سے وہ دُور و نزدیک کی ہر آواز کو سُن لیتا ہے، جب وہ نُور اس کی آنکھوں میں سَرایت کرتا ہے، تو وہ دُور و نزدیک کی ہر چیز کو مُلاحَظہ کرلیتا ہے اور یہی نُور جب بندۂ محبوب کے ہاتھوں میں جلوہ گر ہوتا ہے، تو وہ دُور و نزدیک کے مُشکل سے مشکل

---

1 … بخاری، کتاب الرقاق، باب التواضع، حدیث: ۶۵۰۲، ۴/۲۴۸

(اور انتہائی حیرت انگیز قسم کے) اُمور سَر انجام دینے پر بھی قادر ہو جاتا ہے۔[1] آیئے! دُور دراز کی آواز سُن لینے کے مُتَعلِّق تاجُ الْمُقَرَّبِین، رہنمائے کاملین حضرت سَیِّدُنا خواجہ غریب نواز رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی ایک کرامت آپ کے گوش گزار کرتا ہوں۔ چُنانچہ،

دُور کی آواز کو بھی سماعت فرمالیا

دعوتِ اسلامی کے اِشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ 106 صفحات پر مشتمل کتاب **"غوثِ پاک کے حالات"** کے صفحہ 67 پر ہے کہ جس وقت حضور سَیِّدُنا غوثِ اعظم رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے بغدادِ مُقَدَّس میں ارشاد فرمایا: قَدَمِیْ هٰذِهٖ عَلٰی رَقَبَةِ كُلِّ وَلِیِّ اللّٰهِ یعنی میرا یہ قدم اللہ عَزَّوَجَلَّ کے ہر ولی کی گردن پر ہے۔ تو اس وقت خواجہ غریب نواز سَیِّدُنا مُعِینُ الدِّین چشتی اجمیری رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اپنی جوانی کے دنوں میں خراسان کے پہاڑوں میں عبادت کرتے تھے، وہاں بغداد شریف میں ارشاد ہوتا ہے اور یہاں خواجہ غریب نواز رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے اپنا سر جھکالیا اور اتنا جُھکایا کہ سرِ مُبارَک زمین تک جا پہنچا پھر فرمایا: بَلْ قَدَمَاكَ عَلٰی رَاْسِیْ وَعَیْنِیْ بلکہ آپ کے دونوں قدم میرے سَر اور میری آنکھوں پر بھی ہیں۔

جب سے تُو نے قَدَمِ غَوث لیا ہے سَر پر ‏ ‏ ‏ اَولیا سَر پر قدم لیتے شاہا تیرا
نہ کیوں کر سَلْطَنَت دونوں جہاں کی اُن کو حاصل ہو ‏ ‏ ‏ سَروں پر اپنے لیتے ہیں جو تَلْوَا غَوثِ اعظم کا

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! ‏ ‏ ‏ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! حضرت سَیِّدُنا خواجہ مُعِینُ الدِّین اَجمیری رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی شان و عظمت اور مَحَبَّت و عقیدت سے سِینوں کو پُر نُور کرنے، فیضانِ اَولیاء سے فیضیاب ہونے اور اپنے دل میں

---

1 ۔۔۔ تفسیرِ کبیر، الکھف، تحت الآیۃ: ۹ تا ۱۲، ۷/ ۴۳۶

علم و عمل کا جذبہ بڑھانے کیلئے دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے وابستہ ہو جائیے، نیز ذیلی حلقے کے 12 مدنی کاموں میں بڑھ چڑھ کر حِصّہ لیجئے۔ ذیلی حلقے کے 12 مدنی کاموں میں سے ایک مدنی کام **"چوک درس"** بھی ہے۔ درس و بیان کے ذریعے لوگوں کو نیکی کی دعوت دینے اور برائی سے منع کرنے والوں کی بھی کیا خُوب شانیں ہوتی ہیں، چُنانچہ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے حضرتِ سیِّدُنا موسیٰ کلیمُ اللہ عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی طرف وَحی فرمائی کہ جس نے بھلائی کا حکم دِیا اور بُرائی سے منع کیا اور لوگوں کو میری فرمانبرداری کی طرف بُلایا وہ قِیامت کے دن میرے عرش کے سائے میں ہوگا۔[1] حُجَّۃُ الْاِسلام حضرت سیِّدُنا امام محمد غزالی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: نیکی کا حکم دینا اور بُرائی سے روکنا دین کا قُطبِ اعظم ہے، (یعنی ایسا اَہم رُکن ہے کہ اِس سے دین کی تمام چیزیں وابَستہ ہیں) اِسی اَہم کام کے لئے اللہ تعالیٰ نے تمام اَنبیائے کرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کو مَبعُوث فرمایا۔[2] آیئے بطورِ ترغیب چوک درس کی ایک مدنی بہار سُنتے ہیں چُنانچہ

رانا بدمَعاش

صوبہ اُترانچل (ہِنْد) کے ایک بیس (20) سالہ نوجوان اسلامی بھائی نے جو کچھ لکھ کر دِیا وہ کچھ تبدیلی کے ساتھ پیشِ خدمت ہے: میں بُری صحبت کے باعِث کم و بیش چودہ (14) سال کی عُمر ہی سے جرائم کی دلدل میں پھنس چُکا تھا۔ شراب پینا اور عورَتوں کا پیچھا کرنا، میرا محبوب مشغلہ تھا۔ پھر میں نے بدمَعاشی شروع کردی۔ لوگوں سے بے وجہ لڑنا، مارپیٹ کرنا، میری عادت میں شامل ہوگیا، یہاں تک کہ میں **"رانا بدمَعاش"** کے نام سے پہچانا جانے لگا۔ میں عُمر میں ضَرور چھوٹا تھا، مگر میں کسی سے ڈرے بِغیر سامنے والے پر پے درپے وار کرنا شروع کردیتا تھا۔ ہر طرف میری دَھاک بیٹھ گئی، لوگ میرے نام

1...حِلْیَۃُ الْاولیاء، کعب الاحبار، ۶/۳۶، رقم: ۷۷۱۶ ملتقطاً

2...اِحیاءُ الْعُلوم، کتاب الامر بالمعروف والنہی عن المنکر، ۲/۳۷۷

سے ڈرنے لگے۔ والِدَین مجھ سے بے زار ہو چکے تھے، مگر بے بس تھے۔ میرے کالے کَرتُوت دن بدِن بڑھتے جارہے تھے۔ ایک دن گلی کے کنارے پر ایک سبز عمامے والے اسلامی بھائی کو **چوک درس** دیتا دیکھ کر میں قریب جا کھڑا ہوا، جو کچھ سُنا وہ مجھے بَہُت اچّھا لگا۔ میں نے کتاب پر نظر ڈالی تو اس پر **"فیضانِ سنّت"** لکھا تھا۔ درس دینے والے اسلامی بھائی نے مجھ سے بڑی مَحَبَّت کے ساتھ مُلاقات کی اور اِنفِرادی کوشِش کرتے ہوئے مجھے مَدَنی قافِلے میں سفر کی دعوت پیش کی، فیضانِ سنّت کے درس نے میرے اندر ہلچل مچا رکھی تھی، لہٰذا میں نے حامی بھر لی اور عاشقانِ رسول کے ہمراہ تین (3) دن کیلئے دعوتِ اسلامی کے سُنّتوں کی تربیَّت کے مَدَنی قافلے میں سفر کرتے ہوئے **"جنک پور"** پہنچا اور مزید تین (3) دن کیلئے راہِ خُدا میں **"جگن ناتھ پور"** جانے والے مَدَنی قافِلے کے ساتھ سنّتوں بھرے سفر کی سعادت حاصِل کی۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ **چوک درس اور مَدَنی قافلے میں سفر کی سعادت کی بَرَکت سے** میرے دل میں مَدَنی انقلاب برپا ہو گیا، میں نے سابِقہ گُناہوں سے توبہ کرلی اور داڑھی شریف سجانے کی بھی نیّت کرلی۔ دُعا فرمایئے کہ ربُّ الْعِزّت عَزَّوَجَلَّ مجھے اِستقامت عنایت فرمائے۔ میرے گھر والے مجھ میں آنے والے اِس مَدَنی انقلاب سے بے اِنتہا خُوش ہیں۔ والِدۂ محترمہ دعوتِ اسلامی کے لئے خُوب دُعائیں کرتی ہیں۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ مجھ سمیت میرے گھر والوں نے سلسلۂ عالیہ قادِریہ رَضَویہ میں داخِل ہو کر سرکارِ بغداد، حُضُورِ غوثِ پاک رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی غُلامی کا پٹّا اپنے گلے میں ڈال لیا ہے۔

بَخْت کُھل جائیں گے، قافِلے میں چلو   جُرم دُھل جائیں گے، قافِلے میں چلو

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!   صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

آگ مُعینُ الدّین کی جُوتی کو بھی نہ جلا سکے گی

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آیئے خواجہ غریب نواز رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی اب ایک ایسی کرامت سُنتے

ہیں کہ جس کی برکت سے کئی غیر مسلم دائرہ اسلام میں داخل ہوئے اور آپ رَحۡمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیۡہ کی خدمت میں رہ کر اللہ عَزَّوَجَلَّ کے پیارے بندوں میں شامل ہوگئے۔ چنانچہ

ایک مرتبہ کچھ غیر مُسلم حضرت خواجہ مُعینُ الدِّین چشتی رَحۡمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیۡہ کی بارگاہ میں مُلاقات کیلئے حاضر ہوئے، جب آپ رَحۡمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیۡہ نے اُن پر نگاہ ڈالی تو آپ کی ہیبت کی وجہ سے وہ لوگ کانپنے لگے اور اُن کے چہرے پیلے پڑ گئے، آپ رَحۡمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیۡہ نے اُنہیں غیرُ اللہ کی عبادت سے باز آنے اور اللہ عَزَّوَجَلَّ کی عبادت کرنے کی دعوت دیتے ہوئے ارشاد فرمایا کہ: جب تک خُدا تعالیٰ کی عبادت نہ کروگے، دوزخ کی آگ سے چُھٹکارا نہیں پاسکتے۔ قریب ہی آگ بھی روشن تھی، لہٰذا انہوں نے کہا: اے خواجہ! آپ تو اللہ عَزَّوَجَلَّ کی عبادت کرتے ہیں نا، اگر یہ آگ آپ کو نہ جلائے تو ہم مُسلمان ہوجائیں گے۔ آپ رَحۡمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیۡہ نے فرمایا: اللہ عَزَّوَجَلَّ کے حکم سے یہ آگ مُعینُ الدِّین کو تو کیا، اُس کی جُوتی کو بھی نہیں جلائے گی، یہ کہہ کر آپ رَحۡمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیۡہ نے اپنی جُوتیاں آگ میں ڈال دیں اور فرمایا: اے آگ! مُعینُ الدِّین کی جُوتیوں کی حفاظت کرنا، یہ کہنا تھا کہ اُسی وقت آگ ٹھنڈی ہوگئی اور وہاں موجود تمام لوگوں نے یہ غیبی آواز سُنی کہ **"آگ کی کیا مجال جو میرے دوست کے جُوتے جلاسکے"** یہ ایمان افروز منظر دیکھ کر وہ سب کے سب غیر مُسلِم کلمہ پڑھ کر مُشرَّف بہ اسلام ہوگئے اور آپ کی خدمت میں رہ کر اَولیائے کاملین بن گئے۔[1]

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب!　　صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

ایک مذہبی پیشوا کا قبولِ اسلام

حضرت سَیِّدُنا خواجہ غریب نواز رَحۡمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیۡہ اپنے چالیس (40) عقیدت مندوں کے ساتھ جب

1... اقتباس الانوار، ص ۳۵۴ بتغیر قلیل

ہِنْد کے شہر اجمیر تشریف لائے تو پہلے پہل شہر کے باہر ایک میدان میں درخت کے سائے میں پڑاؤ کیا، مگر چونکہ وہاں اَجمیر کے ایک غیر مُسلم راجہ کے اونٹوں کو بٹھایا جاتا تھا، لہٰذا راجہ کے آدمیوں کے کہنے پر آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ وہاں سے اُٹھ گئے اور اَجمیر کے **"اَناساگر"** نامی مشہور تالاب پر آکر سکونت اختیار فرمائی اور عبادتِ الٰہی میں مشغول ہوگئے، مگر وہاں بھی راجہ کے ساتھیوں نے آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو تکلیفیں دینا شُروع کر دیں، حتّٰی کہ ایک بار تو راجہ کے ساتھیوں کے دلوں میں نفرت وعداوت کی ایسی آگ بھڑکی کہ وہ بدبخت ہتھیاروں سے لیس ہوکر حملہ آور ہوئے، اُس وقت آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نماز میں مشغول تھے، نماز سے فراغت کے بعد جب خُدّام نے بے چینی کے عالم میں آپ کو اِس بارے میں بتایا، تو آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے مُٹّھی بھر خاک اُٹھائی اور آیۃُ الکرسی پڑھ کر اُس پر دم کِیا اور اُن شَر انگیزوں کی طرف پھینک دی، وہ مِٹّی جس شخص پر بھی پڑی، وہ بے حِس وحرکت ہوکر گِر پڑا، جب اُن کے ساتھیوں نے یہ ماجرا دیکھا تو گھبرا کر وہاں سے بھاگ گئے اور اپنے ایک مذہبی پیشوا کے سامنے جاکر سارا ماجرا بیان کِیا اور اُس سے مَدَد کی درخواست کی، پہلے تو وہ خاموش رہا، پھر کچھ دیر بعد کہنے لگا کہ یقیناً وہ دَرویش اپنے مذہب میں بہت بڑا بُزرگ اور صاحبِ کمالات ہے، لہٰذا اُس کا مُقابلہ صرف جادو کے ذریعے ہی کیا جاسکتا ہے، پھر اُس نے اُن سب کو ایک منتر سکھا کر کہا کہ میرے ساتھ چلو اور اِس منتر کو پڑھتے رہنا، جب وہ لوگ اَناساگر کے قریب پہنچے تو اپنے مذہبی پیشوا کے پیچھے کھڑے ہوکر منتر پڑھنے لگے، خواجہ غریب نواز رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے ایک مرید نے اُنہیں منتر پڑھتے دیکھا تو آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو اطلاع دی، آپ نے فرمایا کہ ان کا باطل جادُو ہم پر ہرگز اثر انداز نہیں ہوسکتا، بلکہ اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ اُن کا یہ مذہبی پیشوا راہِ راست پر آجائے گا، یہ کہہ کر آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نماز میں مشغول ہوگئے، نماز سے فارغ ہونے کے بعد جب آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے اُن کی طرف نظر فرمائی،

تو اُن کا پیشوا تھر تھر کانپنے لگا اور اُس کے مُنہ سے رَحِیم رَحِیم کی آوازیں نکلنے لگیں، جب اُن غیر مُسلموں نے یہ سُنا تو اُس کو بُرا بھلا کہنے لگے، اُن کے ملامت کرنے پر وہ غصّے میں آگیا اور جو بھی چیز ہاتھ لگی، اُس سے اپنے ہی ساتھیوں پر حملہ کرنے لگا، جس کی وجہ سے وہ سب جان بچا کر وہاں سے بھاگ کھڑے ہوئے، حضرت سَیِّدُنا خواجہ صاحب رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اور آپ کے عقیدت مند خاموشی سے ایک طرف کھڑے یہ سارا منظر دیکھتے رہے، پھر آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے اپنے خادم کے ہاتھ پانی سے بھرا ہوا ایک پیالہ اُسے پینے کے لئے دیا، جسے پیتے ہی اس کے دل سے کُفر و شرک کی تاریکیاں چھٹ گئیں اور وہ دوڑ کر آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے قدموں میں گر کر اسلام لے آیا، اسلام لانے کے بعد اُس نے حضرت خواجہ غریب نواز رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے عرض کی کہ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے نُورانی حُسن و جمال کو دیکھ کر مجھے شادی (یعنی خُوشی) محسوس ہوئی ہے، آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا کہ چلو اسی وجہ سے آج سے ہم تمہارا نام شادی رکھتے ہیں۔[1]

دل سے دُنیا کی مَحبّت کی مُصیبت دُور ہو ۔۔۔ دیدو عشقِ مُصطفٰے خواجہ پِیا خواجہ پِیا
تیری اُلفت میں جیوں تیری مَحبّت میں مَروں ۔۔۔ ہو کرم ایسا شہا! خواجہ پِیا خواجہ پِیا

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

سُبْحٰنَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ! **میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو!** دیکھا آپ نے کہ اولیاءُ اللہ کا اندازِ تبلیغ بھی کس قدر عالی شان ہوتا ہے کہ یہ حضرات مُشکل سے مُشکل حالات میں بھی صبر و اِستقامت کا دامن ہاتھوں سے نہیں چھوڑتے، بلکہ راہِ خُدا میں آنے والی تکالیف کو خُدا عَزَّوَجَلَّ کی مرضی سمجھ کر خندہ پیشانی سے برداشت کرتے ہوئے منزلِ مقصود کی جانب بڑھتے رہتے ہیں۔

---

1 . . . سِیَرُ الاَقطاب، ص۱۴۳ تا ۱۴۴ ملخصاً

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

مجلس مزاراتِ اولیاء

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ دعوتِ اسلامی دُنیا بھر میں نیکی کی دعوت عام کرنے، سُنّتوں کی دُھومیں مچانے، عِلْمِ دین کی شمعیں جلانے اور لوگوں کے دِلوں میں اولیاءُ اللہ کی محبت و عقیدت بڑھانے میں مصروف ہے۔اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ دُنیا کے کم و بیش200 مُمالک میں مَدَنی پیغام پہنچ چکاہے۔ساری دُنیا میں مُنَظَّم طریقے سے مَدَنی کام کرنے کیلئے 100سے زیادہ شعبہ جات قائم ہیں،اِنہی میں سے ایک شعبہ **"مجلس مزاراتِ اولیا"** بھی ہے،اس شعبے کے ذِمہ داران دیگر مدنی کاموں کے ساتھ ساتھ بُزرگانِ دین رَحِمَہُمُ اللّٰہُ الْمُبِین کے مزاراتِ مُبارَکہ پر حاضر ہوکر مُختلف دینی خِدمات سرانجام دیتے ہیں،مثلاً حتَّی المقدُور صاحبِ مزار کے عُرس کے موقع پر اِجتماعِ ذکرونعت کا اِنعقاد کرنا،مزارات سے مُلحقہ مساجِد میں عاشِقانِ رسول کے مَدَنی قافلے ٹھہرانا اوربالخصوص عُرس کے دنوں میں مزارشریف کے اِحاطے میں سُنّتوں بھرے مَدَنی حلقے لگانا، جن میں وُضُو، غُسل،تَیَمُّم، نمازاور اِیصالِ ثواب کا طریقہ،مزارات پر حاضری کے آداب اور سرکارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی سُنّتیں سکھائی جاتی ہیں نیز دعوتِ اسلامی کے ہفتہ وار سُنَّتوں بھرے اجتماعات وہفتہ وار مدنی مذاکرے میں شرکت، مدنی قافلوں میں سفر اور مدنی انعامات پر عمل کی ترغیب بھی دِلائی جاتی ہے،اَیَّامِ عُرس میں صاحبِ مزار کی خدمت میں ڈھیروں ڈھیر اِیصالِ ثواب کے تحائف پیش کرنے نیز صاحبِ مزار بُزرگ کے سَجّادہ نشین،خُلَفَا اور مَزارات کے مُتَوَلّی صاحبان سے وقتاً فوقتاً مُلاقات کرکے اِنہیں دعوتِ اسلامی کی خِدمات،جامعاتُ المدینہ و مدارِسُ المدینہ اور بیرونِ مُلک میں ہونے والے مَدَنی کاموں سے آگاہ کرنے کی کوشش بھی کی جاتی ہے۔

اللہ کرم ایسا کرے تجھ پہ جہاں میں اے دعوتِ اسلامی تری دُھوم مچی ہو

(وسائلِ بخشش مُرمّم، ص315)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آیئے! خواجہ صاحب رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی ایک اور کرامت کے بارے میں سُنتے ہیں کہ جس میں آپ نے غیب کی خبر دیتے ہوئے ایک غیر مُسلم راجہ کے اِقتدار کے زوال کی پیشگی خبر ارشاد فرمائی چُنانچہ،

تمہارے مُنہ سے جو نکلی وہ بات ہو کے رہی

اجمیر کے راجہ نے سلطنت کے بل بُوتے پر جب مُسلمانوں کو تکلیفیں دینا شروع کیں، تو اُس کے کُفر سے باز نہ آنے اور مُسلمانوں پر بِلاوجہ ظُلم وستم ڈھانے کی وجہ سے ایک مرتبہ حضرت خواجہ غریب نواز رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے جلال میں آکر اس کے بارے میں فرمایا کہ اگر یہ باز نہیں آتا تو زندہ حالت میں لشکرِ اِسلام کے حوالے کر دیا جائے گا اور پھر یہی ہوا چُنانچہ

سُلطان شہابُ الدِّین غوری نے ایک خواب میں اپنے آپ کو خواجہ صاحب رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے سامنے پایا اور آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو یہ فرماتے ہوئے سُنا کہ اے شہابُ الدِّین، اللہ عَزَّوَجَلَّ نے تجھے ہِند کی بادشاہت عطا فرمادی ہے، لِہٰذا یہاں آکر اس ظالم راجہ کو کیفرِ کردار تک پہنچا، جب سُلطان شہابُ الدِّین نے بیدار ہو کر اپنے دربار کے مُعَزَّز لوگوں کے سامنے یہ خواب بیان کِیا تو سب نے اُسے ہِند کی فتح یابی کی مُبارَک باد دی، چُنانچہ وہ اپنی فوج کے ساتھ ہِند کی طرف روانہ ہوا اور اجمیر پہنچ کر اُس نے راجہ کے ساتھ کئی جنگیں لڑیں، جن کے نتیجے میں راجہ کو بالآخر عبرتناک شِکست ہوئی اور خواجہ صاحب رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ

کے فرمان کے مُطابق اُسے زندہ گرفتار کرکے سُلطان غوری کے سامنے پیش کردیا گیا۔ [1]

تمہارے مُنہ سے جو نکلی وہ بات ہو کے رہی　　کہا جو دن کو کہ شب ہے تو رات ہو کے رہی

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!　　صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

خواجۂ خواجگان، خواجۂ اجمیر حضرت سَیِّدُنا خواجہ مُعینُ الدِّین چشتی اجمیری رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے بارے میں منقول ہے کہ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اپنی کرامت کے ذریعے رات کے مختصر حصّے میں اجمیر شریف سے ہزاروں مِیل دُور، مکّۂ مکرمہ کی پُرکیف فضاؤں میں تشریف لے جاتے اور پوری رات طوافِ خانۂ کعبہ میں مشغول رہتے اور پھر فجر سے پہلے پہلے اپنے حُجرے میں واپس تشریف لے آتے چُنانچہ

ہر رات طوافِ خانۂ کعبہ

دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ کے مطبوعہ 31 صفحات پر مشتمل رسالے **"فیضانِ خواجہ غریب نواز"** کے صفحہ 24 پر ہے کہ حضرت سَیِّدُنا خواجہ غریب نواز رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا کوئی مُرید یا اہلِ محبت، اگر حج یا عُمرے کی سعادت پاتا اور طوافِ کعبہ کیلئے حاضر ہوتا تو دیکھتا کہ خواجہ غریب نواز رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ طوافِ کعبہ میں مشغول ہیں، اُدھر اہلِ خانہ اور دیگر احباب یہ سمجھتے کہ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اپنے حُجرے میں موجود ہیں۔ بالآخر ایک دن یہ راز کُھل ہی گیا کہ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیتُ اللہ شریف حاضر ہوکر ساری رات طوافِ کعبہ میں مشغول رہتے ہیں اور صبح اَجمیر شریف واپس آکر باجماعت نمازِ فجر اَدا فرماتے ہیں۔ [2]

حج کی مل جائے سعادت سبز گنبد دیکھ لُوں　　ہاتھ اُٹھا کر کر دُعا خواجہ پِیا خواجہ پِیا

1... سِیَرُ الاقطاب، ص۱۴۸۔ انیسُ الاَرواح، ص۱۲۰ مفہوماً وملخصاً

2... اقتباس الانوار، ص۳۴۷ ملخصاً

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!   صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! عام طور پر انسان جب اس دارِ فانی سے کُوچ کر جاتا ہے، تو اُس سے حاصل ہونے والے فوائد و ثمرات کا سلسلہ بھی ختم ہو جاتا ہے، مگر اللہ عَزَّوَجَلَّ کے مُقرَّب بندوں کا مُعاملہ اِس کے بر عکس ہوتا ہے، وہ نُفُوسِ قُدسیہ نہ صرف اپنی حیاتِ ظاہری میں مخلوقِ خُدا کو فائدے پہنچاتے اور اُن کی خالی جھولیوں کو مُراد سے بھرتے ہیں، بلکہ اُن کی عنایتوں اور نوازشوں کا یہ سلسلہ بعدِ وصال بھی جاری و ساری رہتا ہے۔ دُکھیارے، بے سہارے، غم کے مارے، اولاد کی نعمت کے طلبگار، ڈاکٹروں اور حکیموں کی جانب سے لَاعِلاج قرار دیئے جانے والے اور گُناہوں کی آلودگیوں سے نجات پانے کے خواہش مند ہزارہا اَفراد اُن کے آستانوں پر آتے اور مَن کی مُرادیں پاتے ہیں۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ حضرت سَیِّدُنا مُعینُ الدِّین حَسَن سَنْجَری چشتی اجمیری رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بھی اللہ عَزَّوَجَلَّ کے وہ عظیم ولی ہیں کہ جب تک آپ حیاتِ ظاہری سے مُتَّصِف رہے، مخلوقِ خُدا کو فیضاب فرماتے رہے اور آج جبکہ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے وِصالِ ظاہری کو صدیاں گُزر چکی ہیں، مگر اِس کے باوجود بھی آپ کا بابِ کرم آپ کے چاہنے والوں کیلئے اُسی طرح کُھلا ہوا ہے، آج بھی لوگوں کے دلوں پر آپ کی حُکمرانی کا سِکّہ قائم ہے، نیز مزارِ پُر انوار پر آنے والوں کو اللہ عَزَّوَجَلَّ کے حکم سے شِفا دیتے اور اُن کی دَسْتْ گیری فرماتے ہیں۔

یا مُعینَ الدِّین! آؤ اب مدد کے واسطے
ہو کرم بدحال پر اے چشتیوں کے تاجدار

(وسائلِ بخشش مُرمّم، ص222)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آیئے مزید دو(2) کرامات سُنتے ہیں۔ چُنانچہ

انوکھا خزانہ

حضرت سَیِّدُنا خواجہ غریب نواز رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے آستانۂ مُبارَکہ پر روزانہ اس قدر لنگر کا اہتمام ہوتا کہ شہر بھر سے غُرباء و مَساکین آتے اور سیر ہو کر کھاتے۔ خادم جب اَخراجات کیلئے آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی بارگاہ میں حاضر ہو کر عرض کرتا تو آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ مُصلّٰے کا کنارہ اُٹھا دیتے، جس کے نیچے رحمتِ اِلٰہی سے خزانہ ہی خزانہ نظر آتا، آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ خادم سے فرماتے کہ آج کے لنگر کیلئے جتنی رقم کی ضرورت ہے، یہاں سے اُٹھالو، چُنانچہ خادم حسبِ ضرورت لے لیتا۔[1]

جھولیاں بھرتے ہو منگتوں کی مجھے بھی ہو عطا حِصّۂ جُود و سَخا خواجہ پِیا خواجہ پِیا

(وسائلِ بخشش مُرمّم، ص537)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

خواجہ کے صدقے صحت یابی

اعلیٰ حضرت، امامِ اَہلسنّت، مولانا شاہ امام احمد رضا خان رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: حضرت خواجہ (غریب نواز رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ) کے مزار سے بہت کچھ فُیُوض و برکات حاصل ہوتے ہیں، مولانا بَرَکات احمد صاحب مرحوم (رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ) جو میرے پیر بھائی اور میرے والدِ ماجِد رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے شاگرد تھے۔ اُنہوں نے مجھ سے بیان کِیا کہ میں نے اپنی آنکھوں سے دیکھا کہ ایک غیر مُسلِم جس کے سَر سے پیر تک پھوڑے تھے، اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ ہی جانتا ہے کہ کس قَدر تھے، ٹھیک دوپہر کو آتا اور درگاہ شریف کے سامنے گرم کنکروں اور پتھروں پر لَوٹتا اور کہتا "اے خواجۂ غریب نواز رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی

1 . . . اقتباس الانوار، ص ۳۷۶ ملخصاً

عَلَیْہ! جلن ہو رہی ہے۔" تیسرے روز میں نے دیکھا کہ بالکل اچّھا ہو گیا ہے۔[1]

خواجۂ ہِنْد وہ دربار ہے اعلیٰ تیرا　　کبھی مَحروم نہیں مانگنے والا تیرا

جو گیا اجمیر میں دل کی مُرادیں پا گیا　　میرے خواجہ کے سخی دربار پر لاکھوں سلام

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!　　صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

رسالہ "فیضانِ خواجہ غریب نواز" کا تعارف

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! خواجہ ُخواجگان حضرت سَیِّدُنا خواجہ مُعِیْنُ الدِّین چشتی اجمیری رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے فیوض و برکات سے مالا مال ہونے اور آپ کی سیرت و کرامات سے مُتَعَلِّق مزید معلومات کیلئے دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃُ المدینہ کے مطبوعہ 2 رسالے، **"خوفناک جادو گر اور فیضانِ خواجہ غریب نواز"** کا مُطالعہ کرنا انتہائی مُفید ہے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ ان رِسالوں میں خواجہ غریب نواز کی سیرت، آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی داتا علی ہجویری رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے عقیدت، آپ کی سادگی، پڑوسیوں سے حُسنِ سُلوک، عفو و درگُزر، خوفِ خُدا، مُسلمانوں کی پردہ پوشی، ملفوظات اور کرامات کو انتہائی حسین و آسان انداز میں بیان کِیا گیا ہے، لہٰذا آج ہی ان رِسالوں کو مکتبۃُ المدینہ کے بستے سے ھَدِیَّۃً طَلَب فرما کر خُود بھی اِن کا مُطالعہ کیجئے اور دُوسرے اسلامی بھائیوں کو بھی اِس کی ترغیب دلائیے۔

دعوتِ اسلامی کی ویب سائٹ **www.dawateislami.net** سے ان رِسالوں کو رِیڈ (یعنی پڑھا) بھی جا سکتا ہے، ڈاؤن لوڈ (Download) بھی کیا جا سکتا ہے اور پرنٹ آؤٹ (Print Out) بھی کِیا جا سکتا ہے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!　　صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

---

1 ... ملفوظاتِ اعلیٰ حضرت، ص ۳۸۴ بتغیر قلیل

بَیان کا خُلاصہ

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آج کے بیان میں ہم نے عطائے رسول، بہارِ چشت کے پھول حضرت سَیِّدُنا خواجہ غریب نواز رَحۡمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیۡہ کی کرامات سُننے کی سعادت حاصل کی۔ آپ ساری زندگی دینِ اسلام کی سربلندی کیلئے کوشاں رہے، اس مقصد کے حصول کیلئے دیگر بُزرگانِ دین رَحۡمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیۡہِمۡ اَجۡمَعِیۡن کی طرح آپ رَحۡمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیۡہ نے بھی مختلف مقامات پر سفر فرمائے نیز اس راہ میں آنے والی تکالیف کو خندہ پیشانی کے ساتھ برداشت کِیا۔ آپ کی کرامات اور رُعب و دبدبہ دیکھ کر بے شُمار غیر مُسلموں نے اسلام قبول کِیا اور لاکھوں لوگوں کی زندگیوں میں مدنی انقلاب برپا ہوا۔ حاکمِ سبز وار جو کہ ایک ظالم و جابر حکمران تھا، مگر آپ کی کرامت کی برکت سے اُسے تمام بُرے عقیدوں اور گُناہوں سے توبہ کی توفیق نصیب ہوئی حتی کہ آپ رَحۡمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیۡہ نے اُسے اپنی خلافت سے بھی نوازا۔ آپ کی ایک کرامت یہ بھی تھی کہ جادوگروں نے جب آپ کا مقابلہ کرنا چاہا تو آپ نے اُن کے جادو کے اَثر کو زائل کر دیا اور آیۃُ الکرسی پڑھ کر دَم کی ہوئی مٹی اُن پر پھینکی، تو اُن کے جسم میں ہلنے جُلنے کی طاقت ہی نہ رہی بلکہ اُن کا مذہبی پیشوا آپ کی کرامت دیکھ کر مُشَرَّف بہ اسلام ہو گیا۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے آپ کو سینکڑوں مِیل دُور کی آوازیں سُننے اور مُردے زندہ کرنے کے علاوہ دیگر کئی کرامتوں سے نوازا تھا، یہی وجہ ہے کہ ایک مرتبہ آپ رَحۡمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیۡہ نے اپنی جُوتیاں آگ میں ڈالیں، تو آگ نے اُنہیں نہ جلایا نیز آپ رَحۡمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیۡہ کراماتی طور پر ہر رات اپنے حُجرے سے ہزاروں مِیل دُور واقع بیتُ اللہ شریف جاکر رات بھر طواف میں مشغول رہتے اور فجر سے پہلے واپس تشریف لے آتے، آپ کے دربار میں سائلین کی آمد و رَفت رہتی اور آپ اپنے مُصَلّٰے کے نیچے سے رحمتِ الٰہی کے خزانے اُن میں تقسیم فرماتے رہتے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بیان کو اِختِتام کی طرف لاتے ہوئے سنّت کی فضیلت اور چند سُنّتیں اور آداب بَیان کرنے کی سَعادَت حاصِل کرتا ہوں۔ شَہَنْشاہِ نُبُوّت، مُصْطَفٰے جانِ رحمت، صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا فرمانِ جنّت نشان ہے: جس نے میری سنّت سے مَحَبَّت کی اُس نے مجھ سے مَحَبَّت کی اور جس نے مجھ سے مَحَبَّت کی وہ جنّت میں میرے ساتھ ہو گا۔[1]

سُنّتیں عام کریں دین کا ہم کام کریں نیک ہو جائیں مُسلمان مدینے والے

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

چھینکنے کی سنّتیں اور آداب

آیئے! شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت حضرت علّامہ مولانا ابُوبلال محمد الیاس عطار قادری رضوی ضیائی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے رسالے "**101 مدنی پھول**" سے چھینکنے کی چند سنّتیں و آداب سُنتے ہیں: پہلے دو فرامینِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ ملاحظہ ہوں: ❀ اللہ عَزَّوَجَلَّ کو چھینک پسند ہے اور جماہی ناپسند۔[2] ❀ جب کسی کو چھینک آئے اور وہ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ کہے تو فِرِشتے کہتے ہیں: رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ اور اگر وہ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ کہتا ہے تو فِرِشتے کہتے ہیں: اللہ عَزَّوَجَلَّ تجھ پر رَحم فرمائے۔[3] ❀ چھینک کے وَقت سر جھکایئے، منہ چُھپایئے اور آواز آہِستہ نکالئے، چھینک کی آواز بُلند کرنا حَماقت ہے۔[4] ❀ چھینک آنے پر اَلْحَمْدُ لِلّٰہ کہنا چاہیے (خزائنُ العرفان صَفْحَہ 3 پر طَحْطَاوِی کے حوالے سے چھینک آنے پر حمدِ الٰہی کو سُنّتِ

---

1 ... مشکاۃ المصابیح، کتاب الایمان، باب الاعتصام بالکتاب والسنة، ۱/۵۵، حدیث: ۱۷۵

2 ... بخاری، ۴/۱۶۳، حدیث: ۶۲۲۶

3 ... معجم کبیر، ۱۱/۳۵۸، حدیث: ۱۲۲۸۴

4 ... رَدُّالْمُحتار، ۹/۶۸۴

مُؤَکَّدہ لکھا ہے) بہتر یہ ہے کہ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْن یا اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَلٰی کلِّ حَال کہے ❀ سُننے والے پر واجِب ہے کہ فوراً یَرْحَمُكَ الله (یعنی اللہ عَزَّوَجَلَّ تجھ پر رحم فرمائے) کہے۔ اور اتنی آواز سے کہے کہ چھینکنے والا خود سن لے۔ [1] ❀ جواب سن کر چھینکنے والا کہے: یَغْفِرُ اللهُ لَنَاوَلَكُمْ (یعنی اللہ عَزَّوَجَلَّ ہماری اور تمہاری مغفِرت فرمائے) یا یہ کہے: یَهْدِيْكُمُ اللهُ وَيُصْلِحُ بَالَكُمْ (یعنی اللہ عَزَّوَجَلَّ تمہیں ہدایت دے اور تمہارا حال درست کرے۔) [2] ❀ جو کوئی چھینک آنے پر اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَلٰی کلِّ حَال کہے اور اپنی زبان سارے دانتوں پر پھیر لیا کرے تو اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ دانتوں کی بیماریوں سے محفوظ رہے گا۔ [3] ❀ حضرتِ مولائے کائنات، علیُّ المُرتَضٰی کَرَّمَ اللہُ تَعَالٰی وَجْهَهُ الْکَرِیْم فرماتے ہیں: جو کوئی چھینک آنے پر اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَلٰی کلِّ حَال کہے تو وہ داڑھ اور کان کے درد میں کبھی مُبتَلا نہیں ہو گا۔ [4]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

طرح طرح کی ہزاروں سُنّتیں سیکھنے کے لئے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ دو کتب "**بہارِ شریعت**" حِصّہ 16 (312 صفحات) نیز 120 صفحات پر مشتمل کتاب "**سُنّتیں اور آداب**" هدِیَّةً طَلَب کیجئے اور بغور اس کا مطالَعہ فرمایئے۔ سنّتوں کی تربِیَت کا ایک بہترین ذریعہ دعوتِ اسلامی کے مَدَنی قافِلوں میں عاشقانِ رسول کے ساتھ سنّتوں بھرا سفر بھی ہے۔

سنّتیں سیکھنے، تین دن کے لیے
ہر مہینے چلیں، قافلے میں چلو

1... بہارِ شریعت، حصّہ ۱۶، ۱۱۹/
2... فتاویٰ ھندیة، ۵/۳۲۶
3... مرآۃ المناجیح، ۶/۳۹۶
4... مرقاۃ المفاتیح، ۸/۴۹۹، تحت الحدیث: ۴۷۳۹

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہ وَعَلٰی اٰلِكَ وَاَصْحٰبِكَ یَا حَبِیْبَ اللّٰہ

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا نَبِیَّ اللّٰہ وَعَلٰی اٰلِكَ وَاَصْحٰبِكَ یَا نُوْرَ اللّٰہ

نَوَیْتُ سُنَّتَ الْاِعْتِکَاف (ترجمہ: میں نے سنّتِ اعتکاف کی نیّت کی)

جب بھی مسجد میں داخل ہوں، یاد آنے پر نفلی اعتکاف کی نیّت فرمالیا کریں، جب تک مسجد میں رہیں گے، نفلی اعتکاف کا ثواب حاصل ہوتا رہے گا اور ضِمناً مسجد میں کھانا، پینا بھی جائز ہو جائے گا۔

دُرود شریف کی فضیلت:

حضرت سَیِّدُنا ابُو درداء رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے مروی ہے کہ نُور کے پیکر، تمام نبیوں کے سَرْوَر صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا، "جمعہ کے دن مجھ پر دُرُودِ پاک کی کثرت کیا کرو، کیونکہ یہ یومِ مَشْہود ہے، اس میں ملائکہ حاضِر ہوتے ہیں اور تم میں سے جو بھی مجھ پر دُرُودِ پاک پڑھتا ہے، تو اس کے فارِغ ہونے سے پہلے اس کا دُرُود مجھ تک پہنچا دیا جاتا ہے۔" میں نے عرض کیا، "اور آپ کے وِصال کے بعد؟" فرمایا، "اللہ عَزَّوَجَلَّ نے زمین پر حرام فرما دیا کہ، وہ اَنبیائے کرام عَلَیْہِمُ السَّلَام کے اَجسام کو کھائے۔"

(سنن ابن ماجہ، کتاب الجنائز، باب ذکر وفاتہ ودفنہ، رقم ۱۶۳۷، ج ۲، ص ۲۹۱)

بچیں بے کار باتوں سے پڑھیں اے کاش کثرت سے
ترے محبوب پر ہر دَم دُرُودِ پاک ہم مولیٰ

(وسائلِ بخشش مُرمّم، ص99)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! حُصولِ ثواب کی خاطِر بَیان سُننے سے پہلے اَچّھی اَچّھی نیّتیں کر لیتے ہیں۔ فَرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ "**نِیَّۃُ الْمُؤْمِنِ خَیْرٌ مِّنْ عَمَلِہٖ**" مُسلمان کی نِیَّت اُس کے عمل سے بہتر ہے۔ (اَلْمُعْجَمُ الْکبِیر لِلطّبَرانی ج۶ ص۱۸۵ حدیث ۵۹۴۲)

دو مَدَنی پھول: (۱) بِغیر اَچّھی نِیَّت کے کسی بھی عملِ خَیر کا ثواب نہیں ملتا۔

(۲) جِتنی اَچّھی نیّتیں زِیادہ، اُتنا ثواب بھی زِیادہ۔

بَیان سُننے کی نیّتیں:

نگاہیں نیچی کیے خُوب کان لگا کر بَیان سُنُوں گا ❀ ٹیک لگا کر بیٹھنے کے بجائے عِلْمِ دِیْن کی تعظیم کی خاطر جہاں تک ہو سکا دو زانو بیٹھوں گا ❀ ضَرورَتاً سِمَٹ سَرَک کر دوسرے کے لیے جگہ کُشادہ کروں گا ❀ دھکّا وغیرہ لگا تو صَبْر کروں گا، گُھورنے، جِھڑکنے اور اُلجھنے سے بچوں گا ❀ صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب، اُذْکُرُوا اللّٰہَ، تُوبُوْا اِلَی اللّٰہِ وغیرہ سُن کر ثواب کمانے اور صدا لگانے والوں کی دل جُوئی کے لئے بُلند آواز سے جواب دوں گا ❀ بَیان کے بعد خُود آگے بڑھ کر سَلَام و مُصَافَحَہ اور اِنْفِرادی کوشش کروں گا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!　　　صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

بَیان کرنے کی نیّتیں:

میں بھی نِیَّت کرتا ہوں ❀ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رِضا پانے اور ثواب کمانے کے لئے بَیان کروں گا ❀ دیکھ کر بَیان کروں گا ❀ پارہ 14، سُوْرَۃُ النَّحل، آیت 125: **اُدْعُ اِلٰى سَبِیْلِ رَبِّكَ بِالْحِكْمَةِ وَ الْمَوْعِظَةِ الْحَسَنَةِ** (تَرجَمۂ کنزالایمان: اپنے رَبّ کی راہ کی طرف بُلاؤ پکّی تدبیر اور اَچّھی نصیحت سے) اور بُخاری شریف (حدیث 4361) میں وارِد اِس فرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ: **بَلِّغُوْا عَنِّیْ وَلَوْ اٰیَۃً**۔ یعنی "پہنچادو میری

طرف سے اگرچِہ ایک ہی آیت ہو"میں دیئے ہوئے اَحکام کی پَیرْوی کروں گا ❀ نیکی کا حکم دوں گا اور بُرائی سے مَنْع کروں گا ❀ اَشْعار پڑھتے نیز عَرَبی، اَنگریزی اور مُشْکِل اَلفاظ بولتے وَقْت دل کے اِخْلَاص پر تَوَجُّہ رکھوں گا یعنی اپنی عِلْمِیَّت کی دھاک بِٹھانی مَقْصُود ہوئی تو بولنے سے بچوں گا ❀ مَدَنی قافلے، مَدَنی انعامات، نیز عَلاقائی دَوْرَہ، برائے نیکی کی دعوت وغیرہ کی رَغْبَت دِلاؤں گا ❀ قَہْقَہہ لگانے اور لگوانے سے بچوں گا ❀ نظر کی حِفَاظَت کا ذِہْن بنانے کی خاطِر حَتَّی الْاِمْکان نگاہیں نیچی رکھوں گا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

سچی توبہ نے عذاب سے بچالیا:

دعوتِ اسلامی کے اِشاعَتی اِدارے مکتبۃُ المدینہ کی مطبوعہ تفسیر صِراطُ الجنان جلد4 صفحہ 378 پر ہے:

حضرت سَیِّدُنا یُونس عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی قوم کے لوگ مُوصل کے علاقے نینوٰی میں رہتے تھے اور کُفْر و شِرک میں مُبْتَلا تھے، اللہ تعالیٰ نے حضرت سَیِّدُنا یُونس عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کو ان کی طرف بھیجا، آپ نے انہیں ایمان لانے کا حکم دیا، ان لوگوں نے اِنکار کیا اور حضرت سَیِّدُنا یُونس عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی بات نہ مانی، آپ نے انہیں اللہ تعالیٰ کے حکم سے عذاب نازِل ہونے کی خبر دی، ان لوگوں نے آپس میں کہا کہ حضرت سَیِّدُنا یُونس عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے کبھی کوئی بات غلط نہیں کہی ہے، دیکھو اگر وہ رات کو یہاں رہے جب تو کوئی اندیشہ نہیں اور اگر اُنہوں نے رات یہاں نہ گُزاری تو سمجھ لینا چاہیے کہ عذاب آئے گا۔ جب رات ہوئی تو حضرت یُونس عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام وہاں سے تشریف لے گئے اور صُبْح کے وَقْت عذاب کے آثار نمودار ہوگئے، آسمان پر سِیاہ رنگ کا ہیبت ناک بادل آیا، بہت سارا دُھواں جمع ہوا اور تمام شہر پر چھا گیا۔ یہ دیکھ کر انہیں یقین ہو گیا کہ عذاب آنے والا ہے، اُنہوں نے حضرت یُونس عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کو تلاش کیا تو آپ کو نہ پایا، اب انہیں اور

زِیادہ اندیشہ ہوا تو وہ لوگ اپنی عورتوں، بچوں اور جانوروں کے ساتھ جنگل کی طرف نکل گئے، موٹے کپڑے پہن کر توبہ و اسلام کا اظہار کیا، شوہر سے بیوی اور ماں سے بچے جُدا ہو گئے اور سب نے بارگاہِ الٰہی میں گِریہ و زاری شُروع کر دی اور عرض کرنے لگے کہ جو دِین حضرت یُونس عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام لائے ہیں، ہم اس پر ایمان لاتے ہیں۔ چُنانچہ اُنہوں نے سچی توبہ کی اور جو جَرائم ان سے ہوئے تھے، اُنہیں دُور کیا، پرائے مال واپس کئے، حتّٰی کہ اگر دوسرے کا ایک پتھر کسی کی بُنیاد میں لگ گیا تھا تو بُنیاد اُکھاڑ کر وہ پتھر نکال دیا اور واپس کر دیا۔ اللہ تعالیٰ سے اِخْلاص کے ساتھ مغفرت کی دُعائیں کیں، تو پروردگارِ عالَم عَزَّوَجَلَّ نے ان پر رحم کیا، دُعا قبول فرمائی اور عذاب اُٹھا دیا گیا۔ (خازن، یونس، تحت الآیۃ:۹۸، ۲/ ۳۳۵-۳۳۶)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آپ نے مُلاحَظہ فرمایا کہ حضرت سَیِّدُنا یُونس عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی قوم پر ان کے گُناہوں کی کثرت، ان کی غَفْلت اور ان کی سَرکَشی کے سبب عذاب ہونے ہی والا تھا کہ ان کی سچی توبہ کام آگئی اور اُنہیں سچی توبہ کا اِنعام یہ مِلا کہ ان پر سے عذاب اُٹھا لیا گیا، اس حکایت میں ہمارے لئے بے شُمار مدنی پُھول ہیں کہ طرح طرح کے گُناہوں کے سبب، نمازیں قضا کرنے کے سبب، والدین کی نافرمانی، جُھوٹ، غیبت، چغلی کرنے نیز فلمیں ڈرامے، گانے باجے سُننے دیکھنے کے سبب کہیں ہمارا رَبّ عَزَّوَجَلَّ ہم سے ناراض ہو گیا اور اس نے ہم سے نَظرِ رحمت کو پھیر لیا تو ہمارا کیا بنے گا؟، لہٰذا ابھی وقت ہے سنبھل جانا چاہئے، جلد اَز جلد گُناہوں سے توبہ کر لینی چاہئے اور دُنیا کی عارضی لذّتوں کی خاطر آخرت کی دائمی تکالیف اور مشقّتوں کو دعوت دینے کے بجائے، پکی سچی توبہ کر کے اللہ عَزَّوَجَلَّ کے پاک اور پسندیدہ بندوں میں شامل ہو جانا چاہئے، اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ اس کی برکت سے دُنیا و آخرت سنور جائے گی۔

یاخُدا میری مغفرت فرما　　باغِ فردوس مَرحَمت فرما

تُو گُناہوں کو کر مُعاف اللہ! میری مقبول مَعذرت فرما
مُصطفےٰ کا وسیلہ توبہ پر تُو عنایت مُداوَمت فرما

(وسائلِ بخشش مُرمّم، ص75)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

توبہ کی شرائط

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! یادرہے کہ توبہ کیلئے تین(3) شرائط کا پایا جانا ضروری ہے، اگر یہ شرائط نہ پائی جائیں تو اسے سچی توبہ نہیں کہیں گے (۱)ماضی پر ندامت (یعنی جو گناہ کیا اس پر شرمندگی)(۲)ترکِ گناہ(یعنی گناہ کو چھوڑ دینا)(۳)یہ عزم (پکاارادہ) کرنا کہ آئندہ گناہ نہیں کروں گا۔

(منح الروض الازھر، تعریف التوبۃ ومراتبھا وامثلۃ علیھا، ص۴۳۶)

سچّی توبہ کسے کہتے ہیں؟

اعلیٰ حضرت، امامِ اہلسُنَّت امام احمد رضا خان رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: سچّی توبہ کے یہ معنیٰ ہیں کہ گُناہ پر اس لئے کہ وہ اس کے رَبّ عَزَّوَجَلَّ کی نافرمانی تھی، نادِم وپریشان ہو کر فوراً چھوڑ دے اور آئندہ کبھی اس گُناہ کے پاس نہ جانے کا سچّے دِل سے پُورا عَزْم کرے، جو چارۂ کار اس کی تَلافی کا اپنے ہاتھ میں ہو بَجالائے۔(فتاوی رضویہ ۲۱/ ۱۲۱)

ہر جُرم کی توبہ ایک جیسی نہیں:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! یادرکھئے! ہر گُناہ کی توبہ ایک جیسی نہیں ہوتی، آیئے اس بارے میں

مکتبۃُ المدینہ کی مطبوعہ تفسیر **صِراطُ الجنان** جلد 4 صفحہ 230 سے چند مدنی پُھول چننے کی سعادت حاصل کرتے ہیں: یاد رہے کہ ہر جُرم کی توبہ ایک جیسی نہیں ہوتی، بلکہ مُختلف جُرموں کی توبہ بھی مُختلِف ہے جیسے اگر اللہ تَعالیٰ کے حُقُوق تَلف کئے ہوں، مثلاً نمازیں قضا کیں، رمضان کے روزے نہ رکھے، فرض زکوٰۃ اَدا نہ کی، حج فرض ہونے کے باوُجُود نہ کیا، تو ان سے توبہ یہ ہے کہ نماز روزے کی قضا کرے، زکوٰۃ اَدا کرے، حج کرے اور ندامت و شرمندگی کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں اپنی تَقْصِیْر (غلطی) کی مُعافی مانگے، اسی طرح اگر اپنے کان، آنکھ، زَبان، پیٹ، ہاتھ پاؤں، شرمگاہ اور دیگر اَعضاء سے ایسے گُناہ کئے ہوں، جن کا تَعلُّق اللہ تَعالیٰ کے حُقُوق کے ساتھ ہو، بندوں کے حُقُوق کے ساتھ نہ ہو، جیسے غیر مَحرم عورت کی طرف دیکھنا، جَنابت کی حالت میں مسجد میں بیٹھنا، قرآنِ مجید کو بے وُضو ہاتھ لگانا، شراب نوشی کرنا، گانے باجے سُننا وغیرہ، ان سے توبہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں اپنے گُناہوں کا اِقْرار کرتے، ان گُناہوں پر ندامت کا اِظہار کرتے اور آئندہ یہ گُناہ نہ کرنے کا پُخْتَہ عزم کرتے ہوئے مُعافی طلب کرے اور اس کے بعد کچھ نہ کچھ نیک اَعمال کرے، کیونکہ نیکیاں گُناہوں کو مِٹا دیتی ہیں اور اگر بندوں کے حُقُوق تَلَف کئے ہوں تو ان کی تین(3) صُورتیں ہیں۔

(1) ان حُقُوق کا تَعلُّق صرف قَرض کے ساتھ ہے، جیسے خریدی ہوئی چیز کی قیمت، مَزدُور کی اُجرت یا بیوی کا مہر وغیرہ۔ اس صُورت میں توبہ کا طریقہ یہ ہے کہ ان حُقُوق کو اَدا کرے یا صاحبِ حق سے مُعافی حاصل کرے۔

(2) ان حُقُوق کا تَعلُّق صرف ظُلم کے ساتھ ہے، جیسے کسی کو مارا، گالی دی یا غیبت کی اور اس کی خبر اس تک پہنچ گئی۔ اس صُورت میں توبہ کا طریقہ یہ ہے کہ صرف صاحبِ حق سے مُعافی طلب کرے۔

(3) اُن کا تَعلُّق قرض اور ظُلم دونوں کے ساتھ ہے، جیسے کسی کا مال چُرایا، چِھینا، لُوٹا، کسی سے رِشوت لی،

سُود لیا یا جُوئے میں مال جیتا وغیرہ۔ اس صورت میں توبہ کا طریقہ یہ ہے کہ وہ حُقوق ادا بھی کرے اور صاحبِ حق سے معافی بھی حاصل کرے۔ اگر توبہ کی شرائط جمع ہوں تو توبہ ضرور قبول ہو گی، کیونکہ یہ رب تعالیٰ کا وعدہ ہے اور اپنے وعدے کے خلاف کرنا، اللہ تعالیٰ کی شانِ کریمی کے لائق نہیں۔

(صراط الجنان، ج۴، ص۲۳۰)

گر تُو ناراض ہوا میری ہلاکت ہو گی
ہائے! میں نارِ جہنّم میں جلوں گا یا ربّ
عفُو کر اور سَدا کے لئے راضی ہوجا
گر کرم کردے تو جنَّت میں رہوں گا یارَبّ

(وسائل بخشش، ص۸۵)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اللہ تبارک وتعالیٰ کی رحمتیں بے حد وبے حساب ہیں، لہٰذا ہمیں چاہیے کہ جب بھی گُناہ سَرزَد ہو جائے تو اس کی بارگاہ میں فوراً توبہ کرلیں۔ اگر بتقاضائے بَشَرِیَّت پھر گُناہ کر بیٹھیں تو پھر توبہ کرلیں، پھر خطا ہو جائے تو پھر توبہ کریں، چاہے لاکھ بار بھٹک جائیں، مگر پھر آکر اس کے دامنِ کرم سے لپٹ جائیں اور ہرگز ہرگز مایوس نہ ہوں اور یقیناً جو اللہ عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ میں سچی توبہ کرلیتے ہیں اللہ عَزَّوَجَلَّ ان سے بہت خُوش ہوتا اور ان پر اپنا خُصُوصی فَضل وکرم بھی فرماتا ہے۔ قرآنِ کریم میں جابجا رَبِّ کریم عَزَّوَجَلَّ اپنے گُناہ گار بندوں کو توبہ کی ترغیب دِلا رہا ہے۔ چُنانچہ پارہ 6 سُوْرَۃُ الْمَائِدَہ کی آیت نمبر 39 میں اِرشاد ہوتا ہے:

فَمَنْ تَابَ مِنْۢ بَعْدِ ظُلْمِهٖ وَ اَصْلَحَ فَاِنَّ اللّٰهَ یَتُوْبُ عَلَیْهِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ ﴿۳۹﴾

ترجمۂ کنزالایمان: تو جو اپنے ظُلم کے بعد توبہ کرے اور سنور جائے تو اللہ اپنی مِہر (مہربانی) سے اس پر رُجُوع فرمائے گا بے شک اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔

دعوتِ اسلامی کے اشاعتی اِدارے مکتبۃُ المدینہ کی مَطبُوعہ تفسیر "صِراطُ الجِنان" میں اس آیتِ مُبارَکہ کے تحت لکھا ہے کہ توبہ نِہایت نَفیس شے ہے، کتنا ہی بڑا گُناہ ہو، اگر اس سے توبہ کر لی جائے تو اللہ عَزَّوَجَلَّ اپنا حق مُعاف فرمادیتا ہے اور توبہ کرنے والے کو عذابِ آخرت سے نَجات دے دیتا ہے۔

(تفسیرِ صراط الجنان، ج۲، ص۴۳۰)

بڑی کوششیں کیں گنہ چھوڑنے کی
رہے آہ ناکام ہم یاالٰہی
مجھے سچی توبہ کی توفیق دیدے
پئے تاجدارِ حَرَم یاالٰہی

(وسائل بخشش مُرمّم، ص۱۱۰)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! معلوم ہوا توبہ کرنا بہت ہی بہترین اور پسندیدہ کام ہے، اسی طرح ایک اور مقام پر اللہ عَزَّوَجَلَّ نے قرآنِ کریم میں توبہ کی ترغیب دِلائی اور اس کی فضیلت بیان فرمائی ہے، چُنانچہ اِرشاد ہوتا ہے:

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا تُوْبُوْۤا اِلَى اللّٰهِ تَوْبَةً نَّصُوْحًا ؕ (پ۲۸، التحریم: ۸)

ترجمۂ کنزالایمان: اے ایمان والو! اللہ کی طرف ایسی توبہ کرو جو آگے کو نصیحت ہو جائے۔

اس آیتِ مُبارَکہ میں وارِد لفظ "نَصُوْح" کا معنیٰ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے لئے ایسا خالص ہونا ہے کہ کسی قسم کی مِلاوَٹ نہ ہو۔ خلیفۂ ثانی ،اَمِیْرُالْمُومِنِیْن فارُوقِ اعظم حضرت سَیِّدُنا عُمر بن خطاب رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے جب "تَوْبَۃً نَصُوْحا" کے بارے میں پُوچھا گیا تو آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے اِرشاد فرمایا: اس سے مُراد یہ ہے کہ کوئی شخص اپنے کسی بُرے عمل سے ایسی توبہ کرے کہ پھر کبھی بھی اس گُناہ میں نہ پڑے۔

(تفسیر در منثور،ج۸،ص۲۲۷)

اسی طرح حضرت اِبْنِ عباس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے کہ حضرت سَیِّدُنا مَعاذ بن جبل رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے عرض کی یارَسُوْلَ اللہ "تَوْبَۃً نَصُوْحا" کیا ہے؟ تو آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا کہ اس سے مُراد یہ ہے کہ بندہ اپنے کئے ہوئے گُناہ پر نادِم ہو، پھر اللہ عَزَّوَجَلَّ سے مُعافی مانگے اور اس گُناہ کی طرف کبھی نہ لوٹے جیسے دُودھ اپنے تھن میں دوبارہ نہیں لوٹتا۔ نیز حضرت سَیِّدُنا اِبْنِ مَسعُود رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں کہ "تَوْبَۃً نَصُوْحا" کرنے سے تمام گُناہ مُعاف ہو جاتے ہیں"۔

(تفسیر در منثور،ج۸،ص۲۲۷)

میں کر کے توبہ پلٹ کر گناہ کرتا ہوں
حقیقی توبہ کا کر دے شَرَف عطا یا ربّ

(وسائلِ بخشش مُرمّم،ص78)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے کہ سچّی توبہ کرنے کی کس قدر برکتیں ہیں کہ توبہ کرنے والے کے تمام گُناہ مُعاف کر دیئے جاتے ہیں۔ لہٰذا ہمیں بھی چاہیے کہ ہم بھی اللہ عَزَّوَجَلَّ کی

بار گاہ میں گڑ گڑا کر سچی توبہ کریں اور اگر پھر گُناہ ہو جائے تو دوبارہ توبہ کرلیں کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے قرآنِ کریم میں ایسے لوگوں کی تعریف بَیان فرمائی ہے چُنانچہ پارہ4 سُوْرَۃُ النِّسآء آیت نمبر17 میں اِرْشاد ہوتا ہے:

اِنَّمَا التَّوْبَةُ عَلَى اللّٰهِ لِلَّذِیْنَ یَعْمَلُوْنَ السُّوْٓءَ بِجَهَالَةٍ ثُمَّ یَتُوْبُوْنَ مِنْ قَرِیْبٍ فَاُولٰٓىٕكَ یَتُوْبُ اللّٰهُ عَلَیْهِمْؕ وَ كَانَ اللّٰهُ عَلِیْمًا حَكِیْمًا(۱۷)

تَرْجَمۂ کنزالایمان: وہ توبہ جس کا قبول کرنا اللہ نے اپنے فضل سے لازم کرلیا ہے وہ انہیں کی ہے جو نادانی سے برائی کر بیٹھیں پھر تھوڑی ہی دیر میں توبہ کرلیں ایسوں پر اللہ اپنی رحمت سے رجوع کرتا ہے اور اللہ علم و حکمت والا ہے۔

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اللہ تعالٰی کی (بندے پریہ) عظیم رحمت ہے کہ گُناہ کے بعد توبہ کرنے پر مُعاف فرما دیتا ہے اور موت کے وَقْت تک توبہ قبول فرماتا ہے۔ یہاں فرمایا گیا کہ جو گُناہ کرکے تھوڑی دیر میں توبہ کرلیں تو یہاں تھوڑی دیر سے مُراد ایک آدھ گھنٹا یا دو(2) چار(4) سال نہیں بلکہ موت سے پہلے جب بھی توبہ کرلی وہ قریب ہی شمار ہوگی۔ ہاں جب موت کا عالَم طاری ہو جائے اور غیب کا مُعاملہ ظاہر ہو جائے تو اس وَقْت توبہ مقبول نہیں۔ نیز اِسلام میں توبہ کا قانون بنانا عین حکمت و علم پر مَبنی ہے۔ جن دِینوں میں توبہ نہیں، ان کے ماننے والے گُناہ پر زِیادہ دلیر ہوتے ہیں، کیونکہ مایُوسی جُرم پر دلیر کر دیتی ہے اور مُعافی کی اُمید توبہ پر اُبھارتی ہے۔ (صراط الجنان، ج۲، ص۱۶۳)

توبہ کا انعام:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ہمارے پیارے آقا، حبیبِ کبریا، محمدِ مُصطفٰی صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے بھی توبہ کے کثیر فَضائل اور اس پر ملنے والے اِنعامات بیان فرمائے ہیں۔ چُنانچہ آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ عالیشان ہے: "جب بندہ گُناہ کرتا ہے، پھر اللہ عَزَّوَجَلَّ کی بار گاہ میں توبہ کرتا ہے اور

اس پر قائم رہتا ہے تو اللہ عَزَّوَجَلَّ اس کا ہر نیک عمل قبول فرمالیتا ہے اور اس سے سَرزَد ہونے والا ہر گُناہ بخش دیتا ہے اور (مُعاف ہوجانے والے) ہر گُناہ کے بدلے جنَّت میں اس کا ایک دَرَجہ بُلند فرمادیتا ہے اور اللہ عَزَّوَجَلَّ اس کی ہر نیکی کے بدلے اسے جنَّت میں ایک محل عطا فرماتا ہے اور حُوروں میں سے ایک حُور سے اس کا نِکاح فرمادیتا ہے۔" (بحر الدموع، ص ۲۱)

اسی طرح آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم فرماتے ہیں: "جو اس بات کو پسند کرتا ہے کہ اس کا نامہ اعمال اُسے خُوش کرے، تو اُسے چاہیے کہ اس میں اِسْتِغْفار کا اِضافہ کرے۔" (مجمع الزوائد، کتاب، التوبۃ، باب الاکثار من الاستغفار، رقم ۱۷۵۷۹، ج ۱۰، ص ۳۴۷) ایک اور حدیثِ پاک میں ہے "اَلتَّائِبُ مِنَ الذَّنْبِ کَمَنْ لَّا ذَنْبَ لَہٗ یعنی گُناہ سے توبہ کرنے والا ایسا ہے جیسا کہ اس نے گُناہ کیا ہی نہیں۔"

(سنن ابن ماجہ، ابواب الزھد، باب ذکر التوبۃ، الحدیث ۴۲۵۰، ج ۴، ص ۴۹۱)

نیز ایک حدیثِ پاک میں ہے کہ جب اِبلیس نے کہا کہ "اے اللہ عَزَّوَجَلَّ! مجھے تیری عزّت کی قسم! میں تیرے بندوں کو اس وَقْت تک بہکاتا رہوں گا، جب تک ان کی رُوحیں ان کے جسم میں رہیں گی۔" تو اللہ عَزَّوَجَلَّ نے فرمایا، "مجھے اپنی عزّت وجَلال کی قسم! جب تک وہ مجھ سے بخشش مانگتے رہیں گے، میں ان کی مَغفِرت کرتا رہوں گا۔" (مسند امام احمد، مسند ابی سعید الخدری، رقم ۱۱۲۳۷، ج ۴، ص ۵۸)

نہ کرنا حشر میں پُرسِش مِری ہو بے سبب بخشش

عطا کر باغِ فردوس از پئے شاہِ اُمم مولیٰ

(وسائل بخشش مُرمّم، ص 97)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ میں توبہ کرنے کے کس قدر فَضائل وبرکات ہیں، نیز گُناہوں سے توبہ کرنے والے پر اللہ عَزَّوَجَلَّ کس قدر مہربان ہے کہ بندہ بار بار گناہ کرنے کے باوُجُود توبہ کرلے، تو اللہ عَزَّوَجَلَّ اس کی ساری خطاؤں کو مُعاف فرمادیتا ہے۔ نیز توبہ کرنے والا کس قدر اِنعامات کا مُستَحِق ہوتا ہے، اس کا اَندازہ اس واقعے سے بھی لگایا جاسکتا ہے۔ چُنانچہ

توبہ اور اَبُو البَشَر عَلَیْہِ السَّلَام:

حضرت سَیِّدُنا حَسَن بَصری رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے مروی ہے کہ جب **اللہ** عَزَّوَجَلَّ نے حضرت سَیِّدُنا آدم عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی توبہ قَبول فرمائی تو فرشتوں نے انہیں مُبارَک باد پیش کی اور حضرت سَیِّدُنا جبرائیل اور حضرت سَیِّدُنا میکائیل عَلَیْہِمَا السَّلَام نے حاضرِ خدمت ہو کر عرض کی: "اے آدم عَلَیْہِ السَّلَام! **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کی طرف سے قَبولِ توبہ پر آپ کی آنکھیں ٹھنڈی ہوں۔" آپ عَلَیْہِ السَّلَام نے فرمایا: "اے جبریل! اگر اس توبہ کے بعد بھی سوال ہوا تو میرا مقام کہاں ہوگا؟" **اللہ** عَزَّوَجَلَّ نے آپ عَلَیْہِ السَّلَام کی طرف وَحْی فرمائی کہ "اے آدم! آپ نے اپنی اَولاد کے لئے وِراثت میں تھکاوٹ، دُکھ اور توبہ کو چھوڑا ہے جو بھی مجھے پُکارے گا میں اس کی پُکار سُنوں گا جیسے آپ کی پُکار سُنی اور جو مجھ سے مغفرت طلَب کرے گا میں اسے عطا کروں گا، کیونکہ میں نزدیک اور دُعا قَبول فرمانے والا ہوں، اے آدم! میں توبہ کرنے والوں کو قبروں سے اس حال میں اُٹھاؤں گا کہ وہ خُوش ہوں گے اور مسکراتے ہوں گے اور ان کی دُعا مقبول ہوگی۔" (احیاء العلوم، ج۴، ص۷)

مغفرت کا ہوں تجھ سے سُوالی
پھیرنا اپنے در سے نہ خالی

مجھ گنہگار کی اِلتجاء ہے

یا خدا تجھ سے میری دُعا ہے

(وسائلِ بخشش مُرمّم، ص،136)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے کہ توبہ کرنے والا کس قدر خُوش نصیب ہے کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ ایسے شخص کو بہت پسند فرماتا ہے، جو سچی توبہ کرتے ہیں اور انہیں اِنْعامات واِکرامات سے بھی نوازتا ہے نیز یہ بھی معلوم ہوا کہ توبہ کرنے والا اللہ عَزَّوَجَلَّ کا اِس قَدر مُقرَّب اور پسندیدہ بندہ بن جاتا ہے کہ اس کی دُعائیں بھی قَبول ہونے لگتی ہیں، مگر افسوس! اس قدر اِنْعامات واکرامات کے باوُجود ہم اپنے رَبّ عَزَّوَجَلَّ کی نافرمانیوں میں مشغول ہیں اور توبہ میں ٹال مٹول کرتے رہتے ہیں۔ زِندگی کو غنیمت جانتے ہوئے جلد اَز جلد سچی توبہ کرلینی چاہئے۔ ہمارے بُزرگانِ دِین کا یہ عالَم تھا کہ جب انہیں کوئی نصیحت کی بات بتاتا اور توبہ کی ترغیب دِلاتا تو ان پر خوفِ خدا طاری ہوجاتا اور پھر یہ نیک حضرات ایسی پکی توبہ فرماتے کہ مرتے دَم تک اسی پر قائم رہتے۔ چُنانچہ

شرابی نوجوان ولایت کی منزل پر

شَیْخِ طریقت، امیرِ اَہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ اپنی کتاب **نیکی کی دعوت** میں نقل فرماتے ہیں: حضرتِ سیِّدُنا عُتْبَۃُ الغُلام رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نوجوان تھے اور(توبہ سے پہلے) فِسق و فُجور اور شراب نوشی میں مشہور تھے۔ ایک دن حضرتِ سیِّدُنا حسن بصری رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی مجلس میں آئے۔ حضرتِ سیِّدُنا حسن بصری رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اِس آیتِ مُبارَکہ کی تفسیر کررہے تھے: **اَلَمْ یَاْنِ لِلَّذِیْنَ اٰمَنُوْۤا اَنْ تَخْشَعَ قُلُوْبُهُمْ لِذِكْرِ اللّٰهِ** ۔ ترجَمۂ کنزالایمان: کیا ایمان والوں کو ابھی وہ وقت نہ آیا کہ ان کے دل

جھک جائیں اللہ کی یاد (کے لئے)۔

آپ نے اِس قدر مُؤَثِّر بیان فرمایا کہ لوگوں پر گِریہ (یعنی رونا) طاری ہو گیا۔ ایک نوجوان کھڑا ہوا اور کہنے لگا: "یا سَیِّدی! کیا اللہ عَزَّوَجَلَّ مجھ جیسے فاسِق و فاجِر کی توبہ قبول کرے گا، جب میں توبہ کروں؟" شیخ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: بے شک اللہ عَزَّوَجَلّ تیری توبہ قبول کرے گا۔ جب عُتبۃُ الغُلام رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے یہ بات سُنی تو اُن کا چہرہ زَرد پڑ گیا، سارا بدن کانپنے لگا، چِلّائے اور غش کھا کر گِر پڑے۔ جب انہیں ہوش آیا تو حضرتِ سیِّدُنا حسن بصری رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے اس کے قریب آکر یہ اشعار پڑھے جن کا ترجمہ یہ ہے:

اَیَا شَابًّا لِرَبِّ الْعَرْشِ عَاصٍ اَتَدْرِیْ مَا جَزَاءُ ذَوِی الْمَعَاصِیْ

(اے ربُّ العرش کی نافرمانی کرنے والے نوجوان! کیا تُو جانتا ہے کہ گنہگاروں کی سزا کیا ہے؟)

سَعِیْرٌ لِّلْعُصَاۃِ لَھَا زَفِیْرٌ وَّغَیْظٌ یَوْمَ یُؤْخَذُ بِالنَّوَاصِیْ

(نافرمانوں کے لیے گرجنے والا جہنَّم ہے جس میں گرج ہو گی اور جس دن پیشانیوں سے پکڑے جائیں گے، اُس دن غضب ہو گا)

فَاِنْ تَصْبِرْ عَلَی النِّیْرَانِ فَاعْصِہٖ وَ اِلَّا کُنْ عَنِ الْعِصْیَانِ قَاصِیْ

(پس اگر تُو آگ پر صبر کر سکے، تو نافرمانی کرلے، ورنہ نافرمانی سے دُور ہو جا)

وَفِیْمَا قَدْ کَسَبْتَ مِنَ الْخَطَایَا رَھَنْتَ النَّفْسَ فَاجْھَدْ فِی الْخَلَاصِیْ

(تُونے جو گناہ کئے ہیں، ان میں تُونے اپنے نفس کو پھنسا دیا، تو اب نَجات کے لیے کوشش کر)

عُتبۃُ الغُلام رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ پر رِقّت طاری تھی، جب اِفاقہ ہوا، تو کہنے لگے: "اے شیخ! کیا مجھ جیسے کمینے کی توبہ بھی ربِّ رحیم عَزَّوَجَلَّ قبول فرمائے گا؟" شیخ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: "کیوں نہیں، اللہ عَزَّوَجَلَّ اپنے گنہگار بندے کی توبہ اور معافی قبول فرماتا ہے۔" پھر حضرت سیِّدُنا عُتبۃُ

الغُلام رَحۡمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیۡہ نے 3 دُعائیں کیں: (1) اے میرے اللہ! اگر تُو نے میری توبہ قَبول کر لی اور میرے گناہ مُعاف فرمادیے ہیں تو مجھے ایسی فَہم (یعنی سمجھداری) و یاداشت عنایت کر، کہ عُلُومِ دین اور قرآنِ کریم سے جو سُنوں حِفظ (یعنی یاد) ہو جائے (2) اے اللہ! مجھے پُر سوز آواز کے اِعزاز سے نواز کہ اگر کوئی پتّھر دل بھی میری قِراءت سُنے تو اُس کا دل نرم ہو جائے (3) اے اللہ! رِزقِ حلال عطا فرما اور وہاں سے روزی دے کہ جس کا مجھے گُمان بھی نہ ہو۔" اللہ تَعَالٰی نے ان کی تمام دعائیں قَبول فرمائیں۔ ان کا حافِظہ خوب مضبوط ہو گیا، جب وہ قرآنِ کریم کی تِلاوت کرتے تو ان کی تِلاوت سُن کر گنہگار تائب ہو جاتے، ان کے گھر میں روزانہ سالن کا ایک پِیالہ اور 2 روٹیاں رکھی ہوتیں اور پتا نہیں چلتا تھا کہ کون رکھ جاتا ہے۔ اِسی حالت میں ان کا انتقال ہوا۔ (مُکاشَفۃُ القُلوب ص۲۹، ۲۸، از نیکی کی دعوت، صفحہ ۴۰۷)

عزیزا! یاد کر جس دن کہ عِزرائیل آئیں گے نہ جاوے کوئی تیرے سنگ ، اکیلا تُو نے جانا ہے

جہاں کے شُغل میں شاغِل، خدا کے ذِکر سے غافِل کرے دعوٰی کہ یہ دُنیا مِرا دائِم ٹھکانا ہے

صَلُّوۡا عَلَی الۡحَبِیۡب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

موت عُمُر دیکھتی ہے نہ مُہلَت دیتی ہے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ذرا غور فرمائیں حُجَّۃُ الۡاِسلام حضرتِ سیِّدُنا اِمام ابُو حامد محمد بن محمد غزالی رَحۡمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیۡہ نے کس قدر نصیحت آموز واقِعہ نقْل فرمایا ہے کہ جب حضرتِ حَسَن بصری رَحۡمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیۡہِ بیان فرما رہے تھے تو حضرت سیِّدُنا عُتبَۃُ الغُلام رَحۡمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیۡہ پر اس بیان کا کتنا اثر ہوا کہ آپ بے ہوش ہو گئے اور آخر اسی مجلس میں ایسی توبہ کی کہ اس کا اِنْعام آپ کو دُنیا میں بھی نصیب ہوا۔ لہٰذا ہمیں بھی چاہیے کہ ہم بھی اپنے گُناہوں سے سچّی توبہ کرلیں، کیونکہ زِندگی کا کوئی بھروسا نہیں،

روز بروز اُٹھتے جنازے اور آئے دن رُونُما ہونے والے عبرت ناک واقعات ہمیں خبر دار کرتے اور جھنجھوڑتے ہوئے موت سے پہلے حیات کو غنیمت جاننے کی صَدا دے رہے ہیں، مگر اِس پر وہی کان دَھرتا ہے، جسے آخِرت کی بہتری کی فِکْر دامَن گیر ہوتی ہے۔ آئے دن موت سے ہم کَنار ہونے والوں میں جَوان، بُوڑھے اور بچّے بھی ہوتے ہیں، موت کسی کی عُمْر و مرتَبہ نہیں دیکھتی، کسی نادار و مالدار کی پروا نہیں کرتی، کسی کی مَشغُولیّت یا فُرصَت کو خاطِر میں نہیں لاتی، سانسیں پُوری ہو جائیں، تو موت گھڑی بھر میں قَبْر کے حوالے کر دیتی ہے۔

موت آئی پہلواں بھی چل دیئے   خُوبصورت نوجَواں بھی چل دیئے

گر جہاں میں سو برس تُو جی بھی لے   قَبْر میں تنہا قِیامت تک رہے

(وسائلِ بخشش مرمم، ص711)

12 مدنی کاموں میں سے 1 مدنی کام ہفتہ وار مدنی مذاکرہ:

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ تبلیغِ قرآن وسُنَّت کی عالمگیر غیر سِیاسی تحریک دعوتِ اسلامی کا مُشکبار مدنی ماحول اچھی صُحبت فَراہَم کرتا ہے، اس کی برکت سے لاکھوں لوگ گُناہوں بھری زِندگی سے تائب ہو کر نیکیوں بھری زِندگی گُزار رہے ہیں۔ ذیلی حلقے کے 12 مَدَنی کاموں میں سے ہفتہ وار ایک مَدَنی کام " مَدَنی مذاکرے" میں اوّل تا آخر شرکت بھی ہے۔ مَدَنی مذاکرے کی تو کیا ہی بات ہے کہ اس میں شیخِ طریقت، امیرِ اَہلسُنَّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ سے کیے گئے مُختلف سُوالات کے دِلچسپ جوابات کی صُورت میں عِلْمِ دِین حاصل ہوتا ہے اور عِلْمِ دِین کی فضیلت میں آتا ہے کہ حضرت سَیِّدُنا ابُوذَر غفاری رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں: حُضُور پُرنُور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے مجھ سے ارشاد فرمایا: اے ابُوذر! (رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ) تمہارا اس

حال میں صُبح کرنا کہ تم نے اللہ عَزَّوَجَلَّ کی کتاب سے ایک آیت سیکھی ہو، یہ تمہارے لئے 100 رکعتیں نفل پڑھنے سے بہتر ہے اور تمہارا اس حال میں صُبح کرنا کہ تم نے عِلْم کا ایک باب سیکھا ہو، جس پر عمل کیا گیا ہو یا نہ کیا گیا ہو، تو یہ تمہارے لئے 1000 رکعت نوافل پڑھنے سے بہتر ہے۔

(ابن ماجہ، کتاب السنۃ، ج۱، ص۱۴۲، حدیث۲۱۹)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آیئے، ہاتھوں ہاتھ ہم سب بھی نِیَّت کرتے ہیں کہ ہر ہفتے مَدَنی مُذاکرے میں اوّل تا آخر شرکت کو یقینی بنائیں گے اور دُوسرے اسلامی بھائیوں کو بھی مدنی مُذاکرے میں شرکت کی دعوت دیتے رہیں گے، اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ عالمی مدنی مرکز فیضانِ مدینہ باب المدینہ (کراچی) کے علاوہ، ملک وبیرونِ ملک ہر ہفتے کئی عاشقانِ رسول، اِنفرادی واجتماعی طور پر مدنی مذاکرے میں شرکت کی سعادت حاصل کرتے ہیں، کئی مدنی مذاکروں میں خصوصی طور پر مختلف شعبہ ہائے زِندگی سے تعلق رکھنے والے افراد کی شرکت کا سلسلہ بھی ہوتا ہے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ ان مدنی مذاکروں کے قیمتی مدنی پھول، رسائل کی صورت میں بھی مکتبۃ المدینہ سے وقتاً فوقتاً شائع ہوتے رہتے ہیں، ان مدنی مذاکروں کی اب تک **12 اقساط** شائع ہوچکی ہیں۔

ہر ہفتے مدنی مذاکرے میں پابندی کے ساتھ شرکت کی برکت سے اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ اس کی خُوب خُوب برکتیں حاصل ہوں گی۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ کئی اسلامی بھائی مدنی مُذاکرے کی برکت سے اپنی گُناہوں بھری زِندگی سے توبہ کرچکے ہیں۔ آیئے! ترغیب کیلئے ایک مدنی بہار سُنتے ہیں، چُنانچہ

ماڈرن نوجوان کی توبہ

منڈی بہاؤ الدین (صُوبہ پنجاب، پاکستان) کے مُقیم ایک اسلامی بھائی کے بیان کا خُلاصہ ہے کہ دعوتِ اسلامی کا مدنی رنگ چڑھنے سے قبل فیشن کی ہلاکت خیز وادِیوں میں بھٹک رہا تھا۔ عجیب وغریب

تَراش خَراش والے کپڑے پہننا ہی مَقْصدِ حیات سمجھ بیٹھا تھا، ہمہ وَقْت دل و دِماغ پر فیشن کا بُھوت سوار رہتا۔ الغرض میں یادِ الٰہی سے یکسر غافل، دُنیا کی رنگینیوں میں شاغل، زِندگی کے قیمتی لمحات برباد کررہا تھا۔ رَمضانُ المبارک کی رحمتوں بھری ساعتوں میں مجھ پر کرم ہوگیا۔ میری مُلاقات ایک مُبلّغِ دعوتِ اسلامی سے ہوگئی، جنہوں نے روزوں کی حقیقی برکتیں لُوٹنے کے لیے آخری عشرے کے اجتماعی اعتکاف کی بھرپُور ترغیب دِلائی۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے فضل وکرم سے اِعتکاف کی سعادت مل گئی، جہاں پُرسوز بیانات سحر و اِفطار کے رُوحانی مَناظر بہت اچھے لگے، کرم بالائے کرم یہ کہ امیرِ اہلسُنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے علمی "مدنی مُذاکروں" اور رِقّت انگیز دُعاؤں نے دِل سے گُناہوں کا میل صاف کردیا۔ میری گُناہوں سے تاریک زِندگی میں عِشقِ مُصطفےٰ کی روشنی پھیل گئی۔ لہٰذا میں نے بقیہ سانسوں کو غنیمت جانتے ہوئے، بارگاہِ الٰہی سے مغفرت طلب کرتے ہوئے اپنے گُناہوں سے سچی توبہ کی اور امیرِ اَہلسُنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ سے بیعت کا شرف حاصل کیا اور سُنّتوں بھری زِندگی بسر کرنے کے لیے دعوتِ اسلامی کا مدنی ماحول اِختیار کرلیا۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ داڑھی شریف رکھ لی، سبز سبز عمامہ شریف سجالیا اور ہفتہ وار سُنّتوں بھرے اجتماع میں شرکت میرا معمول بن گیا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

دُعا کی عدمِ قبولیّت کے 10 اسباب

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! افسوس! صد افسوس! ہم آئے دن حادثات اور اچانک موت کے عبرتناک واقعات سے نصیحت حاصل کرنے کے بجائے، دن رات اللہ عَزَّوَجَلَّ کی نافرمانیوں میں بڑھتے جارہے ہیں۔ یاد رکھئے! جہاں توبہ کرنے کے کثیر انعامات ہیں، وہیں گُناہوں میں مُستَغرَق رہنے اور توبہ

نہ کرنے کی آفتیں بھی ہیں۔حُجَّۃُ الْاِسلام حضرت سیِّدُنا امام ابُو حامِد محمد بن محمد غزالی رَحمَۃُاللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نقْل فرماتے ہیں: "بے شک گُناہ کرنے سے دل کالا ہو جاتا ہے اور دل کی سیاہی کی علامت و پہچان یہ ہے کہ گُناہوں سے گھبراہٹ نہیں ہوتی، اِطاعت کی سعادت نہیں ملتی اور نصیحت اَثَر نہیں کرتی۔ اے عزیز! تُم کسی بھی گُناہ کو مَعمُولی مَت سمجھو۔" (مِنْہاجُ العابِدِین، الباب الثانی، العقبۃ الثانیۃ وھی عقبۃ التوبۃ، ص۲۴)

گُناہوں کی کثرت کے سبب بیان کردہ نحوستوں کے علاوہ دعا کا قَبول نہ ہونا بھی بہت بڑی نحوست ہے۔ چُنانچہ حضرت سیِّدُنا اِبراہیم بن اَدْہم رَحمَۃُاللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ ایک دِن بازار سے گُزر رہے تھے۔لوگوں نے دیکھا تو عقیدت میں آپ کے گِرد جمع ہوگئے اور عرض کرنے لگے: حُضُور! اللہ عَزَّوَجَلَّ نے اپنی لاریب کتاب قرآنِ کریم میں فرمایا ہے: **اُدْعُوْنِیْۤ اَسْتَجِبْ لَكُمْ** (پ۲۴،المؤمن:۶۰) (ترجَمۂ کنزالایمان: مجھ سے دُعا کرو میں قَبول کروں گا)۔ ہم ایک عرصہ سے دُعائیں کر رہے ہیں، مگر قَبول ہوتی دِکھائی نہیں دیتیں۔

حضرت سیِّدُنا اِبراہیم بن اَدْہم رَحمَۃُاللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: دس(10) چیزوں کے سبب تمہارے دل مُردہ ہوچکے ہیں۔

❀ تم اللہ عَزَّوَجَلَّ کو خالِق ومالِک مانتے ہو، مگر اُس کا حق ادا نہیں کرتے (یعنی اس کی اطاعت و فرمانبرداری نہیں کرتے ❀ قرآنِ پاک کی تلاوت تو کرتے ہو، مگر اس پر عمل نہیں کرتے ❀ رَسُوْلُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی مَحبَّت کا دعوی کرتے ہوئے بھی سُنَّتِ رسول سے مُنہ پھیرتے ہو ❀ شیطان سے دُشمنی کے دعوے دار بھی ہو اور اسی کے پیروکار بھی ❀ تمہیں جنَّت میں جانا پسند تو ہے مگر اس کے حُصُول والا کوئی عمل کرنا گوارا نہیں کرتے ❀ جہنَّم سے ڈرنے کا اِقْرار بھی ہے، مگر اعمال خُود کو اس میں گِرانے والے ہیں ❀ موت کے بَرحق ہونے پر یقین رکھتے

ہو، مگر پھر بھی اس کے لیے کچھ تیاری نہیں کرتے❀دُوسروں کے عُیوب تلاش کرنے میں مصروف ہو اور اپنے عُیوب سے چشم پوشی کرتے ہو❀اللہ عَزَّوَجَلَّ کی نعمتیں کھاتے ہو، مگر اس کا شکر اَدا نہیں کرتے❀اپنے مُردوں کو اپنے ہاتھوں قبر میں اُتارتے ہو، مگر پھر بھی عبرت حاصل نہیں کرتے۔(پھر خُود ہی سوچو! بھلا تمہاری دُعائیں کیسے قبول ہوں؟)(وفیات الاعیان، ۱/ ۳۹۵)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

صَلٰوۃُ التَّوبہ کی عادت بنائیے:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! حضرت سیِّدُنا ابراہیم بن اَدْہم رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے دُعا کے قَبول نہ ہونے کے 10 اَسباب بیان فرمائے ہیں، ہم غور کریں تو شاید ہی کوئی سبب ایسا ہو جو ہمارے اندر نہ پایا جاتا ہو۔ لہٰذا اگر ہم بھی چاہتے ہیں کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ ہم سے راضی ہو اور ہماری دُعاؤں کو قَبول فرمائے تو اس کے لئے ہمیں سچے دل سے توبہ کرنی ہوگی۔ توبہ کرنے کا ایک طریقہ یہ بھی ہے کہ حتی الامکان تنہائی میں یا صَلٰوۃُ التَّوبہ پڑھنے والے مدنی انعام کے عاملین عاشقانِ رسول کی صحبت اِختیار کرکے دو (2) رکعت صَلٰوۃُ التَّوبہ پڑھتے رہنے کا معمول بنائیں، صَلٰوۃُ التَّوبہ والا مدنی انعام کیا ہے، آیئے! ہم بھی سُنتے ہیں، چنانچہ امیرِ اہلسنّت دامت برکاتھم العالیہ اسلامی بھائیوں کے 72 مدنی انعامات میں سے **مدنی انعام نمبر 16** میں فرماتے ہیں: "کیا آج آپ نے کم از کم ایک بار (بہتر یہ ہے کہ سونے سے قبل) **صَلٰوۃُ التَّوبہ** پڑھ کر دن بھر کے بلکہ سابقہ ہونے والے تمام گناہوں سے توبہ کرلی؟ نیز خدانخواستہ گناہ ہو جانے کی صورت میں فوراً توبہ کرکے آیندہ وہ گناہ نہ کرنے کا عہد کیا؟"

اے کاش! اِس مدنی انعام پر عمل کے ساتھ ساتھ دِیگر پیارے پیارے مدنی انعامات پر روزانہ

عمل اور فِکرِ مدینہ کی سعادتِ عظمیٰ بھی نصیب ہوتی رہے۔

صَلٰوۃُ التَّوبہ پڑھنے کے بعد اللہ عَزَّوَجَلَّ کی نافرمانیوں اور رَبّ تعالیٰ کے اِحسانات ، اپنی ناتوانی اور جہنَّم کے عذابات کو یاد کرکے آنسو بہائیں، اگر رونا نہ آئے تو رونے جیسی صُورت ہی بنالیں۔ اس کے بعد توبہ کی شرائط کو مدِ نظر رکھتے ہوئے رَبّ تعالیٰ کی بارگاہ میں مُعافی طلب کریں اور اس طرح سے دُعا کریں: "اے میرے مالک ! تیرا یہ نافرمان بندہ جس کا رُواں رُواں گُناہوں کے سمندر میں ڈُوبا ہوا ہے ، تیری پاک بارگاہ میں حاضر ہے ،یا اللہ عَزَّوَجَلَّ! میں اِقرار کرتا ہوں کہ میں نے دن کے اُجالے میں، رات کے اندھیرے میں، پوشیدہ اور اعلانیہ ، دانِستہ اور نادانِستہ طور پر تیری نافرمانیاں کی ہیں، یقیناً میں نے تجھے ناراض کرنے میں کوئی کسر نہیں چھوڑی، لیکن اے مولا! تُو غفور ورحیم ہے، تُو بندے پر اس سے زِیادہ مہربان ہے جتنا کہ ایک ماں ،اپنے بچے پر شَفقت کرتی ہے ، اے اللہ عَزَّوَجَلَّ ! اگر تُو نے میرے گُناہوں پر پکڑ فرمائی تو مجھے نارِ جہنَّم میں جلنا پڑے گا، جس کا عذاب لمحہ بھر کے لئے بھی سہنے کی مجھ میں طاقت نہیں ، اے اللہ عَزَّوَجَلَّ ! میں صِدقِ دل سے تیری بارگاہ میں اپنے گُناہوں سے توبہ کرتا ہوں ، یا اللہ عَزَّوَجَلَّ میری ناتوانی پر رحم فرما، اے میرے پروردگار عَزَّوَجَلَّ! میرے گُناہوں کو مُعاف فرمادے ، اے میرے پروردگار عَزَّوَجَلَّ ! میرے گُناہوں کو مُعاف فرمادے، اے میرے پروردگار عَزَّوَجَلَّ! میرے گُناہوں کو مُعاف فرمادے ، اے میرے مولا عَزَّوَجَلَّ ! مجھے سچی توبہ کی توفیق دے دے ، جو عبادات اَدا ہونے سے رہ گئیں، انہیں اَدا کرنے کی ہمت دے دے، جن بندوں کے حُقُوق میں نے تَلَف کئے، ان سے بھی مُعافی مانگنے کا حوصلہ عطا فرما، اے اللہ عَزَّوَجَلَّ! تُو ہر شے پر قادِر ہے، تُو انہیں مجھ سے راضی فرمادے ، یا اللہ عَزَّوَجَلَّ ! مجھے آئندہ زندگی میں گُناہوں سے بچنے پر اِستقامت عطا فرما، اے اللہ عَزَّوَجَلَّ! مجھے اپنے خوف سے معمور دل، رونے والی آنکھ اور لرزنے والا بدن عطا فرما۔

یارب! میں ترے خوف سے روتا رہوں ہر دَم
دِیوانہ شہنشاہِ مدینہ کا بنا دے

(وسائلِ بخشش، ص۱۱۹)

توبہ کی قَبولیّت کیسے معلوم ہو؟

اس کے بعد اس جگہ سے اس یقین سے اُٹھیں کہ رحیم وکریم پرورُدگار، اللہ عَزَّوَجَلَّ نے توبہ قَبول فرمالی ہے۔ پھر ایک نئے عزم کے ساتھ نئی اور پاکیزہ زِندگی کا آغاز کریں اور سابقہ گُناہوں کی تلافی میں مصروف ہوجائیں۔ حضرت سَیِّدُنا امام محمد غزالی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ لکھتے ہیں: ایک عالِم سے پُوچھا گیا: ایک آدمی توبہ کرے، تو کیا اسے معلوم ہوسکتا ہے کہ اس کی توبہ قَبول ہوئی ہے یا نہیں؟ فرمایا: "اس میں حکم تو نہیں دیا جاسکتا، اَلبتہ اس کی علامت ہے، اگر اپنے آپ کو آئندہ گُناہ سے بچتا دیکھے اور یہ دیکھے کہ دل خُوشی سے خالی ہے اور رَبّ تعالٰی کے سامنے نیک لوگوں سے قریب ہو، بُروں سے دُور رہے، تھوڑی دُنیا کو بہت سمجھے اور آخرت کے بہت عمل کو تھوڑا جانے، دل ہر وَقْت اللہ عَزَّوَجَلَّ کے فرائض میں مُنْہَمِك رہے، زبان کی حفاظت کرے، ہر وَقْت غور وفکر کرے، جو گُناہ کرچکا ہے، اس پر غم وغُصّہ اور شرمندگی محسوس کرے (تو سمجھ لو کہ توبہ قَبول ہوگئی)۔" (مکاشفۃ القلوب، الباب الثامن فی التوبۃ، ص۲۹)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ دعوتِ اسلامی، دِینِ متین کی خدمت سر اَنْجام دینے کیلئے مُتعدَّد شُعبہ جات میں مدنی کام کررہی ہے، اِنہی میں سے ایک شُعْبہ "مجلس اِصْلاح برائے کھلاڑیان" بھی ہے۔

مجلس اِصْلاح برائے کھلاڑیان!

اَلْحَمْدُلِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ تبلیغِ قرآن وسُنَّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک دعوتِ اسلامی جہاں مُختلف شُعبہ جات میں خِدمتِ دین کا مدنی کام سر اَنجام دے رہی ہے، وہیں کھلاڑیوں کی اِصلاح وتَربِیَت کیلئے بھی ایک شُعبہ بنام "مجلس اِصلاح برائے کھلاڑیان" قائم کیا گیا ہے، جس کا بُنیادی مَقْصد کھیلوں سے مُنسلک لوگوں میں دعوتِ اسلامی کے مدنی پیغام کو عام کرنا اورانہیں دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے وابستہ کرتے ہوئے،اس مَدَنی مقصد "مجھے اپنی اورساری دُنیا کے لوگوں کی اِصلاح کی کوشش کرنی ہے۔اِنْ شَآءَاللہ عَزَّوَجَلَّ" کے مُطابِق زِنْدگی گُزارنے کا مدنی ذِہن دیناہے۔اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ اس شعبے کے ذِمہ داران کی اجتماعی واِنفرادی کوشش سے کھلاڑی بھی مدنی انعامات کے عامل، مدنی قافلوں کے مسافر، ہفتہ وار سُنّتوں بھرے اجتماع وہفتہ وار مدنی مذاکرے میں شرکت کی سعادت حاصل کرتے ہیں۔

اللہ کرم ایسا کرے تجھ پہ جہاں میں
اے دعوتِ اسلامی تیری دھوم مچی ہو

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

توبہ کے بعد کیا کرے؟

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! انسان جب گُناہوں سے توبہ کرلے تو اب اُسے چاہیے کہ سب سے پہلا کام یہ کرے کہ کسی طرح گُناہوں کی مَعرِفت حاصِل کرے، تاکہ مُستقبِل میں کسی قسم کے گُناہ کے اِرْتِکاب سے بچ سکے،اس کے لئے دعوتِ اسلامی کے اِشاعَتی اِدارے مکتبۃُ المدینہ کی مَطبوعہ کُتب مثلاً اِحیاءُ العلوم، منہاجُ العابدین، مکاشفۃُ القلوب اور جہنم میں لے جانے والے اعمال(جلد1،2) کا مُطالَعہ بھی بے حد مُفید ہے۔ پھر ان گُناہوں سے مکمل پرہیز کرے اور ہر اس کام سے بچنے کی کوشش

کرے، جو گُناہ کی طرف لے جانے والا ہو۔ اس کے علاوہ کثرت سے نیکیاں کرنے میں مَشغُول ہو جائے کہ نیکیوں کے نُور سے گُناہوں کی تاریکی جاتی رہتی ہے، جیسا کہ مدنی آقا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے بھی اسی طرف اِشارہ کرتے ہوئے فرمایا: "اِتَّبِعِ السَّیِّئَۃَ الْحَسَنَۃَ تَمْحُھَا گُناہ کے بعد نیکی کر لیا کرو، وہ اس کو مِٹا دے گی۔" (المسند للامام احمد بن حنبل، حدیث ابی ذر الغفاری، رقم ۲۱۴۶۰، ج۸، ص۹۲) ایک اور حدیثِ پاک میں ہے: "اس آدمی کی مثال جو پہلے بُرائیوں میں مَشغول تھا، پھر نیک اعمال کرنے لگا، اس شخص کی طرح ہے کہ جس کے بدن پر تنگ زِرّہ ہو، جو اس کی گردن گھُونٹ رہی ہو۔ پھر اس نے ایک نیک عمل کیا تو اس زِرّہ کا ایک حلقہ کُھل گیا۔ پھر دوسرا نیک کام کیا تو دوسرا حلقہ کُھل گیا (اور پھر نیک عمل کرتا چلا گیا) حتّٰی کہ وہ تنگ زرہ کُھل کر زمین پر آ گری۔" (المعجم الکبیر، رقم ۷۸۳، ج۱۷، ص۲۸۴)

کر کے توبہ میں پھر گناہوں میں
ہو ہی جاتا ہوں مُبتلا یا ربّ
طالبِ مغفرت ہوں یا اللہ
بخش حیدر کا واسطہ یا ربّ

(وسائلِ بخشش مُرمّم، ص79،80)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

توبہ پر اِستقامت کیسے پائیں؟

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اس بات میں کوئی شک نہیں کہ عبادات کی ادائیگی اور گُناہ سے بچنے پر اِستِقامَت اختیار کرنا، عُموماً دُشوار محسوس ہوتا ہے۔ لیکن یہ دُشواری اس وقت تک محسوس ہوتی

ہے ،جب تک ہمارے سامنے کوئی شخص انہیں اِستقامت سے اپنائے ہوئے نہ ہو۔ لہٰذا! اگر ہم تبلیغِ قرآن وسُنَّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے وابستہ ہو جائیں گے، تو ہمیں کثیر عاشقانِ رسول ایسے بھی نظر آئیں گے جو مدنی انعامات کے عاملین ہوں گے، مدنی قافلوں کے مسافرین ہوں گے، مدنی مذاکروں کے شائقین ہوں گے نیز اجتماعی طور پر عبادات پر اِستقامت پزیر ہوں گے، ان عاشقانِ رسول کی صحبت کی برکت سے ہم بھی گُناہوں سے بچنے میں کامیاب ہو جائیں گے۔ اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ

بیان کا خُلاصہ

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آج ہم نے سنا کہ سچّی توبہ یہ ہے کہ بندہ گناہ ترک کر دے، جب بندہ اپنے ربّ عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ میں سچّی توبہ کرتا ہے تو اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ اُس کا ہر نیک عمل قبول فرماتا ہے، اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ اُس کا ہر گناہ معاف فرما دیتا ہے، اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ جب بندے کی توبہ قبول فرماتا ہے تو اُس کے ہر گناہ کے بدلے میں جنّت میں اُس کے درجات بُلند فرماتا ہے، اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ سچّی توبہ کرنے والے کی ہر نیکی کے بدلے جنّتی محل عطا فرماتا ہے اور جنّتی حُوروں میں سے ایک حُور سے اُس کا نکاح فرما دیتا ہے۔

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اگر توبہ کرنے والا آیندہ اپنے آپ کو گناہوں سے بچتا دیکھے، دِل خوشی سے خالی ہو، بُرے لوگوں سے دُور رہے، تھوڑی دُنیا کو غنیمت جانے، آخرت کے عمل کو تھوڑا سمجھے۔ اگر توبہ کرنے والا ہر وقت اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کے فرامین کی بجا آوری کرے، زبان کی حفاظت کرے، ہر وقت شرمندگی محسوس کرے تو قوی اُمید ہے کہ اُس کی توبہ قبول ہو گئی۔

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! وہ نادان جو گناہوں پر قائم رہتے ہوئے توبہ کرتے ہیں، کان کھول کر

سُن لیں کہ ایسے شخص کو اللہ تعالیٰ سے ٹھٹھا(مذاق) کرنے والا کہا گیا ہے۔

اے اپنے ربِّ کریم عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ میں گناہوں پر نادم وشرمسار اسلامی بھائیو! سچّی توبہ کے بعد بُری صحبت ترک کردو، اچھا اور پاکیزہ مدنی ماحول اپناؤ تاکہ تمہیں اِستقامت عطا ہو۔ سچّی توبہ پر اِستقامت پانے کا ایک مدنی نُسخہ یہ بھی ہے کہ مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ کتاب "**توبہ کی رِوایات وحکایات**" کا مطالعہ کیا جائے تاکہ توبہ کرنے والوں کی حکایات کی برکات حاصل ہوں، سچّی توبہ پر اِستقامت پانے کا ایک مدنی نُسخہ یہ بھی ہے کہ ہفتہ وار سُنّتوں بھرے اجتماع میں پابندیِ وقت کے ساتھ اوّل تا آخر شرکت کی جائے، سچّی توبہ پر اِستقامت پانے کا ایک مدنی نُسخہ یہ بھی ہے کہ ہر ماہ کم از کم 3 دن کے مدنی قافلے میں سفر کیا جائے، سچّی توبہ پر اِستقامت پانے کا ایک مدنی نُسخہ یہ بھی ہے کہ مدنی چینل دیکھتے رہیں، سچّی توبہ پر اِستقامت پانے کا ایک مدنی نُسخہ یہ بھی ہے کہ ہفتہ وار مدنی مذاکرے میں اجتماعی یا اِنفرادی طور پر حاضری دی جائے، سچّی توبہ پر اِستقامت پانے کا ایک مدنی نُسخہ یہ بھی ہے کہ مدنی انعامات پر عمل کرکے روزانہ فکرِ مدینہ کی جائے، سچّی توبہ پر اِستقامت پانے کا ایک مدنی نُسخہ یہ بھی ہے کہ مدرسۃ المدینہ بالغان میں شرکت کی جائے، سچّی توبہ پر اِستقامت پانے کا ایک زبردست مدنی نُسخہ یہ بھی ہے کہ کسی جامع شرائط پیر کی بیعت کی جائے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بیان کو اِختتام کی طرف لاتے ہوئے سُنَّت کی فضیلت اور چند سُنّتیں اور آداب بیان کرنے کی سعادَت حاصِل کرتا ہوں۔ تاجدارِ رسالت، شَہَنشاہِ نُبُوَّت، مُصطَفٰے جانِ رَحمت، شَمعِ بزمِ ہدایت، نَوشَۂ بزمِ جنَّت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ جنَّت نشان ہے: جس نے

میری سُنَّت سے مَحَبَّت کی اُس نے مجھ سے مَحَبَّت کی اور جس نے مجھ سے مَحَبَّت کی وہ جنَّت میں میرے ساتھ ہو گا۔(ابنِ عَساکِر ج۹ص۳۴۳)

سینہ تری سُنَّت کا مدینہ بنے آقا

جنَّت میں پڑوسی مجھے تم اپنا بنانا

عِمامہ شریف کی سُنّتیں اور آداب

آیئے! شَیخِ طریقت، امیرِ اَہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے رسالے ''**163 مَدَنی پھول**'' سے عمامہ شریف باندھنے کی سُنّتیں اور آداب سنتے ہیں۔ پہلے دو(2) فرامینِ مُصطفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم مُلاحظہ ہوں: ''عمامے کے ساتھ دو(2) رَکعت نَمازبغیر عمامے کی ستر (70) رَکعتوں سے اَفضل ہیں۔''[1] ''ٹوپی پر عمامہ ہمارے اور مُشرِکین کے درمیان فرق ہے ہر پیچ پر کہ مسلمان اپنے سر پر دے گا اس پر روزِ قِیامت ایک نور عطا کیا جائے گا۔''[2] ❀عِمامہ قبلہ رُو کھڑے کھڑے باندھئے۔[3] ❀عمامے میں سنّت یہ ہے کہ ڈھائی گز سے کم نہ ہو، نہ چھ(6) گز سے زیادہ اور اس کی بندِش گنبد نُما ہو۔[4] ❀رومال اگر بڑا ہو کہ اتنے پیچ آسکیں جو سر کو چھپالیں تو وہ عمامہ ہی ہو گیا اور چھوٹا رومال جس سے صرف دو(2) ایک(1) پیچ آسکیں لپیٹنا مکروہ ہے۔[5] ❀عمامے کو جب از سرِ نو باندھنا ہو تو جس طرح لپیٹا

1...فِرْدَوْس الاخْبار، ۲/۲۶۵، حدیث:۳۲۳۳

2...جامع صغیر لِلسُّیُوطِی، ص۳۵۳، حدیث:۵۷۲۵

3...کَشْفُ الاِلْتِباس فِی اسْتِحْبابِ اللِّباس، ص۳۸

4...فتاویٰ رضویہ، ۲۲/۱۸۶

5...فتاویٰ رضویہ، ۷/۲۹۹

ہے اسی طرح کھولے اور یک بارگی زمین پر نہ پھینک دے۔[1] ❀اگر ضرورتاً اُتارا اور دوبارہ باندھنے کی نیّت ہوئی تو ایک ایک پیچ کھولنے پر ایک ایک گُناہ مٹایا جائے گا۔[2] عِمامے کے پانچ (5) طِبّی فوائد مُلاحَظہ ہوں: ❀ننگے سر رہنے والوں کے بالوں پر سردی گرمی اور دھوپ وغیرہ براہِ راست اثر انداز ہوتی ہے اِس سے نہ صِرف بال بلکہ دِماغ اور چہرہ بھی مُتاثِّر ہوتا ہے اور صحّت کو نقصان پہنچ سکتا ہے۔ لہٰذا اتباعِ سنت کی نیّت سے عمامہ شریف باندھنے میں دونوں جہانوں میں عافیّت ہے۔ ❀طبّی تحقیق کے مطابِق دردِ سر کیلئے عِمامہ شریف پہننا بَہُت مفید ہے۔ ❀عمامہ شریف سے دماغ کو تقویت ملتی اور حافِظہ مضبوط ہوتا ہے۔ ❀عمامہ شریف باندھنے سے دائمی نَزلہ نہیں ہوتا یا ہوتا بھی ہے تو اس کے اثرات کم ہوتے ہیں۔ ❀عمامہ شریف کا شملہ نچلے دھڑ کے فالج سے بچاتا ہے کیوں کہ شملہ حرام مغز کو موسِمی اثرات مَثَلاً سردی گرمی وغیرہ سے تحفُّظ فراہم کرتا ہے۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

ہزاروں سُنَّتیں سیکھنے کے لئے مکتبۃُ المدینہ کی مَطبوعہ دو(2) کتب (۱) 312 صفحات پر مُشتمل کتاب "بہارِ شریعت" حصّہ 16 اور (۲) 120 صفحات کی کتاب "سُنَّتیں اورآداب" ہدیّۃً حاصل کیجئے اور پڑھئے۔ سُنَّتوں کی تربیت کا ایک بہترین ذَرِیعہ دعوتِ اسلامی کے مَدَنی قافلوں میں عاشِقانِ رسول کے ساتھ سنتوں بھرا سفر بھی ہے۔

لوٹنے رَحمتیں قافلے میں چلو ہوں گی حل مشکلیں قافلے میں چلو

1…فتاویٰ ھندیۃ، ۵/ ۳۳۰

2…فتاویٰ رضویہ، ۶/ ۲۱۴ ملخصاً

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْم ط بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم ط

اَلصَّلٰوةُ وَ السَّلَامُ عَلَیْكَ یَا رَسُوْلَ اللّٰه وَعَلٰی اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ یَا حَبِیْبَ اللّٰه

اَلصَّلٰوةُ وَ السَّلَامُ عَلَیْكَ یَا نَبِیَّ اللّٰه وَعَلٰی اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ یَا نُوْرَ اللّٰه

نَوَیْتُ سُنَّتَ الاعْتِکَاف (ترجمہ: میں نے سنّتِ اعتکاف کی نیّت کی)

جب بھی مسجد میں داخِل ہوں، یاد آنے پر نفلی اِعْتِکاف کی نِیَّت فرما لیا کریں، جب تک مسجد میں رہیں گے، نفلی اِعْتِکاف کا ثواب حاصِل ہوتا رہے گا اور ضِمناً مسجد میں کھانا، پینا بھی جائز ہو جائے گا۔

دُرُود شریف کی فضیلت

رسولِ اکرم، نورِ مُجَسَّم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ رحمت نشان ہے: ثَلَاثَةٌ یَوْمَ الْقِیَامَةِ تَحْتَ عَرْشِ اللّٰهِ یَوْمَ لَا ظِلَّ اِلَّا ظِلُّهٗ یعنی قیامت کے روز جبکہ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کے عرش کے سِوا کوئی سایہ نہ ہو گا، تین(3) شخص اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کے عرش کے سائے میں ہوں گے۔ عرض کی گئی، یا رسولَ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! وہ کون لوگ ہوں گے؟ ارشاد فرمایا: (1) مَنْ فَرَّجَ عَنْ مَکْرُوْبِ اُمَّتِیْ جس نے میرے کسی اُمّتی کی پریشانی دُور کی ہو گی (2) وَمَنْ اَحْیَا سُنَّتِیْ جس نے میری سُنّت کو زندہ کیا ہو گا، (3) وَمَنْ اَکْثَرَ الصَّلَاةَ عَلَیَّ اور جس نے مجھ پر کثرت سے دُرود شریف پڑھے ہوں گے۔[1]

اپنے خَطا واروں کو اپنے ہی دامَن میں لو کون کرے یہ بَھلا تم پہ کروڑوں دُرُود

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

---

[1] . . . بستان الواعظین، مجلس فی قوله تعالی ان اللّٰه وملٰئکته...الخ، ص ۲۶۱-۲۶۰، رقم: ۱۷

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! حُصُولِ ثواب کی خاطِر بَیان سُننے سے پہلے اَچّھی اَچّھی نِیّتیں کر لیتے ہیں۔ فَرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم "نِیَّۃُ الْمُؤْمِنِ خَیْرٌ مِّنْ عَمَلِہٖ" مُسلمان کی نِیَّت اُس کے عَمَل سے بہتر ہے۔[1]

دو مَدَنی پھول: (۱) بِغیر اَچّھی نِیَّت کے کسی بھی عملِ خَیر کا ثواب نہیں مِلتا۔

(۲) جِتنی اَچّھی نِیّتیں زِیادہ، اُتنا ثواب بھی زِیادہ۔

بَیان سُننے کی نِیّتیں

نگاہیں نیچی کئے خُوب کان لگا کر بَیان سُنُوں گا۔ ❀ ٹیک لگا کر بیٹھنے کے بجائے عِلْمِ دِیْن کی تَعْظِیم کی خاطِر جہاں تک ہو سکا دو زانو بیٹھوں گا۔ ❀ ضَرورَتاً سِمَٹ سَرَک کر دوسرے کے لئے جگہ کُشادہ کروں گا۔ ❀ دھکّا وغیرہ لگا تو صبر کروں گا، گُھورنے، جِھڑکنے اور اُلجھنے سے بچوں گا۔ ❀ صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْبِ، اُذْکُرُوا اللّٰہَ، تُوبُوْا اِلَی اللّٰہِ وغیرہ سُن کر ثواب کمانے اور صدا لگانے والوں کی دل جُوئی کے لئے بُلند آواز سے جواب دوں گا۔ ❀ بَیان کے بعد خُود آگے بڑھ کر سَلام و مُصَافَحَہ اور اِنْفِرادی کوشش کروں گا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

بَیان کرنے کی نِیّتیں

میں بھی نِیَّت کرتا ہوں ❀ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رِضا پانے اور ثواب کمانے کیلئے بَیان کروں گا۔ ❀ دیکھ کر بَیان کروں گا ❀ پارہ 14، سُوْرَۃُ النَّحْل، آیت 125: ﴿اُدْعُ اِلٰى سَبِیْلِ رَبِّكَ بِالْحِكْمَةِ وَ الْمَوْعِظَةِ الْحَسَنَةِ﴾ (تَرْجَمۂ کنزالایمان: اپنے رَبّ کی راہ کی طرف بُلاؤ پکّی تدبیر اور اَچّھی نصیحت سے) اور بُخاری شریف (حدیث 3461)

---

[1] ... معجم کبیر، سهل بن سعد الساعدی... الخ، ۶/۱۸۵، حدیث: ۵۹۴۲

میں وارِد اِس فرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم: ”بَلِّغُوْا عَنِّیْ وَلَوْ اٰیَةً“[1] یعنی پہنچا دو میری طرف سے اگرچِہ ایک ہی آیت ہو“ میں دیئے ہوئے اَحکام کی پَیروی کروں گا۔ ❀ نیکی کا حکم دوں گا اور بُرائی سے مَنْع کروں گا۔ ❀ اَشْعار پڑھتے نیز عَرَبی، اَنگریزی اور مُشْکِل اَلْفَاظ بولتے وَقْت دل کے اِخْلَاص پر تَوَجُّہ رکھوں گا یعنی اپنی عِلْمِیَّت کی دھاک بِٹھانی مَقْصُود ہوئی تو بولنے سے بچوں گا۔ ❀ مَدَنی قافلے، مَدَنی انعامات، نیز عَلاقائی دَوْرَہ، برائے نیکی کی دعوت وغیرہ کی رَغْبَت دِلاؤں گا۔ ❀ قَہْقَہہ لگانے اور لگوانے سے بچوں گا۔ ❀ نظر کی حِفَاظَت کا ذِہْن بنانے کی خاطر حَتَّی الْاِمْکان نگاہیں نیچی رکھوں گا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

اندھے، گنجے اور کوڑھی کا امتحان

دعوتِ اسلامی کے اِشاعتی اِدارے مکتبۃُ المدینہ کی مطبوعہ، 412 صفحات پر مشتمل کتاب ”**عُیُوْنُ الحکایات**“ جلد 1 کے صفحہ نمبر 210 پر صحیح بُخاری شریف کے حوالے سے ایک رِوایت نقل ہے:

نبیِ کریم، رءُوْفٌ رَّحیم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا کہ بنی اسرائیل میں تین (3) آدمی تھے اُن میں سے ایک بَرَص (یعنی خون کی خرابی کی وجہ سے جسم پر پڑنے والے سفید دھبّوں) کا مریض، دوسرا گنجا، اور تیسرا اندھا تھا۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے اُن کی آزمائش کیلئے (انسانی صُورت میں) ایک فِرِشتے کو باری باری اُن کے پاس بھیجا۔ سب سے پہلے وہ بَرَص (یعنی کوڑھ) والے مریض کے پاس آیا اور اُس سے پُوچھا: تجھے سب سے زیادہ کون سی چیز پسند ہے؟ اس نے کہا: مجھے اچھی رنگت اور خُوبصُورت جِلد پسند ہے کیونکہ (اِن سفید دھبّوں اور خراب جلد کی وجہ سے) لوگ مجھ سے نفرت کرتے ہیں۔ چُنانچہ فِرِشتے نے اُس کے جسم پر ہاتھ پھیرا تو اُس کی

---

[1] ... بخاری، کتاب احادیث الانبیاء، باب ماذکر عن بنی اسرائیل، ۲/۴۶۲، حدیث: ۳۴۶۱

وہ بیماری ختم ہو گئی نیز اُس کی رنگت اچھی اور جِلد خُوبصُورت ہو گئی۔ فِرِشتے نے پھر اُس سے پُوچھا: تجھے کون سامال زیادہ پسند ہے ؟ اُس نے کہا: مجھے اونٹ پسند ہے۔ اُسی وقت اُسے ایک حاملہ اونٹنی دے دی گئی اور فِرِشتے نے دُعا دی: اللہ عَزَّوَجَلَّ تجھے اِس میں برکت دے۔ اِس کے بعد وہ فِرِشتہ گنجے کے پاس آیا اور اُس سے پُوچھا: تجھے کیا چیز سب سے زیادہ پسند ہے ؟ اُس نے کہا: مجھے خُوبصُورت بال زیادہ پسند ہیں اور میں چاہتا ہوں کہ میرا یہ گنج پن ختم ہو جائے، کیونکہ اِس کی وجہ سے لوگ مجھے ناپسند کرتے ہیں۔ فِرِشتے نے اُس پر ہاتھ پھیرا تو اُس کا گنج پن ختم ہو گیا اور اُسے خُوبصُورت بال عطا کر دیئے گئے، پھر فِرِشتے نے اُس سے پُوچھا: تجھے کون سامال زیادہ پسند ہے؟ اُس نے کہا: مجھے گائے بہت پسند ہے۔ چُنانچہ اُسے ایک حاملہ گائے دے دی گئی اور فِرِشتے نے اُس کے لئے بھی دُعا کی کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ تیرے لئے اِس میں برکت دے۔ آخر میں وہ فِرِشتہ اندھے کے پاس آیا اور اُس سے بھی پُوچھا کہ تجھے کیا چیز سب سے زیادہ پسند ہے؟ اُس نے کہا: مجھے یہ پسند ہے کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ مجھے بینائی عطا کر دے تاکہ میں لوگوں کو دیکھ سکوں۔ فِرِشتے نے اُس پر ہاتھ پھیرا تو اللہ عَزَّوَجَلَّ نے اُسے بینائی عطا فرما دی۔ پھر اُس سے پُوچھا: تجھے کون سامال زیادہ پسند ہے؟ اُس نے کہا: بکریاں۔ چُنانچہ اُسے ایک گابھن بکری دے دی گئی۔ اب اونٹنی، گائے اور بکری نے بچے دینا شروع کئے اور کچھ ہی عرصے میں ان تینوں کے جانوروں میں اتنا اِضافہ ہو گیا کہ ایک کے اونٹوں، دُوسرے کی گائے اور تیسرے کی بکریوں سے ایک ایک میدان بھر گیا۔ پھر فِرِشتہ اُس بَرَص (یعنی کوڑھ) کے مَرَض والے کے پاس اُس کی پہلی صُورت یعنی بَرَص کی حالت میں آیا اور اس سے کہا: میں ایک غریب و مسکین ہوں، اور میرا زادِ راہ ختم ہو گیا ہے واپس جانے کی کوئی صُورت نظر نہیں آتی، مگر اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رحمت سے اُمّید ہے اور مَیں تیری مَدَد کا طَلَب گار ہوں۔ جس ذات نے تجھے خُوبصُورت رنگت وجِلد

اور اِس قدر مال عطا کیا ہے، میں تجھے اس کا واسطہ دیتا ہوں کہ مجھے ایک اُونٹ دے دے تاکہ میں اپنی منزل تک پہنچ سکوں۔ یہ سُن کر اُس شخص نے اِنکار کرتے ہوئے کہا کہ مجھ پر تو پہلے ہی بہت ساری ذِمّے داریاں اور حُقُوق ہیں۔ فِرِشتے نے کہا: مجھے ایسا لگتا ہے کہ میں تجھے جانتا ہوں، کیا تُو وہی نہیں جس کو بَرَص کی بیماری لاحق تھی اور لوگ تجھ سے نفرت کِیا کرتے تھے اور تُو فقیر و محتاج تھا، پھر اللہ عَزَّوَجَلَّ نے تجھے مال عطا کِیا۔ اُس نے کہا: مجھے تو یہ سارا مال وِراثت میں مِلا ہے اور نسل دَر نسل یہ مال مجھ تک پہنچا ہے۔ فِرِشتے نے کہا: اگر تُو اپنی اِس بات میں جُھوٹا ہے تو اللہ عَزَّوَجَلَّ تجھے ویسا ہی کر دے جیسا تُو پہلے تھا۔ پھر وہ فِرِشتہ گنجے کے پاس اُس کی پہلی صُورت میں آیا اور اُس سے بھی وہی بات کہی جو بَرَص والے سے کہی تھی۔ اس نے بھی بَرَص والے کی طرح جواب دِیا۔ فِرِشتے نے کہا: اگر تُو اپنی بات میں جُھوٹا ہے تو اللہ عَزَّوَجَلَّ تجھے تیری پہلے والی حالت پر لوٹا دے۔ پھر فِرِشتہ اندھے کے پاس اُس کی پہلے والی حالت میں آیا اور کہا: میں ایک مسکین و مسافر ہوں اور میرا زادِ راہ ختم ہو چکا ہے۔ ایسی حالت میں اپنی منزل تک نہیں پہنچ سکتا، مگر اللہ عَزَّوَجَلَّ کی ذات سے اُمّید ہے اور اس کے بعد مجھے تیرا آسرا ہے۔ میں اُسی ذات کا واسطہ دے کر تجھ سے سوال کرتا ہوں، جس نے تجھے آنکھیں عطا فرمائیں کہ مجھے ایک بکری دے دے تاکہ میں اپنی منزل تک پہنچ سکوں۔ تو وہ کہنے لگا: واقعی میں پہلے اندھا تھا، اللہ عَزَّوَجَلَّ نے مجھے آنکھیں عطا فرمائیں اور غریب تھا، اللہ عَزَّوَجَلَّ نے مجھے غنی کر دِیا، تُو جتنا چاہے اِس مال میں سے لے لے اور جتنا چاہے چھوڑ دے۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی قسم! تُو جتنا مال اللہ عَزَّوَجَلَّ کی خاطر لینا چاہے لے لے، مَیں تجھے مَشَقَّت میں نہ ڈالوں گا (یعنی منع نہ کروں گا)۔ یہ سُن کر فِرِشتے نے کہا: تیرا مال تجھے مُبارک ہو، یہ سارا مال تُو اپنے پاس ہی رکھ۔ تم تینوں کا اِمتحان لیا گیا تھا، تیرے

لئے اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رضا ہے اور تیرے دونوں دوستوں (یعنی کوڑھی اور گنجے) کے لئے اللہ عَزَّوَجَلَّ کی ناراضی ہے۔[1]

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بیان کردہ حکایت سے جہاں یہ معلوم ہوا کہ ضرورت مندوں کی مَدَد کرنا اور اللہ عَزَّوَجَلَّ کے عطا کردہ مال سے اُن کی ضرورتیں پوری کرنا، رِضائے الٰہی کا ذریعہ ہے، وہیں یہ بھی معلوم ہوا کہ باوجودِ قُدرت صَدَقہ و خَیرات بالخُصوص صَدَقاتِ واجبہ مثلاً زکوۃ وفِطرہ وغیرہ نہ دینے میں اللہ عَزَّوَجَلَّ کی ناراضی اور اُس کی عطا کردہ نعمتوں کی ناشُکری ہے۔ لہٰذا ہمیں صَدَقاتِ واجبہ کی اَدائیگی کے ساتھ ساتھ نفلی طور پر بھی خُوب خُوب صَدَقہ و خَیرات کرتے رہنا چاہئے۔

دولتِ دُنیا سے بے رَغبت مجھے کر دیجئے
میری حاجت سے مجھے زائد نہ کرنا مالدار

(وسائلِ بخشش مُرمّم، ص218)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! امیرِ اہلسنّت، بانیِ دعوتِ اسلامی، حضرت علامہ مولانا ابوبلال محمد الیاس عطار قادِری رضوی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کی مدنی سوچ پر قُربان جائیے کہ بارگاہِ رِسالت میں عرض کر رہے ہیں کہ مجھے دُنیا کی دولت سے بے رَغبت کر دیجئے اور میری حاجت سے زائد مجھے مال عطا نہ کیجئے، سُبحان اللہ عَزَّوَجَلَّ، آیئے! ہم بھی بارگاہِ رِسالت میں عرض کرتے ہیں کہ آقا!

دولتِ دُنیا سے بے رَغبت مجھے کر دیجئے
میری حاجت سے مجھے زائد نہ کرنا مالدار

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

---

[1] ... بخاری، کتاب احادیث الانبیاء، باب حدیث ابرص واعمی... الخ، ۲/۴۶۳، حدیث: ۳۴۶۴

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! یاد رکھئے کہ کوئی بھی مُلک خواہ مَعاشی طور پر کتنا ہی تَرَقّی یافتہ کیوں نہ ہو، لیکن عام طور پر اُس میں لوگوں کا ایک ایسا طبقہ بھی ہوتا ہے جو مُختلف وُجُوہات کے باعث غُربت واَفلَاس کا شِکار ہوتا ہے۔ ایسے لوگوں کی کَفالَت کی ذِمّے داری، اللہ عَزَّوَجَلَّ نے صاحبِ حَیثِیَّت اَفراد کے سِپُرد کی ہے۔ چُنانچہ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے مالدار مسلمانوں پر زکوٰۃ فرض کی، تاکہ وہ اپنی زکوٰۃ کے ذریعے مُعَاشرے کے کمزور اور نادار طبقے کی مَدَد کریں اور دولت چند لوگوں کی مُٹھیوں میں قید ہونے کے بجائے مُعاشرے کے ستائے ہوئے غریب اَفراد تک بھی پہنچتی رہے، تاکہ مُعَاشرے میں مَعَاشی توازُن کی فضا قائم ہو۔

یاد رہے کہ اگر اللہ عَزَّوَجَلَّ چاہتا تو سب کو دولت مند بنا دیتا اور کوئی بھی شخص غریب نہ ہوتا، لیکن اُس نے اپنی مَشِیَّت سے کسی کو اَمیر بنایا تو کسی کو غریب تاکہ اَمیر کو اس کی دولت اور غریب کو اس کی غُربت کے سبب آزمائے۔ جیسا کہ پارہ 8 سورۃُ الاَنعام کی آیت نمبر 165 میں ارشادِ خُداوندی عَزَّوَجَلَّ ہے

وَ هُوَ الَّذِیْ جَعَلَكُمْ خَلٰٓىِٕفَ الْاَرْضِ وَ رَفَعَ بَعْضَكُمْ فَوْقَ بَعْضٍ دَرَجٰتٍ لِّیَبْلُوَكُمْ فِیْ مَاۤ اٰتٰىكُمْؕ (پ۸، الانعام:۱۶۵)

تَرجَمۂ کنزالایمان: اور وہی ہے جس نے زمین میں تمہیں نائب کِیا اور تم میں ایک کو دوسرے پر درجوں بلندی دی کہ تمہیں آزمائے اُس چیز میں جو تمہیں عطا کی۔

صدرُ الْاَفَاضِل حضرت علّامہ مولانا سَیِّد مُفتی محمد نعیمُ الدّین مُراد آبادی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اس آیت کے تحت تحریر فرماتے ہیں: یعنی آزمائش میں ڈالے کہ تم نعمت و جاہ و مال پا کر کیسے شُکر گُزار رہتے ہو اور باہم ایک دوسرے کے ساتھ کس قسم کے سُلوک کرتے ہو۔[1]

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بیان کردہ آیتِ مُبارکہ اور اِس کی تفسیر سے معلوم ہوا کہ دُنیا

---

[1] . . . خزائن العرفان، پ۸، الانعام، تحت الآیۃ:۱۶۵، ص ۲۸۵

دارُالامتحان (یعنی آزمائش کا گھر) ہے، یہاں کسی کو نعمتوں اور عطاؤں کے ذریعے آزمایا جارہا ہے، تو کسی کو ان چیزوں سے محروم کرکے آزمائش میں ڈالا جاتا ہے کہ نعمتیں ملنے پر کون کس انداز میں شکریا ناشُکری کرتا ہے اور نعمتیں نہ ملنے پر کون کس طرح صبر یا بے صبری سے کام لیتا ہے، لہٰذا ہمیں چاہئے کہ ہر حال میں صبر و شکر سے کام لیتے ہوئے شرعی اَحکامات پر عمل کے ساتھ ساتھ خُوش دِلی کے ساتھ بکثرت صَدَقہ و خَیْرات کِیا کریں اور اپنی آخرت کے لئے اَجر وثَواب کا ذَخِیْرہ اِکٹھا کرنے میں مصروف رہیں۔ قرآنِ کریم میں مختلف مقامات پر صَدَقہ و خَیْرات کرنے کی ترغیب و تاکید بیان کی گئی ہے، جیسا کہ پارہ 27 سورۃُ الحدید کی آیت نمبر 10 میں ارشادِ خداوندی ہے:

وَمَا لَكُمْ اَلَّا تُنْفِقُوْا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ وَلِلّٰهِ مِیْرَاثُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ (پ۲۷، الحدید:۱۰) تَرْجَمۂ کنزالایمان: اور تمہیں کیا ہے کہ اللہ کی راہ میں خرچ نہ کروحالانکہ آسمانوں اور زمین سب کا وارث اللہ ہی ہے۔

"سب کا وارث اللہ عَزَّوَجَلَّ ہی ہے" اس کی وضاحت کرتے ہوئے صدرُ الْاَفاضِل حضرت علّامہ مولانا سَیِّد مفتی محمد نعیمُ الدّین مُراد آبادی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: تم ہلاک ہو جاؤ گے اور مال اسی کی مِلک میں رہ جائیں گے اور تمہیں خرچ کرنے کا ثواب بھی نہ ملے گا اور اگر تم خُدا کی راہ میں خرچ کرو تو ثواب بھی پاؤ۔[1] اسی طرح ایک اور مقام پر صَدَقے کی ترغیب دیتے ہوئے فرمایا گیا:

لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتّٰى تُنْفِقُوْا مِمَّا تُحِبُّوْنَ ؕ وَمَا تُنْفِقُوْا مِنْ شَیْءٍ فَاِنَّ اللّٰهَ بِهٖ عَلِیْمٌ ﴿۹۲﴾ (پ۴، اٰلِ عمران:۹۲) تَرْجَمۂ کنزالایمان: تم ہرگز بھلائی کو نہ پہنچو گے جب تک راہِ خدا میں اپنی پیاری چیز نہ خَرچ کرو اور تم جو کچھ خَرچ کرو اللہ کو معلوم ہے۔

---

[1] ... خزائن العرفان، پ۲۷، الحدید، تحت الآیۃ:۱۰

صدرُ الْاَفاضِل حضرت علّامہ مولانا سَیِّد مفتی محمد نعیمُ الدین مُراد آبادی عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللّٰہِ الْھَادِی اس آیت کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ حضرت ابنِ عُمَر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُمَا نے فرمایا کہ یہاں خَرْچ کرنا عام ہے، تمام صَدَقات کا یعنی واجِبہ ہوں یا نافِلہ سب اِس میں داخل ہیں۔ حسن کا قول ہے کہ جو مال مُسلمانوں کو مَحبُوب ہو اور اُسے رضائے الٰہی کے لئے خَرْچ کرے، وہ اس آیت میں داخل ہے، خواہ ایک کھجور ہی ہو۔

(حضرتِ سَیِّدُنا) عمر بن عبدُ العزیز (رَحمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ) شَکَر کی بوریاں خرید کر صَدَقہ کرتے تھے، اُن سے کہا گیا: اِس کی قیمت ہی کیوں نہیں صَدَقہ کر دیتے؟ فرمایا: شَکَر مجھے مَحبُوب و مَرغُوب ہے، یہ چاہتا ہوں کہ راہِ خدا میں پیاری چیز خَرْچ کروں۔ (1)

میں سب دولت رہِ حق میں لُٹا دُوں
شہا ایسا مجھے جذبہ عطا ہو

(وسائلِ بخشش مُرمّم، ص316)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے کہ خُود اللہ عَزَّوَجَلَّ ہمیں اپنا مَحبُوب ترین مال اپنی راہ میں خَرْچ کرنے کی ترغیب اِرْشاد فرما رہا ہے، لہٰذا ہمیں چاہئے کہ کَنجُوسی سے کام لینے کے بجائے، دل کھول کر صَدَقہ و خَیرات کِیا کریں۔ ظاہر ہے کہ ہمارے پاس جو کچھ بھی ہے، وہ اللہ عَزَّوَجَلَّ ہی کا دِیا ہوا ہے، لہٰذا اُسی کے دیئے ہوئے مال میں سے اُسی کی رِضا کیلئے صَدَقہ کرنا، یقیناً نعمتوں میں مزید اضافے کا باعث ہو گا، جبکہ اس کے برعکس قُدرت کے باوُجُود صَدَقہ و خَیرات سے ہاتھ روک لینا، اللہ عَزَّوَجَلَّ کی طرف سے ملنے

[1] ... تفسیر مدارک، اٰل عمران، تحت الآیۃ: ۹۲، ص ۱۷۲

والی نعمتوں سے مَحْرومی کا سبب بھی بن سکتا ہے۔

حضرت اَسْماء بِنْتِ ابو بکر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا سے مروی ہے، فرماتی ہیں کہ مُحَمَّد رسولُ اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے مجھ سے فرمایا: ہاتھ نہ روکو، ورنہ تم سے بھی روک لیا جائے گا۔ (1)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! مال یقیناً اللہ عَزَّوَجَلَّ کی ایک نہایت ہی عظیمُ الشان نعمت ہے، لہٰذا جسے اللہ تعالیٰ نے مال و دولت کی نعمت سے سرفراز فرمایا ہے، اسے چاہئے کہ وہ اس نعمت کی قدر کرتے ہوئے اسے بِلا ضرورت جمع کرکے نہ رکھے اور نہ ہی فضول کاموں میں ضائع کرے، بلکہ اپنے ماں باپ، بیوی بچّوں، بہن بھائیوں، رشتے داروں، غریبوں، مِسکینوں اور محتاجوں پر جائز طریقے سے خرچ کرکے صدقہ و خَیرات کے فوائد و ثَمرات حاصل کرنے کی بھرپور کوشش کرے، کیونکہ جو شخص مال کو اِخلاص کے ساتھ نیکی کے کاموں میں خرچ کرتا ہے، اُس کی دُنیا و آخرت سنور جاتی ہے، ایسا بندہ اللہ عَزَّوَجَلَّ اور اُس کے مدنی حبیب صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا محبوب اور ثوابِ آخرت کا حقدار قرار پاتا ہے۔ قرآنِ کریم کے علاوہ احادیثِ مُبارکہ میں بھی کئی مقامات پر صَدَقہ و خَیرات کی ترغیبیں اور فضائل بیان کئے گئے ہیں۔ آیئے! بطورِ ترغیب اس ضمن میں 5 احادیثِ مبارکہ سُنتے ہیں:

1. رَبّ عَزَّوَجَلَّ فرماتا ہے: اے ابنِ آدم! اپنے خزانے میں سے میرے پاس کچھ جمع کر دے، نہ جلے گا، نہ ڈوبے گا، نہ چوری کیا جائے گا۔ میں اُس وقت تجھے پورا بدلہ دوں گا، جب تو اُس کا زیادہ ضرورت مند ہو گا۔ (2)
2. بَاكِرُوْا بِالصَّدَقَةِ فَاِنَّ الْبَلَآءَ لَا يَتَخَطَّى الصَّدَقَةَ یعنی صبح کا آغاز صَدَقے سے کِیا کرو، کیونکہ

---

[1] ... بخاری، کتاب الزکوۃ، باب التحریض علی الصدقة، ۱/۴۸۳، حدیث: ۱۴۳۳

[2] ... شعب الأيمان، باب في الزكاة، التحريض على صدقة التطوع، ۳/۲۱۱، حديث: ۳۳۴۲

مُصیبت صَدَقے سے آگے قدم نہیں بڑھاتی۔[1]

3. اِنَّ صَدَقَةَ الْمُسْلِمِ تَزِيْدُ فِي الْعُمُرِ وَتَمْنَعُ مِيْتَةَ السُّوْءِ وَيُذْهِبُ اللهُ الْكِبْرَ وَالْفَخْرَ یعنی بے شک مسلمان کا صَدَقہ عُمر بڑھاتا اور بُری مَوت کو دُور کرتا ہے اور اللہ عَزَّوَجَلَّ (اس کی برکت سے صَدَقہ دینے والے سے) تکبُّر وتفاخُر (بڑائی اور فخر کرنے کی بُری عادت) کو دُور کر دیتا ہے۔[2]

4. اِنَّ الصَّدَقَةَ لَتُطْفِئُ عَنْ اَهْلِهَا حَرَّ الْقُبُوْرِ وَاِنَّمَا يَسْتَظِلُّ الْمُؤْمِنُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فِيْ ظِلِّ صَدَقَتِهٖ یعنی بے شک صَدَقہ کرنے والوں کو صَدَقہ قبر کی گرمی سے بچاتا ہے اور بِلاشُبہ مسلمان، قیامت کے دن اپنے صَدَقے کے سائے میں ہو گا۔[3]

5. اِنَّهَا حِجَابٌ مِّنَ النَّارِ لِمَنِ احْتَسَبَهَا يَبْتَغِيْ بِهَا وَجْهَ اللهِ ، جو اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رِضا کی خاطِر صَدَقہ کرے، تو وہ صَدَقہ اُس کے اور دوزخ کے درمیان رُکاوٹ بن جاتا ہے۔[4]

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آپ نے مُلاحظہ فرمایا کہ صَدَقہ، مصیبت وبَلا کو روک دیتا ہے، صَدَقہ عمر کو بڑھاتا ہے، صَدَقہ بُری موت کو دُور کرتا ہے، صَدَقہ تکبُّر کو دُور کرتا ہے، صَدَقہ فخر کو دُور کرتا ہے، صَدَقہ قبر کی گرمی بُجھاتا ہے، صَدَقہ قِیامت کے دن سایہ ہو گا، صَدَقہ دوزخ کے عذاب سے بچائے گا۔

دے نَزْع و قبر و حشر میں ہر جا اَمان اور
دوزخ کی آگ سے بچا یا ربِّ مُصطفٰے

---

1 ... شعب الایمان، باب الزکاۃ، التحریض علی صدقۃ التطوع، ۳/۲۱۴، حدیث: ۳۳۵۳

2 ... مجمع الزوائد، کتاب الزکاۃ، باب فضل الصدقہ، ۳/۲۸۴، حدیث: ۴۶۰۹

3 ... شعب الایمان، باب الزکاۃ، التحریض علی صدقۃ التطوع، ۳/۲۱۲، حدیث: ۳۳۴۷

4 ... مجمع الزوائد، کتاب الزکاۃ، باب فضل الصدقہ، ۳/۲۸۶، حدیث: ۴۶۱۷

(وسائلِ بخشش مُرمّم، ص132)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ہمارے اسلاف و بُزرگانِ دین میں صَدَقہ و خَیرات کا جذبہ اِس قدر کُوٹ کُوٹ کر بھرا ہوا تھا کہ بسا اَوقات تو وہ مُبارک ہستیاں اپنی ضروریات کو اپنے مسلمان بھائی کی ضرورت پر قُربان کر دِیا کرتی تھیں۔ آیئے ترغیب کے لئے ایک عظیمُ الشان واقعہ سُنتے ہیں چُنانچہ

بے مِثال تَوَکُّل اور لاجواب صَدَقہ

اُمُّ المؤمنین، حضرتِ سَیِّدَتُنا عائشہ صِدّیقہ، طَیِّبَہ، طاہرہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھَا سے مروی ہے کہ ایک مسکین نے آپ سے سوال کیا جبکہ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھَا روزے سے تھیں اور گھر میں سِوائے ایک روٹی کے کچھ نہ تھا۔ آپ نے اپنی باندی سے فرمایا: اِسے وہ روٹی دے دو، تو باندی نے کہا: آپ کی اِفْطاری کیلئے اس کے سِوا کچھ نہیں، حضرت سیّدَتُنا عائشہ صِدّیقہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھَا نے فرمایا: اِسے وہ روٹی دے دو، باندی کہتی ہیں کہ میں نے وہ روٹی اُسے دے دی، ابھی شام نہیں ہوئی تھی کہ اہلِ بیت نے یا کسی اور شَخْص نے جو ہدیہ دِیا کرتا تھا آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھَا کو بطورِ ہدیہ ایک بکری بھجوائی، لانے والا اُس گوشت کو کپڑے میں ڈھانپے ہوئے لے کر آیا۔ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھَا نے مجھے بُلا کر فرمایا: لو اِس میں سے کھاؤ یہ تمہاری اُس روٹی سے بہتر ہے۔[1]

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! یہ تھا اللہ والوں کا طرزِ عمل کہ جو کچھ بھی ہوتا، صَدَقہ کر دیتے یہی وجہ ہے کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ اُن کے صَدَقے کے سبب اُنہیں بہتر سے بہتر بدلہ عطا فرماتا ہے۔ جیسا کہ شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنت، بانیِ دعوتِ اسلامی حضرت علّامہ مولانا ابو بلال محمد الیاس عطّار قادری رضوی

---

[1] ... شُعَبُ الایمان، باب في الزکاۃ، فصل فیما جاء فی الایثار، ۳/۲۶۰، حدیث: ۳۴۸۲

ضیائی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ اپنی تصنیف " **فیضانِ سُنّت** "کے صفحہ 513 پر ایک واقعہ نقل کرتے ہیں: اپنے دَور کے اَبدال حضرت سَیِّدُنا ابو جعفر بن خطّاب رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: میرے دروازے پر ایک سائل (یعنی مانگنے والے) نے صَدا لگائی، میں نے زوجہ محترمہ سے پُوچھا: تمہارے پاس کچھ ہے؟ جواب مِلا: چار(4) انڈے ہیں۔ میں نے کہا: سائل کو دے دو۔ اُنہوں نے تعمیل کی۔ سائل انڈے پاکر چلا گیا۔ ابھی تھوڑی دیر گُزری تھی کہ میرے پاس ایک دوست نے انڈوں سے بھری ہوئی ٹوکری بھیجی۔ میں نے گھر میں پُوچھا: اِس میں کُل کتنے انڈے ہیں؟ اُنہوں نے کہا: تیس(30)۔ میں نے کہا: تم نے تو فقیر کو چار(4) انڈے دیئے تھے، یہ تیس(30) کس حساب سے آئے! کہنے لگیں: تیس(30) انڈے سالِم ہیں اور دس(10) ٹُوٹے ہوئے۔ حضرت سَیِّدُنا شیخ علّامہ یافعی یمنی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: بعض حضرات اِس حِکایت کے مُتَعَلِّق یہ بَیان کرتے ہیں کہ سائل کو جو انڈے دِیئے گئے تھے، اُن میں تین(3) سالِم اور ایک ٹُوٹا ہوا تھا۔ رَبّ تعالیٰ نے ہر ایک کے بدلے دس دس(10،10) عطا فرمائے۔ سالِم کے عِوَض سالِم اور ٹُوٹے ہوئے کے بدلے ٹُوٹے ہوئے۔[1]

میں سب دولت رہِ حق میں لُٹا دُوں
شہا ایسا مجھے جذبہ عطا ہو

(وسائلِ بخشش، ص316)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

کتاب "ضیائے صَدَقات" کا تعارُف

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! صَدَقے سے مُتَعَلِّق مفید معلومات حاصل کرنے کیلئے دعوتِ اسلامی کے اِشاعتی اِدارے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ 415 صفحات پر مشتمل کتاب " **ضیائے صَدَقات** "

[1] ... روض الریاحین، الحکایۃ الخامسۃ والعشرون... الخ، ص ۲۷۴ بتغیر قلیل

کا مُطالعہ انتہائی مُفید ہے۔یہ کتاب 19 ابواب پر مشتمل ہے، جس میں صَدَقے سے مُتَعَلِّق مختلف مَوضُوعات پر تفصیلی مواد موجود ہے، مثلاً صَدَقہ کے معنیٰ و اَقسام، فرض زکوٰۃ کا بَیان، زکوٰۃ کسے دی جائے، صلہ رحمی (رِشتے داروں سے حُسنِ سُلوک) کے فضائل، مال جمع کرنا کیسا؟ بُخْل کی مَذَمَّت وغیرہ وغیرہ، اِس کتاب کے مُطالعے سے معلومات کا ڈھیروں خزانہ ہاتھ آئے گا، لہٰذا آج ہی اِس کتاب کو مکتبۃُ المدینہ کے بستے سے ھَدِیَّۃً طَلَب فرما کر خُود بھی اس کا مُطالعہ فرمایئے اور دُوسرے اسلامی بھائیوں کو بھی اِس کی بھرپور ترغیب دلایئے۔اس کے علاوہ امیر اہلسنت دامت برکاتہم العالیہ کا رِسالہ "مدینے کی مچھلی" اور مکتبۃ المدینہ کا مطبوعہ رِسالہ "صدقے کا اِنعام" پڑھنا بھی بے حد مُفید ہو گا۔ان شاء اللہ عَزَّوَجَلَّ

دعوتِ اسلامی کی ویب سائٹ www.dawateislami.net سے اِس کتاب کو رِیڈ (یعنی پڑھا) بھی جاسکتا ہے، ڈاؤن لوڈ (Download) اور پرنٹ آؤٹ (Print Out) بھی کِیا جاسکتا ہے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ہمارے اَسْلاف و بُزرگانِ دین نہ صرف خُود بکثرت صَدَقہ و خَیرات کِیا کرتے تھے، بلکہ دوسرے لوگوں کو بھی اِس کارِ خَیر کی ترغیب دِیا کرتے تھے، آیئے اِس ضِمن میں 3 اَقوال سُنتے ہیں:

﴿1﴾ ہر حال میں صَدَقہ کرو

اَمِیرُ الْمُؤمنین حضرت سیِّدُنا عَلِیُّ الْمُرتَضٰی، شیرِ خُدا کَرَّمَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم فرماتے ہیں: اگر تمہارے پاس دُنیا کی دولت آئے تو اُس میں سے کچھ خَرْچ کرو کیونکہ خَرْچ کرنے سے وہ ختم نہیں ہو جائے گی اور اگر دُنیا کی

دولت تم سے مُنہ پھیر کر جانے لگے تو بھی اُس میں سے کچھ خَرْچ کرو کیونکہ اُس نے باقی نہیں رہنا۔[1]

مجھ کو دُنیا کی دولت نہ زَر چاہئے
شاہِ کوثر کی میٹھی نظر چاہئے

(وسائلِ بخشش مُرمّم، ص513)

﴿2﴾ سخاوت کیا ہے؟

حضرت سیِّدُنا حسن بصری رَحمَۃُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے پُوچھا گیا کہ سخاوت کیا ہے؟ فرمایا: اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کے لئے اپنا مال خُوب خَرْچ کرنا۔ پھر پُوچھا: حَزم (اِحتیاط) کیا ہے؟ فرمایا: اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کے لئے مال روکے رکھنا۔ پھر پُوچھا گیا: اِسراف کیا ہے؟ فرمایا: اِقْتِدار کی چاہت میں مال خَرْچ کرنا۔[2]

﴿3﴾ جُودو کَرَم ایمان میں سے ہے

حضرت سیِّدُنا حُذَیفہ رَضِیَ اللهُ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں: دِیْن کے گُناہ گار اور زندگی میں لاچار و بدحال بہت سے لوگ صرف اپنی سخاوت کی وجہ سے جنّت میں داخِل ہو جائیں گے۔[3]

بِلا حساب ہو جنّت میں داخلہ یا ربّ
پڑوس خُلد میں سَروَر کا ہو عطا یا ربّ

(وسائلِ بخشش مُرمّم، ص82)

---

1 . . . احیاء العلوم، ۳/ ۳۰۸

2 . . . احیاء العلوم، ۳/ ۳۰۹

3 . . . احیاء العلوم، ۳/ ۳۱۰

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بعض لوگ محتاجی کا بہانہ بنا کر صَدَقہ و خَیرات کے معاملے میں سُستی و بُخل سے کام لیتے اور حال پوچھنے پر شکوے شکایات کے انبار لگا دیتے ہیں۔ یاد رکھئے! صَدَقہ و خَیرات کرنے سے نہ تو مال میں کوئی کمی واقع ہوتی ہے اور نہ ہی راہِ خدا میں مال دینے کیلئے امیر و کبیر ہونا شرط ہے جیسا کہ سرکارِ ابدِ قرار، شفیعِ روزِ شمار صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا فرمانِ دلنشین ہے: مَا نَقَصَ مَالٌ مِنْ صَدَقَۃٍ یعنی صَدَقہ دینے سے مال کم نہیں ہوتا۔[1] ایک اور مقام پر ارشاد فرمایا: فَاتَّقُوا النَّارَ وَلَوْ بِشِقِّ تَمْرَۃٍ یعنی آگ سے بچو، اگرچہ کھجور کے ایک ٹکڑے کے ذریعے[2]

اس حدیثِ پاک میں اُن لوگوں کیلئے ڈھارس ہے، جو مَعاشی پریشانیوں میں مُبتلا ہونے کے باوجود صَدَقہ و خَیرات تو کرتے ہیں مگر معمولی چیز صَدَقہ کرنے کی وجہ سے دل چھوٹا کرلیتے ہیں حالانکہ صَدَقہ چاہے کم ہو یا زیادہ، اگر مالِ حلال سے اِخلاص کے ساتھ دِیا جائے تو یقیناً ثواب کے لحاظ سے بہت ہی عُمدہ ہے جیسا کہ اعلیٰ حضرت اِمام احمد رضا خان رَحمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے والدِ گرامی حضرت مولانا مُفتی نَقی علی خان رَحمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ ارشاد فرماتے ہیں: صَدَقہ دینے میں تھوڑی چیز کو بھی حقیر نہ جانو، اگرچہ زیادہ کی استطاعت بھی ہو، ہاتھ پہنچتا ہے (یعنی انسان صَدَقہ دینے کا اِرادہ کرلیتا ہے) مگر شیطان روکتا ہے، نفس آڑے آتا ہے، ایک شیطان کیا سترّ(70) شیطان صَدَقے سے باز رکھتے ہیں۔

حدیث شریف میں ارشاد ہوا: انسان اپنا صَدَقہ سترّ(70) شیطانوں کے جبڑے چیر کر نکالتا

---

[1] ... معجم اوسط، من اسمہ احمد، حدیث: ۲۲۷۰، ۱/۶۱۹

[2] ... بخاری، کتاب الرقاق، باب من نوقش الحساب عذب، ۴/۲۵۷، حدیث: ۶۵۴۰

ہے۔[1] تو ایسی حالت میں تھوڑا ہی دے اور اُسے حقیر جان کر بالکل لَا تعلُّق نہ ہو، کیونکہ تھوڑی چیز سے بھی محتاج کی ضرورت کسی حد تک پوری ہوگی اور بُخل کی جَڑ دل پر جمنے میں کچھ تو کمی آئے گی۔[2]

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! یقیناً یہ دُنیا فانی ہے اور اِس سے دل لگانا بہت بڑی نادانی ہے، کیونکہ ہم میں سے ہر کسی کو ایک نہ ایک دن مَوت آنی ہے، لہٰذا عقلمندی کا تقاضا یہی ہے کہ انسان اللہ عَزَّوَجَلَّ اور اُس کے مدنی حبیب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے بتائے ہوئے کاموں میں لگ جائے، عبادتِ الٰہی کی کثرت کرے، سنّتوں بھری زندگی گُزارے، بقدرِ ضرورت حلال روزی کمائے، مال سے ہر گز دل نہ لگائے، مالِ حرام کمانے سے بالکل بچے اور ہمیشہ صرف اور صرف حلال ہی کمائے اور اس حلال مال کو بھی اپنی جائز حاجتوں اور ضروریات میں خرچ کرتا رہے اور اسی حلال مال سے راہِ خدا میں خُوب خُوب صَدَقہ و خَیرات کرکے غریبوں، مسکینوں، حاجت مندوں، اپنے قریبی رشتے داروں اور دینی طَلَبۂ کرام کا سہارا بنے، اُن کے دُکھ دَرد کو اپنا دُکھ دَرد سمجھے اور اُن کی دُعائیں لینے کی کوشش کرے۔ مگر افسوس! آج کل صَدَقہ و خَیرات کے ذریعے غریبوں کی مَدَد کرنے اور نیکی کے کاموں میں مال خرچ کرنے کے بجائے فضول اور غیر ضروری کاموں کیلئے تو اپنے خزانے کے مُنہ کھول دیئے جاتے ہیں، مگر اس بات کی طرف کوئی توجہ نہیں دی جاتی کہ ہمارے اِرد گرد مُعاشرے کے ٹھکرائے ہوئے بہت سے ایسے لوگ بھی موجود ہیں، جن کے پاس نہ تو سر چُھپانے کیلئے مُناسب جگہ ہے، نہ تَن ڈھانپنے کیلئے اچھا لباس ہے اور نہ ہی پیٹ کی آگ بُجھانے کیلئے بقدرِ ضرورت روٹی۔ لہٰذا ہمیں چاہئے کہ اپنی جائز خُوشیوں کے ساتھ ساتھ حتَّی الامکان ایسے سفید پوش لوگوں کی ضرورتوں کا بھی خیال رکھیں اور اُن کے ساتھ ہمدردی بھرا سُلوک کریں۔

---

[1] ... مجمع الزوائد، کتاب الزکاۃ، باب ارغام الشیطان بالصدقة، ۳/۲۸۲، حدیث: ۴۶۰۱

[2] ... فضائلِ دُعا، ص۲۷۶ بتغیر قلیل

نُور کے پیکر، تمام نبیوں کے سرور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم فرماتے ہیں: ایک لُقمہ روٹی، ایک مُٹھی کھجور یا اِس کے علاوہ کوئی اَور چیز جس سے مسکین کو فائدہ پہنچے۔ اُس کی وجہ سے اللہ عَزَّوَجَلَّ تین (3) اَفراد کو جنّت میں داخل فرماتا ہے۔ (1) صاحبِ خانہ جس نے حکم دیا (2) زوجہ کہ اُسے تیار کرتی ہے (3) خادم جو مسکین کو دے آتا ہے۔ پھر رحمتِ کونین، نانائے حسنین صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: حمد ہے اللہ عَزَّوَجَلَّ کیلئے، جس نے ہمارے خادموں کو بھی نہ چھوڑا (یعنی اُنہیں بھی کارِ خیر میں اپنی قُدرت کے مُطابق حصّہ ملانے اور صَدَقہ غریب تک پہنچانے کی وجہ سے جنّت میں داخل فرمادیتا ہے)۔ [1]

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بارہا ایسا بھی ہوتا ہے کہ عام غریبوں کی تو ہم خُوب مَدد کرتے ہیں اور نیک کاموں میں بھی مالی طور پر بڑھ چڑھ کر حصہ لیتے ہیں، مگر چراغ تلے اندھیرا کے مصداق اپنے ہی ضرورت مند رشتے داروں کو بھول جاتے ہیں، لہٰذا اُنہیں بھی یاد رکھا جائے اور اُن کی خُودداری کو ٹھیس پہنچائے بغیر انتہائی اَحسن انداز میں ان کی مَدد کی جائے بلکہ اُنہیں اَوَّلِیْن ترجیح دی جائے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے وابستہ ہو کر مختلف مدنی کاموں میں عملی طور پر شامل ہو جانا چاہیے، اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ! آج کے اس پُرفِتَن دَور میں تبلیغِ قرآن و سُنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک، دعوتِ اسلامی ہمیں سُنّتوں بھرا پاکیزہ ماحول مُہیّا کر رہی ہے۔ اس مدنی ماحول سے وابستہ ہو کر نہ جانے کتنے گُناہ گاروں کو اللہ عَزَّوَجَلَّ کے فضل و کرم سے توبہ کی توفیق ملی اور اب وہ صلوٰۃ و سُنّت کے پابند ہو کر ایک باعمل و باکردار مُسلمان کی حَیْثِیّت سے زندگی گزار رہے ہیں۔ آیئے! دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے وابستہ ہو کر اپنے آپ کو مدنی کاموں میں مشغول کر کے

[1] ۔۔۔ معجم اوسط، من اسمہ محمد، باب المیم، ۴/۸۹، حدیث: ۵۳۰۹

نیکیوں کا ذخیرہ جمع کرنے والے ایک عاشقِ رسول کی مدنی بہار سُنتے ہیں: چنانچہ

عاشقانِ رسول کی صحبت نے کیا سے کیا بنا دِیا

لائنز ایریا، بابُ المدینہ (کراچی) کے ایک نوجوان اسلامی بھائی کا کچھ اِس طرح بیان ہے کہ پہلے میں بھی ایک عام سا ماڈَرن اور بے نمازی لڑکا تھا، زندگی کے شب و روز غفلتوں اور گناہوں میں بسر ہو رہے تھے۔ ماہِ رَمَضانُ المبارک ۱۴۲۳ھ میں ایک اسلامی بھائی نے مجھ پر انفرادی کوشش کرتے ہوئے ہمارے ہی علاقے کی فیضانِ رضا مسجِد (لائنز ایریا) میں ہونے والے سنّتوں بھرے اِجتماعی اِعتِکاف میں بیٹھنے کی ترغیب دلائی، میں نے حامی بھر لی اور گھر والوں سے اجازت لے کر رَمَضانُ المبارَک کے آخِری عشرے میں مُعتکِف ہو گیا۔ اِعتکاف میں عاشِقانِ رسول کی صحبتوں کی برکتوں سے خوب مالا مال ہوا اور اِعتِکاف میں عمر بھر کیلئے پنج وقتہ نمازی بنے رہنے کا پختہ عزم کر لیا، دیگر گناہوں کے ساتھ ساتھ داڑھی مُنڈانے سے بھی توبہ کر لی۔ ہاتھوں ہاتھ عمامہ شریف بھی سجا لیا اور سنّت کے مطابِق مَدَنی لباس کی بھی نیّت کر لی۔ عید کے دوسرے دن عاشِقانِ رسول کے ساتھ 3 دن کے مَدَنی قافِلے میں سنّتوں بھرا سفر کیا اور اِس مبارک سفر کی بَرَکت سے میں تبلیغِ قرآن وسنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک دعوتِ اسلامی کا ہو کر رہ گیا۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ کرے کہ مرتے دم تک دعوتِ اسلامی کا مَدَنی ماحول مجھ سے نہ چُھوٹے۔ اب میں فیشن ایبل ماڈَرن لڑکا نہ رہا تھا۔ اعتِکاف اور ہاتھوں ہاتھ مَدَنی قافِلے کے سفر کے دوران عاشقانِ رسول کے قُرب نے اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ مجھے کیا سے کیا بنا دیا۔ مجھ پر اللہ عَزَّوَجَلَّ کا کرم بالائے کرم ہے کہ میں یہ بیان دیتے وقت اپنے علاقے میں مَدَنی انعامات کے ذمّہ دار کی حیثیت سے سنّتوں کی خدمت بجالا رہا ہوں۔

فضلِ ربّ سے گناہوں کی عادت چُھٹے   مَدَنی ماحول میں کر لو تم اعتکاف
نیکیوں کا تمھیں خوب جذبہ ملے   مَدَنی ماحول میں کر لو تم اعتکاف

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب!　　　　　　صلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

نبیِ کریم، رؤفٌ رَّحیم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم نے رشتے داروں پر صدقہ کرنے کی ترغیب و اہمیت بیان کرتے ہوئے ارشاد فرمایا: اِنَّ الصَّدَقَۃَ عَلٰی ذِیْ قَرَابَۃٍ یُضَعَّفُ اَجْرُھَا مَرَّتَیْنِ یعنی بے شک اہلِ قرابت پر صَدَقہ کرنے کا ثواب دوگنا بڑھا کر دِیا جاتا ہے۔[1]

آیئے! بطورِ ترغیب صَدَقہ و خَیرات کرنے کی برکتوں پر مشتمل 2 ایمان افروز حکایات سُنتے اور اُن سے نصیحت کے مدنی پھول چُنتے ہیں چُنانچہ

ایک روٹی کا ثواب

حضرت سَیِّدُنا عبدُ اللہ بن مسعود رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْھُمَا سے منقول ہے: عبدُ اللہ نامی ایک راہب 60 سال تک عبادت میں مشغول رہا۔ پھر ایک عورت کے فتنے میں مبتلا ہو کر 6 راتیں گُناہ میں مُبتَلا رہا، پھر اُسے اپنے گُناہ پر ندامت ہوئی تو دوڑتا ہوا مسجد کی طرف آیا، وہاں 3 بھوکوں کو پایا تو ایک روٹی اُن پر صَدَقہ کردی اور اُس کا اِنتقال ہوگیا۔ جب اُس کے اَعمال کا وزن ہوا تو ایک پلڑے میں 60 سال کی عبادت اور دُوسرے پلڑے میں 6 دن کے گُناہ رکھے گئے تو گُناہ، عبادت پر غالب آگئے، لیکن جب صَدَقہ کی ہوئی روٹی رکھی گئی تو وہ اُن گُناہوں پر غالب آگئی۔[2]

یا خدا ! رحمت تِری حاوی ہے تیرے قَہر پر
فضل و رحمت کے سہارے جی رہا بدکار ہے

(وسائلِ بخشش مُرمّم، ص478)

---

[1] ... معجم کبیر، ۸/۲۰۶، حدیث: ۷۸۳۴

[2] ... شعب الایمان، باب فی الزکاۃ، فصل ماجاء فی الایثار، ۳/۲۶۲، حدیث: ۳۴۸۸ ملتقطاً و بتغیر قلیل

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

صَدَقے کی روٹی نے اژدھے سے بچالیا

دعوتِ اسلامی کے اشاعتی اِدارے مکتبۃُ المدینہ کی مطبوعہ 413 صفحات پر مشتمل کتاب **"عیونُ الحکایات (حصّہ دُوُم)"** صفحہ 197 پر ہے کہ حضرتِ سیِّدُنا سالم ابو جَعد رَحمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے منقول ہے: حضرت سیِّدُنا صالح عَلٰی نَبِیِّنَاوَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی قوم کا ایک جھگڑالو شخص لوگوں کو بہت تنگ کیا کرتا تھا۔ جب لوگ اُس کی تکلیفوں سے بہت زیادہ تنگ ہوئے تو حضرت سیِّدُنا صالح عَلٰی نَبِیِّنَاوَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام سے عرض کی: حُضور! اُس شخص کیلئے بد دُعا کیجئے، ہم اُس سے بہت تنگ آچکے ہیں۔ آپ عَلٰی نَبِیِّنَاوَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے فرمایا: جاؤ! اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ! تمہیں اُس کے شَر سے خَلاصی مل جائے گی۔ لوگ واپس چلے گئے۔ وہ شخص روزانہ جنگل سے لکڑیاں کاٹ کر لاتا اور اُنہیں بیچ کر اپنے اور اپنے اہل وعیال کے گُزر بَسَر کا اِنتظام کرتا۔ حسبِ معمول اُس دن بھی وہ جنگل گیا، اُس کے پاس 2 روٹیاں تھیں، ایک خُود کھالی اور دوسری صَدَقہ کردی۔ پھر لکڑیاں کاٹ کر صحیح وسالم واپس گھر چلا آیا۔ لوگوں نے جب اُسے صحیح وسالم آتا دیکھا تو حضرت سیِّدُنا صالح عَلٰی نَبِیِّنَاوَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی خدمت میں عرض کی: حضور! وہ شخص صحیح وسالم ہے، ابھی تک اُس پر کسی قسم کی کوئی مصیبت نازل نہیں ہوئی۔ آپ عَلٰی نَبِیِّنَاوَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے اُس شخص کو بُلا کر فرمایا: اے نوجوان! آج تُو نے کون سا نیک کام کیا ہے؟ کہا: آج حسبِ معمول جب میں جنگل گیا تو میرے پاس 2 روٹیاں تھیں، ایک میں نے کھالی اور دوسری صَدَقہ کردی، اِس کے علاوہ تو کوئی اور نیک کام مجھے یاد نہیں۔ آپ عَلٰی نَبِیِّنَاوَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے فرمایا: لکڑیوں کا گٹھا کھولو! جب گٹھّا کھولا تو اُس میں کھجور کے تنے جتنا موٹا بہت ہی زہریلا سیاہ اژدہا موجود تھا۔ حضرت سَیِّدُنا صالح عَلٰی نَبِیِّنَاوَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے ارشاد

فرمایا: اے شخص! تجھے اِس خطرناک زہریلے اژدھے سے تیری صَدَقہ کی ہوئی ایک روٹی نے بچالیا۔[1]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اِن واقعات کو سُن کر ممکن ہے کہ کسی کے ذہن میں یہ شیطانی وسوسہ آئے کہ **"اب تو مسلمانوں کی دل آزاری کرنے کی آزادی مل گئی ہے، جو چاہے کرتے پھرو، صَدَقے سے تمام گُناہ معاف ہو جائیں گے"**، یقیناً یہ شیطان کا بہت بڑا وار ہے، کیونکہ اگر اِن گُناہوں کے اِرتِکاب کی کُھلی چُھوٹ دے دی جائے تو مُعاشرے میں کسی کا مال سَلامت رہے گا اور نہ ہی عزّت! بلکہ ہمارا مُعاشَرہ **"دَرِندوں کے جنگل"** کا منظر پیش کرنے لگے گا، لہٰذا اگر کوئی شخص کسی مسلمان کو تکلیف دے اور پھر صَدَقہ دے کر خُود کو یوں منالے کہ اب تو میں بخش دیا جاؤں گا تو یقیناً یہ انتہائی درجے کی بے باکی ہے۔ ایسوں کو اللہ عَزَّوَجَلَّ کی خُفیہ تدبیر سے ڈر جانا چاہئے، کیونکہ احادیثِ مُبارکہ میں مسلمانوں کی دل آزاری کے بارے میں شدید وعیدیں ذکر کی گئی ہیں۔

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ اپنی تصنیف **"غیبت کی تباہ کاریاں"** صفحہ 444 پر تحریر فرماتے ہیں کہ بے شک مسلمان کی تَحقیر (یعنی اُس کو حقیر جاننا) یا اُس کا مذاق اُڑانا اور دل دُکھانا، حرام اور جہنَّم میں لے جانے والا کام ہے۔

بَحر و بَر کے بادشاہ، دو عالَم کے شَہَنْشاہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ عبرت نشان ہے: **مَنْ اٰذٰی مُسْلِمًا فَقَدْ اٰذَانِیْ وَمَنْ اٰذَانِیْ فَقَدْ اٰذَی اللّٰہَ** یعنی جس نے کسی مسلمان کو اِیذا دی، اُس نے مجھے اِیذا دی اور جس نے مجھے اِیذا دی، اُس نے اللہ عَزَّوَجَلَّ کو اِیذا دی۔[2]

---

[1] ... عیون الحکایات، حصہ دوم، ص۱۹۷ بتغیر قلیل

[2] ... معجم اوسط، باب السین، من اسمہ سعید، ۲/۳۸۷، حدیث: ۳۶۰۷

بہر حال یہ سب اللہ عَزَّوَجَلَّ کی مَشِیَّت پر ہے کہ اگر وہ چاہے تو کسی ایک گُناہ پر گرِفت فرمالے اور چاہے تو کسی ایک نیکی پر یا مَحض اپنے فضل و کرم سے یوں ہی مغفرت و بخشش کا پروانہ عطا فرمادے۔ ہمیں تو اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رحمت کی اُمّید رکھنے کے ساتھ ساتھ اُس کی خُفیہ تدبیر سے بھی ہر دم ڈرتے ہوئے عافیت کا سوال کرنا چاہئے اور اپنی نیکی و صَدَقے یا آئندہ توبہ کرلینے کے بَل بُوتے پر گُناہوں کا سلسلہ جاری رکھنے سے گُریز کرنا چاہئے۔

مُفَسّرِ شہیر حکیمُ الاُمَّت حضرتِ مفتی احمد یار خان رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نورُ العرفان صَفْحَہ 376 پر سورۂ یوسُف کی آیت نمبر 9 کے تَحت فرماتے ہیں: توبہ کے اِرادے سے گُناہ کرنا کُفر ہے۔ ایک مقام پر کچھ مزید وضاحت کرتے ہوئے فرماتے ہیں: توبہ کے اِرادے سے گُناہ کرنا کُفر ہے کہ چلو گُناہ میں حرج ہی کیا ہے؟ کل توبہ کرلیں گے، یہ توبہ نہیں بلکہ شریعت کا مذاق اڑانا ہے اور خدائے تعالٰی پر اَمْن (یعنی اس سے بے خوف ہو جانا ہے اور) یہ دونوں باتیں کفر ہیں۔ [1]

حضرت شیخ ابنِ عَبّاد شاذلی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے منقول ہے: اہلِ معرفت نے کہا کہ وہ جھوٹی اُمّید جو آدمی کو مغرور اور عمل سے غافل کر دے، گُناہوں پر دَلیر بنادے، حقیقتاً اُمّید ہے ہی نہیں، بلکہ شیطان کی طرف سے دھوکہ اور فریب ہے۔ اسی طرح حضرت سَیِّدُنا معروف کرخی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: اللہ عَزَّوَجَلَّ کے اَحْکام کی نافرمانی کرتے ہوئے رحمت کی اُمّید رکھنا جہالت اور بے وقوفی ہے۔ [2]

آہ! طُغیانیاں گناہوں کی
پار نیّا مِری لگا یا ربّ

---

[1] ... مرآۃ المناجیح، ۳/۳۶۰

[2] ... اشعۃ اللمعات، کتاب الرقاق، باب استحباب المال و العمر للطاعۃ، الفصل الثانی، ۴/۲۵۲-۲۵۱

نفس و شیطان ہو گئے غالب
اِن کے چُنگل سے تُو چُھڑا یا ربّ

(وسائلِ بخشش مُرمّم، ص79)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

مَجلسِ عُشْر و اطراف گاؤں

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بد قسمتی سے آج کل علمِ دین سے دُوری اور دُنیاداری نے کاشت کار مسلمانوں کو عُشْر و زکوٰۃ جیسی عظیم عِبادَت کی بجا آوری سے دُور کر رکھا ہے، چُنانچہ مُسلمانوں کی خیر خواہی اور عُشْر کی اَہَمِّیّت کے پیشِ نظر مُسلمانوں میں اِس عظیم مالی عِبادَت کو اَدا کرنے کا شعور بیدار کرنے اور اُنہیں عدمِ اَدائیگی کے گُناہ سے بچانے کیلئے تبلیغِ قرآن و سُنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک دعوتِ اسلامی کے تحت **"مجلسِ عُشْر و اطراف گاؤں"** کا قِیام عمل میں لایا گیا ہے۔ عُشْر درحقیقت زمین کی زکوٰۃ ہے۔ زمین میں جو فصلیں وغیرہ ہوتی ہیں، اُس کا دَسواں(1/10)حِصّہ اور بعض اوقات بیسواں(1/20) حصّہ پیداوار کی زکوۃ فرض ہوتی ہے، لہٰذا عُشْر کے دنوں میں ہفتہ وار اور دیگر سُنّتوں بھرے اجتماعات میں راہِ خدا میں خَرْچ کرنے کے فضائل بیان کرکے دعوتِ اسلامی کو عُشْر دینے اور جمع کرنے کی ترغیب دِلائی جاتی ہے۔

اس شعبے کے ذِمہ داران، عُشْر کی وصولی کے لیے وقتاً فوقتاً کسانوں، زمینداروں، باغات کے مالکان وغیرہ سے اِنفرادی کوشش کے ذریعے رابطہ کرتے رہتے ہیں، **"کسان اجتماعات"** کا بھی اِنعقاد کیا جاتا ہے، رِسالہ **"عُشْر کے احکام"** تقسیم کرکے عُشْر دینے کا ذہن دِیا جاتا ہے۔

بالخصوص زمینداروں کو چاہیے کہ عشر کے بارے میں معلومات کیلئے دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃُالمدینہ کے مطبوعہ 48 صفحات پر مشتمل رسالے "عُشر کے اَحکام" اور "چندہ کرنے کی شرعی اِحتیاطیں" کا لازمی مُطالَعہ کریں اور شریعت کے مُطابق اپنی فصلوں کی زکوۃ نکالنے کے بارے میں دارُ الافتاء اہلسنت سے ضرور رہنمائی حاصل کریں۔

اللہ کرم ایسا کرے تجھ پہ جہاں میں　　　اے دعوتِ اسلامی تری دُھوم مچی ہو

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!　　　صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

12 مدنی کاموں میں سے ایک مدنی کام "یومِ تعطیل اعتکاف"

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! نیکیاں کرنے، گُناہوں سے بچنے، صَدَقہ و خَیرات کا جذبہ دل میں پیدا کرنے اور دُنیا و آخرت میں سرخروئی پانے کیلئے دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے ہر دم وابستہ رہئے اور نیکیوں پر اِستقامت کیلئے ذیلی حلقے کے 12 مدنی کاموں میں بڑھ چڑھ کر حِصّہ لیجئے۔

ذیلی حلقے کے 12 مدنی کاموں میں سے ایک مدنی کام **"یومِ تَعْطِیْل اِعْتِکاف"** بھی ہے، لہٰذا تمام اسلامی بھائیوں سے عرض ہے کہ حُصُولِ ثواب کیلئے یومِ تَعْطِیْل اِعْتِکاف کی ترکیب فرمائیں۔

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! مَسْجِد میں رضائے خُداوندی کے حُصُول کی خاطِر بیٹھے رہنا بھی ایک عظیم عِبادَت ہے، جسے اِعْتِکاف کہتے ہیں۔ گاؤں اور دیہاتوں کے عِلاوہ شہر کے نئے اور کمزور علاقوں میں لوگوں کو دَعْوَتِ اِسْلَامی کے مَدَنی مَاحَول سے وَابَسْتہ کرنے کے لیے بروز جُمُعَہ یا اِتوار بَعْدِ فَجْر تا نَمازِ جُمُعَہ یا حَسْبِ مَوْقَع عَصْر تا مَغْرِب **اِعْتِکاف** کی ترکیب بنائی جاتی ہے۔

❀ علاقوں سے جو اسلامی بھائی اطراف / گاؤں میں **یومِ تعطیل اِعْتِکاف** کے لئے جاتے ہیں

،اِن کے ساتھ جامعۃُ المدینہ کے طلبہ کرام بھی شرکت کی سعادت حاصل فرمائیں تو مدینہ مدینہ ❀ جامعۃُ المدینہ سے جو طلبہ کرام نمازِ فَجر کے بعد کسی گاؤں میں جائیں، تو ان کے ساتھ کسی اُستاذ صَاحِب کی بھی ترکیب ہونی چاہیے ❀ اوّلاً سُنّتیں اور دُعائیں سیکھنے سکھانے کے حلقے لگائے جائیں ❀ نمازِ جُمُعَہ سے پہلے علاقائی دورہ برائے نیکی کی دعوت کی ترکیب ہو ❀ نمازِ جُمُعَہ کے بعد مَقامی لوگوں کے درمیان مَدَنی حلقہ اور بعدِ عَصْر بیان کے بعد واپسی کی ترکیب ہو۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! جب کبھی صَدَقات وخَیرات کا ذکر ہوتا ہے، ان کی فضیلت بیان کی جاتی ہے تو عموماً ہمارے ذہن میں فوراً یہ تَأَثُّر قائم ہو جاتا ہے کہ اِن سے مراد وہی صَدَقات ہیں کہ جن کا تعلق مال کے ساتھ ہوتا ہے اور یہ فضیلتیں بھی اسی صَدَقے کے ساتھ خاص ہیں، حالانکہ نبیِ کریم، رءُوفٌ رَّحیم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ایسے صَدَقات کا بھی ذِکر فرمایا ہے کہ جن میں مال و دولت خرچ کئے بغیر بھی صَدَقے کے فضائل حاصل کئے جاسکتے ہیں، اسی طرح بعض صَدَقات ایسے بھی ہیں کہ جن کا شمار زیادہ فضیلت والے صَدَقات میں ہوتا ہے۔ ان افضل صَدَقات میں مالی صَدَقات بھی شامل ہیں اور وہ بھی کہ جن میں مال خرچ نہیں کرنا پڑتا۔ آیئے! پہلے اُن صَدَقات کے بارے میں سُنتے ہیں، جن میں مال خرچ نہیں کرنا پڑتا:

مال خرچ کئے بغیر صَدَقہ

اپنے بھائی کے لئے مسکرانا صَدَقہ ہے۔ نیکی کی دعوت دینا اور بُرائی سے روکنا صَدَقہ ہے۔ راستہ بھٹک جانے والے کی رہنمائی کرنا صَدَقہ ہے۔ کمزور نگاہ والے (یانابینا) کی مَدَد کرنا صَدَقہ ہے۔ راستے

سے پتّھر، کانٹا یا ہڈّی ہٹادینا صَدَقہ ہے۔ اپنے ڈول سے اپنے بھائی کے ڈول میں پانی ڈال دینا صَدَقہ ہے۔[1] قرض دینا صَدَقہ ہے۔[2] شر پھیلانے سے باز رہنا صَدَقہ ہے۔[3] دو آدمیوں کے درمیان انصاف کرنا، جانور پر سوار ہونے یا سامان اُٹھانے میں کسی کی مَدَد کر دینا، اچھی بات کرنا، نماز کی اَدائیگی کے لئے چلنا اور راستے سے تکلیف دہ چیز کو دُور کرنا صَدَقہ ہے۔[4] دَرَخْت لگانا یا کھیت بونا، جس سے کوئی آدمی، پرندہ یا جانور کھائے یہ بھی صَدَقہ ہے۔[5]

آیئے اب اُن صَدَقات کے بارے میں سُنتے ہیں، جنہیں رسولُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے افضل صَدَقہ ارشاد فرمایا ہے، یعنی اگر کوئی مسلمان ان صَدَقات کو اَدا کرلے گا، تو اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ اُسے افضل صَدَقے کا ثواب حاصل ہو جائے گا، اُن میں سے چند پیشِ خدمت ہیں:

افضل صَدَقات

تنگدست کا بقدرِ طاقت صَدَقہ دینا[6] تندرستی کی حالت میں صَدَقہ کرنا، مال کی حرص کے باوجود صَدَقہ کرنا اور اپنی محتاجی کا ڈر ہونے کے باوجود صَدَقہ کرنا افضل ترین صَدَقات میں سے ہے[7] اسی

---

1 ... ترمذی، کتاب البر والصلة، باب ماجاء فی صنائع المعروف، ۳/۳۸۴، حدیث: ۱۹۶۳ ماخوذاً

2 ... شعب الایمان، باب فی الزکاة، فصل فی القرض، ۳/۲۸۴، حدیث: ۳۵۶۳ ماخوذاً

3 ... بخاری، کتاب الأدب، باب کل معروف صدقة، حدیث: ۶۰۲۲، ۴/۱۰۵ ماخوذاً

4 ... مسلم، کتاب الزکاة، باب بیان أن اسم الصدقة یقع ... الخ، حدیث: ۱۰۰۹، ص۵۰۴ ماخوذاً

5 ... مسلم، کتاب المساقاة والمزارعة، باب فضل الغرس والزرع، حدیث: ۱۵۵۳، ص۸۴۰

6 ... ابو داود، کتاب الزکاة، باب فی الرخصة فی ذالک، رقم: ۱۶۷۷، ۲/۱۷۹ ملتقطاً

7 ... بخاری، کتاب الوصایا، باب صدقة عند الموت، ۲/۲۳۴، حدیث: ۲۷۴۸ ماخوذاً

طرح کسی مسلمان کا علمِ دین سیکھنا، پھر اپنے اسلامی بھائی کو سکھانا۔[1] بھوکے کو پیٹ بھر کھانا کھلانا [2] رمضان میں صَدَقہ کرنا۔[3] کینہ رکھنے والے رشتے دار کو صَدَقہ دینا۔[4] رُوٹھے ہوئے مسلمانوں میں صلح کرادینا۔[5] جائز سفارش کر کے کسی قیدی کو رہائی دِلادینا، کسی کا خون گرنے سے بچالینا، اپنے مسلمان بھائی کے ساتھ احسان کرنا۔[6] اور اچھی گفتگو کرنا۔[7]

یہ تمام افعال مختلف احادیثِ مُبارکہ کی روشنی میں افضل صَدَقات میں شُمار ہوتے ہیں، جن میں سے کچھ مالی اور کچھ غیر مالی صَدَقات ہیں، جن میں مال خرچ کئے بغیر ہی صَدَقے کا ثواب حاصل ہو جاتا ہے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ تبلیغِ قرآن وسنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک دعوتِ اسلامی اہلِ حق کی عالمگیر غیر سیاسی، مسجد بھرو تحریک ہے کہ جو تبلیغِ دین کے تقریباً 102 شعبوں میں نیکی کی دھومیں مچانے میں سرگرمِ عمل ہے۔ اِس نازُک دَور میں کہ جب باطل قوّتیں چاروں طرف سے پوری طاقت کے ساتھ مسلمانوں کے ایمان کو برباد کرنے اور اُنہیں گمراہی کے گڑھے میں گرانے کی کوششوں میں مشغول ہیں، ایسے میں دعوتِ اسلامی اُمّید کی کِرَن بن کر چمکی

---

[1] ...ابن ماجہ، کتاب السنۃ، باب: ثواب معلم الناس بالخیر، رقم: ۲۴۳، ۱/۱۵۸ ماخوذاً
[2] ...شعب الایمان، باب فی الزکاۃ، فصل فی اطعام الطعام...الخ، ۳/۲۱۷، حدیث: ۳۳۶۷ ماخوذاً
[3] ...الترغیب والترہیب، کتاب الصوم، باب الترغیب فی صوم شعبان...الخ، حدیث: ۱۵۴۵، ۲/۳۴ ماخوذاً
[4] ...مستدرک، کتاب الزکاۃ، باب افضل الصدقۃ...الخ، حدیث: ۱۵۱۵، ۲/۲۷ ماخوذاً
[5] ...الترغیب والترہیب، کتاب الادب، الترغیب فی اصلاح بین الناس، حدیث: ۴۳۱۴، ۳/۳۸۹ ماخوذاً
[6] ...شعب الایمان، باب فی تعاون علی البر والتقوی، حدیث: ۷۶۸۲، ۶ ص ۱۲۴ ماخوذاً
[7] ...شعب الایمان، باب فی تعاون علی البر والتقوی، حدیث: ۷۶۸۴، ۶ ص ۱۲۵ ماخوذاً

اور اِس مدنی تحریک نے اُمّت کی ڈُوبتی کشتی کو سہارا دینے، پوری دُنیا میں تعلیمِ قرآن و سُنّت کو عام کرنے، نُورِ قرآن سے سینوں کو سرشار اور اُمَّتِ مُصْطَفٰے کو خوابِ غفلت سے بیدار کرنے کے جذبے کے تحت مختصر عرصے میں بہت سے ملکوں اور شہروں میں مدنی منّوں اور منّیوں کے لئے سینکڑوں مدارِس بنام **"مدرسۃ المدینہ"** جبکہ اسلامی بھائیوں اور اسلامی بہنوں کی تعلیم و تربِیَت کیلئے جامعات بنام **"جامعۃ المدینہ"** کی بُنیاد رکھی، اِن میں بِلا مبالغہ ہزاروں طَلَبہ و طالبات قُرآن و سنت کی مُفت تعلیم حاصل کرتے ہیں، جہاں پر اُنہیں زیورِ قرآن و علمِ دین نیز شرعی اور اخلاقی تربِیَت سے آراستہ کرنے کا خصوصیت کے ساتھ اہتمام کِیا جاتا ہے، تاکہ دَورِ طالبِ علمی سے فراغت کے بعد قوم کے یہ حقیقی مِعمار مُعاشرے کے بگاڑ کو سدھارنے میں اپنا کردار اَدا کرتے ہوئے، شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے عطا کردہ اس مدنی مقصد کے تحت زندگی گُزارنے والے بن جائیں کہ **"مجھے اپنی اور ساری دنیا کے لوگوں کی اصلاح کی کوشش کرنی ہے۔اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ"**

یاد رکھئے! دعوتِ اسلامی کے تحت چلنے والے یہ مدارِسُ المدینہ و جامعاتُ المدینہ دِینی فضلیت کے لحاظ سے بہت اہمیّت کے حامل ہیں، یہی وجہ ہے کہ اِن مدارِسُ المدینہ و جامعاتُ المدینہ کو قائم رکھنے کے لئے اِن پر مختلف اَخراجات کی مَد میں سالانہ کروڑوں روپے خرچ کئے جاتے ہیں، جس کے لئے وقتاً فوقتاً مدنی چینل کے ذریعے بھی ٹیلی تھون (یعنی مدنی عطیات جمع کرنے کی مہم) کی بھی ترکیب ہوتی ہے، لہٰذا آپ سے بھی عرض ہے کہ طَلبہ ٔ علمِ دین کی دُعاؤں سے حِصّہ پانے، دعوتِ اسلامی کی ترقّی و بقا اور مدارِس المدینہ و جامعات المدینہ کے نظام کو مضبوط سے مضبوط تر بنانے کے لئے زکوٰۃ، فطرات ،صَدَقات و خَیرات، نفلی عطیات اور عُشر وغیرہ کے ذریعے نہ صرف خُود تعاوُن فرمائیے بلکہ اپنے عزیزوں، پڑوسیوں اور دوست اَحباب پر انفرادی کوشش کرکے اُنہیں بھی اِس کی ترغیب

دِلائیے، ہمارے لَب ہلالینے اور ہماری اِنفرادی کوشش سے اگر کسی کا مدنی ذہن بن گیا اور اُس نے اپنی زکوٰۃ، فطرات، صَدَقات و خَیْرات، نفلی عطیّات یا عُشر وغیرہ دعوتِ اسلامی کو مدنی کاموں کے لیے دے دیئے تو یہ ہمارے لئے بھی ثوابِ جاریہ کا ذریعہ بن جائے گا۔

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اَلْحَمْدُلِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ ہزاروں عاشقانِ رسول، مختلف انداز سے "تبلیغِ قرآن وسُنّت کی عالمگیر غیر سِیاسی مسجد بھرو تحریک دعوتِ اسلامی کے مدنی کاموں کے لیے مالی معاونت کی سعادت حاصل کرتے رہتے ہیں، ہو سکتا ہے کہ ہم میں سے کسی کے ذہن میں سوال آئے کہ بھلا میں کس طرح اپنا حصہ دعوتِ اسلامی کے مدنی کاموں کے لیے شامل کر سکتا ہوں؟

آیئے ایک بہت ہی آسان طریقہ آپ کی خدمت میں عرض کرتا ہوں کہ جس کے ذریعے غریب سے غریب بھی، دعوتِ اسلامی کے مدنی عطیات میں اپنا حصہ شامل کرنے میں کامیاب ہو سکتا ہے، وہ کیا ہے، "مدنی عطیات بکس(Box)" کے ذریعے مالی تعاون۔

دعوتِ اسلامی کے شعبہ "**مجلس مدنی عطیات بکس**" کی طرف سے ایک بکس کی ترکیب کی گئی ہے، یہ مدنی عطیات بکس دُکانوں، کارخانوں، مارکیٹوں، شاپنگ مالز، میڈیکل اسٹورز اور دفاتر وغیرہ میں رکھنے کے ساتھ ساتھ گھروں میں بھی رکھا جاتا ہے، تاکہ ہم اپنی آسانی کے پیشِ نظر روزانہ کچھ نہ کچھ رقم اُس بکس میں ڈالتے جائیں، جو دُکاندار ہیں وہ اچھی اچھی نیّتوں کے ساتھ اپنے گاہکوں(Customers) پر اِنفرادی کوشش کرکے انہیں بھی راہِ خدا میں مال خرچ کرنے کی ترغیب و فضائل بتا کر اِنہیں بھی اپنا حصہ شامل کرنے کی ترکیب کریں تو مدینہ مدینہ۔

مشورۃً عرض ہے کہ ہم روزانہ کی ایک رقم مخصوص کرلیں مثلاً 5 روپے ہی سہی، پھر اس کے مطابق ہم روزانہ اپنا حصہ ڈالتے جائیں اور مجلس مدنی عطیات بکس کے طے شدہ طریقِ کار کے مطابق

یہ مدنی عطیات جمع بھی کروادیں۔ جو دُکانوں وغیرہ پر بکس رکھا جاتا ہے، اس کو "مدنی عطیات بکس" اور جو گھروں میں بکس رکھا جاتا ہے، اُسے "گھریلو صدقہ بکس" کہتے ہیں۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

حدیثِ پاک میں ہے: اِنَّ الدَّالَّ عَلَی الْخَیْرِ کَفَاعِلِہٖ یعنی بے شک نیکی کی راہ دکھانے والا، نیکی کرنے والے کی طرح ہے۔[1]

مُفَسِّرِ شَہِیر، حکیمُ الاُمَّت مفتی احمد یار خان رَحمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: یعنی نیکی کرنے والا، کرانے والا، بتانے والا اور مشورہ دینے والا، سب ثواب کے حقدار ہیں۔[2]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

بَیان کا خُلاصہ

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آج کے بیان میں ہم نے صَدَقے کے فضائل سُننے کی سعادت حاصل کی۔

- اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ صَدَقہ و خَیرات کرنے کی برکت سے مال کے جلنے، ڈوبنے اور چوری ہو جانے سے حفاظت ہوتی ہے۔
- صَدَقہ و خَیرات کرنے کی برکت سے رزق میں کُشادَگی آتی ہے۔
- صَدَقہ و خَیرات کرنے کی برکت سے آفات و بَلِیّات سے نجات ملتی ہے، بُری موت ٹلتی ہے نیز بڑائی اور فخر کی باطنی بیماری دُور ہوتی ہے۔
- صَدَقہ، قبر کی گرمی سے حفاظت، عمر میں بَرَکت، جہنم سے آزادی، قربِ الٰہی کے

---

[1] ... ترمذی، کتاب العلم، باب ماجاء الدال علی الخیر کفاعله، ۴/۳۰۵، حدیث: ۲۶۷۹

[2] ... مرآۃ المناجیح، ۱/۱۹۴ بتغیر قلیل

حُصول اور جنّت کی جانب ہدایت ور ہنمائی کا موثّر ترین ذریعہ ہے،

لٰہٰذا ہمیں بھی چاہیے کہ حُصولِ ثواب کیلئے حسبِ توفیق اپنی پسندیدہ چیزیں اخلاص کے ساتھ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی راہ میں ضرور صَدَقہ کِیا کریں اور بُخل سے ہر دَم بچتے رہیں، کہیں ایسا نہ ہو کہ صَدَقے اور دیگر نیک کاموں میں کوتاہی کرتے کرتے ہمارے مَعاشی حالات ایسے موڑ پر آجائیں کہ ہم چاہنے کے باوُجُود بھی صَدَقات و خَیرات نہ کرسکیں یا پھر مَوت ہی آجائے اور ہمیں ایسے حَسرت و پچھتاوے میں مُبتلا کردے، جس کا کوئی حاصِل نہیں۔ یہ بھی معلوم ہوا کہ صَدَقہ صرف مالی تعاون کے ساتھ خاص نہیں بلکہ کسی مسلمان کے سامنے مسکرادینے، نیکی کی دعوت دینے، بُرائی سے روکنے، راستے سے تکلیف دہ چیزوں کو ہٹادینے اور مسلمانوں میں صلح کروادینے وغیرہ کے ذریعے کوئی پائی پیسہ خرچ کئے بغیر بھی صَدَقے کا ثواب کمایا جاسکتا ہے، اللہ عَزَّوَجَلَّ ہمیں خُوش دلی کے ساتھ اپنی راہ میں وقتاً فوقتاً صَدَقہ و خَیرات اور نیک کام کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بیان کو اِختِتام کی طرف لاتے ہوئے سنّت کی فضیلت اور چند سُنّتیں اور آداب بیان کرنے کی سَعادَت حاصِل کرتا ہوں۔ شَہَنْشاہِ نُبُوَّت، مُصْطَفٰے جانِ رحمت، صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا فرمانِ جنّت نشان ہے: جس نے میری سنّت سے مَحَبَّت کی اُس نے مجھ سے مَحَبَّت کی اور جس نے مجھ سے مَحَبَّت کی وہ جنّت میں میرے ساتھ ہو گا۔ (1)

سُنّتیں عام کریں دین کا ہم کام کریں نیک ہو جائیں مسلمان مدینے والے

---

[1] ۔۔۔ مشکاۃ المصابیح، کتاب الایمان، باب الاعتصام بالکتاب والسنة، ۱/ ۵۵، حدیث: ۱۷۵

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

چلنے کی سُنّتیں اور آداب

آیئے! شیخ طریقت، امیر اہلسنّت حضرت علّامہ مولانا ابوبلال محمد الیاس عطار قادری رضوی ضیائی دَامَتْ بَرَکَاتُھُمُ الْعَالِیَہ کے رسالے **"163 مدنی پھول"** سے چلنے کی سُنّتیں اور آداب سُنتے ہیں۔ پارہ 15 سورۂ بنی اسرائیل کی آیت 37 میں ارشادِ ربُّ العِباد ہے:

وَ لَا تَمْشِ فِی الْاَرْضِ مَرَحًا ۚ اِنَّكَ لَنْ تَخْرِقَ الْاَرْضَ وَ لَنْ تَبْلُغَ الْجِبَالَ طُوْلًا ﴿۳۷﴾

ترجمۂ کنزالایمان: اور زمین میں اِتراتا نہ چل بے شک تو ہر گز زمین نہ چیر ڈالے گا اور ہر گز بلندی میں پہاڑوں کو نہ پہنچے گا۔ (پ ۱۵، بنی اسرائیل: ۳۷)

❀ فرمانِ مصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ہے: ایک شخص 2 چادریں اَوڑھے ہوئے اِترا کر چل رہا تھا اور گھمنڈ میں تھا، وہ زمین میں دھنسا دیا گیا، (اب) وہ قِیامت تک دھنستا ہی جائے گا۔[1] ❀ رسولِ اکرم، نُورِ مُجَسَّم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم چلتے تو کچھ آگے جھک کر چلتے، گویا کہ آپ بُلندی سے اُتر رہے ہیں۔[2] ❀ اگر کوئی رُکاوٹ نہ ہو تو راستے کے کنارے درمِیانی رفتار سے چلئے، نہ اتنا تیز کہ لوگوں کی نگاہیں آپ کی طرف اُٹھیں اور نہ اِتنا آہِستہ کہ دیکھنے والے کو آپ بیمار لگیں۔ ❀ راہ چلنے میں پریشان نظری (یعنی بِلا ضرورت اِدھر اُدھر دیکھنا) سنّت نہیں، نیچی نظریں کئے پُروقار طریقے سے چلئے۔ ❀ چلنے یا سیڑھی چڑھنے اُترنے میں یہ احتیاط کیجئے کہ جوتوں کی آواز پیدا نہ ہو۔ ❀ راستے میں 2 عورَتیں کھڑی

---

1 ...مُسلِم، کتاب اللباس والزینۃ، باب تحریم التبختر فی المشی...الخ، ص ۱۱۵۶، حدیث: ۲۰۸۸ ملخصاً

2 ...الشمائل المحمدیۃ للترمذی، باب ماجاء فی مشیۃ رسول اللّٰہ، ص ۸۷، رقم: ۱۱۸

ہوں یا جارہی ہوں تو ان کے بیچ میں سے نہ گزریئے کہ حدیثِ پاک میں اس کی مُمانَعَت آئی ہے۔[1]

❀بعض لوگوں کی عادت ہوتی ہے کہ راہ چلتے ہوئے جو چیز بھی آڑے آئے اُسے لاتیں مارتے ہوئے چلتے ہیں، یہ بالکل غیر مُہَذَّب طریقہ ہے، اِس طرح پاؤں زخمی ہونے کا بھی اندیشہ رہتا ہے نیز اَخبارات یا لکھائی والے ڈبوں، پیکٹوں اور مِنرل واٹر کی خالی بوتلوں وغیرہ پر لاتیں مارنا بھی بے اَدَبی ہے۔

مجھ کو جذبہ دے سفر کرتا رہوں پروردگار   سنّتوں کی تربِیَت کے قافِلے میں بار بار

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب!   صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

طرح طرح کی ہزاروں سُنّتیں سیکھنے کے لئے مکتبۃُ المدینہ کی مطبوعہ دو کتب **"بہارِ شریعت"** حِصّہ 16(312صفحات) نیز 120 صفحات پر مشتمل کتاب **"سُنّتیں اور آداب"** ھدِیَّۃً طَلَب کیجئے اور بغور اس کا مطالَعہ فرمایئے۔ سنّتوں کی تربیَت کا ایک بہترین ذریعہ دعوتِ اسلامی کے مَدَنی قافِلوں میں عاشقانِ رسول کے ساتھ سنّتوں بھرا سفر بھی ہے۔

علم حاصل کرو، جہل زائل کرو   پاؤ گے راحتیں، قافلے میں چلو
سنتیں سیکھنے، تین دن کے لیے   ہر مہینے چلیں، قافلے میں چلو

[1] ... ابوداود، کتاب الادب، باب فی مشی النساء مع الرجال فی الطریق، ۴/۴۷۰، حدیث: ۵۲۷۳

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہ   وَعَلٰی اٰلِكَ وَاَصْحٰبِكَ یَا حَبِیْبَ اللّٰہ

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا نَبِیَّ اللّٰہ   وَعَلٰی اٰلِكَ وَاَصْحٰبِكَ یَا نُوْرَ اللّٰہ

نَوَیْتُ سُنَّتَ الْاِعْتِکَاف   (ترجمہ: میں نے سنّتِ اعتکاف کی نیّت کی)

جب بھی مسجد میں داخل ہوں، یاد آنے پر نفلی اعتکاف کی نیّت فرمالیا کریں، جب تک مسجد میں رہیں گے، نفلی اعتکاف کا ثواب حاصل ہوتا رہے گا اور ضِمناً مسجد میں کھانا، پینا بھی جائز ہو جائے گا۔

دُرُود شریف کی فضیلت:

حضرتِ سَیِّدُنا اُبَی بن کَعب رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے عرض کی: "یا رَسُوْلَ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! میں دُرُود کی کثرت کرتا ہوں، میں آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر دُرُود پڑھنے کے لئے کتنا وقت مُقرّر کروں؟" فرمایا، "جتنا چاہو کرلو۔" میں نے عرض کی، "چوتھائی؟" فرمایا، "جتنا چاہو کرلو لیکن اگر زیادہ دُرودِ پاک پڑھو گے تو بہتر ہے۔" میں نے عرض کی، "نِصف؟" فرمایا، "جتنا چاہو پڑھو، مگر زِیادہ پڑھو گے تو بہتر ہے۔" عرض کی، "میں سارا وَقْت آپ پر دُرودِ پاک پڑھتا رہوں گا۔" فرمایا، "پھر تو یہ عمل تُمہاری پریشانیوں کو کفایت کرے گا اور تمہاری مَغفِرت کا سبب بن جائے گا۔"

(المستدرک، کتاب التفسیر، باب اکثروا علی الصلوۃ فی یوم الجمعۃ، رقم ۳۶۳۱، ج ۳، ص ۱۹۸)

بیٹھتے،   اُٹھتے،   جاگتے،   سوتے

ہو الٰہی میرا شعار دُرُود

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

رجب کی دُعا:

رَجَب میں یہ دُعا پڑھنا سُنّت ہے! جب رَجب کا مہینا آتا تو نبیِّ اکرم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم یہ دُعا پڑھتے تھے: **اَللّٰھُمَّ بَارِكْ لَنَا فِي رَجَبٍ وَّشَعبَانَ وَبَلِّغنَا رَمَضَان۔**

یعنی اے اللہ عَزَّوَجَلَّ! تُو ہمارے لیے رَجب اور شعبان میں بَرَکتیں عطا فرما اور ہمیں رَمضان تک پہنچا۔ (اَلمُعجَمُ الاَوسَط لِلطَّبَرانی ج3 ص85 حدیث3939)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! حُصُولِ ثَواب کی خَاطِر بَیان سُننے سے پہلے اَچّھی اَچّھی نیّتیں کر لیتے ہیں۔ فَرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم "نِیَّۃُ الْمُؤْمِنِ خَیْرٌ مِّنْ عَمَلِہٖ" مُسلمان کی نِیَّت اُس کے عَمَل سے بہتر ہے۔[1]

دو مَدَنی پھول: (۱) بِغیر اَچّھی نِیَّت کے کسی بھی عَمَلِ خَیر کا ثَواب نہیں مِلتا۔

(۲) جِتنی اَچّھی نیّتیں زِیادہ، اُتنا ثواب بھی زِیادہ۔

بَیان سُننے کی نیّتیں

نگاہیں نیچی کئے خُوب کان لگا کر بَیان سُنُوں گا۔ ❀ ٹیک لگا کر بیٹھنے کے بجائے عِلْمِ دِیْن کی تَعْظِیم کی خاطِر جہاں تک ہو سکا دو زانو بیٹھوں گا۔ ❀ ضَرورَتاً سِمَٹ سَرَک کر دوسرے کے لئے جگہ کُشادہ کروں گا۔ ❀ دھکّا وغیرہ لگا تو صَبْر کروں گا، گُھورنے، جِھڑکنے اور اُلجھنے سے بچوں گا۔ ❀ صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب، اُذْکُرُوا اللّٰہَ، تُوبُوْا اِلَی اللّٰہِ وغیرہ سُن کر ثواب کمانے اور صدا لگانے والوں کی دل جُوئی کے لئے بُلند

---

1 ۔۔۔ معجم کبیر، سہل بن سعد الساعدی۔۔۔ الخ، ۶/۱۸۵، حدیث: ۵۹۴۲

آواز سے جواب دوں گا۔ ❀ بیان کے بعد خُود آگے بڑھ کر سَلَام و مُصَافَحَہ اور اِنْفِرادی کوشش کروں گا۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

بَیان کرنے کی نیّتیں

میں بھی نِیَّت کرتا ہوں ❀ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رِضَا پانے اور ثواب کمانے کے لئے بَیان کروں گا۔ ❀ دیکھ کر بَیان کروں گا۔ ❀ پارہ 14، سُوْرَۃُ النَّحْل، آیت 125: ﴿اُدْعُ اِلٰی سَبِیْلِ رَبِّكَ بِالْحِكْمَةِ وَالْمَوْعِظَةِ الْحَسَنَةِ﴾ (تَرْجَمۂ کنزالایمان: اپنے رَبّ کی راہ کی طرف بُلاؤ پکّی تدبیر اور اَچّھی نصیحت سے) اور بُخاری شریف (حدیث 3461) میں وارِد اِس فرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ: "بَلِّغُوْا عَنِّیْ وَلَوْ اٰیَةً"[1] یعنی پہنچادو میری طرف سے اگرچِہ ایک ہی آیت ہو" میں دیئے ہوئے اَحکام کی پَیرْوی کروں گا۔ ❀ نیکی کا حکم دوں گا اور بُرائی سے مَنْع کروں گا۔ ❀ اَشعار پڑھتے نیز عَرَبی، اَنگریزی اور مُشْکِل اَلفاظ بولتے وَقْت دل کے اِخْلَاص پر تَوَجُّہ رکھوں گا یعنی اپنی عِلْمِیَّت کی دھاک بِٹھانی مَقْصُود ہوئی تو بولنے سے بچوں گا۔ ❀ مَدَنی قافلے، مَدَنی انعامات، نیز عَلاقائی دَوْرَہ، برائے نیکی کی دعوت وغیرہ کی رَغْبَت دِلاؤں گا۔ ❀ قَہْقَہہ لگانے اور لگوانے سے بچوں گا۔ ❀ نَظَر کی حِفَاظَت کا ذِہْن بنانے کی خاطِر حتَّی الْاِمْکان نگاہیں نیچی رکھوں گا۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

عظیم و بابرکت رات

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آج 1437 سِنِ ہجری کے رَجَبُ الْمُرَجَّب کی 27ویں شب ہے، اللہ تَبارَک وتَعالٰی کا لاکھ لاکھ شکر ہے کہ اس نے ہمیں ایک مرتبہ پھر عظیمُ الشّان فضائل وبرکات والی مُقدَّس

---

1 ۔۔۔ بخاری، کتاب احادیث الانبیاء، باب ماذکر عن بنی اسرائیل، ۲/۴۶۲، حدیث: ۳۴۶۱

رات نصیب فرمائی، یہ وہ عظیم اور بابرکت رات ہے کہ جس میں خالقِ کائنات جَلَّ جَلَالُہٗ نے ہمارے آقا، **مُحَمّدِ مُصطفٰے**، حبیبِ کبریا، شبِ اسریٰ کے دُولہا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو ایک عظیم مُعجزہ عطا فرمایا، معراجِ مصطفٰے کی کیا کیا حکمتیں ہیں، آج کی اِس نورانی رات میں کیا کیا واقعات رُونما ہوئے، کیسی کیسی انوار و تجلیات کی بارشیں ہوئیں، اس کے بیان کرنے کا کون حق ادا کرسکتا ہے؟ البتہ مختصراً کچھ مدنی پُھول پیش کئے جائیں گے نہایت ہی توجہ اور دِلجمعی کے ساتھ سُنئے، اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ معراج کے دُولہا، حبیبِ کبریا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی مَحَبَّت دِل میں مزید اُجاگر ہوگی۔

میرے آقا اعلیٰ حضرت امام اہلسنّت پروانۂ شمعِ رسالت مجدّدِ دِین وملّت شاہ امام احمد رضا خان رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ عشق و مستی میں ڈُوب کر **معراجِ مصطفٰے** صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی مَنظر کَشی کرتے ہوئے، **"قصیدۂ معراجیہ"** کے اِبتدائی 12 اشعار میں کیا فرماتے ہیں: آیئے! آپ کو ان اشعار کا خلاصہ سُناتا ہوں۔

آج کی رات رسالت و نبوت کے سربراہ و بادشاہ حضور سیدِعالَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم عرشِ مُعلیٰ پہ جلوہ گر ہوئے تو اس عرب کے مہمانِ ذیشان کی خوشی و فرحت کیلئے تمام اَسباب کو جمع کر دیا گیا، **آج کی رات** تمام فرشتے اور تمام اَفلاک اپنی اپنی سُر اور لہجے میں بُلبُلوں کے انداز میں نغمہ سَرا تھے اور کہہ رہے تھے کہ آج کی رات کیسی بہار ہے! بہارو! تمہیں یہ خوشیاں مُبارک ہوں! اور اے باغو! تم کو بھی آبادیاں اور بہاریں مُبارک ہوں۔ **آج کی رات** آسمان اور زمین دونوں پر خوشیوں کا سماں تھا اور دُھوم مچی ہوئی تھی، **آج کی رات** نُور والے آقا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی معراج کی خوشی میں نور کی بارش ہو رہی تھی (جیسے دولہا کی آمد پہ پُھول برسائے جاتے ہیں) **آج کی رات** حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

کی طرف سے ان انوار کے استقبال کے لیے خوشبوئیں مہک رہی تھیں اور خوب چہل پہل تھی، جس طرح شادی والے گھر میں ہوتا ہے۔ **آج کی رات** خوشی سے آپ صَلَّى اللهُ تَعَالٰی عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم کے چہرۂ انور سے اس قدر نور پھُوٹ رہا تھا کہ جس نے عرش تک سارا سماں روشن کر دیا تھا، **آج کی رات** اس قدر جگمگا رہی تھی کہ ایسا لگتا تھا کہ ہر جگہ آئینے لگا دیئے گئے ہوں اور خانہ کعبہ ایک نئی دلہن کی طرح حسین و جمیل ہو گیا تھا، **آج کی رات** اس کے حسن و جمال میں انتہائی جوش اور جَوبن آگیا تھا اور حجرِ اَسْوَد پر قُربان جاؤں کہ جو کعبہ کی کمر میں ایک تِل کی طرح ہے، **آج کی رات** اس میں بھی لاکھوں سجاوٹوں کے رنگ بھر گئے تھے، **آج کی رات** معراج کے دُولہا صَلَّى اللهُ تَعَالٰی عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم کی مُبارک و **محترم** و **مُقدَّس** آنکھوں میں خُصُوصی تجلیات تھیں، **آج کی رات** ہر طرف سے خُوشیوں کے بادل اُمنڈ کر آرہے تھے، دِلوں کے مورا اپنے رنگ دکھا رہے تھے، **آج کی رات** نغمۂ نعت کا ایسا سَماں بن گیا تھا کہ خود حرم بھی وَجد میں تھا۔ **آج کی رات** کعبے کی چھت پر بنا ہوا سنہری پرنالہ جس کا نام "**میزابِ زَر**" ہے، جُھومر کی طرح معلوم ہو رہا تھا، **آج کی رات کعبۂ مُعظَّمہ** چمک، دَمک رہا تھا اور اس کے خوشبودار غِلاف کو رات کی ٹھنڈی ہوا اُڑا رہی تھی اور اس سے خُوشبو چُرا رہی تھی، **آج کی رات** خوشبوؤں میں بَسا ہوا غلافِ کعبہ وَجد میں جُھوم رہا تھا، **آج کی رات** پہاڑیوں کا حُسن و سنگھار بھی کیا خُوب تھا کہ ان کی خُوبصورت و بُلند چوٹیاں ایسی حسین لگ رہی تھیں واہ! واہ! کیا کہنے، **آج کی رات** بادِ صبا نے ان کے سبزے میں ایسی لہریں پیدا کیں کہ ایسا معلوم ہو رہا تھا کہ جیسے پہاڑیوں نے سبز رنگ کے دوپٹے اوڑھ رکھے ہیں۔ **آج کی رات** نہروں کا حال یہ تھا کہ نہروں نے غسل کر کے جاری پانی کا چمک دار لباس پہن رکھا تھا۔ **آج کی**

رات معراج کے دُولھا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے اِستقبال کے لئے چاند کی چاندنی کا پُرانا فرش اُٹھا دیا گیا تھا اور نُوری مخلوق کی آنکھوں کا زَریں اور زَرْبفت فرش (یعنی سونے اور ریشم کے تاروں سے بنا ہوا فرش) بچھا دیا گیا تھا۔

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آج کی رات وہ عظیم اور جگمگاتی رات ہے کہ جس میں ہمارے آقا، حبیبِ کبریا، معراج کے دُولہا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو ایک عظیم مُعْجِزَہ عطا ہوا۔ **آج کی رات** تمام فِرشتوں کے سردار حضرتِ سیدُنا جبریلِ امین عَلَیْہِ السَّلَام آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی خدمتِ اقدس میں انتہائی تیز رفتار سُواری بُراق لے کر حاضر ہوئے، فرشتوں نے آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو دُولہا بنا دیا، نہایت احترام کے ساتھ بُراق پر سُوار کیا گیا، آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم آناً فاناً مکۂ مکرمہ سے بیتُ المقدس پہنچے، سارے نبیوں نے آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا اِستقبال کیا، آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے سارے نبیوں کی اِمامت فرمائی، **آج کی رات** آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے سارے آسمانوں کی سیر فرمائی اور اس کے عجائبات دیکھے، **آج کی رات** آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ہر ہر آسمان پر انبیائے کرام عَلَیْہِمُ السَّلَام کو اپنی زِیارت سے نوازا، آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی تشریف آوری پر نبیوں نے مُبارکبادیاں پیش کیں، آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سِدْرَۃُ الْمُنْتَھٰی پہنچے، آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اُس مقام پر پہنچے کہ جس سے آگے بڑھنے کی کسی کی مجال نہیں، یہاں تک اُس مقام پر جبریلِ امین عَلَیْہِ السَّلَام نے بھی آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے معذرت کی، آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اُس مقام پر پہنچے جہاں عقل و خِرَد کی بھی رسائی نہیں، **آج کی رات** آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اِنعاماتِ اِلٰہیہ سے

نوازے گئے، **آپ** صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کو خصوصی **اِنعامات** عطا ہوئے، **آج کی رات آپ** صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کو ابتداءً 50 نمازوں کا تحفہ **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ سے عطا ہوا جو تخفیف کے بعد پانچ نمازوں کی صورت میں ہم پر فرض کیا گیا، **آج کی رات آپ** صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے جنّت اور دوزخ کی سیر فرمائی، آج کی رات **آپ** صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کا خاص قُرب حاصل کیا، **آپ** صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے سر کی آنکھوں سے خالق و مالکِ کائنات عَزَّوَجَلَّ کا دِیدار کیا۔

باغِ عالم میں بادِ بہاری چلی　　سرورِ انبیاء کی سُواری چلی
یہ سُواری سُوئے ذاتِ باری چلی　　ابرِ رحمت اُٹھا آج کی رات ہے
طُور چوٹی کو اپنی جھکانے لگا　　چاندنی چاند ہر سُو دِکھانے لگا
عرش سے فرش تک جگمگانے لگا　　رشکِ صبحِ صفا آج کی رات ہے
عطرِ رحمت فرشتے چھڑکتے چلے　　جس کی خوشبو سے رستے مہکتے چلے
چاند تارے جِلو میں چمکتے چلے　　کہکشاں زیرِ پا آج کی رات ہے
طُور پر رفعتِ لامکانی کہاں　　لَن تَرانی کہاں مَنْ رّاٰنی کہاں
جس کا سایہ نہیں اُس کا ثانی کہاں　　اُن کا اِک معجزہ آج کی رات ہے
جذبِ حسنِ طلب ہر قدم ساتھ ہے　　دائیں بائیں فرشتوں کی بارات ہے
سر پہ نورانی سہرے کی کیا بات ہے　　شاہ دُولہا بنا آج کی رات ہے

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب!　　صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

تَبَارَکَ اللّٰہُ شان تیری!

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آج کی رات اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ نے سرورِ کائنات ،شاہِ موجودات صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کو اپنے دیدار سے مُشرَّف فرمایا، جس کی طلب حضرتِ سیِّدُنا مُوسیٰ کَلِیْمُ اللّٰہ عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام کے دل کی دھڑکن بنی رہی، حتّٰی کہ یہی آرزُو اِلتجاء بن کر حضرت مُوسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام کے مُبارَک لَبوں پر آگئی اور بارگاہِ الٰہی میں عَرض کی: "**رَبِّ اَرِنِیۡ**، اے رَبّ میرے مجھے اپنا دیدار دِکھا!" رَبّ عَزَّوَجَلَّ نے اِرشاد فرمایا: "**لَنۡ تَرٰىنِیۡ** تُو مجھے ہرگز نہ دیکھ سکے گا۔" مگر جب بات اپنے پیارے حبیب صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی آئی تو خُود حضرت جبریل عَلَیْہِ السَّلَام کو بھیج کر محبوب کو بلوایا اور اپنے دِیدار سے مُستَفِیض فرمایا، جبھی تو عاشقِ ماہِ رسالت، اِمام احمد رضا خان رَحمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے کیا خُوب ارشاد فرمایا:

تَبَارَکَ اللّٰہ شان تیری تجھی کو زیبا ہے بے نیازی
کہیں تو وہ جوشِ لَنْ تَرانِیۡ کہیں تقاضے وِصال کے تھے

(حدائقِ بخشش، ص ۲۳۴)

شعر کی وضاحت:

یعنی اے اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ تُو بڑی برکت والا ہے اور تیری شان بہت بُلند ہے اور بے نیازی تیری ہی شان کے لائق ہے اور تیرے کام بھی کیسے نِرالے کہ ایک طرف تو حضرت سَیِّدُنا مُوسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام کو دیدار طلب کرنے کے باوجود فرمارہا ہے "اے مُوسیٰ تُو مجھے ہر گز نہیں دیکھ سکتا" اور دوسری طرف اپنے حبیب، حبیبِ لبیب صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ سے مُلاقات کے تقاضے فرمارہا ہے۔

(شرحِ کلامِ رضا، ص۲۶۵)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!　　　　صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

شاہ دُولہا بنا آج کی رات ہے!

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اللہ عَزَّوَجَلَّ نے قرآنِ کریم میں واقِعۂ معراج کے بعض حصّے کو ان اَلْفاظ کے ساتھ پارہ 15 سورۂ بنی اِسرائیل کی آیت نمبر 1 میں یوں بَیان فرمایا ہے:

سُبْحٰنَ الَّذِیْۤ اَسْرٰى بِعَبْدِهٖ لَیْلًا مِّنَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ اِلَى الْمَسْجِدِ الْاَقْصَا الَّذِیْ بٰرَكْنَا حَوْلَهٗ لِنُرِیَهٗ مِنْ اٰیٰتِنَاؕ اِنَّهٗ هُوَ السَّمِیْعُ الْبَصِیْرُ ①

تَرجَمۂ کنزالایمان: پاکی ہے اسے جو راتوں رات اپنے بندے کو لے گیا مسجدِ حرام (خانۂ کعبہ) سے مسجدِ اقصا (بیتُ المقدس) تک جس کے گرداگرد ہم نے بَرَکت رکھی کہ ہم اسے اپنی عظیم نشانیاں دکھائیں بیشک وہ سُنتا دیکھتا ہے۔

حَضرتِ صدرُ الْافاضِل مولانا سیِّد مُفتی محمد نعیمُ الدِّین مُراد آبادی رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ خَزائنُ العرفان میں اس آیتِ کریمہ کے تَحت فرماتے ہیں: ”مِعْراج شریف نبیِ کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا ایک مُعجِزہ اور اللہ تَعَالٰی کی عظیم نعمت ہے اوراس سے حُضُور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا وہ کمالِ قُرب ظاہر ہوتا ہے جو مخلوقِ الٰہی میں آپ کے سوا کسی کو مُیَسَّر نہیں۔ مِعْراج شریف بحالتِ بیداری جسم ورُوح دونوں کے ساتھ واقع ہوئی، یہی جمہور (یعنی اکثر) اَہلِ اِسلام کا عَقیدہ ہے اور اَصحابِ رسول صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی کثیر جماعتیں اور حُضُور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے جَلِیْلُ الْقَدر صحابہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُم اجمعین اسی

کے ماننے والے ہیں۔(خزائن العرفان، ص۵۲۵)

اللہ عَزَّوَجَلَّ ہر شے پر قادر ہے!

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اللہ تَعَالٰی نے آج کی رات کے اس عَظیم واقعہ کو قرآنِ پاک میں لَفْظِ "**سُبْحٰن**" سے شُروع فرمایا ہے، جس سے مُراد اللہ تَعَالٰی کی پاکی اور ذاتِ باری تَعَالٰی کا ہر عَیب ونَقْص سے پاک ہونا ہے۔ اس میں حکمت یہ ہے کہ مِعْراجِ جسمانی کی بنا پر مُنکرین کی طرف سے جس قدر اِعتراضات ہوسکتے تھے، ان سب کا جواب ہو جائے۔ مثلاً حُضُور نبیِّ کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا جسمِ اَقدس کے ساتھ بَیْتُ الْمُقَدَّس یا آسمانوں پر تشریف لے جانا اور وہاں سے "**ثُمَّ دَنٰی فَتَدَلّٰی**" (قربِ خداوندی) کی منزل تک پہنچ کر تھوڑی سی دیر میں واپس تشریف لے آنا منکرین کے نزدیک نامُمکِن اور مُحال تھا۔ اللہ تَعَالٰی نے لَفْظِ "**سُبْحٰن**" فرما کر یہ ظاہر فرمادیا کہ یہ تمام کام میرے لئے بھی نامُمکن اور مُحال ہوں تو یہ میری عاجزی اور کمزوری ہو گی اور کمزوری ایک عیب ہے اور میں ہر عیب سے پاک ہوں۔

(مقالاتِ کاظمی، حصہ اول، ص۱۲۳)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! حُضُور فَخرِ مَوجُودات، سیِّدِ کائنات صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے اس عَظِیْمُ الشَّان مُعْجِزے پر بے جا اِعتراضات کرنا کوئی نئی بات نہیں بلکہ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے دَورِ مُبارَک سے اب تک بہت سے ناسمجھ اور حقیقت سے ناآشنا لوگ اس عظیم مُعْجِزے کا اِنکار کرتے آئے ہیں، ایک مُسَلمان کیلئے بس یہی کافی ہے کہ اس واقعے کو عقل کے ترازُو میں تولنے کے بجائے اللہ عَزَّوَجَلَّ کی طاقت وقُدرت کو پیشِ نظر رکھے، کیونکہ اللہ عَزَّوَجَلَّ ہر چیز پر قادر ہے۔ اس بات کو مزید سمجھنے کیلئے حضرتِ سَیِّدُنا سلیمان عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے اُمّتی حضرت آصف بن برخیا رَضِیَ

اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی یہ کرامت بھی ذِہن میں رکھئے کہ اُنہوں نے اَسّی(80) گز لمبا اور چالیس(40) گز چوڑا ہیروں اور جواہرات سے آراستہ تَخت پلک جھپکنے سے پہلے پہلے یمن سے ملکِ شام میں پہنچا دیا تھا، اس واقعہ کو اللہ عَزَّوَجَلَّ نے پارہ 19 سُوْرَۃُ نَمْل کی آیت نمبر 40 میں یوں بیان فرمایا ہے:

قَالَ الَّذِیْ عِنْدَهٗ عِلْمٌ مِّنَ الْكِتٰبِ اَنَا اٰتِیْكَ بِهٖ قَبْلَ اَنْ یَّرْتَدَّ اِلَیْكَ طَرْفُكَؕ

(پ:۱۹، النمل:۴۰)

ترجَمۂ کنزُالایمان: اس نے عرض کی جس کے پاس کتاب کا علم تھا کہ میں اسے حُضُور میں حاضر کر دوں گا ایک پل مارنے سے پہلے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! غور کیجئے کہ جب اللہ عَزَّوَجَلَّ نے حضرتِ سَیِّدُنا سلیمان عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ السَّلَام کے ایک اُمَّتی کو سینکڑوں مِیل کی مُسافت پر مَوْجُود اِنتہائی وَزْنی تخت پلک جھپکنے سے پہلے اُٹھالانے کی طاقت عطا فرمائی ہے تو یقیناً وہی رَبّ عَزَّوَجَلَّ اپنی ذاتی قُدرت وطاقت سے اپنے پیارے حبیب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو رات کے تھوڑے سے حصّے میں مکان ولامکان کی سیر کروانے پر بھی قادر ہے۔ میرے آقا اعلیٰ حضرت فرماتے ہیں:

خِرَد سے کہہ دو کہ سَر جُھکا لے گُماں سے گُزرے گُزرنے والے
پڑے ہیں یاں خُود جِہَت کو لالے کسے بتائے کدھر گئے تھے
سُراغِ اَیْن و متٰی کہاں تھا نشانِ کَیف و اِلٰی کہاں تھا
نہ کوئی راہی نہ کوئی ساتھی نہ سنگِ منزل نہ مَرحلے تھے
کسے ملے گھاٹ کا کنارا کدھر سے گُزرا کہاں اُتارا
بھرا جو مثلِ نظر طرارا وہ اپنی آنکھوں سے خُود چُھپے تھے

(حدائقِ بخشش، ص:۲۳۵)

اشعار کی وضاحت:

(1)یعنی عقل سے کہہ دو کہ کن خیالوں میں ڈُوبی ہوئی ہے یہ نظارہ تیری سمجھ میں نہیں آسکتا، لہٰذا سَرِ تسلیم خَم کرلے کیونکہ گُزرنے والے گُزر چکے ہیں اور تیری ہوا کو بھی پتہ نہیں چل سکا اور تجھے کیسے پتہ چلتا، یہاں تو چھ(6) سمتوں کو بھی اس بات کی خبر نہ تھی کہ حُضُور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم معراج کی رات کس طرف گئے ہیں۔(شرح کلام رضا، ص ۶۶۷)

(2) کوئی کیا بتائے کہ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم شَبِ معراج کہاں؟ کب؟ اور کیسے تشریف لے گئے؟ ان تمام سُوالات کے جواب کسی کے پاس نہیں کیونکہ وہاں ''کب'' اور ''کہاں'' کا تصور ہی نہ تھا اور نہ ہی ''کیسے'' اور ''کہاں تک'' کا نشان تھا، وہاں نہ تو کوئی آپ کا ساتھی تھا اور نہ کوئی منزل کا نشان تھا۔

(شرح کلام رضا، ص ۶۶۹)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ہمیں بھی چاہیے کہ آج کی رات کے اس عظیم واقعہ معراج اور نبی پاک صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے دیگر مُعْجِزَات کو عقل کے ترازو میں تولنے کے بجائے سچے دل سے تسلیم کریں اور اپنے ایمان کی حفاظت کیلئے ایسے لوگوں کی صُحبتِ بد سے دُور رہیے کہ جو پیارے آقا، محمدِ مصطفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے مُعْجِزَات و کمالات کا اِنکار کرتے ہیں اور آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی شان میں بے اَدَبیاں گستاخیاں کرتے ہیں۔ میرے آقا اعلیٰ حضرت، امامِ اہلسنَّت رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اِرْشاد فرماتے ہیں:

حیِّ باقی جس کی کرتا ہے ثنا   مَرتے دَم تک اُس کی مِدحت کیجئے

جس کا حُسن اللہ کو بھی بھا گیا　　ایسے پیارے سے محبَّت کیجئے

(حدائقِ بخشش،۱۹۵)

اشعار کی وضاحت: یعنی وہ خدا جو ہمیشہ باقی و زندہ رہنے والا ہے، جب وہ اپنے پیارے کی تعریف فرماتا ہے تو اُس کے بندوں کو سمجھ لینا چاہئے کہ وہ یہی چاہتا ہے کہ ہر کوئی ہر وقت میرے محبوب کی تعریف کرے تاکہ میرے محبوب کا محبوب بن کے میرا بھی محبوب بن جائے کیونکہ دوست کا دوست بھی دوست ہوا کرتا ہے۔

جس پیارے آقا محمدِ مصطفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا حُسن وجمال خدائے ذُوالجلال عَزَّوَجَلَّ کو بھی پسند آیا ہے، اے گناہگارو! دُنیا کے بربادی والے حُسن کے پیچھے پڑنے کی بجائے اُس محبوب کے رُخِ والضُّحٰی اور زُلفِ وَالَّیْل سے پیار کرو، جس کی وجہ سے پُوری کائنات میں بہار آگئی۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!　　صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

واقعۂ معراج کی حکمتیں:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! مشہور مُحاوَرہ ہے کہ **"فِعْلُ الْحَکِیْمِ لَا یَخْلُوْ عَنِ الْحِکْمَۃِ"** یعنی حکیم کا کوئی بھی کام حکمت سے خالی نہیں ہوتا، اللہ عَزَّوَجَلَّ کے ہر کام میں بے شُمار حکمتیں پوشیدہ ہوتی ہیں جنہیں سمجھنے سے ہماری عقلیں قاصر ہوتی ہیں۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے اپنے مَدَنی حبیب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو معراج کروائی اس میں ایک حکمت نبیِ پاک، صاحبِ لَولاک، سیاحِ اَفلاک صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی دلجوئی اور تسکینِ خاطر بھی تھی، کیونکہ جس روز صفا کی چوٹی پر کھڑے ہو کر نبیِ کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے قُریشِ مکہ کو دعوتِ توحید دی تھی، اِسی روز سے کُفار کے بُغض و عَداوت کے شُعلے بھڑکنے لگے،

ہر طرف سے مَصائب و آلام کا سیلاب اُمنڈ آیا۔ رَنج و غم کا اندھیرا دن بدن گہرا ہوتا چلا گیا۔ لیکن اس تاریکی میں آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے چچا ابو طالب اور اُمُّ الْمُؤمنین حضرت سَیِّدَتُنا خدیجہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا کا وُجُود ہر نازُک مرحلہ پر آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کیلئے تسکین و اطمینان کا سبب بنا رہا، اِعلانِ نُبوَّت کے دسویں سال آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے چچا نے وفات پائی، اس صَدمہ کا زَخم ابھی بھرا بھی نہ تھا کہ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی مُونِس و غم خوار حضرت سَیِّدَتُنا خدیجہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا بھی وِصال فرما گئیں، کُفّارِ مکہ کو اب ان زِیادتیوں سے روکنے اور ان کے ظُلم و سِتَم پر مَلامت کرنے والا بھی کوئی نہ رہا، جس کے باعث ان کی اِیذا رَسانیاں (یعنی ان کی طرف سے تکلیفیں) ناقابلِ برداشت حد تک بڑھ گئیں۔

رسولِ اَکْرَم، نُورِ مُجَسَّم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم طائف تشریف لے گئے کہ شاید وہاں کے لوگ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی اس دعوت کو قبول کرنے کے لیے آمادہ ہو جائیں، لیکن وہاں آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے ساتھ جو ظالمانہ برتاؤ کیا گیا، اس کا اندازہ نہیں لگایا جا سکتا، ان حالات میں جب بظاہر ہر طرف مایُوسی کا اَندھیرا پھیل چکا تھا اور ظاہری سہارے بھی ٹُوٹ چکے تھے، رحمتِ الٰہی نے اپنی عَظمَت و کبریائی کی واضح نشانیوں کا مُشاہَدہ کرانے کے لیے اپنے محبوب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو عالَمِ بالا کی سیر کے لیے بُلایا، تاکہ حالات کی ظاہری ناسازگاری آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو مزید غمگین نہ کر سکے۔

زہے عزّت و اِعتلائے مُحمَّد (صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم) ... کہ ہے عرشِ حق زیرِ پائے مُحمَّد (صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم)

مکاں عرش اُن کا فلک فرش اُن کا ... مَلک خادمانِ سَرائے مُحمَّد (صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم)

خدا کی رِضا چاہتے ہیں دو عالَم ... خدا چاہتا ہے رضائے مُحمَّد (صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم)

(حدائقِ بخشش، ص65)

اشعار کی وضاحت:

(☆)سُبْحٰنَ اللّٰہ، واہ واہ کیا بات ہے؟ اللہ تعالیٰ نے اپنے محبوب صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کو کتنا بلند رُتبہ عطا فرمایا ہے کہ عرشِ معلیٰ اپنی تمام تَرَبُلندیوں کے باوجود حُضورِ پُرنور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کے مُبارک پاؤں کے نیچے ہے۔

(☆)جن کا ٹھہرنا عرش پہ ہے اور رہنا فرش پہ ہے (اور گزرنا آسمانوں سے) جبکہ فِرِشتے آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کے درِ دولت کے نوکر چاکر ہیں۔

(☆)دونوں جہان خدا عَزَّوَجَلَّ کی مرضی کے طلبگار ہیں اور خدا عَزَّوَجَلَّ اپنے محبوب صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کی رِضا چاہتا ہے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

معراجِ مصطفےٰ کی ایک اور حکمت:

مُفسرِ شہیر، حکیمُ الْاُمَّت مُفتی احمد یار خان نعیمی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ واقِعۂ معراج کی حکمتیں بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

(2)... وہ تمام مُعْجِزَات اور دَرَجات جو انبیائے کرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کو علیحدہ علیحدہ عطا فرمائے گئے، وہ تمام بلکہ اُن سے بڑھ کر (کئی مُعْجِزَات) حُضُورِ پُرنور عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کو عطا ہوئے۔ اس کی بہت سی مِثالیں ہیں: حضرتِ مُوسیٰ کَلِیْمُ اللّٰہ (عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام) کو یہ دَرجہ مِلا کہ وہ کوہِ طُور پر جا کر رَبّ (عَزَّوَجَلَّ) سے کَلام کرتے تھے، حضرتِ (سَیِّدُنا) عیسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام

چوتھے آسمان پر بُلائے گئے اور حضرتِ اِدْرِیس عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام جنّت میں بُلائے گئے تو حُضُور عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کو مِعْرَاج کرائی گئی، جس میں **اللہ** عَزَّوَجَلَّ سے کلام بھی ہوا، آسمان کی سیر بھی ہوئی، جنّت ودوزخ کا مُعَاینہ بھی ہوا، غرضیکہ وہ سارے مَرَاتِب ایک ہی مِعْرَاج میں طے کرادیئے گئے۔[1]

طُور پر کوئی، کوئی چرخ پہ یہ عرش سے پار
سارے بالاؤں پہ بالا رہی بالائی دوست

(حدائقِ بخشش، ص63)

شعر کی وضاحت: یعنی کسی کی معراج طُور تک ہے (جیسے حضرت موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام)، کسی کی چوتھے آسمان تک (جیسے حضرت عیسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام) اور ہمارے آقا، حبیبِ کبریا، سَیِّدُ الْاَنبیاء صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی معراج کی گرد کو بھی کون پہنچ سکتا ہے، کیونکہ آپ کی بُلندی تمام سربُلندوں کی بلندی سے بھی بلند ہے۔

سارے اُونچوں میں اُونچا سمجھئے جسے
ہے اس اُونچے سے اونچا ہمارا نبی

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!   صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

معراجِ مصطفےٰ کی ایک اور حکمت:

(3)... معراجِ مصطفےٰ کی ایک حکمت یہ بھی ہے کہ تمام پیغمبروں نے **اللہ** (عَزَّوَجَلَّ) کی اور جنت ودوزخ

(1)...شانِ حبیب الرحمن، ص۱۰۷، ملتقطاً وملخصاً

کی گواہی دی اور اپنی اپنی اُمّتوں سے **اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا الله** پڑھوایا، مگر اُن حضراتِ (انبیائے کرام) میں سے کسی کی گواہی نہ تو دیکھی ہوئی تھی اور نہ ہی سُنی ہوئی اور گواہی کی انتہا دیکھنے پر ہوتی ہے، تو ضرورت تھی کہ ان انبیائے کرام (عَلَیۡہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام) کی جماعتِ پاک میں سے کوئی ایسی ہستی بھی ہو کہ جو ان تمام چیزوں کو دیکھ کر گواہی دے، اُس کی گواہی پر شہادت کی تکمیل ہو جائے۔ یہ شہادت کی تکمیل حُضُور عَلَیۡہِ السَّلَام کی ذات پر ہوئی۔ (کہ آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے تمام چیزوں کو اپنی مُبارک آنکھوں سے مُلاحظہ فرمایا) [1]

امامِ عشق و محبت، سَیِّدی اعلیٰ حضرت رَحۡمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیۡہ کیا خُوب فرماتے ہیں:

طُورِ موسیٰ چرخِ عِیسیٰ کیا مساوِیِ دَنیٰ ہو
سب جِہت کے دائرے میں شش جِہت سے تم وَرا ہو
سب مکاں میں تم لامکاں میں تَن ہیں تم جانِ صفا ہو

(حدائقِ بخشش، ص342)

اشعار کی وضاحت:

(☆) یعنی حضرت سَیِّدُنا موسیٰ کلیمُ اللہ عَلَیۡہِ السَّلَام کو کوہِ طُور پر بُلایا، حضرت سَیِّدُنا عیسیٰ روحُ اللہ عَلَیۡہِ السَّلَام کو آسمان پہ بُلایا اور ہمارے آقا حبیب اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کو عرش پہ بُلا کر "**ثُمَّ دَنٰی فَتَدَلّٰی**" کا قُرب عطا فرمایا۔ حضرتِ سَیِّدُنا موسیٰ عَلَیۡہِ السَّلَام کا طُور پر تشریف لے جانا، حضرتِ سَیِّدُنا عیسیٰ عَلَیۡہِ السَّلَام کا چوتھے آسمان پر تشریف لے جانا، پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ

(1)...شانِ حبیب الرحمن، ص۱۰۷، ملتقطاً و ملخصاً

تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے قُربِ خاص خُداوندی کے برابر ہرگز نہیں ہو سکتا۔

(☆)سارے انبیائے کرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسلام ایک نہ ایک جِہَت کے دائرے میں ہیں، یعنی ان کو خاص خاص شانیں کمالات اور مُعْجِزات عطا فرمائے گئے، مگر اے میرے آقا، مکی مدنی مصطفی صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ! آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی عظمت کی تو کوئی حد ہی نہیں، آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ تمام جہتوں اور قیدوں سے وَرَاءُالوَرا ہیں۔

(☆)اے پیارے آقا! حبیبِ خدا(صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ)تمام انبیائے کرام عَلَیْہِم الصلوۃ والسلام مکان میں ہیں اور آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی شان یہ ہے کہ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ لامکاں کی سیر بھی کر آئے ہیں، سارے نبی اگر جسم ہیں تو آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ پاکیزہ جان اور پاک رُوح کی طرح ہیں۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

معراجِ مصطفٰے کی ایک اور حکمت :

(4)... اللہ تعالٰی نے اپنے محبوب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کو تمام خزانوں کا مالک بنایا ہے، اللہ عَزَّوَجَلَّ پارہ30، سُوْرَۃُ الْکَوْثَرکی آیت نمبر1 میں ارشاد فرماتا ہے:

اِنَّاۤ اَعْطَیْنٰكَ الْكَوْثَرَؕ(۱) تَرْجَمَۂ کنزالایمان : اے محبوب بے شک ہم نے تمہیں بے شمار خوبیاں عطا فرمائیں۔

بُخاری شریف کی حدیثِ پاک میں ہے حضور مالکِ دین و دُنیا، شبِ اسریٰ کے دولہا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ فرماتے ہیں:"میں سو رہا تھا کہ زمین کے تمام خزانوں کی کُنجیاں لائی گئیں اور میرے دونوں

ہاتھوں میں رکھ دی گئیں۔(بخاری، ۲/۲۹۷، ۳۰۳)رَسُوْلُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم نے اِرشاد فرمایا :" میں (اللہ تعالٰی کے خزانوں کا)خازِن ہوں۔"(مسلم،ص۵۱۶/۱۰۳۷)

حُضُور عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کی عطا سے اس کی تمام سلطنت کے مالِک ہیں اسی لئے جنَّت کے پتّے پتّے پر، حُوروں کی آنکھوں میں غرضیکہ ہر جگہ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللہِ لکھا ہوا ہے:یعنی یہ چیزیں **اللہ** (عَزَّوَجَلَّ) کی بنائی ہوئی ہیں اور مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللہِ کو دی ہوئی ہیں۔(تو معراج کروانے میں) **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کی مرضی یہ تھی کہ (دوجہانوں کے خزانوں کے)مالِک کو اس کی ملکیت دِکھادی جائے۔[1] چنانچہ اس لئے معراج کی رات یہ سیر کروائی گئی۔

دے دیئے تم کو اپنے خزانے رَبِّ عزت ربِّ عُلا نے
دونوں جہاں کی نعمت والے تم پر لاکھوں سلام
تم پر لاکھوں سلام

عرشِ عُلا پر ربّ نے بُلایا اپنا جلوۂ خاص دِکھایا
خَلْوَت والے جَلْوَت والے تم پر لاکھوں سلام
تم پر لاکھوں سلام

تخت تمہارا عرش خدا کا مُلکِ خدا ہے مِلک تمہارا
ربّ کی اعلیٰ خلافت والے تم پر لاکھوں سلام
تم پر لاکھوں سلام

تم کو دیکھا حق کو دیکھا آپ کی صورت اُس کا جلوہ

---

(1)...شانِ حبیب الرحمن، ص۱۰۷، ملتقطاً و ملخصاً

اچھی اچھی صُورت والے تم پر لاکھوں سلام

تم پر لاکھوں سلام

چشمِ سر نے حق کو دیکھا دل نے حق کو حق ہی جانا

اے حقّانی صورت والے تم پر لاکھوں سلام

تم پر لاکھوں سلام

(سامانِ بخشش، ص80،81،82،83)

اللہ کی عنایت۔۔مرحبا معراج کی عظمت۔۔مرحبا

بُراق کی قسمت۔۔مرحبا بُراق کی سُرعت۔۔مرحبا

اَقصیٰ کی شوکت۔۔مرحبا نبیوں کی اِمامت۔۔مرحبا

آقا کی رِفعت۔۔مرحبا آسماں کی سِیاحت۔۔مرحبا

مکینِ لامکاں کی عظمت۔۔مرحبا چشمانِ نبوت۔۔مرحبا

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

معراجِ مصطفٰی کی ایک اور حکمت:

(5): معراجِ مصطفٰی کی حکمتیں جو علماء نے بیان فرمائیں، اُن میں سے ایک حکمت یہ بھی تھی کہ محبوبِ کریم، رؤفٌ رَّحیم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی عظمت تمام کائنات پر ظاہر ہو، اِسی لیے جب مسجدِ اقصٰی پہنچے تو تمام انبیائے کرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی اِمامت فرمائی تاکہ تمام انبیاء عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام پر آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی فضیلت کا اِظہار ہو (معارج النبوۃ، رکن سوم، ص۸۵) چنانچہ۔ حضرت سَیِّدُنا اَنس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے، نبیِ کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اِرشاد فرماتے ہیں: پھر میں بیتُ المقدس

میں داخل ہوا، پس میرے لیے سارے انبیاء عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کو جمع کیا گیا، تو سَیِّدُنا جبریلِ امین عَلَیْہِ السَّلَام نے مجھے آگے کیا، یہاں تک کہ میں نے سب کی اِمامت کروائی۔ (سنن نسائی، ص ۸۱، حدیث:۴۴۸)

نمازِ اَقصٰی میں تھا یہی سِرّ عیاں ہوں مَعنیِ اَوّل آخر
کہ دَست بستہ ہیں پیچھے حاضر جو سلطنت آگے کر گئے تھے

(حدائقِ بخشش، ص232)

شعر کی وضاحت: شبِ معراج مسجدِ اَقصیٰ میں جو حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے تمام انبیائے کرام و رُسلِ عظام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کو نماز پڑھائی، اس میں یہی راز تھا کہ پہلے اور آخری کا فرق واضح ہو جائے (کہ آخر میں آنے کا مطلب یہ نہیں کہ آخری کی شان و عظمت بھی کم ہے) جو انبیائے کرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے پہلے اپنی نبوّتوں کے ڈَنکے بجا گئے تھے، وہ سارے کے سارے ہاتھ باندھ کر خاتَمُ الانبیاء صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے پیچھے ہاتھ باندھے کھڑے تھے۔

اے عاشقانِ مصطفیٰ، معراج والی رات یعنی آج کی روشن و مُنور رات، سرورِ کائنات، محبوبِ رَبِّ ارض و سمٰوٰت نے نبیوں کی امامت کے ساتھ ساتھ آسمانوں پر فِرشتوں کی اِمامت بھی فرمائی تاکہ فِرشتوں پر بھی آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی افضلیت ظاہر ہو۔ (معارج النبوۃ، رکن سوم، ص۸۵) غرض کہ جدھر جدھر سے حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا گُزر ہوا، حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی افضلیت کو ان پر ظاہر فرمایا گیا۔

عرش پہ تازہ چھیڑ چھاڑ فرش میں طُرفہ دُھوم دھام ۔۔۔ کان جدھر لگایئے تیری ہی داستان ہے
عرش کی عقل دنگ ہے چرخ میں آسمان ہے ۔۔۔ جانِ مُراد اب کدھر ہائے تِرا مکان ہے

عرش پہ جا کے مرغِ عقل تھک کے گِرا غش آ گیا | اور ابھی منزلوں پَرے پہلا ہی آستان ہے
شانِ خدا نہ ساتھ دے اُن کے خرام کا وہ باز | سدرہ سے تا زمیں جسے نرم سی اِک اُڑان ہے
خوف نہ رکھ رضاؔ ذرا تو تو ہے عَبدِ مصطفےٰ | تیرے لئے اَمان ہے تیرے لئے اَمان ہے

(حدائقِ بخشش، ص178)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

معراجِ مصطفٰے کی ایک اور حکمت:

(6): اللہ تبارک وتعالیٰ قرآنِ کریم میں پارہ 11، سُوْرَۃُ التَّوبہ، آیت نمبر 111 میں اِرشاد فرماتا ہے:

اِنَّ اللّٰهَ اشْتَرٰى مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ اَنْفُسَهُمْ وَ اَمْوَالَهُمْ بِاَنَّ لَهُمُ الْجَنَّةَؕ

تَرجَمۂ کنزالایمان: بے شک اللہ نے مسلمانوں سے ان کے مال اور جان خرید لیے ہیں اس بدلے پر کہ ان کے لیے جنّت ہے۔

اس آیتِ کریمہ میں ہے کہ اللہ تعالیٰ مومنوں کے جان و مال کا خریدار ہے اور مومن بیچنے والے ہیں، مَبیع (بیچی جانے والی چیز) مؤمنین کے جان و مال ہیں اور ثمن (عوض وقیمت) جنّت ہے۔ یہ سودا محبوبِ ربُّ العالمین جَلَّ جَلَالُہ کے تَوَسُّط سے ہوا ہے، آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اس سودے کے وکیل ہیں، آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے مؤمنین کی مَبیع (مؤمنین کی جانوں) کو تو ملاحظہ فرمایا تھا، معراج کی رات عوض (جنّت) کو دیکھنے کے لیے تشریف لے کر گئے۔

پردہ رُخِ انور سے جو اُٹھا شبِ معراج ۔۔۔ جنّت کا ہوا رنگ دوبالا شبِ معراج

اے رحمتِ عالم تِری رحمت کے تَصَدُّق ۔۔۔ ہر ایک نے پایا ترا صدقہ شبِ معراج

جس وقت چلی شاہِ مدینہ کی سُواری ۔۔۔ سجدے میں جھکا عرشِ مُعلّٰی شبِ معراج

یہ شانِ جلالت کہ نہایت ہی ادب سے ۔۔۔ جبریل نے آقا کو جگایا شبِ معراج

دُولہا تھے محمد تو براتی تھے فِرِشتے ۔۔۔ اِس شان سے پہنچے مِرے مولیٰ شبِ معراج

ممکن ہی نہیں عقلِ دو عالم کی رَسائی ۔۔۔ ایسا دِیا اللہ نے رُتبہ شبِ معراج

اُس میں سے جمیلِ رضوی کو بھی عطا ہو ۔۔۔ رحمت کا بٹا خاص جو حصہ شبِ معراج

(قبالہ بخشش، ص66،67،68)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! ۔۔۔ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

معراجِ مصطفٰے کی ایک اور حکمت:

(7): دُرَّۃُ النَّاصِحِین میں معراج کی ایک حکمت یہ بھی بیان کی گئی ہے کہ زمین و آسمان کا مُکالَمہ ہوا توزمین نے آسمان پر فخر کرتے ہوئے کہا: میں تجھ سے افضل ہوں، اس لیے کہ اللہ تعالیٰ نے شہروں، دریاؤں، نہروں، درختوں، پہاڑوں اور دیگر کئی چیزوں سے مجھے زِینت عطا کی ہے۔

آسمان نے جواب دیا: میں تجھ سے بہتر ہوں، اس لیے کہ سُورج، چاند، ستارے، آسمان، بُرُوج، عرش و کُرسی اور جنّت مجھ میں ہے "زمین نے کہا:" مجھ میں کعبہ ہے، جس کی زِیارت اور طواف انبیاء و مُرسلین، اولیاء اور عام مومنین کرتے ہیں۔ آسمان نے جواب دِیا: مجھ پر بَیْتُ الْمَعْمُور ہے، اس کا

طواف ملائکہ یعنی فرشتے کرتے ہیں اور مجھ میں جنّت ہے جو تمام انبیاء و مُرسلین عَلَیۡھِمُ السَّلَام، تمام اولیاء و صالحین رَحمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیۡھِم اَجۡمَعِیۡن کی مقدس رُوحوں کا ٹھکانا ہے۔

زمین نے آسمان کو کہا: سَیِّدُ المرسلین، خاتمُ النَّبِیّن، حبیبِ رَبُّ العالمین صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم نے مجھ میں اِقامت فرمائی اور آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم نے شریعت مجھ پر جاری فرمائی ہے۔

جب آسمان نے سُنا یہ تو جواب دینے سے عاجز آگیا اور چُپ ہو گیا۔ پھر آسمان نے اللہ تعالٰی کی بارگاہ میں عرض کی: اے اللہ عَزَّوَجَلَّ تُو ہی مُضطر و پریشان کی مدد فرماتا ہے، جب وہ تجھے پُکارے، پھر آسمان عرض کرنے لگا: تُو محمدِ مصطفٰی صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کو میری طرف بُلا تاکہ میں ان سے شرف حاصل کروں، جس طرح تُو نے زمین کو ان کے جمال سے شرف بخشا ہے۔ اللہ تعالٰی نے اس کی دُعا قبول کی اور معراج کی رات آسمان کو یہ شرف عطا فرمایا۔ (درۃ الناصحین، ص ۱۲۳)

شہزادۂ اعلٰی حضرت، حُجَّۃُ الْاِسلام حضرت مُفتی حامد رضا خان رَحمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیۡہ کیا خُوب فرماتے ہیں:

ہے عبد کہاں معبود کہاں معراج کی شب ہے راز نِہاں
دو نُور حجابِ نُور میں تھے خُود رَبّ نے کہا سُبحان اللہ
ہیں عرشِ بریں پر جلوہ فگن محبوبِ خُدا سُبحان اللہ
اک بار ہوا دیدار جسے سَو بار کہا سُبحان اللہ

حیران ہوئے بَرق اور نظر اک آن ہے اور برسوں کا سفر
راکب نے کہا اللّٰہُ غَنِی مَرکَب نے کہا سُبحان اللہ

طالب کا پتہ مَطلُوب کو ہے مطلوب ہے طالب سے واقِف
پردے میں بُلا کر مل بھی لیے پردہ بھی رہا سُبحان اللہ

جب سجدوں کی آخری حدوں تک جا پہنچا عبودِیَّت والا
خالق نے کہا مَا شَآءَ اللہ حضرت نے کہا سُبحان اللہ

سمجھے حامِد انسان ہی کیا یہ راز ہیں حُسن و اُلفَت کے
خالق کا حَبِیبی کہنا تھا خَلقَت نے کہا سُبحان اللہ

(بیاضِ پاک، ص33)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

معراجِ مصطفٰی کی ایک اور حکمت:

(9): اللہ تعالٰی نے حضرت سَیِّدُنا موسیٰ کلیمُ اللہ عَلَیْہِ السَّلَام کو حکم دیا کہ اپنا عصا زمین پر ڈال دو، جب عَصا ڈالا تو وہ اَژدھا بن گیا، پھر اللہ تعالٰی نے حکم دیا کہ پکڑ لو، جب پکڑ لیا تو وہ دوبارہ عَصا بن گیا، یہ تمام مُشاہدہ اس لیے تھا کہ کلیم کا مُقابلہ جب فرعون کے جادُوگروں سے ہو تو اس ماحول کی ہیبت ان پر طاری نہ ہو، پُورے عزم کے ساتھ مُقابلہ کر سکیں۔

کل بروزِ قِیامت نبیِ رحمت، شَفیعِ اُمت صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے شفاعت فرمانی ہے، بلکہ

شفاعت کا دروازہ آپ سے کُھلنا ہے، اللہ تعالٰی نے اپنے محبوب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو کائنات کے عجائبات، جنّت کے درجات اور جہنّم کا مُشاہدہ کرا دِیا، اس کے علاوہ اور بھی بڑی بڑی نشانیاں دکھائیں تاکہ قِیامت کے ہولناک دن کی ہیبت آپ پر طاری نہ ہو سکے، پورے عزم و اِستقلال کے ساتھ شفاعت کر سکیں۔ (معارج النبوۃ، رکنِ سوم، ص۸۰، ملخصًا)

اعلیٰ حضرت کے بھائی جان مولانا حسن رضا خان رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ روزِ محشر کی کیا خُوب منظر کشی فرماتے ہیں:

تمہارا نام مصیبت میں جب لیا ہو گا ہمارا بگڑا ہوا کام بن گیا ہو گا
گناہگار پہ جب لُطف آپ کا ہو گا کِیا بغیر کِیا بے کِیا کِیا ہو گا
دکھائی جائے گی محشر میں شانِ محبوبی کہ آپ ہی کی خوشی آپ کا کہا ہو گا
خدائے پاک کی چاہیں گے اگلے پچھلے خوشی خدائے پاک خوشی اِن کی چاہتا ہو گا
کسی کے پاؤں کی بیڑی یہ کاٹتے ہوں گے کوئی اسیرِ غم ان کو پکارتا ہو گا
کسی طرف سے صدا آئے گی حضور آؤ نہیں تو دَم میں غریبوں کا فیصلہ ہو گا
کوئی کہے گا دُہائی ہے یارسول اللہ تو کوئی تھام کے دامن مچل گیا ہو گا
کسی کو لے کے چلیں گے فرشتے سُوئے جحیم وہ ان کا راستہ پھر پھر کے دیکھتا ہو گا
زبان سوکھی دِکھا کر کوئی لبِ کوثر جنابِ پاک کے قدموں پہ گِر گیا ہو گا
کوئی قریبِ ترازو کوئی لبِ کوثر کوئی صِراط پر ان کو پکارتا ہو گا
یہ بے قرار کرے گی صدا غریبوں کی مقدس آنکھوں سے تار اشک کا بندھا ہو گا

ہزار جان فدا نرم نرم پاؤں سے ۔۔۔ پُکار سُن کے اسیروں کی دوڑتا ہو گا
عزیز بچہ کو ماں جس طرح تلاش کرے ۔۔۔ خدا گواہ یہی حال آپ کا ہو گا
کہیں گے اور نبی اِذْهَبُوْا اِلٰی غَیْرِی ۔۔۔ مِرے حضور کے لب پر اَنَا لَهَا ہو گا
دُعائے اُمّتِ بدکار وردِ لب ہو گی ۔۔۔ خدا کے سامنے سجدہ میں سر جُھکا ہو گا
غلام ان کی عنایت سے چین میں ہوں گے ۔۔۔ عَدُو حضور کا آفت میں مبتلا ہو گا
میں ان کے در کا بھکاری ہوں فضلِ مولیٰ سے ۔۔۔ حسنؔ فقیر کا جنت میں بسترا ہو گا

(ذوقِ نعت، 35،36،37)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! ۔۔۔ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

معراجِ مصطفٰی کی ایک اور حکمت:

(10): معراج کی ایک حکمت یہ بھی ہے کہ سرورِ کائنات صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم تمام اَقسامِ وحی سے شرف پائیں، وحی کی ایک قسم یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ بِلاواسطہ کلام فرمائے اور یہ وحی کی سب سے اعلیٰ قسم ہے، چنانچہ معراج کی رات اللہ عَزَّوَجَلَّ نے بِلاواسطہ حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے کلام فرمایا: جیسا کہ پارہ 27 سُوْرَۃُ النَّجْم کی آیت 10 میں اِرشاد ہوتا ہے:

فَاَوْحٰۤی اِلٰی عَبْدِهٖ مَاۤ اَوْحٰی ﴿۱۰﴾ تَرْجَمَۂ کنزالایمان: اب وحی فرمائی اپنے بندے کو جو وحی فرمائی

کتبِ تفاسیر میں لکھا ہے کہ "اٰمَنَ الرَّسُوْلُ" والی آیات جو کہ سُوْرَۃُ الْبَقَرہ کی آخری 2 آیات

ہیں، حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم نے معراج کی رات اللہ تعالٰی سے بِلا واسِطہ سُنی، اسی طرح کچھ سُورَۃُ الضُّحٰی اور کچھ سُورَہ اَلَم نَشۡرَح معراج کی رات سُنی۔(تفسیر روح البیان سورۃ الشوریٰ، ج8، ص345)

اے عاشقانِ مصطفٰی! سُوْرَۃُ الْبَقَرہ کی آخری 2 آیات جو سرورِ کائنات صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم نے خالقِ سمٰوٰت عَزَّوَجَلَّ سے شبِ معراج قُربِ خاص میں سُنیں، آیئے! ان کی فضیلت سنئے اور وقتاً فوقتاً ان کی تلاوت بھی کرتے رہیے۔

حضرتِ سیِّدُنا نعمان بن بشیر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے کہ شہنشاہِ مدینہ، قرارِ قلب وسینہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: اللہ عَزَّوَجَلَّ نے زمین وآسمان کو پیدا کرنے سے دوہزار(2000) سال پہلے ایک کتاب لکھی پھر اس میں سے سُوْرَۃُ الْبَقَرہ کی آخری دو آیتیں نازل فرمائیں۔ جس گھر میں تین (3) راتیں ان دو آیتوں کو پڑھا جائے گا شیطان اس گھر کے قریب نہ آئے گا۔

(سُنَنُ التِّرْمِذِیّ ج۴ ص۴۰۴ حدیث ۲۸۹۱)

حضرتِ سیِّدُنا ابُو مسعود رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے کہ حضورِ پاک، صاحبِ لولاک، سیّاحِ اَفلاک صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: جو شخص سُوْرَۃُ الْبَقَرہ کی آخری دو آیتیں رات میں پڑھے گا وہ اسے کفایت کریں گی۔(صَحِیحُ الْبُخارِیّ ج۳ ص۴۰۵ حدیث ۵۰۰۹)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! سُوْرَۃُ الْبَقَرہ کی دو آیتیں کفایت کرنے سے مُراد یہ ہے کہ یہ دو آیتیں اس کے اس رات کے قیام (رات کی عبادت) کے قائم مقام ہو جائیں گی یا اس رات اسے شیطان سے محفوظ رکھیں گی۔ ایک قول یہ بھی ہے کہ اس رات میں نازل ہونے والی آفات سے بچائیں

گی۔ وَاللہُ تَعَالٰی اَعْلَمُ (فَتْحُ الْبَارِی، ۱۰/۴۸)

حکیمُ الاُمَّت مُفتی احمد یار خان رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: (سُوْرَۃُ الْبَقَرہ کی آخری دو آیتیں) دُکھ درد، رَنج و غم میں کافی ہیں کہ ان کا تلاوت کرنے والا (یعنی سُورۂ بقرہ کی آخری دو آیات کی رات کو تلاوت کرنے والا) اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ دُکھ دَرْد سے محفوظ رہتا ہے اور اگر اتفاقاً کبھی آ بھی جائیں تو اللہ عَزَّوَجَلَّ مُشکل حل کر دیتا ہے یا تمام دُرود و وظیفوں کی طرف سے کافی ہیں، یا نمازِ تہجد میں جو ان آیتوں کی تلاوت کیا کرے، تو بہت سی تلاوت سے کافی ہیں۔ (مِرْاٰۃ ج3، ص232)

بندہ ملنے کو قریبِ حضرتِ قادِر گیا　　لمعۂ باطن میں گُمنے جلوہ ظاہر گیا

اللہ اللہ یہ عُلُوِّ خاص عبدیت رضاؔ　　بندہ ملنے کو قریبِ حضرتِ قادِر گیا

(حدائقِ بخشش، ص52،54)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!　صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

اللہ کی عنایت۔۔ مرحبا	معراج کی عظمت۔۔ مرحبا
بُراق کی قسمت۔۔ مرحبا	بُراق کی سُرعَت۔۔ مرحبا
اَقْصیٰ کی شوکت۔۔ مرحبا	نبیوں کی اِمامت۔۔ مرحبا
آقا کی رِفعت۔۔ مرحبا	آسماں کی سِیاحت۔۔ مرحبا
مکینِ لامکاں کی عظمت۔۔ مرحبا	چشمانِ نبوت۔۔ مرحبا

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!　صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

معراجِ مصطفٰی کی ایک اور حکمت:

(11): اللہ تعالیٰ نے سب سے پہلے اپنے حبیب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کے نور کو اپنے نور سے پیدا فرمایا اور حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کے نور کو اپنے قُربِ خاص میں رکھا، جب آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم لباسِ بشریت کے ساتھ دُنیا میں تشریف لائے تو اس مقام کا اِشتیاق ہوا، لہٰذا دَنٰی فَتَدَلّٰی کے مقام سے سکون و قرار پایا۔

کیا بنا نامِ خدا اسریٰ کا دُولہا نور کا　　سر پہ سہرا نور کا بر میں شہانہ نور کا

(حدائق بخشش، ص244)

معراجِ مصطفٰی کی ایک اور حکمت:

(12): ایک حکمت یہ بھی بیان کی گئی ہے کہ اذان سکھانے کے لیے معراج کروائی گئی، علامہ ابنِ حَجَر عسقلانی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: "حضرت علی کَرَّمَ اللہُ تَعَالٰی وَجْھَہُ الْکَرِیْم سے حدیث ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کو جب اذان سکھانے کا اِرادہ فرمایا تو جبرئیل عَلَیْہِ الصلوۃ والسَّلَام ایک سواری لے کر آئے، جس کو بُراق کہا جاتا تھا، آپ اس پر سُوار ہوئے"۔

(فتح الباری، ج۳، ص۶۸)

وہی لامکاں کے مکیں ہوئے سرِ عرش تخت نشیں ہوئے
وہ نبی ہے جس کے ہیں یہ مکاں وہ خدا ہے جس کا مکاں نہیں

سرِ عرش پر ہے تِری گزر دلِ فرش پر ہے تِری نظر
ملکوت و ملک میں کوئی شے نہیں وہ جو تجھ پہ عیاں نہیں

(حدائقِ بخشش، ص108،109)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

12 مدنی کاموں میں سے ایک مدنی کام "ہفتہ وار اجتماع میں شرکت"

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ہمیں چاہئے کہ اپنے اِیمان کی سلامتی وپُختگی کے لئے، نبیِ کریم رَءُوْفٌ رَّحیم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم اور دیگر تمام انبیائے کرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے ہر ہر مُعْجِزے پر سچے دل سے ایمان رکھیں اور انبیائے کرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے مُعْجِزَات کو عقل کے تَرازُو میں تولنے کے بجائے ان کی سچی عقیدت و مَحبَّت اپنے دل میں پیدا کریں، اس کے لئے دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے ہمیشہ وابستہ رہئے ، مدنی چینل کے پیارے پیارے سلسلے دیکھئے اور ہر جمعرات کو اپنے علاقے میں ہونے والے ہفتہ وار سُنَّتوں بھرے اجتماع میں پابندی سے شرکت کی عادت بنائیے،اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ اس کی برکت سے ہمارے عقائد کی حفاظت ہوتی رہے گی۔ ہفتہ وار اجتماع میں شرکت تو ہمارا مدنی انعام اور ذیلی حلقے کے 12 مدنی کاموں میں سے ایک مدنی کام بھی ہے۔اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ اس اجتماعِ پاک میں جہاں تلاوتِ قرآنِ کریم، ذِکرودُرُود اور دُعا میں شرکت کی سعادت نصیب ہوتی ہے، وہیں عِلْمِ دِیْن کیلئے سفر کرنے، علمِ دِین سیکھنے اور اس کو دوسروں تک پہنچانے کے فضائل بھی حاصل ہوتے ہیں۔ آیئے عِلْمِ دِیْن کے فضائل پر مشتمل 3 فرامینِ مُصطفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم سُنتے ہیں۔ فرمایا

1. مَنْ سَلَكَ طَرِيْقًا يَلْتَمِسُ فِيْهِ عِلْمًا سَهَّلَ اللّٰهُ لَهٗ بِهٖ طَرِيْقًا اِلَى الْجَنَّةِ جو ایسے راستے پر چلے جس میں علم کو تلاش کرے، اس کے سبب اللہ عَزَّوَجَلَّ اس کیلئے جنت کا راستہ آسان فرما دیتا ہے۔[1]

2. فرمایا مَنْ طَلَبَ الْعِلْمَ تَكَفَّلَ اللّٰهُ بِرِزْقِهٖ جو شخص علم کی طلب میں رہتا ہے، اللہ عَزَّوَجَلَّ اس کے رِزق کا ضامن ہے۔[2]

3. اِرشاد فرمایا: جو کوئی اللہ عَزَّوَجَلَّ کے فَرائِض کے مُتَعَلِّق ایک یا دو یا تین یا چار یا پانچ کلمات سیکھے اور اسے اچّھی طرح یاد کرلے اور پھر لوگوں کو سکھائے تو وہ جنّت میں داخِل ہو گا۔ (اَلتَّرغیب وَالتَّرہیب ج۱ ص ۵۴ حدیث ۲۰)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ہفتہ وار سُنّتوں بھرے اجتماع میں شرکت کی برکت سے جہاں علمِ دِین کی دولت نصیب ہوتی ہے، وہیں گُناہوں سے نفرت اور نیکیوں سے مَحَبَّت کا جذبہ بھی بیدار ہوتا ہے۔ آیئے ترغیب کیلئے ایک مدنی بہار سنتے ہیں۔

(مظفر آباد، کشمیر) کے مقیم اسلامی بھائی کے بیان کا خلاصہ ہے: اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ میں نے بچپن میں ہی قراٰنِ کریم حِفظ کرنے کی سعادت حاصل کر لی۔ لیکن حافِظِ قراٰن ہونے کے باوُجُود میرا اُٹھنا بیٹھنا بُرے دوستوں کے ساتھ تھا۔ خوش قسمتی سے میری مُلاقات ایک ایسے اسلامی بھائی سے ہوئی جو دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول سے وابستہ تھے، جب اُنہوں نے مجھے دعوتِ اسلامی کے ہفتہ وار سنّتوں بھرے اِجتماع کی دعوت دی، تو ان کے لہجے کی مِٹھاس میرے دل پر اَثر کرگئی اور میں اجتماع میں شریک

---

[1] ...مسلم، کتاب الذکر والدعاء...الخ، باب فضل الاجتماع...الخ، ص ۱۴۴۸، حدیث: ۲۶۹۹

[2] ...تاریخ بغداد، محمد بن القاسم بن ھشام، ۳۹۸/۳

ہو گیا۔ جب میں نے اِس مَدَنی ماحول کو قریب سے دیکھا تو بے حد مُتأثر ہوا اور میں نے چہار سُو عِلْمِ دِیْن کے موتی بکھیرنے والے دعوتِ اسلامی کے شعبے ”جامعۃُ المدینہ“ میں درسِ نِظامی (عالم کورس) کرنے کے لیے داخلہ لے لیا اور اسی دوران اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ عاشقانِ رسول کے ساتھ سُنَّتوں کی تربیت کے لیے مَدَنی قافلے میں 12 ماہ کا سفر بھی مکمل کر چکا ہوں۔

یقیناً مُقدَّر کا وہ ہے سکندر — جسے خیر سے مل گیا مدنی ماحول

یہاں سُنَّتیں سیکھنے کو ملیں گی — دِلائے گا خوفِ خدا مدنی ماحول

تُو آ بے نمازی، ہے دیتا نمازی — خدا کے کرم سے بنا مدنی ماحول

گر آئے شرابی مِٹے ہر خرابی — چڑھائے گا ایسا نشہ مدنی ماحول

اے بیمارِ عصیاں تُو آجا یہاں پر — گُناہوں کی دیگا دوا مدنی ماحول

گناہگارو آؤ سیہ کارو آؤ — گُناہوں کو دیگا چُھڑا مدنی ماحول

(وسائلِ بخشش مُرمّم، ص647، 648)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

انبیائے کرام بے مثل ہیں

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! واقِعۂ معراج سے جہاں اس کی چند حکمتیں معلوم ہوئیں، وہیں یہ بھی مَعْلُوم ہوا کہ انبیائے کرام عَلَیْہِمُ السَّلَام بے مثل و بے مثال ہیں۔ ان کی شان و عظمت کا اندازہ اس بات سے لگائیے کہ جب پیارے آقا، محمدِ مصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم بُراق پر سوار ہو کر بیتُ المقدس کے لیے روانہ ہوئے تو بُراق کی تیز رفتاری کا یہ عالَم تھا کہ جہاں اس کی نگاہ جاتی وہاں اس کا قدم پڑتا تھا،

اس سفر کے دوران جب پیارے آقا، مکی مدنی داتا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم حضرتِ سَیِّدُنا مُوسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام کے مزارِ پُر انوار کے پاس سے گُزرے، جو ریت کے سُرخ ٹِیلے کے پاس واقع تھا، تو آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے دیکھا کہ حضرت موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام اپنی قبر میں کھڑے ہو کر نماز پڑھ رہے تھے۔[1] غور کیجئے کہ اگر ہم کسی تیز رفتار گاڑی میں سُوار ہوں تو ہمیں کچھ سمجھ نہیں آتا، بسا اَوقات تیز رفتاری کے سبب راستے میں کھڑے آشنا چہرے بھی پہچانے نہیں جاتے، حالانکہ ہماری گاڑی کی رفتار اس بُراق کے مُقابلے میں کچھ بھی نہیں، لیکن نگاہِ مُصطفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا کمال دیکھئے کہ انتہائی تیز رفتار بُراق پر سوار ہیں، اس کے باوُجُود آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے حضرت مُوسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام کو دیکھ لیا اور یہ بھی بتادیا کہ وہ اپنے مزار میں نماز پڑھ رہے تھے۔ یہاں یہ بات بھی ذہن میں رکھئے کہ بیتُ المقدس میں جہاں تمام انبیائے کرام عَلَیْہِمُ السَّلَام حُضُور عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے اِستقبال کے لیے پہلے ہی سے مَوْجُود تھے، ان میں حضرت مُوسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام بھی مَوْجُود تھے اور حُضُور عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام جب بُراق پر تشریف فرما ہو کر آسمانوں پر پہنچے، وہاں دیگر انبیائے کرام عَلَیْہِمُ السَّلَام کے ساتھ حضرتِ مُوسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام سے چھٹے آسمان پر ملاقات ہوئی، اس سے مَعْلُوم ہوا کہ انبیائے کرام عَلَیْہِمُ السَّلَام کو اللہ عَزَّ وَجَلَّ نے ایسی طاقت و قوت عطا فرمائی ہے کہ نُوری بُراق بھی ان کی نَبوی طاقت کا مُقابلہ نہیں کر سکتا، نیز یہ بھی مَعْلُوم ہوا کہ اللہ عَزَّ وَجَلَّ کے جملہ انبیائے کرام عَلَیْہِمُ السَّلَام بااختیار اور قادر ہیں، اللہ عَزَّ وَجَلَّ نے انہیں یہ اختیار دے رکھا ہے کہ وہ جب چاہیں جہاں چاہیں جا سکتے ہیں، جب دِیگر انبیائے کرام عَلَیْہِمُ السَّلَام کی طاقت کا یہ عالَم ہے تو ہمارے آقا، مکی مدنی مصطفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم تو تمام انبیاء کے بھی

([1])...صحیح مسلم، کتاب الفضائل، باب من فضائل...الخ، ص۹۲۷، الحدیث: ۲۳۷۵.

امام ہیں اور سب کے سردار بھی ہیں، ان کی طاقت و اختیار کا اندازہ کون کر سکتا ہے؟ سرکارِ اعلیٰ حضرت، امامِ اَہلسُنَّت، الشاہ امام احمد رضا خان رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اِرْشاد فرماتے ہیں:

خَلْق سے اولیا، اولیا سے رُسُل ۔۔۔ اور رسولوں سے اعلیٰ ہمارا نبی

مُلکِ کونین میں انبیا تاجدار ۔۔۔ تاجداروں کا آقا ہمارا نبی

(حدائقِ بخشش، ص138، 139)

اشعار کی وضاحت:

(☆) تمام انسانوں میں اولیائے کرام افضل و اعلیٰ، اولیائے کرام سے انبیاء و مرسلین افضل اور سب رسولوں سے اعلیٰ ہمارا نبی۔

(☆) انبیائے کرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام دونوں جہانوں کے بادشاہ ہوتے ہیں اور ہمارے آقا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا مقام و مرتبہ یہ ہے کہ آپ ان بادشاہوں کے بھی بادشاہ ہیں۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

سرورِ کائنات صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے چند مُشاہدات

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! شبِ معراج پیارے مُصطفٰے، کعبے کے بَدْرُ الدُّجیٰ، طیبہ کے شَمْسُ الضُّحیٰ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے کائنات کی سیر فرماتے ہوئے کئی عجائباتِ قُدرت کا مُشاہَدہ فرمایا، جنَّت میں تشریف لے جاکر جہاں اپنے غُلاموں کے جنَّتی مَحل اور مَقامات مُلاحظہ فرمائے، وہیں نافرمانوں کو عذابِ الٰہی میں گرِفتار بھی دیکھا، جو اپنے گُناہوں کی سزا میں اِنتہائی دردناک عذاب میں

مُبتلا تھے۔ آیئے! عبرت حاصل کرنے کے لیے جہنَّم کے چند مُشاہدات سُنتے ہیں:

منقول ہے کہ سرکارِ نامدار، مدینے کے تاجدار صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو جہنّم میں کچھ ایسے لوگ نظر آئے جو مُردار کھا رہے تھے۔ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے دَرْیافت فرمایا کہ اے جبریل! یہ کون لوگ ہیں؟ عرض کی: یہ وہ ہیں جو لوگوں کا گوشت کھاتے (یعنی غیبت کرتے) تھے۔[1] اسی طرح (یہ بھی دیکھا) ایک آدمی نہر میں تیرتے ہوئے پتھر نِگل رہا تھا، بتایا گیا کہ یہ سُود خور ہے،[2] آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ایسے لوگوں کے پاس سے گُزرے، جن کے سر پتھروں سے کُچلے جارہے تھے، ہر بار کُچلے جانے کے بعد وہ پہلے کی طرح دُرُست ہو جاتے تھے اور (دوبارہ کُچل دیئے جاتے)، اس مُعَامَلے میں ان سے کوئی سُستی نہ برتی جاتی تھی۔ اِسْتِفْسار پر جبریلِ امین عَلَیْہِ السَّلَام نے عرض کی: یہ وہ لوگ ہیں جن کے سر نماز سے بَوجَھل ہو جاتے تھے۔[3] کچھ لوگ ایسے بھی تھے جو آگ کی شاخوں سے لٹکے ہوئے تھے۔ یہ وہ لوگ تھے جو دُنیا میں اپنے والِدَین کو گالیاں دیتے تھے۔[4] حُضُور عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے بعض ایسے لوگوں کو بھی دیکھا جن کے ہونٹ اُونٹ کے ہونٹوں کی طرح (بڑے بڑے) تھے، ان پر ایسے اَفْراد مُقَرَّر تھے جو ان کے ہونٹ پکڑ کر آگ کے بڑے بڑے پتھر ان کے منہ میں ڈالتے اور وہ اُن کے نیچے سے نکل جاتے۔ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے دَرْیافت کرنے پر جبریلِ امین عَلَیْہِ السَّلَام

([1])...مسند احمد، مسند عبد اللہ بن العباس... الخ، ۱/۵۵۳، الحدیث: ۲۳۲۴.

([2])...شعب الایمان، الثامن والثلاثون من شعب الایمان، ٤/ ۳۹۱، الحدیث: ۵۵۰۹.

([3])...مجمع الزوائد، کتاب الایمان، باب منہ فی الاسراء، ۱/ ۲۳٦، الحدیث: ۲۳۵.

([4])...الزواجر، کتاب النفقات علی الزوجات... الخ، الکبیرۃ الثانیۃ بعد الثلاثمائۃ، ۲/ ۱۳۹

نے عرض کی: یہ وہ لوگ ہیں جو یتیموں کا مال ظُلماً کھا جاتے۔[1] اسی طرح وہ لوگ جو دُنیا میں اپنے مالوں کی زکوٰۃ نہیں دیتے تھے، میٹھے آقا، معراج کے دُولہا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے انہیں اس حال میں دیکھا کہ ان کے آگے اور پیچھے چیتھڑے لٹک رہے تھے اور وہ چوپایوں کی طرح چَرتے ہوئے کانٹے دار گھاس، تُھوہَر (ایک خاردار اور زہریلا پودا کھا رہے تھے) اور جہنّم کے تپے ہوئے (گرم) پتھر نِگل رہے تھے۔[2]

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ذرا اِن عذابات پر غور کیجئے اور پھر اپنی ناتوانی و کمزوری پر نظر کیجئے آہ! ہماری کمزوری کا حال تو یہ ہے کہ ہلکا سا بُخار یا سَر میں دَرد ہو جائے تو ہم تڑپ اُٹھتے ہیں، تو پھر آخرت کے یہ دَرْدناک عذابات کیسے برداشت کر سکیں گے؟ ہمارے نازُک بدن ہرگز ان عذابات کا سامنا نہیں کر سکتے، لہٰذا ابھی وَقْت ہے ہوش میں آیئے اور لوگوں کی غیبتیں کرنے، چُغلیاں کھانے، ان کے عیبوں کو اُچھالنے سے باز رہیے کہ غیبت کرنے والوں، چُغل خوروں اور پاکباز لوگوں کے عیب تلاش کرنے والوں کو اللہ عَزَّ وَجَلَّ (قیامت کے دن) کُتّوں کی شکل میں اُٹھائے گا۔ (اَلتَّرغِیب وَالتَّرہِیب ج۳ص۳۲۵حدیث۱۰) اسی طرح سُودی کاروبار کے ذریعے حرام روزی کمانے، کھانے سے بھی بچتے رہیے کیونکہ سُود کا ایک دِرہم لینا اللہ عَزَّوَجَلَّ کے نزدیک اس بندے کے حالتِ اسلام میں 33 مرتبہ بدکاری کرنے سے زیادہ بڑا گناہ ہے۔ (مجمع الزوائد، کتاب البیوع، باب ماجاء فی الربا، الحدیث:۶۵۷۴، ج۴، ص۲۱۱)

لہٰذا حلال روزی کمایئے، پنج وقتہ نمازِ باجماعت کی عادت بنایئے، دونوں جہاں میں کامیابی نصیب ہو گی۔ اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ

([1])... الشریعۃ للآجری، باب... انہ اسری بہ... الخ، ۱۵۳۲/۳، الحدیث: ۱۰۲۷.

([2])... الترغیب والترھیب، ۳۰۸/۱

اے عاشقانِ مصطفٰی! ہاتھوں ہاتھ سچّا عہد کیجئے کہ آیندہ ہم کبھی کسی کی غیبت نہیں کریں گے، **اِنْ شَآءَ اللہ** عَزَّوَجَلَّ، اب کوئی نماز قضا نہیں ہوگی **اِنْ شَآءَ اللہ** عَزَّوَجَلَّ، ماں باپ کا دِل نہیں دُکھائیں گے **اِنْ شَآءَ اللہ** عَزَّوَجَلَّ، کسی کا بھی مال ناحق نہیں کھائیں گے **اِنْ شَآءَ اللہ** عَزَّوَجَلَّ۔ جو صاحبِ نصاب ہیں نیّت کریں کہ پوری پوری زکوٰۃ ادا کریں گے۔ **اِنْ شَآءَ اللہ** عَزَّوَجَلَّ

اعتکاف کی ترغیب:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! گُناہوں سے بچنے کا ایک بہترین ذریعہ دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول سے وابستہ ہونا، ہر ماہ 3 دن کے مدنی قافلے میں سفر، مدنی انعامات پر عمل اور دعوتِ اسلامی کے تحت پورے ماہِ رمضان یا آخری عشرے کے اعتکاف میں شرکت کرنا بھی ہے۔ عاشقانِ رمضان کیلئے خوشخبری کہ **اِنْ شَآءَ اللہ** عَزَّوَجَلَّ ماہِ رَمضانُ الْمُبارَك کی آمد آمد ہے اور اس ماہِ مُبارَک کی برکتوں کے تو کیا کہنے! اس ماہ میں عبادت و تلاوت اور ذِکر و دُرُود کی کثرت کر کے اپنے نامۂ اعمال میں کثیر نیکیاں لکھوانے کے مَواقع بہت بڑھ جاتے ہیں۔ ہمیں بھی چاہیے کہ گُناہوں سے خُود کو بچانے اور شب و روز نیکیوں میں بسر کرنے کیلئے دعوتِ اسلامی کے تحت پورے ماہِ رمضان کے اِعْتکاف میں شرکت کی نہ صرف خود نیَّت کریں بلکہ دیگر اسلامی بھائیوں پر بھی اِنْفرادی کوشش کر کے انہیں بھی تیار کریں۔ فرمانِ مُصطَفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ہے: **مَنِ اعْتَکَفَ اِیْمَانًا وَّاِحْتِسَابًا غُفِرَ لَہٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِہٖ** یعنی جس شخص نے ایمان کے ساتھ ثواب حاصل کرنے کی نیَّت سے اعتِکاف کیا، اس کے پچھلے تمام گُناہ بخش دیئے جائیں گے۔"

(جامع صغیر ص ۵۱۶ الحدیث ۸۴۸۰)

یا خدا ماہِ رمضاں کے صدقے سچّی توبہ کی توفیق دیدے
نیک بن جاؤں جی چاہتا ہے یا خدا تجھ سے میری دُعا ہے

(وسائلِ بخشش مُرمّم، ص136)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ہو سکے تو ہر سال ورنہ زِندگی میں کم اَزْ کم ایک بار تو پورے ماہِ رَمضانُ المبارک کا اِعتکاف کرہی لینا چاہیے۔ ہمارے پیارے آقا، میٹھے میٹھے مُصْطَفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم خصوصاً رَمَضان شریف میں عبادت کا خُوب اہتِمام فرمایا کرتے۔ چُونکہ ماہِ رَمَضان ہی میں شبِ قَدْر کو بھی پوشیدہ رکھا گیا ہے، لہٰذا اس مُبارک رات کو تلاش کرنے کیلئے آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ایک بار پُورے ماہِ مبارک کا اعتِکاف فرمایا۔ اور یُوں بھی مسجِد میں رہنا بَہُت بڑی سَعادَت ہے اور مُعتَکِف کی تو کیا بات ہے کہ رِضائے الٰہی عَزَّوَجَلَّ پانے کیلئے اپنے آپ کو تمام مَشاغِل سے فارِغ کرکے مسجِد میں ڈیرے ڈال دیتا ہے۔ فتاویٰ عالمگیری میں ہے، "اعتِکاف کی خوبیاں بالکل ہی ظاہِر ہیں، کیونکہ اس میں بندہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رِضا حاصل کرنے کیلئے مکمّل طور پر اپنے آپ کو اللہ عَزَّوَجَلَّ کی عبادت میں مصروف کر دیتا ہے اور دُنیا کی ان تمام مصروفیات سے کنارہ کَش ہو جاتا ہے جو اللہ عَزَّوَجَلَّ کے قُرب کی راہ میں حائل ہوتے ہیں اور مُعتَکِف کے تمام اَوْقات حقیقۃً یا حکماً نَماز میں گزرتے ہیں۔ (کیونکہ نَماز کا انتِظار کرنا بھی نَماز کی طرح ثواب رکھتا ہے) اور اعتِکاف کا اَصل مقصد جماعت کے ساتھ نَماز کا انتِظار کرنا ہے اور مُعتَکِف ان (فِرشتوں) سے مُشابَہَت رکھتا ہے جو اللہ عَزَّوَجَلَّ کے حکم کی نافرمانی نہیں کرتے اور جو کچھ انہیں حکم ملتا ہے اُسے بجالاتے ہیں اور ان کے ساتھ مُشابَہَت رکھتا ہے جو شب و روز اللہ عَزَّوَجَلَّ کی تسبیح (پاکی) بیان

کرتے رَہتے ہیں اوراس سے اُکتاتے نہیں۔(فتاوی عالمگیری ج ا ص ۲۱۲)

مجلس تربیتی اعتکاف!

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے دَورانِ اِعتکاف نیکیاں کرنے کے کس قدر مَواقع ملتے ہیں۔ ہمیں بھی ہر سال نہ سہی کم اَز کم زندگی میں ایک بار اِس اَدائے مصطفےٰ کو اَدا کرتے ہوئے پُورے ماہِ رَمَضانُ الْمُبارَک کا اِعْتِکاف کر ہی لینا چاہیے اور دوسروں کو بھی اس کی ترغیب دِلانی چاہیے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ دعوتِ اسلامی کے تحت رَمَضانُ الْمُبارَک میں اعتکاف کے نظام کو مُنَظَّم کرنے کیلئے ایک شعبہ **"مجلس اعتکاف"** بھی ہے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ مجلس اعتکاف کے تحت نہ صرف پاکستان بلکہ دُنیا کے مختلف ممالک کی سینکڑوں مساجِد میں پورے ماہِ رَمَضانُ المبارَک اور آخِری عَشرہ میں اِجتِماعی اِعْتِکاف کا اہتمام کیا جاتا ہے۔ اِن میں ہزارہا اسلامی بھائی مُعْتَکِف ہو کر پنج وقتہ نماز باجماعت اَدا کرنے کے ساتھ ساتھ دیگر نفل عبادات کی سعادت بھی پاتے ہیں، اس کے علاوہ اعتکاف میں وُضو و غسل، نماز و روزہ اور دیگر شرعی مسائل بھی سکھائے جاتے ہیں اور روزانہ بعدِ ظہر و بعدِ تراویح 2 مدنی مُذاکروں کے ذریعے شیخِ طریقت، امیرِ اہلسُنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ سے کئے گئے سُوالات کے دِلچسپ اور علم و حکمت سے بھرپُور جوابات سے معلومات کا ڈھیروں خزانہ بھی ہاتھ آتا ہے۔ نیز کئی مُعْتَکِفِین رَمَضانُ المبارَک ختم ہونے پر چاند رات ہی سے عاشقانِ رسول کے ساتھ سُنّتوں کی تربیَت کے مَدَنی قافلوں کے مُسافِر بن جاتے ہیں۔

رحمتِ حق سے دامن تم آکر بھرو
مَدَنی ماحول میں کر لو تم اعتکاف

سُنَّتیں سیکھنے کے لیے آؤ تم
مَدَنی ماحول میں کر لو تم اعتکاف
فضلِ ربّ سے گناہوں کی کالک دُھلے
مَدَنی ماحول میں کر لو تم اعتکاف
نیکیوں کا تمہیں خوب جذبہ ملے
مَدَنی ماحول میں کر لو تم اعتکاف
بھائی گر چاہتے ہو "نَمازیں پڑھوں"
مَدَنی ماحول میں کر لو تم اعتکاف
نیکیوں میں تمنّا ہے "آگے بڑھوں"
مَدَنی ماحول میں کر لو تم اعتکاف
تم کو راحت کی نعمت اگر چاہیے
مَدَنی ماحول میں کر لو تم اعتکاف

(وسائلِ بخشش مُرمّم، ص640)

مدنی عطیات کی ترغیب

دعوتِ اسلامی تبلیغِ قرآن وسنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک ہے، جس کا مدنی پیغام اب تک کم و بیش **200 ممالک** میں پہنچ چکا ہے، اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ دعوتِ اسلامی خدمتِ دِین کے تقریباً **102 شعبہ جات** میں مدنی کام کر رہی ہے، صرف **جامعۃ المدینہ** (للبنین وللبنات)، **مدرسۃ المدینہ** (للبنین وللبنات)، **مدرسۃ المدینہ آن لائن** (للبنین وللبنات) اور **مدنی چینل** کے سالانہ اخراجات کروڑوں نہیں اربوں روپے میں ہیں، دعوتِ اسلامی کے مدنی کاموں کے لیے زکوٰۃ، صدقات، مدنی عطیات دینے کے ساتھ ساتھ

اپنے رِشتے داروں، پڑوسیوں، دوستوں پر اِنفرادی کوشش کرکے انہیں بھی راہِ خدا میں خرچ کرنے کے فضائل بتا کر مدنی عطیات جمع کیجئے۔ **فرمانِ مصطفٰے** صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم: **صدقہ بُرائی کے 70 دروازے بند کرتا ہے، فرمانِ مصطفٰے** صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم: **صدقہ بُری موت کو روکتا ہے۔**

لنگرِ رضویہ میں حصہ لیجئے:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول میں ملک و بیرونِ ملک ہر سال ہزاروں عاشقانِ رسول پورے ماہِ رمضان اور آخری عشرے کے اِعتکاف کی سعادت حاصل کرتے ہیں، ان عاشقانِ رسول کے لیے "لنگرِ رضویہ" (سحری وافطاری) کا بہت بڑا اِنتظام کیا جاتا ہے تاکہ یہ عاشقانِ رسول دِلجمعی کے ساتھ علمِ دین کے مدنی حلقوں اور مدنی مذاکروں میں بھرپور توجہ کے ساتھ شرکت کرسکیں۔ لنگرِ رَضویہ کی مد میں کروڑوں روپے کے اخراجات ہوتے ہیں جو کہ معتکفین سے نہیں لیے جاتے بلکہ مخیّر اسلامی بھائی اس نیکی کے عظیم کام میں اپنا حصہ شامل کرتے ہیں، اس سال بھی اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ ملک و بیرونِ ملک سینکڑوں مقامات پر پورے ماہ اور آخری عشرے کا اعتکاف ہوگا، جس میں ہزاروں عاشقانِ رمضان، ماہِ رمضان کی مبارک ساعتوں سے برکتیں لُوٹنے کی سعادت حاصل کریں گے۔ تمام عاشقانِ رسول رضائے اِلٰہی اور دیگر اچھی اچھی نیّتوں کے ساتھ "لنگرِ رضویہ" کی مد میں اپنا حصہ شامل کرنے کی نیّت فرمالیجئے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!　　صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آج ستائیسویں (27ویں) شب ہے اور کل ستائیسویں کا دن ہوگا، اس دن یعنی 27 رجب کے روزے کی بہت زِیادہ فضلیت ہے: "جو کوئی خوش نصیب 27 رجب کا روزہ رکھتا ہے، اُسے 60 ماہ کے روزوں کا ثواب ملتا ہے"۔ (کفن کی واپسی، ص 8)

سو سال کے روزوں کا ثواب

27 ویں رَجَب شریف کے روزے کی بڑی فضیلت ہے، اللہ کے محبوب، دانائے غُیُوب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ ذِیشان ہے: "رجب میں ایک دن اور رات ہے جو اُس دن روزہ رکھے اور رات کو قیام (عبادت) کرے تو گویا اُس نے سو سال کے روزے رکھے، سو برس کی شب بیداری کی اور یہ رجب کی ستائیس تاریخ ہے۔" (شُعَبُ الْاِیْمَان ج۳ ص۳۷۴ حدیث ۳۸۱۱)

عنقریب ماہِ شعبانُ المعظم کی آمد ہونے والی ہے، اس ماہِ مبارک کے روزوں کے بھی بہت زیادہ فضائل ہیں، چنانچہ

سرکارِ مدینہ، سلطانِ باقرینہ، قرارِ قلب وسینہ، فیض گنجینہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ عظمت نشان ہے، "(رَمَضان کے بعد) سب سے افضل شَعبان کے روزے ہیں، تعظیمِ رَمَضان کیلئے۔"
(شُعَبُ الایمان، ج3، ص377، حدیث3819)

اُمّ المُؤمِنین حضرتِ سَیِّدَتُنا عائِشہ صِدّیقہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْھا سے رِوایَت ہے "حُضورِ انور، شافِعِ مَحشر، مدینے کے تاجور، بِاِذنِ ربِّ اکبر، غیبوں سے باخبر، محبوبِ داوَر صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پُورے شَعبان کے روزے رکھا کرتے تھے۔" فرماتی ہیں: میں نے عرض کی، "یارَسُولَ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! کیا سب مہینوں میں آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے نزدیک زیادہ پسندیدہ شَعبان کے روزے رکھنا ہے؟" تو شَفیعِ روزِ شُمار صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: اللہ عَزَّوَجَلَّ اِس سال مرنے والی ہر جان کو لکھ دیتا ہے اور مجھے یہ پسند ہے کہ میرا وَقتِ رُخصت آئے اور میں روزہ دار ہوں۔''

(مُسندِ ابو یعلٰی، ج۴، ص277، حدیث4890)

اللہ عَزَّوَجَلَّ ہمیں معراج کے دولہا، مکی مدنی مصطفٰی صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے صَدقے کل کا نفل روزہ رکھنے، شعبان اور پھر ماہِ رمضان کے سارے روزے رکھنے کی توفیق عطا فرمائے، کاش! ہم پورے ماہِ رمضان کا یا آخری عشرے کا اعتکاف کرنے میں کامیاب ہو جائیں، کاش! اچھی اچھی نیتوں کے ساتھ خوب خوب مدنی عطیات جمع کرنے کی توفیق مل جائے۔

اٰمین بجاہ النبی الامین صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بیان کو اِختتام کی طرف لاتے ہوئے سُنَّت کی فَضیلت اور چند سُنَّتیں اور آداب بیان کرنے کی سَعادَت حاصِل کرتا ہوں۔ تاجدارِ رِسالت، شَہَنْشاہِ نُبُوَّت، مُصطَفٰے جانِ رَحْمت، شمعِ بزمِ ہدایت، نوشۂ بزمِ جنَّت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ جنّت نشان ہے: جس نے میری سُنَّت سے مَحَبَّت کی اُس نے مجھ سے مَحَبَّت کی اور جس نے مجھ سے مَحَبَّت کی وہ جنّت میں میرے ساتھ ہو گا۔

(مِشْکاۃُ الْمَصابِیح، ج۱ ص۵۵ حدیث ۱۷۵ دارالکتب العلمیۃ بیروت)

سینہ تری سُنَّت کا مدینہ بنے آقا
جنَّت میں پڑوسی مجھے تم اپنا بنانا

سَلام کرنے کی سنتیں اور آداب!

❁ مسلمان سے مُلاقات کرتے وَقْت اُسے سَلام کرنا سُنَّت ہے۔ ❁ دِن میں کتنی ہی بار مُلاقات ہو، ایک کمرہ سے دُوسرے کمرے میں بار بار آنا جانا ہو وہاں موجود مسلمانوں کو سَلام کرنا کارِ ثَواب ہے۔ ❁ سلام

میں پہل کرنا سُنَّت ہے۔ ۞ سَلام میں پہل کرنے والا اللہ عَزَّوَجَلَّ کا مُقَرَّب ہے۔ ۞ سَلام میں پہل کرنے والا تکبُّر سے بھی بَری ہے۔ جیسا کے میرے مکّی مدنی آقا میٹھے میٹھے مصطفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلہٖ وسلَّم کا فَرمانِ باصَفا ہے: پہلے سَلام کہنے والا تکبُّر سے بَرِی ہے۔(شُعَبُ الایمان ج۶ص۴۳۳) ۞ سَلام (میں پہل) کرنے والے پر 90 رَحمتیں اور جواب دینے والے پر 10 رحمتیں نازِل ہوتی ہیں۔ (کیمیائے سعادت) ۞ السَّلامُ عَلَیْکُمْ کہنے سے 10 نیکیاں ملتی ہیں۔ ساتھ میں وَرَحمَۃُ اللہ بھی کہیں گے تو 20 نیکیاں ہو جائیں گی۔ اور وَبَرَکاتُہٗ شامل کریں گے تو 30 نیکیاں ہو جائیں گی ۞ اِسی طرح جَواب میں وَعَلَیْکُمُ السَّلامُ وَرَحمَۃُ اللہِ وَ بَرَکاتُہٗ کہہ کر 30 نیکیاں حاصل کی جاسکتی ہیں۔ ۞ سَلام کا جواب فَوراً اوراِتنی آواز سے دیناواجِب ہے کہ سَلام کرنے والا سُن لے۔ ۞ سَلام اور جَوابِ سلام کا دُرُست تَلَفُّظ یاد فرمالیجئے۔ پہلے میں کہتاہوں آپ سُن کر دوہرائیے: اَلسَّلامُ عَلَیْکُمْ اَب پہلے میں جَواب سُناتاہوں پھر آپ اِس کو دوہرائیے: وَعَلَیکُمُ السَّلام

طرح طرح کی ہزاروں سنّتیں سیکھنے کیلئے مکتبۃُ المدینہ کی مطبوعہ دو کُتُب بہارِ شریعت حصّہ 16 (312 صفحات) نیز 120 صَفَحات کی کتاب "سُنّتیں اورآداب" ھدِیّۃً حاصِل کیجئے اور پڑھئے۔ سُنَّتوں کی تربیت کا ایک بہترین ذَرِیعہ دعوتِ اسلامی کے مَدَنی قافِلوں میں عاشِقانِ رسول کے ساتھ سنّتوں بھرا سفر بھی ہے۔(101 مَدَنی پھول، ص،۵،۴،۳،۲)

عاشقانِ رسول، آئیں سنت کے پھول
دینے لینے چلیں، قافلے میں چلو

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْم ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم ط

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْكَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہ وَعَلٰی اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ یَا حَبِیْبَ اللّٰہ

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْكَ یَا نَبِیَّ اللّٰہ وَعَلٰی اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ یَا نُوْرَ اللّٰہ

نَوَیْتُ سُنَّتَ الاِعْتِکَاف (ترجمہ: میں نے سنّتِ اعتکاف کی نیّت کی)

جب بھی مسجد میں داخِل ہوں، یاد آنے پر نفلی اِعتکاف کی نِیَّت فرمالیا کریں، جب تک مسجد میں رہیں گے، نفلی اِعتکاف کا ثواب حاصِل ہوتا رہے گا اور ضِمناً مسجد میں کھانا، پینا بھی جائز ہو جائے گا۔

دُرُود شَریف کی فضیلت

مَنقول ہے: جب کسی مجلس میں (یعنی لوگوں میں) بیٹھو تو یوں کہو: "بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم وَ صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد" اللہ عَزَّوَجَلَّ تم پر ایک فِرِشتہ مقرّر فرمادے گا جو تم کو غیبت سے بازرکھے گا اور جب مجلس سے اُٹھو تو کہو: "بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم وَ صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد" تو فِرِشتہ لوگوں کو تمہاری غیبت کرنے سے بازرکھے گا۔[1]

گرچہ ہیں بے حد قصور تم ہو عفُوّ و غفور بخش دو جُرم و خطا تم پہ کروڑوں دُرود

(حدائقِ بخشش، ص٢٦٦)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! حُصُولِ ثَواب کی خَاطِر بَیان سُننے سے پہلے اَچّھی اَچّھی نیّتیں کر

1...اَلْقَوْلُ الْبَدِیع، ص٢٧٨ ملتقطاً

لیتے ہیں۔ فرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم "نِیَّۃُ الْمُؤْمِنِ خَیْرٌ مِّنْ عَمَلِہٖ" مُسلمان کی نِیَّت اُس کے عَمَل سے بہتر ہے۔[1]

دو مَدَنی پھول: (۱) بِغیر اَچّھی نِیَّت کے کسی بھی عَمَلِ خَیر کا ثَواب نہیں مِلتا۔

(۲) جتنی اَچّھی نیّتیں زِیادہ، اُتنا ثواب بھی زِیادہ۔

بَیان سُننے کی نیّتیں

نگاہیں نیچی کئے خُوب کان لگا کر بَیان سُنُوں گا۔ ❀ ٹیک لگا کر بیٹھنے کے بجائے عِلْمِ دِیْن کی تَعْظِیم کی خاطِر جہاں تک ہو سکا دو زانو بیٹھوں گا۔ ❀ ضَرورَتاً سِمَٹ سَرَک کر دوسرے کے لئے جگہ کُشادہ کروں گا۔ ❀ دھکّا وغیرہ لگا تو صَبْر کروں گا، گُھورنے، جِھڑکنے اور اُلجھنے سے بچوں گا۔ ❀ صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب، اُذْکُرُوا اللّٰہَ، تُوْبُوْا اِلَی اللّٰہِ وغیرہ سُن کر ثواب کمانے اور صدا لگانے والوں کی دل جُوئی کے لئے بُلند آواز سے جواب دوں گا۔ ❀ بَیان کے بعد خُود آگے بڑھ کر سَلَام و مُصَافَحَہ اور اِنْفِرادی کوشش کروں گا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

زمین پر قبضہ کرنے کی کوشش کرنے والی اندھی ہو گئی

اَرْوٰی نامی ایک عورت نے حضرت سیِّدُنا سعید بن زید رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے گھر کے بعض حصے کے مُتعلق جھگڑا کیا۔ آپ نے ارشاد فرمایا: یہ زمین اسی کو دے دو، میں نے رسولُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو یہ فرماتے سنا ہے: جس شخص نے ایک بالشت زمین بھی ناحق لی، قیامت کے دن اس کے گلے میں

---

1 . . . معجم کبیر، سھل بن سعد الساعدی . . . الخ، ۶/۱۸۵، حدیث: ۵۹۴۲

سات(7) زمینوں کا طوق ڈالا جائے گا۔ اس کے بعد آپ نے دُعا فرمائی: یااللہ عَزَّوَجَلَّ! اگر یہ جھوٹی ہے تو اس کو اندھا(Blind) کر دے اور اس کی قبر اسی گھر میں بنادے۔ راوی کہتے ہیں: میں نے دیکھا کہ وہ عورت اندھی ہوچکی تھی، دیواروں کو ٹٹولتی پھرتی تھی اور کہتی تھی: مجھے سعید بن زید کی بددُعا لگ گئی ہے، آخر کار ایک دن گھر میں چلتے ہوئے وہ کنویں میں گِر کر مر گئی اور وہی کُنواں اس کی قبر بن گیا۔

(مسلم، کتاب المساقاۃ، باب تحریم الظلم، ص ۶۶۹، حدیث: ۴۱۳۳)

جھوٹ سے بُغض و حسد سے ہم بچیں
کیجئے رحمت اے نانائے حسین

(وسائل بخشش، ص۲۵۸)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! سُنا آپ نے کہ ایک جھوٹ کی وجہ سے اُس عورت کو کیسی دردناک اور عبرتناک موت آئی۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے اِنسان کو بیشمار نعمتوں سے نوازا ہے، اِن نعمتوں میں سے ایک عظیم نعمت **"زَبان"** بھی ہے، یہ بظاہر گوشت کی ایک چھوٹی سی بوٹی ہے، مگر خدائے رحمٰن عَزَّوَجَلَّ کی عظیمُ الشّان نعمت ہے۔ اِس نعمت کی قدر تو شاید گُونگا(Dumb) ہی جان سکتا ہے۔ اس کا دُرُست اِستِعمال جنّت میں اور غَلَط اِستِعمال جہنَّم میں داخل کر سکتا ہے۔ اگر کوئی اپنی زبان کا دُرُست اِستعمال کرتے ہوئے صدقِ دل سے کلمۂ طیبہ پڑھے تو اس کے لیے جنّت واجب ہو جاتی ہے جیسا کہ

نُور کے پیکر، تمام نبیوں کے سَرْوَر صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ رُوح پَرْوَر ہے: جس نے **"لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللہُ"** کہا وہ **جنت میں داخل** ہو گا اور اس کے لئے **جنت واجب** ہو جائے گی۔" (مستدرک حاکم، کتاب التوبۃ والانابۃ، باب من قال لا الہ..الخ، ۵/۳۵۶، حدیث: ۷۷۱۳) اگر یہی زَبان اللہ عَزَّوَجَلَّ کی نافرمانی میں چلے تو بَہُت بڑی آفت کا سامان ہے جیسا کہ

فرمانِ مصطفٰے صَلَّى اللهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم ہے: اِنسان کی اکثر خطائیں اس کی زَبان سے ہوتی ہیں۔ (شعب الایمان، باب فی حفظ اللسان، ۴/۲۴۰، حدیث: ۴۹۳۳) زبان کے غلط اِستعمال کی ایک صُورت **جھوٹ بولنا** بھی ہے۔ جھوٹا شخص لوگوں میں تو اپنا اِعتماد گنوا کر ذلیل ہوتا ہی ہے، اللہ عَزَّوَجَلَّ کی نوری مخلوق یعنی فرشتے بھی ایسے شخص کے پاس نہیں آتے، جیسا کہ حدیثِ پاک میں ہے: جب بندہ جھوٹ بولتا ہے، اس کی بدبُو سے فرشتہ ایک میل دُور ہو جاتا ہے۔ (ترمذی، باب ماجاء فی الصدق والکذب، الحدیث: ۱۹۷۹، ج ۳، ص ۳۹۲)

جھوٹے آدمی کے منہ سے اُٹھنے والی بدبُو

حضرتِ سیِّدُنا امام عبد الرَّحمٰن ابنِ جوزی رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰى عَلَيْه فرماتے ہیں: جب مومن بِلا عُذر جھوٹ بولتا ہے تو اس کے مُنہ (Mouth) سے بدبُودار چیز نکلتی ہے، یہاں تک کہ وہ عرش پر پہنچ جاتی ہے اور عرش اُٹھانے والے فرشتے اس پر لعنت کرتے ہیں اور ان کے ساتھ 80 ہزار فرشتے بھی لعنت بھیجتے ہیں اور 80 خطائیں اس کے ذمہ لکھی جاتی ہیں، جن میں سب سے کم اُحد پہاڑ کی مثل ہے۔

(بستان الواعظین و ریاض السامعین ص ٦١)

فتاوٰی رضویہ میں ہے: جھوٹ اور غیبت باطِنی گندگیاں ہیں، وَلِہٰذا جھوٹے کے منہ سے ایسی بدبُو نکلتی ہے کہ حفاظت کے فِرِشتے اُس وقت اُس کے پاس سے دُور ہٹ جاتے ہیں جیسا کہ حدیث میں وارِد ہوا ہے اور اسی طرح ایک بدبُو کی نسبت رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ نے خبر دی کہ یہ اُن کے منہ کی بدبُو ہے جو مسلمانوں کی غیبت کرتے ہیں اور ہمیں جو جھوٹ یا غیبت کی بدبُو محسوس نہیں ہوتی، اُس کی وجہ یہ ہے کہ ہم اُس کے عادی ہو گئے، ہماری ناکیں اُس سے بھری ہوئی ہیں جیسے چمڑا پکانے والوں کے مَحَلّے میں جو رہتا ہے، اُسے اُس کی بدبُو سے اِیذا نہیں ہوتی، دوسرا آئے تو اُس سے ناک نہ رکھی جائے

۔مسلمان اِس نفیس فائدے (یعنی عمدہ نتیجے) کو یاد رکھیں اور اپنے رَبّ (عَزَّوَجَلَّ) سے ڈریں، جھوٹ اور غیبت ترک کریں۔ کیا مَعَاذَ اللّٰہ (عَزَّوَجَلَّ) منہ سے پاخانہ نکلنا کسی کو پسند ہو گا؟ باطِن کی ناک کُھلے تو معلوم ہو کہ جھوٹ اور غیبت میں پاخانے سے بدتر سڑاند (یعنی بدبُو) ہے۔ (غیبت کی تباہ کاریاں، ص ۱۳۵)

آیئے! بارگاہِ رِسالت میں ہم فریاد کرتے ہیں:

حسد، وعدہ خلافی، جھوٹ، چغلی، غیبت و تہمت
مجھے ان سب گناہوں سے ہو نفرت یَارَسُوْلَ اللّٰہ

(وسائلِ بخشش، ص ۳۳۲)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

جھوٹ کے خلاف اعلانِ جنگ ہے!
نہ جھوٹ بولیں گے نہ بُلوائیں گے
اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! سنا آپ نے کہ جھوٹے کے منہ سے ایسی سخت بدبُو نکلتی ہے کہ رحمت کے فرشتے ایک مِیل دُور ہو جاتے ہیں، مگر ہمیں یہ بدبُو اس لیے محسوس نہیں ہوتی کہ جھوٹ کی کثرت کے سبب ہر طرف اس کی بدبُو کے بھبکے اُٹھ رہے ہوتے ہیں اور ہماری ناک (Nose) اَٹ چکی ہے ۔اس کو یوں سمجھئے کہ جب گٹر کی صفائی کی جارہی ہو تو عام شخص اُس کی بدبُو کے باعث وہاں کھڑا نہیں رَہ سکتا، مگر بھنگی (Sweeper) کو کچھ بھی پتا نہیں چلتا، اس لئے کہ اس کی ناک اس گندگی کی بدبُو سے اَٹ چکی ہوتی ہے۔ لہٰذا ہمیں اس بُری خَصلت سے اور جھوٹوں کی صُحبت سے بچنا چاہیے کیونکہ جھوٹ بولنا ایسی

بُری عادت ہے کہ اس کی وجہ سے ایمان کمزور ہوجاتا ہے اور بار بار جھوٹ بولنا ایمان کی کمزوری پر دلالت کرتا ہے، اسی بات کی طرف اشارہ کرتے ہوئے اللہ عَزَّوَجَلَّ پارہ 14 سُوْرَۃُ نَحْل کی آیت نمبر 105 میں ارشاد فرماتا ہے:

اِنَّمَا یَفْتَرِی الْكَذِبَ الَّذِیْنَ لَا یُؤْمِنُوْنَ بِاٰیٰتِ اللّٰهِۚ وَ اُولٰٓىٕكَ هُمُ الْكٰذِبُوْنَ(۱۰۵)

تَرجَمۂ کنزالایمان: جھوٹ بہتان وہی باندھتے ہیں جو اللہ کی آیتوں پر ایمان نہیں رکھتے اور وہی جھوٹے ہیں۔

اس آیتِ مبارکہ کے تحت تفسیرِ خازِن میں ہے کہ کافروں کی طرف سے قرآنِ پاک سے مُتَعلِّق رسولِ اکرم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم پر جو اپنی طرف سے قرآن بنالینے کا بُہتان لگایا گیا تھا، اس آیت میں اس کارَد کیا گیا ہے اور اِس آیت کا خلاصہ یہ ہے کہ جھوٹ بولنا اور بہتان باندھنا بے ایمانوں ہی کا کام ہے۔(تفسیرِخازن،النحل،تحت الآیۃ:۱۰۵، ۳/۱۴۴،ملخصاً)

حضرتِ علّامہ امام فَخْرُ الدِّین محمد بن عُمر رازی رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: یہ آیتِ کریمہ اِس بات پر قَوِی دلیل ہے کہ جُھوٹ تمام کبیرہ گُناہوں میں سب سے بڑا گُناہ اور بَدتَرین بُرائی ہے، کیونکہ جُھوٹ بولنے اور جُھوٹا الزام (Blame) لگانے کی جُرأت وُہی شَخْص کرتا ہے، جسے اللہ عَزَّوَجَلَّ کی نشانیوں پر یقین نہ ہو یا جو شَخْص غیر مُسْلِم ہو اور اللہ عَزَّوَجَلَّ کا جھوٹ کی مَذَمَّت میں اس طرح کلام فرمانا، نہایت ہی سخت تَنْبِیْہ ہے۔(التفسیر الکبیر:۷/ ۲۷۲،الجزء العشرون،ملتقطاً)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آپ نے سُنا کہ قرآنِ کریم میں جھوٹ کو بے ایمانوں کی صفت قرار دیا گیا ہے، یقیناً جھوٹ ایسی بُری عادت ہے کہ زمانۂ جاہلیت میں قبیلوں کے بڑے سردار بھی اس سے سخت نفرت کرتے اور اپنی طرف جُھوٹ کی نسبت کرنا گوارا نہیں کرتے تھے، جیسا کہ

جب شاہِ رُوم کے پاس نبیِ کریم ،رؤف رحیم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی طرف سے خط کی صورت میں اسلام کی دعوت پہنچی تو اُس نے ابُوسفیان کو اپنے دربار میں بُلایا (جو اُس وقت مسلمان تو نہیں ہوئے تھے مگر نسب کے اعتبار سے حضورِ اکرم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے قریبی تھے) شاہِ رُوم نے حضورِ اکرم، نورِ مجسم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی دعویٰ نبوت کی سچائی کا اندازہ لگانے کیلئے ابوسُفیان سے آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے بارے میں بہت سے سوالات کئے، اگرچہ اس وقت کفر کی وجہ سے ابوسفیان، حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ سے بغض و عناد رکھتے تھے، مگر اِس کے باوجود حضورِ اکرم، نورِ مجسم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے کردار و گُفتار کے متعلق پوچھے جانے والے تمام سوالات کے جوابات شاہِ رُوم کو سچ سچ بتا دیئے اور شانِ رسالت گھٹانے کیلئے جھوٹ کا سہارا صرف اس وجہ سے نہ لیا کہ جھوٹ بولنے کی وجہ سے معاشرے میں مجھے جھوٹا کہا جائے گا اور اس بدترین عیب کی میری طرف نسبت کی جائے گی۔ چنانچہ اُس موقع پر شانِ رسالت گھٹانے کے لئے جھوٹ نہ بول سکنے اور مجبوراً سچ بولنے کی وجہ خود بیان کرتے ہیں: فَوَاللّٰہِ لَوْلَا الْحَیَاءُ مِنْ اَنْ یَاثِرُوا عَلَیَّ کَذِبًا لَکَذَبْتُ عَنْہُ اللہ کی قسم! اگر مجھے اس بات کی شرم نہ ہوتی کہ لوگ میری طرف جھوٹ منسوب کریں گے تو میں ضرور رسولِ اکرم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے بارے میں جھوٹ بولتا۔ (بخاری، کتاب بدءالوحی، ۱/۱۰ حدیث:۷)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اس واقعے سے یہ بات واضح ہوگئی کہ اسلام سے پہلے بھی لوگ جھوٹ سے سخت نفرت کرتے تھے جبھی تو حضرت سَیِّدُنا ابُوسفیان رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے ایمان لانے سے پہلے نبیِ پاک صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے بارے میں صرف اس لیے جھوٹ نہیں کہا کہ لوگ اُن کے بارے میں یوں باتیں بناتے کہ ابُوسفیان جیسا معزز سردار بھی جھوٹ بولتا ہے۔ غور کیجئے! جھوٹ کیسی

بُری عادت ہے کہ اسلام سے پہلے بھی لوگوں کے نزدیک معیوب (Disgusting) سمجھا جاتا تھا، تو ہم مسلمان ہو کر اِس بُری آفت سے بچنے کی کوشش کیوں نہیں کرتے؟ حالانکہ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے ہمیں اس سے بچنے کا حکم ارشاد فرمایا ہے، چنانچہ پارہ 17 سُوْرَۃُ حَج آیت 30 میں اِرْشاد ہوتا ہے:

وَاجْتَنِبُوْا قَوْلَ الزُّوْرِ ﴿۳۰﴾ تَرجَمۂ کنزالایمان: اور بچو جھوٹی بات سے۔

اللہ ہمیں جھوٹ سے غیبت سے بچانا مولیٰ ہمیں قیدی نہ جہنّم کا بنانا

اے پیارے خدا از پئے سلطانِ زمانہ جنّت کے محلّات میں تُو ہم کو بسانا

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! سُنا آپ نے کہ قرآنِ پاک میں ہمیں جھوٹ سے بچنے کا حکم دیا گیا ہے، کیونکہ جھوٹ بولنا ایمان کی کمزوری کی علامت ہے، جھوٹ ایک ایسا مرض ہے جو ہمارے مُعاشرے (Society) میں تیزی سے پھیل رہا ہے، جھوٹ بولنے والا یہی سوچتا ہے کہ ایک بار جُھوٹ بولنے سے کونسا بڑا نُقصان ہو جائے گا، یہ ذِہن رکھنے والے نادان لوگ ایسا نُقصان اُٹھاتے ہیں کہ بسا اوقات جان سے بھی ہاتھ دھو بیٹھتے ہیں۔ آیئے اس بارے میں ایک عبرت انگیز حکایت سنتے ہیں، چنانچہ

جُھوٹ کو مَعمُولی عَیب سمجھنے والے کا عِبرَتناک انجام

کسی شہر میں ایک تاجر رہا کرتا تھا، مال و دولت کی رَیل پیل کے ساتھ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے اسے ایک حسین و جمیل زوجہ بھی عطا فرمائی تھی، دونوں ایک دوسرے کو بے حد چاہنے اور ایک دوسرے کا خیال رکھنے والے تھے، انہوں نے سوچا کہ ہمارے پاس ایک غلام (Slave) ہوتا جو ہماری حاجات پوری کرتا۔ (اسی سوچ کو مدِّ نظر رکھتے ہوئے) وہ تاجر بازار گیا، وہاں اسے ایک اچھی وَضع قطع کا حامل غلام نظر آیا، جس کا

آقا یہ صدا لگا رہا تھا: میں اس غلام کو بیچ رہا ہوں، مگر اس میں یہ ایک بُرائی ہے کہ سال میں ایک مرتبہ جھوٹ بولتا ہے، یہ سُن کر تاجر کہنے لگا: یہ تو اتنا بڑا عیب نہیں، تاجر اُس غلام کو خرید کر گھر لے آیا، غُلام اپنے نئے آقا(تاجر) کی خدمت کرنے لگا، تاجر کو بھی یہ غلام پسند آنے لگا، سال پورا ہونے والا تھا اور تاجر اس غلام کا عیب بھی بھول چکا تھا، ایک دن غلام تاجر کی بیوی کے پاس آیا اور کہنے لگا: میری بات غور سے سنیے اور خوابِ غفلت سے بیدار ہو کر اپنی جان بچائیے! مُعاملہ یہ ہے کہ آپ کے سر تاج نے آپ کو چھوڑنے کا پورا منصوبہ بنالیا ہے، کیونکہ وہ کسی بڑے آدمی کی بیٹی کو چاہنے لگا ہے، اس سے پہلے کہ بہت دیر ہو جائے کچھ ترکیب سوچ لیجئے، میں تو بس آپ کی شفقتوں کی لاج رکھتے ہوئے یہ سب بتا رہا ہوں، تاجر کی زوجہ یہ بات سُن کر بہت پریشان ہوئی اور اسی غلام سے کوئی مشورہ دینے کو کہا: غلام کہنے لگا: اگر آپ ان کا کوئی بال توڑنے میں کامیاب ہو جائیں تو پھر آپ کا مسئلہ حل ہو سکتا ہے، کیونکہ میں ایک شخص کو جانتا ہوں جو بالوں پر دَم کر کے دیتا ہے، اگر اس دَم کئے ہوئے بال کو جلا کر اس کا دُھواں ان کی ناک کے قریب لے جایا جائے اور وہ دُھواں ان کے دماغ(Brain) تک پہنچ جائے تو وہ ہمیشہ کے لئے آپ کے غلام بن کر رہیں گے، مگر یاد رہے کہ وہ بال بالکل گلے کے ساتھ ہنسلی کی ہڈی کے پاس اُگا ہوا بال ہو، زوجہ کہنے لگی: مگر اس جگہ سے بال کیسے توڑوں گی؟ غلام کہنے لگا: میں آپ کو اُسترہ لا دُوں گا، جب آقا گہری نیند سو جائیں تو آرام سے گلے کے پاس کے بال کاٹ لیجئے گا، اس مشورہ پر دونوں متفق ہو گئے۔ اب وہ تاجر کے پاس گیا اور کہنے لگا: سردار! میں آپ کو ایک بہت افسوس ناک بات بتانا چاہتا ہوں، وہ بھی صرف اس لئے کہ میں آپ کی شفقتوں کے زیرِ سایہ ہوں، دراصل آپ کی زوجہ آپ سے بددِل ہو گئی ہیں اور وہ کسی اور سے شادی کرنا چاہتی ہیں، اس سلسلے میں اس نے آپ کو قتل کرنے کا پُورا منصوبہ بھی بنا لیا ہے، اگر آپ میری بات کی سچائی جاننا چاہیں تو آج رات بستر پر ان کو یوں ظاہر کیجئے گا، جیسے آپ گہری

نیند سو رہے ہیں، تب آپ کو اصل بات کا علم ہو جائے گا، غلام کے اس جھوٹ کا تاجر کے دِل پر بڑا اَثر ہوا اور اُس نے غلام کی بات ماننے کا فیصلہ کر لیا، جب رات ہوئی تو تاجر کھانے وغیرہ سے فارغ ہو کر بستر پر لیٹ گیا اور یہ ظاہر کیا جیسے وہ بہت گہری نیند سو چکا ہے، جب اس کی بیوی اُسترہ لیکر بال کاٹنے کے اِرادے سے آگے بڑھی اور اُسترہ گلے پر رکھنے لگی، تو تاجر نے فوراً آنکھ کھول لی اور اُسترہ اتنے قریب دیکھ کر اُسے غلام کی بات کا یقین ہو گیا، اس نے فوراً زوجہ سے اُسترہ چھینا اور اس کے گلے پر پھیر دیا، یکایک خون کا فوارہ اُبل پڑا، جب وہ تڑپ تڑپ کر تاجر کے ہاتھ میں ٹھنڈی ہوئی تب تاجر کو کچھ ہوش آیا کہ وہ کیا کر بیٹھا ہے، بالآخر یہ معاملہ سارے شہر میں پھیل گیا اور تاجر کو بھی اپنی زوجہ کے قتل کی پاداش میں سُولی چڑھا دیا گیا۔ (فاکھۃ الخلفاء، ص۱۵۷، دار الآفاق العربیۃ)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے کہ جھوٹ نے کیسے خُوشیوں بھرے گھر کو ویران کر دیا اور اس کے مکینوں کو موت کے گھاٹ اُتار دیا۔ اس حکایت سے معلوم ہوا کہ جھوٹ کو معمولی عیب نہیں سمجھنا چاہیے جیسا کہ اس تاجر نے غلام کے اس عیب کو معمولی سمجھا اور بالآخر کتنے بڑے نقصان کا سامنا کرنا پڑا۔ یہ بھی معلوم ہوا کہ یک طرفہ کسی کی بات سُن کر اس پر یقین نہیں کرنا چاہیے، جب تک اچھی طرح تحقیق نہ کر لی جائے جیسا کہ اس حکایت میں تاجر اور اس کی زوجہ نے جھوٹے غلام کی بات سُن کر یقین کر لیا جس کے بھیانک نتائج بالآخر دونوں میاں بیوی کو بھگتنے پڑے۔

جھوٹ کے خلاف اعلانِ جنگ ہے!
نہ جھوٹ بولیں گے نہ بُلوائیں گے
اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! کتنے بُرے ہیں وہ لوگ جو جھوٹ بول کر میاں بیوی، دوستوں اور عزیزوں کے درمیان جدائی ڈلواتے ہیں حالانکہ شریعتِ مطہرہ کو مسلمانوں کا آپس میں اتفاق اور اتحاد اس قدر محبوب ہے کہ ایک دوسرے کو منانے اور صلح کروانے کیلئے جھوٹ بولنے کی اجازت عطا فرمائی ہے۔

حضرتِ سَیِّدُنا ابو کاہِل رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں: دو صحابہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا کے درمیان کچھ بحث ہوئی حتّٰی کہ دونوں نے باہم قَطعِ تَعَلُّق کرلیا تو میں نے ان میں سے ایک سے ملاقات کی اور کہا: تمہارا فُلاں کے ساتھ کیا معاملہ ہے؟ میں نے تو اس سے تمہاری بہت تعریف سُنی ہے، پھر میں دوسرے سے مِلا اور اس سے بھی اسی طرح کہا، حتّٰی کہ ان دونوں کے مابین صلح ہو گئی پھر میں (نے اپنے دل میں) کہا: میں نے دونوں کے درمیان صلح تو کرادی لیکن (جھوٹ بول کر) خود کو ہلاک کر دیا، چنانچہ میں نے اس بات کی خبر رَسُوْلُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو دی تو آپ نے اِرشاد فرمایا: اے ابو کاہِل! لوگوں کے درمیان صلح کرایا کرو، اگرچہ جھوٹ بولنا پڑے۔ (معجمِ کبیر، قیس بن عائذ ابو کاھل، ۱۸/ ۳۶۱، حدیث: ۹۲۷)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! مسلمانوں میں لڑائی کروانے کیلئے جھوٹ بولنا قابلِ مذمت فعل ہے جس کی وجہ سے آپس میں انتشار پھیلتا، نفرت وعداوت بڑھتی ہے، لہٰذا اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کے عذاب سے ڈر جانا چاہئے اور جھوٹ جیسی مہلک (ہلاک کر دینے والی) بیماری سے خود کو بچایئے، ورنہ جھوٹ پکڑے جانے پر دُنیا میں تو ذلّت و رُسوائی ہوتی ہی ہے، آخرت میں بھی اُسے دردناک عذاب کا سامنا کرنا پڑ سکتا ہے، آیئے! جھوٹ سے نجات پانے اور ہمیشہ سچ کا دامن تھامنے کی نِیَّت سے 3 فرامینِ مُصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم سنتے ہیں:

1. ارشاد فرمایا: سچ بولنا نیکی ہے اور نیکی جنّت میں لے جاتی ہے اور جھوٹ بولنا فِسق و فُجُور ہے اور فِسق و فُجُور (گناہ) دوزخ میں لے جاتا ہے۔ (صحیح مسلم، کتاب الادب، باب قبح الکذب، الحدیث:۲۶۳۸، ص:۱۰۷۷، ملتقطاً)

2. ارشاد فرمایا: جھوٹ گُناہ کی طرف لے جاتا ہے اور گُناہ جہنّم کی طرف لے جاتا ہے اور بے شک بندہ جُھوٹ بولتا رہتا ہے، یہاں تک کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے نزدیک کذّاب یعنی بہت بڑا جُھوٹا ہو جاتا ہے۔

(بخاری، کتاب الادب، باب قول اللہ تعالیٰ، ۴/۱۲۵، رقم:۶۰۹۴)

3. بارگاہِ رسالت میں ایک شَخْص نے حاضِر ہو کر عَرْض کی: یا رَسُولَ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ! جہنّم میں لے جانے والا عَمَل کونسا ہے؟ فرمایا: جُھوٹ بولنا، جب بندہ جھوٹ بولتا ہے تو گُناہ کرتا ہے اور جب گُناہ کرتا ہے تو ناشُکری کرتا ہے اور جب ناشُکری کرتا ہے تو جہنّم میں داخِل ہو جاتا ہے۔ (المسند للامام احمد بن حنبل، مسند عبد اللہ ابن عمرو بن العاص، ۲/۵۸۹، رقم:۶۶۵۲)

ہائے نافرمانیاں بدکاریاں بے باکیاں آہ! نامے میں گُناہوں کی بڑی بھرمار ہے

زِندگی کی شام ڈَھلتی جارہی ہے ہائے نَفْس! گرم روز و شَب گناہوں کا ہی بس بازار ہے

(وسائلِ بخشش، ص:۴۷۸)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! سُنا آپ نے کہ سچ کیسی پاکیزہ عادت ہے جو انسان کو جنّت تک پہنچا دیتی ہے جبکہ جھوٹ بولنا ایسی بدترین صِفت ہے جو جہنّم کی گہرائیوں میں دھکیل دیتی ہے اور جھوٹ بولنے والا اللہ عَزَّوَجَلَّ کے نزدیک کذّاب (یعنی بہت بڑا جھوٹا) لکھ دیا جاتا ہے اور یہ عادتِ بد انسان کو فاسق و فاجر بنا دیتی ہے۔

مُفَسِّرِ شَہِیر، حکیم الاُمَّت مفتی احمد یار خان رَحۡمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیۡہ فرماتے ہیں: جھوٹا آدمی آگے چل کر پکا فاسِق و فاجِر بن جاتا ہے، جھوٹ ہزارہا گناہوں تک پہنچا دیتا ہے۔ تجربہ بھی اسی پر شاہِد ہے، سب سے پہلا جھوٹ شیطان نے بولا کہ حضرت آدم عَلَیۡہِ السَّلَام سے کہا میں تمہارا خیر خواہ ہوں۔ مزید فرماتے ہیں: (جھوٹا) شخص ہر قسم کے گناہوں میں پھنس جاتا ہے اور قدرتی طور پر لوگوں کو اس کا اِعۡتِبار نہیں رہتا، لوگ اس سے نَفۡرَت کرنے لگتے ہیں۔ (مراۃ المناجیح، ۶/ ۴۵۳)

میں جھوٹ نہ بولوں کبھی گالی نہ نکالوں

اللہ مرض سے تُو گناہوں کے شفا دے

(وسائلِ بخشش، ص۱۱۵)

صَلُّوۡا عَلَی الۡحَبِیۡب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

لوگوں کو ہنسانے کے لیے جھوٹ بولنا

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! گُناہ چاہے چھوٹا ہو یا بڑا اس سے بچنے میں ہی عافیت ہے، بالخصوص جھوٹ سے کہ ایک جھوٹ کئی گناہوں کا سبب بنتا ہے اور ایک جھوٹ کو چھپانے کیلئے لوگوں کو کئی جھوٹ مزید بولنے پڑتے ہیں۔ مگر بدقسمتی سے آج لوگوں کی ایک تعداد جھوٹ کی آفت میں گرفتار ہے، کئی مَواقع ایسے ہیں جہاں سچ بولنے میں کوئی خرابی نہیں ہوتی پھر بھی لوگ جھوٹ کا سہارا لیتے ہیں، مثلاً جہاں چند اَفراد کی بیٹھک ہو تو وہاں ایک دوسرے کو ہنسانے اور محفل کو گرمانے کیلئے جھوٹ بولا جاتا ہے۔ لوگوں کو ہنسانے کیلئے جھوٹ بولنے کی مذمت پر 2 فرامینِ مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سنئے،

1. ارشاد فرمایا: بندہ بات کرتا ہے اور محض اس لیے کرتا ہے کہ لوگوں کو ہنسائے، اس کی وجہ سے جہنم

کی اتنی گہرائی میں گرتا ہے جو آسمان و زمین کے درمیان کے فاصلہ سے زیادہ ہے اور زبان کی وجہ سے جتنی غلطی ہوتی ہے، وہ اس سے کہیں زیادہ ہے جتنی قدم سے غلطی ہوتی ہے۔(شعب الإیمان، باب فی حفظ اللسان، ۴/۲۱۳، حدیث: ۴۸۳۲)

2. ارشاد فرمایا: خرابی ہے اس کے لیے جو بات کرے تو جھوٹ بولے تاکہ اس سے قوم کو ہنسائے، اس کے لیے خرابی ہے، اس کے لیے خرابی ہے۔(ترمذی، ۴/۱۴۲، حدیث: ۲۳۲۲)

جھوٹی باتیں کرنے والے توبہ کر
بات میری مان تُو اللہ سے ڈر

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! فضول چوپال لگانے، ہوٹلوں کی رونق بڑھانے، دوستوں کی مجلسوں میں وقت گنوانے، محفل گرمانے اور لوگوں کو ہنسانے کیلئے جھوٹے اَفسانے سنانے میں سَراسر نقصان ہی نقصان ہے، کیونکہ ایسی مجالس میں بیٹھ کر اپنی زبان کو فضول باتوں، غیبتوں، چغلیوں اور جھوٹ وغیرہ جیسے گناہوں سے بچانا اِنتہائی دُشوار ہو جاتا ہے۔ اگر کبھی مجبوراً ایسی مجلسوں میں بیٹھنا پڑ جائے تو ان گناہوں سے بچنے کی کوشش کرنی چاہیے اور جھوٹ بولنے کے بجائے سچائی سے کام لینا چاہیے، ہمارے بزرگانِ دِین کبھی جھوٹ کا سہارا نہ لیتے بلکہ سچ بات کہتے اگرچہ سامنے والے کو کڑوی لگتی، چنانچہ

حضرتِ سیِّدُنا طاؤس رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ خلیفۂ وقت ہِشّام کے پاس تشریف لے گئے اور پوچھا: ہِشّام! کیسے ہو؟ اس نے غُصّے سے کہا: آپ نے مجھے "امیرُ المؤمنین" کہہ کر مخاطب کیوں نہیں کیا؟ فرمایا: اس لئے کہ تمام مسلمان تمہاری خِلافت سے مُتَّفِق نہیں ہیں، لہٰذا میں ڈرا کہ تمہیں امیرُ المؤمنین کہنا

کہیں جھوٹ نہ ٹھہرے۔ اس حکایت کو نقل کرنے کے بعد حُجَّۃُ الْاِسْلَام حضرتِ سیِّدُنا امام محمد بن محمد غزالی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: لہٰذا جو آدمی اس قَدَر کھرا اور صاف گو ہو اور اس قسم کی باتوں (مثلاً غیبتوں، چغلیوں، ریاکاریوں، خود پسندیوں، خوشامدوں وغیرہ وغیرہ) سے بچ سکتا ہو، وہ بے شک لوگوں میں مِل جُل کر رہے، ورنہ اپنا نام مُنافِقوں کی فِہرست میں لکھوانے پر راضی ہو جائے۔ (احیاء العلوم، ۲/ ۲۸۷)

جھوٹ کے خلاف اعلانِ جنگ ہے!

نہ جھوٹ بولیں گے نہ بُلوائیں گے

اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

کسی چیز کی خواہش ہونے کے باوجود جُھوٹ بولنا

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ہمارے مُعاشرے میں جھوٹ کی ایک صورت یہ بھی عام ہے کہ ایک شخص کو کسی چیز کی خواہش ہوتی ہے اور وہ اسے حاصل بھی کرنا چاہتا ہے مگر جب اس سے پوچھا جائے تمہیں اس کی حاجت ہے تو وہ جھوٹ بولتے ہوئے کہتا ہے کہ مجھے اس کی کوئی ضرورت نہیں۔ حضرتِ سیِّدَتُنا اَسماء بنت عمیس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا فرماتی ہیں: میں نے عرض کی: یَا رسولَ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! اگر ہم میں سے کسی کو کسی چیز کی خواہش ہو اور وہ کہے کہ مجھے اس کی خواہش نہیں تو کیا یہ جھوٹ میں شُمار ہو گا؟ اِرشاد فرمایا: بے شک جھوٹ کو جھوٹ لکھا جاتا ہے، حتّٰی کہ چھوٹے جھوٹ کو چھوٹا جھوٹ لکھا جا تا ہے۔ (اتحاف السادۃ المتقین، کتاب آفات اللسان، باب الحذر من الکذب بالمعاریض، ۹/ ۲۸۳) حضرتِ سیِّدَتُنا اَسماء بنتِ یزید رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا فرماتی ہیں: نبیِ کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی

خدمت میں کھانا حاضر کیا گیا، آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ہم پر پیش فرمایا، ہم نے کہا: ہمیں خواہش نہیں ہے۔ فرمایا: بھوک اور جھوٹ دونوں چیزوں کو اِکٹھا مت کرو۔

(ابنِ ماجہ، کتاب الاطعمة، باب عرض الطعام، ۲۶/۴، حدیث: ۳۲۹۸)

صَدرُ الشریعہ، بدرُ الطریقہ مفتی محمد امجد علی اعظمی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ یہ حدیثِ پاک ذکر کرنے کے بعد فرماتے ہیں: بھوک کے وقت کوئی کھانا کھلائے تو کھالے یہ نہ کہے کہ بھوک نہیں ہے کہ کھانا بھی نہ کھانا اور جھوٹ بھی بولنا دُنیا و آخرت دونوں کا خسارہ ہے۔ بعض تکلف کرنے والے ایسا کیا کرتے ہیں اور بہت سے دیہاتی اِس قسم کی عادت رکھتے ہیں کہ جب تک اُن سے بار بار نہ کہا جائے، کھانے سے اِنکار کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ ہمیں خواہش نہیں ہے، جھوٹ بولنے سے بچنا ضروری ہے ۔(بہارِ شریعت، ۳/ ۳۷۲، حصہ: ۱۶) مشہور مفسرِ قرآن، حکیمُ الاُمَّت حضرتِ مفتی احمد یار خان رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: اگر کھانا کھاتے میں کوئی آجائے تو اُسے بھی کھانے کے لیے بُلانا سُنَّت ہے، مگر دِلی اِرادے سے بُلائے جھوٹی تواضع نہ کرے اور آنے والا بھی جھوٹ بول کر یہ نہ کہے کہ مجھے خواہش نہیں تاکہ بھوک اور جھوٹ کا اِجتماع نہ ہوجائے، بلکہ اگر (نہ کھانا چاہے یا) کھانا کم دیکھے تو کہہ دے: بَارَکَ اللہ (یعنی اللہ عَزَّوَجَلَّ برکت دے)۔ (مرآۃ المناجیح، ۳/ ۲۰۲)

بچوں کی مدنی تربیت:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! یاد رکھئے! جھوٹ بہت بُری بیماری ہے، اس جھوٹ سے ہمیں خود بھی بچنا ہے اور اپنی اولاد کی بھی ایسی مدنی تربیت کرنی ہے کہ یہ بھی بچپن سے ہی اس **گناہِ کبیرہ** سے

واقف ہوں، ان کو پتہ ہو کہ جھوٹ کیا ہوتا ہے، سچ بولنے کی کیا کیا برکتیں ہیں، جھوٹ بولنے کے کیا کیا نقصانات ہیں، عمومی طور پر دیکھا جاتا ہے کہ کئی **معاملات** میں ہم اپنی اولاد کی صحیح معنوں میں تربیت نہیں کرپاتے، کیونکہ اس طرف توجہ بہت کم ہوتی ہے، بلکہ بسا اوقات تو ایسا بھی ہوتا ہے کہ **جھوٹ** کے معاملے میں گویا ہم اُس کی غلط تربیت کر رہے ہوتے ہیں، ذہن میں سُوال اُبھرتا ہے، وہ کیسے؟ جی ہاں! سُنئے کیسے؟ کبھی **دروازے پر دَستک** ہوتی ہے، گھر پر موجود ہونے کے باوجود بھی کسی بچے کو یہ کہہ کر بھیج دِیا جاتا ہے کہ بیٹا کہنا: **"ابو گھر نہیں ہیں"**، بِلا وجہ بچے کی اسکول سے چھٹیاں ہونے کی صورت میں جب ٹیچر رابطہ کرتے ہوں گے تو جواب دِیا جاتا ہوگا کہ ہمارا بچہ **اِتنے دِنوں سے بیمار** ہے، حالانکہ چھٹیاں کسی اور وجہ سے ہوتی ہیں، اس طرح کی کئی اور ایسی مثالیں بھی ہیں کہ اگر ان چھوٹی چھوٹی باتوں میں ہم نے اپنے بچوں کی مدنی تربیت نہ کی تو یہ جھوٹ بولنا، ان کی **عادت** میں شامل ہوسکتا ہے۔

یاد رکھئے! اگر ان کی تربیت کا یہی انداز رہا تو شاید بچہ سُدھرنے کے بجائے بڑا ہو کر اور بِگڑے گا کیونکہ اُس کو پتہ ہوگا کہ اگر "**جھوٹ**" واقعی کوئی بُری چیز ہوتی تو یقیناً میرے ماں باپ اس سے مجھے اسی طرح بچاتے، جس طرح مجھے دیگر نقصان پہنچانے والے کاموں سے بچاتے تھے، میری حفاظت کرتے تھے میری تربیت کرتے تھے۔

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! قُربان جایئے! اَمِیْرِ اَہلِسُنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کی مدنی سوچ پر کہ آپ اِصلاحِ اُمّت کے درد میں کس کس انداز سے نیکی کی دعوت کو عام کرنے میں مصروف ہیں، ہر شعبے سے وابستہ افراد کو وقتاً فوقتاً مدنی تربیت و رہنما اُصولوں سے نوازتے رہتے ہیں، جی ہاں! اِسی موضوع یعنی "**جھوٹ**" کی

مثال لے لیجئے، کتب ورسائل اور مدنی مذاکروں میں اس موضوع پر مدنی تربیت فرمانے کے ساتھ ساتھ آپ نے 44 صفحات پر مُشتمل بہت ہی معلوماتی رِسالہ اُمّتِ مُسلمہ کو عطا فرمایا ہے، یہ ایسا رِسالہ ہے کہ بچوں کے ساتھ ساتھ بڑوں کے لیے بھی اِس میں بہت ہی پیارے انداز میں مدنی تربیت کی گئی ہے، جی ہاں! اِس رِسالے کا نام ہے "**جھوٹا چور**"۔ یہ رِسالہ "**بچوں کی سچی کہانیاں**" میں سے چوتھا رِسالہ ہے، اِس رِسالے میں آپ پڑھ سکیں گے: ❀ **جھوٹے چور** کو کیسی سزا ملی؟ ❀ **ٹیڑھی لاٹھی والا جھوٹا چور** کون تھا؟ جھوٹ بولنے والوں کے **بچے سُوَر کیسے** بن گئے؟ ❀ جھوٹا **دوزخ کے اندر** کس شکل میں جائے گا ❀ **جھوٹا خواب** سُنانے کا کیا انجام ہے؟ ❀ **سچ بولنے والے** چرواہے (یعنی بکریاں چرانے والے) کو کیسی برکتیں ملیں ❀ سچ بولنے سے جان کیسے بچی؟ ❀ **بچوں کے جھوٹ کی 24 مثالیں** ❀ **بچوں بڑوں** سب کے لیے کارآمد (کام آنے والے) **مدنی پھول** وغیرہ۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

جھوٹ کے خلاف اعلانِ جنگ ہے!
نہ جھوٹ بولیں گے نہ بُلوائیں گے
اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

جھوٹے خواب بیان کرنا

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! جھوٹ بولنے کی ایک صورت یہ بھی عام ہے کہ بعض لوگ ہر دلعزیز بننے یا

کسی اور غرضِ فاسد کیلئے جھوٹے خواب گھڑ کر سناتے ہیں، یاد رکھئے! یہ بھی ناجائز و گناہ ہے، احادیثِ مبارکہ میں اس کی سخت وعیدیں آئی ہیں، چنانچہ سردارِ دوجہان، محبوبِ رحمٰن صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ عبرت نشان ہے: سب سے بڑا جھوٹ یہ ہے کہ آدمی اپنے باپ کے علاوہ کسی غیر کی طرف منسوب ہو یا خواب میں ایسی چیز دیکھنے کا دعویٰ کرے، جو اس نے نہیں دیکھی یا مجھ سے وہ بات منسوب کرے جو میں نے نہیں کہی۔ (بخاری، کتاب المناقب، باب نسبۃ الیمن الی اسماعیل، ۲/۴۷۶، حدیث: ۳۵۰۹) ایک اور حدیثِ پاک میں ہے: جو شخص جھوٹا خواب بیان کرے، قیامت کے دن اسے جَو کے دو دانوں کے درمیان گِرَہ (گانٹھ) لگانے کا عذاب دیا جائے گا اور وہ کبھی بھی گِرہ (گانٹھ) نہیں لگا سکے گا۔ (بخاری، کتاب التعبیر، باب من کذب فی حلمہ، ۴/۴۲۲، حدیث: ۷۰۴۲)

جھوٹے خواب سنانے کا انجام

جھوٹے خواب سنانے والوں کو عذابِ آخرت کے علاوہ بسااوقات دُنیا میں بھی سخت شرمندگی کا سامنا کرنا پڑ جاتا ہے، اس سے متعلق ایک عبرتناک حکایت سنئے، چنانچہ

ایک شخص نے حضرتِ سیِّدُنا محمد بن سِیرین رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے ایک خواب بیان کیا، کہنے لگا: میں نے خواب دیکھا ہے کہ میرے ہاتھ میں ایک شیشے کا پیالہ ہے، جس میں پانی بھی موجود ہے، وہ پیالہ تو ٹُوٹ گیا ہے، مگر پانی جُوں کا تُوں موجود ہے، یہ سن کر آپ نے فرمایا: اللہ عَزَّوَجَلَّ سے ڈر (اور جھوٹ نہ بول) کیونکہ تُو نے ایسا کوئی خواب نہیں دیکھا، وہ شخص کہنے لگا: سُبْحٰنَ اللّٰہ! میں آپ سے ایک خواب بیان کر رہا ہوں اور آپ فرما رہے ہیں کہ تُو نے کوئی خواب نہیں دیکھا؟ آپ نے فرمایا: بِلاشبہ یہ جھوٹ

ہے،اسی لئے اس جھوٹ کے نتیجے کا میں ذِمّہ دار نہیں ہوں، اگر تُو نے واقعی یہ خواب دیکھا ہے، تو تیری بیوی ایک بچہ جنے گی، پھر وہ مر جائے گی اور بچہ زندہ رہے گا۔ اس کے بعد وہ شخص جب آپ کے پاس سے چلا گیا تو اس نے کہا: اللہ عَزَّوَجَلَّ کی قسم! میں نے تو ایسا کوئی خواب نہیں دیکھا تھا، یہ سُن کر کسی نے کہا: لیکن آپ نے تعبیر تو بیان کر دی ہے، حضرتِ سیِّدُنا ہِشام رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: اس واقعہ کو زیادہ عرصہ نہیں گزرا تھا کہ اس شخص کی بیوی نے ایک بچہ جنا، پھر وہ مر گئی اور بچہ زندہ رہا۔ (تاریخ ابنِ عساکر، محمد بن سیرین، ۲۳۲/۵۳)

جھوٹی باتیں کرنے والے باز آ
ورنہ ہے اس میں خسارہ آپ کا

مال بیچنے کے لیے جھوٹ بولنا

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ہمارے معاشرے میں جھوٹ کی ایک صورت یہ بھی ہے کہ لوگ اپنا مال بیچنے کیلئے جھوٹ بولتے بلکہ جھوٹی قسم اُٹھانے سے بھی گریز نہیں کرتے، کاروبار (Business) میں کثرت سے جھوٹ بولنا، بد قِسمتی سے کمال اور ترقی کی علامت جبکہ مَعَاذَاللہ عَزَّوَجَلَّ سچ بولنے کو بے وقوفی اور ترقی میں رکاوٹ تصور کیا جاتا ہے۔ ایسے لوگوں کو اپنے ذہن میں یہ بات اچھی طرح بٹھا لینی چاہیے کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے جو رِزق ہمارے نصیب میں لکھ دیا ہے وہی ملے گا۔ نہ تو سچ بولنے سے ہمارے حصّے کے رِزق میں کوئی کمی آئے گی اور نہ ہم جھوٹ بول کر اپنے حصّے سے زیادہ رِزق حاصل کر سکتے ہیں البتہ جھوٹ بولنا بے برکتی، مَعاشی تباہی اور اللہ عَزَّوَجَلَّ کی ناراضی کا سبب ہے، اس بارے میں 2 فرامینِ مصطفےٰ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ سنئے اور کاروبار میں جھوٹ بولنے سے توبہ کیجئے۔

1. ارشاد فرمایا:”خریدنے اور بیچنے والے کو جدا ہونے سے پہلے پہلے اختیار ہے، اگر دونوں نے سچ بولا اور گواہ بنائے تو ان کے سودے میں برکت دی جائے گی اور اگر دونوں نے چھپایا اور جھوٹ بولا تو ہو سکتا ہے ان کو نفع تو ہو لیکن ان کے سودے سے برکت اُٹھالی جائے۔“(سنن ابی داود، کتاب البیوع، باب فی خیار المتبایعین، الحدیث:۳۴۵۹، ص۳۷۷)

2. ارشاد فرمایا: بے شک تاجر ہی فاجر ہیں۔ صحابہ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان نے عرض کی: یَا رَسُوْلَ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ! کیا اللہ عَزَّوَجَلَّ نے خرید و فروخت حلال نہیں فرمائی؟" تو آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: "کیوں نہیں، لیکن وہ بات کرتے ہیں تو جھوٹ بولتے ہیں، قسمیں کھاتے ہیں اور گناہ گار ہوتے ہیں۔"(المسند للامام احمد بن حنبل، حدیث عبد الرحمٰن بن شبل، الحدیث:۱۵۵۳۰، ج۵، ص۲۸۸)

بد گمانی، جھوٹ، غیبت، چغلیاں
چھوڑ دے تُو ربّ کی نافرمانیاں

(وسائلِ بخشش، ص۱۳۷)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اگر ہم سچائی، اَمانت، عدل وانصاف، تقویٰ و پرہیز گاری، احسان و بھلائی، اِیثار و خیر خواہی کو اپنا کر اسلام کے عطا کردہ کاروباری اُصولوں (Rules) کے مُطابق تجارت کریں گے تو اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ ہمارے کاروبار میں برکت ہوگی، اسلامی مُعاشرے میں شاندار خوشحالی آئے گی اور اللہ تعالیٰ اور اُس کے حبیب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی رِضا و خُوشنودی بھی نصیب ہوگی۔

اے مِلاوٹ کرنے والے مان جا　خوف کر بھائی عذابِ نار کا
چھوڑ دو اے تاجرو! کم تولنا　جُھوٹ چھوڑو بیچنے میں بولنا

(وسائلِ بخشش، ص ۱۳ے)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب ! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اگر ہم بیمار ہو جائیں تو پریشان ہو جاتے ہیں اور اس بیماری سے چھٹکارا پانے کیلئے علاج شروع کر دیتے ہیں۔ اگر اپنے شہر یا ملک میں علاج ممکن نہ ہو تو دوسرے شہر یا ملک کا سفر کرنے سے بھی گُریز نہیں کرتے، الغرض اُس بیماری سے نجات پانے کیلئے ہر ممکن کوشش کرتے ہیں۔ جھوٹ بھی ایک باطنی بیماری ہے جو دنیا میں ذِلّت ورُسوائی اور آخرت کی بربادی کا سبب بن سکتی ہے، لِہٰذا جھوٹ سے بچئے اور اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رِضا و خوشنُودی پانے کیلئے ہمیشہ سچ بولئے۔ آیئے! جھوٹ سے بچنے کیلئے اس کے چند علاج بھی سُن لیجئے۔ ✿ جھوٹ سے بچنے کے لیے اپنے رَبّ عَزَّوَجَلَّ سے اس طرح دُعا کیجئے کہ اے ہمارے رَبّ عَزَّوَجَلَّ ہمیں جھوٹ کی نحوستوں سے بچا اور سچ کی برکتیں پانے کیلئے ہمیشہ سچ بولنے کا عادی بنا۔ ✿ جھوٹ کی مذمت پر آیاتِ قرآنی، احادیثِ مُبارکہ اور اقوالِ بزرگانِ دِین کا مطالعہ کیجئے، اس طرح جھوٹ سے نفرت پیدا ہوگی ✿ اپنے اندر خوفِ خدا پیدا کیجئے کہ اگر ہمارے دل میں اللہ عَزَّوَجَلَّ کا خوف ہوگا تو دیگر گناہوں سے بچنے کے ساتھ ساتھ جھوٹ سے بچنا بھی آسان ہوگا۔ ✿ اچھی صحبت اپنایئے کہ اس کی برکت سے بھی اچھی عادات اپنانے کا ذہن بنے گا۔ ✿ جھوٹ سے بچنے کیلئے بُزرگانِ دِین کے حالاتِ زندگی کا مُطالعہ کیجئے کہ ان نیک ہستیوں نے ہمیشہ اپنی زندگی شریعت وسُنَّت کے مطابق بسر فرمائی ہے۔ ✿ جھوٹ کے انجام پر غور کیجئے کہ دنیا وآخرت میں جھوٹے لوگوں کو کیسے کیسے نقصانات کا سامنا ہوتا ہے، اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ اس طرح بھی جھوٹ سے نفرت پیدا ہوگی۔ ✿ مدنی انعامات پر عمل اور مدنی قافلے میں سفر کو اپنا معمول بنالیجئے، اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ اس کی برکت سے بھی

جھوٹ، غیبت، چغلی وغیرہ گناہوں سے بچنے کا ذہن بنے گا۔ جو اِن گناہوں سے بچنا چاہتے ہیں، اِنہیں اَمِیْرِ اَہْلِسُنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ فرماتے ہیں:

جھوٹ غیبت اور چغلی سے جو بچنا چاہے وہ

خوب مدنی قافلوں میں دل لگا کر جائے وہ

(وسائلِ بخشش، ص۶۳۵)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اگر ہم اِن مدنی پھولوں پر عمل کرنے میں کامیاب ہو جائیں تو جھوٹ جیسی بُری خصلت سے بچ کر سچ کی برکتوں سے مالا مال ہو سکتے ہیں کیونکہ سچ تمام بھلائیوں کا سَبَب اور جنت کا راستہ، جبکہ جھوٹ تمام بُرائیوں کی جڑ اور جہنّم کا راستہ ہے۔ لہٰذا جھوٹ سے خود بھی بچئے اور اپنے بچوں کو بھی اس بُری عادت سے دُور رکھئے۔ اپنے اَخلاق کو سنوارنے اور اپنی گُفتار و کِردار کو بہتر سے بہتر بنانے کیلئے دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے وابستہ ہو جائیے۔

مجلس مدنی مُذاکرہ کا تعارُف

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ شیخِ طریقت، امیرِ اہلسُنَّت، بانیِ دعوتِ اسلامی حضرتِ علامہ مولانا ابوبلال محمد الیاس عطّارؔ قادری رَضَوی ضِیائی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نے **"علم بے شُمار خزانوں کا مجموعہ ہے، جن کے حُصُول کا ذریعہ سُوال ہے۔"** کے قول کو عملی جامہ پہناتے ہوئے سُوال وجواب کا ایک سِلسلہ شُروع کیا، جسے دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول میں **"مدنی مُذاکرہ"** کہا جاتا ہے۔ کثیر اسلامی بھائی مَدَنی مُذاکروں میں عَقائد واَعمال، فضائل ومَنَاقِب، شریعت وطریقت، تاریخ وسیرت، سائنس وطِبّ، اَخلاقیات واِسلامی مَعْلُومات، معاشی ومُعاشرتی وتنظیمی مُعاملات اور دیگر بہت سے مَوضُوعات کے مُتَعلِّق مختلف قسم کے سُوالات کرتے ہیں اور شیخِ طریقت، امیرِ اَہلسنَّت انہیں حکمت آموز وعشقِ

رسول میں ڈُوبے ہوئے جوابات سے نوازتے ہیں۔اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ دعوتِ اسلامی کے 103 سے زائد شعبہ جات میں سے ایک شعبہ "**مجلسِ مدنی مذاکرہ**"بھی ہے جو کہ امیر اہلسنت کے اِن عطا کردہ دِلچسپ اور عِلْم و حکمت سے بھرپور مَدَنی پھولوں کی خُوشبوؤں سے دُنیا بھر کے مُسلمانوں کو مہکانے کیلئے ان مَدَنی مُذاکروں کو تحریری رسالے اورآڈیو(Audio)ویڈیو(Video)سی ڈیز(CDs) کی صُورت میں پیش کرنے کی سَعادَت حاصل کرتا ہے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ اب تک مَجْلِس مَدَنی مُذاکرہ کئی آڈیو کیسٹیں اورویڈیو سی ڈیز اور تحریری مَدَنی مُذاکرے پیش کرنے کی سَعادَت بھی حاصل کرچکی ہے اور مزید کیلئے کوشش جاری ہے۔

آپ بھی اس مدنی ماحول سے وابستہ ہو جایئے اور ساتھ ساتھ 12 مَدَنی کاموں میں بھی حِصّہ لیجئے۔

مدنی انعامات

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! شَیخِ طَرِیْقَت، اَمیرِ اَہلِسُنّت دَامَتْ بَرَکَاتُھُمُ الْعَالِیَہ نے اس پُر فِتَن دور میں نیکیاں کرنے اور گناہوں سے بچنے کے طریقوں پر مُشْتَمِل شَریعَت وطَرِیْقَت کا جامِع مجموعہ 72 **مَدَنی اِنْعَامَات** بَصُورَتِ سوالات (Questions) عَطا فرمایا ہے۔چُنانْچِہ اپنی اِصْلَاح کے لیے خود بھی ان **مَدَنی اِنْعَامَات** پر عَمَل کیجئے اور انفرادی کوشش کرنے والے مدنی انعام پر عَمَل کے ذریعے ہر ماہ **مَدَنی اِنْعَامَات** کے کم اَز کم 26 **رسائل** تقسیم کرکے وُصُول فرمانے کی بھی کوشش کیجئے۔

ہمارے اَسلافِ کرام بھی نہ صرف خُود فکرِ آخرت میں اپنے اَعمال کا مُحاسَبہ کرتے بلکہ لوگوں کو بھی اس کا ذِہن دیا کرتے جیسا کہ اَمِیْرُ الْمُؤمِنِین حضرتِ سَیِّدُنا عُمر فارُوقِ اعظم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں:"اے لوگو!اپنے اَعمال کا حساب کرلو،اس سے پہلے کہ قیامت آجائے اور تم سے ان کا حساب لیا

جائے۔ (حلیۃالاولیاء، ۱/۵۶) مدنی انعامات کا بغور مُطالَعَہ کرنے کے بعد آپ اس نتیجے پر پہنچیں گے کہ یہ دَرْاَصْل اپنا مُحاسبہ کرنے کا ایک جامع نِظام ہے، جس کو اپنا لینے کے بعد نیک بننے کی راہ میں حائل رُکاوٹیں اللہ عَزَّوَجَلَّ کے فَضْل وکَرم سے آہستہ آہستہ دُور ہو جاتی ہیں اوراس کی بَرَکت سے پابندِ سُنَّت بننے، گُناہوں سے نَفْرت کرنے اورایمان کی حِفاظت کے لئے کُڑھنے کا ذِہْن بنتا ہے۔ آیئے مدنی انعامات کی ایک مدنی بہار مُلاحظہ کیجئے، چنانچہ

مدنی بہار

نیو کراچی (پاکستان) کے ایک اسلامی بھائی کا کچھ اس طرح بیان ہے: علاقے کی مسجد کے امام صاحب جو کہ دعوتِ اسلامی سے وابستہ ہیں، اُنہوں نے انفرادی کوشش کرتے ہوئے میرے بڑے بھائی جان کو مَدَنی انعامات کا ایک رسالہ تحفے میں دیا، وہ گھر لے آئے اور پڑھا تو حیران رہ گئے کہ اس مختصر سے رسالے میں ایک مسلمان کو اسلامی زندگی گزارنے کا اتنا زبردست فارمولا دے دیا گیا ہے۔ مَدَنی انعامات کا رسالہ ملنے کی برکت سے اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ ان کو نماز کا جذبہ ملا اور نمازِ باجماعت کی ادائیگی کے لیے مسجد میں حاضر ہو گئے اور اب 5 وقت کے نمازی بن چکے ہیں، داڑھی مبارک بھی سجالی اور مدنی انعامات کا رسالہ بھی پُر کرتے ہیں۔

مَدنی انعامات کے عامل پہ ہر دم ہر گھڑی
یاالٰہی! خوب برسا رحمتوں کی تُو جھڑی

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

اپریل فُول کیا ہے؟

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ہمارے مُعاشَرے میں جھوٹ کی ایک صورت **"اپریل فُول** (April fool)" بھی ہے جسے **یکم اپریل** کو رسم کے طور پر منایا جاتا ہے، نادان لوگ اس دن پریشان کر دینے والی جھوٹی خبر سُنا کر، مختلف انداز سے دھوکا دے کر اپنے ہی اسلامی بھائیوں کو **فُول** (Fool یعنی بے وقوف) بنا کر خوش ہوتے ہیں، مثلاً کسی کو یہ خبر دی جاتی ہے کہ ☆ آپ کا جوَان بیٹا فلاں جگہ ایکسیڈنٹ ہونے کی وجہ سے شدید زخمی ہے اور اسے فُلاں اَسپتال میں پہنچا دیا گیا ہے ☆ آپ کا فُلاں رشتہ دار انتقال کر گیا ہے ☆ آپ کی دکان میں آگ لگ گئی ہے ☆ آپ کی دکان میں چوری ہوگئی ہے ☆ آپ کے پلاٹ پر قبضہ ہوگیا ہے ☆ آپ کی گاڑی چوری ہوگئی ہے ☆ آپ کے بیٹے کو تاوان کے لئے اغوا کر لیا گیا وغیرہ۔ پھر حقیقت کھلنے پر **"اپریل فُول، اپریل فُول"** کہہ کر اس کا مذاق اُڑایا جاتا ہے۔ جو جتنی صفائی اور چالاکی سے دوسرے کو بے وقوف بنائے وہ خود کو اُتنا ہی عقل مند سمجھتا ہے، مگر اس "**فُول**" کو یہ احساس نہیں ہوتا کہ وہ کتنی بڑی "**بُھول**" کر چکا ہے۔

اپریل فُول کو "**جُھوٹ کا عالَمی دن**" بھی کہا جاسکتا ہے اور جھوٹ بولنا گناہ ہے۔ **مذاق میں بھی جُھوٹ نہ بولیں کہ فرمانِ مصطفےٰ** صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ہے: **بندہ کامل ایمان والا نہیں ہو سکتا حتی کہ مذاق میں جھوٹ بولنا اور جھگڑنا چھوڑ دے اگرچہ سچا ہو۔** (مسند احمد، 3/290، حدیث: 8774)

اپریل فُول میں دوسروں کی پریشانی پر خوشی کا اظہار بھی ہوتا ہے، ایسوں کو ڈرنا چاہئے کہ وہ بھی اس کیفیت کا شکار ہوسکتے ہیں، عربی مقولہ ہے: **مَنْ ضَحِكَ ضُحِكَ** یعنی جو کسی پر ہنسے گا اُس پر بھی ہنسا جائے گا۔

غلط خبر نے جان لے لی: رینالہ خُورد (پنجاب، پاکستان) کے 70 سالہ رِہائشی شخص کو خبر ملی کہ اس کے بھائی کا اوکاڑہ میں

ایکسیڈنٹ کے نتیجہ میں انتقال ہو گیا ہے، وہ اوکاڑہ اسپتال آرہا تھا کہ روڈ پر گر پڑا اور دل کا دورہ پڑنے کی وجہ سے جان سے ہاتھ دھو بیٹھا، بعد میں پتا چلا کہ کسی منچلے نے **اپریل فُول** کا مذاق کیا تھا۔(اردو پوائنٹ، یکم اپریل 2008)

افسوس! اتنی خرابیوں کا مجموعہ ہونے کے باوجود ہر سال فرسٹ(1st) اپریل کو جھوٹ بول کر، اپنے مسلمان بھائیوں کو پریشان کرکے ان کی ہنسی اُڑانے کو تفریح کا نام دیا جاتا ہے، اللہ عَزَّوَجَلَّ عقلِ سلیم عطا فرمائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

افسوس صد افسوس! آج کے مسلمان غیر مسلموں کی نقالی کرتے ہوئے جھوٹ کو بطورِ رسم منا رہے ہیں جبکہ پہلے کے لوگ اگر کسی مسلمان کی زبان سے جھوٹی بات سُنتے تو حیرت میں مُبتلا ہو جاتے کہ ایک مسلمان بھی جھوٹ بول سکتا ہے؟

منقول ہے کہ مشہور مغل بادشاہ محی الدین اورنگ زیب عالمگیر کے اُستادِ محترم حضرت علامہ احمد جیون رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ تشریف فرما تھے کہ ایک شخص نے آکر کہا: حضور آپ کی زوجہ محترمہ بیوہ ہو گئی ہیں۔ یہ سن کر مُلّا جیون رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سخت پریشانی کے عالم میں کچھ سوچنے لگے، آپ کی پریشانی دیکھ کر وہاں موجود ایک شخص نے کہا: حضور! آپ تو بِلا وجہ پریشان ہو رہے ہیں، جب آپ زندہ ہیں تو آپ کی زوجہ کیسے بیوہ ہو سکتی ہیں؟ تو حضرت علامہ جیون رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: میں یہ نہیں سوچ رہا کہ میری زوجہ کیسے بیوہ ہوئی، میں تو یہ سوچ کر پریشان ہوں کہ کیا کوئی مسلمان بھی جھوٹ بول سکتا ہے؟

آج 30 مارچ ہے، یکم اپریل آنے والی ہے، ہو سکتا ہے کہ کسی نے پہلے ہی یہ ذہن بنالیا ہو کہ میں اس سال فُلاں کے ساتھ فُلاں جھوٹ بول کر اُس کو بے وقوف بناؤں گا، آیئے! ہاتھوں ہاتھ اپنے ربّ تبارک وتعالیٰ کی بارگاہ میں اپنے تمام گناہوں، بالخصوص جھوٹ بولنے سے سچی توبہ کرتے ہیں، اگر کسی نے گزشتہ

سال بھی یکم اپریل کو جھوٹ بولا ہو تو اُس سے توبہ کر کے یہ نیّت کر لیجئے کہ آئندہ کبھی بھی جھوٹ نہیں بولیں گے۔ اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ

جھوٹ کے خلاف اعلانِ جنگ ہے!
نہ جھوٹ بولیں گے نہ بُلوائیں گے
اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! جھوٹ بولنا مسلمانوں کا کام نہیں، اس لئے کوشش کر کے ہمیشہ سچ بولنے کی عادت اپنایئے، زندگی میں چاہے کیسا ہی کٹھن مرحلہ درپیش کیوں نہ ہو، سخت سے سخت مصیبت میں گرفتار کیوں نہ ہو جائیں، کبھی جھوٹ کا سہارا نہیں لینا چاہیے بلکہ ہمیشہ سچ کا دامن تھامے رہئے کہ سچ بولنے کے بڑے فضائل ہیں۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ روزِ قیامت ان لوگوں کو بے شمار انعام واکرام سے نوازے گا جو لوگ دنیا میں سچ بولنے والے ہوں گے، چنانچہ پارہ 7 سُوْرَۃُ مَائِدہ آیت نمبر 119 میں اِرشاد ہوتا ہے:

هٰذَا يَوْمُ يَنْفَعُ الصّٰدِقِيْنَ صِدْقُهُمْ ؕ لَهُمْ جَنّٰتٌ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَاۤ اَبَدًا ؕ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَ رَضُوْا عَنْهُ ؕ ذٰلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ ﴿۱۱۹﴾

تَرجَمۂ کنزالایمان: یہ ہے وہ دن جس میں سچوں کو ان کا سچ کام آئے گا ان کے لیے باغ ہیں جن کے نیچے نہریں رواں ہمیشہ ہمیشہ ان میں رہیں گے اللہ ان سے راضی اور وہ اللہ سے راضی یہ ہے بڑی کامیابی۔

حضرت علامہ اسماعیل حقی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں ”اس آیت سے معلوم ہوا کہ قیامت کے دن سچ نفع دے گا تو جھوٹ اور ریاکاری کسی صورت نفع نہ دے گی، لہٰذا عقلمند انسان کو چاہئے کہ سچائی کے راستے پر چلنے کی خوب کوشش کرے، کیونکہ ایمان کے بعد سچائی کو اختیار کرنا بندے کو نیک اعمال کی طرف راغب کرتا ہے۔(روح البیان، المائدۃ، تحت الآیۃ: ۱۱۹، ۲/۴۶۷-۴۶۸۔)

اللہ عَزَّوَجَلَّ ہمیں بھی بروزِ قیامت سچ کی برکتیں نصیب فرمائے اور اپنے سچے رسول صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی سچی تعلیمات پر عمل کی توفیق عطا فرمائے کہ جنہوں نے ہمیشہ خود بھی سچی بات کہی اور لوگوں کو بھی حق گوئی کی ترغیب دلائی۔ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا صادِق و امین ہونا، اس قدر مشہور تھا کہ وہ غیر مسلم جو آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی جان کے دشمن تھے، طرح طرح سے ستانا جن کا معمول تھا، کفر و شرک کی تاریکیوں میں بھٹکنے کے باوجود وہ لوگ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی صداقت و امانت کے قائل تھے۔ اور آپ کو دل و جان سے صادِق و امین تسلیم کرتے تھے۔ ہمارے پیارے آقا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ اپنی مبارک زندگی کے دشوار گُزار مرحلوں میں نہ صرف خود عملی طور پر سچ پر قائم رہے بلکہ ہمیں سچائی کا پیکر بنانے کیلئے اپنے فرامین کی روشنی میں سچ کی تلقین بھی فرمائی۔ آیئے! سچ کی اہمیت اور اس کی فضیلت پر مشتمل 3 فرامینِ مصطفےٰ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ سنئے:

1. بارگاہِ رسالت میں ایک شخص نے حاضر ہو کر عرض کی: یا رسولَ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ! جنّتی عمل کون سا ہے؟ آپ نے ارشاد فرمایا کہ ”سچ بولنا، بندہ جب سچ بولتا ہے تو نیکی کرتا ہے اور جب نیکی کرتا ہے محفوظ ہو جاتا ہے اور جب محفوظ ہو جاتا ہے تو جنت میں داخل ہو جاتا ہے۔“

(المسند للامام احمد بن حنبل، مسند عبد اللہ ابن عمرو بن العاص، رقم، ۶۶۵۲، ج ۲ ص ۵۸۹)

2. ارشاد فرمایا: بیشک سچائی نیکی کی طرف لے جاتی ہے اور نیکی جنت کی طرف لے جاتی ہے اور بے شک بندہ سچ بولتا رہتا ہے یہاں تک کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے نزدیک صدیق یعنی بہت سچ بولنے والا ہو جاتا ہے۔

(بخاری، کتاب الادب، باب قول اللہ تعالی، رقم ۶۰۹۴، ج۴، ص۱۲۵)

3. ارشاد فرمایا: سچ بولا کرو اگرچہ تمہیں اس میں ہلاکت نظر آئے کیونکہ اسی میں نجات ہے۔

(مکارم الاخلاق، باب فی الصدق...الخ، ص ۱۱۱)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! جھوٹ کے بارے میں مزید معلومات حاصل کرنے کے لئے دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ کتاب "**اِحیاءُ العُلُوم**" جلد 3 کے صفحہ 406 تا 421 کا مطالعہ فرمائیں، جھوٹ سے مُتَعَلِّق بہت سے مدنی پھول حاصل ہوں گے اور جھوٹ سے بچنے کا ذہن بنے گا۔ اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آج ہم نے جھوٹ کے متعلق بیان سنا کہ

- ❖ جھوٹ **گناہِ کبیرہ، حرام اور جہنّم میں** لے جانے والا کام ہے۔
- ❖ قرآن وحدیث میں جھوٹ کی بہت سخت وعیدیں آئی ہیں۔
- ❖ نبیِ کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ اور صحابہ کرام کی نظر میں جھوٹ بدترین عادت تھی۔
- ❖ جھوٹ کو اسلام سے پہلے بھی معیوب سمجھا جاتا تھا۔
- ❖ جھوٹ ایمان کا دشمن اور منافق کی علامت ہے۔
- ❖ جھوٹ تاجر کو فاجر بنا دیتا ہے۔
- ❖ جبکہ سچ بولنے والے کو دنیا و آخرت میں عظیم برکتوں اور بے شمار فوائد سے نوازا جاتا ہے۔

آیئے! آخر میں مل کر ایک مرتبہ پھر اپنے **عزم کا اِظہار** کرتے ہیں:

جھوٹ کے خلاف اعلانِ جنگ ہے!

نہ جھوٹ بولیں گے نہ بُلوائیں گے

اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

❖ اللہ عَزَّوَجَلَّ ہمیں جھوٹ سے نفرت اور ہمیشہ سچ کی عادت اپنانے کی توفیق عطا فرمائے۔

اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بیان کو اِختتام کی طرف لاتے ہوئے سنّت کی فضیلت اور چند سُنّتیں اور آداب بیان کرنے کی سعادت حاصِل کرتا ہوں۔ شَہَنْشاہِ نُبوّت، مُصطَفٰے جانِ رحمت، صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ جنّت نشان ہے: جس نے میری سنّت سے مَحبَّت کی اُس نے مجھ سے مَحبَّت کی اور جس نے مجھ سے مَحبَّت کی وہ جنّت میں میرے ساتھ ہو گا۔ [1]

ان کی سنَّت کا جو آئنہ دار ہے بس وُہی تو جہاں میں سمجھدار ہے

(وسائلِ بخشش، ص ۴۷۲)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

---

1 ۔۔۔ مشکاة المصابیح، کتاب الایمان، باب الاعتصام بالکتاب والسنة، ۱/ ۹۷، حدیث: ۱۷۵

چلنے کی سنتیں اور آداب

آیئے! شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت حضرت علامہ مولانا ابو بلال محمد الیاس عطار قادری رضوی ضیائی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے رسالے "163 مدنی پھول" سے چلنے کی سنتیں اور آداب سنتے ہیں:

پارہ 15 سورۂ بنی اسرائیل کی آیت نمبر 37 میں ارشادِ ربُّ العِباد ہے:

وَ لَا تَمْشِ فِی الْاَرْضِ مَرَحًاۚ اِنَّكَ لَنْ تَخْرِقَ الْاَرْضَ وَ لَنْ تَبْلُغَ الْجِبَالَ طُوْلًا ﴿۳۷﴾ ترجَمۂ کنز الایمان: اور زمین میں اِتراتا نہ چل بے شک تُو ہر گز زمین نہ چیر ڈالے گا اور ہر گز بلندی میں پہاڑوں کو نہ پہنچے گا۔

❀ فرمانِ مصطفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ہے: ایک شخص دو (2) چادریں اَوڑھے ہوئے اِترا کر چل رہا تھا اور گھمنڈ میں تھا، تو اللہ تعالٰی نے اسے زمین میں دھنسادیا، وہ قیامت تک دھنستا ہی جائے گا۔[1] ❀ رسولِ اکرم، نُورِ مُجَسَّم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم چلتے تو تھوڑا آگے جھک کر چلتے گویا کہ آپ بُلندی سے اُتر رہے ہیں۔[2] ❀ اگر کوئی رُکاوٹ نہ ہو تو راستے کے کنارے کنارے درمِیانی رفتار سے چلئے، نہ اتنا تیز کہ لوگوں کی نگاہیں آپ کی طرف اُٹھیں کہ دوڑے دوڑے کہاں جارہا ہے اور نہ اِتنا آہستہ کہ دیکھنے والے کو آپ بیمار لگیں۔ ❀ راہ چلتے وقت بِلا ضرورت اِدھر اُدھر دیکھنا سنّت نہیں، نیچی نظریں کئے پُر وَقار طریقے پر چلئے۔ ❀ چلنے یا سیڑھی چڑھنے اُترنے میں یہ احتیاط کیجئے کہ جوتوں کی آواز پیدا نہ ہو۔ ❀ راستے میں دو (2) عورَتیں کھڑی ہوں یا جارہی ہوں تو ان کے بیچ میں سے

---

1 ...مُسلِم، کتاب اللباس والزینۃ، باب تحریم التبختر فی المشی...الخ، ص ۱۱۵۶، حدیث: ۲۰۸۸

2 ...الشمائل المحمدیۃ للترمذی، باب ماجاء فی مشیۃ رسول اللہ، ص ۸۷، رقم: ۱۱۸

نہ گزرئیے کہ حدیثِ پاک میں اس کی مُمانَعت آئی ہے۔[1] ❀ بعض لوگوں کی عادت ہوتی ہے کہ راہ چلتے ہوئے جو چیز بھی آڑے آئے اُسے لاتیں مارتے جاتے ہیں، یہ قطعاً غیر مُھَذَّب طریقہ ہے، اِس طرح پاؤں زخمی ہونے کا بھی اندیشہ رہتا ہے نیز اَخبارات یا لکھائی والے ڈبوں، پیکٹوں اور مِنرل واٹر کی خالی بوتلوں وغیرہ پر لات مارنا بے اَدَبی بھی ہے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

طرح طرح کی ہزاروں سنّتیں سیکھنے کیلئے مکتبۃُ المدینہ کی مطبوعہ دو کُتُب بہارِ شریعت حصّہ 16 (312صفحات) نیز 120 صَفَحات کی کتاب ”سُنّتیں اور آداب“ ھدِیّۃً حاصِل کیجئے اور پڑھئے۔ سُنَّتوں کی تربیّت کا ایک بہترین ذَرِیعہ دعوتِ اسلامی کے مَدَنی قافلوں میں عاشِقانِ رسول کے ساتھ سنّتوں بھرا سفر بھی ہے۔(101مَدَنی پھول، ص۲۷)

عاشقانِ رسول، آئیں سنت کے پھول
دینے لینے چلیں، قافلے میں چلو

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

---

1 ۔۔۔ابوداود، کتاب الادب، باب فی مشی النساء مع الرجال فی الطریق، ۴/۴۷۰، حدیث: ۵۲۷۳

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْم ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم ط

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہ وَعَلٰی اٰلِکَ وَ اَصْحٰبِکَ یَا حَبِیْبَ اللّٰہ

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْکَ یَا نَبِیَّ اللّٰہ وَعَلٰی اٰلِکَ وَ اَصْحٰبِکَ یَا نُوْرَ اللّٰہ

نَوَیْتُ سُنَّتَ الاعْتِکَاف (ترجمہ: میں نے سنّتِ اعتکاف کی نیّت کی)

جب بھی مسجد میں داخل ہوں، یاد آنے پر نفلی اِعْتِکاف کی نِیَّت فرمالیا کریں، جب تک مسجد میں رہیں گے، نفلی اِعْتِکاف کا ثواب حاصِل ہوتا رہے گا اور ضِمناً مسجد میں کھانا، پینا بھی جائز ہو جائے گا۔

دُرُود شریف کی فضیلت

شہنشاہِ مدینہ، راحتِ قلب و سینہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ عالیشان ہے: جب جُمُعَرات کا دِن آتا ہے، اللہ عَزَّوَجَلَّ فِرِشْتوں کو بھیجتا ہے جِن کے پاس چاندی کے کاغذ اور سونے کے قلم ہوتے ہیں، وہ لکھتے ہیں، کون یَومِ جُمُعَرات اور شبِ جُمُعہ مُجھ پر کَثْرت سے دُرُودِ پاک پڑھتا ہے۔

(کنزالعمال، الجزءالاول، ۱/ ۲۵۰، حدیث: ۲۱۷۴)

یا نبی! تُجھ پہ لاکھوں دُرُود و سلام اِس پہ ہے ناز مُجھ کو ہُوں تیرا غُلام

اپنی رَحمت سے تُو شاہِ خَیرُ الاَنام مُجھ سے عاصِی کا بھی ناز بَرداررہے

(وسائل بخشش، ص۴۸۱)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! حُصُولِ ثَواب کی خاطِر بَیان سُننے سے پہلے اَچّھی اَچّھی نیّتیں کر لیتے ہیں۔ فَرمانِ

مُصْطَفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم "نِیَّۃُ الْمُؤْمِنِ خَیْرٌ مِّنْ عَمَلِہٖ" مسلمان کی نِیَّت اُس کے عَمَل سے بہتر ہے۔[1]

دو مَدَنی پھول: (۱) بِغیر اَچّھی نِیَّت کے کسی بھی عَمَلِ خَیْر کا ثَواب نہیں مِلتا۔

(۲) جِتنی اَچّھی نیّتیں زِیادہ، اُتنا ثواب بھی زِیادہ۔

بَیان سُننے کی نیّتیں

نگاہیں نیچی کئے خُوب کان لگا کر بَیان سُنُوں گا۔ ❀ ٹیک لگا کر بیٹھنے کے بجائے عِلْمِ دِیْن کی تَعْظِیم کی خاطِر جہاں تک ہو سکا دو زانو بیٹھوں گا۔ ❀ ضَرورَتاً سِمَٹ سَرَک کر دوسرے کے لئے جگہ کُشادہ کروں گا۔ ❀ دَھکّا وغیرہ لگا تو صَبْر کروں گا، گُھورنے، جِھڑکنے اور اُلجھنے سے بچوں گا۔ ❀ صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْبِ، اُذْکُرُوا اللّٰہَ، تُوْبُوْا اِلَی اللّٰہِ وغیرہ سُن کر ثواب کمانے اور صدا لگانے والوں کی دل جُوئی کے لئے بُلند آواز سے جواب دوں گا۔ ❀ بَیان کے بعد خُود آگے بڑھ کر سَلَام و مُصَافَحَہ اور اِنْفِرادی کوشش کروں گا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

شیخ کرمانی کی تربیت یافتہ بیٹی

حضرت سَیِّدُنا شیخ کرمانی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بہت بڑے مُتقی اور پرہیز گار تھے۔ آپ کی صاحبزادی جو حسین و جمیل ہونے کے ساتھ ساتھ نیک و پرہیز گار بھی تھی۔ جب شادی کے لائق ہوئی تو بادشاہ کے یہاں سے رشتہ آیا مگر حضرت سَیِّدُنا شیخ کرمانی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے تین دن کی مہلت مانگی اور مسجد مسجد گُھوم کر کسی پارسا نوجوان کو تلاش کرنے لگے۔ ایک نوجوان پر آپ کی نگاہ پڑی، جس نے اچّھی طرح نماز ادا کی۔ شیخ نے اس سے پُوچھا: کیا تمہاری شادی ہو چکی ہے؟ اس نے کہا: نہیں۔ پھر پوچھا: کیا نکاح کرنا

---

[1] ... معجم کبیر، سھل بن سعد الساعدی... الخ، ۶/۱۸۵، حدیث: ۵۹۴۲

چاہتے ہو؟ لڑکی قرآنِ مجید پڑھتی ہے، نماز روزہ کی پابند، خوبصورت اور نیک سیرت ہے۔ اس نے کہا: بھلا میرے ساتھ کون رشتہ کرے گا! حضرت سَیِّدُنا شیخ کرمانی رَحۡمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیۡہ نے فرمایا: میں کرتا ہوں، یہ کچھ دِرہم رکھو! اور ایک درہم کی روٹی، ایک کا سالن اور ایک کی خُوشبو خرید لاؤ۔ اس طرح حضرت سَیِّدُنا شیخ کرمانی رَحۡمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیۡہ نے اپنی نیک بیٹی کا نکاح اس سے پڑھا دیا۔ دُلہن جب دولہا کے گھر آئی تو اس نے دیکھا کہ پانی کی صُراحی پر ایک سُوکھی روٹی رکھی ہوئی ہے۔ اس نے پوچھا: یہ روٹی کیسی ہے؟ دولہا نے کہا: یہ کل کی باسی روٹی ہے میں نے اِفطار کے لئے رکھ لی تھی۔ یہ سُن کر وہ واپس ہونے لگی۔ یہ دیکھ کر دُولہا بولا: مجھے معلوم تھا کہ حضرت سَیِّدُنا شیخ کرمانی رَحۡمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیۡہ کی شہزادی مجھ غریب انسان کے گھر نہیں رُک سکتی۔ دُلہن بولی: میں آپ کی مفلسی (Poverty) کے باعث نہیں بلکہ اس لئے لوٹ کر جارہی ہوں کہ ربُّ العالمین عَزَّوَجَلَّ پر آپ کا یقین بہت کمزور نظر آرہا ہے۔ مجھے تو اپنے والد پر حیرت ہے کہ اُنہوں نے آپ کو پاکیزہ خَصلت و صالح اور نیک کیسے کہہ دیا! دُولہا یہ سُن کر بہت شرمندہ ہوا اور اس نے کہا: اس کمزوری سے مَعذرت خواہ ہوں۔ دُلہن نے کہا: اپنا عُذر آپ جانیں، البتہ! میں ایسے گھر میں نہیں رُک سکتی جہاں ایک وَقْت کی خوراک جمع رکھی ہو، اب یا تو میں رہوں گی یا روٹی۔ دُولہا نے فوراً جاکر روٹی خیرات کردی۔

(روض الریاحین، الحکایۃ الثانیہ والتسعون بعد المائۃ، ص ۱۹۲، ملخصاً)

رہیں سب شاد گھر والے شہا تھوڑی سی روزی پر عطا ہو دولتِ صبر و قناعت یا رسولَ اللہ

(وسائل بخشش مرمم، ص ۳۳۲)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

سُبْحٰنَ اللہ عَزَّوَجَلَّ! **میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو!** سُنا آپ نے کہ زمانے کے مشہور ولیُّ اللہ حضرت سَیِّدُنا شیخ کرمانی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے اپنی نُورِ نظر کی کس قدر بہترین انداز میں مدنی تربیت فرمائی تھی اورآپ کی تربیت یافتہ بیٹی کا توکُّل بھی کس قدر زبردست تھا کہ جو اپنے شوہر کے گھر میں مُناسب سہولیات اور مال و دولت کی کثرت نہ ہونے کی وجہ سے ناراض نہ ہوئیں بلکہ شکوہ کیا بھی تو اس بات کا کہ اِفطاری کیلئے روٹی بچا کر کیوں رکھی گئی؟ کیونکہ ان کے نزدیک یہ توکُّل کے خلاف تھا، اس شہزادی کو یہ مدنی سوچ ان کے والدِ گرامی حضرت سَیِّدُنا شیخ کرمانی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی مدنی تربیت کی بدولت ہی ملی ہو گی کہ جو خود مُتّقی و پرہیز گار اور خدا عَزَّوَجَلَّ پر کامل بھروسہ رکھنے والے بُزرگ تھے۔ لہٰذا آپ نے اسی انداز پر اپنی بیٹی کی مدنی تربیت فرمائی اوران کیلئے عبادت گزار شخص کا اِنتخاب فرمایا تاکہ تقویٰ و پرہیز گاری کی برکتیں ان کی نسلوں میں بھی منتقل ہوں، کیونکہ اگر انسان خود نیک ہو تو اس کی نیکیوں سے اس کی نسلوں کو بھی فائدہ ہوتا ہے، چنانچہ

حضرت سَیِّدُنا عبدُاللہ ابنِ عبّاس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْھُمَا فرماتے ہیں: بے شک اللہ عَزَّوَجَلَّ انسان کی نیکیوں سے اس کی اولاد اور اولاد، دَر اولاد کی اصلاح فرمادیتا ہے اوراس کی نسل اوراس کے پڑوسیوں میں اس کی حفاظت فرماتا ہے اوروہ سب اللہ عَزَّوَجَلَّ کی طرف سے پردے اور امان میں رہتے ہیں۔

(درمنثور، ۵/۴۲۲، پ ۱۶، تحت الآیۃ ۸۲)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ہمارے مُعاشرے (Society) میں اولاد کی تَرْبِیَت کے معاملے میں اِنتہائی غفلت کا مُظاہرہ کیا جاتا ہے، شاید اس کی وجہ یہ ہے کہ والدین (Parents) خود تربیت یافتہ نہیں ہیں اور جو خود شرعی اَحْکام سے ناواقف اور تربیت کا مُحتاج ہو تو وہ دوسروں کی تربیت کیسے کر سکتا ہے، لہٰذا جب ان آزاد خیال والدین کی بیٹیوں کے رشتے آنے لگتے ہیں تو والدین اس بات کو ترجیح دیتے ہیں کہ

لڑکا امیر و کبیر، مختلف دنیوی علوم و فنون کی ڈِگریاں رکھنے والا اور ماڈرن گھرانے سے تعلق رکھتا ہو نماز چاہے ایک نہ پڑھتا ہو، اگرچہ فاسق و فاجر (یعنی اعلانیہ گناہ کرنے والا) ہو، حرام روزی کماتا ہو، لوگوں کو دھوکہ دینے میں مشہور ہو، دِین کے ضروری مسائل بھی نہ آتے ہوں الغرض بے عملی کا نمونہ ہی کیوں نہ ہو جبکہ اگر کوئی ایسے لڑکے سے نکاح کا مشورہ دے کہ جس کی آمدنی (Income) تھوڑی ہو اگرچہ 100٪ فیصد حلال ہو، بیوی کے حقوق (Rights) ادا کرنے پر بھی قادر ہو، متقی و پرہیز گار اور دِیندار ہو، علم و عمل، شرم و حیا اور سنّتوں کا پیکر ہو، خوفِ خدا و عشقِ مُصطفٰے کی دولت سے مالا مال ہو، امامِ مسجد، موذِّن، قاری یا مدنی ماحول سے وابستہ ہو تو مَعَاذَاللہ عَزَّوَجَلَّ اس کے متعلق اس طرح کے جُملے کہے جاتے ہیں کہ ارے! اس سے شادی کرکے تو ہماری بیٹی بُھوکی مر جائے گی، گھر میں قید رکھے گا، سر سے پاؤں تک پردے میں رکھے گا وغیرہ وغیرہ۔ یاد رکھئے! اچھے والدین ایسی نادانی ہرگز نہیں کرتے بلکہ وہ تو اپنی بہن بیٹیوں کے نکاح کیلئے ہمیشہ دِیندار شخص (Religious) کی تلاش میں رہتے ہیں۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ ہمارے آقا و مولیٰ، مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے بھی دِیندار شخص سے نکاح کرنے کا حکم ارشاد فرمایا ہے، چنانچہ

رسولِ بے مثال، بی بی آمنہ کے لال صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: جب تمہیں وہ شخص پیغامِ نکاح دے کہ جس کی دینداری اور اَخلاق تم کو پسند ہیں تو نکاح کر دو، اگر یہ نہ کرو گے تو زمین میں فتنے اور لمبے چوڑے فساد برپا ہو جائیں گے۔ (ترمذی، ۳۴۴/۲، حدیث: ۱۰۸۶)

مشہور مُفَسِّرِ قرآن، حکیم الاُمَّت مفتی احمد یار خان نعیمی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: یعنی جب تمہاری لڑکی کے لیے دیندار عادات و اطوار کا درست لڑکا مل جائے تو صرف مال کی ہوَس میں اور لکھ پتی کے انتظار میں جوان لڑکی کے نکاح میں دیر نہ کرو، اس لیے کہ اگر مالدار کے انتظار میں لڑکیوں کے نکاح

نہ کیے گئے تو اُدھر تو لڑکیاں بہت کنواری بیٹھی رہیں گی اور ادھر لڑکے بہت سے بے شادی رہیں گے جس سے بدکاری پھیلے گی اور بدکاری کی وجہ سے لڑکی والوں کو شرمندگی ہوگی، نتیجہ یہ ہوگا کہ خاندان آپس میں لڑیں گے، قتل وغارت ہوں گے، جس کا آج کل ظہور ہونے لگا ہے۔(مرآۃ المناجیح،۵/۸ ملخصاً)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ہم پر لُطف وکرم فرمانے والے، عطاؤں کی بارش برسانے والے اور بے شُمار نعمتوں سے نوازنے والے رَبّ عَزَّوَجَلَّ کی کروڑہا کروڑ نعمتوں میں سے ایک عظیم نعمت اولاد بھی ہے، اولاد ایسی نعمت ہے کہ جس سے گھر میں خُوشیوں کا بسیرا ہوتا ہے، نیک اولاد ایسی نعمت ہے کہ والدین کے بڑھاپے(Old age) میں ان کا سہارا ہوتی ہے، اچھی اولاد ماں باپ کے مرنے کے بعد ان کی نجات کا سامان بنتی ہے۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ جب کسی کو اس نعمت سے نوازتا ہے تو والدین کی خوشی کی انتہا نہیں رہتی مگر ساتھ ہی ساتھ ان کا امتحان بھی شروع ہو جاتا ہے۔ اب یہ والدین پر ہے کہ وہ اولاد کی اسلامی تربیت کرکے اس امتحان میں کامیاب ہوتے ہیں یا نہیں۔ یادرکھئے! عموماً بچے والدین کی عادات وکردار کی پیروی کرتے ہیں اگر والدین شریعت کے پابند اور حُصولِ علم کے شوقین ہوں تو ان کی نسلیں بھی نیکیوں کی راہ پر گامزن رہتی ہیں اور والدین کی نجات وبخشش اور نیک نامی کا سبب بنتی ہیں اور اگر والدین خود بُری عادتوں کے شکار ہوں تو اولاد میں بھی وہی بُرائیاں منتقل ہو جاتی ہیں اور ایسی اولاد سببِ نجات نہیں بلکہ سببِ ہلاکت بن جاتی ہے۔ **یادرکھئے!** اولاد کی تربیت ماں باپ دونوں ہی کی ذمہ داری ہے مگر باپ کمانے کا بہانہ بنا کر تربیتِ اولاد کی ساری ذِمّہ داری بچوں کی ماں پر ڈال کر خود کو بَرِیُ الذِّمہ سمجھ لیتا ہے جبکہ بچوں کی ماں گھر کے کاموں کا عذر پیش کرکے تربیتِ اولاد کا اصل ذِمّہ دار اپنے شوہر کو قرار دیتی ہے، نتیجہ یہ نکلتا ہے کہ ایسی اولاد ہاتھوں سے نکل کر تمام گھر والوں کیلئے باعثِ زحمت بن جاتی ہے۔ لہٰذا والدین کو چاہئے کہ اپنی ذمہ داری نبھاتے ہوئے ملک وملت اور مستقبل کے ان معماروں

کو بچپن ہی سے نیک اور معاشرے کا باکردار فرد بنانے میں ہرگز سُستی نہ کریں کیونکہ بچپن میں جو سیکھا جائے، اس کے اثرات مضبوط اور دیرپا ہوتے ہیں جیسا کہ حدیث پاک میں ہے: **اَلْعِلْمُ فِی صِغَرِہٖ کَالنَّقْشِ عَلَی الْحَجَرِ** بچپن میں علم حاصل کرنا پتھر پر نقش کی طرح (پختہ) ہوتا ہے۔

(مجمع الزوائد، ۱/۳۳۳، حدیث: ۵۰۱۵)

آیئے! تربیتِ اولاد کے بارے میں ہمیں تربیت کا ذہن دینے والے آقا، ہمیں اور ہماری اولاد کو جہنم کی آگ سے بچانے والے مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے مہکے مہکے 4 فرامین سنئے:

1. آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے (جب) یہ آیتِ مبارکہ تلاوت فرمائی:

قُوْۤا اَنْفُسَكُمْ وَ اَهْلِیْكُمْ نَارًا (پ۲۸ التحریم: ۶) ترجَمۂ کنز الایمان: اپنی جانوں اور اپنے گھر والوں کو اُس آگ سے بچاؤ۔

تو صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان نے عرض کی: یارسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ ہم اپنے گھر والوں کو کِس طرح آگ سے بچائیں؟ تو آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا: انہیں ان کاموں کا حکم دو جو اللہ عَزَّوَجَلَّ کو پسند ہیں اور اُن کاموں سے منع کرو جو اللہ عَزَّوَجَلَّ کو ناپسند ہیں۔ (دُرِّ مَنثور، ۸/۲۲۵)

2. ارشاد فرمایا: اپنی اولاد کو تین خصلتوں کی تعلیم دو (۱) اپنے نبی (صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ) کی محبت (۲) اہلِ بیت کی محبت اور (۳) قرآنِ پاک کی تعلیم۔ (جامع صغیر، باب الھمزہ، حدیث: ۳۱۱، ص ۲۵)
3. ارشاد فرمایا: اولاد کا والد پر یہ حق ہے کہ اس کا اچھا نام رکھے اور اچھا ادب سکھائے۔ (شعب الایمان، باب في حقوق الأولاد والأھلین، حدیث: ۸۶۵۸، ۶/۴۰۰)
4. ارشاد فرمایا: کسی باپ نے اپنے بچے کو ایسا عطیہ نہیں دیا، جو اچھے ادب سے بہتر ہو۔ (ترمذی، کتاب البر والصلة، باب ماجاء فی ادب الولد، ۳/۳۸۳، حدیث: ۱۹۵۹)

مشہور مفسرِ قرآن، حکیم الاُمَّت مفتی احمد یار خان نعیمی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اس حدیثِ پاک کے تحت فرماتے ہیں: اچھے ادب سے مراد بچے کو دیندار، متقی، پرہیز گار بنانا ہے۔ اولاد کے لئے اس سے اچھا عطیہ کیا ہو سکتا ہے کہ یہ چیز دِین و دنیا میں کام آتی ہے۔ ماں باپ کو چاہئے کہ اولاد کو صرف مالدار بنا کر دنیا سے نہ جائیں، انہیں دیندار بنا کر جائیں، جو خود انہیں بھی قبر میں کام آوے کہ زندہ اولاد کی نیکیوں کا ثواب مُردہ کو قبر میں ملتا ہے۔ (مرآۃ المناجیح، ۶/ ۵۶۵، ملتقطاً)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بچوں کی اسلامی تعلیم و مدنی تربیت کی جتنی ضرورت آج ہے شاید اس سے پہلے کبھی نہ تھی کیونکہ آج ہر طرف شیطانی کاموں اور گناہوں کے آلات کی بھرمار ہے اور اولاد کو محض دُنیوی تعلیم سے آراستہ کرنے کا رجحان زور پکڑ تا جا رہا ہے، جبکہ پہلے کے دَور میں اولاد کے لئے دِینی تعلیم کو زیادہ حیثیت دی جاتی تھی، شاید یہی وجہ ہے کہ اس زمانے میں والدین کے ساتھ ساتھ ان کی اولاد بھی متقی و پرہیز گار اور فرمانبردار ہوتی تھی مگر اب دنیوی تعلیم کو ترجیح دی جانے لگی ہے، یہی وجہ ہے کہ انگلش میڈیم اسکولوں میں بھاری فیسوں کی ادائیگی اور ہر آسائش وسہولیات کی فَراہمی اس لیے کی جاتی ہے کہ بچوں کا دُنیوی مستقبل روشن ہو جائے، اچھی نوکری (Job) لگ جائے، خوب بینک بیلنس جمع ہو جائے حتّٰی کہ اس مقصد کی تکمیل کیلئے والدین اپنی اولاد کو بیرونِ ملک پڑھنے کیلئے بھی بھیج دیتے ہیں۔ یوں دُنیوی تعلیم حاصل کرنے کے بعد بچہ پکا دنیا دار، اچھا بزنس مین اور فیشن کا نمونہ تو بن جاتا ہے مگر نیک اور باعمل مسلمان نہیں بن پاتا۔

اولاد کی تربیت کا ذہن دینے کیلئے مسلمانوں کو چوٹ کرتے ہوئے حکیم الاُمَّت مفتی احمد یار خان رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: مسلمانوں میں یہ طریقہ ہے کہ بچپن میں اپنی اولاد کے اخلاق و آداب کا

خیال نہیں رکھتے۔ غریب لوگ تو اپنے بچّوں کو آوارہ لڑکوں کے ساتھ کھیلنے کُودنے کی اجازت دیتے ہیں اور ان کی تعلیم کا زمانہ خراب صحبتوں اور کھیل کُود میں برباد کر دیتے ہیں، وہ بچّے یا تو جوان ہو کر بھیک مانگتے پھرتے ہیں یا ذِلّت کی نوکریاں کرتے ہیں یا چور ڈاکو اور بدمعاش بن کر اپنی زندگی جیل خانہ میں گزار دیتے ہیں اور مال دار لوگ اپنے بچّوں کو شروع سے شوقین مزاج بناتے ہیں، انگریزی بال رکھانا، فضول خرچ کرنا سکھاتے ہیں۔ ہر وقت بوٹ وسوٹ وغیرہ پہناتے ہیں، پھر اپنے ساتھ سینما اور ناچ کی مجلسوں میں انہیں شریک کرتے ہیں، جب یہ نونہال کچھ ہوش سنبھالتا ہے تو اس کو کلمہ تک نہ سکھایا، کالج یا سکول میں ڈال دیا۔ زِیادہ خرچ کرنا، فیشن ایبل بننا سکھایا گیا۔ خراب صحبتوں سے صحت اور مذہب دونوں برباد ہوگئے، اب جب نونہال کالج سے باہر آئے تو اگر خاطر خواہ نوکری مل گئی تو صاحب بہادر بن گئے کہ نہ ماں کا ادب جانیں نہ باپ کو پہچانیں، نہ بیویوں کے حقوق کی خبر، نہ اولاد کی پرورش سے واقف، ان کے ذِہن میں اعلیٰ ترقی یہ آئی کہ ہم کو لوگ انگریز سمجھیں، بھلا اپنے کو دوسری قوم میں فنا کر دینا بھی کوئی ترقی ہے! اگر کوئی معقول جگہ نہ ملی تو ان بیچاروں کو بہت مصیبت پڑتی ہے کیوں کہ کالج میں خرچ کرنا سیکھا۔ کمانا نہ سیکھا، کھلانا نہ سیکھا، اپنا کام نوکروں سے کروانا سیکھا، خود کرنا نہ سیکھا اب یہ لوگ کالج کی سی زندگی گزارنے کیلئے شریف بدمعاش ہو جاتے ہیں یا جعلی نوٹ بنا کر زندگی جیل میں گزارتے ہیں یا ڈاکو بدمعاش بنتے ہیں یہ وہی لوگ ہیں۔ جو بچّے پرورش کے زمانے میں اچھی صحبتیں نہیں پاتے وہ جوان ہو کر ماں باپ کو بہت پریشان کرتے ہیں، ہم نے بڑے فیشن ایبل صاحبزادوں کے ماں باپ کو دیکھا ہے کہ وہ روتے پھرتے ہیں، مفتی صاحب تعویذ دو جس سے بچہ کہنا مانے، ہمارے قبضے میں آئے۔ مگر دوستو! فقط تعویذ سے کام نہیں چلتا کچھ ٹھیک عمل بھی کرنا چاہیے۔ (اسلامی زندگی، ص۲۹،۳۰)

مِری آنیوالی نسلیں ترے عشق ہی میں مچلیں انہیں نیک تو بنانا مدنی مدینے والے

(وسائلِ بخشش مرمم، ص۴۲۹)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! یہ حقیقت ہے کہ انسان جو بوتا ہے وہی کاٹتا ہے، ایسا نہیں ہو سکتا کہ بویا تو کچھ اور تھا مگر جب کاٹنے کی باری آئی تو کچھ اور نکلا، بس یہی مثال اولاد کی ہے کہ والدین اولاد کی اسلامی طریقے سے تربیت نہیں کرتے مگر پھر بھی یہ توقع رکھتے ہیں کہ **"ہمارے بچے بھی نیک پرہیزگار بنیں، والدین کے فرمانبردار بنیں، مُعاشرے میں عزّت دار اور پاکیزہ کردار والے بنیں"** جب نتیجہ اس کے خلاف آتا ہے تو کافی دیر ہو چکی ہوتی ہے، اس وقت والدین اگر اصلاح کی کوشش کرنا بھی چاہیں تو نہیں کر پاتے۔ بِگڑی ہوئی اولاد سے بیزار والدین اگر ٹھنڈے دل سے ان کے بگڑنے کے اسباب پر غور کریں تو انہیں اس میں اپنا قُصور زیادہ نظر آئے گا، مثلاً بچہ اگر کام کاج نہ کرے یا اس معاملے میں سُستی کا مظاہرہ کرے، اسکول یا کوچنگ سینٹر (Coaching Center) کی چھٹی کرلے یا تاخیر سے جائے، پڑھائی میں چور ہو، کسی تقریب میں جانے کا یا مخصوص لباس پہننے کا کہا جائے اور وہ اس پر راضی نہ ہو، اسی طرح دیگر دنیوی معاملات میں اگر مکر سے کام لے یا ہٹ دھرمی کا مظاہرہ کرے تو والدین ٹھیک ٹھاک کلاس لیتے، کھری کھری سُناتے، گھنٹوں گھنٹوں لیکچر دیتے ہیں، حتّٰی کہ مارپیٹ سے بھی گُریز نہیں کرتے لیکن اگر بچہ نمازیں قضا کرے یا جماعت سے نماز نہ پڑھے، مدرسے یا جامعہ کی چھٹی کرلے یا تاخیر سے جائے، موبائل فون واٹس ایپ وغیرہ کے ذریعے نامحرموں سے میل جول رکھے، فلمیں ڈرامے دیکھے، گانے باجے سُنے، نت نئے فیشن اپنائے، حرام و حلال کی پروا نہ کرے، شراب پیئے، جُوا کھیلے، جھوٹ بولے، غیبتیں کرے، ناجائز فیشن اپنائے، داڑھی منڈوائے یا ایک مُٹّھی سے گھٹائے، بد عقیدہ لوگوں کی صحبت میں بیٹھے، فُضول کاموں میں پیسہ اُڑائے، الغرض

طرح طرح کی بُرائیوں میں مبتلا ہو تو ان مُعاملات میں پوچھ گچھ کرنا تو دُور کی بات ہے بلکہ والدین کی پیشانی پر بَل تک نہیں آتے۔ اولاد کی مدنی تربیت نہ کرنے کے سبب والدین (Parents) کو کیسے کیسے دن دیکھنے پڑتے ہیں۔ آیئے! اس بارے میں ایک عبرت انگیز حکایت سنتے ہیں اور عبرت کے مدنی پھول چنتے ہیں چنانچہ

کیا بیٹا بھی کبھی باپ کو مارتا ہے؟

تَنبِیہُ الغافِلِین میں ہے کہ ''سَمَرقند'' کے ایک عالمِ دین حضرت سیِّدُنا اَبُو حَفص رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے پاس ایک شخص آیا اور کہنے لگا: ''میرے بیٹے نے مجھے مارا ہے۔'' اُنہوں نے حیرت سے پوچھا: کیا بیٹا بھی کبھی باپ کو مارتا ہے؟ اُس نے کہا: جی ہاں! ایسا ہی ہوا ہے۔ حضرت سیِّدُنا اَبُو حَفص رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے دریافت کیا: کیا آپ نے اسے دِینی علم وادب سکھایا ہے؟ اُس نے کہا: نہیں۔ آپ نے پوچھا: قرآنِ کریم سکھایا ہے؟ اُس نے کہا: نہیں۔ پھر پوچھا: تو وہ کیا کرتا ہے؟ اُس نے بتایا: کھیتی باڑی کرتا ہے۔ حضرتِ سیِّدُنا اَبُو حفص رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: جانتے ہیں کہ اُس نے آپ کو کیوں مارا ہے؟ کہا: نہیں۔ آپ نے اِصلاح کی خاطر اُس پر چوٹ کرتے ہوئے فرمایا: شاید وہ صُبح کے وَقت گدھے پر سُوار ہو کر جب کھیت کی طرف جارہا ہو گا، بَیل (Bull) اُس کے آگے اور کُتّا (Dog) اُس کے پیچھے ہو گا، قرآنِ پاک تو اُسے پڑھنا آتا نہیں کہ کچھ روحانیّت نصیب ہوتی بس یوں ہی غفلت میں کچھ گُنگُنا رہا ہو گا، ایسے میں آپ اُس کے سامنے آگئے ہوں گے، اُس نے سمجھا ہو گا کہ بَیل آڑے آگیا ہے اور اُس کو ہانکنے کیلئے سر پر کوئی چیز دے ماری ہو گی! شکر کیجئے کہ آپ کا سر نہیں پھٹا۔ (تَنبِیہُ الْغافِلِین، ص۶۸)

آیئے! اب ایک روایت سُنئے اور اولاد کی مدنی تربیت کا ذہن بنایئے۔

پہاڑ برابر نیکیاں کام نہ آئیں

(بروزِ قیامت) ایک شخص کے بیوی بچے بار گاہِ خداوندی عَزَّوَجَلَّ میں حاضِر ہو کر فریاد کریں گے کہ اے ہمارے ربّ عَزَّوَجَلَّ! اِس شخص سے ہمارا حق دِلوا کیونکہ اس نے ہمیں ہمارے دِین کے اَحکام نہیں سکھائے اور یہ ہمیں حرام کِھلاتا تھا لیکن ہم لاعِلم تھے۔ لہٰذا اُس شخص کو حرام روزی کے سبب اس قَدَر پِیٹا جائے گا کہ اُس کا گوشت جھڑ جائے گا، پھر اُسے مِیزان (یعنی ترازو) کی جانب لایا جائے گا، فِرِشتے اُس کی پہاڑ کی مِثل نیکیاں لائیں گے تو اَہل وعِیال میں سے ایک شخص اُس کی نیکیوں میں سے لے لے گا۔ دوسرا بڑھے گا وہ بھی اُس کی نیکیوں سے اپنی کمی پوری کریگا۔ (اس طرح اُس کی ساری نیکیاں اس کے گھر والے لے لیں گے) اب وہ اپنے گھر والوں کی طرف متوجہ ہو کر کہے گا: میری گردن پر صرف اِن گناہوں کا بوجھ رہ گیا ہے جو میں نے تم لوگوں کی خاطِر کیے۔ فرشتے اِعلان کریں گے: یہ وہ شخص ہے جس کی ساری نیکیاں اُس کے بال بچے لے گئے اور یہ اُن کی وجہ سے جہنم میں داخِل ہوا۔

(قُرَّۃُ العیون، الباب الثامن فی عقوبۃ قاتل النفس وقاطع الرحم، ص ۴۰۱ ملخصاً)

تُوبُوۡا اِلَی اللہ　　اَسۡتَغۡفِرُ اللہ

صَلُّوۡا عَلَی الۡحَبِیۡب!　　صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

دل کے پھپھولے جل اُٹھے سینے کے داغ سے　　اس گھر کو آگ لگ گئی گھر کے چراغ سے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! سُنا آپ نے کہ جو والدین اپنی اولاد کی مدنی تربیت نہیں کرتے تو انہیں کیسی شرمندگی و رُسوائی کا سامنا ہوتا ہے۔ لہٰذا اچھے والدین ہونے کا ثبوت دیتے ہوئے اپنی اولاد کو قرآنِ کریم سے مَحَبَّت اور اس کے احکام پر عمل کرنا سکھائیے۔

صَدرُ الشَّریعہ حضرتِ علّامہ مولانا مفتی محمد امجد علی اعظمی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: سب سے مُقَدَّم یہ ہے کہ بچّوں کو قرآنِ مجید پڑھائیں اور دِین کی ضَروری باتیں سکھائی جائیں، روزہ و نَماز و طہارت خرید و فروخت اور اُجرت و دیگر مُعامَلات کے مسائل جن کی روز مرّہ حاجت پڑتی ہے اور ناواقفی سے خلافِ شَرع عمل کرنے کے جُرم میں مبتَلا ہوتے ہیں اُن کی تعلیم ہو۔ اگر دیکھیں کہ بچّے کو عِلم کی طرف رُجحان (Interest) ہے اور سمجھ دار ہے تو علمِ دین کی خدمت سے بڑھ کر کیا کام ہے اور اگر استِطاعت نہ ہو تو درست عقائد اور ضروری مسائل سکھانے کے بعد جس جائز کام میں لگائیں اختیار ہے۔ (بہارِ شریعت ج۲ ص۲۵۶، ملخصًا) لڑکی کو بھی عقائد وضَروری مسائل سِکھانے کے بعد کسی عورت سے سِلائی اور نقش و نگار وغیرہ ایسے کام سکھائیں جن کی عورتوں کو اکثر ضَرورت پڑتی ہے اور کھانا پکانے اور دیگر اُمورِ خانہ داری میں اُس کو سلیقے ہونے کی کوشش کریں کہ سلیقے والی عورت جس خوبی سے زندگی بسر کر سکتی ہے بدسلیقہ نہیں کر سکتی۔ (بہارِ شریعت ج۲ ص۲۵۷) حضرتِ علّامہ قُرطُبی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نَقل فرماتے ہیں: ہم پر فرض ہے کہ اپنی اَولاد اور اپنے اہلِ خانہ کو دِین کی تعلیم دیں، اچھی باتیں سکھائیں اور اُس ادب و ہُنر کی تعلیم دیں جس کے بِغیر چارہ نہیں۔ (تفسیر قُرطبی، ۱۴۸/۹)

آج فتنوں سے بھرپور اس زمانے میں بھی اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ ایسے والدین موجود ہیں جو شریعت کے حکم پر اپنا سر جھکا کر ہمت و حوصلے کے ساتھ معاشرے کے طعنوں کو برداشت کرتے ہوئے اولاد کی اصلاح اور ان کی اسلامی طریقے سے مدنی تربیت کر کے اپنی اور ان کی آخرت بہتر بنانے کیلئے کوشاں ہیں، یہی وجہ ہے کہ ان مدنی ذہن رکھنے والوں کی اولاد میں کوئی حافظِ قرآن بنتا ہے، کوئی قاریِ قرآن بننے کی سعادت پاتا ہے، کوئی نیکی کی دعوت عام کرنے والا مبلغِ دعوتِ اسلامی بنتا ہے، تو کوئی عِلمِ

دِیْن کی روشنی پھیلانے والا عالمِ دین اور مفتی بن کر اُمَّتِ محبوب کی شرعی رہنمائی کرتا ہے۔ جن ماں باپ کے بچے اس انداز سے دِین کی خدمت کررہے ہوں وہ اس حقیقت سے بخوبی واقف ہوں گے کہ ڈاکٹر و انجینئر وغیرہ بنانے کے فوائد (Benefits) محض دنیا تک ہی محدود ہوتے ہیں جبکہ نیک اولاد والدین کی وفات کے بعد بھی فائدہ مند ثابت ہوتی ہے۔

حضرت سَیِّدُنا بریدہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے کہ دو عالَم کے مالک و مختار، حبیبِ پروردگار صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: جس نے قرآن پڑھا اور اسے سیکھا اور اس پر عمل کیا اس کے والدین کو قیامت کے دن نور کا ایک ایسا تاج پہنایا جائے گا جس کی چمک سورج کی طرح ہوگی اور اس کے والدین کو دو حُلّے پہنائے جائیں گے جن کی قیمت یہ دُنیا ادا نہیں کرسکتی تو وہ پوچھیں گے، ہمیں یہ لباس کیوں پہنائے گئے ہیں؟ ان سے کہا جائے گا: تمہارے بچوں کے قرآن کو تھامنے کے سبب۔ (مستدرک، کتاب فضائل القرآن، باب من قرا القرآن وتعلمه الخ، رقم: ۲۱۳۲، ۲/۲۷۸) ایک اور مقام پر ارشاد فرمایا کہ بے شک اللہ عَزَّوَجَلَّ ایک نیک بندے کا درجہ جنت میں بلند فرمائے گا تو وہ کہے گا کہ اے میرے ربّ عَزَّوَجَلَّ! مجھے یہ مرتبہ کیسے ملا؟ تو اللہ عَزَّوَجَلَّ فرمائے گا کہ تیرے بیٹے نے تیرے لیے مغفرت کی دعا مانگی ہے۔

(مشکاۃ المصابیح، کتاب الدعوات، باب الاستغفار والتوبۃ، حدیث: ۲۳۵۴، ۱/۴۴۰)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! والدین ان فضائل کو اسی صورت میں پاسکتے ہیں جب خود علم و عمل اور سنّتوں کے پیکر، خوفِ خدا رکھنے والے اور علمِ دین سے مَحَبَّت رکھنے والے ہوں گے۔ اگر ہم بھی ان صفات کے حامل بننا چاہتے ہیں تو دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے وابستہ ہوجائیں ہماری آنے والی نسلیں بھی اسی راہ پر گامزن رہیں گی۔ اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ

"VCD اجتماع"

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ تبلیغِ قرآن و سنت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک دعوتِ اسلامی مسلمانوں کو **"اپنی اور ساری دنیا کے لوگوں کی اصلاح کی کوشش"** کا مدنی ذہن دینے کے ساتھ ساتھ اپنی اولاد کی اسلامی طریقے کے مطابق تعلیم و تربیت کا بھی خصوصیت کے ساتھ ذہن عطا کرتی ہے لہٰذا والدین کو چاہئے کہ دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے وابستہ ہو کر 12 مدنی کاموں میں بڑھ چڑھ کر حِصّہ لینے کی نیت فرمائیں۔12 مدنی کاموں میں سے ہفتہ وار ایک مدنی کام **"VCD اجتماع"** بھی ہے۔ جس میں شریک ہو کر اسلامی بھائی اجتماعی صورت میں سُنّتوں بھرا بیان دیکھ یا سُن کر علمِ دین کی دولت سے فیضیاب ہوتے ہیں۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ اجتماعی صُورت میں علمِ دین سیکھنے کی بڑی برکتیں ہیں چنانچہ

راحتِ قلبِ ناشاد، محبوبِ ربُّ العباد صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ عالیشان ہے: جب تمہارا گُزر جنَّت کی کیاریوں پر سے ہو تو اس میں سے کچھ نہ کچھ چُن لیا کرو۔ صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان نے عرض کی، جنَّت کی کیاریاں کیا ہیں؟ فرمایا: ذِکر کے حلقے۔ (ترمذی، کتاب الدعوات، باب ۸۷، ۵/۳۰۴، رقم: ۳۵۲۱)

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ VCD اجتماع میں شرکت کی بدولت کئی عاشقانِ رسول کی زندگیوں میں مدنی انقلاب برپا ہو چکا ہے۔ آیئے! بطورِ ترغیب VCD اجتماع میں شرکت کی ایک ایمان افروز مدنی بہار سُنتے ہیں، چُنانچہ

مَدَنی ماحول سے وابستہ ہو گیا

صوبہ پنجاب (پاکستان) کے ایک اسلامی بھائی کا بیان ہے کہ میں مُعاشَرے کا بگڑا ہوا نوجوان تھا اور دن بدن گُناہوں کی دلدل میں دھنستا ہی چلا جارہا تھا۔ میری اِصلاح کی صورت اس طرح بنی کہ

ہمارے علاقے میں دعوتِ اسلامی کے ذِمّہ داران نے **VCD اجتماع** کی ترکیب بنائی۔ میں بھی اس VCD اجتماع میں شریک ہوا۔ جب میں نے دعوتِ اسلامی کے بینَ الاقوامی سُنَّتوں بھرے اجتماع کے رُوح پرور مناظر دیکھے تو بہت مُتأثر ہوا اور جب 27ویں شبِ رمضان کو ہونے والے امیرِ اہلسُنَّت دَامَتْ بَرَکَاتُھُمُ الْعَالِیَہ کے رِقّت انگیز بیان کا کچھ حصّہ سُنا تو مجھے اپنے سابِقہ اندازِ زندگی سے وحشت محسوس ہونے لگی، جُوں جُوں بیان سُنتا گیا میرے دل کی دُنیا بدلتی چلی گئی۔ بالآخر میں نے اپنے تمام گُناہوں سے توبہ کی اور دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول سے وابستہ ہو گیا۔

عطائے حبیبِ خدا مَدَنی ماحول ہے فیضانِ غوث و رضا مَدَنی ماحول
سلامت رہے یا خدا مَدَنی ماحول بچے نظرِ بد سے سدا مَدَنی ماحول
سنور جائیگی آخِرت اِنْ شَآءَ اللّٰہ تم اپنائے رکھو سدا مَدَنی ماحول

(وسائلِ بخشش، ص۶۴۷، ۶۴۶)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! تربیتِ اولاد کے حوالے سے بزرگانِ دین اور پہلے کے مسلمانوں کا کردار ہمارے لیے مشعلِ راہ ہے کیونکہ یہ حضرات تربیتِ اولاد کے طریقوں سے بخوبی واقف اور اولاد جیسی نعمت کے صحیح معنوں میں قدردان ہوتے تھے کہ خود ان کی پرورش بھی تو کسی نیک سیرت والدین کی آغوش میں ہوئی تھی، یہ حضرات خود بھی نیکیوں کے حریص ہوتے اوراپنی اولاد کو بھی نیکی کی راہ پر گامزن رہنے کی ترغیب دلاتے تھے، یہی وجہ ہے کہ ان کی اولاد ان کی مُطیع وفرمانبردار، آنکھوں کا چین، دل کا سُرُور ہوتی اور معاشرے میں ان کا نام روشن کرتی تھی۔ آیئے! بطورِ ترغیب 2 ایمان افروز واقعات سنتے

ہیں اور ان سے حاصل ہونے والے مدنی پھول اپنے دِل کے مدنی گلدستے میں سجاتے ہیں۔

دیہاتی عورت کی نصیحت:

امام اصمعی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں کہ میں نے ایک دیہاتی عورت کو دیکھا جو اپنے بیٹے کو نصیحت کرتے ہوئے کہہ رہی تھی: بیٹا! عمل کی توفیق اللہ عَزَّوَجَلَّ کی طرف سے ہے اور میں تجھے نصیحت کرتی ہوں کہ ❀ چغلی کرنے سے بچتے رہنا کیونکہ یہ دو قبیلوں میں دُشمنی ڈال دیتی ہے ،دو ستوں (Friends) کو جُدا کر دیتی ہے ❀لوگوں کے عیب کی ٹوہ میں رہنے سے بچو کہ کہیں تم بھی عیب دار نہ ہو جاؤ ❀عبادت میں دِکھاوانہ کرنا❀ مال خرچ کرنے میں بخل سے بچتے رہنا❀ دوسروں کے اَنجام سے سبق حاصل کرنا❀ لوگوں کا جو عمل تمہیں اچھا لگے اس پر عمل کرنا اوران میں جو کام تمہیں بُرا لگے اس سے بچتے رہنا کیونکہ آدمی کو اپنے عیب(Fault) نظر نہیں آتے۔ پھر وہ عورت خاموش ہو گئی تومیں نے کہا کہ اے دیہاتی عورت! تجھے خدا عَزَّوَجَلَّ کی قسم! مزید نصیحت کرو۔ اس نے پوچھا: اے شہری! کیا تجھے ایک دیہاتی کی باتیں اچھی لگی ہیں؟ میں نے کہا: خدا عَزَّوَجَلَّ کی قسم! اچھی لگی ہیں۔ تو وہ بولی کہ ❀ بیٹا! دھوکا دہی سے بچتے رہنا کیونکہ تُو لوگوں سے جو معاملات کرتا ہے دھوکا دینا ان میں سب سے بُرا ہے۔❀ سخاوت، ❀علم، ❀تواضع اور❀ حیا کو اپنا لینا اور اب میں تجھے خدا عَزَّوَجَلَّ کے سپرد کرتی ہوں، تم پر سلامتی ہو، اللہ عَزَّوَجَلَّ تم پر رحم کرے ❀ یاد رکھو کہ غیبت کرنا حالتِ اسلام میں 30 مرتبہ بدکاری کرنے سے بھی سخت گناہ ہے۔(آنسوؤں کا دریا، ص۲۴۹)

غیبت و چغلی کی آفت سے بچیں یہ کرم یا مصطفٰی فرمایئے

(وسائل بخشش مرمم، ص۵۱۷)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

تاجدارِ مدنی انعامات اور تربیتِ اولاد

مبلغِ دعوتِ اسلامی ورُکنِ مرکزی مجلسِ شوریٰ حاجی ابو جُنید زَم زَم رضا عطاری رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے بچّوں کی امّی کا بیان کچھ یوں ہے کہ مرحوم اپنی اولاد سے بَہُت پیار کرتے تھے، بیٹیاں گھر آتیں تو مصروفیات کے باوُجُود ان سے ملنے گھر آتے تھے۔ گھر میں جب کسی کی غَلَطی کی اِصلاح کرتے ہوئے لہجہ تھوڑا سخت کرتے تو ساتھ میں وضاحت بھی کر دیتے کہ **"میں آخِرت میں نَجات اور آپ لوگوں کے فائدے کے لئے سمجھا رہا ہوں۔"** کھانا کھاتے وَقْت بچوں کے ذریعے دُعائیں پڑھواتے اور سنّت کے مطابق کھانا کھانے کی ترکیب کیا کرتے۔ حتَّی الامکان بیٹوں کو نماز کے لئے ساتھ لے جایا کرتے، مَدَنی قافلے میں سفر کے لئے جاتے تو **نماز** کی تاکید کر کے جاتے اور سفر کے دوران بھی S.M.S کے ذَرِیعے معلومات کرتے کہ نماز ادا کرلی ہے یا نہیں؟ بیماری کی حالت میں بھی اپنے بڑے شہزادے سے فرمایا: جیسے ہی میری طبیعت بحال ہوئی اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ ہم دونوں مَدَنی قافلے میں سفر کریں گے۔ شہزادے کو موبائل لے کر دینے سے منع کرتے ہوئے ذِہْن بنایا کہ چُونکہ امیرِ اہلسنّت بانیِ دعوتِ اسلامی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نے بچّوں کو موبائل لے کر دینے سے منع فرمایا ہے اس لئے میں آپ کو موبائل لے کر نہیں دوں گا۔ (محبوب عطار کی 122 حکایات، ص ۱۳۱ بتغیر)

مری آنے والی نسلیں تیرے عشق ہی میں مچلیں انہیں نیک تُو بنانا مدنی مدینے والے!

(وسائلِ بخشش، ص ۴۲۹)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بیان کردہ حکایات میں والدین اور اَولاد دونوں کے لئے سبق آموز

مدنی پھول موجود ہیں۔ یہ سچ ہے کہ اچھے والدین اولاد کی مدنی تربیت سے کبھی غافل نہیں ہوتے بلکہ انہیں نصیحت کے مدنی پھولوں کی خوشبو سے مہکائے رکھتے اوران کی اِصلاح کی کوشش کرتے ہیں، اگر وہ خود نمازی، مدنی قافلوں کے مسافر، مدنی انعامات اور سُنّتوں کے عامل ہوں تو اپنے بچوں کو بھی ان مدنی کاموں کی ترغیب دلاتے اور ان سے پوچھ گچھ کا سلسلہ جاری رکھتے ہیں۔ بہر حال اب یہ فیصلہ والدین کو کرنا ہے کہ وہ تربیتِ اولاد کا فریضہ سرانجام دے کر اولاد کو اپنے لئے صدقۂ جاریہ کا سبب بناتے ہیں یا پھر اُنہیں کھلی آزادی دے کر اپنی آخرت کی بربادی کا سامان کرتے ہیں۔

نیک اولاد کی ، داد فریاد کی خاطر آؤ چلیں، قافِلے میں چلو
قلب بھی شاد ہو،گھر بھی آباد ہو پاؤ گے راحتیں، قافِلے میں چلو

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللهُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

رِسالہ "اولاد کے حقوق"

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اولاد کی تربیت اچھے انداز میں کرنے اوراس کے حقوق کے بارے میں اہم معلومات حاصل کرنے کیلئے مکتبۃ المدینہ کا رسالہ "**اولاد کے حقوق**" کا اوّل تا آخر مطالعہ کرنا انتہائی مفید ہے۔ اس رِسالے میں احادیثِ مبارکہ کی روشنی میں اولاد کی پیدائش سے لیکر زندگی کے مختلف پہلوؤں سے متعلق حقوق بیان کیے گئے ہیں۔ آج ہی مکتبۃ المدینہ کے بستے سے اس رسالے کو ہدیۃً حاصل کرکے خود بھی اس کا مطالعہ کیجئے اور زیادہ تعداد میں خرید کر دوسروں کو تحفۃً پیش کیجئے۔ دعوتِ اسلامی کی ویب سائٹ www.dawateislami.net سے اس رِسالے کو رِیڈ (یعنی پڑھا) بھی جا سکتا ہے، ڈاؤن لوڈ (Download) اور پرنٹ آؤٹ (Print Out) بھی کیا جا سکتا ہے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب ! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

انٹرنیٹ اور سوشل میڈیا کے غلط استعمال کا بچوں پر منفی اثرات

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اِنٹر نیٹ اور سوشل میڈیا(Social Media) کے جو اَخلاقی و مُعاشَرَتی نُقصانات ہیں ہر عقل مند شخص ان سے بخوبی واقف ہے، ایک وقت تھا کہ ٹی وی اور سنیما کے مُضِر اَثَرات اور بھیانک نتائج مُعاشَرے (Society) کیلئے اِنتہائی پریشان کُن تھے اور ٹیلی ویژن کو صِحَّت کیلئے سب سے زیادہ نُقصان دہ قرار دیا گیا تھا، مگر آج موبائل اور اِنٹرنیٹ سب سے زیادہ صِحَّت کو خراب اور اَخلاق کو تباہ وبرباد کر رہے ہیں۔ والدین کو چاہیے کہ اپنے بچّوں کی نقل و حرکت پر توجّہ رکھنے کے ساتھ حکمتِ عملی سے اُن کی مدنی تَرْبِیَت بھی کریں، بالخصوص جو بچّے ابھی چھوٹے ہیں خُدارا اُنہیں موبائل اور اِنٹرنیٹ کے زور دار سیلاب سے بچائیں، ورنہ کہیں ایسا نہ ہو کہ اُن نونہالوں کا کردار ابھی سے داغ دار ہو جائے۔ اگر ایسا ہو تو یقین جانئے کہ پھر اولاد اور والدین دونوں کو ہر جگہ ذِلّت و رُسوائی کا سامنا ہو سکتا ہے۔ بچوں کو مُعاشرے کا اچھا اور نیک مسلمان بنانے کیلئے خُود بھی دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے وابستہ رہیے اور اپنے بچّوں کو بھی اس مدنی ماحول سے وابستہ رکھئے۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول میں قرآن و سنّت کے مُطابِق دِینی اور اَخلاقی تَرْبِیَت کی طرف بھرپُور توجّہ دی جاتی ہے لہٰذا اپنے چھوٹے مدنی مُنّوں اور مدنی مُنّیوں کو مدرسۃُ المدینہ یا دارالمدینہ میں اور بڑوں کو جامعۃ المدینہ میں داخل کروائیے اور باعمل حافظِ قرآن اور عالمِ دِین بنائیے۔

جامعۃ المدینہ آن لائن

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ دعوتِ اسلامی دینِ متین کے 103 سے زائد

شعبہ جات میں نیکی کی دعوت عام کرنے میں مصروف ہے، انہی میں سے ایک شعبہ "**جامعۃ المدینہ آن لائن**" بھی ہے، جامعۃ المدینہ آن لائن کے تحت **آن لائن 4 سالہ درسِ نظامی کورس** کروایا جاتا ہے، درجے کا دورانیہ روزانہ تقریباً 1 گھنٹہ ہے۔❀**شعبہ آن لائن کورسز** کے تحت تقریباً 22 کورسز کروائے جارہے ہیں جن میں **چند کورسز کے نام اور اجمالی تعارف** سُنیے: ❀**تفسیرِ قرآنِ کریم** پر 2 طرح کے کورسز ہیں ایک جس میں پورے قرآنِ کریم کی تفسیر "**تفسیرِ صِرَاطُ الْجِنَان**" مکمل پڑھائی جاتی ہے اوراس کورس کا نام بھی" **تفسیرِ صِرَاطُ الْجِنَان** "ہے، اس کی مدت تقریباً **26 ماہ** ہے۔❀دوسرا کورس **فیضانِ تفسیر** کے نام سے ہے جس میں پورے قرآنِ کریم کی تفسیر اِجمالاً پڑھائی جاتی ہے، اس کی مدت تقریباً 92 دن ہے❀**فیضانِ بہارِ شریعت کورس**: اس کورس میں عالم بنانے والی کتاب **بہارِ شریعت** 12 ماہ میں تقریباً پوری پڑھائی جاتی ہے۔❀**فقہ و عقائد کورس**: اس کورس کی مدت بھی 12 ماہ ہے، اس میں عقائد و فقہ کی مختلف کتب پڑھائی جاتی ہیں اور فرض علوم سکھائے جاتے ہیں۔❀**نماز کورس** اور **طہارت کورس** : ان دونوں کورسز میں **نماز اور طہارت کے مسائل** تفصیلاً پڑھائے جائے ہیں۔ان دونوں کورسز کی مدت 63 دن ہے۔❀**فیضانِ حج اور فیضانِ عمرہ کورس**: زائرینِ حرمینِ طیبین کے لئے بہت سے شاندار کورسز ہیں جن میں **حج اور عمرہ** کے تفصیلی احکام اور طریقہ سکھایا جاتاہے، ان کورسز کی مدت تقریباً **ایک ماہ اور روزانہ درجے کا دورانیہ تقریباً 30 منٹ ہے** ❀**نیو مسلم کورس** : اسلام قبول کرنے والے نیو مسلمز (New Muslims) کے لئے لاجواب کورس ہے، اسکی مدت **72 دن** ہے۔❀**سنت نکاح کورس**: شادی شدہ اور غیر شادی شدہ افراد کے لئے بہت شاندار کورس ہے، جس میں نکاح کے مسائل، زوجین کے حقوق، گھر امن کا گہوارہ کیسے بنے؟ اور بہت کچھ اس کورس میں شاملِ نصاب ہے، اسکی مدت 30 دن ہے۔

❀**ان کورسز کے علاوہ مزید یہ کورس بھی کروائے جاتے ہیں:**

❀فیضانِ فرض علوم کورس❀تجہیز و تکفین کورس❀فیضانِ رمضان کورس ❀فیضانِ زکوۃ کورس❀ فیضانِ تصوف کورس ❀عربی گرائمر کورس❀فیضانِ شمائلِ مصطفٰی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کورس ❀احکامِ قربانی کورس وغیرہ ان میں سے اکثر کورسز کے درجے کا دورانیہ روزانہ 30 منٹ اور کچھ کا 1 گھنٹہ ہے۔علمِ دین کے خواہش مند عاشقانِ رسول کے لئے ان کورسز کے ذریعے علمِ دِین حاصل کرنے کا سنہری موقع ہے۔ دعوتِ اسلامی کی ویب سائٹ www.dawateislami.net سے ڈیپارٹمنٹ (Department)کے آپشن (Option) میں جا کر مدرسۃ المدینہ آن لائن سے اس کا داخلہ (Admission) فارم پُر (Fillup) کریں اور علمِ دین کا خزانہ حاصل کریں۔ان موبائل نمبرز سے بھی مزید معلومات حاصل کی جا سکتی ہیں۔0321-2799484***0333-5252625

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب ! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو!افسوس صد افسوس!عِلْمِ دِین سے دُوری کے باعث ہمارے معاشرے میں بعض والدین ایسے بھی ہیں کہ خود تو نیکیوں سے محروم رہتے ہی ہیں،اس کے ساتھ اپنی اولاد کو بھی اپنے نقشِ قدم پر چلانے کی کوشش کرتے ہیں اگر خوش قسمتی سے ان کے بچے نیکی کے راستے پر چل نکلیں تو بد قسمتی سے ایسے والدین ان کی حوصلہ شکنی کرتے،مذاق اُڑاتے، مختلف طریقوں سے ستاتے اور اس راہ سے ہٹانے کی کوشش کرتے ہیں،یوں روز روز کے طعنوں سے تنگ آکر بسا اوقات بچہ بھی بُرائی کے راستے پر چل پڑتا ہے اور بُرے لوگوں کی صحبت میں رہ کر ان کی عادات واطوار اپنالیتا ہے گالی گلوچ، لڑائی جھگڑا اور نشے کی بُری لَت میں پڑکر اپنی دنیا وآخرت برباد کرلیتا ہے۔

آیئے! اس بارے میں ایک عبرت ناک واقعہ سنتے ہیں اور عبرت کے مدنی پھول چنتے ہیں چُنانچِہ

ایک دلخراش واقعہ

شیخِ طریقت، امیرِ اَہلسُنّت، بانیِ دعوتِ اسلامی حضرت علّامہ مَوْلانا ابُو بلال محمّد الیاس عطّار قادِری رَضَوی ضِیائی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ اپنی تصنیف **"نیکی کی دعوت"** صفحہ نمبر 546 پر فرماتے ہیں: ایک اسلامی بھائی کے بیان کا خُلاصہ ہے کہ (زم زم نگر حیدر آباد، بابُ الاسلام سندھ پاکستان کا) ایک نوجوان غالبًا 1988ء میں دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول سے وابَستہ ہوا۔ نَمازوں کی پابندی کے ساتھ ساتھ چِہرے پر داڑھی شریف سجالی، سر پر عِمامہ شریف اپنی بہاریں دکھانے لگا۔ اُس نے مدرَسۃُ المدینہ (بالِغان) میں پڑھنا بھی شُروع کردیا۔ اُس کا تعلُّق ایک ماڈَرن اورامیر گھرانے سے تھا، گھر والوں کو اُس کی زندگی میں آنے والا مَدَنی انقِلاب سمجھ میں نہ آیا، چُنانچِہ اس کی مُخالَفت شُروع ہوگئی، طرح طرح سے اُس کی دل آزاریاں کی جاتیں، سنّتوں پر چلنے کی راہ میں رُکاوٹیں کھڑی کی جاتیں اور دعوتِ اسلامی کا مَدَنی ماحول چھوڑنے پر مجبور کیا جاتا۔ وہ کبھی کبھار بے بس ہو کر فریاد کرتا کہ مجھے اس مَدَنی ماحول سے دُور نہ کرو ورنہ پچھتاؤ گے، مگر اُس کی کسی نے نہ سُنی۔ مخالَفت کا یہ سلسلہ تقریبًا تین سال تک چلتا رہا بِالآخِر تنگ آکر اُس نے گھر والوں کے سامنے ہتھیار ڈال دیئے اور داڑھی شریف مُنڈوا کر دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول کو "خیر آباد" کہہ دیا۔ بڑے بھائی چُونکہ ڈاکٹر تھے اِس لئے اِسے بھی ڈاکٹر بننے کے لئے سردار آباد، فیصل آباد (پنجاب، پاکستان) کے ایک میڈیکل کالج میں داخِل کروادیا گیا۔ جہاں وہ ہاسٹل (اِقامت گاہ) میں بُری صحبت کی نُحوستوں کا شکار ہو کر چَرَس پینے لگا اور سخت بیمار ہو گیا، گھر والے اُسے واپَس زم زم نگر، حیدر آباد لے آئے۔ والِد صاحِب نے علاج پر لاکھوں روپے خرچ کر ڈالے مگر نہ صحتیاب ہوا نہ ہی سُدھرا بلکہ اب وہ ہیروئن کا نَشہ کرنے لگا۔ کثرت

سے نشہ کرنے کی وجہ سے وہ سُوکھ کر کانٹا ہو گیا، دانتوں کی سفیدی غائب ہو کر ان پر کالک کی تہ چڑھ گئی اور اُس کی حالت پاگلوں کی سی ہو چکی ہے۔ اللہ کی رَحمت سے اب والِد صاحِب دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول سے وابَستہ ہو چکے ہیں، اور بے چارے بَہُت پچھتا رہے ہیں کہ کاش! اُس وقت مجھے دعوتِ اسلامی کی اَہَمِّیَّت سمجھ میں آجاتی اور میں اپنے بیٹے کو دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول سے دُور نہ کرتا تو شاید آج مجھے یہ دن نہ دیکھنے پڑتے۔ مگر **"اب پچھتائے کیا ہُوت جب چِڑیاں چُگ گئیں کھیت۔"**

اللہ عَزَّوَجَلَّ ہمیں اپنی اولاد کی اسلامی اصولوں کے مُطابق مدنی تربیت کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

یاربّ بچا لے تُو مجھے نارِ جحیم سے
اولاد پہ بھی بلکہ جہنم حرام ہو

(وسائلِ بخشش، ص ۳۱۰)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آج ہم نے "تربیتِ اولاد اور والدین کی ذمہ داریاں" کے بارے میں بیان سننے کی سعادت حاصل کی۔

1. والدین کی اچھی تربیت اولاد کو اچھا اور بُری تربیت بُرا بنا دیتی ہے۔
2. نیک اولاد دنیا میں راحت اور آخرت میں باعثِ نجات ہوتی ہے۔
3. اچھے والدین تربیتِ اولاد سے کبھی غافل نہیں ہوتے۔
4. اچھے والدین اولاد کو بد دعا نہیں دیتے۔

5. انٹرنیٹ اور سوشل میڈیا اولاد کی صحت اور اخلاق کو خراب کر رہے ہیں۔
6. اولاد کی مدنی تربیت کے معاملے میں کبھی بھی سُستی و کوتاہی کا مظاہرہ نہیں کرنا چاہیے۔
7. نیک اولاد ایسی نعمت ہے کہ والدین کے بڑھاپے(Old age) میں ان کا سہارا ہوتی ہے، اچھی اولاد ماں باپ کے مرنے کے بعد ان کی نجات کا سامان بنتی ہے۔
8. بچوں کی مدنی تربیت کی جتنی ضرورت آج ہے شاید اس سے پہلے کبھی نہ تھی۔
9. جو بچے پرورش کے زمانے میں اچھی صحبت نہیں پاتے، بسا اوقات وہ جوان ہو کر ماں باپ کے لیے تکلیف و پریشانی کا سبب بنتے ہیں۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

چھینکنے کی سنتیں و آداب

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! چھینکنا بھی ایک اہم امر یعنی کام ہے اس کی بھی سنتیں اور آداب ہیں۔ لیکن افسوس! مدنی ماحول سے دور رہنے کے باعث مسلمانوں کی اکثریت کو اس سلسلے میں کوئی معلومات نہیں ہوتیں، جہاں چھینک آئی زور زور سے "آچھی آچھی" کرلیا۔ حالانکہ ہمیں اس کی بھی سنتیں و آداب سیکھنے اور ان پر عمل کرنا چاہیے۔ چنانچہ

❀ چھینک کے وقت سر جھکائیں، منہ چھپائیں اور آواز آہستہ نکالیں چھینک کی آواز بلند کرنا حماقت ہے۔(بہارِ شریعت، حصہ ۱۶، ص ۱۰۳) حضرت عبادہ بن صامت و شداد بن اوس و حضرت واثلہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُمْ سے روایت ہے کہ تاجدارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: کسی کو ڈکار یا چھینک آئے تو آواز بلند نہ کرے کہ شیطان کو یہ بات پسند ہے کہ ان میں آواز بلند کی جائے۔(شعب

الایمان، باب فی تشمیت العاطس، فصل فی تکریر العاطس، حدیث:۹۳۵۵، ۳۲/۷) ❀ چھینک آنے پر اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ کہنا سنت ہے، بہتر یہ ہے کہ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْن کہے۔ سننے والے پر واجب ہے کہ فوراً یَرْحَمُکَ اللّٰہُ (یعنی اللہ عَزَّوَجَلَّ تجھ پر رحم فرمائے) کہے۔ اور اتنی آواز سے کہے کہ چھینکنے والا خود سن لے۔ اگر جواب میں تاخیر کردی تو گنہگار ہو گا۔ صرف جواب دینے سے گناہ معاف نہیں ہو گا توبہ بھی کرنا ہو گی۔ (بہارِ شریعت، حصہ ۱۶، ص ۱۰۲) ❀ جواب سن کر چھینکنے والا کہے یَغْفِرُ اللّٰہُ لَنَا وَلَکُمْ (یعنی اللہ عَزَّوَجَلَّ ہماری اور تمہاری مغفرت فرمائے) یا یوں کہے، یَھْدِیْکُمُ اللّٰہُ وَیُصْلِحُ بَالَکُمْ (اللہ عَزَّوَجَلَّ تمہیں ہدایت دے اور تمہاری اصلاح فرمائے)۔ (الفتاوی الهندیه، کتاب ما یحل وما لا یحل، الباب السابع فی السلام ...الخ، ۳۲۶/۵) ❀ چھینکنے والا زور سے حمد کہے تا کہ کوئی سنے اور جواب دے دونوں کو ثواب ملے گا۔ (الفتاوی الهندیه، کتاب ما یحل وما لا یحل، الباب السابع فی السلام ...الخ، ۳۲۶/۵) ❀ چھینک کا جواب ایک مرتبہ واجب ہے۔ دوبارہ چھینک آئے اور وہ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ کہے تو دوبارہ جواب واجب نہیں بلکہ مستحب ہے۔ (بہارِ شریعت، حصہ ۱۶، ص ۱۰۲) حضرت ایاس بن سلمہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُمَا اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے پاس ایک آدمی کو چھینک آئی، میں بھی موجود تھا۔ نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: یَرْحَمُکَ اللّٰہ، (اللہ عَزَّوَجَلَّ تجھ پر رحم فرمائے) اسے دوبارہ چھینک آئی تو حضورِ اکرم، نورِ مجسم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: اسے زکام ہو گیا ہے۔ (ترمذی، کتاب الادب، باب ماجاء کم یشمت العاطس، ۳۴۱/۴، حدیث: ۲۷۵۲) اے ہمارے پیارے اللہ عَزَّوَجَلَّ! ہمیں چھینک کی سنتوں اور آداب پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرما۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْم ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم ط

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْكَ یَا رَسُوْلَ اللہ وَعَلٰی اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ یَا حَبِیْبَ اللہ

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْكَ یَا نَبِیَّ اللہ وَعَلٰی اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ یَا نُوْرَ اللہ

نَوَیْتُ سُنَّتَ الاعْتِکَاف (ترجَمہ: میں نے سنّتِ اعتکاف کی نیّت کی)

جب بھی مسجد میں داخِل ہوں، یاد آنے پر نفلی اِعْتِکاف کی نِیَّت فرمالیا کریں، جب تک مسجد میں رہیں گے، نفلی اِعْتِکاف کا ثواب حاصِل ہوتا رہے گا اور ضِمناً مسجد میں کھانا، پینا بھی جائز ہو جائے گا۔

دُرودِ پاک کی فضیلت:

حُجۃُ الاسلام امام محمد بن محمد غزالی رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: حضرت سیِّدُنا حسن بصری رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی خدمتِ بابَرَکت میں حاضِر ہو کر ایک عورت نے عَرض کی: میری جوان بیٹی فوت ہو گئی ہے، کوئی ایسا طریقہ ارشاد فرمائیے کہ میں اسے خواب میں دیکھ لوں۔ آپ نے اُسے عمل بتایا۔ اُس نے اپنی مرحومہ بیٹی کو خواب (Dream) میں اِس حال میں دیکھا کہ اُس کے بدن پر تارکول (یعنی ڈامَر) کا لباس، گردن میں زنجیر اور پاؤں میں بیڑیاں ہیں! اُس نے حضرتِ سیِّدُنا حسن بصری رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو خواب سنایا، سُن کر آپ بَہُت مغموم ہوئے۔ کچھ عرصے بعد حضرت سیِّدُنا حسن بصری رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے خواب میں ایک لڑکی کو دیکھا، جو جنّت میں تھی اور اس کے سر پر تاج (Crown) تھا۔ اس نے کہا اے حسن! کیا آپ نے مجھے نہیں پہچانا؟ میں اُسی خاتون کی بیٹی ہوں، جس نے آپ کو میری حالت

بتائی تھی۔ آپ نے فرمایا: کس وجہ سے تیری حالت بدلی جسے میں دیکھ رہا ہوں؟ مرحومہ بولی: قبرِستان کے قریب سے ایک شخص گزرا اور اُس نے نبیِ کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ پر دُرُود بھیجا، اُس کے دُرُود شریف پڑھنے کی بَرَکت سے اللہ عَزَّوَجَلَّ نے ہم 550 قبر والوں سے عذاب اُٹھالیا۔ (مکاشفۃ القلوب، الباب السابع، ص ۲۴ بتغیر قلیل)

لاج رکھ لے گنہگاروں کی نام رَحمٰن ہے ترا یاربّ!
بے سبب بخش دے نہ پوچھ عمل نام غفّار ہے تِرا یاربّ!

(ذوقِ نعت، ص ۴۷)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! حُصُولِ ثواب کی خاطِر بَیان سُننے سے پہلے اَچّھی اَچّھی نیّتیں کر لیتے ہیں۔ فَرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ "نِیَّۃُ الْمُؤمِنِ خَیْرٌ مِّنْ عَمَلِہٖ" مُسلمان کی نِیَّت اُس کے عَمَل سے بہتر ہے۔[1]

دو مَدَنی پھول: (۱) بِغیر اَچّھی نِیَّت کے کسی بھی عملِ خَیر کا ثواب نہیں مِلتا۔
(۲) جِتنی اَچّھی نیّتیں زِیادہ، اُتنا ثواب بھی زِیادہ۔

بَیان سُننے کی نیّتیں

نگاہیں نیچی کئے خُوب کان لگا کر بَیان سُنُوں گا ٹیک لگا کر بیٹھنے کے بجائے عِلْمِ دِیْن کی تَعْظِیم کی

---

[1] ... معجم کبیر، ۶/۱۸۵، حدیث: ۵۹۴۲

خاطِر جہاں تک ہو سکا دوزانو بیٹھوں گا ضرورتاً سِمٹ سَرک کر دوسروں کے لئے جگہ کُشادہ کروں گا دھکّا وغیرہ لگا تو صبر کروں گا، گُھورنے، جِھڑکنے اور اُلجھنے سے بچوں گا صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب، اُذْکُرُوااللّٰہَ، تُوبُوْااِلَی اللّٰہِ وغیرہ سُن کر ثواب کمانے اور صَدا لگانے والوں کی دِل جُوئی کے لئے بُلند آواز سے جواب دُوں گا۔ بَیان کے بعد خُود آگے بڑھ کر سَلام و مُصافَحہ اور اِنْفِرادی کوشش کروں گا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! درود شریف کی فضیلت سے متعلق جو حکایت ہم نے سُنی، اس سے اِیصالِ ثواب کی اہمیت واضح ہوتی ہے کہ ایک لڑکی انتہائی دردناک حالت میں عذاب کا شکار تھی مگر جب اللہ عَزَّوَجَلَّ کے ایک بندے نے گزرتے ہوئے حُضُور سراپا نور، فیضِ گنجور، شافِعِ یومُ النُّشور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی ذاتِ مُقدَّسہ پر دُرُودِ پاک کے گجرے نچھاور کیے اور اس کا ثواب قبرستان والوں کو پہنچایا تو نہ صرف اس لڑکی کو عذاب سے نجات مل گئی بلکہ مزید سینکڑوں مُردوں کو عذاب سے رہائی نصیب ہوئی۔ ذرا سوچئے کہ ہمارا ربّ عَزَّوَجَلَّ کس قدر مہربان ہے کہ اس نے صِرف ایک بار دُرُود شریف کی برکت سے سینکڑوں مُردوں کی بگڑی بنادی تو جو مسلمان کثرت سے درودِ پاک پڑھنے اور نیکیوں کا ثواب مسلمان مرحومین کو بھیجنے کا عادی ہو گا تو اللہ تعالیٰ اِیصالِ ثواب کرنے والے اور جن کو ثواب بھیجا گیا ان سب پر اِنعام و اکرام کی کیسی بارش برسائے گا۔ لہٰذا ہمیں بھی چاہئے کہ اِیصالِ ثواب کے معاملے میں سُستی کرنے کے بجائے وقتاً فوقتاً دُرودِ پاک اور نیکیوں سے حاصل ہونے والا ثواب پہنچاتے رہیں، ان کے لئے دُعائے مغفرت کرتے رہیں کیونکہ یہ ایک ایسا جائز عمل ہے کہ جس کی برکت سے مسلمان مرحومین کے ساتھ ساتھ زِندوں کو بھی فائدہ ہوتا ہے، حضرت علامہ مولانا مُفْتی

محمد امجد علی اَعظمی رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: اِیصالِ ثواب یعنی قرآنِ مجید یا دُرُود شریف یا کلمۂ طیبہ یا کسی نیک عمل کا ثواب دوسرے کو پہنچانا جائز ہے۔ عبادتِ مالیہ یا بدَنیہ (مالی عبادت جیسے صدقہ و خیرات اور بدَنی عبادت جیسے نماز روزہ وغیرہ)، فَرض و نفل سب کا ثواب دوسروں کو پہنچایا جاسکتا ہے کیونکہ زِندوں کے اِیصالِ ثواب سے مُردوں کو فائدہ پہنچتا ہے۔(بہارِ شریعت، ۳/ ۶۴۲) یاد رکھئے! مَرحُومین کیلئے مَغفرت و رحمت کی دعا کرنا بھی اِیصالِ ثواب ہی کی ایک قسم ہے چنانچہ ملک العلما حضرت علامہ ظفر الدین بہاری رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: اِیصالِ ثواب کے چار(4) طریقے ہیں: (1) دُعائے مغفرت (2) دُعائے رحمت (3) نمازِ جنازہ (4) قبر پر ٹھہرنا اور دعا کرنا۔(دورِ صحابہ میں اِیصالِ ثواب کی مختلف صورتیں، ص۴۵)

قرآنِ کریم میں اِیصالِ ثواب کرنے کا ایک طریقہ یعنی مومنین کیلئے دعائے مغفرت کرنے کا ثبوت واضح طور پر موجود ہے، چنانچہ پارہ 28 سورۂ حشر آیت نمبر 10 میں اللہ عَزَّوَجَلَّ ارشاد فرماتا ہے:

وَ الَّذِیْنَ جَآءُوْ مِنْۢ بَعْدِهِمْ یَقُوْلُوْنَ رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا وَ لِاِخْوَانِنَا الَّذِیْنَ سَبَقُوْنَا بِالْاِیْمَانِ

تَرجَمۂ کنزالایمان: اور وہ جو اُن کے بعد آئے عرض کرتے ہیں اے ہمارے ربّ ہمیں بخش دے اور ہمارے بھائیوں کو جو ہم سے پہلے ایمان لائے

مشہور مفسرِ قرآن مفتی احمد یار خان نعیمی رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: یہاں سے دو مسئلے معلوم ہوئے ایک یہ صرف اپنے لئے دعا نہ کرے، بزرگوں کے لئے بھی کرے دوسرا یہ کہ بُزرگانِ دِین خصوصاً صحابہ کرام و اہلِ بیت کے عُرس، ختم، نیاز فاتحہ وغیرہ یہ اعلیٰ چیزیں ہیں کہ اِن میں اُن بزرگوں کے لئے دعا ہے۔(تفسیر نور العرفان، ۲۸/ ۸۷۳)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! انسان جب تک دُنیا میں رہتا ہے تو اس کے اِرد گِرد اس کے وَالِدین، بہن بھائی، مِیاں بیوی اور دوست واحباب وغیرہ موجود ہوتے ہیں کہ جو اس کے ہر دُکھ درد اور آزمائشوں میں اس کے ساتھ ساتھ رہتے اور اس کا غم ہلکا کرنے کی کوشش کرتے ہیں، بیمار ہوں تو بیمار پُرسی (یعنی عِیادت) بھی کرتے ہیں، مگر جب یہی انسان تنگ و تاریک قبر میں جا پہنچتا ہے تو اس کے والدین، نہ بہن بھائی، نہ اہل وعیال اور نہ دوست احباب اس کے ساتھ ہوتے ہیں بلکہ وہ قبر میں اکیلا ہوتا ہے۔ قبر میں جانے کے بعد اس پر جو گزرتی ہے اس کا حال تو وہ خود ہی بہتر جانتا ہے۔

حدیثِ پاک میں قبر کی حقیقت بیان کرتے ہوئے مکی مدنی سلطان، رحمتِ عالمیان صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ ارشاد فرماتے ہیں: **اَلْقَبْرُ رَوْضَۃٌ مِنْ رِیَاضِ الْجَنَّۃِ، اَوْ حُفْرَۃٌ مِنْ حُفَرِ النَّار** یعنی بے شک قبر جنت کے باغوں میں سے ایک باغ ہے یا جہنم کے گڑھوں میں سے ایک گڑھا۔ (ترمذی، الحدیث ۲۴۶۸، ج ۴، ص ۲۰۸) اب جو قبر میں موجود ہے تو ہمیں اس کے بارے میں معلوم نہیں کہ قبر اس کے لیے جنت کا باغ (Garden) ثابت ہوئی ہو گی یا **مَعَاذَ اللہ** عَزَّوَجَلَّ جہنم کا گڑھا بنی ہو گی۔ لیکن ہمیں ایک مسلمان کے ساتھ خیر خواہی کا جذبہ رکھتے ہوئے اس کیلئے اِیصالِ ثواب کی عادت بنانی چاہیے۔ اُمُّ المومنین حضرت سیدتنا عائشہ صدیقہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْھا سے روایت ہے کہ رَسُوْلُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے حکم فرمایا: سینگ والا مینڈھا لایا جائے جو سیاہی میں چلتا ہو، سیاہی میں بیٹھتا ہو اور سیاہی میں دیکھتا ہو (یعنی اس کے پاؤں سیاہ ہوں اور پیٹ سیاہ ہو اور آنکھیں سیاہ ہوں) وہ قربانی کے لیے حاضر کیا گیا تو حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: "عائشہ چُھری لاؤ اور اسے پتھر پر تیز کر لو، پھر حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے

چُھری لی اور مینڈھے کو لِٹا کر اسے ذبح کر دیا۔ پھر ارشاد فرمایا: یا اللہ عَزَّوَجَلَّ تُو اسے محمد (صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم) اور ان کی آل اور اُمَّت کی طرف سے قبول فرما۔ (مسلم"،کتاب الأضاحی، باب إستحباب إستحسان الضحیة...إلخ، الحدیث:١٩-(١٩٦٧) ص٨٣٧.)

مشہور مُفَسِّرِ قرآن، حکیمُ الاُمَّت مفتی احمد یار خان نعیمی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اس کی شرح میں فرماتے ہیں: یعنی قربانی کے ثواب میں انہیں بھی شریک فرمادے۔ اس سے معلوم ہوا کہ اپنے فرائض و واجبات کا ثواب دوسروں کو بخش سکتے ہیں، اس میں کمی نہیں آسکتی۔ یہ حدیث کھانا سامنے رکھ کر اِیصالِ ثواب کرنے کی قوی دلیل ہے کہ بکری سامنے ہے اور حضور (صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم) اس کا ثواب اپنی آل اور اُمّت کو بخش رہے ہیں۔ (مرآۃ المناجیح، ٢/٣٦٨)

حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم حضرت سیدتنا خدیجہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھا کا اکثر ذکر فرمایا کرتے اور بعض اوقات بکری ذبح فرما کر اس کے گوشت کے ٹکڑے کرتے اور اُمُّ المومنین حضرت خدیجہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھا کی سہیلیوں کے گھر بھیجا کرتے تھے۔ (بخاری، الحدیث:٣٨١٨، ج٢، ص٥٦٥)

مفتی احمد یار خان نعیمی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: اکثر حضورِ انور (صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم) حضرت خدیجہ (رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھا) کی طرف سے بکری قربان فرماتے انہیں ثواب پہنچانے کے لیے اس کا گوشت ان کی سہیلیوں میں تقسیم فرماتے۔ اس حدیث سے چند مسئلے معلوم ہوئے: (1) میت کی طرف سے قربانی کرنا جائز ہے۔ (2) میت کو صدقہ و خیرات کا ثواب بخشنا سنت ہے۔ (3) میت کے نام کا کھانا اس کے پیاروں دوستوں کو دینا بہتر ہے، اس سے میت کو دُہری (ڈبل) خوشی ہوتی ہے ایک ثواب پہنچنے کی دوسرے اس کے دوستوں پیاروں کی امداد ہونے کی۔ (مرآۃ المناجیح، ٨/٤٩٦)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! معلوم ہوا کہ زندوں کا مُردوں بلکہ جو لوگ پیدا ہی نہیں ہوئے ان کے لئے بھی اِیصالِ ثواب کرنا نہ صرف جائز بالکل سنت سے ثابت ہے۔ یہ بھی معلوم ہوا کہ کھانا وغیرہ سامنے رکھ کر اِیصالِ ثواب کرنا بھی جائز عمل ہے۔ یاد رکھئے! اِیصالِ ثواب کا یہ سلسلہ صرف سرکارِ مدینہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی ذات تک ہی محدود نہیں بلکہ آپ کے صحابہ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کے حالاتِ زندگی پر نظر ڈالنے سے یہ حقیقت واضح ہو جائے گی کہ یہ حضرات بھی مرحومین کو اِیصالِ ثواب کرنے کے مختلف انداز اپنایا کرتے تھے، چنانچہ

حضرتِ علامہ جلالُ الدّین سُیُوطی شافعی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نقل فرماتے ہیں کہ صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان سات (7) روز تک مُردوں کی طرف سے کھانا کھلایا کرتے تھے۔ (الحاوی للفتاوی، ۲/۲۲۳)

حضرتِ سیِّدُنا سعد بن عُبادہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی والدہ صاحبہ کا انتقال ہوا تو انہوں نے بارگاہِ رسالت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ میں حاضر ہو کر عرض کی: یارسول اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ! میری والدہ محترمہ کا میری غیر موجودگی میں انتقال ہو گیا ہے، اگر میں ان کی طرف سے کچھ صَدَقہ کروں تو کیا انہیں کوئی فائدہ پہنچ سکتا ہے؟ ارشاد فرمایا: ہاں، عرض کی: تو میں آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کو گواہ بنا کر کہتا ہوں کہ میرا باغ ان کی طرف سے صَدَقہ ہے۔ (بُخاری ج ۲ ص ۲۴۱ حدیث ۲۷۶۲) ایک روایت میں ہے: حضرت سعد رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے بارگاہِ رِسَالَت میں عرض کی: یارسول اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ میری والدہ فوت ہو گئیں تو کون سا صدقہ ان کے لئے بہتر ہے؟ فرمایا، پانی، تو اُنہوں نے کُنواں کھدوایا اور کہا: **هٰذِهٖ لِاُمِّ سَعْدٍ** یہ کنواں سعد کی ماں کے (اِیصالِ ثواب کے) لئے ہے۔ (سنن أبي داود"، کتاب الزکاۃ، باب في فضل سقی الماء، الحدیث: ۱۶۸۱، ج ۲، ص ۱۸۰)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! معلوم ہوا کہ ایصالِ ثواب کے لئے دیگیں چڑھانا، انواع و اقسام کے کھانے تیار کروانا اور بڑے اہتمام کے ساتھ لوگوں کو بُلانا ضروری نہیں بلکہ جو کھانا ہم روزانہ کھاتے ہیں اسی پر فاتحہ وغیرہ دلوا کر اپنے مرحومین کو ایصالِ ثواب کرسکتے ہیں حتّٰی کہ پانی کے ذریعے بھی مرحومین کو ایصالِ ثواب کرسکتے ہیں بلکہ پانی تو عظیم ُالشان صدقۂ جاریہ ہے جیسا کہ

فرمانِ مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ ہے: **کوئی صدقہ پانی سے زیادہ اجر والا نہیں۔** (شعب الایمان، باب فی الزکاۃ، فصل فی اطعام الطعام وسقی الماء، حدیث: ۳۳۷۸، ج۳، ص ۲۲۱)

مشہور مفسرِ قرآن، حکیمُ الاُمَّت مفتی احمد یار خان نعیمی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: (میت) کی طرف سے پانی کی خیرات کرو کیونکہ پانی سے دِینی دنیوی منافع حاصل ہوتے ہیں، خصوصًا ان گرم و خشک علاقوں میں جہاں پانی کی کمی ہو، بعض لوگ سبیلیں لگاتے ہیں، عام مسلمان ختم، فاتحہ وغیرہ میں دوسری چیزوں کے ساتھ پانی بھی رکھ دیتے ہیں ان سب کا ماخذ یہ حدیث ہے کیونکہ اس سے معلوم ہوا کہ پانی کی خیرات بہتر ہے۔ (مراۃ المناجیح، ۳/۱۰۴تا۱۰۵، ملتقطاً وبتغیر)

شیخِ طریقت، امیرِ اَہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ اپنے رسالے **"فاتحہ اور ایصالِ ثواب کا طریقہ"** صفحہ نمبر 11 پر فرماتے ہیں: سَیِّدُنا سعد رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے اِس ارشاد: "یہ اُمِّ سعد (رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا) کیلئے ہے" کے معنٰی یہ ہیں کہ یہ کُنواں سعد رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی ماں کے اِیصالِ ثواب کیلئے ہے۔ اس سے یہ بھی معلوم ہوا کہ مسلمانوں کا گائے یا بکرے وغیرہ کو بُزرگوں کی طرف مَنسوب کرنا مَثَلًا یہ کہنا کہ "یہ سَیِّدُنا غوثِ پاک رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا بکرا ہے" اس میں کوئی حَرَج نہیں کہ اس سے مُراد بھی یِہی ہے کہ یہ بکرا

غوثِ پاک رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے اِیصالِ ثواب کیلئے ہے۔ قربانی کے جانور کو بھی تو لوگ ایک دوسرے ہی کی طرف منسوب کرتے ہیں، مَثَلًا کوئی اپنی قربانی کا بکرا لئے چلا آرہا ہو اور اگر آپ اُس سے پوچھیں کہ کس کا بکرا ہے ؟ تو اُس نے کچھ اس طرح جواب دینا ہے، ''میرا بکرا ہے'' یا ''میرے ماموں کا بکرا ہے۔'' جب یہ کہنے والے پر اعتِراض نہیں تو ''غوثِ پاک کا بکرا'' کہنے والے پر بھی کوئی اعتِراض نہیں ہو سکتا۔ حقیقت میں ہر شے کا مالک اللہ عَزَّوَجَلَّ ہی ہے اور قربانی کا بکرا ہو یا غوثِ پاک کا بکرا ذبح کے وقت ہر ذَبِیْحہ (یعنی جو ذبح ہو رہا ہے اُس) پر اللہ کا نام لیا جاتا ہے۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ وَسوَسوں سے نَجات بخشے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! حضورِ انور، شافِعِ محشر صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم اورآپ کے جانثار صحابۂ کرام کے عمل سے ثابت ہوا کہ فوت شُدہ مسلمانوں کو اِیصالِ ثواب کرنا، ان کی طرف سے قربانی کرنا اور کھانا وغیرہ کھلانا بالکل جائز بلکہ بہترین اور پاکیزہ طریقہ ہے۔ اعلیٰ حضرت امام اَحمد رَضا خان رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: امواتِ مسلمین (یعنی مرحومین) کے نام پر کھانا پکا کر اِیصالِ ثواب کے لئے تَصَدُّق (یعنی خیرات) کرنا بِلا شُبہ جائز و مُسْتَحْسَن (یعنی پسندیدہ) ہے اور اس پر فاتحہ سے اِیصالِ ثواب دوسرا مُسْتَحْسَن (یعنی پسندیدہ) ہے اور دو چیزوں کا جمع کرنا زِیادتِ خیر (یعنی بھلائی میں اضافہ) ہے۔ (فتاویٰ رضویہ، ۹/۵۹۵) ہر شخص کو افضل یِہی کہ جو عملِ صالح (یعنی جو بھی نیک کام) کرے اس کا ثواب اوّلین وآخرین احیاء واموات (یعنی سیِّدُنا آدم صَفِیُّ اللہ عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام سے لے کر تا قیامت ہونے والے) تمام مؤمنین ومؤمنات کے لیے ہدیہ بھیجے (یعنی اِیصالِ ثواب کرے)، سب کو ثواب پہنچے گا اور اُسے (یعنی جس نے اِیصالِ ثواب کیا) اُن سب کے برابر اجر ملے گا۔ (فتاویٰ رضویہ، ۹/ ۶۱۷)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ہمارے معاشرے میں یہ رواج ہے کہ ہم زندگی میں مختلف مواقع پر ایک دوسرے کو تحائف (Gifts) بھیج کر اپنی دوستی یا رشتے داری کو مزید مضبوط بناتے ہیں، جب ہمارا بھیجا ہوا تحفہ اگرچہ وہ معمولی قیمت کا ہو ہمارے عزیز یا دوست تک پہنچ جاتا ہے تو وہ اسے دیکھ کر خوش ہوتا ہے پھر وہ بھی ہمیں بدلے میں تحفہ بھیج کر اپنی عقیدت و محبت کا ثبوت دیتا ہے، مگر جب ہمارا وہ عزیز یا دوست فوت ہو جاتا ہے تو تحائف کا یہ سلسلہ بھی رُک جاتا ہے۔ لیکن اگر ہم چاہیں تو اِیصالِ ثواب کی صورت میں اس سے بہتر تحائف بھیج کر اس کی خوشی کا سامان کرسکتے ہیں۔ جی ہاں! ہمارے اِیصالِ ثواب مرحومین کے لئے تحفے بن جاتے ہیں جنہیں پا کر انہیں بے حد خوشی محسوس ہوتی ہے۔ جیسا کہ

مُردوں کے لئے زندوں کا تحفہ

حضرت سیِّدُنا عبدُ اللہ بن عباس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا بیان کرتے ہیں کہ رسولِ خدا، حبیبِ کبریا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: قبر میں مُردے کا حال ڈُوبتے ہوئے انسان کی مانند ہے جو شدّت سے انتظار کرتا ہے کہ باپ یا ماں یا بیٹا یا کسی دوست کی دعا اس کو پہنچے اور جب کسی کی دعا اسے پہنچتی ہے تو اس کے نزدیک وہ دنیا اور اس میں جو کچھ ہے سب سے بہتر ہوتی ہے۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ قبر والوں کو ان کے زندہ مُتَعَلِّقِین کی طرف سے ہَدِیَّہ کیا ہوا ثواب پہاڑوں کی مانِند عطا فرماتا ہے، زندوں کا تحفہ مُردوں کے لئے "**دعائے مغفرت کرنا**" اور ان کی طرف سے "**صدقہ کرنا**" ہے۔ (فردوس الاخبار، ۲/۳۳۶، حدیث: ۶۶۶۴)

مفتی احمد یار خان نعیمی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ حدیثِ پاک کے اس جملے (میت قبر میں ڈُوبتے ہوئے فریادی کی طرح ہوتی ہے) کی شرح میں فرماتے ہیں کہ عام گنہگار مسلمان تو اپنے گناہوں کی وجہ سے، خاص نیک مسلمان اسی پشیمانی کی وجہ سے کہ ہم نے اور زیادہ نیکیاں کیوں نہ کرلیں، مخصوص محبوبین اپنے چھوٹے

ہوئے پیاروں کی وجہ سے ایسے ہوتے ہیں۔ تازہ میت برزخ میں ایسی ہوتی ہے جیسے نئی دُلہن سسرال میں کہ اگرچہ وہاں اسے ہر طرح کا عیش و آرام ہوتا ہے مگر اس کا دل میکے میں پڑا رہتا ہے، جب کوئی سوغات یا کوئی آدمی میکے سے پہنچتا ہے تو اس کی خوشی کی حد نہیں رہتی، پھر دل لگتے لگتے لگ جاتا ہے۔ ظاہر یہ ہے کہ یہاں میت سے تازہ میت مراد ہے کہ اسے زندوں کے تحفے کا بہت انتظار رہتا ہے اسی لیے نئی میت کو جلد از جلد نیاز، تیجا، دسواں، چالیسواں وغیرہ سے یاد کرتے ہیں۔ زندوں کو چاہئے کہ مُردوں کو اپنی دعاؤں وغیرہ میں یاد رکھیں تاکہ کل انہیں دوسرے مسلمان یاد کریں۔

(مراۃ المناجیح، ۳/ ۳۷ ۳تا ۳۴۷، ملتقطا)

زندہ لوگوں کا اِیصالِ ثواب فوت شُدہ لوگوں کو تحائف کی صورت میں پیش کیا جاتا ہے۔ آیئے! اس سے متعلق دو ایمان افروز حکایات سنتے ہیں۔

نور کے تحفے

حضرت سیِّدُنا مالک بن دِینار رَحْمَۃُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ میں شبِ جُمُعہ قبرستان میں گیا تو دیکھا وہاں ایک نور چمک رہا ہے، میں نے کہا: لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللهُ ایسا لگتا ہے اللہ عَزَّوَجَلَّ نے قبرستان والوں کی مغفرت فرمادی ہے۔ اتنے میں مجھے دُور سے ایک غیبی آواز آئی: اے مالک بن دِینار! یہ مسلمانوں کا اپنے فوت شدہ بھائیوں کے لیے تحفہ ہے۔ میں نے کہا: تمہیں اس کا واسطہ جس نے تمہیں قوتِ گویائی دی ہے! کیا مجھے بتاؤ گے نہیں یہ کیا ماجرا ہے؟ اس نے کہا: آج رات ایک مسلمان نے اٹھ کر وضو کیا اور دو رکعت نماز پڑھی، جس میں اس نے سورۂ فاتحہ کے بعد قُلْ یٰۤاَیُّهَا الْكٰفِرُوْنَ اور قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ کی تلاوت کی پھر دعا کی: اے اللہ عَزَّوَجَلَّ! میں اس کا ثواب مسلمان مُردوں کو پیش کرتا ہوں۔ پس اللہ عَزَّوَجَلَّ

نے ہم پر مشرق و مغرب میں روشنی و نور اور خوشی وسُرُور داخل فرما دیا۔

حضرت سیِّدُنا مالک بن دِینار رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: پھر میں نے ہر شبِ جُمُعہ ان کی تلاوت کی عادت بنالی، ایک رات پیارے مصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے خواب میں اپنے دِیدار سے مُشَرَّف کرتے ہوئے ارشاد فرمایا: اے مالک بن دِینار! جس قدر نُور کے تحفے تُو نے میری اُمت کو دیے ہیں، اللہ عَزَّوَجَلَّ نے اس کے بدلے تیری مغفرت فرما دی ہے تجھے بھی اس کا ثواب عطا فرمایا ہے، اللہ عَزَّوَجَلَّ نے جنّتی محل میں تیرے لئے ایک گھر بنایا، جسے مُنِیف کہا جاتا ہے۔ میں نے عرض کی: یہ مُنِیف کیا ہے؟ ارشاد فرمایا: اہلِ جنّت کے سامنے ایک بلند مقام ہے۔ (شرح الصدور، ص ۳۰۶)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

ریشمی رومالوں سے ڈھکے ہوئے تحفے

حضرت سیِّدُنا بَشّار بن غالب رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: میں حضرت سیِّدَتُنا رابعہ بصریہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہَا کے لئے بہت دعا کیا کرتا تھا، ایک رات میں نے انہیں خواب میں دیکھا تو وہ فرما رہی تھیں، اے بشّار! تمہارے تحفے مجھے نُور کے تھالوں میں ریشمی رُومالوں سے ڈھک کر پہنچائے جاتے ہیں، جب زندہ لوگ فوت شدہ لوگوں کے لئے دعا کرتے ہیں تو ان کے ساتھ ایسا ہی ہوتا ہے، انہیں قبول کر کے نُور کے تھالوں میں رکھا جاتا ہے پھر ریشمی رُومالوں سے ڈھک کر اس میت کو پیش کیا جاتا ہے جس کے لئے دعا کی گئی ہو اور کہا جاتا ہے: فُلاں نے تیری طرف یہ تحفہ بھیجا ہے۔ (التذکرۃ للقرطبی، باب مایتبع المیت الی قبرہ، ص ۸٦)

سُبْحٰنَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ! اللہ عَزَّوَجَلَّ کس قدر مہربان ہے کہ دنیا میں تو اپنے بندوں پر لطف و کرم کی بارشیں فرماتا ہی ہے مگر جب کوئی مُسلمان فوت ہو جائے تو زندہ لوگوں کی دعاؤں اور اِیصالِ ثواب کی

برکت سے مرحومین کو سکون و اطمینان کی دولت بخشتا ہے، یہ بھی معلوم ہوا کہ اِیصالِ ثواب کرنے والوں سے رسولِ خدا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ بھی بہت خوش ہوتے اور خوشخبریوں سے نوازتے ہیں۔ یاد رکھئے! کسی فوت شدہ مسلمان کے لئے اِیصالِ ثواب کرنا بظاہر تو تھوڑا عمل ہے، مگر اس کی برکتیں بہت ہی زیادہ ہیں مگر افسوس کہ اب ہم دُنیوی کاموں میں اس قدر مشغول ہوگئے ہیں کہ ہمارے پاس اپنے مرحومین کے اِیصالِ ثواب یا ان کی قبر پر جاکر فاتحہ خوانی کرنے کیلئے بھی وقت نہیں، کتنے افسوس کی بات ہے کہ ہم دنیوی کام تو بآسانی سرانجام دے لیتے ہیں مگر جس عمل میں خود ہمارا اور ہمارے مرحومین کا بہت بڑا فائدہ ہے اسے ہم دُشوار سمجھتے ہیں یا پھر اہمیت دینے کو تیار نہیں، بالفرض کسی کے پاس وقت ہے تو اُسے اِیصالِ ثواب کا طریقہ معلوم نہیں، پھر اس کام کے لئے بھی امام صاحب، مؤذن صاحب یا کسی مذہبی شخص کو تلاش کیا جاتا ہے۔

اللہ عَزَّوَجَلَّ شیخِ طریقت، امیر اہلسنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کو سلامت رکھے کہ جنہوں نے ہم جیسے لوگوں کی رہنمائی کیلئے مختلف موضوعات پر کتب ورسائل تحریر فرمادیئے تاکہ ہم ان کے مطالعے کے ذریعے اپنے دِینی و دُنیوی معمولات کو اچھے طریقے سے ادا کرسکیں۔

رسالہ "فاتحہ اور ایصالِ ثواب کا طریقہ" کا تعارف

اگر کسی کو فاتحہ واِیصالِ ثواب کا طریقہ نہیں آتا تو پریشان ہونے کی ضرورت نہیں، مکتبۃ المدینہ سے شیخِ طریقت، امیرِ اَہلسُنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کا رسالہ **"فاتحہ اور ایصالِ ثواب کا طریقہ"** ہدیۃً حاصل کرکے اس کا مطالعہ کیجئے۔ جس میں بہت سی معلومات کے ساتھ ساتھ اِیصالِ ثواب کا طریقہ بھی موجود ہے۔ اس

رسالے کو خود بھی پڑھئے اور دوسروں کو بھی اس کی ترغیب دلایئے۔ بالخصوص **اِیصالِ ثواب کے اجتماعات** (مثلاً تیجہ، دَسواں، چالیسواں، برسی وغیرہ) **میں مرحومین کے اِیصالِ ثواب** کے لیے اس رِسالے کو تقسیم کیجئے، یہ رِسالہ دعوتِ اسلامی کی ویب سائٹ www.dawateislami.net سے رِیڈ (یعنی پڑھا) بھی جا سکتا ہے، ڈاؤن لوڈ (Download) اور پرنٹ آؤٹ (Print Out) بھی کیا جا سکتا ہے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ہمیں بھی چاہیے کہ اپنی آخرت بہتر بنانے کیلئے گناہوں سے بچتے رہیں، خوب خوب نیکیاں جمع کریں اور اپنے بچوں کو بھی نیکیوں کی ترغیب دلائیں، انہیں بھی نیک نمازی بنائیں کیونکہ اولاد کو نیک بنانے، انہیں علمِ دین کے زیور سے آراستہ کرنے اور ان کی شریعت کے مطابق مدنی تربیت کرنے سے والدین کو جہاں بہت سے دِینی و دُنیوی فوائد و ثمرات حاصل ہوتے ہیں وہیں ایک فائدہ یہ بھی ملتا ہے کہ جب والدین اس دنیا سے چلے جاتے ہیں تو یہی نیک اولاد ان کے احسانات کو فراموش نہیں کرتی بلکہ اپنی مصروفیات کے باوجود ان کے اِیصالِ ثواب کیلئے تلاوتِ قرآن کرنا، غربا و مساکین کو کھانا کھلانا، مسجد و مدرسہ بنوانا اور دعائے مغفرت کرنا سعادت سمجھتی ہے، جو قبر میں ان کے والدین کی راحت و سکون کا سبب ہوتا ہے، چنانچہ

روزانہ ایک قرآنِ پاک کا اِیصالِ ثواب

منقول ہے کہ ایک مرتبہ کسی شخص نے خواب میں دیکھا کہ قبرستان کے تمام مُردے اپنی اپنی قبروں سے باہر نکل کر جلدی جلدی زمین پر سے کوئی چیز سمیٹ رہے ہیں، لیکن ان مُردوں میں سے

ایک شخص فارغ بیٹھا ہوا ہے، وہ کچھ نہیں چُنتا۔ اس شخص نے اس مُردے سے پوچھا کہ یہ لوگ کیا چُن رہے ہیں؟ اس نے جواب دیا: زندہ لوگ جو صدقہ، دعا، تلاوتِ قرآن کا ثواب قبرستان والوں کو بھیجتے ہیں یہ لوگ اُس کی برکات سمیٹ رہے ہیں۔ اس شخص نے پھر پوچھا: تم کیوں نہیں چُنتے؟ اس مُردے نے جواب دیا، مجھے اس وجہ سے فراغت ہے (یعنی میں نہیں چُن رہا) کہ میرا ایک بیٹا حافظِ قرآن ہے جو فُلاں بازار میں حلوہ بیچتا ہے، وہ روزانہ ایک قرآنِ پاک پڑھ کر مجھے بخشتا (یعنی اِیصالِ ثواب کرتا) ہے۔ یہ شخص صبح اٹھا اور اُسی بازار میں گیا، دیکھا کہ ایک نوجوان حلوہ بیچ رہا ہے اور اس کے ہونٹ ہِل رہے ہیں، اس نے نوجوان سے پوچھا تم کیا پڑھ رہے ہو؟ اس نے جواب دیا کہ میں روزانہ ایک قرآنِ پاک پڑھ کر اپنے والدین کو بخشتا ہوں، اسی کی تلاوت کر رہا ہوں۔ کچھ عرصے بعد اس نے خواب میں دوبارہ اسی قبرستان کے مُردوں کو کچھ چُنتے ہوئے دیکھا، اس مرتبہ وہ شخص بھی چننے میں مصروف تھا کہ جس کا بیٹا اسے قرآنِ پاک پڑھ کر بخشا کرتا تھا، اس کو دیکھ کر اسے بہت تعجب ہوا، اتنے میں اس کی آنکھ کھل گئی۔ صبح اُٹھ کر اسی بازار میں گیا اور تحقیق کی تو معلوم ہوا کہ حلوہ بیچنے والے نوجوان کا بھی انتقال ہو چکا ہے۔ (روض الریاحین، الفصل الثانی فی اثبات...الخ، الحکایۃ السابعۃ والخمسون...الخ، ص۱۷۷)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! سُنا آپ نے کہ نیک اولاد والدین کے لئے کس قدر فائدے مند ہوتی ہے کہ جو معاشی معاملات میں مشغولیت کے باوجود بھی قرآنِ کریم کی تلاوت کر کے والدین کو اِیصال کرنا نہیں بُھولتی۔ آج کل اکثر لوگ اپنی اولاد کے بارے میں یہ شکوہ کرتے نظر آتے ہیں کہ ہم نے اپنا سکون گنوا کر، پانی کی طرح پیسہ بہا کر انہیں پڑھنا لکھنا سکھایا مگر ہماری اولاد ہے کہ ہمیں سلام

کرنا تو دُور کی بات سیدھے منہ بات تک نہیں کرتی، ہمارے جیتے جی یہ حال ہے تو مرنے کے بعد کون ہمارے لیے فاتحہ واِیصالِ ثواب کرے گا۔ یاد رکھئے! اولاد کو اس حال تک پہنچانے میں عموماً والدین کا قصور ہوتا ہے، اگر والدین دُنیوی تعلیم دِلانے اور ہُنر سکھانے کے ساتھ ساتھ اپنی اولاد کو حافظِ قرآن، عالمِ دین اور سُنّتوں کا پابند بنائیں گے تو اس کے بہترین نتائج نہ صرف دنیا میں بلکہ مرنے کے بعد بھی نظر آئیں گے۔ اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ

بعدِ فجر مَدَنی حلقہ

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اپنے آپ کو اور اپنی اولاد کو نیک اور سُنّتوں کا پابند اور انہیں اپنے لئے صدقۂ جاریہ کا سبب بنانے کا طریقہ جاننے کے لئے دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے وابستہ ہو جائیے اور 12 مدنی کاموں میں عملی طور پر شامل ہو جائیے۔ 12 مدنی کاموں سے ایک مدنی کام بعدِ فجر ''مَدَنی حلقہ'' بھی ہے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ اس مدنی حلقے میں نمازِ فجر کے بعد 3 آیاتِ قرآنی کی تلاوت مع تَرْجَمَۂ کنز الایمان و تفسیر خزائنُ العرفان / تفسیر نورُ العرفان / تفسیر صِراطُ الجنان، درسِ فیضانِ سُنَّت (4 صفحات) اور آخر میں منظوم شَجَرہ قادِریہ، رَضَویہ، ضیائیہ، عطاریہ بھی پڑھا جاتا ہے۔ اس کے بعد شجرے کے کچھ نہ کچھ اوراد و وظائف اور اِشراق و چاشت کے نوافل پڑھنے کی بھی ترکیب ہوتی ہے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ شجرہ شریف پڑھنے کی بہت برکتیں ہیں کیونکہ اس میں کئی بزرگانِ دِین کا ذکرِ خیر ہے جن کا تذکرہ باعثِ رحمت ہے۔ حضرت سیِّدُنا سُفیان بن عُیَیْنہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں کہ نیک لوگوں کے ذِکر کے وقت رحمت نازل ہوتی ہے۔ (حِلْیَۃُ الْاَوْلِیَاء، ج۷ص ۳۳۵ رقم ۱۰۷۵۰)

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ بزرگانِ دِین کے ذکرِ خیر پر مشتمل اس مبارک شجرے کی برکت سے لوگوں کی مشکلیں حل ہوتیں اور بگڑے کام سنور جاتے ہیں۔ آیئے! بطورِ ترغیب ایک مدنی بہار سنئے اور جھومئے، چنانچہ

گھریلو جھگڑے ختم ہوگئے

بابُ المدینہ (کراچی) کی ایک اسلامی بہن کے حلفیہ بیان کا خلاصہ ہے کہ ہمارے گھر میں ناچاقیوں نے ڈیرے ڈال رکھے تھے۔ دن بدن آپس میں کشیدگی بڑھتی جارہی تھی، آئے دن لڑائی جھگڑوں کا سلسلہ رہتا جس کی وجہ سے گھر کا سُکون برباد ہو کر رہ گیا تھا۔ دیگر گھر والوں کی طرح میں بھی اس صورتِ حال سے سخت پریشان تھی۔ گھر میں امن قائم ہونے کی کوئی سبیل دکھائی نہ دیتی تھی۔ اسی دوران پیرومرشد، امیر اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کی توجُّہ سے مجھے آپ کا عطا کردہ شجرۂ عالیہ پڑھنے کا خیال آیا۔ بس پھر کیا تھا! میں نے شجرۂ عالیہ کو گھریلو ناچاقیاں دُور ہونے کی نیت سے پڑھنا شروع کر دیا۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ شجرۂ عالیہ پڑھنے کی ایسی برکتیں نصیب ہوئیں کہ ہمیں گھریلو جھگڑوں سے نجات مل گئی اور ہمارے گھر میں ایسا امن قائم ہوگیا جیسے یہاں کبھی ناچاقی تھی ہی نہیں۔

مشکلیں حل کر شہِ مُشکل کُشا کے واسطے
کر بلائیں رَد شہیدِ کربلا کے واسطے

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ہمیں چاہئے کہ اپنے فوت شدہ بچوں، بچیوں کیلئے صدقہ

وخیرات، دعائے مغفرت اور فاتحہ خوانی وغیرہ کے ذریعے قبر میں ان کی راحت کا سامان کرتے رہا کریں کیونکہ فوت شدہ اولاد بڑی شدت کے ساتھ والدین کے اِیصالِ ثواب کی منتظر ہوتی ہے، چنانچہ

غمزدہ نوجوان

حضرت سَیِّدُنا صالح مُری رَحۡمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیۡہ فرماتے ہیں کہ میں ایک مرتبہ شبِ جمعہ کو جامع مسجد کی طرف جارہا تھا تاکہ صبح کی نماز وہاں پڑھوں۔ چنانچہ میں راستے میں ایک قبرستان میں داخل ہو کر ایک قبر کے پاس بیٹھ گیا۔ بیٹھتے ہی میری آنکھ لگ گئی، میں نے دیکھا کہ تمام مُردے اپنی قبروں سے باہر نکل آئے ہیں اور حلقوں کی صورت میں بیٹھے باتیں کررہے ہیں، اتنے میں ایک نوجوان بھی قبر سے باہر نکلا، اس کے کپڑے میلے تھے، وہ غمگین حالت میں ایک جانب بیٹھ گیا۔ تھوڑی دیر میں آسمان پر سے بہت سے فرشتے اُترے، جن کے ہاتھوں میں تھال تھے، جن پر نُورانی رُومال ڈھکے ہوئے تھے، وہ ہر مُردے کو ایک تھال دیتے جاتے اور جو مُردہ تھال لیتا وہ اپنی قبر میں واپس چلا جاتا۔ حتّٰی کہ وہ نوجوان خالی ہاتھ قبر میں واپس جانے لگا میں نے اس نوجون سے دریافت کیا کہ تمہارے غمگین ہونے کی کیا وجہ ہے اور یہ سب جو میں نے دیکھا کیا ماجرا ہے؟" اس نے جواب دیا "یہ زندہ لوگوں کے وہ صدقات اور دعائیں ہیں جو انہوں نے اپنے مرحومین کو بھیجی ہیں جو ہر شبِ جمعہ اور جمعہ کے دن ان تک پہنچتی ہیں۔ میری ماں دنیا میں پھنس کر رہ گئی ہے، اس نے دوسری شادی کرکے اپنی مشغولیت بڑھالی ہے، اب وہ مجھے کبھی یاد نہیں کرتی،" میں نے اس سے اس کی ماں کا پتہ معلوم کیا اور دوسرے دن جاکر اسے پردے میں بُلا کر تمام معاملہ بیان کیا تو وہ رونے لگی، اس عورت نے کہا: "بے شک وہ میرا بیٹا تھا میرا لختِ جگر تھا۔" پھر

اس نے مجھے ہزار درہم دیئے اور کہا۔ "یہ میرے بیٹے کی طرف سے صدقہ کر دینا اور میں آئندہ اس کے لئے دعائیں اور صدقات کرتی رہوں گی۔" میں نے حسبِ ہدایت وہ رقم نوجوان کی طرف سے صدقہ کر دی۔ دوسرے جمعہ ہی میں نے خواب میں اس مجمع کو اسی طرح دیکھا، اب کی مرتبہ وہ نوجوان بھی سفید پوشاک پہنے ہوئے بہت خوش تھا، وہ تیزی سے میری جانب آیا اور کہنے لگا کہ "اے صالح! اللہ عَزَّوَجَلَّ آپ کو جزائے خیر عطا فرمائے، آپ کا ہدیہ مجھ تک پہنچ گیا ہے۔" (روض الریاحین ص،۱۷۸)

ایصالِ ثواب کی برکت سے عذاب دور ہو گیا

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! سُنا آپ نے کہ جس نوجوان کی ماں اپنے فوت شدہ بیٹے کو بھول کر دنیاداری میں مشغول ہوگئی تھی، جب اسے اپنے لختِ جگر کی قبر کا حال معلوم ہوا تو اس نے اپنے بیٹے کے لیے صدقہ وخیرات کی۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ اس کی برکت سے وہ غمزدہ مُردہ خوش ہو گیا۔ لہٰذا ہمیں بھی چاہیے کہ کیسی ہی مصروفیت ہو اپنے مرحومین کو اِیصالِ ثواب کرنا ہرگز نہ بُھولیں بلکہ اپنے بچوں اور گھر والوں کو بھی اس کی بھرپور ترغیب دلائیں کیونکہ شیطان ہرگز یہ نہیں چاہتا کہ کوئی مُردہ اپنے زندہ مسلمان بھائیوں کی دعاؤں، صدقہ و خیرات اور نیک اعمال کی برکت سے عذابِ قبر سے نجات پا جائے۔

اِیصالِ ثواب کے متعلق شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے رسالے **"قبر والوں کی 25 حکایات"** کے صفحہ 11 سے ایک بہت پیاری حکایت سنئے چنانچہ

حضرت عَلّامہ علی قاری رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نقل فرماتے ہیں: حضرتِ شیخ اکبر مُحیُ الدّین ابنِ عَرَبی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ ایک جگہ دعوت میں تشریف لے گئے، آپ نے دیکھا کہ ایک نوجوان کھانا

کھا رہا ہے، جس کے متعلّق یہ مشہور تھا کہ یہ صاحبِ کَشف ہے، جنَّت اور دوزخ کا بھی اِس کو کشف ہوتا ہے، کھانا کھاتے ہوئے اچانک وہ رونے لگا۔ وجہ دریافت کرنے پر اس نے کہا کہ میری ماں جہنَّم میں جل رہی ہے۔ حضرتِ سیِّدُنا شیخ اکبر مُحیُ الدّین ابنِ عَرَبی رَحۡمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیۡہ کے پاس کلمہ طَیِّبہ سَتَّر ہزار (70،000) مرتبہ پڑھا ہوا محفوظ تھا، آپ نے اُس کی ماں کو دل میں اِیصالِ ثواب کر دیا۔ فوراً وہ نوجوان ہنس پڑا اور بولا کہ اپنی ماں کو جنَّت میں دیکھتا ہوں۔ (مِرْقاۃُ الْمَفاتِیح، ۳/۲۲۲، تحت الحدیث: ۱۱۴۲)

صَلُّوۡا عَلَی الۡحَبِیۡب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے! اس نوجوان نے کَشف کے ذریعے اپنی ماں کو دوزخ میں دیکھا تو حضرت سیِّدُنا ابنِ عَرَبی رَحۡمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیۡہ کا کلمہ طیبہ اِیصالِ ثواب کرنے کی برکت سے اس کی والدہ کو عذاب سے نجات مل گئی۔ جس حدیثِ پاک میں سَتَّر ہزار (70،000) کلمہ طَیِّبہ پڑھنے کی فضیلت ہے وہ یہ ہے: بے شک جس شخص نے ستّر ہزار (70،000) مرتبہ کہا: لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ، اللہ عَزَّوَجَلَّ اس کی مغفرت فرمائے گا اور جس کے لیے یہ کہا گیا اس کی بھی مغفرت فرمائے گا۔

(مِرْقاۃُ الْمَفاتِیح ج ۳ ص ۲۲۲ تحت الحدیث ۱۱۴۲)

ہمیں بھی چاہئے کہ زندگی میں کم از کم ایک بار سَتَّر ہزار (70،000) کلمہ طیبہ پڑھ لیں اور جو عزیز رشتے دار فوت ہو گئے ہوں اُن کو یہ اِیصالِ ثواب کر دیں۔ یہ تعداد ایک دن اور ایک ہی نِشَست میں پڑھنا ضَروری نہیں بلکہ تھوڑا تھوڑا کر کے بھی پڑھ سکتے ہیں، روزانہ کم از کم 100 مرتبہ تو بآسانی پڑھا ہی جا سکتا ہے۔

مجلس تقسیمِ رسائل کا تعارُف

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اپنے مرحومین کے اِیصالِ ثواب کیلئے مکتبۃُ المدینہ سے کُتُب و مدنی رَسائل اور VCD's خَرید کر خود بھی تقسیم کرسکتے ہیں یا دعوتِ اسلامی کی مجلس "**تقسیم رسائل**" سے رابطہ کرکے اپنے مرحومین کے اِیصالِ ثواب کیلئے شادی، عرس، تیجہ چہلم وغیرہ مواقع پربستہ لگوا کر مکتبۃ المدینہ کی کتب و مدنی رسائل مُفت تقسیم کرواسکتے ہیں۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ ہمیں اپنے مرحومین کو زیادہ سے زیادہ اِیصالِ ثواب کرنے کی توفیق عطا فرمائے **اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن** صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

دیکھوں نہ کاش قبر میں، میں منہ عذاب کا		بھیجو اے بھائیو مجھے تحفہ ثواب کا

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آج کے بیان میں ہم نے اِیصالِ ثواب کی برکتوں کے بارے میں سنا کہ،

- ❖ اپنے ہر نیک عمل کا ثواب اپنے مرحومین کو پہنچانا بالکل جائز ہے۔
- ❖ اِیصالِ ثواب کیلئے کھانا کھلانا صحابہ کی سُنت ہے۔
- ❖ اِیصالِ ثواب کیلئے پانی کا اہتمام کرنا بہترین صدقہ ہے۔
- ❖ اِیصالِ ثواب نُور کے تھالوں میں ریشمی رُومال سے ڈھک کر مرحومین کو پیش کیا جاتا ہے۔
- ❖ اِیصالِ ثواب سے مرحومین کو راحت و سکون ملتا ہے۔
- ❖ اِیصالِ ثواب عذابِ قبر سے نجات کا ذریعہ ہے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!　　　　صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بیان کو اِختتام کی طرف لاتے ہوئے سنّت کی فضیلت اور چند سُنّتیں اور آداب بَیان کرنے کی سَعادَت حاصِل کرتا ہوں۔ شَہَنْشاہِ نُبُوَّت، مُصْطَفٰے جانِ رحمت، صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا فرمانِ جنّت نشان ہے: جس نے میری سنّت سے مَحَبَّت کی اُس نے مجھ سے مَحَبَّت کی اور جس نے مجھ سے مَحَبَّت کی وہ جنّت میں میرے ساتھ ہو گا۔ [1]

ان سب مبلّغوں کے خوابوں میں اب کرم ہو　　آقا جو سنّتوں کی خدمت بجا رہے ہیں

(وسائلِ بخشش مرمم، ص۲۹۹)

قبرستان کی حاضری کے مدنی پھول:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آیئے! شیخِ طریقت، امیرِ اَہلسنّت، بانیِ دعوتِ اسلامی حضرت علّامہ مَولانا ابُو بلال محمّد الیاس عطّار قادِری رَضَوی ضِیائی کے رسالے 163 مدنی پھول صفحہ نمبر36 سے قبرستان کی حاضری کی مدنی پھول سُنتے ہیں: ❀ فرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ ہے: میں نے تم کو زیارتِ قُبُور سے منع کیا تھا، اب تم قبروں کی زیارت کرو کہ وہ دُنیا میں بے رغبتی کا سبب ہے اور آخِرت کی یاد دلاتی ہے۔ (اِبن ماجه، ۲/ ۲۵۲، حدیث ۱۵۷۱)

❀ (وَلِیُّ اللہ کے مزار شریف یا) کسی بھی مسلمان کی قَبْر کی زیارت کو جانا چاہے تو مُستَحَب یہ ہے کہ پہلے اپنے مکان پر (غیر مکروہ وقت میں) دو (2) رَکْعَت نَفْل پڑھے، ہر رَکْعَت میں سُوْرَۃُ الْفَاتِحَہ کے بعد ایک (1) بار اٰیَۃُ الْکُرْسِیْ، اور تین (3) بار سُوْرَۃُ الْاِخْلَاص پڑھے اور اس نَماز کا ثواب صاحبِ قَبْر کو

1 . . . مشكاة الصابيح، كتاب الايمان، باب الاعتصام بالكتاب والسنة، ۱/ ۹۷، حديث: ۱۷۵

پہنچائے، اللہ تعالٰی اُس فوت شدہ بندے کی قَبْر میں نور پیدا کریگا اور اِس(ثواب پہنچانے والے) شخص کو بَہُت زیادہ ثواب عطا فرمائے گا۔(فتاوی ھندیہ، ۵/۳۵۰)❀مزار شریف یا قَبْر کی زیارت کیلئے جاتے ہوئے راستے میں فُضُول باتوں میں مشغول نہ ہو۔(ایضاً)❀ قبرِستان میں اس عام راستے سے جائے، جہاں ماضی میں کبھی بھی مسلمانوں کی قبریں نہ تھیں، جو راستہ نیا بنا ہوا ہو اُس پر نہ چلے۔"رَدُّالْمُحتار"میں ہے:(قبرِستان میں قبریں پاٹ کر)جو نیا راستہ نکالا گیا ہو اُس پر چلنا حرام ہے۔(رَدُّالْمُحتار، ۱/۶۱۲) بلکہ نئے راستے کا صِرف گمان ہو تب بھی اُس پر چلنا ناجائز و گناہ ہے۔(دُرِّمُختار، ۳/۱۸۳)❀کئی مزاراتِ اولیا پر دیکھا گیا ہے کہ زائرین کی سَہولت کی خاطر مسلمانوں کی قبریں توڑ پھوڑ کر کے فرش بنادیا جاتا ہے، ایسے فرش پر لیٹنا، چلنا، کھڑا ہونا، تِلاوت اور ذِکر واَذکار کیلئے بیٹھنا وغیرہ حرام ہے، دُور ہی سے فاتحہ پڑھ لیجئے۔❀ زیارتِ قبر میّت کے چہرے کے سامنے کھڑے ہو کر ہو اور اس قبر والے کے قدموں کی طرف سے جائے کہ اس کی نگاہ کے سامنے ہو، سرہانے سے نہ آئے کہ اُسے سر اُٹھا کر دیکھنا پڑے۔(فتاویٰ رضویہ، ۹/۵۳۲)❀قبرستان میں اِس طرح کھڑے ہوں کہ قِبلے کی طرف پیٹھ اور قبر والوں کے چہروں کی طرف منہ ہو اس کے بعد کہے: اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ یَا اَھْلَ الْقُبُوْرِ یَغْفِرُ اللہُ لَنَا وَلَکُمْ اَنْتُمْ لَنَا سَلَفٌ وَّنَحْنُ بِالْاَثَرِ یعنی اے قَبْر والو! تم پر سلام ہو، اللہ عَزَّوَجَلَّ ہماری اور تمہاری مغفرت فرمائے، تم ہم سے پہلے آگئے اور ہم تمہارے بعد آنے والے ہیں۔(فتاویٰ ھندیۃ، ۵/۳۵۰)❀قَبْر کے اوپر اگر بتّی نہ جلائی جائے اس میں بے ادبی اور بد فالی ہے(اور اس سے مِیّت کو تکلیف ہوتی ہے)ہاں اگر(حاضِرین کو)خوشبو (پہنچانے) کے لیے(لگانا چاہیں تو)قَبْر کے پاس خالی جگہ ہو وہاں لگائیں کہ خوشبو پہنچانا مَحبوب(یعنی پسندیدہ) ہے۔(فتاویٰ رضویہ، ۹/۴۸۲، ۵۲۵ ملخصًا)❀قَبْر پر چَراغ یا موم بتّی وغیرہ نہ رکھے کہ یہ آگ ہے، اور قَبْر پر آگ رکھنے سے مِیّت کو اَذِیَّت(یعنی تکلیف) ہوتی ہے، ہاں! رات میں راہ چلنے

والوں کے لیے روشنی مقصود ہو، تو قَبْر کے ایک جانب خالی زمین پر موم بتّی یا چَراغ رکھ سکتے ہیں۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

ہزاروں سُنّتیں سیکھنے کے لئے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ دو کتب "**بہارِ شریعت**" حِصّہ 16 (312صفحات) نیز 120 صفُحات پر مشتمل کتاب "**سُنّتیں اور آداب**"، رسالہ "**163 مدنی پھول**" اور "**101 مدنی پھول**" ھدِیَّۃً طَلَب کیجئے اور بغور اس کا مطالَعہ فرمایئے۔ سنّتوں کی تربِیَت کا ایک بہترین ذریعہ دعوتِ اسلامی کے مَدَنی قافِلوں میں عاشقانِ رسول کے ساتھ سنّتوں بھرا سفر بھی ہے۔

علم حاصل کرو، جہل زائل کرو پاؤ گے راحتیں، قافلے میں چلو
سنّتیں سیکھنے، تین دن کے لیے ہر مہینے چلیں ، قافلے میں چلو

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

ہزاروں سُنّتیں سیکھنے کے لئے مکتبۃُ المدینہ کی مطبوعہ دو کتب (۱) 312 صفحات پر مُشْتَمِل کتاب "بہارِ شریعت" حصّہ 16 اور (۲) 120 صفحات کی کتاب "سُنّتیں اور آداب" ہدیّۃً حاصل کیجئے اور پڑھیئے۔ سُنّتوں کی تربیّت کا ایک بہترین ذَرِیعہ دعوت اسلامی کے مَدَنی قافلوں میں عاشِقانِ رسول کے ساتھ سُنّتوں بھرا سفر بھی ہے۔

یا خدا! نکلوں میں مَدَنی قافِلوں کیساتھ کاش! سُنّتوں کی تربیّت کے واسطے پھر جلد تر!!

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْم ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم ط

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْكَ یَا رَسُوْلَ اللہ   وَعَلٰی اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ یَا حَبِیْبَ اللہ

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْكَ یَا نَبِیَّ اللہ   وَعَلٰی اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ یَا نُوْرَ اللہ

نَوَیْتُ سُنَّتَ الاعْتِکَاف (ترجَمہ: میں نے سنّتِ اعتکاف کی نیّت کی)

جب بھی مسجد میں داخِل ہوں، یاد آنے پر نفلی اِعتکاف کی نِیَّت فرمالیا کریں، جب تک مسجد میں رہیں گے، نفلی اِعتکاف کا ثواب حاصِل ہوتا رہے گا اور ضِمناً مسجد میں کھانا، پینا بھی جائز ہو جائے گا۔

دُرود شریف کی فضیلت

حضرت سَیِّدُنا اُبَی بن کَعب رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے عرض کی: یارَسُوْلَ اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! میں دُرُود کی کثرت کرتا ہوں، میں آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر دُرُود پڑھنے کے لئے کتنا وقت مُقرَّر کروں؟ فرمایا: جتنا چاہو کرلو۔ میں نے عرض کی، چوتھائی؟ فرمایا: جتنا چاہو کرلو لیکن اگر زیادہ دُرُودِ پاک پڑھو گے تو بہتر ہے۔ میں نے عرض کی، نِصف؟ فرمایا: جتنا چاہو پڑھو، مگر زِیادہ پڑھو گے تو بہتر ہے۔ عرض کی، میں سارا وَقْت آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر دُرودِ پاک پڑھتا رہوں گا۔ فرمایا: پھر تو یہ عمل تُمہاری پریشانیوں کو کفایت کرے گا اور تمہاری مَغفِرت کا سبب بن جائے گا۔ (1)

بیٹھتے، اُٹھتے، جاگتے، سوتے ہو الٰہی میرا شِعار دُرُود
رُوئے انور پہ نور بار سلام زُلفِ اطہر پہ مُشکبار دُرود

---

1 ... مستدرک، کتاب التفسیر، باب اکثر واعلیّ الصلوٰۃ... الخ، ۱۹۸/۳، رقم: ۳۶۳۱ ملتقطاً

اُس مہک پہ شمیم بیز سلام اُس چمک پہ فروغ بار دُرود
اُن کے ہر جلوہ پر ہزار سلام اُن کے ہر لمعہ پر ہزار دُرود
سر سے پا تک کروڑ بار سلام اور سراپا پہ بے شُمار دُرود

(ذوقِ نعت، ص۸۶)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! حُصُولِ ثَواب کی خَاطِر بَیان سُننے سے پہلے اَچّھی اَچّھی نیّتیں کر لیتے ہیں۔فَرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ ''نِیَّۃُ الْمُؤْمِنِ خَیْرٌ مِّنْ عَمَلِہٖ''مُسلمان کی نِیَّت اُس کے عَمَل سے بہتر ہے۔[1]

دو مَدَنی پھول:(۱)بِغیر اَچّھی نِیَّت کے کسی بھی عَمَلِ خَیر کا ثَواب نہیں مِلتا۔

(۲)جِتنی اَچّھی نیّتیں زِیادہ، اُتنا ثواب بھی زِیادہ۔

بَیان سُننے کی نیّتیں

نگاہیں نیچی کئے خُوب کان لگا کر بَیان سُنُوں گا۔❀ ٹیک لگا کر بیٹھنے کے بجائے عِلْمِ دِیْن کی تَعْظِیم کی خاطِر جہاں تک ہو سکا دوزانو بیٹھوں گا۔❀ ضَرورَتاً سِمَٹ سَرَک کر دوسرے کے لئے جگہ کُشادہ کروں گا۔❀ دھکّا وغیرہ لگا تو صَبْر کروں گا، گُھورنے، جِھڑکنے اوراُلجھنے سے بچوں گا۔❀ صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب، اُذْکُرُوا اللّٰہ، تُوبُوْا اِلَی اللّٰہ وغیرہ سُن کر ثواب کمانے اور صدا لگانے والوں کی دل جُوئی کیلئے بُلند آواز سے جواب دوں گا۔❀ بَیان کے بعد خُود آگے بڑھ کر سَلَام و مُصَافَحَہ اور اِنْفِرادی کوشش کروں گا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

1۔۔۔معجم کبیر، سھل بن سعد الساعدی۔۔۔الخ، ۱۸۵/۶، حدیث: ۵۹۴۲

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ اسلامی مہینوں میں ساتواں با بَرَکت مہینا رَجَبُ الْمُرَجَّب اپنی بر کتیں لُٹا رہا ہے۔ یہ وہ عظیمُ الشّان مہینا ہے کہ جس میں شبِ اسریٰ کے دُولہا، حبیبِ کبریا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے **معراج کے عظیم معجزے** (Miracle) کا ظہور ہوا۔ اس مبارک سفر کے تمام احوال و واقعات کو احادیثِ مُبارکہ اور سیرتِ طَیِّبہ کی کتابوں میں تفصیل کے ساتھ بیان کیا گیا ہے۔ ہم بھی نبیِ پاک، صاحب معراج صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے ذکرِ خیر سے مستفیض ہونے کیلئے معراج شریف کا ایمان اَفروز تذکرہ اور علمِ غیبِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی شان و شوکت کے بارے میں سُننے کی سعادت حاصل کریں گے،

آیئے! پہلے خلیفۂ اعلیٰ حضرت، مدّاحُ الحبیب، حضرت مولانا صوفی محمد **جمیلُ الرحمٰن** خان قادِری رضوی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے لکھے ہوئے **شبِ معراج** کی بر کتوں سے مالامال بہت ہی پیارے کلام کے چند اَشعار سُنتے ہیں:

پردہ رُخِ انور سے جو اُٹھا شبِ معراج ... جنّت کا ہوا رنگ دو بالا شبِ معراج
اے رحمتِ عالم تِری رحمت کے تصدق ... ہر ایک نے پایا ترا صدقہ شبِ معراج
جس وقت چلی شاہِ مدینہ کی سُواری ... سجدے میں جھکا عرشِ مُعلّٰی شبِ معراج
یہ شانِ جلالت کہ نہایت ہی ادب سے ... جبریل نے آقا کو جگایا شبِ معراج
دُولہا تھے محمد تو براتی تھے فِرشتے ... اِس شان سے پہنچے مِرے مولیٰ شبِ معراج
ممکن ہی نہیں عقلِ دو عالم کی رَسائی ... ایسا دِیا اللہ نے رُتبہ شبِ معراج
اُس میں سے جمیلِ رضوی کو بھی عطا ہو ... رحمت کا بٹا خاص جو حصہ شبِ معراج

(قبالۂ بخشش، ص۳۷-۳۸)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

مختصر واقعۂ معراج

مکتبۃُ المدینہ کی مطبوعہ کتاب ”سیرتِ مُصطفٰے“ کے صفحہ 732پر شیخُ الحدیث حضرت علامہ عبدُ المصطفٰے اعظمی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: معراج کی رات سرورِ کائنات، فَخرِ موجودات صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے گھر کی چھت کُھلی اور اچانک حضرتِ سَیِّدُنا جبرائیل عَلَیْہِ السَّلَام چند فرشتوں کے ساتھ نازل ہوئے اور آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو حرمِ کعبہ میں لے جا کر آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے سینۂ مُبارک کو چاک کیا اور قلبِ انور کو نکال کر آبِ زمزم سے دھویا، پھر ایمان و حکمت سے بھرے ہوئے ایک طشت کو آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے سینے میں اُنڈیل کر شکم (یعنی پیٹ مبارک) کا چاک برابر کر دیا۔ پھر آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم بُراق پر سوار ہو کر بیتُ المقدس تشریف لائے۔

شیخِ طریقت، اَمیرِ اَہلِ سُنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ اِس ایمان افروز واقعے کی منظر کشی کرتے ہوئے اپنے ایک کلام میں لکھتے ہیں:

قربان میں شان و عظمت پر سوئے ہیں چین سے بستر پر جبریلِ امیں حاضر ہوکر معراج کا مُژدہ سُناتے ہیں

جبریلِ امین بُراق لیے جنّت سے زمیں پر آ پہنچے بارات فرشتوں کی آئی معراج کو دُولہا جاتے ہیں

(وسائل بخشش مرمم، ص۲۸۶-۲۸۷)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

بُراق کی تیز رفتاری کا یہ عالَم تھا کہ اس کا قدم وہاں پڑتا تھا جہاں اس کی نگاہ کی آخری حد ہوتی تھی۔ بَیْتُ الْمقدس پہنچ کر بُراق کو آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اس حلقے میں باندھ دیا، جس میں انبیاء عَلَیْہِمُ

الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام اپنی اپنی سواریوں کو باندھا کرتے تھے، پھر آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے تمام انبیا اور رسولوں عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کو جو وہاں حاضر تھے دو(2) رکعت نمازِ نفل جماعت سے پڑھائی۔[1]

اقصیٰ میں سواری جب پہنچی جبریل نے بڑھ کے کہی تکبیر نبیوں کی امامت اب بڑھ کر سلطانِ جہاں فرماتے ہیں

(وسائلِ بخشش مرمم، ص۲۸۷)

انبیائے کرام سے ملاقاتیں

جب بیتُ المقدس سے نکلے تو حضرتِ جبریل(عَلَیْہِ السَّلَام) نے شراب اور دُودھ کے دو(2) پیالے آپ کے سامنے پیش کیے، آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے دودھ کا پیالہ اُٹھالیا۔ یہ دیکھ کر حضرتِ جبریل عَلَیْہِ السَّلَام نے کہا کہ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فطرت (Nature) کو پسند فرمایا، اگر آپ شراب کا پیالہ اُٹھالیتے تو آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی اُمَّت گمراہ ہو جاتی۔ پھر حضرت جبریل عَلَیْہِ السَّلَام آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو ساتھ لے کر آسمان پر چڑھے، پہلے آسمان میں حضرت(سَیِّدُنا) آدم عَلَیْہِ السَّلَام سے، دوسرے میں حضرت(سَیِّدُنا) یحییٰ و حضرت(سَیِّدُنا) عیسیٰ عَلَیْہِمَا السَّلَام سے مُلاقات ہوئی اور کچھ گفتگو بھی ہوئی، تیسرے آسمان میں حضرت(سَیِّدُنا) یُوسف عَلَیْہِ السَّلَام، چوتھے آسمان میں حضرت(سَیِّدُنا) اِدرِیس عَلَیْہِ السَّلَام اور پانچویں آسمان میں حضرتِ(سَیِّدُنا) ہارون عَلَیْہِ السَّلَام اور چھٹے آسمان میں حضرت (سَیِّدُنا) مُوسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام ملے اور ساتویں آسمان پر پہنچے تو وہاں حضرت(سَیِّدُنا) ابراہیم عَلَیْہِ السَّلَام سے مُلاقات ہوئی، وہ (فرشتوں کے قبلے) بیتُ المعمور سے پیٹھ لگائے بیٹھے تھے، جس میں روزانہ ستر ہزار(70000) فرشتے داخل ہوتے ہیں۔ بوقتِ مُلاقات ہر پیغمبر نے **"خوش آمدید! اے پیغمبرِ صالح"** کہہ کر آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ

---

1 . . . سیرتِ مصطفٰے، ص ۷۳۲-۷۳۳

وَسَلَّم کا اِستِقْبال کیا۔ پھر آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو جنّت کی سیر کرائی گئی۔ اس کے بعد آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سِدْرَۃُ الْمُنْتَھٰی پر پہنچے۔ اس درخت پر جب اَنوارِ الٰہی کی بارش ہوئی تو ایک دَم اس کی صُورت بدل گئی اور اس میں رنگ برنگ کے اَنوار کی ایسی تجلّی (Rays of light) نظر آئی کہ جس کی کیفیتوں کو الفاظ میں بیان نہیں کیا جاسکتا۔ یہاں پہنچ کر حضرتِ جبریل عَلَیْہِ السَّلَام یہ کہہ کر ٹھہر گئے کہ اب اس سے آگے میں نہیں بڑھ سکتا۔

جبریل ٹھہر کر سدرہ پر بولے جو بڑھے ہم ایک قدم　　　جل جائیں گے سارے بال و پر اب ہم تو یہیں رہ جاتے ہیں

(وسائلِ بخشش، ص۲۸۸)

پھر اللہ عَزَّوَجَلَّ نے آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو عرش بلکہ عرش کے اُوپر جہاں تک اللہ عَزَّوَجَلَّ نے چاہا بُلا کر آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو فیضیاب فرمایا۔[1]

قرآنِ کریم میں اس کو ان الفاظ سے بیان کیا گیا ہے: چنانچہ پارہ 27 سُوْرَۃُ النجم کی آیت نمبر 8 اور 9 میں ارشاد ہوتا ہے:

﴿ثُمَّ دَنَا فَتَدَلّٰی ۝۸ فَکَانَ قَابَ قَوْسَیْنِ اَوْ اَدْنٰی ۝۹﴾ (ترجَمۂ کنزُالایمان: پھر وہ جلوہ نزدیک ہوا پھر خوب اتر آیا، تو اس جلوے اور اس محبوب میں دو ہاتھ کا فاصلہ رہا بلکہ اس سے بھی کم) پھر وہاں کیا ہوا، یہ ہماری عقل کی پہنچ سے باہر ہے۔ پھر جب آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم دیدارِ خداوندی سے فیضیاب ہو کر اور اچھی طرح سیر فرما کر اور اللہ عَزَّوَجَلَّ کی روشن نشانیوں کا مُعاینہ و مُشاہَدہ فرما کر آسمان سے زمین پر تشریف لائے اور بَیْتُ الْمَقْدِس میں داخل ہوئے اور بُراق پر سُوار ہو کر مَکَّۂ مُکَرَّمہ کے لیے روانہ ہوئے تو راستہ میں آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے بَیْتُ الْمَقْدِس سے مَکَّۂ مُکَرَّمہ تک کی تمام منزلوں اور

---

1 . . . سیرتِ مُصطفٰے، ص۷۳۳ - ۷۳۴

قُریش کے قافلوں کو بھی دیکھا۔ یہ تمام مَراحل طے ہونے کے بعد جب آپ صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم مسجدِ حرام میں پہنچے تو چونکہ ابھی رات کا کافی حصہ باقی تھا،اس لیے آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ سو گئے۔[1]

خدا کی قُدرت کہ چاند حق کے، کروڑوں منزل میں جلوہ کرکے
ابھی نہ تاروں کی چھاؤں بدلی، کہ نُور کے تڑکے آ لیے تھے

(حدائقِ بخشش،ص۲۳۷)

کلامِ رضا کی وضاحت:

یعنی خدا کی شان دیکھئے کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے پیارے حبیب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم تھوڑی ہی دیر میں کروڑوں منزلوں پر اپنا جلوہ دکھا کر واپس بھی تشریف لے آئے ،ابھی تک ستارے اسی طرح چمک رہے تھے،ان کے سائے بھی نہ بدلے تھے۔[2]

اللہ کی عنایت	مرحبا	معراج کی عظمت	مرحبا
بُراق کی قسمت	مرحبا	بُراق کی سُرعت	مرحبا
اَقصیٰ کی شوکت	مرحبا	نبیوں کی اِمامت	مرحبا
آقا کی رِفعت	مرحبا	آسماں کی سِیاحت	مرحبا
مکینِ لامکاں کی عظمت	مرحبا	چشمانِ نبوت	مرحبا

صَلُّوۡا عَلَی الۡحَبِیۡب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

1...سیرتِ مصطفٰی، ص۷۳۵ ملخصاً

2...شرح کلامِ رضا، ص۶۹۶

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! شبِ اسراء کے دُولہا، محبوبِ کبریا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے صبح جب قریش کے سامنے رات کے واقعۂ معراج کو بیان کیا تو انہیں سخت تَعَجُّب ہوا اور آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو **مَعَاذَ اللّٰہ** عَزَّوَجَلَّ جُھوٹا ثابت کرنے کیلئے امتحاناً سوالات شروع کر دیئے۔

مُفتی احمد یار خان رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: وہ سُوالات بھی فُضول تھے۔ مثلاً یہ کہ بَیْتُ الْمَقْدِس میں سُتُون کتنے ہیں، سِیڑھیاں کتنی ہیں، مِنْبَر کِس طرف ہے۔ ظاہِر ہے کہ یہ چیزیں تو بار بار دیکھنے پر بھی یاد نہیں رہتیں تو ایک بار دیکھنے پر یاد کیسے رہتیں۔ کُفّار نے کہا کہ عَرْش و کُرسی کی باتیں جو آپ بیان کررہے ہیں، اُن کی تو ہم کو خَبَر نہیں، بَیْتُ الْمَقْدِس ہم نے دیکھا ہوا ہے، وہاں کی نِشانیاں آپ ہم کو بتائیں۔ [1] (لہٰذا جب بَیْتُ الْمَقْدِس کی کَیْفِیَّت پوچھی گئی تو) نبیِ کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو کچھ تَرَدُّد ہوا، کیونکہ اگرچہ آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم بَیْتُ الْمَقْدِس میں داخِل ہوئے تھے لیکن آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اس کی کَیْفِیَّت کے مُتَعَلِّق گہری نظر نہیں فرمائی تھی، اور پھر وہ رات بھی تاریک تھی۔ اللّٰہ تعالیٰ نے حضرت جِبْرائیلِ امین عَلَیْہِ السَّلَام کو حکم فرمایا تو اُنہوں نے اپنے پَروں (Wings) پر بَیْتُ الْمَقْدِس کو اُٹھالیا اور مَکَّۂ مُکَرَّمہ میں حضرت عَقِیْل رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے گھر کے پاس رکھ دِیا، آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اُسے دیکھتے جاتے اور اُن کے سُوالوں کے جوابات دیتے جاتے۔ (یاد رہے کہ) بَیْتُ الْمَقْدِس کو اُٹھا کر آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی خِدمتِ عالِیہ میں حاضِر کیا جانا آپ کا مُعْجِزہ (Miracle) ہے، جس طرح بِلْقِیس کا تَخْت (اُٹھا کر حضرت سلیمان عَلَیْہِ السَّلَام کے دَرْبار میں حاضِر کیا جانا) حضرت سُلَیْمان عَلَیْہِ السَّلَام کا معجزہ (Miracle) ہے۔ [2]

1...مرآۃ المناجیح، ۸/۱۵۹

2...سیرۃ سید الانبیاء، ص ۱۳۱

اے عاشقانِ رسول! سُنا آپ نے کہ شبِ اسرا کے دُولہا، سَیِّدُ الانبیا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی شان وشوکت کس قدر بلند وبالا ہے کہ جنہیں رَبِّ کائنات عَزَّوَجَلَّ نے رجبُ المرجّب کی ستائیسویں رات مختصر سے وقت میں اپنی عظیم نشانی دکھانے کیلئے جنّتی بُراق پر سوار کرایا، مسجدِ حرام سے مسجدِ اقصیٰ اور پھر وہاں سے تمام آسمانوں پر بُلا کر مختلف انبیائے کرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام اور فرشتوں کے سامنے اپنے محبوب صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی شان و عظمت کو ظاہر فرمایا، نمازوں کا تحفہ عطا فرمایا، اور سب سے بڑھ کر یہ کہ اپنے دِیدار سے بھی سرفراز فرمایا اور کسی واسطے کے بغیر کلام کا شرف بھی عطا فرمایا۔

یہ شاہ نے پائی سعادت ہے خالق نے عطا کی زِیارت ہے
جب ایک تجلّی پڑتی ہے مُوسٰی تو غش کھا جاتے ہیں

(وسائلِ بخشش، ص288)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

آیئے! حضورِ اکرم، نورِ مجسم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو اللہ عَزَّوَجَلَّ کا دیدار ہونے اور اللہ عَزَّوَجَلَّ سے ہمکلام ہونے کے بارے میں حدیثِ پاک سُنتے ہیں:

میں نے سب کچھ پہچان لیا

حضرت سَیِّدُنا مُعاذ بن جبل رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے، حضورِ اقدس صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: میں نے اپنے رَبّ عَزَّوَجَلَّ کو دیکھا، اس نے اپنا دستِ قدرت میرے کندھوں کے درمیان رکھا، میرے سینے میں اس کی ٹھنڈک محسوس ہوئی، اسی وقت ہر چیز مجھ پر روشن ہوگئی اور میں نے سب کچھ پہچان لیا۔(1)

فرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ہے: میں نے اپنے رَبّ عَزَّوَجَلَّ کو بہترین صورت میں

1...ترمذی، کتاب التفسیر، باب ومن سورۃ ص، ۵/۱۶۰، حدیث: ۳۲۴۶

دیکھا۔(یعنی اس وقت میری اپنی صورت بہت اچھی تھی نہ کہ خدا، کی جیسے کہا جاتا ہے کہ میں اچھے کپڑوں میں حاکم سے ملا، یعنی ملاقات کے وقت میرے کپڑے اچھے تھے، ورنہ رَبّ تعالیٰ صورت سے پاک ہے۔ خیال رہے کہ حضور انور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا ہم میں آنا بشری صورت میں ہے، اور رَبّ عَزَّوَجَلَّ سے ملنا نوری صورت میں۔ انسان کا گھر کا لباس اور ہوتا ہے اور کچہری کا اور، یہ غالبًا معراج کے واقعے کا ذکر ہے۔ بعض نے خواب کا دیدار بتایا ہے مگر پہلی بات زیادہ صحیح ہے۔ حق یہ ہے کہ حضور عَلَیْہِ السَّلَام نے سر کی آنکھوں سے رَبّ کا دیدار کیا) حضورِ اکرم، نورِ مجسم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ فرماتے ہیں: اللہ عَزَّوَجَلَّ نے (مجھ سے) پوچھا کہ مقرّب فرشتے کس چیز میں جھگڑتے ہیں؟ (یعنی وہ کون سے اعمال ہیں جنہیں لے جانے اور بارگاہِ الٰہی میں پیش کرنے میں فرشتے جھگڑتے ہیں وہ کہتا ہے میں لے جاؤں اور یہ کہتا ہے میں) میں نے عرض کیا: مولیٰ تُو ہی جانے۔ تو اللہ عَزَّوَجَلَّ نے اپنا دستِ قدرت میرے دونوں کندھوں کے درمیان رکھا، جس کی ٹھنڈک میں نے اپنے سینے میں پائی۔ (یعنی رَبّ عَزَّوَجَلَّ نے اپنی رحمت کے ہاتھ کو میری پشت پر رکھا اور اس کا فیضان میرے سینے اور دل پر پہنچا) تو جو کچھ آسمانوں اور زمین میں ہے وہ سب میں نے جان لیا۔[1]

حکیم الاُمَّت حضرت مفتی احمد یار خان نعیمی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: یہ حدیث حضورِ انور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے وُسعتِ علم کی کھلی دلیل ہے، رَبّ عَزَّوَجَلَّ نے حضور عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کو ساتوں آسمانوں بلکہ اوپر کی تمام چیزوں اور ساتوں زمینوں اور ان کے نیچے کے ذرّے ذرّے اور قطرے قطرے کا علم عطا فرمایا۔ خیال رہے کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے اپنے حبیب کو گُزشتہ، موجودہ اور تاقیامت ہونے والی ہر چیز کا علم دیا کیونکہ زمین پر لوگوں کے اعمال اور آسمان پر ان اعمال کے لئے فرشتوں کے یہ جھگڑے تاقیامت ہوتے رہیں گے، جنہیں حضور عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام آج آنکھوں سے

1 ... دارمی، کتاب الرؤیا، باب فی رؤیة... الخ، ۲/۱۷۰، مرآۃ المناجیح، ۱/۴۴۶

دیکھ رہے ہیں۔ اس حدیث کی تائید قرآن کی بہت سی آیات کر رہی ہیں۔[1]

اعلیٰ حضرت امام اہلسنت مُجدِّد دین وملت مولانا امام احمد رضا خان رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ "فتاوٰی رضویہ" میں فرماتے ہیں: اللہ عَزَّوَجَلَّ نے روزِ اَزل سے روزِ آخر تک جو کچھ ہوا اور جو کچھ ہے اور جو کچھ ہونے والا ہے ایک ایک ذرّے کا تفصیلی علم اپنے حبیبِ اَکرم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کو عطا فرمایا، ہزار تاریکیوں میں جو ذرّہ یا ریت کا دانہ پڑا ہے حضور عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کو اس کا بھی علم ہے، اور فقط علم ہی نہیں بلکہ تمام دُنیا بھر اور جو کچھ اس میں قیامت تک ہونے والا ہے، سب کو ایسا دیکھ رہے ہیں، جیسا اپنی اس ہتھیلی کو، آسمانوں اور زمینوں میں کوئی ذرّہ ان کی نگاہ سے مخفی نہیں بلکہ یہ جو کچھ ذکر کیا گیا ہے ان کے علم کے سمندروں میں سے ایک چھوٹی سی نہر ہے، اپنی تمام اُمت کو اس سے زیادہ پہچانتے ہیں جیسا آدمی اپنے پاس بیٹھنے والوں کو، اور فقط پہچانتے ہی نہیں بلکہ ان کے ایک ایک عمل ایک ایک حرکت کو دیکھ رہے ہیں، دلوں میں جو خیال گزرتا ہے اس سے بھی آگاہ ہیں، اور پھر ان کے علم کے وہ تمام سمندر اور تمام مخلوق کے عُلوم مل کر علمِ الٰہی عَزَّوَجَلَّ سے وہ نسبت نہیں رکھتے، جو ایک ذرا سے قطرے کو کروڑ سمندروں سے۔[2]

سرِ عرش پر ہے تِری گزر دلِ فرش پر ہے تِری نظر   ملکوت و مُلک میں کوئی شے نہیں وہ جو تجھ پہ عیاں نہیں

(حدائقِ بخشش، ص۱۰۹)

مختصر وضاحت: یَارسُولَ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم عرش کے اُوپر بھی آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کا آنا جانا ہے اور زمین بھی آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کی نگاہِ ناز میں ہے، زمین و

---

1 . . . مرآۃ المناجیح، ۱/ ۴۴۶

2 . . . فتاوٰی رضویۃ، ۱۵/ ۷۴ ملخصًا

آسمان کی کوئی بھی چیز آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم سے پوشیدہ نہیں۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ہمارے پیارے پیارے آقا، مدینے والے مُصْطَفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم نے جب بَیْتُ الْمُقَدَّس کے بارے میں مُشْرِکِیْنِ مکّہ کی طرف سے پوچھے گئے، تمام سُوالات کے جوابات عطا فرما دیئے تو چونکہ وہ تو حُضُورِ اَکْرَم، نُورِ مُجَسَّم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کے اِس عَظِیْم مُعْجِزے پر ایمان لانے کے بجائے، اسے عَقْل کی کسوٹی پر پَرَکھ رہے تھے بلکہ اپنے بُغْض و عِناد کی وجہ سے اس عَظِیْمُ الشّان مُعْجِزے (Miracle) کو جُھوٹا ثابت کرنے پر کَمَر بَستہ تھے، لِہٰذا بَیْتُ الْمُقَدَّس کی نِشانیاں پُوچھنے اور اِس پر مُنہ کی کھانے کے باوُجُود بھی اپنی ہَٹ دھرمی سے باز نہ آئے اور اِمْتِحان کی غَرَض سے اس قافلے کے بارے میں سُوال کرنے لگے جو مَکَّۂ مُکَرَّمہ سے تِجارت کی غَرَض سے شام کی جانِب گیا تھا۔ چُنانچہ

کُفّارِ قریش نے کہا: آپ ہمیں ہمارے قافلوں کے بارے میں بتایئے کہ کیا راستے میں وہ قافلے آپ کو ملے تھے؟ غیب بتانے والے آقا، شبِ اسریٰ کے دولہا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: مقامِ روحاء میں میرا گُزر فُلاں قبیلے کے قافلے پر ہوا تھا، ان لوگوں کا اُونٹ (Camel) گم ہو گیا تھا اور وہ اسے تلاش کر رہے تھے، میں ان کے پڑے ہوئے سامان کی طرف آیا تو وہاں کوئی بھی موجود نہ تھا، پانی کا ایک پیالہ وہاں رکھا ہوا تھا، میں نے اسے پی لیا اور پھر اسے ڈھکن سے ڈھک دیا۔ (پھر غیب بتانے والے آقا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا) اب وہ قافلہ بدھ کے دن سورج غروب ہوتے ہوئے یہاں پہنچ جائے گا۔ پھر تم لوگ اس سے دریافت کر لینا کہ جب وہ اپنا گم شدہ اُونٹ تلاش کر کے واپس آئے تھے تو انہوں نے اپنے بھرے ہوئے پیالے کو پانی سے خالی پایا تھا یا نہیں؟ اور یہ بھی پوچھ لینا کہ جب تم اُونٹ کی تلاش میں سرگرداں تھے تو کیا تمہیں کسی نے پکار کر کہا تھا کہ تمہارا اُونٹ فُلاں جگہ پر ہے، جس

پر تم حیران ہو کر کہہ رہے تھے کہ ملکِ شام میں یہ محمد (صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ) کی آواز کیسے آگئی؟ مگر جب تم نے اس آواز کے مطابق اس مقام پر جا کر دیکھا تھا تو تمہیں اپنا اُونٹ مل گیا تھا یا نہیں؟ قریش نے کہا: ہاں! یہ ٹھیک ہے کہ یہ بڑی نشانی ہے۔

پھر حضورِ اکرم، نورِ مجسم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا کہ فُلاں قبیلے کے قافلے پر بھی میرا گُزر ہوا تھا، جن کے دو آدمی ایک ہی اُونٹ پر سوار تھے۔ ان کا اُونٹ، براق کی تیز رفتاری (Speed) کی وجہ سے بِدک کر بھاگا جس کی وجہ سے وہ دونوں سوار گر گئے اور ان میں سے فُلاں شخص کی کلائی ٹُوٹ گئی ہے۔ اب بدھ کے دن ٹھیک دوپہر کو وہ قافلہ یہاں پہنچ جائے گا پھر تم ان دونوں سے اس بارے میں پوچھ لینا، کفارِ قریش کہنے لگے: بہت اچھا، یہ نشانی بھی اچھی ہے۔

پھر حضورِ اکرم، نورِ مجسم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا کہ فُلاں قبیلے کے قافلے پر مقامِ تَنْعِیْم کے پاس میرا گُزر ہوا تھا، اس قافلے میں آگے آگے ایک خاکی رنگ کا اُونٹ تھا جس کے اوپر دھاری دار دو بوریاں غلّے کی لدی ہوئی تھیں اور ایک حبشی بھی اُس پر سوار تھا، اسی قافلے میں فُلاں شخص کو سردی لگ رہی تھی اور وہ اپنے غلام سے کمبل (Blanket) مانگ رہا تھا۔ یہ قافلہ بہت قریب پہنچ چکا ہے، صبح سورج طلوع ہوتے وقت یہ قافلہ یہاں پہنچ جائے گا۔

چنانچہ طلوعِ آفتاب سے پہلے کچھ لوگ ایک پہاڑی پر آبیٹھے اور قافلے کا انتظار کرنے لگے، کچھ لوگ سورج کے انتظار میں مقرر کئے گئے تاکہ وہ اس کے نکلنے پر خصوصی نظر رکھیں۔ اچانک ان مقرر کردہ آدمیوں میں سے ایک نے چیخ کر کہا: لو! وہ دیکھو! سورج نکل آیا۔ اتنے میں کسی نے پکارا: وہ دیکھو قافلہ بھی آچکا ہے۔ دیکھا تو واقعی قافلے کے آگے آگے خاکی رنگ کا ایک اُونٹ تھا جس پر دھاری دار دو بوریاں غلے کی لدی ہوئی تھیں۔

اس کے بعد بدھ کی دوپہر کو کفارِ قریش کی ایک جماعت پہاڑی پر بیٹھ کر اس قافلے کی آمد کا انتظار کرنے لگی، جس کی آمد کے بارے میں حضورِ اکرم نورِ مجسم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم نے بتایا تھا کہ وہ بدھ کے دن دوپہر کو پہنچے گا۔ چنانچہ عین دوپہر کے وقت وہ دوسرا قافلہ بھی پہنچ گیا اور جس شخص کے گرنے کی خبر دی گئی تھی واقعی اس کی کلائی ٹُوٹی ہوئی تھی۔

اس کے بعد کچھ لوگ اُس تیسرے قافلے کی تاک میں بیٹھ گئے، جس کی آمد غُروبِ آفتاب کے وقت بتائی گئی تھی، غروبِ آفتاب کا وقت قریب ہوگیا اور اس وقت تک قافلہ نہیں پہنچا، رسولُ اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم نے بارگاہِ الٰہی عَزَّوَجَلَّ میں دُعا فرمائی تو دُعا قبول ہوئی اور سورج کو روک دیا گیا، جب قافلہ پہنچ گیا تو سورج بھی غروب ہوگیا۔ جب حضورِ اکرم، نورِ مجسم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کی بتائی گئی باتوں کے بارے میں قافلے والوں سے پوچھا گیا تو انہوں نے تمام باتوں کی تصدیق کردی، نبیِ اَکرم، نُورِ مُجَسَّم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم نے جس طرح فرمایا تھا، بالکل اُسی طرح ہوا، آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کے معجزات کے ظُہُور پر مُشْرِکِیْن شَرْمِنْدہ ہوگئے لیکن ایمان نہ لائے۔ (1)

بیان کردہ واقعۂ معراج میں جہاں دیگر کئی مدنی پھول اپنی خوشبو بکھیر رہے ہیں، وہیں ایک مدنی پھول یہ بھی چُننے کو مِلتا ہے کہ اللہ تعالٰی نے اپنے حبیب صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کو علمِ غیب کی عظیمُ الشّان دولت سے نوازا ہے چنانچہ آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کے سفر معراج سے واپسی پر کفارِ مکّہ نے بطورِ امتحان جب آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم سے بیت المقدّس اور وہاں کے قافلوں کے متعلق پوچھا تو آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم نے اللہ عَزَّوَجَلَّ کی عطا سے ان کے سارے سوالوں کے بڑے ہی شاندار انداز

---

1 . . . تحفۂ معراج النبی، ص ۵۰۶، مقالاتِ کاظمی، ۱/ ۱۵۳، خصائصِ کبری، ۱/ ۳۶۹تا ۳۷۵، سیرۃ سید الانبیاء، ص ۱۳۱، سبل الھدی والرشاد، ۳/ ۹۳ ملخصاً

میں درست جوابات ارشاد فرمائے بلکہ غیب جاننے والے آقا، شبِ اسریٰ کے دولہا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے کفّارِ مکہ کے تجارتی قافلوں کی واپسی کے بھی ٹھیک ٹھیک اوقات بیان فرمادیئے حالانکہ بیتُ المقدس تشریف لے جانے کی سچائی کا قافلوں کی واپسی سے کوئی تعلق نہ تھا یعنی اگر پیارے آقا، شبِ اسریٰ کے دولہا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ قافلوں کی واپسی کا وقت نہ بتاتے تو اس کی وجہ سے بیتُ المقدس تشریف لے جانے پر اعتراض (Objection) نہیں کیا جاسکتا تھا مگر قربان جایئے! غیب بتانے والے نبی صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ پر کہ جس بات کا کفّار کے شکوک و شُبہات (Doubts) سے کوئی تعلق نہیں تھا وہ بھی بیان فرمادی، جو آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے علمِ غیب پر بہت بڑی دلیل ہے اور یہ ایک ایسی حقیقت ہے کہ جس سے انکار کرنا کسی طرح بھی ممکن نہیں کیونکہ نبی کا منصب ہی غیب کی خبریں بتانا ہے۔ جیسا کہ

حضرتِ علّامہ مولانا مفتی محمد امجد علی اعظمی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بہارِ شریعت میں فرماتے ہیں: انبیا عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام غیب کی خبر دینے کے لیے ہی آتے ہیں کہ جنّت و نار و حشر و نشر و عذاب و ثواب غیب نہیں تو اور کیا ہیں...؟ اُن کا منصب ہی یہ ہے کہ وہ باتیں ارشاد فرمائیں جن تک عقل و حواس کی رسائی نہیں اور اسی کا نام غیب ہے۔[1]

شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنت، بانیِ دعوتِ اسلامی حضرت علامہ مولانا ابو بلال محمد الیاس عطّار قادری رضوی ضیائی دامت برکاتہم العالیہ اپنے رسالے **"سیاہ فام غلام"** کے صفحہ نمبر 17 پر ارشاد فرماتے ہیں: اللہ عَزَّ وَجَلَّ کے مَحبوب، دانائے غُیُوب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ اپنے پروردگار عَزَّوَجَلَّ کی عطا سے اپنے غلاموں کی عُمروں سے بھی باخبر ہیں اور ان کے ساتھ جو کچھ پیش ہونے والا ہے اسے بھی جانتے ہیں۔ قرآنِ پاک کی

---

1 . . . بہارِ شریعت، حصہ اول، ۱/۴۶

بہت سی آیاتِ مبارکہ سے سرکارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے علمِ غیب کا ثُبوت ملتا ہے۔

چُنانچہ پارہ 30 سورۂ تَکْوِیْر کی آیت نمبر 24 میں ارشادِ خداوندی ہے:

وَ مَا هُوَ عَلَى الْغَیْبِ بِضَنِیْنٍ ﴿۲۴﴾ تَرجَمۂ کنز الایمان: اور یہ نبی غیب بتانے میں بخیل نہیں۔ (پ۳۰، التکویر:۲۴)

اور پارہ 29 سورۂ جِنّ کی آیت نمبر 26 اور 27 میں ارشادِ خداوندی ہے:

عٰلِمُ الْغَیْبِ فَلَا یُظْهِرُ عَلٰى غَیْبِهٖۤ اَحَدًا ﴿۲۶﴾ اِلَّا مَنِ ارْتَضٰى مِنْ رَّسُوْلٍ (پ۲۹، الجن:۲۶،۲۷) ترجمۂ کنزالایمان: غیب کا جاننے والا تو اپنے غیب پر کسی کو مُسلّط نہیں کرتا سوائے اپنے پسندیدہ رسولوں کے۔

علامہ اسمٰعیل حقّی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: مُفَسِّرِینِ کِرام رَحِمَہُمُ اللّٰہُ السَّلَام فرماتے ہیں، اللہ عَزَّوَجَلَّ اپنے مخصوص رسولوں عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کو علمِ غیبِ خاص سے نوازتا ہے۔ اَولیائے کرام رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن کو جو علمِ غیب ہوتا ہے وہ انبیائے کرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام ہی کے وَسیلے اور فیض سے ہوتا ہے۔[1]

اسی طرح پارہ 4 سورۂ آلِ عمران کی آیت نمبر 179 میں خُدائے رحمٰن عَزَّوَجَلَّ کا ارشادِ پاک ہے:

وَ مَا كَانَ اللّٰهُ لِیُطْلِعَكُمْ عَلَى الْغَیْبِ وَ لٰكِنَّ اللّٰهَ یَجْتَبِیْ مِنْ رُّسُلِهٖ مَنْ یَّشَآءُ ۪ (پ۴، اٰلِ عمران:۱۷۹) تَرجَمۂ کنزالایمان: اور اللہ کی شان یہ نہیں کہ اے عام لوگو تمہیں غیب کا علم دے دے ہاں اللہ چن لیتا ہے اپنے رسولوں سے جسے چاہے۔

صَدرُ الافاضل حضرت علّامہ مولانا سَیِّد محمد نعیمُ الدِّین مُراد آبادی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اس آیتِ مُبارکہ کے تحت فرماتے ہیں: (اللہ عَزَّوَجَلَّ) ان برگُزیدہ رسولوں عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کو غَیب کا علم دیتا

---

1 ... روح البیان، پ۲۹، الجن:۲۶-۲۷، ۱۰/ ۲۰۱ ملخصاً

ہے اور سَیِّدِ انبیا، حبیبِ خدا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ رسولوں میں سب سے اَفْضَل اور اعلیٰ ہیں، اس آیت سے اور اس کے سِوا بکثرت آیات و احادیث سے ثابت ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حُضُور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کو غیب کے عُلُوم عطا فرمائے اور غیب کے علوم آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا معجزہ ہیں۔

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ہمارے پیارے آقا، شبِ معراج کے دولہا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے اللہ عَزَّوَجَلَّ کے عطا کردہ علم کے ذریعے بارہا غیب کی خبریں اپنے پیارے صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کے سامنے بیان فرمائیں۔ چنانچہ

حضرتِ بِلال رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے قدموں کی آہٹ

جنّت کی سیر کے دوران سردارِ دو جہان، رحمتِ عالمیان صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے کسی کے قدموں کی آہٹ سماعت فرمائی، جس کے بارے میں آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو بتایا گیا کہ یہ حضرتِ بِلال رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ ہیں۔ (1)

قُربان جائیے! کیا شان ہے مُؤَذِّنِ رسول حضرتِ سَیِّدُنا بِلالِ حبشی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی کہ پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ان کے قدموں کی آہٹ جنّت میں سماعت فرما رہے ہیں۔ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کو یہ مقام کس عمل کے سبب حاصِل ہوا آیئے! مُلاحظہ کیجئے:

حضرتِ سَیِّدُنا ابوہریرہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں کہ (ایک دفعہ) سرکارِ عالی وقار، محبوبِ رَبِّ غفّار صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فجر کے وقت حضرتِ بِلال رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے فرمایا: اے بِلال! مجھے بتاؤ تم نے اِسْلام میں کون سا ایسا عمل کیا ہے جس پر ثواب کی امید سب سے زیادہ ہے کیونکہ میں

---

1 ۔۔۔ مشکاۃ المصابیح کتاب المناقب، باب مناقب عمر، ۲/۴۱۸، حدیث:۶۰۳۷

نے جنّت میں اپنے آگے تمہارے قدموں کی آہٹ سُنی ہے۔ عرض کیا: میں نے اپنے نزدیک کوئی اُمید افزا کام نہیں کیا۔ہاں! میں نے دن رات کی جس گھڑی بھی وُضو یا غسل کیا تو اس قدر نماز پڑھ لی جو اللہ عَزَّوَجَلَّ نے میرے مُقَدَّر میں کی تھی۔(1)

شرحِ حدیث

حکیمُ الْاُمَّت حضرتِ علّامہ مفتی احمد یار خان نعیمی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے اس حدیثِ پاک کا ایک معنی یہ بھی بیان فرمایا ہے کہ یہ سب حُضُور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے جسمانی معراج میں مُلاحظہ فرمایا تھا مگر یہ سوال کسی اور دِن فجر کی نماز کے بعد فرمایا۔ مزید فرماتے ہیں: حضرتِ بِلال (رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ) کا حُضُور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم سے آگے جنّت میں جانا ایسا ہے جیسے نوکر چاکر بادشاہوں کے آگے چلتے ہیں۔ خیال رہے کہ معراج کی رات نہ تو حضرتِ بِلال (رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ)، حُضُور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کے ساتھ جنّت میں گئے،نہ آپ کو معراج ہوئی بلکہ حُضُورِ اکرم،نورِ مجسم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اس رات وہ واقعہ مُلاحظہ فرمایا، جو قیامت کے بعد ہو گا کہ ساری مخلوق میں سب سے پہلے حُضُور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم جنّت میں داخِل ہوں گے اس طرح کہ حضرتِ بِلال (رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ) خادِمانہ حیثیت سے آگے آگے ہوں گے۔ اس سے چند مسئلے معلوم ہوئے ❀ ایک یہ کہ اللہ تعالٰی نے حُضُور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کو لوگوں کے انجام پر خبردار کیا کہ کون جنّتی ہے اور کون دوزخی اور کون کس درجے کا جنّتی اور کس درجے کا دوزخی ہے ❀ دوسرے یہ کہ حُضُور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کے کان اور آنکھ لاکھوں برس بعد ہونے والے واقعات کو سُن لیتے اور دیکھ لیتے ہیں، یہ واقعہ اس تاریخ سے کئی لاکھ سال بعد ہو گا مگر قربان ان کانوں

---

1 ۔۔۔ مسلم،کتاب فضائل الصحابۃ، باب من فضائل بلال،ص۱۰۲۵، حدیث:۲۴۵۸

کے آج ہی سُن رہے ہیں۔ ❀ تیسرے یہ کہ انسان جس حال میں زندگی گزارے گا اسی حال میں وہاں ہو گا، حضرتِ بِلال (رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ) نے اپنی زندگی حُضُور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی خدمت میں گزاری وہاں بھی خادِم ہو کر ہی اُٹھیں گے۔[1]

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! سُنا آپ نے کہ ہمارے پیارے آقا، مکی مدنی مُصْطَفٰے، شبِ اسریٰ کے دُولہا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے اپنے عظیمُ الشّان علمِ غیب کے ذریعے قیامت کے دن حضرت بلال رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے قدموں سے پیدا ہونے والی آواز کو لاکھوں سال پہلے ہی سُن لیا، اس طرح اور بہت سے واقعات حضورِ اکرم، نورِ مجسم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی شانِ علمِ غیب کو بیان کرتے ہیں، آیئے اس بارے میں چند احادیثِ مبارکہ سُنتے ہیں: چنانچہ ارشاد فرمایا:

اِنَّ اللہَ زَوٰی لِیَ الْاَرْضَ فَرَاَیْتُ مَشَارِقَ الْاَرْضِ وَ مَغَارِبَھَا یعنی اللہ عَزَّوَجَلَّ نے زمین کو میرے لئے سمیٹ دیا لہٰذا میں نے زمین کے مشرقی اور مغربی تمام حصوں کو دیکھ لیا۔[2]

ارشاد فرمایا: اللہ عَزَّوَجَلَّ نے میرے لئے ساری دُنیا سے پردہ اُٹھا دیا، لہٰذا میں دُنیا کی طرف اور قیامت تک جو کچھ اس میں ہونے والا ہے اس کی طرف ایسے دیکھ رہا ہوں جس طرح اپنی ہتھیلی کو دیکھ رہا ہوں۔[3]

ارشاد فرمایا: میرے سامنے میری ساری اُمّت کو خاکی صورتوں میں پیش کیا گیا، جس طرح حضرت آدم عَلَیْہِ السَّلَام کے سامنے تمام چیزوں کو پیش کیا گیا تھا، اور مجھے یہ بھی بتا دیا گیا ہے کہ کون مجھ پر ایمان

1...مرآۃ المناجیح، ۲/۳۰۰

2...مسلم، کتاب الفتن، باب هلاک...الخ، ص ۱۱۸۲، حدیث: ۲۸۸۹

3...مجمع الزوائد، کتاب علامة النبوة، باب اخباره بالمغيبات، ۸/۵۱۰

لائے گا اور کون کُفر کرے گا، جب منافقین کو حضورِ اکرم، نورِ مجسم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا یہ باکمال وصف معلوم ہوا تو جل بُھن کر اعتراض کرتے ہوئے کہنے لگے کہ اِن کا گمان یہ ہے کہ جو ابھی پیدا بھی نہیں ہوئے میں اُن کے ایمان و کُفر اور اُن میں سے مومن و کافر کو جانتا ہوں حالانکہ ہم مُنافق و کافر ان کے ساتھ رہتے ہیں، ہمارے کفر و نفاق کا تو اِنہیں معلوم ہی نہیں، جب مُنافقین کا یہ طنز و اعتراض حضورِ اکرم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی مُبارک سماعت تک پہنچا تو منبر پر رونق افروز ہو کر ارشاد فرمایا: اُن لوگوں کا کیا حال ہے جنہوں نے میرے علم پر اعتراض کیا ہے، (پھر ارشاد فرمایا) تم اب سے لے کر قیامت تک کی جس بات کے بارے میں پوچھنا چاہو پوچھو، میں تمہیں بتاؤں گا۔ (1)

حضرت عبدُ اللہ بن عمرو رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں کہ ایک دن رسولُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ ہمارے پاس تشریف لائے اور آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے دونوں ہاتھوں میں کتابیں تھیں۔ فرمایا: کیا تم جانتے ہو یہ کیسی کتابیں ہیں؟ ہم نے عرض کی: آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے بتائے بغیر ہمیں کیسے معلوم ہو سکتا ہے، آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے اپنے داہنے ہاتھ والی کتاب کی طرف اشارہ کرکے فرمایا: یہ رَبُّ الْعالَمِین عَزَّوَجَلَّ کی طرف سے بھیجی ہوئی وہ کتاب ہے جس میں اہلِ جنّت کے نام ہیں اور ان کے آباء و اجداد اور قبیلوں کے نام ہیں اور آخر میں اُن سب کی کل تعداد بھی دی گئی ہے، نہ اِن میں اضافہ کیا جائے گا اور نہ ان میں کمی کی جائے گی۔ پھر دوسرے ہاتھ مبارک والی کتاب کی طرف اشارہ کرکے ارشاد فرمایا: یہ رَبُّ الْعالَمِین عَزَّوَجَلَّ کی طرف سے بھیجی ہوئی وہ کتاب ہے جس میں تمام دوزخیوں کے، اُن کے آباء و اجداد کے اور اُن کے قبیلے کے نام ہیں، آخر میں اُن کی مجموعی تعداد بھی دی

1 ۔۔۔ تفسیرِ خازن، پ۴، ال عمران، تحت الآیۃ: ۱۷۹، ۱/۳۲۸

گئی ہے نہ ان میں اضافہ کیا جائے گا اور نہ ہی کمی کی جائے گی۔[1]

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اس حدیث پاک سے واضح طور پر معلوم ہوتا ہے کہ ہمارے پیارے آقا، مکی مدنی مُصْطَفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم تمام اہلِ جنّت اور اہلِ دوزخ کو جانتے ہیں بلکہ اُن کے آباء واجداد، اُن کے حسب نسب اور اُن کے قبیلے وغیرہ سب چیزوں کا علم، آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کو ہے حتیٰ کہ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم یہ بھی جانتے ہیں کہ مخلوق میں سے کون خوش نصیب ایمان لائے گا اور کون بدنصیب اس سے محروم رہے گا۔

یقیناً یہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کا بہت کرم ہے کہ اس نے ہمیں حضورِ اکرم، نورِ مجسم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کی اُمّت میں پیدا فرمایا اور ہمیں ایمان کی دولت سے بھی سرفراز فرمایا، لٰہذا ہم سب کو چاہئے کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ میں ایمان پر استقامت اور خاتمے کی دُعا کرتے رہا کریں اور ایمان کی حفاظت کی فکر کرتے ہوئے اپنے آپ کو تمام گُناہوں سے دُور رکھیں، خاص طور پر اُن برائیوں سے اپنے آپ کو بچائیں، جن کی وجہ سے ایمان برباد ہونے کا اندیشہ ہے۔

ڈَر لگتا ہے ایماں کہیں ہو جائے نہ برباد
سرکار بُرے خاتمے سے مجھ کو بچانا

جب دَم ہو لبوں پر اے شہنشاہِ مدینہ
تم جلوہ دِکھانا مجھے کلمہ بھی پڑھانا

آقا مِرا جس وقت کہ دم ٹُوٹ رہا ہو
اُس وقت مجھے چہرۂ پُرنُور دِکھانا

---

1 ۔۔۔ مشکاۃ المصابیح، کتاب الایمان، باب الایمان بالقدر، ۱/ ۳۹

(وسائلِ بخشش، ص352)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

شرحُ الصدور میں ہے: بعض عُلمائے کرام رَحِمَہُمُ اللّٰہُ السَّلَام فرماتے ہیں: بُرے خاتمے کے چار اسباب ہیں۔(1) نماز میں سُستی۔(2) شراب نوشی۔(3) والدین کی نافرمانی۔(4) مسلمانوں کو تکلیف دینا۔[1] یادر ہے! کہ بُرے خاتمے یعنی مرتے وقت ایمان چھن جانے کے صرف یہی چار(4) اسباب نہیں بلکہ مختلف مقامات پر بُرے خاتمے کے اور بھی بہت سے اسباب بیان کئے گئے ہیں جن کی معلومات جاننے کیلئے شیخِ طریقت، امیر اہلسنّت، بانیِ دعوتِ اسلامی حضرت علامہ مولانا ابو بلال محمد الیاس عطّار قادری رضوی ضیائی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کا لکھا ہوا 40 صفحات پر مشتمل رسالہ **"بُرے خاتمے کے اسباب"** بہت مُفید ہے۔

رسالہ "بُرے خاتمے کے اسباب"

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اس رسالے میں آپ نے بُرے خاتمے سے مُتَعَلِّق احادیث، بُزرگانِ دِین کے اقوال اور حکایات کے ساتھ ساتھ چغلی و حسد کی تعریفات اور اِن بُرائیوں میں مبتلا ہونے کا دردناک انجام اور اَمْرَدوں سے میل جول کا وبال بھی بیان فرمایا ہے، آج ہی تمام اسلامی بھائی مکتبۃُ المدینہ سے یہ رسالہ ہدیۃً حاصل کیجئے اور اس کا مطالعہ بھی فرمایئے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ مجلسِ تراجم کی کوشش سے اس رسالے کا انگلش، ہندی، سندھی، تامل اور چائنیز سمیت 10 زبانوں میں ترجمہ ہو چکا ہے، دعوتِ اسلامی کی ویب سائٹ www.dawateislami.net سے اس رِسالے کو رِیڈ (یعنی

---

1 ۔۔۔ شرح الصدور، باب علامۃ خاتمۃ الخیر، ص۲۷

پڑھا) جاسکتا ہے، ڈاؤن لوڈ (Download) اور پرنٹ آؤٹ (Print Out) بھی کیا جاسکتا ہے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

کتاب "فیضانِ معراج" کا تعارف

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! حضورِ اکرم، نورِ مجسم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کی معراج کے ایمان افروز واقعہ کی مزید تفصیلات جاننے اور اس سے حاصل ہونے والے عظمتِ مُصطفٰے کے مدنی پھول چننے کیلئے دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃُ المدینہ کی مطبوعہ 134 صفحات پر مشتمل کتاب **"فیضانِ معراج"** کا مطالعہ کرنا بے حد مفید ہے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ اس کتاب میں ❀ معراج کے ترتیب وار مراحل کی تفصیلات ❀ مسجدِ حرام سے مسجدِ اقصیٰ تک کے سفر کے مشاہدات ❀ آسمانی سفر کے دوران اور جنّت و دوزخ کے مشاہدات ❀ انبیائے کرام سے ملاقات کی تفصیلات ❀ بہت سے متفرق مدنی پھول اور ❀ معراج شریف کے متعلق چند نعتیہ کلام وغیرہ نہایت عُمدہ و آسان انداز میں بیان کئے گئے ہیں۔ لہٰذا آج ہی اس کتاب کو مکتبۃُ المدینہ کے بستے سے ھَدِیَّۃً حاصل کرکے خُود بھی اس کا مُطالعہ فرمایئے، دُوسرے اسلامی بھائیوں کو بھی اس کی ترغیب دلایئے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

"ہفتہ وار سُنّتوں بھرا اجتماع"

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ایمان کی سلامتی کی فکر کرنے، بُرائیوں سے بچنے اور نیکیوں پر استقامت حاصل کرنے کیلئے دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول سے وابستہ ہوجایئے اور 12 مَدَنی کاموں میں عملی طور پر شامل ہوکر دُنیا و آخرت کی برکتیں حاصل کرنے کی کوشش کیجئے! 12 مَدَنی کاموں میں سے

ہفتہ وار ایک مَدَنی کام، ہفتہ وار سُنَّتوں بھرے اِجتماع میں شِرکت بھی ہے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ ہفتہ وار سُنَّتوں بھرے اجتماع میں تِلاوت و نعت اور سُنّتوں بھرا بیان سننے، اجتماعی طور پر ذِکرُ اللہ کرنے اور رِقّت انگیز دُعامیں اپنے گُناہوں سے تائب ہونے کے ساتھ ساتھ اچھی صحبت اِختیار کرنے کا موقع بھی میسر آتا ہے۔ حدیثِ پاک میں بھی اچھی صحبت اختیار کرنے کی ترغیب دلائی گئی ہے۔[1] جبکہ اِکٹھے ہو کر ذِکرُ اللہ کرنے والوں کو بخشش اور بُرائیوں کو نیکیوں سے بدلنے کی خوشخبری بھی سنائی گئی ہے۔[2] آیئے! ترغیب کیلئے ہفتہ وار سُنَّتوں بھرے اجتماع میں شرکت کی ایک ایمان افروز مَدَنی بہار بھی سُنتے ہیں چنانچہ

اِسی ماحول نے ادنیٰ کو اعلیٰ کر دیا دیکھو!

چِیچہ وَطنی (ضِلَع ساہیوال، پنجاب پاکستان) کے ایک اسلامی بھائی نے غفلتوں کی وادی میں گزرے ہوئے اپنے لمحاتِ زندگی کے بارے میں کچھ اِس طرح بیان کیا: میری زندگی بھرپور غفلت میں گزر رہی تھی، میرے اُجڑے ہوئے گلزار میں رشد و ہدایت کی بادِ بہار دعوتِ اسلامی سے وابَستہ ایک عاشقِ رسول کی بابَرَکت صحبت کی بدولت چلی۔ ان کی اِنفِرادی کوشِش نے مجھے دعوتِ اسلامی کے قریب تَر کر دیا اور میں مدَنی ماحول سے وابَستہ ہو گیا۔ جب میں پہلی بار ہفتہ وار سنَّتوں بھرے اجتماع میں شریک ہوا تو میں نے اوّل تا آخِر بیان سننے کی سعادت حاصل کی، یہ سب کچھ مجھے بَہُت اچّھا لگا لیکن جب اجتِماع میں شریک اسلامی بھائی ایک آواز میں دیوانہ وار ذِکرُ اللہ میں مصروف ہوئے تو مجھے بے اختیار ہنسی آگئی کہ یہ لوگ کیا پاگلوں کی طرح شُروع ہو گئے ہیں! (اَلْعِیَاذُ بِاللہ) میں اِسی طرح کے اَحمقانہ وسوسوں میں مگن تھا کہ یکایک روحانیّت کا ایک ایسا جھونکا آیا کہ میں خود بخود ذِکرُ اللہ میں لگ گیا

1۔۔۔ مسند احمد، مسند ابی ہریرۃ، ۳/۲۳۳، حدیث: ۸۴۲۵ ماخوذاً

2۔۔۔ شعب الایمان، الفصل الثانی فی ذکر آثار۔۔۔الخ، ۱/۴۵۴، حدیث: ۶۹۵ ماخوذاً

اور ایسا مَست ہوا کہ اپنے گرد و پیش کی خبر ہی نہ رہی، دل پر عجیب کیف و سُرُور طاری ہو گیا، اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ اِس ذکر و دعا کی بَرَکت سے میری طبیعت میں سنجیدگی پیدا ہو گئی اور سابِقہ گناہوں سے توبہ کر کے میں صلوٰۃ و سنّت کی راہ پر گامزن ہو گیا۔ میں نے چہرے پر داڑھی مبارک اور سر پر سبز سبز عمامہ شریف کا تاج سجالیا۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ رَمَضانُ المبارَک میں اجتِماعی اعتِکاف کی بَرَکتیں حاصل کرنے کی سعادت بھی مُیَسَّر آئی، اب میرے والدِ محترم نے بھی داڑھی شریف سجالی ہے اور تمام گھر والے سلسلۂ عالیہ قادِریہ رضویہ میں داخِل ہو چکے ہیں۔

اسی ماحول نے ادنیٰ کو اعلیٰ کر دیا دیکھو اندھیرا ہی اندھیرا تھا اُجالا کر دیا دیکھو

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ہم اپنے پیارے پیارے آقا، شبِ معراج کے دولہا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی شانِ علمِ غیب کے بارے میں سُن رہے تھے، آیئے مزید سُنتے ہیں، چنانچہ معراج کی رات جب جبریلِ امین عَلَیْہِ السَّلَام بارگاہِ رسالت صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم میں حاضر تھے، آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے آسمان سے ایک آواز سُنی تو سرِ اقدس آسمان کی طرف اُٹھایا اور ارشاد فرمایا کہ آسمان کا یہ دروازہ آج کھولا گیا ہے اور آج سے پہلے کبھی نہیں کھولا گیا، پھر اس دروازے سے ایک فرشتہ نازل ہوا تو آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا کہ یہ فرشتہ آج نازل ہوا ہے اور آج سے پہلے کبھی نازل نہیں ہوا۔(1)

حکیم الاُمَّت مفتی احمد یار خان رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: آسمان کے کروڑوں دروازے ہیں، جن سے مختلف چیزیں آتی جاتی ہیں، ایک دروازہ وہ بھی ہے جو صرف معراج کی رات حضور انور صَلَّی

---

1 . . . مسلم، کتاب صلاۃ المسافرین وقصرھا، باب فضل الفاتحۃ . . . الخ، ص ۳۱۴، حدیث: ۸۰۶

اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے لئے کھولا گیا۔[1]

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! قربان جائیے پیارے آقا، شبِ اسری کے دولہا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی عظیمُ الشان قوّتِ سماعت پر کہ زمین پر رہتے ہوئے نہ صرف آسمان کی آواز سُن لی بلکہ آسمانی دروازے اور اُس سے نازل ہونے والے فرشتے کو بھی ملاحظہ فرمالیا اور صرف یہی نہیں بلکہ اپنے عظیمُ الشان علمِ غیب کے ذریعے یہ بھی ارشاد فرمادیا کہ نہ تو یہ دروازہ آج سے پہلے کبھی کھولا گیا ہے اور نہ ہی یہ فرشتہ آج سے پہلے کبھی زمین پر نازل ہوا ہے۔

سیدی اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ **سماعتِ مُصطفٰی** کو گویا ایک شعر میں یُوں لکھتے ہیں:

دُور و نزدِیک کے سُننے والے وہ کان
کانِ لعلِ کرامت پہ لاکھوں سلام

(حدائقِ بخشش، ص300)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

سُبْحٰنَ اللہ عَزَّوَجَلَّ! کیا شان ہے ہمارے پیارے آقا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی کہ زمین پر رہتے ہوئے آسمان کے احوال بیان فرمارہے ہیں اور جب آسمان پر تھے تو زمین کے احوال سے باخبر تھے جیسا کہ حضرتِ عائشہ صدیقہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہا فرماتی ہیں کہ رسولُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: میں جنّت میں داخل ہوا تو اس میں قراءت سُنی، میں نے پوچھا، یہ کون ہے؟ تو فرشتوں نے عرض کیا: یہ حضرت حارثہ بن نعمان رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ ہیں۔[2] اسی طرح حضورِ اکرم، نورِ مجسم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ

1...مرآۃ المناجیح، ۸/۱۳۸ملخصاً

2...کتاب معرفة الصحابة، ذكر مناقب حارثة...الخ، ۴/۲۱۶، حديث: ۴۹۸۲

واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے حضرت نُعَیم بن عبدُ اللہ نُحّام رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی کھانسی کو جنّت میں سُنا۔[1]

معلوم ہوا کہ زمین پر رہتے ہوئے آسمان، جنّت، عرش اور تمام ملائکہ حضورِ اکرم، نورِ مجسم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے پیشِ نظر ہیں اور جنّت میں موجود ہیں تو فرشِ زمین پر ہونے والے احوال سے باخبر ہیں۔

عرش پر بھی سلطنت ہے فرش پر بھی سلطنت دونوں عالَم پر تمہاری ہے حکومت یَارسول
(وسائلِ بخشش مُرمّم، ص۲۴۱)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ایسی پیاری پیاری باتیں سُننے سیکھنے اپنے دل میں عشقِ رسول کا چراغ روشن کرنے اور پیارے آقا، مکی مدنی مُصْطَفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی سُنّتوں کے مطابق زندگی گُزارنے کے لئے تبلیغِ قرآن و سنت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے وابستہ ہو جائیے، اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ دعوتِ اسلامی کے مدنی فیضان سے صرف عام اسلامی بھائی ہی فائدہ نہیں اٹھارہے بلکہ یہ مسجد بھرو مدنی تحریک تو عوام کے ساتھ ساتھ شخصیات میں بھی مدنی کاموں کی دھومیں مچانے اور ان تک بھی نیکی کی دعوت کے ذریعے دعوتِ اسلامی کا مدنی پیغام پہنچانے میں مصروفِ عمل ہے۔

مجلس وکلاء وججز

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ دعوتِ اسلامی اس وقت خدمتِ دین کے تقریباً103 شعبہ جات میں مدنی کام کر رہی ہے، جن میں سے ایک شعبہ **"مجلسِ وُکلاء و ججز"** بھی ہے، وکالت ہمارے معاشرے کا اہم ترین شعبہ ہے، جس سے کثیر لوگ وابستہ ہیں۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ **"وَکالت"** سے وابستہ اسلامی

1…کتاب معرفة الصحابة، ذکر مناقب نعیم...الخ، ۲۸۹/۴، حدیث:۵۱۷۷

بھائیوں کے لیے بھی دعوتِ اسلامی کے تحت **"مَجْلِسِ وُکَلا و ججز"** کے نام سے باقاعدہ ایک مجلس قائم ہے، اس مجلس کا بنیادی مقصد ججز اور وکلاء کو دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول سے وابستہ کرتے ہوئے ، اس مَدَنی مقصد **"مجھے اپنی اور ساری دُنیا کے لوگوں کی اِصلاح کی کوشش کرنی ہے۔"** کے مُطابِق زِندگی گُزارنے اور فکرِ آخِرت کا مَدَنی ذِہن بھی بنا رہی ہے۔ وقتاً فوقتاً وکلاء و ججز کے تربیتی اجتماعات اور مدنی مذاکروں کا سلسلہ بھی ہوتا ہے، کئی عاشقانِ رسول وکلاء و ججز کے گھروں میں بھی مدنی حلقہ اور اجتماعِ ذِکر و نعت وغیرہ کی ترکیب ہوتی ہے۔ اللہ تعالیٰ **"مجلس وکلا و ججز"** کو مزید ترقیاں عطا فرمائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِ الْاَمِیْن صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

اللہ کرم ایسا کرے تجھ پہ جہاں میں اے دعوتِ اسلامی تیری دُھوم مچی ہو!

(وسائلِ بخشش مرمم، ص۳۱۵)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

شہیدانِ دعوتِ اسلامی کا تعارف

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ماہِ رجبُ المرجب میں شہیدانِ دعوتِ اسلامی کی یادیں بھی وابستہ ہیں۔ آیئے اُن شہیدانِ دعوتِ اسلامی کا ذکرِ خیر سُنتے ہیں: دَرْ اَصْل تبلیغِ قرآن وسنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تَحریک دعوتِ اسلامی کی بڑھتی ہوئی شان و شوکت سے بوکھلا کر بعض دُشمنوں نے 25 رَجَبُ الْمُرَجَّب ۱۴۱۶ھ پیر کی رات تقریباً 12 بجے مرکزُ الاولیاء (لاہور) میں شَیخِ طریقت، امیرِ اَہلسنّت، بانیِ دعوتِ اسلامی ابوبلال حضرتِ مولانا محمد الیاس عطّار قادِری رَضَوی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کی جان لینے کی ناکام کوشش کی، مگر "جسے خدا رکھے اسے کون چکھے" دُشمن کا منصوبہ خاک میں مل گیا اور اللہ عَزَّوَجَلَّ نے سُنّتوں کی مزید خدمت لینے کے لئے اپنے پیارے حبیب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے سچے عاشق کو آنچ

نہ آنے دی، البتہ اس فائرنگ کے نتیجے میں آپ کے دو(2) قریبی مبلغینِ دعوت اسلامی الحاج اُحد رضا عطّاری قادری رضوی اور محمد سجاد عطّاری قادری رضوی جامِ شہادت نوش کر گئے۔

شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نے اس موقع پر بِسمِ اللہِ کے 19 حروف کی نسبت سے 19 اَشعار پر مشتمل ایک کلام بھی تحریر فرمایا تھا آئیے اس کے چند اَشعار سُنتے ہیں:

اچانک دُشمنوں نے کی چڑھائی یَارسُولَ اللہ ہوئے دو جاں بحق اسلامی بھائی یَارسُولَ اللہ
مِرا دشمن تو مجھ کو ختم کرنے آ ہی پہنچا تھا میں قرباں تم نے میری جاں بچائی یَارسُولَ اللہ
شہیدِ دعوتِ اسلامی سجّاد و اُحد آقا رہیں جنّت میں یکجا دونوں بھائی یَارسُولَ اللہ
نہیں سرکار! ذاتی دشمنی میری کسی سے بھی مِری ہے نفس و شیطاں سے لڑائی یَارسُولَ اللہ
مقابل دشمنِ اسلام کے ایسا بنا گویا کوئی دیوار ہو سیسہ پلائی یَارسُولَ اللہ
یہی ہے جرم میرا سنّتوں کا ادنیٰ خادم ہوں ہے میں نے سنّتوں سے لو لگائی یَارسُولَ اللہ
اگرچہ جان جائے خدمتِ سنّت نہ چھوڑوں گا شہا! کرتے رہیں مشکل کُشائی یَارسُولَ اللہ

(وسائلِ بخشش مرمم، ص۳۴۹-۳۵۰)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آج کے بیان میں ہم نے سفرِ معراج اور علمِ غیب مُصْطَفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے متعلق مدنی پھولوں کو سمیٹنے کی کوشش کی چنانچہ ہم نے سنا کہ ❀ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے پیارے محبوب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو معراج کا عظیمُ الشان معجزہ (Miracle) عطا فرمایا ❀ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا دل معراج پر تشریف لے جانے سے پہلے نور و حکمت سے مزید بھر دیا گیا ❀ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے مسجدِ اقصیٰ میں انبیائے کرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی امامت فرمائی ❀ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے آسمانوں کی سیر فرمائی ❀ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو شبِ معراج ایک

عظیم نعمت یہ عطا ہوئی کہ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے اپنے رَبّ عَزَّوَجَلَّ کا دِیدار کیا ❀ اور شرفِ ہم کلامی سے بھی سرفراز ہوئے ❀ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے واپس تشریف لاکر واقعۂ معراج کا انکار کرنے والے کفّارِ قریش کے سامنے بیتُ المقدس کی نشانیاں بیان فرمائیں ❀ کفّارِ قریش کے قافلوں کے احوال بیان فرمائے ❀ حتی کہ غیب جاننے والے آقا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے قافلوں کی واپسی کا وقت بھی ارشاد فرما دیا ❀ بے شک اللہ عَزَّوَجَلَّ نے آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ پر علمِ غیب کے وہ دروازے کھولے کہ خود آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ فرماتے ہیں کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے میرے لئے ساری دُنیا سے پردہ اُٹھا دیا لہٰذا میں دُنیا کی طرف اور قیامت تک جو کچھ اس میں ہونے والا ہے اس کی طرف ایسے دیکھ رہا ہوں جس طرح اپنی ہتھیلی کو دیکھ رہا ہوں۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بَیان کو اِختتام کی طرف لاتے ہوئے سُنّت کی فضیلت، چند سُنّتیں اور آداب بَیان کرنے کی سَعادَت حاصِل کرتا ہوں۔ تاجدارِ رسالت، شَہَنْشاہِ نُبُوَّت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا فرمانِ جنّت نشان ہے: جس نے میری سنّت سے مَحَبَّت کی اُس نے مجھ سے مَحَبَّت کی اور جس نے مجھ سے مَحَبَّت کی وہ جنّت میں میرے ساتھ ہو گا۔(1)

سینہ تِری سُنَّت کا مدینہ بنے آقا — جنّت میں پڑوسی مُجھے تُم اپنا بنانا

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

ناخن کاٹنے کی سُنّتیں اور آداب

آیئے شَیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے رسالے "**101 مدنی پھول**" سے ناخُن کاٹنے

1 ۔۔۔ مشکاۃ المصابیح، کتاب الایمان، باب الاعتصام بالکتاب والسنۃ، الفصل الثانی، ۱/۵۵، حدیث: ۱۷۵

کے چند مدنی پُھول سُنتے ہیں: ❀ جُمعہ کے دن ناخُن کاٹنا مُستَحَب ہے۔ ہاں اگر زیادہ بڑھ گئے ہوں تو جُمعہ کا اِنتظار نہ کیجئے۔[1] صَدرُ الشَّریعہ، بَدرُ الطَّریقہ مَولانا امجد علی اعظمی عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللّٰہِ القَوِی فرماتے ہیں: منقول ہے: جو جُمعہ کے روز ناخُن تَرَشوائے (کاٹے) اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ اُس کو دوسرے جُمعہ تک بلاؤں سے محفوظ رکھے گا اور تین دن زائد یعنی دس دن تک۔ ایک روایت میں یہ بھی ہے کہ جو جُمعہ کے دن ناخُن تَرَشوائے (کاٹے) تو رَحمت آئیگی اور گناہ جائیں گے۔[2] ❀ ہاتھوں کے ناخُن کاٹنے کے منقول طریقے کا خُلاصہ پیشِ خدمت ہے: پہلے سیدھے ہاتھ کی شَہادت کی اُنگلی سے شُروع کرکے ترتیب وار چھنگلیا (یعنی چھوٹی انگلی) سَمیت ناخن کاٹے جائیں مگر انگوٹھا چھوڑ دیجئے۔ اب اُلٹے ہاتھ کی چھنگلیا (یعنی چھوٹی انگلی) سے شُروع کرکے ترتیب وار انگوٹھے سَمیت ناخُن کاٹ لیجئے۔ اب آخِر میں سیدھے ہاتھ کے انگوٹھے کا ناخُن کاٹا جائے۔[3] ❀ پاؤں کے ناخُن کاٹنے کی کوئی ترتیب منقول نہیں، بہتر یہ ہے کہ سیدھے پاؤں کی چھنگلیا (یعنی چھوٹی انگلی) سے شُروع کرکے ترتیب وار انگوٹھے سَمیت ناخُن کاٹ لیجئے پھر اُلٹے پاؤں کے انگوٹھے سے شُروع کرکے چھنگلیا سَمیت ناخُن کاٹ لیجئے۔[4] ❀ جَنابت کی حالت (یعنی غُسل فَرض ہونے کی صورت) میں ناخُن کاٹنا مکروہ ہے۔[5] ❀ دانت سے ناخُن کاٹنا مکروہ ہے اور اس سے بَرَص یعنی کوڑھ کے مَرَض کا اندیشہ ہے۔[6] ❀ ناخُن کاٹنے کے بعد ان کو دَفن کر دیجئے اور اگر ان کو پھینک دیں تو بھی حَرَج نہیں۔[1]

1...دُرِّمُختار، ۹/ ۶۶۸

2...دُرِّمُختار، رَدُّالْمُحتَار، ۹/ ۶۶۸، بہارِ شریعت، حصّہ ۱۶، ص۲۲۶، ۲۲۵

3...دُرِّمُختار، ۹/ ۶۷۰، اِحیاءُ العُلوم، ۱/ ۱۹۳

4...دُرِّمُختار، ۹/ ۶۷۰، اِحیاءُ العُلوم، ۱ / ۱۹۳

5...عالمگیری، ۵/ ۳۵۸

6...عالمگیری، ۵/ ۳۵۸

طرح طرح کی ہزاروں سُنّتیں سیکھنے کے لئے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ دو کتب "**بہارِ شریعت**" حِصّہ 16 (304صفحات) نیز 120 صفحات پر مشتمل کتاب "**سُنّتیں اور آداب**" ھدِیَّۃً طلب کیجئے اور بغور اس کا مطالعہ فرمایئے۔ سنّتوں کی تربِیَت کا ایک بہترین ذریعہ دعوتِ اسلامی کے مَدَنی قافِلوں میں عاشقانِ رسول کے ساتھ سنّتوں بھرا سَفَر بھی ہے۔

مجھ کو جذبہ دے سَفَر کرتا رہوں پَروَرْدِگار سُنّتوں کی تربِیَت کے قافِلے میں بار بار

(وسائل بخشش مرمم، ص ٦٣٥)

صَلُّوْا عَلَى الْحَبِيْب! صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلٰى مُحَمَّد

1...عالمگیری، ۵/۳۵۸

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْم ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم ط

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہ وَعَلٰی اٰلِکَ وَ اَصْحٰبِکَ یَا حَبِیْبَ اللّٰہ

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْکَ یَا نَبِیَّ اللّٰہ وَعَلٰی اٰلِکَ وَ اَصْحٰبِکَ یَا نُوْرَ اللّٰہ

نَوَیْتُ سُنَّتَ الْاِعْتِکَاف (ترجمہ: میں نے سنّتِ اعتکاف کی نیّت کی)

جب بھی مسجد میں داخِل ہوں، یاد آنے پر نفلی اِعتکاف کی نِیَّت فرما لیا کریں، جب تک مسجد میں رہیں گے، نفلی اِعتکاف کا ثواب حاصِل ہوتا رہے گا اور ضِمناً مسجد میں کھانا، پینا بھی جائز ہو جائے گا۔

دُرُود شریف کی فضیلت

امیرُ المؤمنین حضرت سیِّدُنا علیُّ المُرتَضٰی، شیرِ خدا رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے کہ شَہَنشاہِ خوش خِصال، سلطانِ شِیریں مَقال، پیکرِ حُسن وجمال صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: تمہارا مجھ پر دُرُودِ پاک پڑھنا تمہاری دُعاؤں کا محافظ، رَبّ عَزَّوَجَلَّ کی رضا کا باعث اور تمہارے اَعمال کی پاکیزگی کا سبب ہے۔[1]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

گرچہ ہیں بے حد قُصور تم ہو عَفُوّ و غَفور

بخش دو جُرم و خطا تم پہ کروڑوں دُرود

(حدائقِ بخشش، ص۲۶۶)

1…القول البدیع، الباب الثانی فی ثواب الصلاۃ...الخ، ص ۲۷۰

مختصر وضاحت! ہمارے گناہ بہت زیادہ ہیں مگر اے آقا آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم تو بہت زیادہ معاف کرنے والے، بخشش کرنے والے ہیں۔ ہم نے جو گناہ جان بوجھ کر یا غیر ارادی طور پر کئے ہیں آپ ان کو معاف کر دیں آپ پر کروڑوں مرتبہ دُرُود و سلام ہو۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! حُصُولِ ثَواب کی خَاطِر بَیان سُننے سے پہلے اَچّھی اَچّھی نیّتیں کر لیتے ہیں۔ فَرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ''نِیَّۃُ الْمُؤْمِنِ خَیْرٌ مِّنْ عَمَلِہٖ'' مُسلمان کی نِیَّت اُس کے عَمَل سے بہتر ہے۔[1]

دو مَدَنی پھول: (۱) بِغیر اَچّھی نِیَّت کے کسی بھی عَمَلِ خَیر کا ثَواب نہیں مِلتا۔

(۲) جِتنی اَچّھی نیّتیں زِیادہ، اُتنا ثواب بھی زِیادہ۔

بَیان سُننے کی نیّتیں

نگاہیں نیچی کئے خُوب کان لگا کر بَیان سُنوں گا۔ ❀ ٹیک لگا کر بیٹھنے کے بجائے عِلْمِ دِیْن کی تَعْظِیم کی خاطِر جہاں تک ہو سکا دو زانو بیٹھوں گا۔ ❀ ضَرورَتاً سِمَٹ سَرَک کر دوسرے کے لئے جگہ کُشادہ کروں گا۔ ❀ دھکّا وغیرہ لگا تو صَبْر کروں گا، گُھورنے، جِھڑکنے اور اُلجھنے سے بچوں گا۔ ❀ صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب، اُذْکُرُوا اللّٰہَ، تُوْبُوْا اِلَی اللّٰہِ وغیرہ سُن کر ثواب کمانے اور صدا لگانے والوں کی دل جُوئی کے لئے بُلند آواز سے جواب دوں گا۔ ❀ بَیان کے بعد خُود آگے بڑھ کر سَلَام و مُصَافَحَہ اور اِنْفِرادی کوشش کروں گا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

---

1 ۔۔۔ معجم کبیر، سهل بن سعد الساعدی۔۔۔ الخ، ۱۸۵/۶، حدیث: ۵۹۴۲

خُدا ترس عورت کو ڈُوبا ہوا بچہ کیسے ملا؟

حضرت سَیِّدُنا عِکْرِمَہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں کہ ایک ملک کا بادشاہ بہت ظالم اور کنجوس تھا۔ اس نے اپنے ملک میں یہ اعلان کر دیا کہ کوئی بھی شخص کسی فقیر یا مسکین پر کوئی چیز صدقہ نہ کرے، کوئی کسی غریب کی مدد نہ کرے۔ اگر کسی نے ایسا کیا تو میں اس کا ہاتھ کاٹ دُوں گا۔ یہ خبر سن کر لوگوں میں خوف پھیل گیا، اب ہر کوئی صدقہ دینے سے ڈرنے لگا۔ ایک دن ایک فقیر مجبور ہو کر ایک عورت کے پاس آیا اور اس سے کہا: اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رضا کی خاطر مجھے کوئی چیز کھانے کے لئے دو۔ تو وہ عورت بولی: ہمارے ملک کے بادشاہ نے اعلان کیا ہے کہ جو کسی کو صدقہ دے گا تو اس کا ہاتھ کاٹ دیا جائے گا، اب میں تمہیں کس طرح کوئی چیز دوں؟ فقیر نے کہا: تم مجھے اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رضا کی خاطر کوئی کھانے کی چیز دے دو۔ عورت کو اس فقیر پر بہت رحم آیا اور اس نے بادشاہ کی ناراضی اور سزا کی پروا کئے بغیر اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رِضا کے لئے اس فقیر کو 2 روٹیاں دے دیں۔ فقیر روٹیاں لے کر دعائیں دیتا ہوا وہاں سے چلا گیا۔ جب بادشاہ کو معلوم ہوا کہ فُلاں عورت نے میرے حکم کی خلاف ورزی کی ہے تو اس نے سپاہی بھیج کر عورت کے دونوں ہاتھ کٹوا دیئے۔ کچھ عرصے بعد بادشاہ نے اپنی والدہ سے کہا: مجھے سب سے زیادہ حسین و جمیل عورت کے بارے میں بتاؤ میں اس سے شادی کروں گا۔ تو اس کی والدہ نے بتایا: ہمارے ملک میں ایک عورت ہے اس جیسی حسین و جمیل میں نے نہیں دیکھی لیکن اس میں ایک بہت بڑا عیب یہ ہے کہ اس کے دونوں ہاتھ کٹے ہوئے ہیں۔ بادشاہ کے حکم پر اس عورت کو دربار میں لایا گیا اور اس کی رضامندی سے بادشاہ نے شادی کر لی۔ اور وہ ہنسی خوشی رہنے لگے۔ بادشاہ کی دوسری بیویاں دن رات حسد کی آگ میں جلنے لگیں اور ہر وقت اس نئی دلہن کو بادشاہ کی نظروں سے گِرانے کی کوشش کرنے لگیں۔ لیکن وہ اپنے اس بُرے اِرادے میں کامیاب نہ ہو سکیں۔ ایک مرتبہ بادشاہ

طویل عرصے کیلئے جنگ پر چلا گیا۔ بادشاہ کی بیویوں کو اچھا موقع مل گیا اور انہوں نے بادشاہ کو خط میں لکھا کہ تمہارے پیچھے تمہاری نئی دلہن بدکارہ ہوگئی ہے اور اس کے ہاں بچہ بھی پیدا ہوا ہے۔ جب بادشاہ کو یہ خط ملا تو اس نے اپنی والدہ کے نام یہ پیغام بھیجا کہ اس عورت کو بچے سمیت ملک سے باہر نکال دیا جائے۔ چنانچہ اس عورت کے گلے میں کپڑا ڈالا گیا اور بچہ کو اس میں ڈال کر ملک سے دُور ایک جنگل میں چھوڑ دیا گیا۔ وہ بیچاری جنگل میں گھُومتی رہی، جب پیاس کی شدّت نے اسے پریشان کیا تو تلاش کے بعد ایک نہر پر آئی اور جونہی پانی پینے کے لئے جھکی تو اس کا بچہ پانی میں گرا اور ڈوبنے لگا۔ عورت اپنے ڈوبتے بچے کو دیکھ کر رونے لگی۔ اتنے میں 2 خوبصورت نوجوان آئے اور رونے کی وجہ دریافت کی، اس نے کہا: میرا بیٹا پانی میں ڈُوب گیا ہے، میں اسی کے غم میں رو رہی ہوں۔ ان خوبصورت نوجوانوں نے پوچھا: کیا تُو چاہتی ہے کہ ہم تیرے بچے کو نکال لائیں؟ عورت نے بے قرار ہو کر کہا: ہاں! میں چاہتی ہوں کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ مجھے میرا بچہ واپس لوٹا دے۔ ان نوجوانوں نے دعا کی اور اس کا بچہ نکال کر اسے دے دیا۔ پھر انہوں نے پوچھا: اے رحم دل عورت! کیا تُو چاہتی ہے کہ تیرے ہاتھ تجھے واپس کر دیئے جائیں اور تُو ٹھیک ہو جائے؟ اس نے کہا: ہاں! میں چاہتی ہوں چنانچہ ان دونوں نوجوانوں نے دعا کی اور اس کے دونوں ہاتھ بالکل ٹھیک ہوگئے۔ عورت نے اللہ عَزَّوَجَلَّ کا شکر ادا کیا اور حیران کُن نظروں سے ان نوجوانوں کو دیکھنے لگی جن کی برکت سے اسے ڈُوبا ہوا بچہ بھی مل گیا اور اس کے ہاتھ بھی اسے لوٹا دیئے گئے۔ پھر ان نوجوانوں نے پوچھا: "اے عظیم عورت! کیا تُو جانتی ہے کہ ہم کون ہیں؟ عورت نے کہا: میں آپ کو نہیں پہچانتی۔ انہوں نے کہا: "ہم تیری وہی دو روٹیاں ہیں جو تُو نے ایک مجبور (Helplees) سائل کو دی تھیں۔ (عیون الحکایات، ۱/۲۲۶، ملخصاً)

بَرادرِ اعلیٰ حضرت، اُستاذِ زَمن، حضرت مولانا حسن رضا خان رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کیا خوب فرماتے ہیں:

کیوں کر نہ میرے کام بنیں غیب سے حسنؔ بندہ بھی ہوں تو کیسے بڑے کار ساز کا

(ذوقِ نعت، ص٦)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! سُنا آپ نے کہ خُدائے رحمٰن عَزَّوَجَلَّ کی رضا کی خاطر اس کی راہ میں دیا جانے والا صدقہ ضائع نہیں جاتا، آخرت میں تو اس کا ثواب ملتا ہی ہے مگر دُنیا کے اندر بھی اس کی بہت سی برکتیں نصیب ہوتیں اور کئی بلاؤں سے حفاظت ملتی ہے جیسا کہ اس عورت کے ساتھ ہوا کہ جب اس نے رضائے الٰہی کی خاطر ایک بھوکے شخص پر رحم کھا کر 2 روٹیاں صدقہ کیں تو اگرچہ وقتی طور پر اس پر آزمائشیں آئیں، اس کے خلاف سازشوں کا جال بچھایا گیا، ہاتھ کاٹ دیئے گئے، ملک سے نکال دیا گیا، بچہ نہر میں ڈُوب گیا مگر اس نیک عورت کو دیکھئے کہ اس قدر آفتوں کے باوجود صبر واستقامت کے ساتھ حالات کا مقابلہ کرتی رہی تو اللہ عَزَّوَجَلَّ نے اس کی غیبی امداد فرمائی۔ اس ایمان افروز واقعے سے ہم بھی مدنی پھول چُنتے ہوئے اپنا مدنی ذہن بنائیں کہ جب کوئی مصیبت، تکلیف، بیماری یا پریشانی وغیرہ گھیر لے تو ہمیں بے صبری کرتے ہوئے شکوہ شکایات کرنے کے بجائے اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رضا پر راضی رہنا چاہیے۔ مشکلات کے حل اور بلاؤں سے حفاظت کے لئے رِضائے الٰہی کی خاطر خوب صدقہ و خیرات کی عادت بنانی چاہیے مگر اس بات کا خیال رہے کہ ہمارے صدقات کسی غیرِ مستحق کے ہاتھ میں نہ چلے جائیں کیونکہ آجکل ہر طرف پیشہ ور بھکاریوں اور نام نہاد فقیروں کی بھرمار ہے اور محنت مزدُوری کے بجائے اچھے خاصے صحت مند لوگوں نے بھی بھیک مانگنے کو باقاعدہ اپنا پیشہ بنا رکھا ہے، چنانچہ

صَدْرُ الشَّریعہ، بَدْرُ الطَّریقہ حضرت علامہ مولانا مفتی محمد امجد علی اعظمی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: آج کل ایک عام مصیبت یہ پھیلی ہوئی ہے کہ اچھے خاصے تَنْدُرُست (Healthy) چاہیں تو کما کر اَوروں

کو کھلائیں مگر انہوں نے اپنے وُجود کو بیکار قرار دے رکھا ہے، کون محنت کرے، مُصِیبَت برداشت کرے، بے محنت مل جائے تو تکلیف کیوں برداشت کریں۔ ناجائز طور پر سُوال کرتے اور بھیک مانگ کر پیٹ بھرتے ہیں، بہت سے ایسے ہیں کہ مَزدُوری تو مَزدُوری، چھوٹی موٹی تجارت کو شرم وذِلّت کا کام خیال کرتے اور بھیک مانگنا کہ حقیقۃً ایسوں کے لئے بے عزّتی و بے غیرتی ہے، عزّت کا سبب جانتے ہیں اور کئی لوگوں نے تو بھیک مانگنا اپنا پیشہ (Profession) ہی بنا رکھا ہے، گھر میں ہزاروں روپے ہیں، سُود کا لَین دین کرتے، کھیتی باڑی وغیرہ کرتے ہیں مگر بھیک مانگنا نہیں چھوڑتے، اُن سے کہا جاتا ہے تو جواب دیتے ہیں کہ یہ ہمارا پَیشہ ہے واہ صاحِب واہ! کیا ہم اپنا پَیشہ چھوڑ دیں! حالانکہ ایسوں کو سُوال حرام ہے اور جسے اُن کی حالت معلوم ہو (کہ بھیک مانگنا ان کا پیشہ ہے تو) اُسے جائز نہیں کہ ان کو دے۔

(بہارِ شریعت، ۱/ ۹۴۰ ملخصًا)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اگر کسی کا ذریعۂ روزگار ایک مشین ہو جس سے وہ مالی فوائد حاصل کرنے کیلئے ہر طرح سے اس کا خیال رکھتا ہے۔ اگر وہ اس کی مناسب دیکھ بھال میں سُستی کرے اور اس کی صفائی کا خیال نہ رکھے تو مشین خراب ہو سکتی ہے اور مشین کا مالک آزمائش میں مبتلا ہو کر مالی فوائد سے محروم ہو سکتا ہے۔ اسی طرح مال بھی ایک نعمت ہے جس سے ہمیں کئی فوائد حاصل ہوتے ہیں اگر ہم اس کی قدر کرتے ہوئے اس کے حقوق (Rights) کا خیال رکھیں یعنی زکوٰۃ وغیرہ کی ادائیگی سے اس کی صفائی کا اہتمام کریں تو یہی مال ہمارے لئے دنیا و آخرت میں ذریعۂ نجات بن جائے گا، اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رِضا حاصل ہو گی اور آفتوں اور بلاؤں سے حفاظت نصیب ہو گی۔ لہٰذا صدقہ و خیرات کا سلسلہ صرف ماہِ رمضان المبارک کی حد تک محدود نہ رکھا جائے بلکہ پورا سال صدقہ و خیرات کی عادت بنائیے اور دوسرے اسلامی بھائیوں کو بھی اس کی بھرپور ترغیب دلاتے رہئے کیونکہ یہ وہ عظیمُ الشّان کام ہے کہ

قرآن و حدیث میں مختلف مقامات پر صدقہ و خیرات کرنے والوں کی تعریف اور صدقہ کرنے کی ترغیب ارشاد فرمائی گئی ہے، چنانچہ پارہ 27 سُوْرَۃُ حَدِیْد کی آیت نمبر 18 میں ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

اِنَّ الْمُصَّدِّقِیْنَ وَ الْمُصَّدِّقٰتِ وَ اَقْرَضُوا اللّٰهَ قَرْضًا حَسَنًا یُّضٰعَفُ لَهُمْ وَ لَهُمْ اَجْرٌ كَرِیْمٌ ﴿۱۸﴾

ترجَمۂ کنزُالایمان: بے شک صدقہ دینے والے مرد اور صدقہ دینے والی عورتیں اور وہ جنہوں نے اللہ کو اچھا قرض دیا ان کے دُونے ہیں اور ان کے لئے عزت کا ثواب ہے۔

اسی طرح احادیثِ مبارکہ بھی صدقہ و خیرات کرنے کے فضائل و برکات سے مالا مال ہیں۔ آیئے! بطورِ ترغیب پانچ (5) فرامینِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ سنتے ہیں اور صدقہ و خیرات کرنے کی نیت کرتے ہیں، چنانچہ

- ارشاد فرمایا: صَدَقَہ بُرائی کے 70 دروازے بند کرتا ہے۔ (معجم کبیر، ۲۷۴/۴، حدیث: ۴۴۰۲)
- ارشاد فرمایا: جو اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رضا کی خاطر صدقہ کرے تو وہ (صدقہ) اس کے اور آگ کے درمیان آڑ بن جاتا ہے۔ (مجمع الزوائد، کتاب الزکاۃ، باب فضل الصدقۃ، ۲۸۶/۳، حدیث: ۴۶۱۷)
- ارشاد فرمایا: صَدَقہ دو اور صَدَقے کے ذَرِیعے اپنے مریضوں کا مُداوا کیا کرو بے شک صَدَقہ حادِثات اور بیماریوں کی روک تھام کرتا ہے اور یہ تُمہارے اَعمال اور نیکیوں میں اِضافے کا باعث ہے۔

(شعب الایمان، باب فی الزکاۃ، ۲۸۲/۳، حدیث: ۳۵۵۶)

- ارشاد فرمایا: صُبح سویرے صَدقہ دو کہ بلا صَدقہ سے آگے قدم نہیں بڑھاتی۔ (شعب الایمان، باب فی الزکاۃ، التحریض علی صدقۃ التطوع، ۲۱۴/۳، حدیث: ۳۳۵۳)
- ارشاد فرمایا: بیشک صَدقہ ربّ تعالیٰ کے غضب کو بجھاتا اور بُری موت کو دفع کرتا ہے۔ (ترمذی،

کتاب الزکاۃ، باب ماجاء فی فضل الصدقۃ، ۲/۱۴۶، حدیث:۶۶۴)

مشہور مُفَسّرِ قرآن، حکیمُ الاُمَّت مُفتی احمد یار خان نعیمی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اس حدیثِ پاک کی شرح میں فرماتے ہیں: خیرات کرنے والے سخی کی زندگی بھی اچھی ہوتی ہے کہ اوّلاً تو اُس پر دُنیوی مصیبتیں آتی نہیں اور اگر اِمتحاناً آ بھی جائیں تو ربّ تعالیٰ کی طرف سے اُسے سکونِ قلبی نصیب ہوتا ہے جس سے وہ صبر کر کے ثواب کمالیتا ہے، غرض کہ اُس کے لئے مُصِیبت مَعصِیَت (گُناہ) لے کر نہیں آتی، مَغفِرت لے کر آتی ہے، بُری مَوت سے مُراد خرابیِ خاتمہ ہے یا غفلت کی اچانک مَوت یا مَوت کے وقت ایسی علامت کا ظہور ہے جو بعدِ مَوت بدنامی کا باعث ہو اور ایسی سخت بیماری ہے جو میّت کے دل میں گھبراہٹ پیدا کر کے ذِکْرُ اللہ سے غافل کر دے، غرض کہ سخی بندہ ان تمام بُرائیوں سے محفُوظ رہے گا۔ (مرآۃ المناجیح، ۳/۱۰۳، ملتقطاً)

میں سب دولت رہِ حق میں لُٹا دُوں
شہا ایسا مجھے جذبہ عطا ہو

(وسائلِ بخشش مُرمّم، ص316)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! سُنا آپ نے کہ صدقہ بُرائیوں کے دروازوں کو بند کرتا ہے، صدقہ رَبّ عَزَّوَجَلَّ کے غضب کو بجھاتا ہے، صدقے میں بیماروں کیلئے شفا ہے، صدقہ حادثات سے حفاظت کا ذریعہ ہے، صدقہ نیکیوں میں اضافے کا وسیلہ ہے اور صدقہ بُری موت سے بچانے کا سبب ہے۔ مگر افسوس! صدقے کے اس قدر فضائل کے باوجود ہم نیک کاموں میں خرچ کرنے سے پیچھے ہٹتے جا رہے ہیں شاید اسی وجہ سے ہم میں سے ہر ایک کسی نہ کسی مصیبت کا شکار نظر آتا ہے کوئی گھریلو اور خاندانی

مسائل میں مبتلا ہے تو کوئی معاشرتی اور معاشی پریشانیوں میں گرفتار ہے الغرض مختلف بیماریوں اور مصیبتوں نے معاشرے کو چاروں طرف سے اپنی لپیٹ میں لیا ہوا ہے، نئی نئی بیماریاں جنم لے رہی ہیں، ماہر ڈاکٹروں اور حکیموں سے علاج کروانے پر بھی امراض ہیں کہ جان نہیں چھوڑتے، گھریلو جھگڑے روزانہ کا معمول بن چکے ہیں، بے روزگار افراد قابلیت کے باوجود نوکری کے لئے مارے مارے پھر رہے ہیں، غربت بڑھتی جارہی ہے، قرض خواہ قرضوں کی وصولی کی خاطر دھکے کھا رہے ہیں، قرض دار قرضوں کے بوجھ تلے دبتے جارہے ہیں، برائیاں اور نت نئے جرائم (Crimes) بڑھتے جارہے ہیں، یقیناً یہ سب ہماری شامتِ اعمال کا نتیجہ ہے۔ یاد رکھئے! پریشانیاں اور بیماریاں تو زندگی کا حصہ ہیں لیکن ان کے سبب رونے دھونے اور مایوسی کا شکار ہونے کے بجائے اخلاص کے ساتھ نیک اعمال کیجئے گناہوں سے دور رہیے اور مصیبتوں سے چھٹکارا دلانے والا عمل یعنی صدقہ دینے کی عادت بنایئے کہ صدقہ دینے سے جہاں **بلاؤں سے حفاظت** رہتی ہے، وُہیں اس کی برکت سے اللہ عَزَّوَجَلَّ اس کا بہتر بدلہ بھی عطا فرماتا ہے، چنانچہ

صدقے کا انعام

حضرت سَیِّدُنا عطاء رَحۡمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیۡہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ زمانے کے مشہور بزرگ حضرت سَیِّدُنا ابُو مُسلِم خَولانی رَحۡمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیۡہ کی زوجۂ محترمہ نے آپ سے کہا: ہمارے پاس آٹا بالکل ختم ہوگیا ہے اور کھانے کے لئے کچھ بھی نہیں۔ آپ نے فرمایا: کیا تمہارے پاس کچھ رقم موجود ہے جس سے آٹا خریدا جاسکے؟ انہوں نے عرض کی: میرے پاس ایک درہم ہے جو اُون بیچ کر حاصل ہوا ہے۔ آپ نے فرمایا: لاؤ وہ درہم مجھے دو، میں آٹا خرید لاتا ہوں چنانچہ آپ ایک درہم اور

تھیلا لے کر بازار کی طرف گئے۔ جب دکان سے آٹا خرید نا چاہا تو اچانک ایک فقیر آگیا اور اس نے کہا: اے ابو مسلم خولانی! یہ درہم مجھ پر صدقہ کر دو۔ آپ وہاں سے پلٹے اور دوسری دکان پر پہنچے، جیسے ہی آپ نے آٹا خرید نا چاہا دوبارہ وہی فقیر آگیا اور کہنے لگا: اے ابو مسلم خولانی! میں بہت مجبور ہوں، یہ درہم مجھ پر صدقہ کر دو۔ اسی طرح وہ فقیر آپ کے پیچھے لگا رہا بالآخر آپ نے وہ درہم فقیر کو دے دیا۔ اب سوچنے لگے کہ گھر والوں کو کیا جواب دوں گا، وہ تو خالی تھیلا دیکھ کر پریشان ہو جائیں گے! چنانچہ آپ لکڑی کا کام کرنے والے کی دکان پر گئے اور وہاں سے تھیلے میں لکڑی کا بُرادہ اور مٹی بھری اور گھر کی طرف چل دیئے۔ گھر پہنچ کر دروازہ کھٹکھٹایا جیسے ہی دروازہ کھلا آپ نے وہ تھیلا گھر والوں کے حوالے کیا اور آپ گھر میں داخل ہوئے بغیر ہی واپس پلٹ گئے، آپ پریشان تھے کہ جب تھیلا کھولا جائے گا تو اس میں سے مٹی اور لکڑی کا بُرادہ نکلے گا اور گھر والے آٹا نہ ملنے کی وجہ سے بہت پریشان ہوں گے، اسی خوف و پریشانی کی وجہ سے آپ سارا دن گھر نہ گئے۔ جب آپ کی زوجۂ محترمہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہَا نے تھیلا کھولا تو وہ نہایت ہی بہترین آٹے سے بھرا ہوا تھا چنانچہ انہوں نے جلدی جلدی کھانا تیار کیا اور آپ کا انتظار کرنے لگیں۔ جب آپ رات گئے چپکے سے گھر میں داخل ہوئے تو آپ کی زوجۂ محترمہ فوراً آپ کے لئے بہترین قسم کی روٹیاں لے کر آئیں، آپ روٹیاں دیکھ کر حیران ہوئے اور پوچھا: یہ روٹیاں کہاں سے آئیں؟ تو آپ کی زوجہ نے کہا: یہ اِسی آٹے کی روٹیاں ہیں جسے آپ لے کر آئے تھے۔ یہ سن کر آپ رونے لگے اور اپنے پروردگار عَزَّوَجَلَّ کا شکر ادا کیا کہ اس نے میری لاج رکھ لی اور مٹی کو عمدہ آٹے میں تبدیل کر دیا۔ (عیون الحکایات، ۱/ ۱۷۰، بتغیر قلیل)

کیوں کر نہ میرے کام بنیں غیب سے حسنؔ بندہ بھی ہوں تو کیسے بڑے کار ساز کا

(ذوق نعت، ص۶)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے کہ صدقہ دینا اور محتاجوں کی خیر خواہی کرنا اللہ عَزَّوَجَلَّ کے نزدیک کس قدر پسندیدہ عمل ہے کہ جو مسلمان اخلاص کے ساتھ صدقہ و خیرات کرکے محتاجوں کا دل خوش کرتا ہے تو عزّت دینے والا پروردگار عَزَّوَجَلَّ ایسے بندے کو محتاجی کے باوجود کسی کے آگے شرمندہ نہیں ہونے دیتا بلکہ اس کی سوچ سے بڑھ کر نوازتا ہے جیسا کہ بیان کردہ حکایت سے ظاہر ہوا کہ جب حضرت سَیِّدُنا ابُو مسلِم خولانی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے خود ضرورت مند ہونے کے باوجود آٹے کی رقم راہِ خدا میں صدقہ کی توان کا دیا ہوا صدقہ بارگاہِ خُداوندی میں اس قدر مقبول ہوا کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے لکڑی کے بُرادے اور مٹی کو عُمدہ آٹے میں تبدیل فرمادیا، یوں انہیں اور گھر والوں کو بہترین روٹیاں نصیب ہوئیں، ہمیں بھی چاہئے کہ ہم صدقہ و خیرات کرتے وقت اس بات کو ذہن میں بالکل بھی نہ لائیں کہ مال میں کمی واقع ہوجائے گی یا ہم کہاں سے کھائیں گے؟ یا فُلاں فُلاں کام کے لئے بھی تو ضرورت ہے وغیرہ۔ یاد رکھئے! بظاہر تو ہمیں لگتا ہے کہ مال میں کمی واقع ہوجائے گی مگر درحقیقت اس سے مال میں اضافہ ہی ہوتا ہے بلکہ دنیا و آخرت کے بہت سے فوائد (Benefits) بھی حاصل ہوتے ہیں، ہاں اگر مال میں کمی کے خوف سے صدقہ نہیں دیں گے تو ممکن ہے رِزق میں بے برکتی اور تنگدستی پیدا ہوجائے، چنانچہ حضرتِ سَیِّدَتُنا اَسماء رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہا فرماتی ہیں: رَسُوْلُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم نے مجھ سے ارشاد فرمایا: صدقہ و خیرات مت روکو، کہیں تمہارا رِزق نہ روک دیا جائے۔ (بخاری، کتاب الزکاۃ، باب التحریض علی الصدقۃ۔۔۔الخ، ۱/۴۸۳، حدیث: ۱۴۳۳)

حضرتِ سَیِّدُنا امام بدرُ الدّین عینی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اس حدیث کے تحت فرماتے ہیں: اس خوف سے اپنے مال کو صدقہ کرنے سے مت روک کہ وہ ختم ہوجائے گا، کیونکہ اللہ عَزَّوَجَلَّ تجھ پر مال کی تنگی

فرمادے گا یا تجھ سے مال روک لے گا اور رِزق کے وسائل ختم فرمادے گا۔ یہ حدیثِ پاک اس بات پر دلالت کر رہی ہے کہ صدقہ مال بڑھاتا اور اس میں برکت اور زیادتی کا سبب ہوتا ہے اور جو بُخل سے کام لے اور صدقہ نہ کرے تو اللہ عَزَّوَجَلَّ اس کے مال میں تنگی فرمائے گا اور مال میں برکت اور اضافہ ہونے سے بھی روک دے گا۔ (عمدۃ القاری، کتاب الزکاۃ، باب التحریض۔۔۔الخ، ۶/۴۱۰، تحت الحدیث:۱۴۳۳)

ہمیں اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رِضا کیلئے جس قدر ممکن ہو صدقہ وخیرات کی عادت بنانی چاہیے اور اس کی ذات پر کامل بھروسا بھی رکھنا چاہیے کہ وہ ہمیں دنیا وآخرت میں اس کا بہتر بدلہ عطا فرمائے گا۔ ہمارے بزرگانِ دِین اللہ عَزَّوَجَلَّ کی ذات پر کیسا کامل یقین رکھتے تھے، آیئے! اس بارے میں ایک حکایت سنتے ہیں، چنانچہ

رابعہ بصریہ کا یقین کامل

دو بزرگ حضرت سَیِّدَتُنا رابعہ بصریہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہا کے یہاں مُلاقات کے لئے حاضر ہوئے اور باہم گفتگو کرنے لگے کہ اگر رابعہ اس وقت کھانا پیش کر دیں تو بہت اچھا ہو کیونکہ ان کے یہاں رزقِ حلال میسر آجائے گا۔ اس وقت آپ کے گھر میں صرف 2 ہی روٹیاں تھیں، آپ نے وہ روٹیاں ان دونوں کے سامنے رکھ دیں، اتنے میں کسی سائل نے دروازے پر صدا بلند کی تو آپ نے وہ دونوں روٹیاں اٹھا کر اسے دیدیں، یہ دیکھ کر وہ دونوں افراد حیرت زدہ رہ گئے۔ کچھ ہی دیر کے بعد ایک کنیز بہت سی گرم روٹیاں لئے حاضرِ خدمت ہوئی اور عرض کی کہ یہ میری مالکہ نے بھجوائی ہیں۔

حضرت سَیِّدَتُنا رابعہ بصریہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہا نے جب گنتی کی تو وہ 18 روٹیاں تھیں، یہ دیکھ کر آپ نے کنیز سے فرمایا: شاید تمہیں غلط فہمی ہو گئی ہے، یہ روٹیاں میرے یہاں نہیں بلکہ کسی اور کے ہاں

بھیجی گئی ہیں۔ کنیز نے یقین کے ساتھ عرض کی کہ یہ آپ ہی کے لئے بھجوائی گئی ہیں، مگر آپ نے کنیز کے مسلسل اِصرار کے باوجود روٹیاں واپس لوٹا دیں۔ کنیز نے جب واپس جا کر اپنی مالکہ سے یہ ماجرا بیان کیا تو اس نے حکم دیا کہ اس میں مزید 2 روٹیوں کا اِضافہ کر کے لے جاؤ، کنیز جب 20 روٹیاں لے کر حاضر ہوئی اور حضرت سَیِّدَتُنَا رابعہ بصریہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہَا نے گنتی فرمالی تو پھر ان کے ذریعے مہمانوں کی خاطر مدارت فرمائی۔ کھانے سے فراغت کے بعد جب ان دونوں نے ماجرا دریافت کیا تو حضرت سَیِّدَتُنَا رابعہ بصریہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہَا نے ارشاد فرمایا: جب آپ حضرات تشریف لائے تو مجھے اندازہ ہو گیا تھا کہ آپ بھوک کا شکار ہیں چنانچہ جو کچھ گھر میں حاضر تھا، وہ میں نے پیش کر دیا، اتنے میں سائل نے صدا لگائی تو میں نے وہ دونوں روٹیاں اسے دے کر بارگاہِ خداوندی میں عرض کی: اے **اللہ** عَزَّوَجَلَّ! تیرا وعدہ ایک کے بدلے 10 دینے کا ہے اور مجھے تیرے وعدے پر مکمل یقین ہے۔ جب وہ کنیز 18 روٹیاں لائی تو میں نے سمجھ لیا کہ اس معاملے میں ضرور کوئی غلطی ہوئی ہے، اس لئے میں نے انہیں واپس کر دیا، پھر جب وہ 20 روٹیاں لیکر آئی تو میں نے وعدے کی تکمیل سمجھ کر انہیں قبول کر لیا۔
(تذکرۃ الاولیاء، ذکر رابعہ، ۱/۶۸)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اللہ عَزَّوَجَلَّ نے اپنے جن بندوں کو مال و دولت سے نوازا ہے، ان میں بعض صدقہ و خیرات کے ذریعے اپنے مسلمان بھائیوں کی مالی مدد کرتے، مسجدوں مدرسوں اور دِینی کاموں میں دل کھول کر خرچ کرتے ہیں، بعض خوش نصیب غریب دِینی طلبہ کرام کی اس انداز سے بھی مالی مدد کرتے ہیں کہ کسی کو قرآنِ کریم لے کر دے دیا، کسی کو کتابیں لے کر دے دِیں، بعض

عاشقانِ رسول اپنا مال راہِ خدا میں اس انداز سے خرچ کرتے ہیں مثلاً جامعات و مدارس کے اساتذہ و مدنی عملے کے ماہانہ مشاہرے (Salaries) اپنے ذِمّے لے لیتے ہیں، بعض خوش نصیب جامعات و مدارس کے مطبخ (Kitchen) کے اخراجات میں اپنا حصہ شامل کرنے کی سعادت حاصل کرتے ہیں۔ بعض مساجد کی تعمیر میں حصہ لیتے ہیں اور بعض اِمام و موذِّن کے مُشاہرے (تنخواہ) کی ترکیب کرتے ہوں۔ مگر بد قِسمتی سے بعض مالدار ہونے کے باوجود کنجوسی سے کام لیتے ہوئے مسلمانوں کی خیر خواہی اور نیک کاموں میں خرچ کرنا تو دُور کی بات اپنے اہل و عیال کے حقوق کے لیے بھی خرچ کرنے کا ذہن نہیں رکھتے، ایسے لوگوں کو لاکھ فضائل بتائے جائیں، راہِ خدا میں مال صدقہ و خیرات کرنے کی برکتیں بتائی جائیں مگر انہیں کسی کی غُربت کا احساس نہیں ہوتا، اگر ان سے مسجد و مدرسے کی تعمیرات وغیرہ اچھے کاموں میں تعاون کی درخواست کی جائے تو جان چھڑانے کیلئے کہتے ہیں "ابھی ہاتھ تنگ ہے بعد میں آنا" لیکن جب ان پر بیماری، قرضداری، کاروبار میں نقصان اور فیکٹری میں آگ لگنے جیسی بلائیں نازل ہوتی ہیں تو اس وقت انہیں محتاجوں سے ہمدردی، ان کی اِمداد، مساجد و مدارس وغیرہ کی تعمیرات اور صدقہ و خیرات کرنے کا خیال آتا ہے۔

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! یہاں ایک **قابلِ توجہ** بات ہے، وہ یہ کہ اگر ہم کسی ایسے مسلمان کو جانتے ہیں کہ جس کو ایک عرصے سے **بیماریوں** نے گھیرا ہوا ہے، کئی سالوں سے **قرض** کے بوجھ تلے دَبا ہوا ہے، آئے دن **کاروبار میں مسلسل نقصان** ہی ہوتا جارہا ہے، فیکٹری، دُکان یا گھر میں کسی وجہ سے **آگ لگنے** سے لاکھوں یا کروڑوں روپے کا نقصان ہوگیا، یہاں تک کہ اس کا جانی نقصان بھی ہوگیا وغیرہ۔ اب ہوسکتا ہے کہ شیطان یہ وسوسہ دِلائے اور اُس کے بارے میں بدگمانی ہمارے دل میں جگہ لینے کی کوشش کرے کہ فُلاں کو جو نقصان ہورہا ہے، یہ اِسی وجہ سے ہے کہ یہ کنجوس ہے، صدقہ و

خیرات نہیں کرتا، اللہ عَزَّوَجَلَّ کی راہ میں مال خرچ کرتے ہوئے اس کا دل گھبراتا ہے، بلکہ یہ تو جی چُراتا ہے۔ **یاد رکھئے!** اس موقع پر ہمیں شیطان کی ہاں میں ہاں نہیں ملانی، کیونکہ ہمارے پاس کوئی ایسا آلہ نہیں ہے، جس سے ہم کسی مسلمان کے بارے میں جانچ سکیں کہ یہ بُخل کی وجہ سے فُلاں بیماری میں مُبتلا ہے، یہ صدقہ و خیرات نہ کرنے کی وجہ سے فُلاں مصیبت میں گرفتار ہے، ہمیں ہر مسلمان کے بارے میں ہمیشہ حُسنِ ظن ہی رکھنا ہے، ہم نہیں جانتے اللہ عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ میں کس کا کیا مقام ہے؟ اُس مالکِ کریم عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ میں کس کا صدقہ و خیرات مقبول ہے؟ اللہ عَزَّوَجَلَّ ہمیں ہر مسلمان کی عزّت کا تحفظ نصیب فرمائے اور حُسنِ ظن کی لازوال دولت سے مالا مال فرمائے۔ اٰمین۔

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! شیطانِ لعین انسان کو مال کی کمی کا خوف دِلا کر نیک کاموں میں خرچ کرنے سے روکتا ہے۔ اس سے پہلے کہ ہمیں کوئی مصیبت پہنچے، کوئی آفت آن پڑے یا کسی بلا میں مبتلا ہو جائیں ہمیں صدقہ و خیرات کرتے رہنا چاہیے تاکہ آنے والی بلاؤں سے محفوظ رہ سکیں۔

آیئے اس بارے میں 2 ایمان افروز حکایات سنتے ہیں، چنانچہ

ایک لقمے کی برکت سے بچے کی جان بچ گئی

حضرتِ سیِّدُنا عِکرمہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں: "حضرت سیِّدُنا ابن عباس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا سے مروی ہے کہ حضور نبیِ پاک، صاحبِ لَوْلاک صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: "ایک عورت کے منہ میں لقمہ تھا اتنے میں سائل نے صدا لگائی اس نے وہ لقمہ سائل کو کھلا دیا۔ کچھ عرصہ بعد اس کے ہاں ایک بچے کی ولادت ہوئی، جب وہ کچھ بڑا ہوا تو اسے بھیڑیا اُٹھا کر لے گیا، عورت اس بھیڑیئے کے پیچھے بھاگتی ہوئی پکار رہی تھی "**میرا بیٹا، میرا بیٹا**" اللہ عَزَّوَجَلَّ نے ایک فرشتے کو حکم دیا کہ بھیڑیئے

کے پیچھے جاؤ اور اس کے منہ سے بچہ چھین لو (اور اس کی ماں کے حوالے کر دو) اور اس کی ماں سے کہو کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے تم پر سلام بھیجا ہے اور فرمایا ہے کہ یہ لقمہ لقمے کے بدلے ہے۔"
(المجالسة وجواهر العلم، الجزء السادس والعشرون، الحديث ٣٦٢٢، ٣/٢٧٧)

ایک روٹی نے ہلاکت سے بچالیا

حضرتِ سیِّدُنا ابو ہریرہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے مروی ہے، رسولِ کریم رءُوف رحیم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: "تم سے پہلے لوگوں میں ایک شخص تھا جو ہر مرتبہ پرندے کے گھونسلے سے بچے نکال لیتا۔ پرندے نے اس کے خلاف اللہ عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ میں شکایت کی تو اللہ عَزَّوَجَلَّ نے ارشاد فرمایا: "اگر وہ اسی حال پر باقی رہا تو ہلاک ہو جائے گا۔" جب اس سال وہ شخص گھر سے سیڑھی لے کر پرندے کے بچوں کو پکڑنے کے لئے چلا تو راستے میں اسے ایک فقیر ملا، اس نے اپنے زادِ راہ میں سے ایک روٹی اسے دے دی، پھر درخت کے اوپر چڑھا اور بچوں کو پکڑ لیا۔ ان کے ماں باپ یہ منظر دیکھ رہے تھے انہوں نے اللہ عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ میں عرض کی: "یا اللہ عَزَّوَجَلَّ! تُو نے ہم سے وعدہ فرمایا تھا کہ اس مرتبہ وہ ہلاک ہو جائے گا لیکن وہ تو صحیح و سالم جا رہا ہے؟" اللہ عَزَّوَجَلَّ نے ارشاد فرمایا: "کیا تم نہیں جانتے کہ جو شخص کسی دن کوئی صدقہ کرے میں اسے اس دن ہلاک نہیں کرتا اور نہ ہی اسے اس دن کوئی بُرائی پہنچتی ہے۔" (کنز العمال، کتاب الزکاۃ، قسم الاقوال، الحدیث ١٦١١٢، ج٦، ص١٥٩)

یا نبی تیری دُہائی آفتوں میں گھر گیا
رُخ بدل دے مشکلوں کا اور بلائیں مجھ سے پھیر

وسائلِ بخشش مُرمّم، ص ٢٣٤

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

صدقہ دینے کے فوائد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے! ان حکایات میں صدقے کی کیسی کیسی برکتیں ظاہر ہوئیں، پہلی حکایت میں ایک عورت کو ایک لقمہ صدقہ کرنے کی یہ برکت ملی کہ فرشتے نے بھیڑیئے کے منہ سے اس کا بچہ چھین کر اس عورت کو واپس لوٹا دیا اور یوں بچے کی جان بچ گئی، دوسری حکایت میں پرندے کے گھونسلے سے بچے نکالنے والا شخص ہلاک ہونے سے اس لیے بچ گیا کہ راستے میں اس نے بھی ایک روٹی صدقہ کی تھی اور اس صدقے کی برکت سے اس کی بھی جان بخش دی گئی۔

اعلیٰ حضرت، امامِ اہلسنّت مولانا امام احمد رضا خان رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ صَدَقَہ دینے کے فوائد بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں: صدقہ دینے سے عُمریں زِیادہ ہوں گی، رِزق کی وُسعَت، مال کی کثرت ہو گی، اس کی عادت سے کبھی محتاج نہ ہوں گے، خیر و برکت پائیں گے، آفتیں بلائیں دُور ہوں گی، بُری قضا ٹلے گی، ستر (70) دروازے بُرائی کے بند ہوں گے، ستر (70) قسم کی بَلا دُور ہو گی، ان کے شہر آباد ہوں گے، شکستہ حالی دُور ہو گی، خوفِ اندیشہ زائل اور اطمینانِ خاطر حاصل ہو گا، مددِ الٰہی شامل ہو گی، رحمتِ الٰہی ان کے لیے واجب ہو گی، ملائکہ اُن پر درود بھیجیں گے، رضائے الٰہی کے کام کریں گے، غضبِ الٰہی ان پر سے زائل ہو گا، ان کے گناہ بخشے جائیں گے، مغفرت ان کے لئے واجب ہو گی، اُن کے گناہوں کی آگ بجھ جائے گی، روزِ قیامت دوزخ سے امان میں رہیں گے، آتشِ دوزخ ان پر حرام ہو گی، آخرت میں احسانِ الٰہی سے بہرہ مند ہوں گے، خدا عَزَّوَجَلَّ نے چاہا تو اس مبارک گروہ میں ہوں گے جو حضور پُر نور سید عالم، سرورِ اکرم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی نعلِ اقدس کے تَصدُّق میں سب سے پہلے داخلِ جنّت ہو گا۔ (فتاویٰ رضویہ، ۲۳/ ۱۵۳، ۱۵۴ ملتقطاً)

بِلا حساب ہو جنّت میں داخلہ یارَبّ

پڑوس خُلد میں سَرْوَر کا ہو عطا یارَبّ

وسائلِ بخشش مُرمم، ص ۸۲

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

"چوک درس"

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اپنے اندر محتاجوں کی محتاجی کا احساس پیدا کرنے ان کے دکھ درد میں امداد کرنے، دِینی کاموں میں دل کھول کر خرچ کرنے کا جذبہ بڑھانے کیلئے دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے وابستہ ہو جایئے اور 12 مدنی کاموں میں عملی طور پر شامل ہو کر نیکی کی دعوت کی دُھومیں مچانے والے بن جایئے۔ 12 مدنی کاموں میں سے روزانہ کا ایک مدنی کام **"چوک درس"** بھی ہے۔ جس کا مقصد مسلمانوں میں نیکی کی دعوت کو عام کرنا ہے۔ رسولُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: تمہارا نیکی کا حکم دینا اور بُرائی سے منع کرنا صدقہ ہے اور تمہارا راستے سے گندگی ہٹا دینا صدقہ ہے اور تمہارا نماز کے لئے چلنے میں ہر قدم صدقہ ہے۔ (الترغیب والترھیب، کتاب الادب، باب فی اماطۃ الاذی عن الطریق، ۳/۴۶۶، رقم: ۴۵۶۱)

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ خوش قسمت ہیں وہ اسلامی بھائی کہ جو فیضانِ سُنّت سے روزانہ چوک درس دے کر نیکی کی دعوت کی دھومیں مچاتے ہیں، اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ اس کی برکت سے وہ صدقہ دینے کا ثواب پائیں گے۔ آیئے! بطورِ ترغیب چوک درس کی ایک ایمان افروز مدنی بہار سنتے ہیں، چنانچہ

وفات سے قبل توبہ نصیب ہوگئی

باب المدینہ (کراچی) کے مقیم ایک اسلامی بھائی کا کچھ اس طرح بیان ہے کہ ہمارے علاقے کی جامع مسجد کے باہر عشاء کی نماز کے بعد چوک درس ہوتا تھا، جس میں بہُت سے اسلامی بھائی شرکت کرتے، ایک دن حسبِ مَعمُول بَعدِ عِشاء چوک دَرس کے لیے مبلّغ اسلامی بھائی تشریف لائے تو آس پاس موجود لوگوں کو درس میں شرکت کرنے کی دعوت پیش کی، ایک اسلامی بھائی نے آگے بڑھ کر قریب ہی رِکشا اسٹینڈ پر موجود چوکیدار راجو بھائی کو بھی درس میں شِرکت کی دعوت پیش کی۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ "راجو بھائی" دَعوَت قبول کرتے ہوئے درسِ فیضانِ سُنَّت میں شریک ہوگئے۔ درس کے بعد مُبلغِ دعوتِ اسلامی نے رِقّت انگیز دُعا سے قبل درس سننے والوں کو سابقہ گناہوں سے توبہ کروائی اور دورانِ دُعا حاضِرین کی مغفرت کے لیے بھی دُعا مانگی، جس پر سب نے باآوازِ بلند آمین کہا۔ دُعا کے آخر پر درس سننے والوں نے بلند آواز سے دُرُودِ پاک پڑھا، راجو بھائی نے دُرُودِ پاک پڑھتے ہوئے انگوٹھے چُوم کر آنکھوں سے لگائے، بلند آواز سے کَلِمۂ طَیِّبَہ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ پڑھا اور بے اختیار زمین پر گر پڑے۔ ایک اسلامی بھائی نے آگے بڑھ کر انہیں اُٹھایا تو اس وقت وہ اپنے خالقِ حقیقی سے جا ملے تھے۔ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کی شان! کہ راجو بھائی **چوک درس** کی برکت سے موت سے قبل توبہ کرنے کی سعادت پا گئے۔

ہے تمنّائے عطاؔر یاربّ! ان کے جلووں میں یوں موت آئے
جھُوم کر جب گِرے میرا لاشہ تھام لیں بڑھ کے شاہِ مدینہ

(وسائل بخشش مرمم، ص۱۸۹)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بعض لوگوں کی یہ عادت ہوتی ہے کہ محتاجی کا بہانہ بنا کر صَدَقہ و

خَیرات کے معاملے میں سُستی و بُخل سے کام لیتے اور حال پوچھنے پر شکوے شکایات کے انبار لگادیتے ہیں۔یہی وہ خطرناک بُرائی ہے کہ جس کی مذمّت قرآنِ کریم میں بھی بیان کی گئی ہے چنانچہ پارہ 26 سورۂ محمد کی آیت نمبر 38 میں ارشادِ ربّانی ہے:

هٰۤاَنْتُمْ هٰۤؤُلَآءِ تُدْعَوْنَ لِتُنْفِقُوْا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِۚ فَمِنْكُمْ مَّنْ یَّبْخَلُۚ وَ مَنْ یَّبْخَلْ فَاِنَّمَا یَبْخَلُ عَنْ نَّفْسِهٖؕ وَ اللّٰهُ الْغَنِیُّ وَ اَنْتُمُ الْفُقَرَآءُۚ وَ اِنْ تَتَوَلَّوْا یَسْتَبْدِلْ قَوْمًا غَیْرَكُمْۙ ثُمَّ لَا یَكُوْنُوْۤا اَمْثَالَكُمْ۠(۳۸)

تَرْجَمۂ کنز الایمان: ہاں ہاں یہ جو تم ہو بلائے جاتے ہو کہ اللہ کی راہ میں خَرْچ کرو تو تم میں کوئی بخل کرتا ہے اور جو بخل کرے وہ اپنی ہی جان پر بخل کرتا ہے اور اللہ بے نیاز ہے اور تم سب محتاج اور اگر تم منہ پھیرو تو وہ تمہارے سِوا اور لوگ بدل لے گا پھر وہ تم جیسے نہ ہوں گے۔

مشہور مُفَسّرِ قرآن، حکیمُ الاُمَّت حضرت مفتی احمد یار خان نعیمی رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ ارشاد فرماتے ہیں: بُخْل کا معنٰی ہے روکنا، اِصطلاح میں بخل یہ ہے (کہ) وہاں (خرچ کرنے) سے مال وغیرہ کا روکنا، جہاں سے (روکنا) مناسب نہ ہو، حقوق کا ادانہ کرنا بھی بخل ہے، خواہ انسانوں کا حق ادانہ کرے یا شریعت کا یا اللہ تعالیٰ کا، لہٰذا زکوۃ نہ دینے والا، اپنے حاجت مند ماں باپ، بال بچوں، اہلِ قَرابت (رشتے داروں) پر خرچ نہ کرنے والا اور اپنے اوپر خرچ نہ کرنے والا بخیل (ہے)، یوں ہی بوقتِ ضرورت مسلمانوں پر خرچ نہ کرنے والا بخیل (ہے)۔ (تفسیر نعیمی، ۴/۷۷۳ ملتقطاً)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! زکوۃ اور صَدقہ و خیرات کا شُمار مالی عبادت میں ہوتا ہے اور اس عبادت کی توفیق اللہ عَزَّوَجَلَّ انہی لوگوں کو دیتا ہے، جن کے دلوں میں غربا و مساکین کی حاجت روائی کا جذبہ ہوتا ہے۔ جو لوگ اپنی زکوۃ وغیرہ ادا نہیں کرتے، وہ اپنا پیٹ بھرنے اور بینک بیلنس (Bank

(Balance) بنانے کی فکر میں مگن رہتے ہیں، شاید وہ یہ سمجھتے ہوں گے کہ جس طرح ان کا اپنا پیٹ بھرا ہوا ہے، اسی طرح دوسروں کا پیٹ بھی بھرا ہوگا۔ بخل کس قدر خطرناک بیماری ہے۔ آیئے! اس بارے میں 3 فرامین مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ سنئے اور عبرت حاصل کیجئے چنانچہ

1. ارشاد فرمایا: بخل جہنم میں ایک درخت ہے، جو بخیل ہے اُس نے اس کی ٹہنی پکڑ لی ہے، وہ ٹہنی اُسے جہنم میں داخل کیے بغیر نہ چھوڑے گی۔ (شعب الایمان،۷/۴۳۵، الحدیث:۱۰۸۷۷)
2. ارشاد فرمایا: مالدار بخل کرنے کی وجہ سے بِلا حساب جہنم میں داخل ہوں گے۔ (فردوس الاخبار، باب السین، ۱/۴۴۴، حدیث: ۳۳۰۹)
3. ارشاد فرمایا: ہر وہ دن جس میں بندے صبح کو اُٹھتے ہیں تو اس میں 2 فرشتے اُترتے ہیں، ان میں سے ایک فرشتہ کہتا ہے: اے اللہ عَزَّوَجَلَّ! (اپنی راہ میں) خرچ کرنے والے کو اس کا بدلہ عطا فرما اور دوسرا کہتا ہے: اے اللہ عَزَّوَجَلَّ! بُخل کرنے والے کے مال کو برباد فرما۔ (بخاری، کتاب الزکاۃ، باب قول اللہ تعالی: (فَاَمَّا مَنْ اَعْطٰی)... الخ، ۱/۴۸۵، حدیث: ۱۴۴۲)

دولتِ دُنیا سے بے رَغبت مجھے کر دیجئے

میری حاجت سے مجھے زائد نہ کرنا مالدار

(وسائلِ بخشش مُرمّم، ص218)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! سُنا آپ نے کہ بخیل شخص کتنا بڑا بد بخت ہوتا ہے کہ کنجوسی کا مظاہرہ کرکے خود کو جہنم کا حقدار ٹھہراتا ہے اور معصوم فرشتوں کی دُعائے ہلاکت سے اس کا مال برباد ہوتا ہے لہٰذا عافیت اسی میں ہے کہ سمجھداری کا مظاہرہ کرتے ہوئے مال کے حقوق ادا کیے جائیں اور

دل کھول کر صدقہ و خیرات کی عادت بنائی جائے کیونکہ اگر ہم نے مال کے حقوق ادا نہ کئے تو یاد رکھئے! یہی مال جسے ہم نے بڑی مَحَبَّت سے جمع کرر کھا ہے، کل ہمیں ذِلّت ورُسوائی کے گہرے گڑھے میں بھی گرا سکتا ہے۔ آیئے! صدقہ و خیرات نہ دینے سے متعلق ایک عبرت ناک حکایت سنتے ہیں ،چنانچہ

فقیر کو دُھتکارا تو خود فقیر بن گیا

ایک مصیبت زدہ فقیر نے ایک مالدار شخص کے سامنے اپنی حاجت کا اظہار کیا مگر مالدار شخص نے فریاد سننے کے بجائے اُلٹا اسے زبان سے تکلیف دینی شروع کردی اور اسے خوب ذلیل کیا۔ فقیر کا دل خون خون ہو گیا اور جذبات میں ایک آہ بھر کر کہا: تمہارے غُصّہ کرنے کی وجہ شاید یہ ہے کہ تمہیں بھیک مانگنے کی ذِلّت کا احساس نہیں۔ یہ جُملہ سن کر مالدار شخص غُصّے میں آگیا اور فقیر کو غلام کے ذریعے دھکے دلوا کر باہر نکلوا دیا۔ عزت و ذلت دینے والے مالک و مولیٰ عَزَّوَجَلَّ کا کرنا یوں ہوا کہ وہ غرور کرنے والا مالدار کچھ عرصہ بعد کنگال ہو گیا۔ دوست ، رشتے دار اور غلام و خُدام سب چھوٹ گئے اور یہ شخص سڑک پر آگیا۔ جس غلام نے فقیر کو اپنے آقا کے حکم سے دھکّے دے کر نکالا تھا اسے ایک نئے مالدار آقا نے خرید لیا۔ یہ آقا بہت نرم دل، فریاد سُننے والا اور مہربان تھا، غریبوں ، فقیروں کی امداد کرنے سے زیادہ اسے کسی چیز میں خوشی محسوس نہیں ہوتی تھی۔ یہی وجہ تھی کہ ہر وقت اس کے دروازے پر فقیروں کی بھیڑ لگی رہتی ہے۔ ایک رات کسی فقیر نے اس کے دروازے پر آواز لگائی، غلام نے فقیر کی مدد کرنے کی نیت سے جیسے ہی دروازہ کھولا ، اس کی چیخ نکل گئی کیونکہ سامنے مَوْجُود فقیر کوئی اور نہیں اس کا پُرانا آقا تھا ، اپنے پرانے آقا کی یہ حالت دیکھ کر غلام کی آنکھوں میں

آنسو آ گئے اور وہ اس کی اِمداد کر کے اپنے موجودہ آقا کے پاس چلا آیا۔ آقا نے جب غلام کو اُداس پایا تو پوچھا: کیا کسی نے تمہیں کوئی تکلیف پہنچائی ہے؟ یہ سُن کر غُلام نے اپنے پُرانے آقا کے حال سے اس کو آگاہ کیا، ساری کہانی سننے کے بعد آقا بولا: میں وہی فقیر ہوں، جسے اُس نے دھکے دلوا کر نکلوا دیا تھا اور آج دیکھو کہ وقت کیسا بدلہ کہ قدرت نے اسے میرے ہی دروازے پر بھیک مانگنے کے لئے لا کھڑا کیا۔ (اَلْاَمَان وَالْحَفِیْظ)

(بوستان سعدی، باب دوم در احسان، ص ۸۰)

تمہیں معلوم کیا بھائی! خدا کا کون ہے مقبول کسی مومن کو مت دیکھو کبھی بھی تم حقارت سے

(وسائل بخشش مرمم، ص 403)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! سُنا آپ نے کہ رَبُّ الْعٰلَمِین عَزَّوَجَلَّ نے کنجوسی کا مظاہرہ کرنے اور محتاج شخص کے ساتھ نامناسب سُلُوک کرنے والے مالدار کو اسی فقیر کے در کا بھکاری بنا دیا کہ جسے اس نے دھکے دے کر نکلوایا تھا۔ اگر کبھی کوئی محتاج مُسلمان ہم سے فریاد کرے تو ہمیں چاہئے کہ ہم اپنی استطاعت کے مطابق خُوشی خُوشی اس کی امداد کریں، ہاں! اگر مدد کرنے کی قدرت نہیں تو خاموشی اختیار کی جائے یا نہایت نرمی کے ساتھ معذرت کر لی جائے، اس موقع پر اُسے بُرا بھلا کہنا، جھوٹ بولنا یا اُسے جھڑک کر اس کی دل آزاری کرنا جائز نہیں۔ جو لوگ ایسا کرتے ہیں اور اپنی دولت و خوشحالی پر اِتراتے ہوئے محتاجوں کا دل دکھاتے ہیں، اُنہیں اللہ عَزَّوَجَلَّ کی خُفیہ تدبیر سے ڈر جانا چاہئے کیونکہ وقت ایک جیسا نہیں رہتا، اگر آج وہ مُحتاج اور ہم خوشحال ہیں تو ہو سکتا ہے کچھ عرصے بعد وہ خوشحال ہو جائے اور ہم اس کی حالت میں آجائیں۔ بہرحال اگر ہم مستقبل میں آنے والی ممکنہ

مصیبتوں اور بلاؤں سے نجات کا سامان کرنا چاہتے ہیں تو ہمیں چاہئے کہ ہم مال سے دل لگانے اور مُحتاجوں کا دل دکھانے کے بجائے ان کے لئے نرم گوشہ رکھیں اور جیسے ممکن ہو ان کی حاجت روائی کریں، وقتاً فوقتاً نیک کاموں میں خرچ کریں۔

دعوتِ اسلامی کے شُعبہ جات کا تعارف

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ اس وقت دعوتِ اسلامی دُنیا کے کم و بیش 200 ممالک اور کم و بیش 301 شعبہ جات میں سُنّتوں کی خدمت کررہی ہے جن میں سے مساجد کی تعمیرات کے لیے خُدّامُ المساجِد، مدنی مُنّوں اور مدنی مُنّیوں کے حفظ و ناظرہ کی تعلیم (Education) کے لیے مدرَسۃ المدینہ، بڑی عمر کے اسلامی بھائیوں کی تعلیمِ قرآن کے لیے مدرَسۃُ المدینہ بالِغان، دِینی تعلیم و تربیت کے ساتھ ساتھ رائج شدہ تعلیم کے لیے دارالمدینہ، شرعی رہنمائی کے لیے دارُالاِفتاء اہلسنّت، علماء کی تیّاری کے لیے جامعۃُ المدینہ، تربیتِ اِفتا کے لیے مفتی کورس، جدید مسائل کے حل کے لیے مجلسِ تحقیقاتِ شرعیہ، پیغامِ اعلیٰ حضرت کو عام کرنے اور اِصلاحی کُتُب کی فراہمی کے لیے مجلس المدینۃ العلمیہ، عاشقانِ رسول مصنّفین کی تصانیف و تالیفات کو شرعی غلطیوں سے محفوظ رکھنے کے لیے مجلسِ تفتیشِ کتب و رَسائل، رُوحانی عِلاج کے لیے مجلسِ مکتوبات و تعویذاتِ عطاریہ، الیکٹرانک میڈیا کے ذریعے نیکی کی دعوت کو دُنیا کے گوشے گوشے میں پہنچانے کے لیے مَدَنی چینل، اسلامی بہنوں کے لیے ان کے ہفتہ وار اجتماعات و دیگر مَدَنی کام، مسلمانوں میں عمل کا جذبہ بیدار کرنے کے لیے سُوالات کی صورت میں مَدَنی انعامات اور ساری دُنیا کے لوگوں کی اصلاح کی کوشش کے لیے دُنیا کے کئی ممالک میں مَدَنی قافلوں اور ہفتہ وار سنّتوں بھرے اجتماعات و مدنی مذاکروں کا اہتمام ہوتا ہے۔ اسکولز، کالجز اور یونیورسٹیز میں تعلیم حاصل کرنے والے طلبہ، گونگے (Dumb) بہرے (Deaf)،

نابینا(Blind)اِسلامی بھائیوں کی اِصلاح کے لیے بھی مجالس قائم کی جاچکی ہیں اور پھر ان تمام شعبہ جات کی کارکردگی پر نظر رکھنے اور دُنیا بھر میں سارے مَدَنی نظام کو اَحسَن طریقے سے چلانے کے لیے **مرکزی مجلسِ شُوریٰ** قائم ہے، لہٰذا اپنے صدقہ وخیرات اور دیگر نفلی عطیات دعوتِ اسلامی کو دے کر نیکی کے کاموں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیجئے اور اپنی آخرت کیلئے نیکیوں کا ذخیرہ کیجئے۔

اللہ کرم ایسا کرے تجھ پہ جہاں میں
اے دعوتِ اسلامی تِری دھوم مچی ہو
(وسائلِ بخشش، ص۳۱۵)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! شَعْبَانُ الْمُعَظَّم کی پہلی تاریخ کو محدثِ اعظم پاکستان حضرت مولانا محمد سردار احمد چشتی قادری رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا عُرس بھی منایا جاتا ہے۔ آیئے! اِسی مناسبت سے محدثِ اعظم پاکستان رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی سیرتِ مُبارَکہ کی چند جھلکیاں ملاحظہ فرمایئے چنانچہ

سیرتِ محدّثِ اعظم پاکستان

محدثِ اعظم پاکستان حضرت مولانا محمد سردار احمد چشتی قادری رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ مشرقی پنجاب (ہند)میں 1321 ہجری مطابق 1903ء میں پیدا ہوئے اورآپ نے یکم شعبان 1382ھ مطابق 29 دسمبر 1962ء میں وصال فرمایا۔ آپ کے والدِ ماجد کا شُمار علاقے کے معروف اور معزّز افراد میں ہوتا تھا، آپ کی عظمت وبزرگی میں آپ کی والدہ کی دُعاؤں کا بھی عمل دخل تھا، آپ کی والدہ اکثر فرمایا کرتی تھیں کہ میرا یہ لاڈلا بچہ عظیم شخصیت کا مالک بنے گا۔

محدثِ اعظم پاکستان حضرت مولانا محمد سردار احمد چشتی قادری رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا بچپن عام بچوں سے مختلف تھا، آپ بچپن ہی سے دِینی باتوں میں دلچسپی (Interest) رکھتے تھے۔ آپ جب چلنے پھرنے کے قابل ہوئے تو والدِ ماجد کے ساتھ مسجد میں نماز پڑھنے چلے جاتے۔ ذِکر و اذکار اور نعت خوانی کا ایسا ذوق تھا کہ عُموماً چلتے پھرتے نعتیں پڑھتے اور ذِکْرُ اللہ کیا کرتے۔ سُننے والے حیران ہوتے کہ اس عُمر میں ایسا ذوق و شوق۔ (حیاتِ محدثِ اعظم، ص۳۰)

عبادت میں، ریاضت میں، تلاوت میں لگا دے دل　　رجب کا واسطہ دیتا ہوں فرما دے کرم مولیٰ

(وسائلِ بخشش مرمم، ص 98)

محدثِ اعظم پاکستان رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی حیاتِ مبارکہ کے روشن پہلوؤں سے مزید برکتیں حاصل کرنے کے لیے مکتبۃ المدینہ کا شائع کردہ رسالہ **"فیضان محدثِ اعظم پاکستان"** کا مطالعہ فرمائیے۔ اسی طرح ماہِ شعبان المعظم کی 2 تاریخ کو کروڑوں حنفیوں کے عظیم پیشوا حضرتِ سیّدُنا امامِ اعظم ابو حنیفہ نعمان بن ثابت رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کا عرس شریف منایا جاتا ہے۔ آیئے! آپ کی بھی مختصر سیرتِ مُبارَکہ سُننے کی سعادت حاصل کرتے ہیں۔

سیرتِ امامِ اعظم

حضرت سَیِّدُنا امامِ اعظم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کپڑے کا کاروبار کیا کرتے تھے اور کاروبار میں دیانتداری اور مسلمانوں کی خیر خواہی کا خُوب خیال رکھا کرتے تھے، آپ کا نامِ نامی اسمِ گرامی نعمان تھا، آپ 70 ہجری میں عراق کے شہر کُوفہ میں پیدا ہوئے، 80 سال کی عمر میں 2 شعبانُ المعظم 150 ہجری میں وفات پائی، آپ چاروں اماموں میں بلند مرتبہ ہیں، کیونکہ آپ تابعی ہیں۔

حضرت سَیِّدُنا امامِ اعظم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ رمضانُ المُبارَک اور عیدُ الفطر میں 62 قرآنِ کریم ختم کرتے (ایک دن کو، ایک رات کو، ایک تراویح کے اندر سارے ماہ میں اور ایک عید کے روز) آپ سخاوت فرمانے والے، عِلم سِکھانے والے، اللہ عَزَّوَجَلَّ کا خوف رکھنے والے، حقوقُ العباد کا خیال رکھنے والے، عفوودرگزر سے کام لینے والے اور فضول باتوں سے بچنے والے اور تقویٰ وپرہیزگاری جیسی خوبیوں کے مالک تھے۔

سِراجِ اُمّت مِلا جو تم سا، امامِ اعظم ابو حنیفہ ... نہ کیوں کریں ناز اہلسنّت، کہ تم سے چمکا نصیبِ اُمّت

(وسائلِ بخشش ص ۲۸۳)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! حضرت سَیِّدُنا امامِ اعظم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کی سیرت وکردار سے متعلق مزید معلومات جاننے کیلئے امیر اہلسنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کا رسالہ **"اَشکوں کی برسات"** مکتبۃ المدینہ سے حاصل کرکے نہ صرف خُود مطالعہ کیجئے بلکہ شَعْبَانُ الْمُعَظَّم میں امامِ اعظم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کے ایصالِ ثواب کے لیے دوسرے اسلامی بھائیوں کو بھی تحفۃً پیش کیجئے۔ اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ معلومات کا خزانہ ہاتھ آئے گا۔

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ آج کے بیان میں ہم نے سنا کہ مختلف اعمال کی برکت سے **بلاؤں سے حفاظت** ہوتی ہے ❀ صدقہ بُرائی کے 70 دروازوں کو بند کردیتا ہے۔ ❀ صدقہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے غضب کو بجھاتا ہے۔ ❀ صدقہ بُری موت سے بچاتا ہے۔ ❀ صدقہ بلاؤں سے حفاظت کا ذریعہ ہے۔ ❀ صدقہ عمر بڑھاتا ہے۔ ❀ صدقہ حادثات اور بیماریوں کی روک تھام کرتا ہے۔ ❀ صدقہ جنت میں داخل ہونے کا سبب ہے۔ ❀ جبکہ زکوۃ وصدقات نہ دینے والوں سے اللہ عَزَّوَجَلَّ ناراض ہوتا ہے۔ ❀ فرشتوں کی بددعا سے بخیل کا مال برباد ہوتا ہے۔

اللہ عَزَّوَجَلَّ ہمیں خوب خوب صدقہ و خیرات کا جذبہ عطا فرمائے اور تمام بلاؤں سے حفاظت نصیب فرمائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِ الْاَمِیْن صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بیان کو اِختتام کی طرف لاتے ہوئے سنّت کی فضیلت اور چند سُنّتیں اور آداب بَیان کرنے کی سَعادَت حاصِل کرتا ہوں۔ شَہَنْشاہِ نُبُوَّت، مُصْطَفٰے جانِ رحمت، صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ جنّت نشان ہے: جس نے میری سنّت سے مَحَبَّت کی اُس نے مجھ سے مَحَبَّت کی اور جس نے مجھ سے مَحَبَّت کی وہ جنّت میں میرے ساتھ ہو گا۔ [1]

سُنّتیں عام کریں دین کا ہم کام کریں
نیک ہو جائیں مسلمان مدینے والے

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

سفر کرنے کی سنتیں اور آداب

آیئے! سفر کرنے کی چند سنتیں و آداب سنتے ہیں: ❀ ممکن ہو تو جمعرات کو سفر کی ابتدا کی جائے کہ جمعرات کو سفر کی ابتدا کرنا سنت ہے۔ (اشعۃ اللمعات، ۱۶۱/۵) ❀ اگر سہولت ہو تو رات کو سفر کیا جائے کہ رات کو سفر جلد طے ہوتا ہے ❀ اگر چند اسلامی بھائی مل کر قافلے کی صورت میں سفر کریں تو کسی ایک کو امیر بنا لیں۔ ❀ چلتے وقت عزیزوں، دوستوں سے قصور معاف کروائیں اور جن سے معافی طلب کی جائے ان پر لازم ہے کہ دل سے معاف کر دیں۔ (بہارِ شریعت، حصہ ۶، ص۱۹) ❀ ہم جب بھی سفر پر روانہ ہوں تو ہمیں چاہیے کہ ہم اپنے اہل ومال کو اللہ عَزَّوَجَلَّ کے حوالے کر کے جائیں۔ اللہ

---

1 . . . مشکاۃ المصابیح، کتاب الایمان، باب الاعتصام بالکتاب والسنۃ، ۹۷/۱، حدیث: ۱۷۵

تبارک وتعالیٰ ہی سب سے بہتر حفاظت کرنے والا ہے۔❀ٹرین یا بس وغیرہ میں بِسْمِ الله، اللهُ اَکْبَر اور سُبْحٰنَ الله3،3بار،لَآاِلٰہَ اِلَّا الله ایک بار پھر کہے:سُبْحٰنَ الَّذِیْ سَخَّرَ لَنَا هٰذَا وَمَا كُنَّا لَهٗ مُقْرِنِیْنَ٥وَ اِنَّاۤ اِلٰى رَبِّنَا لَمُنْقَلِبُوْنَ٥(پ۲۵،الزخرف ۱۴،۱۳)ترجمۂ کنزالایمان: پاکی ہے اسے جس نے اس سواری کو ہمارے بس میں کر دیا اور یہ ہمارے بُوتے (قابو) کی نہ تھی اور بے شک ہمیں اپنے ربّ عَزَّوَجَلَّ کی طرف پلٹنا ہے۔(فتاویٰ رضویہ،۱۰/۷۲۸)❀ سفر سے واپسی پر گھر والوں کے لئے کوئی تحفہ (Gift) لے آئیں کہ یہ سنتِ مبارکہ ہے۔ سرکارِ مدینہ، قرارِ قلب و سینہ، باعثِ نزولِ سکینہ صَلَّی اللهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا: جب سفر سے کوئی واپس آئے تو گھر والوں کے لئے کچھ نہ کچھ ہدیہ لائے، اگرچہ اپنی جھولی میں پتھر (Stone) ہی ڈال لائے۔(کنز العمال،کتاب السفر،الفصل الثانی فی آداب السفر،حدیث:۱۷۵۰۲،۶/۳۰۱)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللهُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

طرح طرح کی ہزاروں سُنّتیں سیکھنے کے لئے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ دو کتب ”**بہارِ شریعت**“ حِصّہ 16(312صفحات)اور120 صفحات پر مشتمل کتاب ”**سُنّتیں اور آداب**“ ھدِیَّۃً طَلَب کیجئے اور بغور اس کا مطالَعہ فرمایئے۔ سنّتوں کی تربِیَت کا ایک بہترین ذریعہ دعوتِ اسلامی کے مَدَنی قافِلوں میں عاشقانِ رسول کے ساتھ سنّتوں بھرا سفر بھی ہے۔

علم حاصل کرو، جہل زائل کرو　　پاؤ گے راحتیں، قافلے میں چلو
سنتیں سیکھنے، تین دن کے لیے　　ہر مہینے چلیں ، قافلے میں چلو

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى سَيِّدِ الْمُرْسَلِيْنَ ط

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْم ط بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْم ط

اَلصَّلٰوةُ وَ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُوْلَ الله وَعَلٰى اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ يَا حَبِيْبَ الله

اَلصَّلٰوةُ وَ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا نَبِيَّ الله وَعَلٰى اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ يَا نُوْرَ الله

نَوَيْتُ سُنَّتَ الاعْتِكَاف (ترجمہ: میں نے سنّتِ اعتکاف کی نیّت کی)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! جب کبھی داخلِ مسجد ہوں، یاد آنے پر اِعتِکاف کی نِیَّت کرلیا کریں کہ جب تک مسجد میں رہیں گے اِعتِکاف کا ثَواب مِلتا رہے گا۔ **یاد رکھئے!** مسجد میں کھانے، پینے، سونے یا سَحَری، اِفطاری کرنے، یہاں تک کہ آبِ زَم زَم یا دَم کیا ہوا پانی پینے کی بھی شَرعاً اِجازت نہیں، البتّہ اگر اِعتِکاف کی نِیَّت ہو گی تو یہ سب چیزیں ضِمناً جائز ہو جائیں گی۔ اِعتِکاف کی نِیَّت بھی صِرف کھانے، پینے یا سونے کے لئے نہیں ہونی چاہئے بلکہ اِس کا مقصد اللہ کریم کی رِضا ہو۔ **”فتاویٰ شامی“** میں ہے: اگر کوئی مسجد میں کھانا، پینا، سونا چاہے تو اِعتِکاف کی نِیَّت کرلے، کچھ دیر ذِکْرُ اللہ کرے، پھر جو چاہے کرے (یعنی اب چاہے تو کھا پی یا سو سکتا ہے)

دُرُود شریف کی فضیلت

حضور نبیِ رحمت، شفیعِ اُمّت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: **قیامت کے روز اللہ کریم کے عرش کے سوا کوئی سایہ نہیں ہوگا، تین شخص اللہ پاک کے عرش کے سائے میں ہوں گے۔ (۱) وہ شخص جو میرے اُمّتی کی پریشانی دُور کرے (۲) میری سُنّت کو زِندہ کرنے والا (۳) مجھ پر کثرت سے دُرود شریف پڑھنے والا۔** (اَلبُدورُ السّافرة لِلسُّیُوطی، ص ۱۳۱ حدیث: ۳۶۶)

اپنے خطا واروں کو اپنے ہی دامن میں لو!

کون کرے یہ بھلا، تم پہ کروڑوں دُرُود

(حدائقِ بخشش، ص:۲۷۱)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! حُصُولِ ثواب کی خاطِر بَیان سُننے سے پہلے اَچّھی اَچّھی نیّتیں کر لیتے ہیں۔ فرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ "نِیَّۃُ الْمُؤْمِنِ خَیْرٌ مِّنْ عَمَلِہٖ" مُسلمان کی نِیَّت اُس کے عَمَل سے بہتر ہے۔ (1)

دو مَدَنی پھول: (۱) بِغیر اَچّھی نِیَّت کے کسی بھی عملِ خَیر کا ثواب نہیں مِلتا۔

(۲) جِتنی اَچّھی نیّتیں زِیادَہ، اُتنا ثواب بھی زِیادَہ۔

بَیان سُننے کی نیّتیں

نگاہیں نیچی کیے خُوب کان لگا کر بَیان سُنُوں گا، ☆ٹیک لگا کر بیٹھنے کے بجائے عِلْمِ دِیْن کی تعظیم کی خاطر جہاں تک ہو سکا دو زانو بیٹھوں گا، ☆ضَرورَتاً سِمَٹ سَرَک کر دوسرے کے لیے جگہ کُشادہ کروں گا ☆دھکّا وغیرہ لگا تو صَبْر کروں گا، گُھورنے، جِھڑکنے اوراُلجھنے سے بچوں گا، ☆صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب، اُذْکُرُوا اللّٰہَ، تُوبُوْا اِلَی اللّٰہِ وغیرہ سُن کر ثواب کمانے اور صدا لگانے والوں کی دل جُوئی کے لئے بُلند آواز سے جواب دوں گا، ☆بَیان کے بعد خُود آگے بڑھ کر سَلَام ومُصَافَحہ اور اِنْفِرادی کوشش کروں گا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

نماز سے محبت کرنے والا بچہ

1۔۔۔معجم کبیر، ۱۸۵/۶، حدیث: ۵۹۴۲

سلسلۂ عالیہ، قادریہ، رضویہ کے عظیم بُزرگ حضرت سیِّدُنا معروف کَرخی رَحۡمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیۡہ کے پاس ایک شخص حاضر ہوا اور عرض کی: میں نے اس رات عجیب چیز دیکھی، آپ نے فرمایا: کیا دیکھا؟ عرض کی: میرے گھر والوں کو مچھلی کھانے کی خواہش ہوئی، میں بازار گیا اور مچھلی خرید کر ایک مزدور بچے کو ساتھ لیا کہ وہ مچھلی اُٹھا کر گھر تک میرے ساتھ چلے۔ چنانچہ وہ میرے ساتھ چل پڑا، راستے میں جب اس نے ظہر کی اَذان سُنی تو مجھے کہا: اے مُحترم! کیا آپ نماز نہیں پڑھیں گے؟ گویا اس نے اچانک مجھے غفلت سے بیدار کر دیا ہو، میں نے کہا: ہاں! ہاں! کیوں نہیں! ضرور پڑھیں گے اس نے مچھلی والا برتن مسجد کے دروازے پر رکھا اور مسجد میں داخل ہوگیا، میں نے اپنے دل میں کہا: اس بچے نے برتن کو نماز پر قُربان کر دیا تو کیا میں مچھلی قربان نہیں کر سکتا۔ وہ نماز پڑھتا رہا یہاں تک کہ اِقامت کہی گئی اور ہم نے جماعت کے ساتھ نماز پڑھی۔ جب باہر نکلے تو دیکھا کہ برتن اپنی جگہ موجود تھا۔ میں نے گھر آکر یہ واقعہ گھر والوں کو سُنایا تو وہ کہنے لگے: اس بچے کو ہمارے ساتھ مچھلی کھانے کی دعوت دیں، جب میں نے اسے دعوت دی تو اس نے کہا: میں روزے سے ہوں۔ میں نے اس سے کہا: پھر تم ہمارے ہاں روزہ افطار کرو۔ اس نے کہا: مجھے آپ کی دعوت قبول ہے، آپ مجھے مسجد کا راستہ دِکھا دیجئے۔ میں نے اسے راستہ دکھایا تو وہ مسجد میں جا کر بیٹھ گیا جب ہم نے نمازِ مغرب ادا کرلی تو میں نے اُسے کہا: اب ہمارے گھر چلئے اُس نے جواب دیا: نمازِ عشا پڑھ کر چلیں گے نمازِ عشا پڑھنے کے بعد میں اس کو اپنے گھر لے آیا جس میں 3 کمرے تھے: ایک میرا اور میری بیوی کا تھا، دوسرے میں ہماری 20 سال سے معذور (Excusable) بیٹی تھی اور تیسرے میں ہمارا مہمان تھا، رات کے آخری حصے میں اچانک کسی نے دروازہ کھٹکھٹایا میں نے پوچھا: کون ہے؟ تو آواز آئی: میں آپ کی فلاں بیٹی ہوں؟ میں نے کہا: وہ تو 20 سال سے معذور ہے اور گھر میں پڑا ہوا گوشت کا ایک ٹکڑا ہے، وہ

کیسے صحیح ہو کر چل سکتی ہے؟ یہ سن کر وہ کہنے لگی: میں آپ کی وہی بیٹی ہوں، آپ دروازہ تو کھولیں، جب میں نے دروازہ کھول کر دیکھا تو بالکل صحیح کھڑی تھی، ہم نے اس سے پوچھا: ہمیں بتاؤ کہ تم کیسے شِفایاب ہوئی؟ تو اس نے بتایا کہ میں نے آپ کو اس مہمان کا بھلائی کے ساتھ ذِکر کرتے ہوئے سُنا تو میرے دل میں یہ بات آئی کہ میں اللہ پاک کی بارگاہ میں اس کا وسیلہ پیش کروں کہ وہ میری تکلیف دُور کردے، لہٰذا میں نے عرض کی: یااللہ! تیری بارگاہ میں ہمارے اس مہمان کی عظمت کا صدقہ! میری تکلیف دُور فرما اور مجھے عافیت عطا فرما۔ یہ دعا کرتے ہی میں سیدھی کھڑی ہوگئی، جیسا کہ آپ مجھے دیکھ رہے ہیں۔ یہ بات سُن کر میں اپنے مہمان کی طرف گیا تو وہ گھر میں نہ تھا، دروازے پر آیا تو اس کو بھی بند پایا، یہ سُننے کے بعد حضرت سیِّدُنا معروف کَرخی رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیۡہِ نے ارشاد فرمایا: ہاں! واقعی اَولیائے کرام رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیۡہِم اجمعین میں چھوٹے بڑے سبھی ہوتے ہیں۔ (الروض الفائق، باب فی مناقب الصالحین، ص ۱۰۹ ملخصا)

عبادت میں گزرے مِری زِندگانی کرم ہو کرم یا خدا یا اِلٰہی

(وسائلِ بخشش ص105)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بیان کردہ حکایت سے جہاں یہ معلوم ہوا کہ نیک لوگوں کے وسیلے سے مانگی جانے والی دُعائیں قبول ہوتی ہیں، وہیں اس بچے کا ذَوقِ نماز اور شَوقِ عِبادت بھی معلوم ہوا کہ اس نے اپنے کام کاج چھوڑ کر نماز کو ترجیح دی اور اَذان کی آواز سُنتے ہی نہ صرف خود نماز کیلئے مسجد میں چلا گیا بلکہ اس شخص کو بھی نماز کی دعوت دے کر اپنے ساتھ مسجد میں لے گیا۔ افسوس صد افسوس! جیسے جیسے ہم زمانۂ رِسالت سے دُور ہوتے جارہے ہیں، نمازوں کے معاملے میں ہماری سستیاں مُسلسل بڑھتی جارہی ہیں، آج ہمارے کانوں میں بھی اَذان کی آواز آتی ہے مگر ہم اپنے کام کاج کی مصروفیات یا محض

سُستی (Laziness) کی وجہ سے نماز ہی قضا کرڈالتے ہیں جبکہ گُناہ کرنے کیلئے ہماری سُستی فوراً چُستی میں بدل جاتی ہے۔ بعض لوگ تو ایسے بھی ہیں کہ جب اُن کی ایک یا چند نمازیں رہ جائیں تو کئی کئی مہینوں تک جان بوجھ کر نماز نہیں پڑھتے ،اگر کوئی دِین کا درد رکھنے والا اسلامی بھائی اُن پر انفرادی کوشش کرتے ہوئے نمازوں کی ترغیب دِلائے تو کہتے ہیں " اِنْ شَآءَ اللہ اگلے جمعہ سے دوبارہ نمازیں پڑھنا شُروع کروں گا یا رَمضان سے باقاعدہ نمازوں کا اہتمام کروں گا"یوں کسی قسم کی شرم وجِھجک کے بِغیر بڑی دلیری کے ساتھ مَعَاذَاللہ اس بات کا گویا اِقرار کیا جاتا ہے کہ نمازیں ترک کرنے کا یہ کبیرہ گُناہ، میں جُمعہ کے دن تک یا رمضانُ المبارک تک مُسلسل جاری رکھوں گا۔ شاید یہی وجہ ہے کہ آج گھروں میں اتفاق نہیں، آئے دن لڑائی جھگڑے معمول بن گئے ہیں، ہر ایک رِزق میں بے برکتی کی وجہ سے پریشان ہے،والدین نافرمان اولاد سے بیزار ہیں۔

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو!ذرا غور کیجئے!ہمارے ساتھ ایسا کیوں ہو رہا ہے؟ہم کیوں ان پریشانیوں کا شِکار ہوتے جارہے ہیں؟شاید اس کی وجہ یہ ہے کہ آج ہم نے اللہ پاک اور اس کے رسولِ کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے فرامین پر عمل کرنا چھوڑدیا ہے اوردن رات ان کی نافرمانی والے کاموں میں مشغول ہیں۔ اگر ہم خُود نمازوں سے دُور رہیں گے اور اپنے بچوں کو بھی نماز کی ترغیب نہیں دلائیں گے تو یادرکھئے! آئے دن ہمیں اِنہی پریشانیوں کا سامنا رہ سکتا ہے۔ کسی نے چوٹ کرتے ہوئے کیا خوب کہا ہے کہ

شکوہ ہے زمانے کا نہ قسمت کا گِلہ ہے ‖ جو کچھ ہیں وہ سب اپنے ہی ہاتھوں کے ہیں کرتُوت
سچ ہے کہ بُرے کام کا اَنجام بُرا ہے ‖ دیکھے ہیں یہ دن اپنی ہی غفلت کی بدولت

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو!واقعی ہمارے گھروں میں پریشانیوں ، بیماریوں ،لڑائی جھگڑوں اور تنگدستیوں نے جو ڈیرے ڈال رکھے ہیں، اس کی وجہ اللہ پاک اور اس کے پیارے حبیب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ

وَسَلَّمَ کے اَحکامات کی خلاف ورزی بھی ہو سکتی ہے۔ لٰہذا زندگی کو غنیمت (Plunder) جانتے ہوئے سچی توبہ کیجئے اور نمازوں کی پابندی شُروع کر دیجئے ورنہ یاد رکھئے! جان بوجھ کر نماز قضا کرنا گناہِ کبیرہ، حرام اور جہنم میں لے جانے والا کام ہے۔ جیسا کہ اللہ پاک پارہ16، سُوْرَۃُ مَرْیَم کی آیت نمبر59 میں اِرشاد فرماتا ہے:

فَخَلَفَ مِنْۢ بَعْدِهِمْ خَلْفٌ اَضَاعُوا الصَّلٰوةَ وَ اتَّبَعُوا الشَّهَوٰتِ فَسَوْفَ يَلْقَوْنَ غَيًّا ۙ۝۵۹ (پ۱۶،مریم:۵۹)

تَرجَمۂ کنز الایمان: تو اُن کے بعد اُن کی جگہ وہ ناخَلف آئے جنہوں نے نمازیں گنوائیں (ضائع کیں) اور اپنی خواہشوں کے پیچھے ہوئے تو عنقریب وہ دوزخ میں "غَیّ" کا جنگل پائیں گے۔

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بیان کردہ آیتِ مُبارکہ میں **"غَیّ"** کا تذکرہ ہے اور اِس سے مُراد جَہَنَّم کی ایک وادی ہے۔ صَدْرُ الشَّرِیْعَہ حضرت علّامہ مولانا مُفْتی محمد اَمجد علی اَعْظَمی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: **"غَیّ"** جَہَنَّم میں ایک وادی ہے جس کی گرمی اور گہرائی سب سے زِیادہ ہے، اِس میں ایک کُنواں ہے جس کا نام "ھَبْ ھَبْ" ہے، جب جَہَنَّم کی آگ بجھنے پر آتی ہے، اللہ کریم اس کُنویں کو کھول دیتا ہے جس سے وہ (یعنی جہنم کی آگ) بدستور بھڑکنے لگتی ہے (اللہ کریم اِرشاد فرماتا ہے:)

كُلَّمَا خَبَتْ زِدْنٰهُمْ سَعِيْرًا ۝۹۷ (پ۱۵، بنی اسرآئیل:۹۷)

ترجمۂ کنزالایمان: جب کبھی بجھنے پر آئے گی ہم اُسے اور بھڑکا دیں گے۔

یہ کُنواں بے نمازیوں اور زانیوں اور شرابیوں اور سُود خواروں اور ماں باپ کو اِیذا (یعنی تکلیف) دینے والوں کے لیے ہے۔ (بہارِ شریعت،۱/ ۴۳۴)

اِلٰہی ہوں بہُت کمزور بندہ نہ دُنیا میں نہ عُقبیٰ میں سزا ہو

(وسائلِ بخشش ص316)

جَہَنَّم کا عذاب اور دُنیا کی تکلیفیں

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! خوفِ خُدا سے لرز جائیے اور سچی پکی توبہ کر لیجئے۔ ذرا تصور تو کیجئے، جب اُس خطرناک وادی میں بے نمازی کو ڈالا جائے گا تو اُس کا کیا بنے گا۔ لٰہذا عافیت اسی میں ہے کہ ہم فرائض کی پابندی کے ساتھ ساتھ نفل عبادات کا شوق بھی پیدا کریں۔ پانچوں نمازیں باجماعت ادا کریں اور تہجد، اشراق وچاشت اور اَوّابین کے نوافل بھی ادا کریں، ہر سال ماہِ رمضان کے روزے رکھیں اور دورانِ سال نفل روزوں کا بھی اہتمام کریں، مالکِ نصاب ہونے کی صورت میں زکٰوۃ کی ادائیگی کے ساتھ ساتھ دیگر نیک کاموں میں بھی اپنا مال خرچ (Expense) کرنے کی عادت بنائیں۔ روزانہ تلاوتِ قرآن، ذکرو دُرُود کا معمول بنائیں۔ ساتھ ساتھ اپنے دُشمن شیطان لعین سے بھی ہوشیار رہیں کہ جب وہ ہمیں دن رات ان عبادتوں میں مشغول دیکھے گا تو اِس راستے سے ہٹانے کی بھرپور کوشش کرے گا، سُستی دِلائے گا اور ہمیں غافل کرنے کیلئے مختلف ہتھکنڈے بھی استعمال کرے گا مگر ہمیں ثابت قدم رہتے ہوئے اپنی عبادت پر ناز کرنے کے بجائے مرتے دَم تک عبادت پر اِستقامت کی دُعا کرنی ہوگی۔ ہمارے ربِّ کریم نے ہمیں آخری وقت تک عبادت کرنے کا حکم ارشاد فرمایا ہے:

وَاعْبُدْ رَبَّكَ حَتّٰى یَاْتِیَكَ الْیَقِیْنُ ﴿۹۹﴾ تَرجَمۂ کنز الایمان: اور مرتے دَم تک اپنے رَبّ کی عبادت میں رہو۔ (پ۱۴، حجر ۹۹)

کوئی بندہ عبادت سے بے نیاز نہیں ہو سکتا:

بیان کردہ آیتِ مبارکہ کے تحت تفسیرِ صراطُ الجنان میں ہے کہ بندہ خواہ کتنا ہی بڑا ولی بن جائے وہ

عبادات سے بے نیاز نہیں ہو سکتا۔ جب سیّدُ الْمرسَلین صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کو آخری دَم تک عبادت کرنے کا حکم دیا گیا، تو ہم کیا چیز ہیں۔ اس سے ان لوگوں کو نصیحت حاصل کرنی چاہیے جو اپنے آپ کو بڑے بلند مقام و مرتبہ پر فائز سمجھ کر عبادات کے معاملے میں سُستی کرتے ہیں، انہیں غور کرنا چاہئے کہ وہ کہیں شیطان کے خُفیہ اور خطرناک وار کا شکار تو نہیں ہو گئے، کیونکہ شیطان نے ایسے واروں کے ذریعے بڑے بڑے مَشائخ کو گمراہ کیا ہے اور اسی وار کے ذریعے اس نے وَلیوں کے سردار، حضور غوثِ پاک، شیخ عبدُ القادِر جیلانی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو بھی بہکانے کی کوشش کی ہے، چنانچہ

یہ سب میرے ربّ کا فضل ہے

حضرت شیخ ابو نصر موسیٰ بن شیخ عبدُ القادِر جیلانی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں کہ میرے والد نے ارشاد فرمایا: میں ایک سفر میں صِحرا کی طرف نکلا اور چند دن وہاں ٹھہرا مگر مجھے پانی نہیں ملتا تھا، جب مجھے پیاس کی سختی محسوس ہوئی تو ایک بادل (Cloud) نے مجھ پر سایہ کیا اور اُس میں سے مجھ پر بارش کے مشابہ ایک چیز گِری، میں اس سے سیراب ہو گیا، پھر میں نے ایک نُور دیکھا جس سے آسمان کا کنارہ روشن ہو گیا اور ایک شکل ظاہر ہوئی جس سے میں نے ایک آواز سُنی: اے عبدُ القادِر! میں تیرا ربّ ہوں اور میں نے تم پر حرام چیزیں حلال کر دی ہیں، تو میں نے "**اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْم**" پڑھ کر کہا: اے شیطان لعین! دُور ہو جا۔ تو روشن کنارہ اَندھیرے میں بدل گیا اور وہ شکل دھواں بن گئی، پھر اس نے مجھ سے کہا: اے عبدُ القادِر! تم مجھ سے اپنے عِلم، اپنے رَبّ کے حکم کے ذریعے نجات پا گئے اور میں نے ایسے 70 مشائخ کو گمراہ کر دیا۔ میں نے کہا "یہ صرف میرے رَبّ کا فضل و احسان ہے، شیخ ابُو نصر موسیٰ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: آپ سے پُوچھا گیا، آپ نے کس طرح جانا کہ وہ شیطان ہے؟

آپ نے ارشاد فرمایا: اُس کی اِس بات سے کہ بے شک میں نے تیرے لئے حرام چیزوں کو حلال کر دیا۔

(بھجۃ الاسرار، ذکر شی من اجوبتہ ممّا یدلّ۔۔۔الخ، ص۲۲۸) (تفسیرِ صراط الجنان، پ۱۴ الحجر تحت الآیۃ ۹۹، ۵/۲۷۴)

شہا نفسِ امّارہ مغلوب ہو اب ہو شیطان کا دُور شر غوثِ اَعظم

(وسائل بخشش، ص۵۵۸)

جنّوں اور انسانوں کی پیدائش کا اصل مقصد:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے کہ شیطان کس طرح اللہ کریم کے نیک بندوں کو گمراہ کرنے کی کوشش کرتا ہے۔ مگر ہمارا کیا بنے گا؟ ایک تو ہم عبادت کرتے نہیں اور اگر کوئی نیک عمل کر لیں تو اس پر پُھولے نہیں سماتے، جب تک چار آدمیوں کے سامنے اپنی نیک نامی کا اظہار نہ کر لیں، کسی پل چین نہیں آتا اور دوسروں سے بہتر تصور کرتے ہوئے خود کو نیک پرہیز گار سمجھنے لگتے ہیں۔ یاد رکھئے! شیطان نے ہزاروں سال عبادت کی اور مُعَلِّمُ الْمَلَکُوت یعنی فرشتوں کا اُستاد(Teacher) بھی رہا، مگر صرف تکبُّر اور حکمِ الٰہی کی نافرمانی کی وجہ سے اُس کی برسوں کی عِبادتیں بے کار اور ہزاروں سال کی رِیاضتیں پامال ہو گئیں، ذِلّت ورُسوائی اُس کا مُقدّر بنی، ہمیشہ ہمیشہ کیلئے لعنت کا طوق اُس کے گلے پڑ گیا اور وہ ایمان سے ہاتھ دھو کر ہمیشہ کیلئے عذابِ نار کا مستحق بن گیا۔ آہ! ہم تو نہ جانے دن میں کتنی مرتبہ اپنے رَبّ کی نافرمانیاں کرتے ہیں، دن بھر گناہوں کا سلسلہ جاری رہتا ہے، نفل عبادات تو کیا فرض عبادات تک نہیں کرپاتے، حالانکہ ہماری تو پیدائش کا مقصد ہی رَبِّ کریم کی عبادت کرنا ہے جیسا کہ پارہ27 سُوْرَۃُ الذّٰرِیٰت آیت نمبر56 میں ارشادِ باری ہے۔

وَ مَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَ الْاِنْسَ اِلَّا لِیَعْبُدُوْنِ ﴿۵۶﴾ تَرجَمۂ کنزالایمان: اور میں نے جِنّ اورآدمی اتنے

ہی (اسی لئے) بنائے کہ میری بندگی کریں۔

اسی طرح پارہ 29 سُوْرَۃُ الْمُلْک آیت نمبر 2 میں اس مقصد کو یُوں بیان کیا گیا ہے:

اَلَّذِیْ خَلَقَ الْمَوْتَ وَ الْحَیٰوةَ لِیَبْلُوَكُمْ اَیُّكُمْ اَحْسَنُ عَمَلًاؕ ترجمۂ کنزالایمان: وہ جس نے موت اور زِندَگی پیدا کی کہ تمہاری جانچ ہو تم میں کس کا کام زِیادہ اچھا ہے۔ (پ ۲۹، ملک ۲)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بیان کردہ دونوں آیاتِ مُبارکہ میں تخلیقِ انسانی کے اصل مقصد کو بیان کیا گیا ہے۔ اس مقصد میں کامیابی کیلئے اِنسان کو اس دنیا میں بہُت مُختصر سے وَقت کیلئے بھیجا گیا ہے اوراِسی وقت میں اسے قبر و حشر کے طویل ترین مُعاملات کیلئے تیاری کرنی ہو گی، لہٰذا اس وقت کو غنیمت جانتے ہوئے قبر و حشر کی تیاری میں مشغول ہو جایئے اور زندگی کا کوئی بھی لمحہ (Moment) فُضولیات میں برباد کرنے کے بجائے عبادت و ریاضت، قرآنِ پاک کی تلاوت، ذِکر و دُرود کی کثرت اور نیکی کی دعوت میں گزارنے کی کوشش کیجئے کیونکہ ہمیں معلوم نہیں کہ آئندہ لمحے ہم زندہ بھی رہیں گے یا موت ہمیشہ کیلئے ہمیں گہری نیند سُلا دے گی۔

آیئے! غفلت سے بیدار ہونے کیلئے رحمتِ عالم، نُورِ مجسّم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا نصیحت آموز فرمانِ عالیشان سنئے: چنانچہ اِرشاد فرمایا: اِغْتَنِمْ خَمْسًا قَبْلَ خَمْسٍ "پانچ چیزوں کو پانچ چیزوں سے پہلے غنیمت جانو! (1) شَبَابَكَ قَبْلَ هَرَمِكَ، جوانی کو بُڑھاپے سے پہلے۔ (2) وَصِحَّتَكَ قَبْلَ سَقَمِكَ، صِحّت کو بیماری سے پہلے۔ (3) وَغِنَاكَ قَبْلَ فَقْرِكَ، مالداری کو تنگدستی سے پہلے۔ (4) وَفَرَاغَكَ قَبْلَ شُغْلِكَ، فُرصت کو مَشغُولیَّت سے پہلے۔ (5) وَحَیَاتَكَ قَبْلَ مَوْتِكَ اور زِندگی کو موت سے پہلے۔ (اَلْمُستدرک، کتاب الرقاق، ۵

/۴۳۵، حدیث:۷۹۱۶)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ہمیں بھی اپنی زندگی کے اصل مقصد کو ذِہن نشین رکھتے ہوئے صحت مند جسم اور جوانی کو کسی بیماری معذوری یا بُڑھاپے سے پہلے غنیمت جانتے ہوئے نیکیوں کا ذخیرہ کرلینا چاہیے۔ ہمارے پیارے آقا، مدینے والے مُصْطَفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ ساری ساری رات عبادتِ الٰہی میں مصروف رہا کرتے اور طویل قیام فرمانے کی وجہ سے آپ کے قدمینِ شریفین سُوج جاتے تھے۔ حضرت سَیِّدَتُنا عائشہ صِدّیقہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہا فرماتی ہیں: رسولِ کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نماز میں اس قدر قیام فرماتے کہ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے مُبارک پاؤں سُوج جاتے۔ (ایک دن) حضرت عائشہ صِدّیقہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہا نے عَرض کی: یارسولَ اللہ! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ، آپ ایسا کر رہے ہیں حالانکہ اللہ کریم نے آپ کے سبب آپ کے اگلوں اور پچھلوں کے گناہ بخش دیئے ہیں! حضور پُرنور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا "اے عائشہ! رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہا، "اَفَلَا اَکُوْنُ عَبْدًا شَکُوْرًا" کیا میں اللہ پاک کا شکر گزار بندہ نہ بنوں۔ (مسلم، کتاب صفۃ القیامۃ والجنۃ والنار، باب اکثار الاعمال والاجتہاد فی العبادۃ، ص۱۱۴۸، الحدیث:۷۱۲۶)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! سُنا آپ نے کہ رسولِ اکرم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ اس قدر عبادت و رِیاضت فرمایا کرتے تھے کہ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے قدمینِ شریفین پر وَرم آجاتا، پھر بھی عبادت میں مشغول رہا کرتے تھے۔ ایک ہم ہیں کہ دن بھر کام کاج میں مصروف رہتے ہیں اور اس دوران جتنی نمازیں آتی ہیں ان کی ادائیگی سے غافل رہتے ہیں اور رات کو تھکن کا بہانہ بنا کر نمازِ عشاء پڑھے بغیر غفلت کی نیند سو جاتے ہیں، تجارت و ملازمت پر جانے کیلئے تو رات کو ہی الارم سیٹ کر لیتے ہیں تاکہ لیٹ نہ ہو جائیں مگر افسوس! نمازِ فجر جماعت کے ساتھ پڑھنے کیلئے ایسی کوشش کیوں نہیں کرتے۔ یاد رکھئے!

ہم مسلمان ہیں اور مسلمان پر دن بھر میں پانچ وقت کی نماز فرض ہے اور نماز چھوڑنے والا گنہگار اور عذابِ نار کا حقدار ہوگا۔ ہمیں تو پانچوں نمازیں سفر ہو یا گھر، سردی ہو یا گرمی، خوشی ہو یا غمی ہر حال میں ادا کرنے کے ساتھ ساتھ کوشش کرکے اپنے پیارے آقا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی پیاری سنت پر عمل کرتے ہوئے اپنی نیند کی قُربانی دے کر رات میں بھی کچھ نہ کچھ عبادت کا معمول بنانا چاہئے تاکہ اللہ کریم کے نیک بندوں میں شامل ہوجائیں کیونکہ رات کے وقت عبادت کرنا اللہ کریم کے نیک بندوں کی بہت پیاری صفت ہے، جس کو ربِّ کریم پارہ 19 سُوْرَۃُ الْفُرْقان کی آیت نمبر 64 میں یوں بیان فرماتا ہے:

وَالَّذِیْنَ یَبِیْتُوْنَ لِرَبِّهِمْ سُجَّدًا وَّقِیَامًا ﴿۶۴﴾

تَرجَمۂ کنزالایمان: اور وہ جو رات کاٹتے ہیں اپنے رب کے لئے سجدے اور قیام میں (پ ۱۹، الفرقان ۶۴)

اسی طرح پارہ 21 سُوْرَۃُ السّجدَہ کی آیت نمبر 16 میں اِرشاد ہوتا ہے:

تَتَجَافٰى جُنُوْبُهُمْ عَنِ الْمَضَاجِعِ یَدْعُوْنَ رَبَّهُمْ خَوْفًا وَّ طَمَعًا٘ وَّ مِمَّا رَزَقْنٰهُمْ یُنْفِقُوْنَ ﴿۱۶﴾

تَرجَمۂ کنز الایمان: ان کی کروٹیں جدا ہوتی ہیں خوابگاہوں سے اور اپنے رب کو پکارتے ہیں ڈرتے اور امید کرتے اور ہمارے دیئے ہوئے میں سے کچھ خیرات کرتے ہیں۔ (پ ۲۱، السجدہ ۱۶)

اسی طرح پارہ 26 سُوْرَۃُ الذّٰرِیات آیت نمبر 17 اور 18 میں اِرشاد ہوتا ہے:

كَانُوْا قَلِیْلًا مِّنَ الَّیْلِ مَا یَهْجَعُوْنَ ﴿۱۷﴾ وَ بِالْاَسْحَارِ هُمْ یَسْتَغْفِرُوْنَ ﴿۱۸﴾

تَرجَمۂ کنزالایمان: وہ رات میں کم سویا کرتے اور پچھلی رات اِستغفار کرتے۔

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بیان کردہ آیاتِ مُبارکہ میں اللہ کریم کے نیک بندوں کے **شوقِ عبادت** کو بیان کیا گیا ہے کہ جب لوگ سوجاتے ہیں تو یہ نیک ہستیاں اپنے رَبّ کی عبادت میں مشغول ہوجاتی

ہیں۔ یاد رہے اَولیائے کرام بھی دن میں کسبِ حلال کیلئے تجارت(Trade) کرتے تھے، اپنے بال بچوں کی مدنی تربیت بھی کرتے تھے، حالانکہ دن بھر کی تھکاوٹ کے بعد رات کی نیند ہر ایک کو پیاری ہوتی ہے مگر یہ حضرات سونے کے بجائے اپنے رَبّ کو راضی کرتے اور توبہ واِستغفار کرتے تھے، اگر بتقاضائے بشریت نیند آتی تو مختلف طریقوں سے نیند اُڑاتے اور پھر مصروفِ عبادت ہو جاتے چنانچہ

نیند اڑانے کا انوکھا انداز!

حضرتِ سَیِّدُنا شیخ شِبلی رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: ابتدائے رِیاضت میں جب مجھے نیند آتی تو میں آنکھوں میں نمک کی سلائی لگاتا، جب نیند زیادہ تنگ کرتی تو میں گرم سلائی آنکھوں میں پھیر لیتا۔ حضرتِ ابراہیم بن حاکم رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: میرے والدِ محترم کو جب نیند آنے لگتی تو وہ دریا کے اندر تشریف لے جاتے اور اللہ کی تسبیح کرنے لگتے، جسے سُن کر دریا کی مچھلیاں اکٹھی ہو جاتیں اور وہ بھی تسبیح کرنے لگتیں۔ حضرتِ سَیِّدُنا وہب بن مُنبہ رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے اپنی نیند اُڑانے کیلئے دُعا مانگی تو اللہ پاک نے ان کی دُعا قبول فرمائی اور انہیں 40 برس تک نیند نہ آئی۔ (مکاشفۃ القلوب، ص۳۸)

آیئے! اب رات میں عبادت ورِیاضت سے مُتعلق بُزرگانِ دین کے چند واقعات سنئے اور اپنے اندر شوقِ عبادت پیدا کیجئے۔ چنانچہ

عاجزی ہو تو ایسی!

حضرت سَیِّدُنا حبیب نجار رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ رات بھر عبادت کرتے اور دن بھر روزہ رکھتے اور افطار کیلئے جو کھانا حاضر کیا جاتا وہ دوسروں کو دے دیتے اور خود ساری رات اللہ پاک کی بارگاہ میں بھوکے ہی قیام میں گزار دیتے۔ جب صبح قریب ہونے لگتی تو عاجزی وانکساری کے ساتھ بارگاہِ الٰہی میں عرض

کرتے: میں غفلت کے سمندروں میں ڈُوبا رہا اور گناہ کے میدانوں میں چلتا رہا۔ یاالٰہی! یہ تیرا ذلیل، گُنہگار اور بیمار بندہ تیرے بابِ کرم پر حاضر ہے اور تجھ سے پناہ (Protection) کا طلب گار ہے۔

(الروض الفائق، باب فی النزیہ وذکر الصالحین، ص ۲۴۶ ملخصا)

بغیر چراغ کے گھر روشن رہتا!

اِمام محمد بن سِیرین رَحۡمَۃُاللہ تَعَالٰی عَلَیۡہ کی بہن حضرت حفصہ بن سیرین رَحۡمَۃُاللہ تَعَالٰی عَلَیۡہا بصرہ میں ایک انتہائی عبادت گزار خاتون تھیں، آپ ساری رات نماز پڑھتے ہوئے گزار دیتیں اور نماز میں آدھا قرآنِ پاک تلاوت فرماتیں۔ بسا اوقات اپنی نماز پڑھنے کی جگہ پر اتنی دیر نماز میں کھڑی رہتیں کہ آپ کا چَراغ بجھ جاتا، لیکن آپ کیلئے صُبح تک (چراغ کی روشنی کے بغیر) گھر روشن رہتا۔ (صراط الجنان، ۷/ ۵۳)

اے نفس تُو کتنا سوئے گا؟

حضرتِ رَابعہ بصریہ رَحۡمَۃُاللہ تَعَالٰی عَلَیۡہا کی اپنی وفات تک یہ عادت رہی کہ آپ ساری رات نماز پڑھتی رہتیں اور جب فجر کا وقت قریب ہوتا تو تھوڑی دیر کے لئے سو جاتیں، پھر بیدار ہو کر کہتیں: اے نفس! تم کتنا سوؤ گے اور کتنا جاگو گے، عنقریب تم ایسی نیند سو جاؤ گے کہ اس کے بعد قیامت کی صبح کو ہی بیدار ہو گے۔ (روح البیان، الفرقان، تحت الآیۃ: ۶۴، ۶/ ۲۴۲)

جاگنا ہے جاگ لے اَفلاک کے سائے تلے

حشر تک سوتا رہے گا خاک کے سائے تلے

رات میں عبادت کرنے کے فوائد:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بُزرگانِ دین کے واقعات کو سُن کر ہمارے دل میں بھی رَبِّ کریم

کی عبادت کا شُوق پیدا ہوا ہو گا، لہٰذا ہمیں بھی کوشش کرنی چاہیے کہ نمازِ عشاء باجماعت پڑھ کر کچھ دیر آرام (Rest) کرنے کے بعد سُستی اڑا کر رات کے وقت کچھ نہ کچھ عبادت و تلاوت کا معمول بنائیں کہ رات میں عبادت کرنے کے بڑے فوائد ہیں۔ آیئے! تفسیرِ **صراطُ الجِنان** کی روشنی میں اس کے کچھ فوائد سنتے ہیں۔

یاد رہے کہ جو عبادت جس وقت کرنا فرض ہے اسے اس وقت ہی کیا جائے گا، البتہ نفلی عبادت رات میں کرنا دن کے مُقابلے میں زیادہ فائدہ مند ہے،(1) اس وقت قرآنِ پاک کی تلاوت کرنے اور سمجھنے میں زیادہ دِل جَمعی حاصل ہوتی ہے کیونکہ اس وقت شوروغل نہیں ہوتا بلکہ سکون اور اطمینان ہوتا ہے جو کہ دِل جَمعی حاصل ہونے کا بہت بڑا ذریعہ ہے۔ (2)اس وقت عبادت کرنے میں کامل اخلاص نصیب ہوتا ہے اور عبادت میں رِیاکاری، نمود و نمائش اور دکھلاوا نہیں ہوتا کیونکہ عام طور پر اس وقت لوگ بیدار نہیں ہوتے جس کی وجہ سے رِیاکاری کا موقع نہیں ہوتا۔(صراط الجنان ۷/ ۵۲، ملتقطاً)

عبادت میں گُزرے مِری زِندگانی کرم ہو کرم یاخُدا یاالٰہی

(وسائل بخشش مرمم، ص۱۰۵)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آج ہماری عملی حالت بہت خَستہ ہوتی جارہی ہے ہم دنیوی اعتبار سے ایک دوسرے سے تو آگے بڑھنے کی کوشش کرتے ہیں مثلاً کسی کا عالیشان بنگلہ دیکھ کر اس جیسا بنانے کی خواہش کرتے ہیں، کسی کو عمدہ کپڑے پہنے دیکھا تو ایسا پہننے کی خواہش کرتے ہیں، کسی کی نئی کار یا کامیاب کاروبار(Business) دیکھ کر مُنہ میں پانی بھر آتا ہے۔ ہم دنیوی مال و دولت کی مَحبَّت کے ایسے حریص بن چکے ہیں کہ دن رات اس کے حُصول کیلئے آہیں بھرتے اور کوششیں کرتے ذرا نہیں تھکتے۔ **کیا کبھی** کسی کو

نیکیاں کرتا دیکھ کر ہمارے اندر بھی نیک بننے کی خواہش پیدا ہوئی؟ کیا کسی کو مسجد کی طرف جاتا دیکھ کر ہمیں بھی پانچوں نمازیں باجماعت ادا کرنے کا جذبہ بیدار ہوا؟ کسی کو سُنّت کے مُطابق لباس پہنے، چہرے پر داڑھی شریف اور سر پر عمامہ شریف سجائے دیکھ کر کبھی مدنی حُلیہ اپنانے کا جذبہ بیدار ہوا؟ کسی کو مَدَنی درس، مدنی دورے، ہفتہ وار اجتماع و مدنی مذاکرے میں شریک ہوتا دیکھ کر ہمیں بھی عِلْمِ دین سیکھنے کا شوق پیدا ہوا؟ اے کاش! دوسروں کو نیک کاموں میں مشغول دیکھ کر ہمارے اندر بھی نیک بننے کا جذبہ بیدار ہوجائے۔ جس طرح دنیوی مُعاملات میں ہم دنیا داروں کو آئیڈیل بناتے ہیں، اگر دِینی معاملے میں بُزرگانِ دِین کو اپنا آئیڈیل بنا کر چلیں تو ہماری دنیوی بہتری کے ساتھ ساتھ اِنْ شَآءَ اللّٰہُ الْعَزِیْز آخرت میں نجات کا سبب بھی بن جائے گا۔

رات کی عبادت نے بخشوا دیا!

حضرت سَیِّدُنا قَبِیْصَہ بن عُقْبَہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت سَیِّدُنا سُفیان ثوری رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو اُن کے اِنْتقال کے بعد خواب میں دیکھ کر پوچھا: مَافَعَلَ اللّٰہُ بِكَ۔ یعنی اللہ کریم نے آپ کے ساتھ کیا مُعاملہ فرمایا؟ تو اُنہوں نے جواب دیا کہ میں نے اپنے ربِّ کریم کا دیدار کیا تو اللہ کریم نے مجھ سے فرمایا: اے ابنِ سعید! تجھے مُبارک ہو، میں تجھ سے راضی ہوں، کیونکہ جب رات ہو جاتی تھی تو تم آنسوؤں اور رقتِ قلبی کے ساتھ میری عبادت کرتے تھے، جَنّت تمہارے سامنے ہے جو محل لینا چاہو لے لو اور تم میری زیارت کرتے رہو، کیونکہ میں تم سے دُور نہیں ہوں۔ (حلیۃ الاولیاء، سفیان الثوری، ۷/۷۷)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

12 مدنی کاموں میں سے ایک مدنی کام "ہفتہ وار مدنی مذاکرہ"

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اللہ و رسول صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے اَحکام کے مطابق زندگی گزارنے، نماز، روزہ اور نفل عبادات کی پابندی کرنے اور بُزرگانِ دِین کی سیرت پر عمل کا جذبہ بڑھانے کیلئے عاشقانِ رسول کی مدنی تحریک دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے وابستہ ہو جائیے اور 12 مدنی کاموں میں خوب بڑھ چڑھ کر حصہ لیجئے۔ 12 مدنی کاموں میں سے ایک مدنی کام **"ہفتہ وار مدنی مذاکرہ"** بھی ہے۔ اس مدنی کام کے بے شُمار دِینی و دُنیوی فوائد ہیں، ✤ **مدنی مذاکرے کی** برکت سے گناہوں سے بچنے کا ذِہن ملتا ہے۔ ✤ **مدنی مذاکرے** کی برکت سے علمِ دِین حاصل ہوتا ہے۔ ✤ **مدنی مذاکرے** کی برکت سے دِینی **معلومات** (Islamic Information) کے ساتھ اَخلاقی تربیت بھی نصیب ہوتی ہے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ! اِس مدنی کام کی برکت سے بے شُمار لوگ گناہوں بھری زندگی چھوڑ کر نیکیاں کرنے والے بن گئے۔ آیئے! بَطورِ تَرغِیب ایک مَدَنی بَہار سُنئے اور پابندی کے ساتھ **مدنی مذاکرے** میں شرکت کرنے کی نِیَّت کیجئے۔ چنانچہ

گناہوں سے توبہ کرلی!

واہ کینٹ (پنجاب پاکستان) کے ایک اسلامی بھائی معاشرے کے دیگر نوجوانوں کی طرح متعدد اَخلاقی بُرائیوں میں مُبتلا تھے۔ مثلاً فلمیں ڈرامے دیکھنا، کھیل کُود میں وَقْت برباد کرنا، موبائل فون اور انٹرنیٹ میں وقت صرف کرنا ان کا محبوب مشغلہ تھا۔ ایک دن انہیں مدنی چینل پر مدنی مذاکرہ دیکھنے کی سعادت نصیب ہوئی۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ! مدنی مذاکرہ دیکھنے اور سننے کی برکت سے انہیں کافی سکون ملا اور انہوں نے اپنے تمام پچھلے گناہوں سے توبہ کرلی اور فرائض وواجبات کا عامِل بننے کے لئے کوشاں ہوگئے، چہرے پر ایک مُٹھی داڑھی سجالی ہے اور سُنّت کے مطابق مدنی حُلیہ بھی اپنالیا ہے، اللہ کریم کا مزید کرم یہ ہوا کہ والدین نے بخوشی اُنہیں دعوتِ اسلامی کے مدنی کاموں کے لئے **"وقفِ مدینہ"** کردیا۔

مدنی چینل کی مہم ہے نفس وشیطاں کے خلاف جو بھی دیکھے گا کریگا اِنْ شَآءَاللہ عَزَّ وَجَلَّ اِعتراف

نفسِ اَمّارہ پہ ضَرب ایسی لگے گی زور دار کہ ندامت کے سبب ہو گا گنہگار اشکبار

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

عبادت کا ذوق پیدا کرنے کے چند طریقے!

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ہم عبادت میں رغبت پانے کیلئے عبادت کے فضائل اور بُزرگانِ دِین کے واقعات سُن رہے تھے کہ اُن کے شب و روز عبادت میں بسر ہوتے تھے۔ فی زمانہ ہماری اکثریت عبادت سے دُور اور گناہوں میں مشغول ہوتی جارہی ہے۔ ہم غور کریں کہ آخر وہ کون سے اَسباب ہیں، جن کی نحوست ہمیں عبادت سے دُور کرتی جارہی ہے۔ اگر عبادت کرتے بھی ہیں تو اِس میں بھی **خشوع و خضوع** حاصل نہیں ہوتا، عبادت میں دل نہیں لگتا، یاد رکھئے! عبادت سے دُوری کے بہت سے اسباب ہیں جن میں مبتلا ہو کر ہم اپنی زندگی کے اصل مقصد کو بُھولے بیٹھے ہیں، ان میں مصروف رہنے سے نہ تو کوئی دنیاوی فائدہ حاصل ہوتا ہے اور نہ ہی یہ اسباب ہماری آخرت کیلئے فائدہ مند ہوں گے۔ آیئے! اب عبادت میں لذت و اِستقامت حاصل نہ ہونے کے **اسباب اور ان کے علاج** کے بارے میں کچھ سنتے ہیں، چنانچہ

(1) ذوقِ عبادت پیدا کرنے کیلئے دعا کیجئے!

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! مزید شوقِ عبادت پیدا کرنے کیلئے بارگاہِ الٰہی میں دعا کیجئے کہ ہمارے پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ بھی عبادت پر مدد حاصل کرنے کیلئے اس طرح دعا مانگتے تھے: ''اَللّٰھُمَّ اَعِنِّیْ عَلٰی ذِکْرِكَ وَشُکْرِكَ وَحُسْنِ عِبَادَتِكَ'' اے اللہ کریم! تُو اپنے ذِکر، اپنے شکر اور اپنی عبادت اچھی طرح کرنے پر میری مدد فرما۔ (مصنف ابن ابی شیبہ، کتاب الدعاء، امر النبی صلی اللّٰہ علیہ وسلم عمر بن

الخطاب ان یدعوا به،۷/۱۳۴، الحدیث:۲)

(2) دنیا کی محبت دل سے نکال دیجئے!

شوقِ عبادت سے دُوری کا ایک سبب مال کی بے جا مَحَبَّت اور ہر وقت مال و دولت کمانے کی دُھن میں مصروف رہنا ہے، جس کی وجہ سے ہم حُقوقُ الْعِباد اور حُقُوْقُ الله سے غافل ہوتے جارہے ہیں۔ یادرکھئے! یہ سب دُنیا سے محبت کی علامت ہے کہ نماز میں بھی ہم کاروباری اُلجھنوں کا شکار ہو کر عبادت کی حقیقی لذّت سے محروم رہتے ہیں۔ حضرت سیِّدُنا عیسٰی رُوحُ الله عَلَیْهِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کا اِرشاد ہے: جس طرح مریض کو کھانے سے لذّت محسوس نہیں ہوتی اسی طرح دنیادار کو عبادت سے لذّت محسوس نہیں ہوتی کیونکہ جو دُنیا کی محبت سے لذّت محسوس کرتا ہے وہ عبادت کی لذّت نہیں پاسکتا۔

(احیاء العلوم، کتاب ذم الدنیا، باب بیان صفة الدنیا، ۳/۲۶۴)

اس کا علاج یہ ہے کہ اپنے دل سے دُنیا کی محبت نکالنے کی کوشش کی جائے اور بقدرِ کفایت رزقِ حلال کمانے کے ساتھ ساتھ نماز و دیگر عبادات کی عادت بنائی جائے۔ ہمارے بزرگانِ دِین بھی تجارت کرتے تھے اور ان میں بھی بڑے کامیاب تاجر گزرے ہیں مگر کسب و تجارت کے دوران جب ان کے کانوں میں اَذان کی آواز رَس گھولتی تو سب کام کاج چھوڑ کر مسجد کی طرف چل دیتے، یہاں تک کہ اگر کوئی لوہار ہتھوڑا اُٹھاتا یا موچی جُوتے میں سُوئی ڈالتا تو اس کو وہیں چھوڑ دیتا بلکہ بعض بزرگانِ دِین تو نماز کے اوقات میں اُجرت پر بچوں اور اہلِ کتاب ذِمّیوں کو دُکانوں کی حفاظت پر مامور کرکے خود مسجد میں چلے جاتے۔ (احیاء العلوم، کتاب آداب الکسب والمعاش، باب فی شفقة التاجر علی دینه۔۔۔الخ ۲/۱۰۸ ملخصاً)

میں پانچوں نمازیں پڑھوں باجماعت ہو توفیق ایسی عطا یاالٰہی
میں پڑھتا رہوں سنتیں، وقت ہی پر ہوں سارے نوافل ادا یاالٰہی

(وسائلِ بخشش، ۱۰۲)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

(3) کم کھانے کی عادت بنائیے!

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! عبادت میں رُکاوٹ اور سُستی کا ایک سبب پیٹ بھر کے کھانا بھی ہے کیونکہ اِنسان جب خوب سَیر ہو کر کھالیتا ہے تو اس کا بدن بوجھل ہو جاتا، آنکھوں میں نیند بھر جاتی اور اَعضا سُست پڑ جاتے ہیں، بندہ کوشِش کے باوُجود کوئی کام نہیں کر سکتا اور عبادت و تلاوت میں سُستی ہو جاتی ہے۔

اس کا علاج یہ ہے کہ عبادت کی لذّت پانے کیلئے بھوک سے کم کھانے کی عادت (Habit) بنائی جائے اِنْ شَآءَ اللہ عبادت میں سُستی نہیں ہو گی اور اس سے **ذوقِ عبادت** بھی بڑھے گا۔

اَمیرُ الْمُؤمِنین حضرت سیِّدُنا صِدّیقِ اکبر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے ایک مرتبہ فرمایا: جب سے مسلمان ہوا ہوں کبھی پیٹ بھر کر نہیں کھایا، تاکہ عبادت کی حَلاوت (مٹھاس) نصیب ہو اور جب سے میں مسلمان ہوا ہوں دیدارِ اِلٰہی کے جام پینے کے شوق میں کبھی سَیر ہو کر نہیں پیا۔ (منہاج العابدین، الفصل الخامس، البطن وحفظہ، ص ۸۴)

حضرتِ سیِّدُنا ابو سُلیمان دَارانی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں، میں عبادت میں سب سے زیادہ مِٹھاس اُس وقت محسوس کرتا ہوں جب بُھوک کی وجہ سے میرا پیٹ خالی ہوتا ہے۔ (منہاج العابدین، الفصل الخامس، البطن وحفظہ، ص ۸۴)

بُھوک کی اور پیاس کی مولیٰ مجھے سوغات دے
یا اِلٰہی! حَشْر میں دِیدار کی خیرات دے

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

(4)موبائل وانٹرنیٹ کا درست استعمال کیجئے!

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! عبادت میں رُکاوٹ اور دِل نہ لگنے کا ایک سبب اِنٹر نیٹ اور موبائل فون بھی ہے، انٹر نیٹ اور موبائل فون کا دُرست اِستعمال جہاں بے شُمار فَوائد کے حُصول کا ذریعہ ہے وہیں اس کے غلط اور غیر ضروری اِستعمال(Missuse) سے کئی نُقصانات کا سامنا بھی کرنا پڑ تا ہے، جن میں سے ایک بہت بڑا نقصان یہ ہے کہ بندہ نماز روزے، قرآنِ کریم کی تلاوت اور نفل عبادت سے غافل ہو کر اپنا وقت بَرباد کرتا ہے۔فی زمانہ ہماری نوجوان نَسل سوشل میڈیا(Social Media) کی ایسی عادی بن چکی ہے کہ لمحہ بھر کیلئے بھی اِنٹر نیٹ اور موبائل فون کو نہیں چھوڑتی اور وقفے وقفے سے اپنے سونے جاگنے، شاپنگ کرنے اچھا کھانے پینے، کسی تقریب مثلاً شادی بیاہ میں شرکت کرنے، پکنک پوائنٹ (Picnic Point) پر جانے، عجیب وغریب حرکتیں کرنے، سیلفیاں بنانے اور دیگر مُعاملات کو سوشل میڈیا پر اپنے دوستوں میں شیئر کرکے وقت اور پیسہ برباد کرنے میں مصروف ہے۔ بعض تو موبائل اور اِنٹر نیٹ کے ایسے دِیوانے ہیں کہ اگر کسی دِن اِستعمال نہ کرپائیں تو ان کا پورا دن بے چینی اور اُداسی میں بسر ہوتا ہے۔

غور کیجئے کہ کبھی نماز چھوڑنے پر بھی ہم بے چین ہوئے ؟ کسی دن قرآنِ کریم کی تلاوت نہ کرنے پر بھی ہمیں افسوس ہوا؟ کبھی اِشراق وچاشت اور تہجد کے نوافل نہ پڑھنے پر بھی ہم غمگین ہوئے؟

اس کا علاج یہ ہے کہ ضرورت ہو تو سادہ موبائل فون رکھئے یا اِنٹر نیٹ استعمال کرنے کیلئے موبائل رکھنا ہو تو مزاحیہ اور بیہودہ ویڈیوز دیکھنے اور موسیقی سُننے کے بجائے مکتبۃُ المدینہ کے بستے سے تلاوت ونعت اور امیرِ اہلسنت، نگرانِ شوریٰ اور دیگر مُبلغین کے سُنّتوں بھرے بیانات ، مدنی مذاکرے اور **فرض عُلُوم کورس**

والے میموری کارڈز ھدیۃً حاصل کیجئے، خود بھی توجہ کے ساتھ سنئے اپنے عزیزوں اور دوستوں میں بھی عام کیجئے، اس کی برکت سے **معلومات** کا ڈھیروں خزانہ ہاتھ آئے گا اور گناہوں سے باز رہتے ہوئے **عبادت کا شوق** پیدا ہو گا۔ اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ

ہماری بگڑی ہوئی عادتیں نکل جائیں ملے گناہوں کے امراض سے شفا یارب
مجھے دے خود کو بھی اور ساری دنیاوالوں کو سدھارنے کی تڑپ اور حوصلہ یارب

(وسائلِ بخشش، ص۷٦)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

(5)عبادت کے فوائد کو پیشِ نظر رکھئے!

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! عبادت کا ذوق وشوق پیدا کرنے کیلئے رِضائے الٰہی کے حصول کے ساتھ ساتھ اس کے دُنیوی اور اُخروی فوائد کو پیشِ نظر رکھئے کہ اس طرح بھی **عبادت کا شوق** پیدا ہو گا۔ چنانچہ والدِ اعلیٰ حضرت، مولانا نقی علی خان رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے عبادت کرنے کے دنیاوی اور اُخروی کئی **فوائد** بیان فرمائے ہیں، آیئے! ان میں کچھ فوائد ہم بھی سنتے ہیں:

(1)**جو شخص عبادت کرتا ہے** خدا کے عابد بندوں میں داخل ہوتا ہے اور خدائے تعالیٰ عابدوں کی مدح وثنا کرتا ہے۔(2)**جو شخص عبادت کرتا ہے، اللہ پاک** اس سے محبت رکھتا ہے (3) **(جو شخص عبادت کرتا ہے** اللہ پاک) اس کے سب کام درست کرتا ہے، (4)**(جو شخص عبادت کرتا ہے** اللہ پاک) اس کے رِزق کا کفیل ہوتا ہے، (5)**(جو شخص عبادت کرتا ہے** اللہ پاک) اس کی مدد کرتا ہے اور دشمنوں کے شر اور فساد سے محفوظ رکھتا ہے، (6) **(جو شخص عبادت کرتا ہے** اللہ پاک) اس کا مُونِس ہو جاتا ہے اور وحشت

اس کے دل سے دُور کرتا ہے، (7)(**جو شخص عبادت کرتا ہے اللہ پاک**) مخلوق کے دل میں اس کی محبت پیدا کرتا ہے کہ چھوٹے بڑے امیر غریب اچھے بُرے یہاں تک کہ آسمان وزمین کے چرند پرند، اس سے محبت رکھتے ہیں۔ (8) (**جو شخص عبادت کرتا ہے**) برکتِ عام اس کو عنایت ہوتی ہے یہاں تک کہ لوگ اس کے کپڑوں اور مکان سے تبرک (حاصل) کرتے ہیں اور فائدہ اُٹھاتے ہیں، (9)(**جو شخص عبادت کرتا ہے**)اللہ پاک کی بارگاہ میں اس کو ایسی عزّت حاصل ہوتی ہے کہ لوگ اس کی عزّت و برکت کو اپنی حاجتوں میں وسیلہ کرتے ہیں اور اس کے توَسُّل اور شفاعت سے مُرادیں پاتے ہیں، (10) (**جو شخص عبادت کرتا ہے**) موت کی سختی سے محفوظ رہتا ہے، (11)(**جو شخص عبادت کرتا ہے**)پروردگارِ عالَم اس کو اس وقت ایمان و معرفت پر ثابت رکھتا ہے اور شیطان کے وسوسے اور اغواء (دھوکے) سے بچاتا ہے۔(12) (**جو شخص عبادت کرتا ہے فرشتے**) اسے قبر کے فتنہ سے امن میں رکھتے ہیں اور نکیرین کے سوال کا جواب سکھاتے ہیں، (13) اس کی قبر کو روشن اور فَراخ کرتے ہیں، (14) اس کی قبر میں بہشت کی طرف کھڑکی کھول دیتے ہیں۔ (15)(**جو شخص عبادت کرتا ہے وہ**) قیامت کی پریشانیوں سے محفوظ رہے گا، (16) (**جو شخص عبادت کرتا ہے اس کا**) نامۂ اعمال اُس کا دہنے ہاتھ (Right Hand) میں دیا جائے گا (17)(**جو شخص عبادت کرتا ہے**)حساب اس کا آسانی کے ساتھ ہوگا یا (فرشتے) اس سے بالکل حساب نہ کریں گے، (18) (**جو شخص عبادت کرتا ہے فرشتے اسے**) پانی حوضِ کوثر کا پلائیں گے اس کے پینے کے بعد پیاس اس کے پاس کبھی نہ آئے گی۔ (19) (**جو شخص عبادت کرتا ہے وہ**) پُلِ صراط سے آسانی کے ساتھ گزر جائے گا، (20)(**جو شخص عبادت کرتا ہے فرشتے**) قیامت کے دن اسے نور کے منبروں پر بٹھائیں گے اور عرش یا حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے جھنڈے کے سایہ تلے جگہ دیں گے، (21) (**جو شخص عبادت کرتا ہے فرشتے اسے**)خدا کے دیدار سے مشرف فرمادیں گے اور یہ نعمت سب نعمتوں سے

افضل اور سب کرامتوں سے اکمل ہے۔

(الکلام الاوضح ص۳۲۸۔۳۲۹ملتقطاً)

عبادت میں گزرے مری زندگانی
کرم ہو کرم یا خدا یا الٰہی
مسلماں ہے عطارؔ تیری عطا سے
ہو ایمان پر خاتِمہ یا الٰہی

(وسائلِ بخشش، ص۱۰۵)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

(6)عبادت کا شوق پیدا کرنے کے مزید طریقے!

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! عبادت کا شوق پیدا کرنے کیلئے **اچھی صحبت اپنایئے** کہ نیک لوگوں کو عبادت و تلاوت میں مشغول دیکھ کر ہمارے اندر بھی عبادت کا جذبہ پیدا ہو گا۔اس کے علاوہ نام و نمائش کیلئے نیکیاں کرنے کی عادت کو نکال دیجئے کہ اس سے ہماری آخرت کا کوئی فائدہ نہیں ہو گا اور صرف **رضائے الٰہی کیلئے عبادت کیجئے** اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ اس کا دنیا میں بھی فائدہ ہو گا اور آخرت میں بھی کامیابی نصیب ہو گی۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! 6رَجَبُ الْمُرَجَّب کو سلطانُ الہند حضرتِ سَیِّدنا خواجہ غریب نواز رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا عُرس مُبارک منایا جاتا ہے،عاشقانِ صحابہ و عاشقانِ غریب نواز کے لیے خوشخبری ہے کہ اس

سال سے اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ ملک وبیرونِ ملک تقریباً 2 گھنٹے **"اِجتماعِ یومِ غریب نواز"** کا سلسلہ ہوا کرے گا، جس میں باقاعدہ جدول کے مُطابق (تلاوت، حمد، نعت ومنقبت، سُنّتوں بھرے بیان، دُعا اور صلوٰۃ وسلام کی) ترکیب ہوگی۔ ایک اور خوشخبری یہ ہے کہ ہفتہ وار مدنی مذاکرے کے علاوہ اِس سال سے خصوصی اِہتمام کے ساتھ **رَجَبُ الْمُرَجَّب کے 6 مدنی مذاکرے** بھی ہوں گے۔ اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ

آیئے! اِسی مُناسبت سے آپ کی سیرتِ مُبارکہ کی مختصر جھلکیاں ملاحظہ کیجئے، چنانچہ

نام ونسب اور مختصر تعارف

حضرت خواجہ غریب نواز رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا نام حَسَن چشتی اَجمیری ہے، آپ کی وِلادت 537ھ بمطابق 1142 کو سِجِسْتان یا سِیسْتان کے علاقے سَنجر میں پاکیزہ اور علمی گھرانے میں ہوئی۔ (اقتباس الانوار، ص345، ملخصاً) آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے مشہور اَلقابات میں مُعینُ الدّین، غریب نواز، سلطانُ الہِنْد اور عطائے رسول شامل ہیں۔ (معین الہند حضرت خواجہ معین الدین اجمیری، ص۲۰ ملخصاً) حُصُولِ عِلْم کیلئے آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے شام، بغداد اور کِرمان وغیرہ کا سفر بھی اِختیار فرمایا۔ زیارتِ حَرَمین کے دُوران بارگاہِ رِسالت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے آپ کو ہند کی وِلایت عطا ہوئی اور وہاں دِین کی خدمت بجالانے کا حکم ملا۔ (سیر الاقطاب، ص142، ملخصاً) آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے اپنے اَخلاق، کردار اور گُفتار سے اس خطّے میں اسلام کا بول بالا فرمایا۔ لاکھوں لوگ آپ کی نگاہِ فیض سے متاثّر (Impressed) ہو کر اِسلام کے نُور میں داخل ہو گئے، آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے اِصلاح وتبلیغ کے ذریعے تَلَامِذہ وخُلَفا کی ایسی جماعت تیار کی جس نے (پاک وہند) کے کونے کونے میں خدمتِ دین کا عظیم فَرِیْضہ سَر اَنجام دیا۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے تحریر وتصنیف کے ذریعے بھی اِشاعتِ دین اور مخلوقِ خدا کی اِصلاح کا فریضہ سر انجام دیا۔ آپ کی تصانیف میں اَنِیْسُ الْاَرْوَاح، کَشْفُ الْاَسْرَار، گَنْجُ الْاَسْرَار اور دیوانِ مُعِین کا تذکرہ ملتا ہے۔ (معین الہند حضرت خواجہ معین الدین اجمیری، ص۱۰۳ تا ۱۰۶، ملتقطا) خواجہ غریب نواز رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے

تقریباً45 سال سر زمینِ ہِند پر دینِ سلام کی خدمت میں گزارے۔ آخر کار عِلم و حکمت اور نورِ ہدایت کا یہ چراغ 6رجب 627ھ کو اَجمیر شریف(راجستھان، ہند) میں اس دُنیائے فَانی سے کُوچ کر گیااور اَجمیر شریف میں ہی آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا مَزارِ پُر انوار بَرَکتیں لُٹا رہاہے۔

جو بھی سائل آجاتا ہے　　　من کی مرادیں پا جاتا ہے
میں نے بھی دامن ہے پسارا　　　یاخواجہ مری جھولی بھردو

(وسائل بخشش،٥٦٨)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب!　　　صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

مجلسِ تفتیشِ قراءت ومسائل

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ! عاشقانِ رسول کی مدنی تحریک دعوتِ اسلامی104 سے زائد شعبہ جات میں دینِ متین کی خدمت کرنے میں مصروفِ عمل ہے، جن میں سے ایک شعبہ(Department) **مجلسِ تفتیشِ قرات ومسائل**" بھی ہے۔ جس کا کام ملک وبیرون ملک میں دعوتِ اسلامی کے تحت مختلف دِینی خدمات انجام دینے والے اسلامی بھائیوں کی تفتیش کرنا ہے۔اس تفتیش کا طریقہ کار یہ ہے کہ بالمشافہ یا انٹرنیٹ کے ذریعے ائمہ کرام، مبلغین، مدرسین وغیرہ اسلامی بھائیوں کا قراءت وشرعی مسائل سے متعلق ٹیسٹ لیا جاتا ہے۔ جس کا مقصد یہ ہوتا ہے کہ ان اسلامی بھائیوں کی اخلاقی قابلیت کے علاوہ ضروری دِینی وتعلیمی صلاحیت پرکھی جائے تاکہ دِینی خدمات کی ادائیگی میں بہتر طریقے سے اپنے فرائض سرانجام دے سکیں۔ 2017 میں مختلف شعبہ جات کے کم وبیش **15809** اسلامی بھائیوں کے ٹیسٹ لئے گئے۔ جو اسلامی بھائی اس ٹیسٹ میں کامیاب نہیں ہوپاتے ان کی مدنی تربیت کا سلسلہ بھی ہوتا ہے۔

اللہ کرم ایسا کرے تجھ پہ جہاں میں　　　اے دعوتِ اسلامی تیری دھوم مچی ہو!

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

اللہ کریم ہمیں خواجہ غریب نواز رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے صدقے اِخلاص کے ساتھ عبادت کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بیان کو اختتام کی طرف لاتے ہوئے سنت کی فضیلت اور چند سنتیں اور آداب بیان کرنے کی سعادت حاصل کرتا ہوں تاجدارِ رِسالت، شَہَنْشاہِ نَبوت صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمان جنت نشان ہے جس نے میری سنت سے محبت کی اس نے مجھ سے محبت کی اور جس نے مجھ سے کی وہ جنت میں میرے ساتھ ہو گا۔ (مشکاۃ المصابیح، کتاب الایمان باب الاعتصام بالکتاب والسنۃ ۱/۵۵، حدیث: ۱۷۵)

سینہ تری سنت کا مدینہ بنے آقا جنت میں پڑوسی مجھے تم اپنا بنانا

نفلی روزوں کے مدنی پھول

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آیئے! اپنے نامہ اعمال میں اجر و ثواب بڑھانے کیلئے نفل روزوں کے فضائل اور کچھ مدنی پھول سنتے ہیں۔ پہلے دو (2) فرامینِ مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ملاحظہ ہوں: (1) جس نے ثواب کی اُمّید رکھتے ہوئے ایک نَفْل روزہ رکھا اللہ کریم اُسے دوزخ سے چالیس ۴۰ سال (کا فاصِلہ) دُور فرمادے گا۔ (کنز العمال ج۸، ص۲۵۵، حدیث ۲۴۱۴۸) (2) اگر کسی نے ایک دِن نَفْل روزہ رکھا اور زمین بھر سونا اُسے دیا جائے جب بھی اِس کا ثواب پُورا نہ ہو گا اس کا ثواب تو قِیامت ہی کے دِن ملے گا۔ (ابو یعلی، ۵/۳۵۳، حدیث ۶۱۰۴)

☆ کثرت سے نفل روزے رکھنا ہمارے پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی سنتِ مبارکہ ہے۔ ☆ حضرتِ سَیِّدُنا سُلیمان عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام تین (3) دن مہینے کے شروع میں، تین (3) دن وَسْط میں اور تین (3) دن آخِر میں روزہ رکھا کرتے تھے اور اس طرح مہینے کے اَوائل، اَوَاسِط اور اَوَاخِر میں روزہ دار رہتے تھے۔ (کنز العمال

۸/۳۰۴حدیث ۲۴۶۲۴) ☆ماں باپ اگر بیٹے کو نَفْل روزے سے اِس لئے مَنْع کریں کہ بیماری کا اندیشہ ہے تووالِدین کی اطاعت کرے۔(رَدُّالْمُحتار ج۳ص۴۱۶) ☆شوہر کی اجازت کے بِغیر بیوی نَفْل روزہ نہیں رکھ سکتی۔ (دُرِّمُختار،رَدُّالْمُحتار ۳/۴۱۵) ☆نَفْل روزہ قَصداًشروع کرنے سے پورا کرنا واجِب ہو جاتا ہے اگر توڑے گا تو قضاواجِب ہو گی۔ (دُرِّمُختار ،۳/۴۷۳) ☆ملازِم یامزدوراگر نفل روزہ رکھیں تو کام پُورا نہیں کرسکتے تو''مُستاجِر''(یعنی جس نے مُلازَمت یامزدوری پر رکھاہے اُس) کی اجازت ضَروری ہے اور اگر کام پورا کرسکتے ہیں تو اجازت کی ضَرورت نہیں۔(ردالمحتار،۳/۴۷۸) ☆طالبِ علمِ دین اگر اپنی تعلیم میں معمولی سا بھی حَرَج دیکھے تو ہرگز نفل روزہ نہ رکھے بلکہ وہ ہفتہ وار چھٹی کے دن روزہ رکھے اورمدنی قافلے کے مسافرین تھوڑی سی بھی کمزوری محسوس کریں تو نفل روزہ نہ رکھیں تاکہ حُصولِ علمِ دین اور نیکی کی دعوت کے افضل ترین کام میں کمزوری رُکاوٹ نہ بنے۔

طرح طرح کی ہزاروں سنّتیں سیکھنے کے لئے مکتبۃُ المدینہ کی مطبوعہ 2 کتب 312صفحات پر مشتمل کتاب **''بہارِ شریعت''** حصّہ16اور120 صفحات کی کتاب **''سنّتیں اور آداب''** اس کے علاوہ شیخِ طریقت،امیرِ اہلسنت کے2رسائل **''101 مدنی پھول''** اور **''163 مدنی پھول''** مکتبۃ المدینہ کے بستے سے ھدیَّۃً طلب کیجئے اورپڑھئے سنتوں کی تربیّت کا ایک بہترین ذَرِیعہ دعوت اسلامی کے مدنی قافلوں میں عاشِقانِ رسول کے ساتھ سنتوں بھرا سفر بھی ہے۔

مجھ کو جذبہ دے سفر کرتا رہوں پروردگار سنتوں کی تربیت کے قافلے میں بار بار

(وسائل بخشش مرمم،ص۶۳۵)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب ! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْم ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم ط

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہ وَعَلٰی اٰلِکَ وَ اَصْحٰبِکَ یَا حَبِیْبَ اللّٰہ

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْکَ یَا نَبِیَّ اللّٰہ وَعَلٰی اٰلِکَ وَ اَصْحٰبِکَ یَا نُوْرَ اللّٰہ

نَوَیْتُ سُنَّتَ الاِعْتِکَاف (ترجمہ: میں نے سنّتِ اعتکاف کی نیّت کی)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! جب کبھی داخلِ مسجد ہوں، یاد آنے پر اِعْتِکاف کی نِیَّت کر لیا کریں کہ جب تک مسجد میں رہیں گے اِعْتِکاف کا ثَواب مِلتا رہے گا۔ **یاد رکھئے!** مسجد میں کھانے، پینے، سونے یا سَحَری، اِفطاری کرنے، یہاں تک کہ آبِ زَم زَم یا دَم کیا ہوا پانی پینے کی بھی شَرعاً اِجازت نہیں، اَلبتَّہ اگر اِعْتِکاف کی نِیَّت ہو گی تو یہ سب چیزیں ضِمْناً جائز ہو جائیں گی۔ اِعْتِکاف کی نِیَّت بھی صِرف کھانے، پینے یا سونے کے لئے نہیں ہونی چاہئے بلکہ اِس کا مقصد اللہ کریم کی رِضا ہو۔ **"فتاویٰ شامی"** میں ہے: اگر کوئی مسجد میں کھانا، پینا، سونا چاہے تو اِعْتِکاف کی نِیَّت کر لے، کچھ دیر ذِکْرُ اللہ کرے، پھر جو چاہے کرے (یعنی اب چاہے تو کھا پی یا سو سکتا ہے)

دُرُود شریف کی فضیلت

حضورِ نبیِ رحمت، شَفِیْعِ اُمَّت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: آج جبریل امین (عَلَیْہِ السَّلَام) نے مجھے آکر خبر دی کہ یَا رَسُوْلَ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم جو کوئی آپ پر ایک مرتبہ دُرُودِ پاک پڑھتا ہے اللہ کریم اس پر دس بار رحمت بھیجتا ہے دس گُناہ معاف فرماتا ہے دس دَرَجات بلند فرماتا ہے اور جو کوئی آپ پر سلام بھیجتا ہے اللہ کریم اس پر دس بار سلام بھیجتا ہے۔ (مسند احمد، ۵/۵۰۹، الحدیث: ۱۶۳۵۲ ملخصا)

اُن پر دُرود جن کو کَسِ بے کَساں کہیں اُن پر سَلام جن کو خَبَر بے خَبَر کی ہے

(حدائقِ بخشش، ۲۰۹)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! حُصُولِ ثواب کی خاطِر بَیان سُننے سے پہلے اَچّھی اَچّھی نیّتیں کر لیتے ہیں۔ فرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ "نِیَّةُ الْمُؤْمِنِ خَیْرٌ مِّنْ عَمَلِہٖ" مُسلمان کی نِیَّت اُس کے عَمَل سے بہتر ہے۔[1]

دو مَدَنی پھول: (۱) بِغیر اَچّھی نِیَّت کے کسی بھی عملِ خَیر کا ثواب نہیں مِلتا۔

(۲) جِتنی اَچّھی نیّتیں زِیادہ، اُتنا ثواب بھی زِیادہ۔

بَیان سُننے کی نیّتیں

نگاہیں نیچی کیے خُوب کان لگا کر بَیان سُنُوں گا ☆ ٹیک لگا کر بیٹھنے کے بجائے عِلْمِ دِیْن کی تعظیم کی خاطر جہاں تک ہو سکا دو زانو بیٹھوں گا ☆ ضَرورَتاً سِمَٹ سَرَک کر دوسرے کے لیے جگہ کُشادہ کروں گا ☆ دھکّا وغیرہ لگا تو صَبْر کروں گا، گُھورنے، جِھڑکنے اور اُلجھنے سے بچوں گا ☆ صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب، اُذْکُرُوا اللّٰہَ، تُوْبُوْا اِلَی اللّٰہِ وغیرہ سُن کر ثواب کمانے اور صدا لگانے والوں کی دل جُوئی کے لئے بُلند آواز سے جواب دوں گا ☆ بَیان کے بعد خُود آگے بڑھ کر سَلَام و مُصَافَحہ اور اِنْفِرادی کوشش کروں گا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

دنیا سے محبت کا انجام:

حضرت سَیِّدُنا وہب بن منبہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: حضرت سَیِّدُنا عیسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام کا گُزر

---

1 ...معجم کبیر، ۶/۱۸۵، حدیث: ۵۹۴۲

ایک ایسی بستی (Colony) کے پاس سے ہوا جس کے انسان و جن، چرند پرند، تمام چوپائے اور کیڑے مکوڑے مر چکے تھے، آپ عَلَیْہِ السَّلَام کچھ دیر کھڑے اس کو دیکھتے رہے پھر اپنے حواریوں کی طرف مُتوجہ ہوئے اور ارشاد فرمایا: یہ سب اللہ پاک کے عذاب سے ہلاک ہوئے ہیں اگر ایسا نہ ہوتا تو ایک ساتھ نہ مرتے۔ پھر آپ عَلَیْہِ السَّلَام نے ان مُردوں کو پکارا: اے بستی والو! ان میں سے ایک نے جواب دیا: لَبَّیْكَ یَارُوْحَ اللّٰه! یعنی اے روحُ اللہ! ہم حاضر ہیں۔ آپ عَلَیْہِ السَّلَام نے ارشاد فرمایا: تمہارا گناہ کیا تھا؟ اس نے کہا: ہم شیطان کی پُوجا اور دنیا سے مَحَبَّت کرتے تھے آپ عَلَیْہِ السَّلَام نے فرمایا: تمہاری شیطان کی پوجا کیا تھی؟ وہ بولا: ہم اللہ پاک کے نافرمانوں کی پیروی کرتے تھے آپ عَلَیْہِ السَّلَام نے ارشاد فرمایا: تمہاری دنیا سے مَحَبَّت کیسی تھی؟ اس نے کہا: ایسی جیسے بچہ اپنی ماں سے مَحَبَّت کرتا ہے جب دنیا ہمارے پاس آتی تو ہم خوش ہوتے اور جب چلی جاتی تو ہم غمگین ہوتے۔ ساتھ ہی ہم نے لمبی اُمیدیں باندھ رکھی تھیں اور اللہ پاک کی اطاعت سے مُنہ پھیر کر اس کی ناراضی کی طرف بڑھے چلے جا رہے تھے۔ آپ عَلَیْہِ السَّلَام نے ارشاد فرمایا: تمہارا یہ حال کیسے ہوا؟ اس نے کہا: ہم نے رات خیریت میں گزاری اور صبح ہاویہ میں کی۔ فرمایا: ہاوِیَہ کیا ہے؟ وہ بولا: سِجِّین۔ ارشاد فرمایا: سجین کیا ہے؟ اس نے کہا: دنیا کے تمام حصوں جتنا آگ (Fire) کا ایک انگارہ ہے اس میں ہم سب کی رُوحیں دَفْن کر دی گئی ہیں۔ آپ عَلَیْہِ السَّلَام نے ارشاد فرمایا: تمہارے ساتھی کیوں بات نہیں کر رہے؟ وہ بولا: یہ بات کرنے کی طاقت نہیں رکھتے۔ ارشاد فرمایا: اس کی وجہ؟ وہ کہنے لگا: ان کے مُونہوں میں آگ کی لگامیں ڈال دی گئی ہیں۔ آپ عَلَیْہِ السَّلَام نے ارشاد فرمایا: پھر تم مجھ سے کیسے بات کر رہے ہو حالانکہ تم بھی تو ان ہی میں ہو؟ اس نے کہا: یقیناً میں ان ہی میں ہوں لیکن میرا وہ حال نہیں جو اِن کا ہے جب مُصیبت آئی تو ان کے ساتھ مجھے بھی گھیر لیا اور اب میں ہاویہ میں ایک بال سے لٹکا ہوا ہوں، میں نہیں جانتا کہ مجھے آگ میں گرا دیا جائے گا یا پھر

میں نجات پالوں گا۔ آپ عَلَیْہِ السَّلَام نے حواریوں سے ارشاد فرمایا: میں سچ کہتا ہوں جو کی روٹی کھانا، صاف ستھرا پانی پینا اور کوڑا دانوں پر کُتّوں کے ساتھ سونا دنیا وآخرت کی بھلائی کے لیے یقیناً کافی ہے۔

(حلیۃ الاولیاء، وھب بن منبہ، ۴/ ۶۴، رقم: ۴۷۶۲)

بے وفا دنیا پہ مت کر اِعتبار تُو اچانک موت کا ہو گا شکار
موت آکر ہی رہے گی یاد رکھ! جان جا کر ہی رہے گی یاد رکھ!
گر جہاں میں سو برس تو جی بھی لے قبر میں تنہا قیامت تک رہے

(وسائلِ بخشش مُرمَّم، ص ۷۱۱)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بیان کردہ لرزہ خیز حکایت میں دنیا سے مَحَبَّت کرنے والوں کیلئے نصیحت و عبرت کے کئی مدنی پُھول مَوْجُود ہیں۔ افسوس! جیسے جیسے ہم زمانۂ رسالت سے دُور ہوتے جارہے ہیں ہمارے دلوں میں فانی دُنیا اور مال و دولت کی مَحَبَّت کی جڑیں مضبوط تَر ہوتی جارہی ہے۔ جسے دیکھو وہ دنیا کے پیچھے آنکھیں بند کئے دوڑا چلا جارہا ہے، کثیر دولت، کئی جائیدادیں، زمینیں، فیکٹریاں، ہوٹل، پیٹرول پمپس، شاپنگ مالز، مارکیٹیں، پلازے، بنگلے اور عالیشان گاڑیاں ہونے کے بعد انسان کی حرص (Greed) ختم ہونے کا نام نہیں لیتی، اگر کوئی دَرْدْمند عاشقِ رسول ایسوں کو نیکی کی دعوت پیش کرے تو اسے یہ کہہ کر جھڑک دیا جاتا ہے کہ دُنیا اسی کی عزت کرتی ہے جس کے پاس دولت ہو، دولت مند ہی کامیاب ہوتا ہے وغیرہ وغیرہ۔ ہم غور کریں کہ کہیں ہم دنیا سے مَحَبَّت کرنے والوں کے عبرت ناک انجام سے غافل تو نہیں ہوگئے؟، کیا ہمیں ہمیشہ اس دُنیا میں رہنا ہے؟ کیا ہمیں مغفرت کا پروانہ مل چکا ہے؟ کیا ہم پچھلی اُمّتوں پر آنے والے عذابات کو بُھول گئے؟ کیا ہمیں روزانہ اُٹھتے جنازوں سے عبرت

حاصل نہیں ہوتی، کیا ہم بسترِ علالت پر سسکتے مریضوں سے سبق حاصل نہیں کرتے؟ کیا ہم نزع کی سختیاں سہہ سکیں گے؟ کیا ہم تنگ و تاریک قبر کو بُھول گئے؟ کیا ہم نے قبر کے سانپ بچھوؤں اور کیڑے مکوڑوں سے نجات کا سامان کرلیا؟ کیا ہم مُنکر نکیر کے سوالات کے جوابات دینے میں کامیاب ہوجائیں گے؟ کیا قیامت کے دن ہم سے حساب و کتاب نہیں ہوگا؟ بہرحال عافیت اسی میں ہے کہ ہم نے جتنا دنیا میں رہنا ہے اُتنا دنیا کیلئے اور جتنا عرصہ قبر و آخرت کا ہے اُتنی قبر و آخرت کی تیاری میں مشغول رہیں، کئی ہنستے بولتے انسان اچانک موت کا شکار ہو کر دیکھتے ہی دیکھتے اندھیری قبر میں پہنچ جاتے ہیں اِسی طرح ہمیں بھی مرنا پڑے گا، اَندھیری قبر میں اُترنا پڑے گا اور اپنی کرنی کا پھل بُھگتنا پڑے گا۔

تو خوشی کے پھول لے گا کب تلک؟ تو یہاں زندہ رہے گا کب تلک؟
دولت دنیا کے پیچھے تو نہ جا آخرت میں مال کا ہے کام کیا؟
مالِ دنیا دوجہاں میں ہے وبال کام آئے گا نہ پیشِ ذوالجلال

(وسائلِ بخشش مُرَمَّم، ص۷۰۹-۷۱۰)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

شیطان کا جال:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دُنیا کی مَحَبَّت شیطان کا ایسا جال ہے کہ اس میں پھنس کر انسان نیک کاموں سے دُور ہوتا چلا جاتا ہے، مثلاً پہلے تو مستحبّات سے دُور ہوتا ہے، پھر سُنَّتوں سے غافل ہوتا ہے، اس کے بعد فرائض و واجبات چھوڑنے کی عادت بنتی ہے اور پھر آہستہ آہستہ حرام کاموں کا عادی بن جاتا ہے۔ نمازیں چھوڑنے کا معمول بن جاتا ہے، جھوٹ بولنے، غیبت کرنے، دوسروں کا دل دُکھانے، گانے باجے سُننے اور طرح طرح کے حرام اور ناجائز کاموں میں زندگی بسر ہونے لگتی ہے۔ اس کے علاوہ دنیا

میں بہت مشغول رہنے والا اپنوں کو بُھلا بیٹھتا ہے، دنیا میں بہت مشغول رہنے والا مخلص دوستوں سے محروم ہو جاتا ہے، دنیامیں بہت مشغول رہنے والا غریبوں کو حقیر و کم تر سمجھنے لگتا ہے، دُنیامیں مشغول رہنے والا کنجوس(Miser) ہو جاتا ہے، دُنیا میں مشغول رہنے والا تکبُّر کی آفت میں مبتلا ہو جاتا ہے، دنیا میں بہت مشغول رہنے والے پر نصیحت اثر نہیں کرتی، دنیا میں بہت مشغول رہنے والا حلال و حرام میں تمیز نہیں کر پاتا، دنیامیں بہت مشغول رہنے والاحُقُوْقُ اللہ کے ساتھ ساتھ حُقُوْقُ الْعِبَاد یعنی بندوں کے حقوق سے بھی غافل ہو جاتا ہے، دنیا میں بہت مشغول رہنے والا چوروں، لٹیروں اورڈاکوؤں کا شکار ہو جاتا ہے۔ الغرض دنیا میں بہت مشغول رہنے والا طرح طرح کی آفات میں مُبتلا رہتا ہے۔ دنیا میں بہت مشغول رہنے والے اگر دنیا کی حقیقت کو جان لیتے تو کبھی بھی اس سے دل نہ لگاتے۔ قرآنِ کریم کی مختلف آیاتِ مُقدَّسہ میں دُنیا کی حقیقت کو بیان کیا گیا ہے چنانچہ پارہ 27 سُوْرَۃُ الْحَدِیْد کی آیت نمبر 20 میں ارشاد ہوتا ہے:

اِعْلَمُوْۤا اَنَّمَا الْحَیٰوةُ الدُّنْیَا لَعِبٌ وَّ لَهْوٌ وَّ زِیْنَةٌ وَّ تَفَاخُرٌۢ بَیْنَكُمْ وَ تَكَاثُرٌ فِی الْاَمْوَالِ وَ الْاَوْلَادِؕ (پ۲۷، الحدید: ۲۰)

تَرْجَمۂ کنزالایمان: جان لو کہ دنیا کی زندگی تو نہیں مگر کھیل کود اور آرائش اور تمہارا آپس میں بڑائی مارنا اور مال اور اولاد میں ایک دوسرے پر زیادتی چاہنا۔

بیان کردہ آیتِ مُقدَّسہ کے تحت تفسیر صِراطُ الْجِنان میں لکھا ہے: اس آیت میں دُنیا کی حقیقت بیان کی جارہی ہے تاکہ مسلمان اس کی طرف راغب نہ ہوں کیونکہ دُنیا بہت کم نفع والی اور جلد ختم ہو جانے والی ہے۔ اس آیت میں اللہ پاک نے دُنیا کے بارے میں پانچ(5) چیزیں بیان فرمائی ہیں (2،1)... دنیا کی زندگی تو صرف کھیل کود ہے جو کہ بچوں کا کام ہے اور صرف اس کے حصول میں محنت و مشقت کرتے رہنا وقت ضائع کرنے کے سوا کچھ نہیں۔ (3)... دنیا کی زندگی زینت و آرائش کا نام ہے جو کہ عورتوں کا شیوہ ہے۔ (5،4)...دنیا کی زندگی آپس میں فَخْر و غرور کرنے اور مال اور اولاد میں ایک دوسرے پر زیادتی

چاہنے کا نام ہے۔ اور جب دنیا کا یہ حال ہے اور اس میں ایسی قباحتیں موجود ہیں تو اس میں دل لگانے اور اس کے حصول کی کوشش کرتے رہنے کی بجائے ان کاموں میں مشغول ہونا چاہئے جن سے اُخروی زندگی سَنور سکتی ہے۔(صراط الجنان،9/740)

آیئے! اب دنیا کی حقیقت کے بارے میں بُزرگانِ دین رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن کے چند اِرشادات سُنئے، چنانچہ

شیطان کی بیٹی

حضرت سیِّدُنا علی خوّاص رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: دُنیا ابلیس لعین (یعنی لعنتی شیطان) کی بیٹی ہے اور دنیا سے مَحبّت کرنے والا ہر شخص اُس کی بیٹی کا خاوند ہے، ابلیس اپنی بیٹی کی وجہ سے اُس دنیادار شخص کے پاس آتا جاتا رہتا ہے، لہٰذا میرے بھائی! اگر تم شیطان سے محفوظ رَہنا چاہتے ہو تو اُس کی بیٹی (یعنی دنیا) سے رشتہ (Relationship) قائم نہ کرو۔(اَلْحَدِیْقَۃُ النَّدِیَّۃ، ۱/۱۹ ملخصا)

نیلی آنکھوں والی بد صورت بڑھیا

حضرتِ سیِّدُنا فُضیل بن عِیاض رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کہتے ہیں، حضرتِ سیِّدُنا عبدُاللہ بن عبّاس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْھُمَا نے فرمایا: بروزِ قِیامت ایک نیلی آنکھوں والی نہایت بد صُورت بُڑھیا جس کے دانت آگے کی طرف نکلے ہوں گے لوگوں کے سامنے ظاہر ہو گی اور ان سے پوچھا جائے گا: اِس کو جانتے ہو؟ لوگ کہیں گے: ہم اِس کی پہچان سے اللہ پاک کی پناہ چاہتے ہیں۔ کہا جائے گا: یہ وُہی دُنیا ہے جس پر تم فخر کیا کرتے تھے، اِسی کی وجہ سے قَطعِ رِحمی کرتے (یعنی رشتے داریاں کاٹتے) تھے، اِسی کے سبب ایک دوسرے سے حَسَد اور دشمنی کرتے تھے۔ پھر اُس (بڑھیا نُما دنیا) کو جہنّم میں ڈالا جائے گا تو پکارے گی: اے میرے

پَروَرد گار! میری پیروی کرنے والے اور میری جماعت کہاں ہے؟ اللہ پاک فرمائے گا: اُن کو بھی اس کے ساتھ کر دو۔ (ذمُّ الدّنیا مع موسوعۃ الامام ابن ابی الدنیا، ۵/۷۲، رقم ۱۲۳)

دنیا کی حقیقت:

مکتبۃُ المدینہ کی مطبوعہ کتاب "ملفوظاتِ اعلیٰ حضرت"میں میرے آقا اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ دنیا کی مَذمَّت کے مُتَعَلِّق فرماتے ہیں: حدیث میں ہے:"اگر دُنیا کی قدر اللہ (پاک) کے نزدیک ایک مَچّھر کے پَر کے برابر (بھی) ہوتی تو (پانی کا) ایک گُھونٹ (بھی) اس میں سے کافر کو نہ دیتا۔"(ترمذی، ج۴، ص۱۴۴، حدیث ۲۳۲۷۔) (دُنیا) ذلیل ہے (اِسی لئے) ذلیلوں کو دی گئی، جب سے اِسے بنایا ہے کبھی اِس کی طرف نظر نہ فرمائی، دُنیا، آسمان و زمین کے درمیان فَضا میں لٹکی ہوئی ہے۔ یعنی روتی دھوتی ہے اور کہتی ہے: اے میرے رب! تُو مجھ سے کیوں ناراض ہے؟ (پھر فرمایا) سونا چاندی خدا کے دشمن ہیں۔ وہ لوگ جو دُنیا میں سونے چاندی سے مَحَبَّت رکھتے ہیں قِیامت کے دن پُکارے جائیں گے کہاں ہیں وہ لوگ جو خدا کے دشمن سے مَحَبَّت رکھتے تھے۔ اللہ کریم دُنیا کو اپنے محبوب یعنی پیارے بندوں سے ایسا دُور فرماتا ہے جیسے ایک ماں اپنے بیمار بچّے کو نُقصان دِہ چیزوں سے دُور رکھتی ہے۔ (نیکی کی دعوت، ص۲۶۵ ملخصاً وملتقطاً، ملفوظات کا حوالہ بھی لکھنا ہے)

حُبِّ دُنیا میں دل پھنس گیا ہے نفس بدکار حاوی ہوا ہے
ہائے شیطاں بھی پیچھے پڑا ہے یاخدا تجھ سے میری دعا ہے

(وسائلِ بخشش مُرَمَّم، ص۱۳۴)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ بُزرگانِ دین کا کردار ہمارے لئے مشعلِ راہ ہے

، یہ حضرات دنیا(World) کی حقیقت کو اچھی طرح جانتے ہیں۔ دُنیا ان کی طرف آتی ہے مگر وہ دُنیا کے مُقابلے میں ہمیشہ آخرت کو ہی ترجیح دیتے ہیں۔ آیئے! بطورِ ترغیب ایک ایمان افروز حکایت سنتے ہیں، چنانچہ

دنیا سے بے رغبت خلیفہ

امیرُالمومنین حضرت سَیِّدُنا عمر بن عبدُالْعزیز رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ جب خلیفہ بنے تو ہونا یہ چاہیے تھا کہ دولت واِقْتِدار کے نَشے میں ڈوب جاتے، دنیوی نعمتوں کے مزے لوٹتے اور سکون کی زندگی گزارتے مگر قُربان جایئے! خلیفہ بنتے ہی آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے زُہد و قَناعت (یعنی دُنیا سے بے رغبتی کو) اِخْتیار کرلیا، عَیش و عِشرت کو ٹھکرا دیا، لذیذ کھانے چھوڑ دیئے اور بہت سادہ غِذا استعمال فرمانے لگے۔ چُنانچہ نعیم بن سلامت رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں کہ میں امیر المومنین عُمر بن عبدُالْعَزِیْز کے پاس گیا تو دیکھا کہ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ زیتون کے تیل کے ساتھ روٹی تَناوُل فرما رہے تھے۔(سیرتِ ابن جوزی، ص ۱۸۰) یونس بن شیب رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا بیان ہے کہ میں نے امیر المومنین حضرت سَیِّدُنا عمر بن عبد العزیز رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو خلافت کے بعد اس حال میں دیکھا کہ اگر میں چاہتا تو بغیر چھوئے ہوئے ان کی پسلیوں کو گن سکتا تھا۔ (سیرتِ ابن جوزی، ص ۱۸۱) آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے غلام ابو امیہ فرماتے ہیں کہ ایک دن میں اپنے آقا امیر المومنین کے پاس آیا تو آپ مسور کی دال تناول فرما رہے تھے میں نے کہا: كُلَّ یَوْمٍ عَدَسٌ! یعنی روز روز دال! آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی زوجہ محترمہ نے فرمایا: اے بیٹے! ھٰذَا طَعَامُ مَوْلَاكَ اَمِیْرِ الْمُؤْمِنِیْنَ! یعنی تمہارے آقا امیر المؤمنین رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی یہی غذا ہے۔(سیرت ابن جوزی، ص ۱۸۱ ملخصا)

واہ کیا بات ہے "مسور" کی

سُبْحٰنَ اللہ عَزَّوَجَلَّ! قربان جایئے! امیر المومنین حضرت سَیِّدُنا عُمر بن عبدُ الْعَزِیز رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی دُنیا سے بے رغبتی پر! جو اتنی بڑی سَلْطنت کے خلیفہ ہوتے ہوئے بھی سادہ غذا استعمال فرماتے تھے، لہٰذا ہمیں چاہیئے کہ ہم بھی اللہ والوں کے نقشِ قدم پر چلتے ہوئے سادگی اپنائیں اور دال سبزی بھی خوشی خوشی کھالیا کریں۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ! مسور کی دال کی تو کیا شان ہے کہ حدیثِ پاک میں اسے برکت والی چیز قرار دیا گیا ہے چنانچہ رسولِ اکرم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: تم مسور ضرور کھایا کرو کیونکہ یہ برکت والی چیز ہے۔ جو دل کو نرم کرتی اور آنسوؤں کو بڑھاتی ہے۔ اس میں 70 انبیائے کرام عَلَیْہِمُ السَّلَام کی برکات شامل ہیں جن میں حضرت عیسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام بھی شامل ہیں۔ (فردوس الاخبار، ۲/۶۷، حدیث:۳۸۷۶)

امام ثعلبی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں کہ حضرت سَیِّدُنا عُمر بن عبدُ الْعَزِیز رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ ایک دن زیتون، ایک دن گوشت اور ایک دن مسور کی دال سے روٹی تناوُل فرماتے۔ ایک بُزرگ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: مسور اور زیتون نیکوں کی غذا ہے، مسور بدن (Body) کو دُبلا کرتا ہے اور دُبلا بدن عبادت میں مددگار ہوتا ہے، مسور سے ایسی شہوت نہیں بھڑکتی جیسی گوشت کھانے سے بھڑکتی ہے۔ (تفسیر قرطبی، ۱/۳۴۶، ملتقطا)

میں کم کھانا کھانے کی عادت بناؤں خدایا کرم! استقامت بھی پاؤں

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

دنیا اور آخرت

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! یہ ایک سچی حقیقت ہے کہ ہمیشہ باقی رہنے والی آخرت کے مُقابلے میں دنیا بہت جلد ختم ہو جانے والی ہے، دُنیا کا طلبگار بظاہر اس دنیا کے حُصُول پر بہت خوش ہوتا ہے، اس

سے لمبی لمبی اُمیدیں وابستہ کرلیتا ہے، اس کی رنگینیوں میں گم ہوجاتا ہے مگر جب ہوش آتا ہے تو ہاتھ ملتا رہ جاتا ہے۔ دُنیا میں رہ کر جو آخرت کی بہتری کی کوششیں کرتا ہے اس کی دنیا بھی اچھی ہوتی ہے اور آخرت بھی سنورتی ہے جبکہ دُنیا میں رہ کر صرف دُنیا کمانے والا آخرت کے فَوائد و ثمرات سے محروم ہو جاتا ہے۔ دُنیا کی رنگینیوں میں کھونے والا شیطان کو پیارا لگتا ہے جبکہ آخرت کمانے والا اللہ کریم کا محبوب بنتا ہے۔ دنیا کا راستہ بظاہر نَفْسانی خواہشات و لمبی اُمیدوں کی وجہ سے آسان نظر آتا ہے لیکن اس کا اَنْجام بہت بُرا ہے، آخرت کا راستہ بظاہر مشکل و دُشوار نظر آتا ہے لیکن اس کی منزل جنَّت کا خوبصورت اور ہمیشہ رہنے والا مقام ہے۔ چونکہ دنیا آخرت کے مقابلے میں ہمارے بہت قریب ہے لہٰذا اس کی طرف دل بہت جلد مائل ہوجاتا ہے جبکہ آخرت دنیا کے بعد ہے اس لیے اس سے غفلت بَرتی جاتی ہے۔ یاد رکھئے! دنیا کو دنیا کہنے کی وجہ بھی یہی ہے کہ دنیا آخرت کے مُقابلے میں ہم سے زیادہ قریب ہے، چنانچہ

دنیا کو دنیا کیوں کہتے ہیں؟

شَیخِ طریقت، امیرِ اہلسُنَّت، بانیِ دعوتِ اسلامی حضرت علامہ مولانا ابو بلال محمد الیاس عطار قادری رضوی ضیائی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ اپنی تصنیف **"نیکی کی دعوت"** کے صفحہ نمبر 260 پر نقل فرماتے ہیں: دُنیا کا لغوی معنیٰ (Meaning) ہے: **"قریب"** اور دُنیا کو دُنیا اِس لئے کہتے ہیں کہ یہ آخرت کی نسبت انسان کے زیادہ قریب ہے یا اس وجہ سے کہ یہ اپنی خواہِشات و لذّات کے سبب دل کے زیادہ قریب ہے۔

(حدیقہ ندیۃ، ۱/۱۷)

دُنیا کیا ہے؟

حضرتِ سیِّدُنا علّامہ بدرُ الدّین عَینی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: آخِرت کے گھر سے پہلے تمام

مخلوق دُنیا ہے۔(عُمدةُالقاری، ج ۱ ص ۵۲) پس اس اعتبار سے سونا، چاندی اور ان سے خریدی جانے والی تمام ضَروری و غیر ضَروری اَشیا دنیا میں داخِل ہیں۔(اَلْحَدِیْقَةُ النَّدِیَّة، ۱/۷ا)

کون سی دُنیا اچھی، کون سی قابلِ مَذَمَّت؟

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! یاد رہے! دنیاوی اَشیا کی تین قسمیں ہیں:(1)وہ دُنیاوی اَشیا جو آخِرت میں ساتھ دیتی ہیں اور ان کا نَفع موت کے بعد بھی ملتا ہے، ایسی چیزیں صِرف دو ہیں:(1)عِلم اور (2)عمل۔ عمل سے مُراد ہے، اخلاص کے ساتھ اللہ کریم کی عبادت کرنا۔(2)وہ چیزیں جن کا فائدہ صِرف دنیا تک ہی مَحدود رہتا ہے آخِرت میں ان کا کوئی پھل نہیں ملتا جیسے گناہوں سے لذّت حاصل کرنا، جائز چیزوں سے ضَرورت سے زیادہ فائدہ اُٹھانا مثلاً زمین، جائیداد، سونا چاندی، عمدہ کپڑے اور اچھے اچھے کھانے کھانا اور یہ دنیا کی قابلِ مذمَّت قِسم میں شامل ہیں (3)وہ چیزیں جو نیکیوں پر مددگار ہوں جیسے ضَروری غذا، کپڑے وغیرہ۔ یہ قسم بھی اچھی ہے لیکن اگر صرف دنیا کا فوری فائدہ اور لذّت مقصود ہو تو اب یہ دنیا قابلِ مذمَّت کہلائے گی۔(اِحیاءُالعُلوم، کتاب ذم الدنیا، ۳/۲۷۰، ۲۷۱ ملخصاً)

مت لگا تو دل یہاں پچھتائے گا　　کس طرح جنّت میں بھائی جائے گا ؟

لندن و پیرس کے سپنے چھوڑ دے　　بس مدینے ہی سے رشتہ جوڑ لے

(وسائلِ بخشش مُرَمَّم، ص۷۱۰)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!　　صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دنیا ایک مسافر خانے کی طرح ہے جس میں مسافر آکر قیام کرتے ہیں اور چند دن رہنے کے بعد وہاں سے کوچ کر جاتے ہیں، مسافر خانے میں آکر چند دن رہنے والا کبھی بھی وہاں رہتے ہوئے لمبی لمبی اُمیدیں نہیں باندھتا اور اس کی رونقوں سے دل نہیں لگاتا۔ لہٰذا ہمیں چاہئے

کہ ہم اس عارضی گھر یعنی دنیا کے ہو کر نہ رہ جائیں کیونکہ ہمیں ایک دن یہاں سے کوچ کر جانا ہے، ہماری منزل یہ نہیں بلکہ جنت ہے۔ آیئے! اپنے دل میں دنیا سے بے رغبتی بڑھانے اور فکرِ آخرت اُجاگر کرنے کے لئے 3 فرامین مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سُنئے اور نصیحت و عبرت کے مدنی پھول چُنئے:

(1) فرمایا: جو شخص ہمیشہ دنیا کی فکر میں مبتلا رہے گا (اور دین کی پروا نہ کرے گا) تو اللہ پاک اس کے تمام کام پریشان کر دے گا اور اس کی مُفلسی ہمیشہ اس کے سامنے رہے گی اور اسے دُنیا اتنی ہی ملے گی جتنی اس کی تقدیر میں لکھی ہوئی ہے اور جس کی نیّت آخرت کی جانب ہو گی تو اللہ کریم اس کی دل جمعی کے لئے اس کے تمام کام دُرُست فرما دے گا اور اس کے دل میں دُنیا کی بے پروائی ڈال دے گا اور دنیا اس کے پاس خود بخود آئے گی۔ (ابن ماجہ، کتاب الزھد، باب الھم بالدنیا، ۴/۴۲۴، الحدیث: ۴۱۰۵)

(2) فرمایا: دنیا اس کا گھر ہے جس کا (آخرت میں) کوئی گھر نہیں اور اس کا مال ہے جس کا دوسرا کوئی مال نہیں اور دنیا کے لئے وہ آدمی جمع کرتا ہے جس کے پاس عقل نہیں۔ (شعب الایمان، الحادی والسبعون من شعب الایمان۔۔۔الخ، فصل فیما بلغنا عن الصحابۃ۔۔۔الخ، ۷/۳۷۵، الحدیث: ۱۰۶۳۸)

(3) فرمایا: جس نے اپنی دنیا سے مَحَبَّت کی اس نے اپنی آخرت کو نُقصان پہنچایا اور جس نے اپنی آخرت سے مَحَبَّت کی اس نے اپنی دُنیا کو نُقصان پہنچایا، پس تم فَنا ہونے والی (دنیا) پر باقی رہنے والی (آخرت) کو ترجیح دو۔ (مسند امام احمد، مسند الکوفیین، حدیث ابی موسی الاشعری، ۷/۱۶۵، الحدیث: ۱۹۷۱۷)

بیان کردہ حدیثِ پاک کے تحت حکیمُ الامت مفتی احمد یار خان نعیمی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: اس فرمانِ عالی سے معلوم ہوا کہ دُنیا و آخرت دونوں کی مَحَبَّت ایک دل میں جمع نہیں ہو سکتی دنیا آخرت کی ضِد ہے۔ امام غزالی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں علم عقل و ایمان کا کم تَر درجہ یہ ہے کہ انسان جان لے کہ دنیا فانی ہے اور آخرت باقی رہنے والی، اس کا نتیجہ یہ ہے کہ دُنیا میں رہ کر آخرت کی تیاری

کرے دنیا میں مشغول نہ ہو جائے۔(مرآۃ المناجیح،۷/۱۸)

وہ دنیا کی رنگینی میں کھویا رہا برباد ہوا   جس نے عشقِ نبی سے دل کو خالی اور ویران کیا

(وسائلِ بخشش مُرَمَّم،ص۱۹۷)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!   صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

دنیا ریت کی مانند ہے!

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! سنا آپ نے کہ بیان کردہ احادیثِ مُبارکہ میں دنیا سے مَحَبَّت کرنے والوں کی کیسی مذمت(Condemnation) بیان کی گئی ہے، لہٰذا ہمیں چاہئے کہ ہم صرف دنیا کیلئے ہی نہ کُڑھتے رہیں، آخرت کیلئے بھی نیکیوں کا ذَخیرہ اکٹھا کریں کیونکہ دُنیا کی مثال ریت جیسی ہے، ریت کی جتنی بھی بڑی مُٹھی بھر لی جائے آہستہ آہستہ ذَرّات کی صورت میں تمام ریت مُٹھی سے نکل ہی جاتی ہے اور بالآخر مُٹھی خالی رہ جاتی ہے۔ایسا ہی کچھ حال اس دھوکے باز دُنیا کا ہے۔

مال کمانا اور پھر بیماریوں میں صرف کرنا

انسان زندگی بھر دُنیا سے وفاداری کرتا ہے، دنیا کمانے کی لگن میں دن رات ایک کر دیتا ہے، پارٹ ٹائم جاب کرتا ہے، بیس بیس گھنٹے کام کرتا ہے، فقط اس لیے کہ پیسہ کمانا ہے، الغرض دن گُزرتا ہے تو اسی سوچ میں کہ پیسہ کمانا ہے، رات گُزرتی ہے تو اسی کُڑھن میں کہ پیسہ کمانا ہے، دل دھڑکتا ہے تو اسی دُھن میں کہ پیسہ کمانا ہے اور قدم اُٹھتا ہے تو اسی جُستجو میں کہ پیسہ کمانا ہے۔ مگر آہ! وہ پیسہ جس کیلئے اپنی صحت کی پروانہ کی تھی، وہ دُنیا جس کی خاطر دن رات ایک کئے تھے، وہ مال جسے پانے کی جدوجہد میں اوورٹائم لگائے تھے، وہ دولت جس کے حصول کیلئے حرام حلال کی پروانہ کی تھی، وہ پیسہ جس کو پانے کیلئے

اپنی زندگی کے قیمتی ماہ و سال ضائع کر دیئے تھے،وہی پیسہ کچھ عرصے بعد بیماریوں کی نذر ہو جاتا ہے۔جی ہاں! بندہ بُڑھاپے کی دہلیز پر قدم رکھتا ہے تو مختلف بیماریاں استقبال کرنے کیلئے تیار ہوتی ہیں،اب نہ وہ دنیا کا رہتا ہے اور نہ آخرت کیلئے کچھ کر پاتا ہے۔

موت کو نہ بھولو

دنیا کی فتنہ بازیوں سے خبردار کرتے ہوئے حُجَّۃُ الْاِسلام امام محمد غزالی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ ایک بُزرگ کے حوالے سے لکھتے ہیں:اے لوگو!اس فُرصَت کے وقت میں نیک عمل کرلو اور اللہ پاک سے ڈرتے رہو۔ اُمیدوں پر پُھولے مت سماؤ اور اپنی موت کو نہ بھولو۔دنیا کی طرف مائل نہ ہو جاؤ،بے شک یہ دھوکے باز ہے اور دھوکے ساتھ بن ٹھن کر تمہارے سامنے آتی ہے اور اپنی خواہشات کے ذریعے تمہیں فتنے میں ڈال دیتی ہے،دنیا اپنی پیروی کرنے والوں کیلئے اس طرح سجتی سنورتی ہے جیسے دُلہن سجتی ہے۔دنیا نے اپنے کتنے ہی عاشقوں کو ہلاک کر دیا اور جنہوں نے اس سے اطمینان حاصل کرنا چاہا انہیں ذلیل ورُسوا کر دیا،لہٰذا اسے حقیقت کی نگاہ سے دیکھو کیونکہ یہ مصیبتوں سے بھرپور مقام ہے،اس کے خالق نے اس کی مَذَمَّت کی،اس کا نیا پُرانا ہو جاتا ہے اور اسے چاہنے والا بھی مر جاتا ہے۔اللہ پاک تم پر رحم فرمائے، غفلت سے بیدار ہو جاؤ اور اس سے پہلے نیند سے آنکھیں کھول لو کہ یوں اعلان کیا جائے:فلاں شخص بیمار ہے اور اس کی بیماری نے شدت اختیار کرلی ہے،کیا کوئی دوا ہے؟یا کسی ڈاکٹر تک جانے کی کوئی صورت ہے؟اب تمہارے لیے حکیموں(اور ڈاکٹروں)کو بُلایا جاتا ہے،لیکن شفا کی اُمید ختم ہو جاتی ہے، پھر کہا جاتا ہے:فُلاں نے وَصِیَّت(Will)کی اور اپنے مال کا حساب کیا ہے۔پھر کہا جاتا ہے:اب اس کی زبان بھاری ہوگئی،اب وہ اپنے بھائیوں سے بات نہیں کرتا اور پڑوسیوں کو نہیں پہچانتا،اب تمہاری پیشانی پر

پسینہ آگیا، رونے کی آوازیں آنے لگیں اور تمہیں موت کا یقین ہو گیا، تمہاری پلکیں بند ہونے سے موت کا گمان یقین میں بدل گیا، زبان تھر تھرا رہی ہے، تیرے بہن بھائی رو رہے ہیں، تمہیں کہا جاتا ہے کہ یہ تمہارا فلاں بیٹا ہے، یہ فلاں بھائی ہے، لیکن تو کلام کرنے سے روک دیا گیا ہے، پس تو بول نہیں سکتا، تمہاری زبان پر مہر لگ گئی جس کی وجہ سے آواز نہیں نکلتی، پھر تمہیں موت آگئی اور تیری رُوح اَعضاء سے پوری طرح نکل گئی، پھر اسے آسمان کی طرف لے جایا گیا، اس وقت تمہارے بھائی جمع ہوتے ہیں، پھر تمہارا کفن لاتے ہیں اور تمہیں غسل دے کر کفن پہناتے ہیں۔ اب تمہاری عیادت کرنے والے خاموش ہو کر بیٹھ جاتے ہیں اور تجھ سے حسد کرنے والے بھی آرام پاتے ہیں، گھر والے تمہارے مال کی طرف مُتوجہ ہو جاتے اور تمہارے اعمال گروی ہو جاتے ہیں۔ (احیاء العلوم، کتاب ذمّ الدنیا، بیان المواعظ فی ذم الدنیا وصفتها، ۳/۲۶۰ ملتقطاً)

دل سے دنیا کی محبّت دُور کر دل نبی کے عشق سے معمور کر
اَشک مت دنیا کے غم میں تو بہا ہاں نبی کے غم میں خوب آنسو بہا

(وسائلِ بخشش مُرَمَّم، ص۱۰۷)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

12 مَدَنی کاموں میں سے ایک مَدَنی کام "یَوْمِ تَعْطِیْل اِعْتِکاف"

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دنیا کی مَحَبَّت سے پیچھا چُھڑانے، فکرِ آخرت کا جذبہ بڑھانے اور نیکیوں پر اِسْتِقامت پانے کیلئے دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے وابستہ رہئے اور ذیلی حلقے کے 12 مَدَنی کاموں میں بڑھ چڑھ کر حِصَّہ لیجئے۔ 12 مَدَنی کاموں میں سے ہفتہ وار ایک مَدَنی کام **"یَوْمِ تَعْطِیْل اِعْتِکاف"** بھی ہے۔ چُھٹی والے دن شہر کے کمزور عَلاقوں اور اطراف کے گاؤں، گوٹھوں میں جا کر وہاں کی مساجد کو آباد

کرنے کے ساتھ ساتھ **مقامی عاشقانِ رسول** کو نیکی کی دعوت دے کر عِلمِ دِین سیکھنے، سکھانے کی ترکیب کی جاتی ہے۔☆اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ یَوم تَعطِیل اِعْتِکاف اسلامی بھائیوں کو سُنّتیں و آداب اور مَدَنی دَرْس وغیرہ کا طریقہ سکھانے کا بہترین ذریعہ ہے☆یَوم تَعطِیل اِعْتِکاف کی بَرَکت سے مساجِد آباد ہوتی ہیں ☆یَوم تَعطِیل اِعْتِکاف کی بَرَکت سے مسجد میں گزرنے والا ہر ہر لَمحہ عِبادَت میں شُمار ہو گا ☆یَوم تَعطِیل اِعْتِکاف کی بَرَکت سے مسجِد سے مَحبَّت کرنے اور اُس میں اپنا زِیادہ سے زِیادہ وَقْت گُزارنے کی فضیلت حاصل ہو گی۔اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ اپنا زِیادہ وَقْت مسجد میں گزارنے کی بھی کیا خوب فضیلت ہے، چُنانچہ

حضرت سَیِّدُنا ابُو سَعید خُدری رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے رِوایت ہے کہ تاجدارِ رِسالت، شَہنشاہِ نُبُوّت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا: جب تُم کسی شخص کو دیکھو کہ وہ مسجد میں کثرت سے آمد و رَفت رکھنے والا ہے تو اُس کے اِیمان کی گواہی دو کیونکہ اللہ کریم (پارہ10، سُورۂ توبہ آیت نمبر18 میں اِرْشاد) فرماتا ہے:

اِنَّمَا یَعْمُرُ مَسٰجِدَ اللّٰهِ مَنْ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَ الْیَوْمِ الْاٰخِرِ وَ اَقَامَ الصَّلٰوةَ وَ اٰتَى الزَّكٰوةَ

ترجَمۂ کنزُالایمان: اللہ کی مسجدیں وُہی آباد کرتے ہیں جو اللہ اور قِیامت پر اِیمان لاتے اور نَماز قائم رکھتے ہیں اور زکوٰۃ دیتے ہیں۔ (پ ۱۰، التوبہ: ۱۸)

(ترمذی، کتاب الایمان، باب ماجاء فی حرمۃ الصلوۃ، ۲۸۰/۴، حدیث: ۲۶۲۶)

آیئے! بطورِ ترغیب ایک مَدَنی بہار سُنتے ہیں، چُنانچہ

میں پتنگ بازی کا شوقین تھا!

بابُ المدینہ (کراچی) کے ایک اسلامی بھائی کی پچھلی زِندگی گُناہوں میں گزر رہی تھی، پتنگ بازی کے بھی شوقین تھے، ویڈیو گیمز اور گولیاں کھیلنا وغیرہ اُن کے مَشاغِل میں شامل تھا۔ ہر ایک کے مُعاملے میں

ٹانگ اَڑانا، لوگوں سے لَڑائی مول لینا، بات بات پر مار دھاڑ پر اُتر آنا جیسی بُرائیوں میں گِرِفتار تھے۔ خُوش قسمتی سے ایک اسلامی بھائی کی اِنْفِرادی کوشِش پر یہ رَمَضانُ المُبارَک کے آخری عَشرے میں اپنے عَلاقے کی مسجد میں مُعْتَکِف ہوگئے۔ جہاں اُنہیں بہت اچّھے اچّھے خواب نظر آئے اور خُوب سُکون مِلا۔ اِس کے بعد اُنہوں نے مزید 2 سال اِعْتِکاف کی سَعادَت حاصِل کی۔ ایک بار اُن کی مسجِد کے مُؤَذِّن صاحِب اِنْفِرادی کوشِش کرکے اُنہیں عاشقانِ رسول کی مدنی تَحریک دعوتِ اسلامی کے عالَمی مَدَنی مرکز فَیضانِ مدینہ (بابُ المدینہ کراچی) میں ہفتہ وار سُنّتوں بھرے اِجْتِماع میں لے آئے۔ ایک مُبَلِّغِ دعوتِ اسلامی سُنّتوں بھرا بَیان کررہے تھے جو سفید لِباس اور کتھئی چادر میں مَلبوس، چہرے پر ایک مُشت داڑھی اور سَر پر سبز سبز عِمامہ شریف کا تاج سجائے ہوئے تھے۔ ایسا بارونق چہرہ اُنہوں نے زِندگی میں پہلی بار دیکھا تھا۔ مُبَلِّغ کے چہرے کی کَشِش اور نُورانیّت نے اُن کا دل موہ لیا اور وہ دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول سے وابستہ ہوگئے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ اُنہوں نے ایک مُٹّھی داڑھی بھی سجالی۔

بگڑے اَخلاق سارے سَنْوَر جائیں گے، مَدَنی ماحول میں کرلو تُم اِعتِکاف
جامِ عشقِ محمد بھی ہاتھ آئے گا، مَدَنی ماحول میں کرلو تُم اِعتِکاف

(وسائل بخشش مرمم، ص ۶۴۰-۶۴۱)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

نیک اعمال کی اہمیت

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! افسوس! ہم فکرِ آخرت کرنے کے بجائے دنیا کی رنگینیوں میں مگن ہیں، عُمدہ عُمدہ مکانات کی تعمیرات میں مصروف (Busy) ہیں، ہم اپنے مکانات نہایت عالیشان طریقے سے مُزَیَّن کرتے ہیں۔ اپنی زندگی پیسے کی ریل پیل، عمدہ اور اعلیٰ گاڑیوں کی چمک دمک، خُوبصورت اور

عالیشان **محلّات** کے گرد گزارنا چاہتے ہیں، ذرا سوچئے تو سہی یہ چیزیں کب تک ہمارے کام آئیں گی؟ کیا یہ سب قبر میں ساتھ لے جائیں گے؟ کیا آخرت میں ان چیزوں کے بدلے نیکیاں مل جائیں گی؟ ہر گز نہیں! یہ بینک بیلنس، دَھن دولت اور مال و جائیداد سب اس دنیا میں رہ جائیں گے، قبر میں کچھ بھی نہ کام آئیں گے، وہاں اگر کام آئیں گے تو صرف **نیک اعمال** کام آئیں گے، منکر نکیر کے سوالات میں کامیابی دلوائیں گے تو **نیک اعمال** دلوائیں گے، قبر کی وحشت میں غمخواری کا سامان بھی **نیک اعمال** ہی کریں گے، قبر کی تنگی بھی **نیک اعمال** کی وجہ سے فراخی میں تبدیل ہو گی، قبر کی تاریکی میں **نیک اعمال** ہی جگمگائیں گے، عذاب قبر سے رکاوٹ بنیں گے تو **نیک اعمال** ہی بنیں گے اور صرف قبر کیا قبر کے بعد میدانِ محشر کی گرمی اور اس کی پیاس سے، پُلِ صراط پر کامیابی سے گزرنے، حساب و کتاب اور جہنم کے عذاب سے بھی ہمارے **نیک اعمال** ہی نجات دلائیں گے، اس لیے نیک اعمال کی فکر کیجئے۔ چنانچہ

تین قسم کے دوست:

رسولِ خدا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: میت کے ساتھ تین چیزیں جاتی ہیں: (۱) اس کے گھر والے (۲) اس کا مال اور (۳) اس کا عمل۔ پھر دو چیزیں واپس لوٹ آتی ہیں جبکہ ایک اس کے ساتھ باقی رہتی ہے۔ گھر والے اور مال لَوٹ آتے ہیں جبکہ اس کا عمل اس کے ساتھ جاتا ہے۔ (بخاری، کتاب الرقاق، باب سکرات الموت، ۴/۲۵۰، حدیث: ۶۵۱۴) جبکہ حضرت ابو ہریرہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے روایت ہے: جب کوئی شخص مر جاتا ہے تو فرشتے کہتے ہیں: مَاقَدَّمَ یعنی اس نے آگے کیا بھیجا؟ اور لوگ پوچھتے ہیں: مَاخَلَّفَ یعنی اس نے پیچھے کیا چھوڑا؟ (شعب الایمان، باب فی الزھد و قصر الامل، حدیث: ۱۰۴۷۵، ۷/۳۲۸) یعنی مرتے وقت وارثین تو چھوڑے ہوئے مال کی فکر میں ہوتے ہیں کہ کیا چھوڑے جا رہا ہے؟ اور جو فرشتے

روح قبض کرنے کے لیے آتے ہیں وہ اعمال و عقائد کا حساب لگاتے ہیں۔ (مراٰۃ المناجیح،۷/۴۹) پیارے اسلامی بھائیو! عقلمندی کا تقاضا یہی ہے کہ ہم دنیا اور اس کے سامان کی فکر چھوڑیں اور نیک اعمال کمانے میں مشغول ہو جائیں۔ جس مال و دولت کو کمانے کے لیے ہم زندگی ختم کر بیٹھتے ہیں اس میں سے بھی صرف اتنا ہی ہمارا ہے جتنا ہم نے خرچ کر دیا۔ جو رہ گیا وہ ہمارا نہیں بلکہ ورثا کا ہو گا۔ اس لیے عقلمندی کا تقاضا ہے کہ مال و دولت اور دنیا کی ہوس کو ختم کریں اور عاقبت سنوارنے پر توجہ دیں۔ اس پیسے نے کسی سے وفا نہیں کی، یہ واقعی ہاتھوں کا میل ہے، بالفرض اگر زندگی میں کروڑوں اربوں روپے جمع کر بھی لیے جائیں تب بھی ہم صرف اتنا ہی استعمال کر سکتے ہیں جتنا ہم کر سکیں۔ یوں سمجھئے جیسے کسی شخص کو خوب بھوک (Hunger) لگی ہو، سامنے بریانی کی دیگ پک رہی ہو، بریانی کی بھینی بھینی خوشبو دل و دماغ کو مسحور کر رہی ہو، دل اس کی طرف مائل ہو، منہ میں پانی آرہا ہو، دل کر رہا ہو گا کہ ساری کی ساری دیگ کھالی جائے مگر حقیقتاً اس میں سے کتنا کھایا جائے گا۔ بریانی کی ایک پلیٹ کافی رہے گی، بہت زیادہ بھی کھایا جائے تو دو تین پلیٹوں کے بعد مزید کھانے کی گُنجائش نہ ہو گی۔ بسا اوقات ایسا ہوتا ہے کہ پیٹ بھر جاتا ہے مگر جی سیر نہیں ہوتا، دل کر رہا ہوتا ہے کہ اور کھائیں بہت لذیذ بنا ہوا ہے مگر کھاتے نہیں ہیں، اس لئے کہ مزید کھانے کی گنجائش ہی نہیں رہتی، پیٹ بھر گیا ہے تو مزید کہاں جائے گا، بالکل اسی طرح آپ جتنا بھی کمائیں، کروڑوں اربوں روپے جمع کر لیں مگر ان میں سے اتنا ہی کھائیں گے جتنے سے پیٹ بھر جائے گا۔ اسی طرح کپڑا بھی اتنا ہی استعمال کیا جائے گا جتنے سے ایک سوٹ بن جاتا ہے، الغرض دنیوی مال و دولت کے اَنبار بھی جمع کر لئے جائیں تب بھی استعمال اتنا ہی کر پائیں گے جتنا ہم کر سکتے ہیں، باقی سب کا سب دُنیا میں رہ جائے گا۔ جیسا کہ حدیثِ پاک میں ہے نبیِ اکرم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: بندہ میرا مال میرا مال کہتا رہتا ہے حالانکہ اس کے مال کے صرف تین حصے ہیں: ایک وہ جو کھا

کر ختم کر دیادوسرا وہ جو پہن کر بوسیدہ کر دیااور تیسرا وہ جو کسی کو (راہِ خدامیں) دیااور جمع کر لیا۔ اور اس کے علاوہ جو کچھ ہے سب ختم ہو جانے والا ہے اور وہ اسے دوسرے لوگوں کے لئے چھوڑنے والا ہے۔

(مسلم،کتاب الزھدوالرقائق،باب الدنیاسجن للمؤمن وجنة للکافر،ص ۱۲۱۰،حدیث: ۷۴۲۰)

صَلُّوْاعَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

مجلس تاجران!

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! یہ حقیقت ہے جو ہم نے دنیا میں جمع کرر کھا ہے یہیں رہ جائے گا لہٰذا اپنے دل سے دنیا کی محبت نکالنے اور رزقِ حلال میں برکت پانے کیلئے جتنی استطاعت ہو صدقہ وخیرات کی عادت بھی بنایئے اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ اس کی برکت سے مال کی محبت دل سے نکل جائے گی ۔اس کے علاوہ زیادہ سے زیادہ کمانے کی لالچ میں حلال وحرام کی تمیز بھلاکر حرام طریقے سے کمایا ہوا مال دنیاوآخرت میں باعثِ وبال بھی بن سکتا ہے۔ اسلام نے اپنے ماننے والوں کو تِجارت کے بڑے واضح اُصول عطا فرمائے ہیں، مگر بد قسمتی سے علم سے دُوری اور دُنیا کی چکاچوند نے آج کے مسلمان کو ان سنہری اُصولوں پر عمل سے دُور کر دیا ہے۔ ضرورت اس بات کی تھی کہ کوئی ان تاجروں میں اسلام کی حقیقی رُوح پُھونک دے۔ چُنانچہ عاشقانِ رسول کی مدنی تحریک دعوتِ اسلامی کے تحت ایک "مجلس تاجران" کا قیام عمل میں لایا گیا، جس کا کام شُعبۂ تجارت سے منسلک لوگوں کو تجارت کے مُتَعَلِّق اسلامی تعلیمات سے رُوشناس کرانا، ان میں دعوتِ اسلامی کے پیغام کو عام کرنا اورانہیں دعوتِ اسلامی سے وابستہ کرتے ہوئے اس مدَنی مقصد **"مجھے اپنی اور ساری دُنیا کے لوگوں کی اصلاح کی کوشش کرنی ہے،اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ"** کے مُطابق زندگی گُزارنے کا مدنی ذِہن دینا ہے۔ اس مدنی مقصد کے حُصُول اور

بازاروں میں مَدَنی ماحول بنانے کیلئے مسجد یا کسی بھی مُناسِب مَقام پر مَدَنی مرکز کے دیئے گئے طریقِ کار کے مُطابِق مدنی درس یعنی (فیضانِ سُنَّت اور امیر اہلسنت دَامَتْ بَرَکَاتُھُمُ الْعَالِیَہ کے دِیگر رسائل سے درس) دینے کی کوشش کی جاتی ہے۔

اللہ کرم ایسا کرے تجھ پہ جہاں میں
اے دعوتِ اسلامی تری دُھوم مچی ہو

(وسائلِ بخشش، ص،۳۱۵)

اللہ کریم ہمارے دلوں سے دنیا کی مَحَبَّت دُور فرمائے اور اپنی اور اپنے محبوب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی مَحَبَّت عطا فرمائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

بیان کا خلاصہ!

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آج کے بیان میں ہم نے سُنا کہ

☆ **دنیا کی مَحَبَّت** ناگہاں موت کا سبب بنتی ہے۔

☆ **دنیا کی مَحَبَّت** گناہوں میں مبتلا کر دیتی ہے۔

☆ **دنیا** شیطان مردود کی بیٹی ہے۔

☆ **دنیا کی مَحَبَّت** موت، قبر و آخرت کی تیاری سے غافل کر دیتی ہے۔

☆ **دنیا کی مَحَبَّت** عمدہ لباس، اچھی غذا اور عالیشان مکانات کی خواہش کا سبب بنتی ہے۔

☆ **دنیا کی مَحَبَّت** سے مال و دولت حاصل کرنے کی حرص پیدا ہو جاتی ہے۔

☆ **دنیا کی مَحبَّت** دل میں بٹھانا گویا شیطانی جال میں پھنس جانا ہے۔

☆ **دنیا سے مَحبَّت** کرنے والے کو آخرت میں گھسیٹ کر جہنم (Hell) میں ڈال دیا جائے گا۔

☆ **دنیا کی مَحبَّت** سے اللہ والے ہمیشہ دور بھاگتے تھے۔

کھِلکھلا کر ہنس رہا ہے بے خبر! قبر میں روئے گا چیخیں مار کر

کر لے توبہ رب کی رحمت ہے بڑی قبر میں ورنہ سزا ہوگی کڑی

(وسائلِ بخشش مُرَمَّم، ص ۷۱۲)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بیان کو اِختِتام کی طرف لاتے ہوئے سنّت کی فضیلت اور چند سُنّتیں اور آداب بَیان کرنے کی سَعادَت حاصِل کرتا ہوں۔ شَہَنْشاہِ نُبُوَّت، مُصْطَفٰے جانِ رحمت، صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا فرمانِ جنّت نشان ہے: جس نے میری سنّت سے مَحبَّت کی اُس نے مجھ سے مَحبَّت کی اور جس نے مجھ سے مَحبَّت کی وہ جنّت میں میرے ساتھ ہو گا۔[1]

ان کی سنَّت کا جو آئنہ دار ہے بس وُہی تَو جہاں میں سمجھدار ہے

(وسائلِ بخشش، ص ۴۷۲)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

رزق حلال کمانے کے مدنی پھول:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آیئے! رزق حلال کمانے کے بارے میں چند مدنی پھول سننے کی

---

1 . . . مشکاۃ المصابیح، کتاب الایمان، باب الاعتصام بالکتاب والسنۃ، ۱/ ۹۷، حدیث: ۱۷۵

سعادت حاصل کرتے ہیں۔پہلے 2 فرامینِ مصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ملاحظہ کیجئے:(1) پاک کمائی والے کے لئے جنت ہے۔(معجم اوسط،۵/۷۲،حدیث:۶۶۱۶)(2)رزقِ حلال کی تلاش فرائض کی ادائیگی کے بعد ایک فرض ہے۔(معجم کبیر،حدیث:۹۹۹۳،۱۰/۷۴)☆سیٹھ اور نوکر دونوں کے لئے حسب ضرورت اجارے کے شرعی احکام سیکھنا فرض ہے، نہیں سیکھیں گے تو گنہگار ہوں گے۔(حلال طریقے سے کمانے کے 50 مدنی پھول،ص۴)☆نوکر رکھتے وقت ،ملازمت کی مدت ،ڈیوٹی کے اوقات اور تنخواہ وغیرہ پہلے سے تَعَیُّن ہونا ضروری ہے۔(ایضاً،ص۴)☆ملازم دفتر یا دکان پر آنے جانے کا وقت درست لکھے، اگر غلط بیانی سے کام لیا اور ڈیوٹی کم دینے کے باوجود پورے وقت کی تنخواہ لی تو گنہگار و عذابِ نار کا حقدار ہے۔(ایضاً،ص۷)☆تنخواہ زیادہ کرانے یا عہدے وغیرہ میں ترقی کروانے کے لئے جعلی (نقلی)سند لینا ناجائز و گناہ ہے۔(ایضاً،ص۸)☆ملازم کو چاہئے کہ دورانِ ڈیوٹی چاق و چوبند رہے، سستی پیدا کرنے والے اسباب سے بچے، مثلاًرات دیر سے سونا وغیرہ۔(ایضاً،ص۸)☆جو اجارے کے مطابق کام نہیں کر پاتا اسے چاہئے کہ فوراً مستاجر(یعنی جس سے اجارہ کیا ہے اس) کو مطلع کرے۔(ایضاً،ص۱۱)☆اگر مخصوص مدت مثلاً بارہ ماہ کے لئے ملازمت کا اجارہ ہو تو اب فریقین کی رضامندی کے بغیر اجارہ ختم نہیں ہو سکتا، سیٹھ کا خواہ مخواہ دھمکیاں دینا کہ فارغ کر دونگا یا نوکر کا چھوڑ جانے کی دھمکی دینا درست نہیں، البتہ شرعی مجبوری کی بنا پر دونوں میں سے کوئی بھی وقت سے پہلے اجارہ ختم کر سکتا ہے۔(ایضاً،ص۱۲ملخصاً)☆ مسلمان کے لئے غیر مسلم کے ہاں ایسی نوکری کرنا جائز نہیں جس میں مسلمان کی ذلت ہو مثلاً اس کے گھر کی صفائی کرنا، کچرا اٹھانا، گاڑی صاف کرنا وغیرہ، البتہ جس کام میں مسلمان کی ذلت نہ ہو وہ کر سکتا ہے۔(ایضاً،ص۱۳) ☆ چوکیدار، گارڈ یا پولیس وغیرہ جن کا کام جاگ کر پہرا دینا ہوتا ہے اگر ڈیوٹی کے اوقات میں ارادۃً سو گئے تو گنہگار ہوں گے اور جتنی دیر سوئے یا غافل رہے اتنی دیر کی اجرت کٹوانی ہوگی۔(ایضاً، ص۱۹)

طرح طرح کی ہزاروں سنّتیں سیکھنے کیلئے مکتبۃُ المدینہ کی مطبوعہ دو کُتُب **بہارِ شریعت حصّہ 16**(**312صفحات**)،120صَفحات پر مشتمل کتاب **"سُنّتیں اور آداب"**، امیرِ اَہلسُنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے 2 رسائل **"101 مدنی پھول"** اور **"163 مدنی پھول"** ھدِیّۃً حاصِل کیجئے اور پڑھئے۔ سُنّتوں کی تربیت کا ایک بہترین ذَرِیعہ دعوتِ اسلامی کے مَدَنی قافِلوں میں عاشِقانِ رسول کے ساتھ سنّتوں بھرا سفر بھی ہے۔

سنّتیں عام کریں دین کا ہم کام کریں نیک ہوجائیں مسلمان مدینے والے

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْم ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم ط

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللہ وَعَلٰی اٰلِکَ وَ اَصْحٰبِکَ یَا حَبِیْبَ اللہ

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْکَ یَا نَبِیَّ اللہ وَعَلٰی اٰلِکَ وَ اَصْحٰبِکَ یَا نُوْرَ اللہ

نَوَیْتُ سُنَّتَ الاِعْتِکَاف (ترجَمہ: میں نے سنّتِ اعتکاف کی نیّت کی)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! جب کبھی داخلِ مسجد ہوں، یاد آنے پر اِعْتِکاف کی نِیَّت کرلیا کریں، کہ جب تک مسجد میں رہیں گے اِعْتِکاف کاثَواب مِلتارہے گا۔ **یادرکھئے!** مسجد میں کھانے، پینے، سونے یا سَحَری، اِفطاری کرنے، یہاں تک کہ آبِ زَم زَم یا دَم کیا ہوا پانی پینے کی بھی شَرعاً اِجازت نہیں، اَلبتَّہ اگر اِعْتِکاف کی نِیَّت ہو گی تو یہ سب چیزیں ضِمْناً جائز ہو جائیں گی۔ اِعْتِکاف کی نِیَّت بھی صِرف کھانے، پینے یا سونے کے لئے نہیں ہونی چاہئے بلکہ اِس کا مقصد اللہ تعالیٰ کی رِضا ہو۔ **"فتاویٰ شامی"** میں ہے: اگر کوئی مسجد میں کھانا، پینا، سونا چاہے تو اِعْتِکاف کی نِیَّت کرلے، کچھ دیر ذِکْرُ اللہ کرے، پھر جو چاہے کرے (یعنی اب چاہے تو کھا پی یا سو سکتا ہے)

دُرُودِ پاک کی فضیلت

تاجدارِ مدینہ، رَاحتِ قلب و سِینہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ **کا فَرمانِ رَحمت نِشان ہے:** جس نے مجھ پر ایک بار دُرُودِ پاک پڑھا اللہ پاک اُس پر دس(10) رَحمتیں نازِل فرماتا ہے اور جو مجھ پر دس(10) مَرتبہ دُرُودِ پاک پڑھے اللہ پاک اُس پر سو(100) رَحمتیں نازِل فرماتا ہے اور جو مجھ پر سو(100) مَرتبہ دُرُودِ پاک پڑھے اللہ پاک اُس کی دونوں آنکھوں کے دَرمیان لکھ دیتا ہے کہ یہ نِفاق اور جَہَنَّم کی آگ سے

آزاد ہے اور اُسے بَروزِ قِیامت شُہَدَا کے ساتھ رکھے گا۔(معجم الأوسط، ۲۵۲/۵، حدیث:۷۲۳۵)

یا نبی! تُجھ پہ لاکھوں دُرُوْد و سلام اِس پہ ہے ناز مُجھ کو ہُوں تیرا غُلام

اپنی رَحمت سے تُو شاہِ خَیرُ الاَنام مُجھ سے عاصی کا بھی ناز بَرْدار ہے

(وسائلِ بخشش مرمم، ص۴۸۱)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! حُصُولِ ثواب کی خاطِر بَیان سُننے سے پہلے اَچّھی اَچّھی نیّتیں کر لیتے ہیں۔ فَرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ "**نِیَّةُ الْمُؤْمِنِ خَیْرٌ مِّنْ عَمَلِہٖ**" مُسلمان کی نِیَّت اُس کے عمل سے بہتر ہے۔(معجمِ کبیر، سهل بن سعد الساعدی...الخ، ۱۸۵/۶، حدیث:۵۹۴۲)

دو مَدَنی پھول: (۱) بِغیر اَچّھی نِیَّت کے کسی بھی عملِ خَیر کا ثواب نہیں ملتا۔

(۲) جِتنی اَچّھی نیّتیں زِیادہ، اُتنا ثواب بھی زِیادہ۔

بَیان سُننے کی نیّتیں

نگاہیں نیچی کئے خُوب کان لگا کر بَیان سُنوں گا۔ ☆ ٹیک لگا کر بیٹھنے کے بجائے عِلْمِ دِیْن کی تَعْظِیم کی خاطِر جہاں تک ہو سکا دو زانو بیٹھوں گا۔ ☆ ضَرورَتاً سِمَٹ سَرَک کر دوسرے کے لئے جگہ کُشادہ کروں گا ۔ ☆ دَھکّا وغیرہ لگا تو صَبْر کروں گا، گُھورنے، جِھڑکنے اور اُلجھنے سے بچوں گا۔ ☆ صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب، اُذْکُرُوا اللّٰہَ، تُوبُوْا اِلَی اللّٰہِ وغیرہ سُن کر ثواب کمانے اور صدا لگانے والوں کی دل جُوئی کے لئے بُلند آواز سے جواب دوں گا۔ ☆ بَیان کے بعد خُود آگے بڑھ کر سَلَام و مُصَافَحَہ اور اِنْفِرادی کوشش کروں گا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

نہایت قیمتی موتی

دعوتِ اسلامی کے اِشاعتی اِدارے مکتبۃ المدینہ کی کتاب "عُیُون الحکایات (جلد اوّل)" کے صَفْحہ نمبر 212 پر ہے کہ حضرت سیدنا احمد بن نَاصِح رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: ایک غریب شخص بہت عبادت گزار اور کثیرُالعِیَال تھا۔ گھر کا خرچ وغیرہ چلانے کے لئے اُون کی رسیاں بناتا اور انہیں فروخت کر کے کھانے پینے کا سامان خرید لاتا، جتنا مل جاتا اسی کو کھا کر اللہ پاک کا شکر ادا کرتا۔ حَسبِ معمول ایک مرتبہ وہ نیک شخص اُون کی رسّیاں بیچنے بازار گیا۔ جب رسّیاں بِک گئیں (یعنی Sale ہو گئیں) تو وہ گھر والوں کے لئے کھانے کا سامان خریدنے لگا۔ اتنے میں اس کا ایک دوست اس کے پاس آیا اور کہا: میں سخت حاجت مند ہوں، مجھے کچھ رقم دے دو۔ اس رحم دل عبادت گزار شخص نے وہ ساری رقم اس غریب حاجت مند سائل کو دے دی اور خود خالی ہاتھ گھر لوٹ آیا۔ جب گھر والوں نے پوچھا: کھانا کہاں ہے؟ تو اس نے جواب دیا: مجھ سے ایک حاجت مند نے سوال کیا وہ ہم سے زیادہ حاجت مند تھا، لہٰذا میں نے ساری رقم اس کو دے دی۔ گھر والوں نے کہا: اب ہم کیا کھائیں گے؟ ہمارے پاس تو گھر میں کچھ بھی نہیں۔ اس نیک شخص نے گھر میں نظر دوڑائی تو اسے ایک ٹُوٹا ہوا پیالہ اور مٹکا (پانی جمع کرنے کا مٹی کا ایک برتن) نظر آیا۔ اس نے وہ دونوں چیزیں لیں اور بازار کی طرف چل دیا۔ اس اُمید پر کہ شاید انہیں کوئی خرید لے اور میں کچھ کھانے کا سامان لے آؤں۔ چنانچہ وہ بازار پہنچا لیکن کسی نے بھی اس سے وہ ٹُوٹا ہوا پیالہ اور مٹکا نہ خریدا۔ اتنے میں ایک شخص گزرا جس کے پاس ایک خراب پھُولی ہوئی مچھلی تھی، مچھلی والے نے کہا: تُو میرا خراب مال اپنے خراب مال کے بدلے خرید لے یعنی یہ ٹُوٹا ہوا پیالہ اور مٹکا مجھے دے دے اور مجھ سے یہ پھُولی ہوئی خراب مچھلی لے لے۔ اس عابد شخص نے یہ سودا

منظور کرلیا اور خراب مچھلی لے کر گھر پلٹ آیا اور گھر والوں کے حوالے کر دی۔ جب انہوں نے اس مچھلی کو دیکھا تو کہنے لگے: ہم اس بے کار مچھلی کا کیا کریں؟ اس عابد شخص نے کہا: تم اسے بُھون لو ہم اسے ہی کھالیں گے، اللہ پاک کی ذات سے اُمید ہے کہ وہ مجھے رزق ضرور عطا کرے گا۔ چنانچہ گھر والوں نے جب مچھلی کا پیٹ چاک کیا تو اس کے اندر سے ایک نہایت قیمتی موتی (Pearl) نکلا، گھر والوں نے عابد کو خبر دی۔ جب صبح ہوئی تو وہ عابد شخص اس موتی کو لے کر جوہری (ہیرے جواہرات کا کام کرنے والے) کے پاس گیا، جب جوہری نے وہ موتی دیکھا تو حیران ہو کر کہنے لگا: تیرے پاس یہ موتی کہاں سے آیا؟ اس نیک آدمی نے جواب دیا: ہمیں اللہ پاک نے یہ رزق عطا فرمایا ہے۔ جوہری نے کہا: یہ تو بہت قیمتی موتی ہے، میرا خیال ہے اس کی قیمت 30 ہزار درہم ہے، تم ایسا کرو کہ فُلاں جوہری کے پاس چلے جاؤ، وہ تمہیں اس کی پوری قیمت دے سکے گا۔ چنانچہ وہ نیک شخص اس موتی کو لے کر دوسرے جوہری کے پاس پہنچا۔ جب اس نے قیمتی موتی دیکھا تو وہ بھی اسے دیکھ کر حیران رہ گیا اور پوچھا: یہ تمہارے پاس کہاں سے آیا؟ اس عابد نے وہی جواب دیا کہ یہ ہمیں اللہ پاک کی طرف سے رزق عطا کیا گیا ہے۔ جوہری نے کہا: اس کی قیمت کم اَز کم ستّر (70) ہزار (درہم) ہے، مجھے تو اس شخص پر افسوس ہو رہا ہے جس نے تمہیں اتنا قیمتی موتی دیا ہے، بہر حال ستّر (70) ہزار درہم لے لو اور یہ موتی مجھے دے دو۔ جب وہ عابد ساری رقم لے کر اپنے گھر پہنچا تو اس کے پاس ایک سائل آیا اور کہا: مجھے اس مال میں سے کچھ دو جو تمہیں اللہ پاک نے عطا کیا ہے۔ اس نیک شخص نے کہا: ہم بھی کل تک تمہاری طرح محتاج اور غریب تھے۔ یہ لو تم اس میں سے آدھا مال لے جاؤ۔ یہ دیکھ کر اس سائل نے کہا: اللہ پاک تمہیں برکتیں عطا فرمائے، میں تو اللہ پاک کا ایک فرشتہ ہوں، مجھے تمہاری آزمائش کیلئے بھیجا گیا تھا۔ (عیون الحکایات، الحکایة الخامسة عشر بعد المائة، ص ۱۳۳ ملخصاً)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! سُنا آپ نے! اللہ پاک کی راہ میں مال خرچ کرنے اور ایک محتاج کی مدد کی برکت سے اس غریب شخص کو کس قدر مال عطا کیا گیا۔ یقیناً یہ بات سچ ہے کہ جو اپنے کسی مسلمان بھائی کی مدد کرتا ہے، اللہ کریم بھی اس کی مدد فرماتا ہے۔ جو کسی پر رحم کرتا ہے، اللہ پاک بھی اس پر رحم فرماتا ہے۔ **یاد رکھئے!** صَدَقہ و خَیرات کرنے سے مال میں کوئی کمی واقع نہیں ہوتی۔ اگر راہِ خدا میں خرچ (Spend) کیا جائے تو اس کا ثواب بھی ملتا ہے اور اس کی برکت سے مال میں خیر و برکت بھی ہوتی ہے۔ مگر یہ سعادت انہی لوگوں کو ملتی ہے جو اپنے دل میں مال کی محبت نہیں رکھتے اور دوسروں کی حاجت کو اپنی حاجات پر ترجیح دیتے ہوئے، اللہ پاک کی رِضا کے لیے ان کی مدد کرتے ہیں۔ جیسا کہ بیان کردہ حکایت میں اس غریب شخص نے اپنے پورے دن کی کمائی رِضائے الٰہی کی خاطر صدقہ کردی اور صدقے کی برکت سے ملنے والے مال میں سے بھی آدھا مال راہِ خدا میں دینے کیلئے تیار ہوگیا۔ **یاد رکھئے!** راہِ خُدا میں خَرْچ کرنا، اِنسان کی اپنی ذات کیلئے ہی مُفید ہے، جو لوگ دل کھول کر نیکی کے کاموں میں خرچ کرتے ہیں، غریبوں محتاجوں کی مدد کرتے ہیں، اُن کے مال میں حیرت انگیز طور پر دن دُگنی اور رات چوگنی ترقّی و برکت ہوتی چلی جاتی ہے۔ چنانچہ

پارہ 3 سُوْرَۃُ الْبَقَرَۃ آیت نمبر 261 میں ارشاد ہوتا ہے:

مَثَلُ الَّذِیْنَ یُنْفِقُوْنَ اَمْوَالَهُمْ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ كَمَثَلِ حَبَّةٍ اَنْۢبَتَتْ سَبْعَ سَنَابِلَ فِیْ كُلِّ سُنْۢبُلَةٍ مِّائَةُ حَبَّةٍؕ وَ اللّٰهُ یُضٰعِفُ لِمَنْ یَّشَآءُؕ وَ اللّٰهُ وَاسِعٌ عَلِیْمٌ (۲۶۱)

تَرجَمۂ کنزالایمان: اُن کی کہاوت جو اپنے مال اللہ کی راہ میں خَرْچ کرتے ہیں اُس دانہ کی طرح جس نے اُگائیں سات بالیں ہر بال میں سو دانے اور اللہ اس سے بھی زیادہ بڑھائے جس کے لئے چاہے اور اللہ

وُسعت والا علم والا ہے۔ (پ۳، البقرۃ: ۲۶۱)

بیان کردہ آیتِ مبارکہ کے تحت تفسیرِ صراطُ الجنان جلد 1 صفحہ 395 پر ہے: راہِ خدا میں خرچ کرنے والوں کی فضیلت ایک مثال کے ذریعے بیان کی جارہی ہے کہ یہ ایسا ہے جیسے کوئی آدمی زمین میں ایک دانہ بیج ڈالتا ہے جس سے سات (7) بالیاں اُگتی ہیں اور ہر بالی میں سو (100) دانے پیدا ہوتے ہیں۔ گویا ایک دانہ بیج کے طور پر ڈالنے والا سات سو (700) گنا زیادہ حاصل کرتا ہے، اسی طرح جو شخص راہِ خدا میں خرچ کرتا ہے، اللہ پاک اُسے اس کے اخلاص کے اعتبار سے سات سو (700) گنا زیادہ ثواب عطا فرماتا ہے اور یہ بھی کوئی حد نہیں بلکہ اللہ پاک کے خزانے بھرے ہوئے ہیں اور وہ کریم وجوّاد ہے جس کیلئے چاہے اسے اس سے بھی زیادہ ثواب عطا فرمادے۔ (صراط الجنان، ۱/۳۹۵)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! جب اِس فرمانِ خداوندی سے اس بات کی سند مل گئی کہ جو خوش نصیب اپنے مال میں سے ایک روپیہ راہِ خُدا میں خَرچ کرے گا تو اللہ کریم اپنے فضل واحسان سے اُس ایک کے بدلے 700 گُنا عطا فرمائے گا تو کوئی نادان ہی راہِ خدا میں خرچ کرنے سے جی چُرائے گا۔

حضرت سَیِّدُنا امام شمسُ الدِّین قُرطبی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: جب یہ آیتِ مُبارَکہ نازِل ہوئی تو نبیِ اکرم، نورِ مُجسم صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے بارگاہِ خُداوندی میں عرض کی: رَبِّ زِدْ اُمَّتِیْ یعنی اے میرے پروردگار عَزَّوَجَلَّ! میری اُمّت کو اس سے بھی زیادہ اجر و ثواب عطا فرما، تو بارگاہِ خداوندی سے یہ خوشخبری ملی، (چنانچہ پارہ 2 سورۃُ البقرہ کی آیت نمبر 245 میں ارشاد ہوتا ہے:)

مَنْ ذَا الَّذِیْ یُقْرِضُ اللّٰهَ قَرْضًا حَسَنًا فَیُضٰعِفَهٗ لَهٗۤ اَضْعَافًا كَثِیْرَةً (پ۲، البقرۃ: ۲۴۵)

ترجمۂ کنزالایمان: ہے کوئی جو اللہ کو قرضِ حَسَن دے تو اللہ اس کے لئے بہُت گُنا بڑھادے۔

نبیِ کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے یہ خوشخبری پانے کے باوُجود اپنی اُمّت کی دَستگیری فرماتے

ہوئے مزید کرم نَوازی کیلئے عرض کی: رَبِّ زِدْ اُمَّتِیْ یعنی اے میرے ربّ! میری اُمّت کو اِس سے بھی زیادہ اجر و ثواب عطا فرما تو ارشاد ہوا:

اِنَّمَا یُوَفَّى الصّٰبِرُوْنَ اَجْرَهُمْ بِغَیْرِ حِسَابٍ ﴿۱۰﴾ ترجمۂ کنزالایمان: صابروں ہی کو ان کا ثواب بھرپور دیا جائے گا بے گنتی۔ (پ۲۳، الزمر: ۱۰)

(تفسیر قرطبی، البقرۃ، تحت الآیۃ: ۲۶۱، ۲/۲۲۹)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! سُنا آپ نے کہ ہمارے پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اپنی اُمَّت سے کتنا پیار فرماتے ہیں کہ اپنی اُمَّت کے نامۂ اعمال میں صدقے کا ثواب بڑھوانے کیلئے بارگاہِ الٰہی میں عرض کر رہے ہیں کہ مولیٰ میری اُمَّت کے اجر و ثواب میں مزید اضافہ فرما۔ لٰہذا راہِ خدا میں دل کھول کر خرچ کیجئے اور یہ بات اپنے ذہن (Mind) سے نکال دیجئے کہ اگر میں خرچ کروں گا تو میرے مال میں کمی ہو جائے گی، میں اپنی ضرورتیں کیسے پوری کروں گا؟۔ میرے گھر بار بال بچوں کے اَخراجات کیسے چلیں گے؟ یاد رکھئے! یہ شیطان کی چال ہے وہ نہیں چاہتا کہ ہم اللہ پاک کی راہ میں خرچ کرکے اجر و ثواب کے حقدار بن جائیں، اسی وجہ سے وہ ہمیں مال میں کمی کا خوف دلا کر صدقے سے روکنے کی کوشش کرتا ہے۔ آیئے! اس شیطانی چال کو ناکام بنانے اور راہِ خدا میں خرچ کرنے کا ذہن بنانے کیلئے ایک بہت ہی پیاری حکایت سنئے۔

خرچ کرو اللہ کریم عطا فرمائے گا

حضرت سَیِّدُنا قیس بن سَلْع انصاری رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے کہ ان کے بھائیوں نے حضورِ پاک صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے ان کی شکایت کی کہ وہ فضول خرچی کرتے ہیں اور اِس مُعاملے میں

بہت کُھلا ہاتھ ہے، تو پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اُن سے فرمایا: تمہارے بھائیوں کا کیا مسئلہ ہے، وہ اِس گمان پر تمہاری شکایت کر رہے ہیں کہ تم اپنے مال میں بہت فضول خرچی کرتے ہو اور تمہارا ہاتھ بہت کُھلا ہے؟ میں نے عرض کی: یَارَسُوْلَ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! میں آمدنی سے اپنا حصہ لے کر اللہ کی راہ میں اور اپنے دوستوں میں خرچ کر دیتا ہوں تو رَسُوْلُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اپنے سینۂ اقدس پر دستِ مبارک رکھا اور 3 مرتبہ فرمایا: خرچ کر اللہ تجھے عطا فرمائے گا۔ (راوی فرماتے ہیں) اس کے بعد جب بھی میں راہِ خدا میں نکلتا تو میرے پاس اپنی سواری ہوتی اور آج میرا یہ حال ہے کہ میں مال و آسائش میں اپنے اہلِ خانہ (بھائیوں) سے بڑھ کر ہوں۔ (معجم الأوسط، ۲۱۰/۶، حدیث: ۸۵۳۶)

خیرات کیجئے اگرچہ کھجور کا ایک ٹکڑا ہی ہو!

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! سنا آپ نے کہ صدقہ و خیرات کرنے سے مال میں کمی نہیں ہوتی بلکہ مال میں مزید برکت ہو جاتی ہے۔ یاد رکھئے! صدقہ خیرات کرنے کا یہ مطلب نہیں کہ ہم جب تک امیر و کبیر نہ ہو جائیں، خوب بینک بیلنس (Bank Balance) نہ بنالیں، اچھا گھر، گاڑی اور نوکر چاکر والے نہ ہو جائیں اس وقت تک صدقہ ہی نہ کریں بلکہ ہمیں جیسی اِستِطاعَت ہے اس کے مطابق چھوٹی سی چیز بھی اخلاص و رِضائے الٰہی کیلئے خرچ کریں گے تو اس کا فائدہ دنیا میں بھی ملے گا اور آخرت میں بھی باعثِ نَجات ہو گا جیسا کہ فرمانِ مُصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ہے: اِتَّقُوا النَّارَ وَلَوْ بِشِقِّ تَمْرَۃٍ یعنی آگ سے بچو، اگرچہ کھجور کے ایک ٹکڑے (کو خیرات کرنے) کے ذریعے۔[1]

اس حدیثِ پاک میں اُن لوگوں کیلئے ڈھارس ہے، جو مَعاشی پریشانیوں میں مُبتلا ہونے کے باوجود

1 ۔۔۔ بخاری، کتاب الرقاق، باب من نوقش الحساب عذب، ۲۵۷/۴، حدیث: ۶۵۴۰

صَدَقہ و خَیرات تو کرتے ہیں مگر معمولی چیز صَدَقہ کرنے کی وجہ سے دل چھوٹا کرلیتے ہیں حالانکہ صَدَقہ چاہے کم ہو یا زیادہ، اگر مالِ حلال سے اِخلاص کے ساتھ دِیا جائے تو یقیناً ثواب کے لحاظ سے بہت ہی عُمدہ ہے جیسا کہ اعلیٰ حضرت اِمام احمد رضا خان رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے والدِ گرامی حضرت مولانا مُفتی نَقی علی خان رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ ارشاد فرماتے ہیں: **صَدَقہ دینے میں تھوڑی چیز کو بھی حقیر نہ جانو، اگرچہ زیادہ کی استطاعت بھی ہو، ہاتھ پہنچتا ہے (یعنی انسان صَدَقہ دینے کا اِرادہ کرلیتا ہے) مگر شیطان روکتا ہے، نفس آڑے آتا ہے، ایک شیطان کیا ستّر(70) شیطان صَدَقے سے باز رکھتے ہیں۔**

حدیث شریف میں ارشاد ہوا: انسان اپنا صَدَقہ ستّر(70) شیطانوں کے جبڑے چیر کر نکالتا ہے۔[1] تو ایسی حالت میں تھوڑا ہی دے اور اُسے حقیر جان کر بالکل لَا تَعَلُّق نہ ہو، کیونکہ تھوڑی چیز سے بھی محتاج کی ضرورت کسی حد تک پوری ہوگی اور بُخل کی جَڑ دل پر جمنے میں کچھ تو کمی آئے گی۔[2]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

خیرات کرنے کا ایک آسان طریقہ:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! شیطانی مکروفریب سے بچتے ہوئے صدقہ و خیرات کی عادت بنانے کیلئے روزانہ کی ایک رقم مُقرر (Fix) کرلیجئے، مثلاً روزانہ 10 روپے راہِ خدا میں خرچ کرنے ہیں، اگر کسی دن مجبوری یا بُھول جانے کی صورت میں نہ ڈال سکیں تو اگلے دن ہاتھوں ہاتھ 20 روپے نکال دیجئے۔ **اگر صدقہ** کے فضائل لکھ کر گھر میں کسی ایسی نمایاں جگہ پر آویزاں کرلیے جائیں جہاں ان کے آداب کا بھی خیال رکھا جاسکے تو چلتے پھرتے نظر پڑنے کی صورت میں بھی صدقے کی ترغیب ملتی رہے گی۔

1...مجمع الزوائد، کتاب الزکاۃ، باب ارغام الشیطان بالصدقۃ، ۳/۲۸۲، حدیث: ۴۶۰۱

2...فضائلِ دُعا، ص۲۷۶ بتغیر قلیل

مجلس مدنی عطیات بکس!

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ اس طریقہ کار پر عمل کرنے کیلئے دعوتِ اسلامی کی مجلس مدنی عطیات نے "**مدنی عطیات بکس**" متعارف کروایا ہے۔ اس مدنی عطیات بکس کو دُکانوں، کارخانوں، مارکیٹوں، شاپنگ مالز، میڈیکل اسٹورز، دَفاتِر اور گھروں وغیرہ میں رکھنے کی ترکیب کی جاتی ہے۔ جن اسلامی بھائیوں کی دکانوں وغیرہ پر یہ بکس(Box) رکھے جاتے ہیں، انہیں چاہیے کہ اچھی اچھی نیّتوں کے ساتھ خود بھی کچھ نہ کچھ رقم اس بکس میں ڈالتے رہیں اور گاہکوں(Customers) پر اِنفرادی کوشش کرکے انہیں بھی راہِ خدا میں مال خرچ کرنے کی ترغیب دِلائیں، اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ دعوتِ اسلامی کے مدنی کاموں میں ترقی کیلئے آپ کی یہ کاوش بارگاہِ الٰہی میں قبول ہو گی۔

مگر افسوس! آج کل صَدَقہ وخَیرات کے ذریعے غریبوں کی مَدَد کرنے اور نیکی کے کاموں میں مال خرچ کرنے کے بجائے فضول اور غیر ضروری کاموں کیلئے تو اپنے خزانے کے مُنہ کھول دیئے جاتے ہیں، مگر اس بات کی طرف کوئی توجہ نہیں دی جاتی کہ ہمارے اِرْد گرد مُعاشرے کے ٹھکرائے ہوئے بہت سے ایسے لوگ بھی موجود ہیں، جن کے پاس نہ تو سر چُھپانے کیلئے مُناسب جگہ ہے، نہ تَن ڈھانپنے کیلئے لباس ہے اور نہ ہی پیٹ کی آگ بُجھانے کیلئے بقدرِ ضرورت روٹی۔ اگر ہم اپنی جائز خُوشیوں کے ساتھ ساتھ حتّی الامکان ایسے سفید پوش لوگوں کی ضرورتوں کا بھی خیال رکھیں اور اُن کے ساتھ ہمدردی بھرا سُلوک کریں تو اللہ پاک اپنی رحمت سے آخرت میں تو اس کا صِلہ عطا فرمائے گا، بسا اوقات دنیا میں بھی اس کی جزا ملتی ہے۔ آیئے! اس سے مُتَعَلِّق ایک حکایت سنئے، چنانچہ

ہاتھوں ہاتھ صدقے کی برکت ظاہر ہو گئی!

امیر اہلسنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ اپنی مایہ ناز تصنیف **"فیضانِ سُنَّت" جلد اوّل کے** صفحہ نمبر 513 پر نقل کرتے ہیں: چنانچہ اپنے دَور کے اَبدال حضرت سَیِّدُنا ابو جعفر بن خطّاب رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: میرے دروازے پر ایک سائل (یعنی مانگنے والے) نے صَدا لگائی، میں نے زوجہ محترمہ سے پُوچھا: تمہارے پاس کچھ ہے؟ جواب مِلا: چار(4) انڈے ہیں۔ میں نے کہا: سائل کو دے دو۔ اُنہوں نے تعمیل کی۔ سائل انڈے پا کر چلا گیا۔ ابھی تھوڑی دیر گُزری تھی کہ میرے پاس ایک دوست نے انڈوں سے بھری ہوئی ٹوکری (Basket) بھیجی۔ میں نے گھر میں پُوچھا: اِس میں کُل کتنے انڈے ہیں؟ اُنہوں نے کہا: تیس(30)۔ میں نے کہا: تم نے تو فقیر کو چار (4) انڈے دیئے تھے، یہ تیس(30) کس حساب سے آئے! کہنے لگیں: تیس(30) انڈے سالم ہیں اور دس(10) ٹُوٹے ہوئے۔(اس کی وجہ یہ تھی کہ) سائل کو جو انڈے دِیئے گئے تھے، اُن میں تین(3) سالِم اور ایک ٹُوٹا ہوا تھا۔ رَبّ تعالٰی نے ہر ایک کے بدلے دس دس(10،10) عطا فرمائے۔ سالِم کے عِوَض سالِم اور ٹُوٹے ہوئے کے بدلے ٹُوٹے ہوئے۔(روض الریاحین، الحکایۃ الخامسۃ والعشرون...الخ، ص ۷۴)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! سنا آپ نے کہ صدقہ کرنے کی برکت کس طرح ہاتھوں ہاتھ ظاہر ہوئی اور حضرت جعفر بن خطاب رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو 4 انڈے صدقہ کرنے کی برکت سے انڈوں سے بھری ہوئی ٹوکری مل گئی۔ نبیِ کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے وقتاً فوقتاً صدقہ کے بہت سے فضائل بیان فرمائے ہیں۔ آیئے! ترغیب کیلئے **صدقے کے فضائل پر مشتمل 10 احادیثِ مُبارَکہ** سنتے ہیں:

صدقہ دینے کے دِینی ودُنیاوی فوائد

(۱) فرمایا: بیشک صدقہ اللہ پاک کے غضب کو بُجھاتا اور بُری موت کو دفع کرتا ہے۔(ترمذی، کتاب الزکاۃ، باب ما جاء فی فضل الصدقۃ، ۲/۱۴۶، حدیث: ۶۶۴)

(۲)فرمایا: صدقہ بُرائی کے ستّر(70) دروازے بند کرتا ہے۔(فردوس الاخبار، ۲/۳۴، حدیث: ۳۶۵۱)

(۳)فرمایا: صدقہ گناہ کو مٹادیتا ہے جیسے پانی آگ کو بجھا دیتا ہے۔(ترمذی، کتاب الزکاۃ، ۲/۱۱۸، حدیث: ۶۱۴)

(۴)فرمایا: بے شک مسلمان کا صدقہ عمر کو بڑھاتا اور بُری موت کو روکتا ہے۔(فردوس الاخبار، ۲/۲۶، حدیث: ۳۵۷۸)

(۵)فرمایا: اللہ پاک کے ساتھ، اس کی یاد اور خُفیہ وظاہر صدقہ کی کثرت سے اپنی نسبت درست کرو، تو تم روزی اور مدد دیئے جاؤ گے اور تمہاری بگڑیاں سَنوَر جائیں گی۔(ابن ماجه، باب فی فرض الجمعة، ۲/۵، حدیث: ۱۰۸۱)

(۶)فرمایا: صدقہ ستّر(70) قِسم کی بلاؤں کو روکتا ہے جن میں آسان تر بلا، بدن بگڑنا اور سفید داغ ہیں(تاریخ البغداد، ۸/4۲۰۴، حدیث: ۴۳۲۶)

(۷)فرمایا: دوزخ سے بچو اگرچہ آدھا چھوہارا دے کر کہ وہ ٹیڑھے پن کو سیدھا اور بُری موت کو دُور کرتا ہے۔(مسند أبي يعلى، ۱/۵۷، حدیث: ۸۰)

(۸)فرمایا: صبح کے صدقے آفات کو دُور کر دیتے ہیں۔(فردوس الاخبار، ۲/۳۵، حدیث: ۳۶۵۳)

(۹)فرمایا: بے شک صدقہ اور صِلۂ رحم(رشتہ داروں کے ساتھ اچھا سلوک کرنے) سے اللہ تعالیٰ عمر بڑھاتا ہے اور بُری موت کو دفع کرتا ہے۔(مسند أبي يعلى، ۳/۳۹۷، حدیث: ۴۰۹۰)

(۱۰)فرمایا: صبح سویرے صدقہ دو کہ بَلا صدقہ سے آگے قدم نہیں بڑھاتی۔ (معجم الأوسط، ۴/۱۸۰، حدیث: ۵۶۴۳)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!　　صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

کونسا مال صدقہ کرنا چاہیے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! راہِ خدا میں خرچ کرتے وقت اس بات کا بھی خیال رکھنا چاہئے کہ جو چیز آپ کو سب سے زیادہ پسندیدہ ہو، اسے صدقہ و خیرات کیجئے کہ اس کا ثواب زیادہ ہے اوراللہ پاک نے قرآنِ کریم میں اپنی پسندیدہ چیز صدقہ کرنے کا حکم دیا ہے، چنانچہ پارہ 4 سورہ آل عمران کی آیت نمبر 92 میں ارشادِ خداوندی ہے:

لَنۡ تَنَالُوا الۡبِرَّ حَتّٰی تُنۡفِقُوۡا مِمَّا تُحِبُّوۡنَ ۬ؕ وَ مَا تُنۡفِقُوۡا مِنۡ شَیۡءٍ فَاِنَّ اللّٰہَ بِہٖ عَلِیۡمٌ ﴿۹۲﴾

ترجَمۂ کنزالایمان: تم ہر گز بھلائی کو نہ پہنچو گے جب تک راہِ خدا میں اپنی پیاری چیز نہ خَرچ کرو اور تم جو کچھ خَرچ کرو اللہ کو معلوم ہے۔

(پ۴، اٰلِ عمران: ۹۲)

اس آیتِ مبارکہ کے تحت تفسیرِ صراطُ الجنان میں ہے کہ اس آیت میں بھلائی سے مُراد تقویٰ اور فرمانبرداری ہے اور خرچ کرنے کے بارے میں حضرت عبد اللہ بن عمر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْھُما نے فرمایا کہ" یہاں خرچ کرنے میں واجب اور نفلی تمام صدقات داخل ہیں۔ امام حسن بصری رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: جو مال مسلمانوں کو محبوب ہو، اُسے رِضائے الٰہی کے لیے خرچ کرنے والا اس آیت کی فضیلت میں داخل ہے خواہ وہ ایک کھجور ہی ہو۔ (تفسیرِ خازن، پ۴، اٰل عمران، ۱/۲۷۲)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اس آیتِ مبارکہ پر عمل کرنے والے ہمارے بزرگانِ دِین کا جذبہ مرحبا! آیئے! اس کے مُتَعَلِّق بزرگوں کے واقعات سنئے اور راہِ خدا میں اپنی پیاری چیز صدقہ کرنے کا جذبہ پیدا کیجئے۔ چنانچہ

پسندیدہ باغ راہِ خُدا میں دے دیا

(1) حضرت سَیِّدُنا ابو طلحہ انصاری رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ مدینے میں بڑے مالدار تھے، انہیں اپنے

اموال میں **بَیْرُحَاء** نامی ایک باغ بہت پسند تھا، جب یہ آیت نازل ہوئی تو انہوں نے بارگاہِ رسالت میں کھڑے ہو کر عرض کی: مجھے اپنے اموال میں سے **بَیْرُحَاء** باغ سب سے پیارا ہے، میں اسی کو راہِ خدا میں صدقہ کرتا ہوں۔ حضورِ اقدس صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اِس پر خوشی کا اظہار فرمایا اور پھر حضرت ابو طلحہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے سرورِ کائنات کے اشارے پر وہ باغ اپنے رشتے داروں میں تقسیم کر دیا۔

(بخاری، کتاب الزکاۃ، باب الزکاۃ علی الاقارب، ۱/۴۹۳ حدیث: ۱۴۶۱ ملخصاً)

پسندیدہ گھوڑا پیش کر دیا!

(2) حضرت عمرو بن دِینار رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں: جب یہ آیتِ مُبارَکہ نازل ہوئی تو حضرت زید بن حارثہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ اپنے (پسندیدہ) گھوڑے کو لے کر بارگاہِ رسالت میں حاضر ہوئے اور عرض کی: یارسول اللہ! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم، آپ اس گھوڑے کو صَدقہ فرما دیں۔ تاجدارِ رسالت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے وہ گھوڑا ان کے بیٹے حضرت اُسامہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کو عطا فرما دیا تو حضرت زید رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے عرض کی: میں نے اس گھوڑے کو محض (اللہ پاک کی راہ میں) صدقہ کرنے کا ارادہ کیا ہے! نبیِ کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: بے شک تیرا صدقہ قبول کر لیا گیا ہے۔ (تاریخ ابن عساکر، ذکر من اسمہ زید، زید بن حارثہ بن شراحیل، ۱۹/۳۶۷)

شکر کی بوریاں صدقہ کرتے!

(3) حضرت سَیِّدُنا عُمر بن عبد العزیز رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ شکر کی بوریاں خرید کر صدقہ کرتے تھے۔ ان سے کہا گیا: اس کی قیمت صدقہ کیوں نہیں کر دیتے؟ فرمایا: شکر مجھے محبوب و مرغوب ہے، میں چاہتا ہوں کہ راہِ خدا میں اپنی پیاری چیز خرچ کروں۔ (تفسیرِ مدارک، آل عمران، تحت الآیۃ: ۹۲، ص ۱۷۲)

میں سب دولت رہِ حق میں لُٹا دُوں شہا ایسا مجھے جذبہ عطا ہو

(وسائلِ بخشش مُرَمَّم، ص۳۱۶)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

12 مَدَنی کاموں میں سے ایک مَدَنی کام "مدنی انعامات"

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اگر ہم بھی صدقہ و خیرات کا جذبہ بڑھانا چاہتے ہیں تو دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے ہر دم وابستہ (Associate) ہو جایئے اور جس سے جتنا بن پڑے، اپنی دِیگر مصروفیات میں سے کچھ نہ کچھ وقت مدنی کاموں کے لئے ضرور نکالنا چاہئے، ان مدنی کاموں میں شمولیت کی برکت سے ہم گناہوں سے بچے رہیں گے، آخرت کے لیے **نیکیوں کا ذخیرہ** جمع ہوتا رہے گا، **نیکی کی دعوت** دینے والے خوش نصیبوں میں ہمارا شُمار ہو گا، **اچھی صحبت** مُیسّر آئے گی، ہر عاشقِ رسول کے لئے دعوتِ اسلامی کے مدنی کام کرنے کے بہت آسان مواقع ہیں، اگر اب بھی ہم عملی طور پر مدنی کاموں میں شامل نہ ہو سکیں تو شاید کئی نیکیوں سے محرومی ہو سکتی ہے، آیئے! ہم سب مل جُل کر اس عظیم مدنی مقصد "**مجھے اپنی اور ساری دُنیا کے لوگوں کی اِصلاح کی کوشش کرنی ہے**" کو پانے کے لیے بھرپور کوشش کرتے ہیں۔

12 مَدَنی کاموں میں سے ایک مَدَنی کام "**مَدَنی اِنْعامات**" کے مُطابِق روزانہ فِکْرِ مدینہ کرتے ہوئے ہر مَدَنی ماہ کی پہلی تاریخ کو اپنے یہاں کے ذِمَّہ دار کو مَدَنی انعامات کا رِسالہ جمع کروانا بھی ہے۔

یاد رہے! **مدنی انعامات** پر خود عمل کرتے ہوئے دیگر عاشقانِ رسول میں مدنی انعامات کے رسائل تقسیم کرنا اور پھر مہینا ختم ہونے پر ان سے وصول کرنا بھی ہماری ذمہ داری ہے۔

❁ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ مَدَنی اِنعامات عمل کا جذبہ بڑھانے اور گناہوں سے پیچھا چھڑانے کا بہترین نُسْخَہ ہیں، ❁ مَدَنی اِنعامات پر عمل کرنے والوں سے اَمیرِ اَہلسُنّت، بانیِ دعوتِ اسلامی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ بہت خوش ہوتے اور اُنہیں دُعاؤں سے نوازتے ہیں، ❁ مَدَنی اِنعامات پر عمل کی بَرَکت سے خَوفِ خُدا و عشقِ مُصْطَفٰے کی لازوال دَولت ہاتھ آتی ہے، ❁ مَدَنی اِنعامات کا یہ عظیم تحفہ (Gift) اَسْلافِ کرام رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن کی یاد دِلاتا ہے ❁ مَدَنی اِنعامات بُزرگانِ دِین رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن کے نَقْشِ قَدَم پر چلتے ہوئے فِکرِ مدینہ یعنی اپنے اَعمال کا مُحَاسَبہ کرنے کا بہترین ذَرِیعہ ہے۔

روزانہ فکرِ مدینہ کرنے کا اِنعام

آیئے! ترغیب کے لئے ایک مدنی بہار سُنیے، چنانچہ ایک اسلامی بھائی کی تَحریر کا خُلاصہ ہے کہ ایک بار یہ مَدَنی قافِلے میں سفر پر تھے۔ اِسی دَوران اُن پر بابِ کرم کُھل گیا۔ ہُوا یُوں کہ رات کو جب سوئے تو قسمت اَنگڑائی لے کر جاگ اُٹھی، کیا دیکھتے ہیں کہ جنابِ رِسالت مآب صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ خواب میں تشریف لے آئے۔ ابھی جلووں میں ہی گُم تھے کہ لَب ہائے مُبارَکہ کو جُنبِش ہوئی، رَحمت کے پُھول جَھڑنے لگے اور اَلْفاظ کچھ یُوں تَرتِیب پائے: **"جو مَدَنی قافِلے میں روزانہ فکرِ مدینہ کرتے ہیں میں اُنہیں اپنے ساتھ جنَّت میں لے جاؤں گا۔"**

مِرے تم خَواب میں آؤ، مِرے گھر روشنی ہوگی ⁂ مِری قسمت جگا جاؤ، عِنایت یہ بڑی ہوگی
مجھے گر دِید ہوجائے، تو میری عِید ہوجائے ⁂ تِرا دِیدار جب ہوگا، مجھے حاصِل خوشی ہوگی
میں بَن جاؤں سَراپا "مَدَنی اِنْعامات" کی تَصویر ⁂ بنُوں گا نیک یااللہ اگر رَحمت تِری ہوگی

(وسائلِ بخشش مُرَمَّم، ص۳۹۱-۳۹۳)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!　　صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

اچھی سے اچھی چیز صدقہ کیجئے!

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! جب بھی صدقہ کرنے کا اِرادہ ہو تو اچھی سے اچھی چیز صدقہ کرنی چاہئے۔ ہمارے بزرگانِ دِین رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِم اجمعین اپنی سب سے محبوب چیز اللہ کریم کی راہ میں دینے کا جذبہ رکھتے تھے اور ایک ہم ہیں کہ صدقہ و خیرات کرنے میں سُستی اور تنگدِلی کا مُظاہَرہ کرتے ہیں یا پھر ایسی چیز صدقہ کرتے ہیں جو ناکارہ ہو کر ہمارے قابلِ استعمال نہیں رہتی مثلاً روٹیوں پر پھپھوندی لگ گئی، سالن ناراض (باسی) ہو گیا یا قُربانی کا گوشت جب اپنے اِستعمال کا نہ رہا تو باندھ کر گھر میں کام کرنے والی ماسی یا کسی مانگنے والے کو پکڑا دیتے ہیں، سیلاب زَدْگان یا آفت زدہ لوگوں کو ہلکی قیمت والا راشن اور وہ کپڑے جو گھر میں کوئی نہیں پہنتا اور وہ جُوتے جو پہننے کے قابل ہی نہیں ہوتے، ان کی اِمداد اور صدقہ کے طور پر بھیج دیئے جاتے ہیں۔ ذرا سوچئے تو سہی یہ کیسی عجیب بات ہے کہ جب اپنے کھانے پینے یا اِستعمال کی بات آئے تو عُمدَہ سے عُمدَہ چیز کا اِنتخاب (Selection) کیا جائے اور جب بات راہِ خُدا میں دینے کی آئے تو بچی کھچی یا کم قیمت والی چیزیں صدقہ و خیرات کی جائیں۔ اپنے بچوں کیلئے تو اَعلیٰ سے اَعلیٰ کوالٹی کی چیزیں خریدی جائیں لیکن جب کسی غریب کے بچے کو دینا ہو تو گھٹیا معیار کی چیز بھی احسان جتا کر دی جائے۔ ہم اپنے گھر میں تو اپنے من پسند کھانے بڑے اہتمام کے ساتھ کھائیں لیکن اسی دوران کوئی سائل آ جائے تو اسے دُھتکار دیں یا گھر میں بچا ہوا باسی سالن جسے کوئی نہ کھائے اسے تھما کر اس خوش فہمی کا شکار ہو جاتے ہیں کہ چلو کھانا ضائع ہونے سے بچ گیا اور کسی غریب کا بھلا ہو گیا مگر ہمارے بزرگانِ دِین کا انداز اس معاملے میں بھی نرالا (Strange) ہوا کرتا تھا کہ یہ حضرات اپنی خواہش پر کبھی اچھا کھانا

پکواتے اور اسی دوران کوئی سوالی درِ دولت پر حاضر ہو کر صدا لگاتا تو یہ نیک لوگ اپنی خواہش کو قربان کر کے اپنی پسندیدہ چیز سائل کو دے دیا کرتے تھے، چنانچہ

حضرت سیِّدُنا سعید بن اَبی ہِلَال رَحْمَۃُ اللہ تَعَالٰی عَلَیْہ سے روایت ہے کہ ایک مرتبہ حضرت سیِّدُنا ابنِ عمر رَضِیَ اللہ تَعَالٰی عَنْہُمَا نے مقامِ جُحْفَہ میں پڑاؤ کیا۔ اس وقت آپ کچھ بیمار تھے، آپ نے مچھلی کھانے کی خواہش ظاہر کی، رُفقا نے تلاش کی، لیکن صرف ایک ہی مچھلی دستیاب ہو سکی۔ آپ کی زوجہ حضرت صَفِیَّہ بنتِ اَبی عُبَید رَضِیَ اللہ تَعَالٰی عَنْہَا نے مچھلی پکا کر خدمت میں پیش کر دی۔ اتنے میں ایک مسکین ان کے پاس آ کر کھڑا ہو گیا۔ آپ نے اس سے فرمایا: مچھلی اُٹھا لو۔ یہ دیکھ کر زوجہ نے عرض کی: سُبْحَانَ اللہ! اس مچھلی نے تو ہمیں تھکا دیا ہے اور سائل کو دینے کے لئے ہمارے پاس دوسرا کھانا بھی موجود تھا وہ اسے دے دیتے۔ آپ نے فرمایا: لیکن عبداللہ کو تو یہ مچھلی پسند تھی (اور پسندیدہ چیز کا صدقہ افضل ہے)۔ (تاریخ ابن عساکر، عبداللہ بن عمر بن الخطاب، ۱۴۳/۳۱)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

احسان نہ جتلائیے!

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ہمارے بُزرگانِ دِین کی مبارک سیرت کا یہ کس قدر شاندار پہلو ہے کہ وہ حضرات اپنی خواہشات (Wishes) کو دوسروں کی حاجت اور مدد کیلئے قربان کر دیا کرتے تھے۔ ہمیں بھی چاہیے کہ اللہ پاک کے دیئے ہوئے مال میں سے اپنے اہل و عیال کی کفالت کے ساتھ غریبوں اور مسکینوں پر خَرچ کرنے کی عادت بھی بنائیں اور اس کام کو اپنے لئے سَعادت اور آخرت میں نجات کا ذریعہ سمجھیں اور کسی غریب کی مالی مدد کرنے کے بعد اس پر اِحسان جتلا کر اُسے شرمندہ و رُسوا نہ کریں ورنہ صدقے کا ثواب ضائع ہو سکتا ہے۔ ثواب اُسی صَدَقے کا ملتا ہے جو اِحسان جتا کر نہ دیا جائے۔ **اللہ** پاک

اپنی راہ میں خَرچ کرنے والوں کے بارے میں پارہ 3، سُورَۃُ الْبَقَرَہ کی آیت نمبر 262 اور 263 میں اِرشاد فرماتا ہے:

اَلَّذِیْنَ یُنْفِقُوْنَ اَمْوَالَهُمْ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ ثُمَّ لَا یُتْبِعُوْنَ مَاۤ اَنْفَقُوْا مَنًّا وَّ لَاۤ اَذًىۙ لَّهُمْ اَجْرُهُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْۚ وَ لَا خَوْفٌ عَلَیْهِمْ وَ لَا هُمْ یَحْزَنُوْنَ ﴿۲۶۲﴾ قَوْلٌ مَّعْرُوْفٌ وَّ مَغْفِرَةٌ خَیْرٌ مِّنْ صَدَقَةٍ یَّتْبَعُهَاۤ اَذًىؕ (پ۳، البقرۃ: ۲۶۲-۲۶۳)

تَرجَمۂ کنزالایمان: وہ جو اپنے مال اللہ کی راہ میں خَرچ کرتے ہیں پھر دیے پیچھے نہ اِحسان رکھیں نہ تکلیف دیں، اُن کا نیگ (اجر وثواب) ان کے ربّ کے پاس ہے اور اُنہیں نہ کچھ اَندیشہ ہو نہ کچھ غم، اچّھی بات کہنا اور در گُزر کرنا اُس خَیرات سے بہتر ہے جس کے بعد ستانا ہو۔

حضرت عَلّامہ عَلاءُ الدِّین علی بن محمد رَحْمَۃُ اللّٰہِ تعالٰی عَلَیْہ تفسیرِ خازِن میں اِس آیتِ مُبارَکہ کے تحت فرماتے ہیں کہ اِحسان رکھنے سے مُراد کسی کو کچھ دینے کے بعد دُوسروں کے سامنے یہ اِظْہار کرنا ہے کہ میں نے اِتنا کچھ تجھے دِیا اور تیرے ساتھ ایسے ایسے سُلُوک کئے۔ پس اس طرح کسی کو رنجیدہ و غمگین کرنا، اِحسان جَتانا کہلاتا ہے اور کسی کو تکلیف دینے سے مُراد، اُس کو عار دِلانا ہے، مثلاً یہ کہا جائے کہ تُو نادار تھا، مُفْلِس تھا، مَجْبُور تھا، نکمّا تھا وغیرہ میں نے تیری خبر گیری کی۔ مزید فرماتے ہیں: اگر سائل کو کچھ نہ دِیا جائے تو اُس سے اچھی بات کہنا اور خُوش خُلقی کے ساتھ ایسا جواب دینا جو اُس کو ناگوار نہ گُزرے اور اگر وہ سُوال میں اِصرار کرے یا زبان درازی کرے تو اُس سے دَرگُزر کرنا (اُس صَدَقے سے بہتر ہے جس کے بعد ستایا اور اِحسان جَتایا جائے)۔ (تفسیر خازن، پ۳، البقرۃ، ۱/۲۰۶ ملخصاً)

اِحتِرامِ مُسلِم

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! غور کیجئے! اِسلام نے اِحتِرامِ مُسلِم کا کس قدر لحاظ رکھا ہے کہ کوئی

شَخْص اپنے مُسلمان بھائی کی مالی اِمداد کرنے کے بعد اِحسان جَتا کر یا طعنہ دے کر اُس کو تکلیف نہ دے، بلکہ اُس کی عزّتِ نَفْس کا اِحتِرام کرے، کیونکہ **صَدَقہ وخَیْرات** دینے سے کسی کو یہ حق حاصِل نہیں ہو جاتا کہ جب چاہے اِحسان یاد دِلا کر کسی غریب کی عزّت کی دَھجّیاں بکھیرنے لگے۔ ایسے صَدَقہ سے تو بہتر تھا کہ وہ اُسے کچھ دیتا ہی نہیں یا مَعْذِرَت کر لیتا یا کسی اور شَخْص کے پاس بھیج دیتا۔ یہاں اُن لوگوں کے لیے درسِ ہدایت ہے جو پہلے جَوش میں آ کر ضَرورت مندوں کی اِمداد کر دیتے ہیں مگر بعد میں اپنے طعنوں کے تِیروں سے ان کے سینے چھلنی کر دیتے ہیں۔ کسی بات پر ذرا غُصّہ کیا آیا فوراً اپنے اِحسانات کی لمبی فہرست سُنانا شروع کر دیتے ہیں۔ مثلاً کل تک تُو فقیر تھا، ہر ایک سے بھیک مانگتا پھرتا تھا، میں نے تیری مدد کی تھی۔ تیرا فُلاں عزیز ہسپتال میں ایڑیاں رگڑ رہا تھا، علاج (Treatment) کیلئے میں نے تجھے پیسے دیئے تھے۔ تیری بیٹی کی شادی کا سارا خرچہ میں نے اُٹھایا تھا، میرے یہ احسانات بھول گیا؟

اپنے صدقے باطل نہ کرو!

یاد رکھئے! کسی کی مالی مدد کرنے کے بعد احسان جتا کر اس طرح کی باتیں کرنا ثواب کو ضائع کر دیتا ہے۔ جیسا کہ پارہ 3، سُورَۃُ الْبَقَرَہ کی آیت نمبر 264 میں اِرْشادِ خداوندی ہے:

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تُبْطِلُوْا صَدَقٰتِكُمْ بِالْمَنِّ وَالْاَذٰىۙ (پ۳، البقرة: ۲۶۴)

تَرْجَمۂ کنزالایمان: اے ایمان والو! اپنے صَدَقے باطِل نہ کر دو اِحسان رکھ کر اور اِیذا دے کر۔

اس آیتِ مُبارَکہ کے تحت تفسیر صِراطُ الْجِنان میں ہے کہ اے ایمان والو! جس پر خرچ کرو اس پر اِحسان جتلا کر اور اسے تکلیف پہنچا کر اپنے صدقے کا ثواب برباد نہ کر دو کیونکہ جس طرح منافق آدمی لوگوں کو دکھانے کیلئے اور اپنی واہ واہ کروانے کیلئے مال خرچ کرتا ہے لیکن اس کا ثواب برباد ہو جاتا ہے

اسی طرح فقیر پر احسان جتلانے والے اور اسے تکلیف دینے والے کا ثواب بھی ضائع ہو جاتا ہے۔ اس کی مثال یوں سمجھو کہ جیسے ایک چکنا پتھر ہو جس پر مٹی پڑی ہوئی ہو، اگر اس پر زوردار بارش ہو جائے تو پتھر بالکل صاف(Clean) ہو جاتا ہے اور اس پر مٹی کا نام ونشان بھی باقی نہیں رہتا۔ یہی حال منافق کے عمل کا ہے کہ دیکھنے والوں کو معلوم ہوتا ہے کہ عمل ہے اور روزِ قیامت وہ تمام عمل باطل ہوں گے کیونکہ وہ رضائے الٰہی کے لیے نہ تھے یا یوں کہہ لیں کہ منافق کا دل گویا پتھر کی چٹان ہے، اس کی عبادات خصوصاً صدقات اور رِیا کی خیراتیں گویا وہ گردو غبار ہیں جو چٹان پر پڑ گئیں، جن میں بیج کی کاشت نہیں ہو سکتی، ربّ تعالیٰ کا ان سب کو رد فرما دینا گویا وہ پانی ہے جو سب مٹی بہا کر لے گیا اور پتھر کو ویسا ہی کر گیا۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ اگر صدقہ ظاہر کرنے سے فقیر کی بدنامی ہوتی ہو تو صدقہ چھپا کر دینا چاہیے کہ کسی کو خبر نہ ہو۔ (صراط الجنان، ۱/۴۰۰)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! معلوم ہوا کہ صَدَقہ دے کر کسی پر احسان جتانے اور اُس کے دل کو طعنوں کے تِیروں سے زخمی کرنے سے صدقے کا ثواب ضائع ہو جاتا ہے، لہٰذا اخلاص اور رِضائے الٰہی کے حُصُول کیلئے صدقہ و خیرات کیجئے کہ یہ عمل باعثِ ثواب اور آخرت میں نجات کا ذریعہ بنے گا اور یہ بھی معلوم ہوا کہ اس طرح صدقہ کرنا کہ جس سے سامنے والے کی بدنامی ہو، شریعت نے منع فرمایا ہے۔

بُخل سے بچئے!

بعض نادان دنیاوی مال و دولت کے اتنے حریص ہوتے ہیں کہ راہِ خدا میں صدقہ و خیرات کا نام سُنتے ہی دُور بھاگتے ہیں اور کنجوسی کی حد پار کرتے ہوئے اللہ پاک کی راہ میں خرچ کرنا تو دُور کی بات اپنی

ذات اور اپنے گھر والوں کی ضروری حاجات بھی مرے دل سے پوری کرتے ہیں، ایسے لوگوں کے دل و دماغ پر ہر وقت دنیاوی مال و دولت جمع کرنے کا جنون سوار رہتا ہے اور پھر یہی بخل و حرص آہستہ آہستہ انہیں سرکش اور یادِ خُداوندی سے غافِل کر دیتی ہے۔ قرآنِ پاک میں مالداروں اور صاحبِ ثروت لوگوں کو راہِ خدا میں خرچ کرنے اور بُخْل سے بچنے کی ترغیب دلائی گئی ہے، چنانچہ پارہ 26 سورۂ محمد آیت نمبر 38 میں ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

هٰۤاَنْتُمْ هٰۤؤُلَآءِ تُدْعَوْنَ لِتُنْفِقُوْا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِۚ فَمِنْكُمْ مَّنْ یَّبْخَلُۚ وَ مَنْ یَّبْخَلْ فَاِنَّمَا یَبْخَلُ عَنْ نَّفْسِهٖؕ وَ اللّٰهُ الْغَنِیُّ وَ اَنْتُمُ الْفُقَرَآءُۚ وَ اِنْ تَتَوَلَّوْا یَسْتَبْدِلْ قَوْمًا غَیْرَكُمْۙ ثُمَّ لَا یَكُوْنُوْۤا اَمْثَالَكُمْ۠ (پ۲۶، محمد:۳۸)

ترجمۂ کنزالایمان: ہاں ہاں یہ جو تم ہو بلائے جاتے ہو کہ اللہ کی راہ میں خَرْچ کرو تو تم میں کوئی بخل کرتا ہے اور جو بخل کرے وہ اپنی ہی جان پر بخل کرتا ہے اور اللہ بے نیاز ہے اور تم سب محتاج اور اگر تم منہ پھیرو تو وہ تمہارے سِوا اور لوگ بدل لے گا پھر وہ تم جیسے نہ ہوں گے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

انسان کی ہلاکت

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! جو لوگ کنجوسی سے کام لیتے ہوئے راہِ خُدا میں مال خرچ کرنے کے بجائے جمع کرنے میں لگے رہتے ہیں وہ دنیاوی نقصانات کے ساتھ ساتھ آخرت میں بھی خسارہ اُٹھائیں گے۔

بخل کی مذمت پر 2 احادیثِ مبارکہ

آیئے! بخل کی مذمّت پر2 احادیثِ مُبارَکہ سنئے اور اس باطنی بیماری سے بچنے کی کوشش کیجئے، چنانچہ

(1) فرمایا: اس اُمت کے پہلے لوگ یقین اور زُہد کے ذریعے نجات پائیں گے جبکہ آخری لوگ بخل اور خواہشات کے سبب ہلاکت میں مبتلا ہوں گے۔ (فردوس الاخبار، ۲/۳۷۴، حدیث: ۶۰۱۷)

(2) فرمایا: اللہ پاک نے اس بات پر قسم یاد فرمائی ہے کہ جنت میں کوئی بخیل داخل نہ ہو گا۔

(کنزالعمال، کتاب الاخلاق، قسم الاقوال، جزء ۲، ۳/۱۸۱، حدیث: ۷۳۸۲)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! سُنا آپ نے کہ بخل کی کس قدر **تباہ کاریاں** ہیں، کیا یہ ہلاکت کم ہے کہ اللہ پاک نے اس بات پر قسم ذِکر فرمائی ہے کہ جنت میں کوئی کنجوس شخص داخل نہ ہو گا۔ کیا اب بھی ہم بخل جیسی نحوست سے نہیں بچیں گے؟ کیا اب بھی ہم کنجوسی سے کام لیں گے؟ کیا اب بھی بخل کے ذریعے اپنی ہلاکت کے اسباب خود ہی پیدا کریں گے؟ کیا اب بھی **صدقہ و خیرات** سے جی چُرائیں گے؟ یاد رکھئے! بخیل شخص لوگوں کی نظروں میں حقیر بن جاتا ہے اور معاشرے (Society) میں اسے عزّت کی نگاہ سے نہیں دیکھا جاتا اور ایسا کنجوس شخص ابلیس لعین کو بہت پسند ہے۔ چنانچہ

حضرتِ سَیِّدُنا یحییٰ عَلَیْہِ السَّلَام نے ابلیس سے پوچھا: تجھے کونسا آدمی پسند اور کونسا ناپسند ہے؟ ابلیس نے کہا: مجھے مومن بخیل پسند ہے مگر گنہگار سخی پسند نہیں؟ آپ عَلَیْہِ السَّلَام نے پوچھا: وہ کیوں؟ ابلیس نے کہا: اس لئے کہ بخیل (کنجوس) کو تو اس کا بخل ہی لے ڈُوبے گا مگر فاسق سخی کے متعلق مجھے یہ خطرہ ہے کہ کہیں اللہ تَعَالٰی اس کے گناہوں کو اس کی سخاوت کے باعث معاف نہ فرمادے۔ پھر ابلیس جاتے ہوئے کہتا گیا کہ اگر آپ پیغمبر نہ ہوتے تو میں (راز کی یہ باتیں) کبھی نہ بتلاتا۔ (مکاشفۃ القلوب، ص۱۸۱)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! سُنا آپ نے کہ بخیل (کنجوس) شخص شیطان کو بہت پسند ہے کہ ایسے شخص پر ابلیس کو زیادہ محنت نہیں کرنی پڑتی بلکہ اس شخص کا بخل ہی اسے لے ڈُوبتا ہے۔ کنجوسی

کئی دِینی اور دُنیوی نقصانات کا سبب بنتی ہے۔

بخل کے دِینی نقصانات:

آیئے! کنجوسی کے چند دِینی نُقصانات سُنئے اور اس عادتِ بَد سے چُھٹکارا پانے کی نِیَّت بھی کیجئے، چُنانچہ (1) بخل (یعنی کنجوسی) کرنے والا کبھی کامل مومن نہیں بن سکتا بلکہ کبھی بخل ایمان سے بھی روک دیتا ہے اور انسان کو کُفر کی طرف لے جاتا ہے، جیسے قارون کو اس کے بُخل نے اسلام قبول کرنے سے روک دیا۔ (2) بخل کرنے والا گویا کہ اس درخت کی شاخ پکڑ رہا ہے جو اسے جہنم کی آگ میں داخل کر کے ہی چھوڑے گی۔ (3) بخل کی وجہ سے جنّت میں داخل ہونے سے روکا جا سکتا ہے۔ (4) بخل کرنے والا مال خرچ کرنے کے ثواب سے محروم ہو جاتا اور نہ خرچ کرنے کے وبال میں مبتلا ہو جاتا ہے۔ (5) بخل کرنے والا حرص جیسی خطرناک باطنی بیماری کا شکار ہو جاتا ہے اور اُس پر مال جمع کرنے کی دُھن سوار ہو جاتی ہے اور اس کیلئے وہ جائز ناجائز تک کی پروا کرنا چھوڑ دیتا ہے اور اس کے علاوہ بھی بہت سے **دِینی نقصانات** ہیں۔ (صراط الجنان، ۹/ ۳۳۳)

بخل کے دُنیوی نقصانات:

آیئے! اب اِس بخل کی وجہ سے ہونے والے دُنیوی نقصانات کے متعلق سُنتے ہیں۔ (1) بخل (یعنی کنجوسی) آدمی کی سب سے بدتر (بُری) خامی ہے۔ (2) بخل ملامت اور رُسوائی (Disgrace) کا ذریعہ ہے۔ (3) بخل (کنجوسی) خونریزی (قتل وغارت) اور فساد کی جڑ اور ہلاکت و بربادی کا سبب ہے۔ (4) بخل (کنجوسی) ظلم کرنے پر اُبھارتا ہے۔ (5) بخل کرنے سے رشتہ داریاں ٹُوٹتی ہیں۔ (6) بخل کرنے کی وجہ سے آدمی مال کی برکت سے محروم ہو جاتا ہے۔ (صراط الجنان، ۹/ ۳۳۳)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!   صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

کتاب ضیائے صدقات کا تعارف

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! سنا آپ نے کہ کنجوسی کے کیسے **دِینی و دُنیوی نقصانات** ہیں۔ ہمیں اِن تمام نُقصانات سے بچنے کیلئے وقتاً فوقتاً صدقہ و خیرات کرنے کو مَعمُول بنانا چاہئے، فضول خرچی سے بچتے ہوئے اپنی ضروریات کے ساتھ ساتھ غریبوں کی مدد بھی کرنی چاہیے۔ راہِ خدا میں خرچ کرنے کا جذبہ پانے اور بخل جیسی بیماری سے نجات پانے کیلئے مکتبۃ المدینہ کی کتاب **"ضیائے صَدَقات"** کا مُطالعہ انتہائی مُفید ہے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ اس کتاب میں صَدَقہ کے معنی و اَقْسام، فرض زکوٰۃ کا بَیان، صلۂ رحمی (رِشتے داروں سے حُسنِ سُلوک) کے فضائل، بُخْل کی مَذَمَّت نیز صدقہ دینے کے فضائل اور نہ دینے کی وعیدوں پر مشتمل آیاتِ قرآنیہ، احادیثِ مبارکہ اور بزرگانِ دین کے اقوال کو بیان کیا گیا ہے، لہٰذا آج ہی اِس کتاب کو مکتبۃُ المدینہ کے بستے سے ھَدِیَّۃً طَلَب فرما کر خُود بھی اس کا مُطالعہ (Study) فرمایئے اور دُوسرے اسلامی بھائیوں کو بھی اِس کی بھرپور ترغیب دلایئے۔ اس کے علاوہ امیرِ اہلسنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کا رِسالہ **"مدینے کی مچھلی"** اور مکتبۃ المدینہ کا رِسالہ **"صدقے کا اِنعام"** پڑھنا بھی بے حد مُفید ہو گا۔ ان شاءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ

دعوتِ اسلامی کی ویب سائٹ **www.dawateislami.net** سے اِس کتاب اور ان رسائل کو پڑھا بھی جاسکتا ہے، ڈاؤن لوڈ (Download) اور پرنٹ آؤٹ (Print Out) بھی کیا جاسکتا ہے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!   صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ہم نے صدقہ و خیرات کے فضائل اور بخل کی مذمت کے بارے میں سنا کہ

- ❖ صَدَقہ وخَیرات کی برکت سے رزق میں کُشادَگی آتی ہے۔
- ❖ صَدَقہ وخَیرات کی برکت کبھی ہاتھوں ہاتھ بھی ظاہر ہو جاتی ہے۔
- ❖ اللہ پاک صدقہ وخیرات کی برکت سے ایسی جگہ سے رزق عطا فرماتا ہے جہاں سے انسان کا گمان بھی نہیں ہوتا۔
- ❖ ہمارے بزرگانِ دِین راہِ خدا میں اپنی پسندیدہ چیز خرچ فرمایا کرتے تھے۔
- ❖ صدقہ وخیرات کرتے وقت ہمیں رِضائے الٰہی کو پیشِ نظر رکھنا چاہیے۔
- ❖ لوگوں کو دکھانے کیلئے صدقہ کرنے سے اِس کا ثواب ضائع ہو جاتا ہے۔

اللہ کریم ہمیں خُوش دلی کے ساتھ اپنی راہ میں خوب خوب **صَدَقہ وخَیرات** کرنے کی توفیق عطا فرمائے اور بخل جیسی بیماری سے محفوظ فرمائے۔ **اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن** صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بیان کو اِختِتام کی طرف لاتے ہوئے **زکوٰۃ کی ادائیگی میں احتیاطیں** اور **چند مدنی پھول** بیان کرنے کی سَعادَت حاصِل کرتا ہوں۔

زکوٰۃ ادا کرنے کے مدنی پھول!

قرآنِ پاک میں اللہ پاک نے کئی مقامات پر زکوٰۃ ادا کرنے کا حکم دیا اور اس کی اہمیت بیان فرمائی۔ سرکارِ دوعالم، نورِ مجسّم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے کثیر احادیثِ کریمہ میں زکوٰۃ ادا کرنے کی ترغیب بھی دلائی۔ دو فرامینِ مصطفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ: (1) **تمھارے اسلام کا پورا ہونا یہ ہے کہ اپنے اموال کی زکوٰۃ ادا کرو۔** (مجمع الزوائد، کتاب الزکاۃ، ۱۹۸/۳، حدیث: ۴۳۲۶) (2) **اسلام کی بنیاد پانچ (5) چیزوں پر ہے، ان میں سے ایک زکوٰۃ ادا کرنا بھی ہے۔** (ترمذی، کتاب الایمان، ۲۷۵/۴، حدیث: ۲۶۱۸ ماخوذاً)

صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان بھی دل کھول کر راہِ خدا میں اپنا مال صدقہ و خیرات کیا کرتے تھے۔ زکوٰۃ کی ادائیگی فرض ہے اور نہ دینے والا فاسق جبکہ ادا میں تاخیر کرنے والا گنہگار و مَرْدُوْدُ الشَّہادۃ ہے (یعنی اُس کی گواہی ناقابلِ قبول ہے)۔ (بہارِ شریعت، ۸۷۴/۵ ملخصًا) اللہ پاک کی رِضا حاصل کرنے کے لئے مال کے ایک حصہ کا جو شرع نے مقرر کیا ہے مسلمان فقیر غیرِ ہاشم کو مالک بنا دینا زکوٰۃ کہلاتا ہے۔ (بہارِ شریعت، ۸۷۴/۵ ملخصًا) آزاد، مسلمان عاقل بالغ اور صاحبِ نصاب پر زکوٰۃ فرض ہے۔ (بہارِ شریعت، ۸۷۶-۸۷۵/۵ ملخصًا) سب سے پہلے غریب، مِسکین اور مُفلس و نادار لوگوں کو ڈُھونڈ کر انہیں زکوٰۃ دی جائے، وقت پر زکوٰۃ ادا کرنے سے غریبوں کو فائدہ پہنچتا ہے، قریبی رشتے دار زکوٰۃ کے حقدار ہوں تو انہیں زکوٰۃ دینا زیادہ اجر و ثواب کا باعث ہے۔ زکوٰۃ ادا نہ کرنے سے انفرادی و اجتماعی، دنیاوی اور اُخروِی ہر طرح کا نقصان پہنچ سکتا ہے جیسا کہ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: جو قوم زکوٰۃ نہیں دے گی اللہ پاک اسے قحط میں مبتلا فرمائے گا۔ (معجم الاوسط، ۲۷۵/۳، حدیث:۴۵۷۷)

طرح طرح کی ہزاروں سنّتیں سیکھنے کیلئے مکتبۃُ المدینہ کی دو کُتُب **بہارِ شریعت حصّہ 16** **(312 صفحات)**، 120 صَفحات پر مشتمل کتاب **"سُنّتیں اور آداب"**، امیرِ اَہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے 2 رسائل **"101 مدنی پھول"** اور **"163 مدنی پھول"** ھدِیّۃً حاصِل کیجئے اور پڑھئے۔ سُنّتوں کی تربیت کا ایک بہترین ذَرِیعہ دعوتِ اسلامی کے مَدَنی قافِلوں میں عاشِقانِ رسول کے ساتھ سنّتوں بھرا سفر بھی ہے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْم ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم ط

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْكَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہ وَعَلٰی اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ یَا حَبِیْبَ اللّٰہ

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْكَ یَا نَبِیَّ اللّٰہ وَعَلٰی اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ یَا نُوْرَ اللّٰہ

نَوَیْتُ سُنَّتَ الاِعْتِکَاف (ترجَمہ: میں نے سنّتِ اعتکاف کی نیّت کی)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! جب کبھی داخلِ مسجد ہوں، یاد آنے پر اِعْتِکاف کی نِیَّت کرلیا کریں، کہ جب تک مسجد میں رہیں گے اِعْتِکاف کا ثواب مِلتا رہے گا۔ **یاد رکھئے!** مسجد میں کھانے، پینے، سونے یا سَحَری، اِفطاری کرنے، یہاں تک کہ آبِ زَم زَم یا دَم کیا ہوا پانی پینے کی بھی شَرعاً اِجازت نہیں، اَلبتَّہ اگر اِعْتِکاف کی نِیَّت ہوگی تو یہ سب چیزیں ضِمناً جائز ہو جائیں گی۔ اِعْتِکاف کی نِیَّت بھی صِرف کھانے، پینے یا سونے کے لئے نہیں ہونی چاہئے بلکہ اِس کا مقصد اللہ کریم کی رِضا ہو۔ **"فتاویٰ شامی"** میں ہے: اگر کوئی مسجد میں کھانا، پینا، سونا چاہے تو اِعْتِکاف کی نِیَّت کرلے، کچھ دیر ذِکْرُ اللہ کرے، پھر جو چاہے کرے (یعنی اب چاہے تو کھا پی یا سو سکتا ہے)

دُرُود شَریف کی فضیلت

حضرت سَیِّدُنا اُبَی بن کَعب رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے عرض کی: یَا رَسُوْلَ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! میں دُرُود کی کثرت کرتا ہوں، میں آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر دُرُود پڑھنے کے لئے کتنا وقت مُقرَّر کروں؟ فرمایا: جتنا چاہو کرلو۔ میں نے عرض کی، چوتھائی؟ فرمایا: جتنا چاہو کرلو لیکن اگر زیادہ دُرُودِ پاک پڑھو گے تو بہتر ہے۔ میں نے عرض کی، نِصف؟ فرمایا: جتنا چاہو پڑھو، مگر زیادہ پڑھو گے تو

بہتر ہے۔ عرض کی، میں سارا وَقْت آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ پر دُرودِ پاک پڑھتا رہوں گا۔ فرمایا: پھر تو یہ عمل تُمہاری پریشانیوں کو کفایت کرے گا اور تمہاری مَغفِرت کا سبب بن جائے گا۔ مستدرک،کتاب التفسیر، باب اکثروا علیّ الصلوٰۃ...الخ، ۳/۱۹۸، رقم: ۳۶۳۱ ملتقطاً

بیٹھتے، اُٹھتے، جاگتے، سوتے ہو الٰہی مِرا شِعار دُرُود
رُوئے انور پہ نور بار سلام زُلفِ اطہر پہ مُشکبار دُرود
اُس مہک پہ شمیم بیز سلام اُس چمک پر فروغ بار دُرود
اُن کے ہر جلوہ پر ہزار سلام اُن کے ہر لمعہ پر ہزار دُرود
سر سے پا تک کروڑ بار سلام اور سراپا پہ بے شُمار دُرود

(ذوقِ نعت، ص۸۶-۸۷)

مختصر وضاحت: یعنی اے ربِّ کریم! مجھ پر ایسا کرم فرمادے کہ میں بیٹھتے، اٹھتے، جاگتے، سوتے الغرض ہر وقت دُرُود پاک پڑھنا ہی میرا معمول بن جائے۔ آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے چہرۂ انور پر روشن سلام اور آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے پاکیزہ گیسوئے مبارَکہ پر خوشبودار دُرُود ہو۔ آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے جسمِ اَطہر سے نکلنے والی خوشبو پر خوشبو بکھیرنے والا سلام اور آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی چمک پر نور برسانے والا دُرُود ہو۔ جانِ عالَم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے ہر جلوے پر ہزار سلام اور آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی ہر چمک پر ہزار بار دُرُود ہوں۔ سَر سے پاؤں تک آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ پر کروڑ بار سلام اور آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے پورے جسمِ انور پر بے شمار دُرُود ہوں۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! حُصُولِ ثَواب کی خاطِر بَیان سُننے سے پہلے اَچّھی اَچّھی نیّتیں کر لیتے

ہیں۔فرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم "نِیَّۃُ الْمُؤْمِنِ خَیْرٌ مِّنْ عَمَلِہٖ" مُسلمان کی نِیَّت اُس کے عَمَل سے بہتر ہے۔[1]

دو مَدَنی پھول: (۱) بِغیر اَچّھی نِیَّت کے کسی بھی عَمَلِ خَیْر کا ثَواب نہیں مِلتا۔

(۲) جِتنی اَچّھی نِیّتیں زِیادہ، اُتنا ثواب بھی زِیادہ۔

بَیان سُننے کی نِیّتیں

نگاہیں نیچی کئے خُوب کان لگا کر بَیان سُنُوں گا۔ ☆ ٹیک لگا کر بیٹھنے کے بجائے عِلْمِ دِیْن کی تَعْظِیم کی خاطِر جہاں تک ہو سکا دو زانو بیٹھوں گا۔ ☆ ضَرورَتاً سِمَٹ سَرَک کر دوسرے کے لئے جگہ کُشادہ کروں گا۔ ☆ دَھکّا وغیرہ لگا تو صَبْر کروں گا، گُھورنے، جِھڑکنے اور اُلجھنے سے بچوں گا۔ ☆ صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب، اُذْکُرُوا اللّٰہ، تُوبُوْا اِلَی اللّٰہ وغیرہ سُن کر ثواب کمانے اور صدا لگانے والوں کی دل جُوئی کے لئے بُلند آواز سے جواب دوں گا۔ ☆ بَیان کے بعد خُود آگے بڑھ کر سَلَام و مُصَافَحَہ اور اِنْفِرادی کوشش کروں گا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

عظیم و بابَرکت رات

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آج 1439 سنِ ہجری کے رَجَبُ الْمُرَجَّب کی 27ویں رات یعنی شبِ معراج ہے، اللہ کریم کا لاکھ لاکھ شکر ہے کہ اس نے ایک مرتبہ پھر ہمیں عظیمُ الشّان فضائل و برکات والی یہ مُقدّس رات نصیب فرمائی۔

---

1 ۔۔۔ معجم کبیر، سھل بن سعد الساعدی۔۔۔ الخ، ۶/۱۸۵، حدیث: ۵۹۴۲

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ! آج کی رات وہ عظیم اور جگمگاتی رات ہے کہ جس میں ہمارے آقا، معراج کے دُولہا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کو ایک عظیم **مُعْجِزہ** عطا ہوا۔ **آج کی رات** تمام فِرشتوں کے سردار حضرت سَیِّدُنا جبریلِ امین عَلَیْہِ السَّلَام آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی خدمتِ اَقدس میں اِنتہائی تیز رفتار سُواری **بُراق** لے کر حاضر ہوئے، فِرشتوں نے آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کو دُولہا بنایا، نہایت اِحترام کے ساتھ بُراق پر سُوار کیا گیا، آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ آناً فاناً **مَکّۂ مُکَرَّمہ** سے **بَیْتُ الْمُقَدِّس** پہنچے، سارے نبیوں نے آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا اِستقبال کیا، آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے سارے نبیوں کی اِمامت فرمائی، **آج کی رات** آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے سارے آسمانوں کی سیر فرمائی اور اُس کے عجائبات دیکھے، **آج کی رات** آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ہر ہر آسمان پر انبیائے کِرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام سے ملاقات فرمائی، **آج کی رات** آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ سِدرَۃُ الْمُنْتَہٰی پر بھی گئے، اِس مقام پر پہنچ کر جبریلِ امین عَلَیْہِ السَّلَام نے آگے جانے سے مَعْذِرَت کرلی، **آج کی رات** آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ اُس مقام پر بھی پہنچے جہاں عَقْل و خِرَد کی بھی رسائی نہیں، **آج کی رات** آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کو خصوصی اِنعامات عطا ہوئے، **آج کی رات** آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کو ابتداءً **50 نمازوں کا تحفہ** اللہ کریم کی بارگاہ سے عطا ہوا، جو تخفیف کے بعد پانچ (5) نمازوں کی صورت میں ہم پر فَرْض کیا گیا، **آج کی رات** آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے جنّت اور دوزخ کو ملاحظہ فرمایا، **آج کی رات** آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کو **اللہ پاک** کا قُربِ خاص حاصِل ہوا، **آج کی رات** آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے سر کی آنکھوں سے ربِّ کریم کا دِیدار کیا۔

الغرض معراج کے دُولہا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے سَفَرِ معراج کو بَیان کرنے کا حق کون ادا کر سکتا ہے؟ بہر حال نہایت ہی تَوَجُّہ اور دِلجمعی کے ساتھ سُنئے، رسولِ پاک صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی

مَحَبَّت دِل میں مزید اُجاگر ہو گی۔ اِنْ شَآءَ اللّٰہ

سفرِ معراج کا خلاصہ

"تفسیرِ صِراطُ الجنان" جلد 5 صَفْحہ 414 اور 415 پر ہے: معراج کی رات حضرت جبریل عَلَیْہِ السَّلَام بارگاہِ رسالت میں حاضِر ہوئے، آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کو معراج کی خوشخبری سُنائی اور آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کا مُقَدَّس سینہ کھول کر اُسے آبِ زَم زَم سے دھویا، پھر اُسے حکمت و اِیمان سے بھر دیا۔ اِس کے بعد تاجدارِ رسالت صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کی بارگاہ میں بُراق (نامی سُواری) پیش کی اور انتہائی اِکرام و اِحترام کے ساتھ اُس پر سُوار کرکے مسجدِ اقصیٰ کی طرف لے گئے۔ بَیْتُ الْمَقْدِس میں نبیِّ پاک صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم نے تمام اَنبیاء و مُرسَلِیْن عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی اِمامت فرمائی۔ پھر وہاں سے آسمانوں کی سیر کی طرف مُتَوَجِّہ ہوئے، حضرت جبریلِ امین عَلَیْہِ السَّلَام نے باری باری تمام آسمانوں کے دروازے کُھلوائے، پہلے آسمان پر حضرت آدم عَلَیْہِ السَّلَام، دوسرے آسمان پر حضرت یحییٰ اور حضرت عیسیٰ عَلَیْہِمَا الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام، تیسرے آسمان پر حضرت یوسف عَلَیْہِ السَّلَام، چوتھے آسمان پر حضرت ادریس عَلَیْہِ السَّلَام، پانچویں آسمان پر حضرت ہارون عَلَیْہِ السَّلَام، چھٹے آسمان پر حضرت موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام اور ساتویں آسمان پر حضرت ابراہیم عَلَیْہِ السَّلَام حُضورِ اَقدس صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کی زیارت و ملاقات سے مُشَرَّف ہوئے، اُنہوں نے حُضورِ اَنور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کی عزّت و تکریم کی اور تشریف آوری کی مبارَک بادیں دیں، حتّٰی کہ نبیِّ اکرم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم ایک آسمان سے دوسرے آسمان کی طرف سیر فرماتے اور وہاں کے عجائبات دیکھتے ہوئے تمام مُقَرَّبِین کی آخری منزل سِدْرَۃُ الْمُنْتَہٰی تک پہنچے۔ اِس جگہ سے آگے بڑھنے کی چونکہ کسی

مُقَرَّب فِرِشتے کی بھی مجال نہیں ہے، اِس لئے حضرت جبریلِ امین عَلَیْہِ السَّلَام آگے ساتھ جانے سے مَعْذِرَت کرکے وہیں رہ گئے، پھر مقامِ قُربِ خاص میں حُضور پُرنُور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ترقّیاں فرمائیں اور اُس قربِ اعلیٰ میں پہنچے کہ جس کے تَصَوُّر تک مخلوق کے اَفکار و خیالات بھی پرواز سے عاجز ہیں۔ وہاں رسولِ اکرم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر خاص رحمت و کرم ہوا اور آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اِنعاماتِ اِلٰہِیہ اور مخصوص نعمتوں سے سرفراز فرمائے گئے، زمین و آسمان کی بادشاہت (Kingship) اور اُن سے افضل و بَرتَر عُلوم پائے۔ اُمّت کے لئے نمازیں فَرْض ہوئیں، نبیِّ کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے بعض گناہگاروں کی شفاعت فرمائی، جنّت و دوزخ کی سیر کی اور پھر دنیا میں اپنی جگہ واپس تشریف لے آئے۔ (تفسیرِ صراطُ الجنان، ۵/ ۴۱۴-۴۱۵ ملخصاً)

دے دیئے تم کو اپنے خزانے ربِّ عزّت ربِّ عُلا نے
دونوں جہاں کی نعمت والے تم پر لاکھوں سلام
تم پر لاکھوں سلام

عرشِ عُلا پر ربّ نے بُلایا اپنا جلوۂ خاص دِکھایا
خَلْوَت والے جَلْوَت والے تم پر لاکھوں سلام
تم پر لاکھوں سلام

تخت تمہارا عرش خدا کا مُلکِ خدا ہے مِلک تمہارا
ربِّ اعلیٰ کی خِلافت والے تم پر لاکھوں سلام
تم پر لاکھوں سلام

تم کو دیکھا حق کو دیکھا آپ کی صورت اُس کا جلوہ
اچھی اچھی صُورت والے تم پر لاکھوں سلام

تم پر لاکھوں سلام

چشمِ سَر نے حق کو دیکھا دل نے حق کو حق ہی جانا
اے حقّانی صورت والے تم پر لاکھوں سلام

تم پر لاکھوں سلام

(سامانِ بخشش، ص ۸۰ تا ۸۳)

اللہ کی عنایت	مرحبا	معراج کی عظمت	مرحبا	اَقْصیٰ کی شوکت	مرحبا
بُراق کی قسمت	مرحبا	بُراق کی سُرعَت	مرحبا	نبیوں کی اِمامت	مرحبا
آقا کی رِفعت	مرحبا	آسماں کی سِیاحت	مرحبا	مکینِ لامکاں کی عظمت	مرحبا

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

سُبْحٰنَ اللہ! سُنا آپ نے! رسولِ کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا سَفرِ معراج کس قدر عظمتوں اور عنایتوں سے بھرپور تھا، جس میں قدم قدم پر رحمتِ عالَم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ربِّ کریم کی کئی عظیمُ الشّان نشانیاں مُلاحَظہ فرمائیں، یہ بھی معلوم ہوا کہ آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے سینۂ مبارکہ کو عظیمُ الشّان پانی یعنی زم زم شریف سے غسل دے کر اُس میں حکمت کو بھرا گیا۔ ہو سکتا ہے کہ کسی کے دل میں یہ خیال پیدا ہو کہ آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے جسمِ اَطہر کو غُسل دینے کے لئے دیگر پانیوں کے بجائے زَم زَم شریف کو ہی کیوں منتخب فرمایا گیا؟

حکیمُ الامّت حضرت مفتی احمد یار خان نعیمی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اِس کی حکمت کو بَیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں: حُضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم حضرت اُمِّ ہانی بنتِ ابی طالب رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا کے گھر سو رہے تھے، مَلائکہ (فِرِشتے) یہاں سے جگا کر آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو حطیمِ کعبہ میں لائے، ابھی

تک آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ پر اُونگھ طاری تھی پھر یہاں غُسل دیا، دُنیاوی دُولہا کے جسم کو غُسل دیا جاتا ہے، حُضورِ انور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ ایسے انوکھے دولہا ہیں کہ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے دل کو بھی غُسل دیا گیا۔ آبِ زَمْ زَم دوسرے پانیوں (Waters) سے افضل ہے کہ حضرت سَیِّدُنا اسماعیل عَلَیْہِ السَّلَامُ کے قدم سے جاری ہوا ہے، اِس لئے یہ پانی اُس غُسل کے لئے مُنْتَخَب ہوا۔ اِیمان و حکمت اُنڈیل کر حُضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا سِینہ بھر دیا پھر اُسے سی دیا، حُضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے قَلْب شریف میں اِیمان و حکمت پہلے ہی سے موجود تھا، یہ بھی (اِیمان و حکمت کی) زیادَتی فرمانے کے لئے ہوا۔ (مرآۃ المناجیح، ۸/ ۱۵۲ ملخصًا)

(نبیِّ کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا) سینۂ پاک پہلے ہی نورانی تھا اب نُوْرٌ عَلٰی نُوْر ہو گیا، سونا جنّتی تھا، پانی زَمْ زَم، جنّتی سونے کی لگن (یعنی برتن) میں حرم کا پانی شریف، سُبْحٰنَ اللہ سونے پر سُہاگہ ہے۔ (مرآۃ المناجیح، ۸/ ۱۳۶ ملخصًا) اعلیٰ حضرت، امامِ اہلسنّت مولانا شاہ امام احمد رضا خان رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں:

اُتار کر اُن کے رُخ کا صَدقہ یہ نُور کا بٹ رہا تھا باڑا
کہ چاند سُورج مَچَل مَچَل کر جَبِیں کی خَیرات مانگتے تھے

وہی تو اب تک چھلک رہا ہے وہی تو جو بن ٹپک رہا ہے
نَہانے میں جو گرا تھا پانی کَٹورے تاروں نے بھر لیے تھے

بَچا جو تلووں کا اُن کے دَھووَن بنا وہ جنّت کا رنگ و رَوغَن
جنھوں نے دُولہا کی پائی اُترَن وہ پُھول گُلزار نُور کے تھے

(حدائقِ بخشش، ص ۲۳۱)

مختصر وضاحت: (شبِ معراج) نُور والے آقا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے رُخِ روشن کا صَدقہ اُتار کر نُور کی خَیرات تقسیم کی جارہی تھی، چاند سورج اِس قدر روشن ہونے کے باوُجود مچل مچل کر پیشانیِ مُصْطَفٰے کی خیرات مانگ رہے تھے۔ معراج کی رات رسولِ اکرم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے

غُسل شریف کا مبارَک پانی ستاروں نے اپنے دامن میں محفوظ کرلیا تھا، آج اُسی پانی کا حُسن و جمال روشنی کی صورت میں ستاروں سے ظاہر ہورہا ہے۔ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے قدموں کے تلووں کے بچے ہوئے دھوون سے جنّت کو رَنگ و روغن کیا گیا، جنہیں شَبِ اَسراء کے دُولہا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے جسمِ اَقْدَس سے بَرَکتیں لینے والے لباسِ مبارَک سے فَیْض ملاوہ پھول نورانی باغ بن گئے تھے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

بُراق کی شان وشوکت

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! معراج کی رات نبیِّ پاک، صاحبِ لولاک صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے مختلف سُواریوں پر سفر فرمایا اور لامکان تک جاپہنچے، جیسا کہ نُور والے آقا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ خود اِرشاد فرماتے ہیں: (معراج کی رات) میرے پاس ایک سفید رنگ کا جانور لایا گیا، جو خچر سے چھوٹا اور گدھے سے بڑا تھا، جسے **بُراق** کہا جاتا ہے، وہ اپنی اِنتہائی نظر پر اپنا ایک قدم رکھتا، میں اُس پر سُوار کیا گیا۔ (مسلم، کتاب الایمان، باب الاسراء، حدیث: ۴۱۱، ص۸۷)

حکیمُ الاُمّت حضرت مفتی احمد یار خان نعیمی رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کردہ حدیثِ پاک کی شرح میں فرماتے ہیں: چونکہ اُس کی رفتار (Speed) بجلی کی طرح تیز ہے اور وہ چمک دار سفید رنگ کا ہے ،اِس لئے **بُراق** کہتے ہیں، اُس پر حُضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ معراج میں بھی سُوار ہوئے اور قِیامت میں بھی سُوار ہوں گے۔ خیال رہے کہ ہر نبی کا جنّت میں ایک بُراق ہوگا سُواری کے لئے مگر حُضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا بُراق سب سے اعلیٰ ہوگا، وہ یہی بُراق ہے۔

حکیمُ الاُمّت حضرت مفتی احمد یار خان نعیمی رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ مزید فرماتے ہیں: (حُضور صَلَّی اللہُ

تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا:) میں خود سُوار نہ ہوا بلکہ سُوار کیا گیا، جبریلِ امین عَلَیْہِ السَّلام نے حُضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلہٖ وَسَلَّمَ کو سُوار کیا، رِکاب جنابِ جبریل عَلَیْہِ السَّلام نے تھامی اور لگام میکائیل عَلَیْہِ السَّلام نے پکڑی، اِس شان سے دُولہا کی سُواری چلی۔ خیال رہے کہ حُضورِ انور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلہٖ وَسَلَّمَ کا بُراق پر سُوار ہونا اِظہارِ شان کے لئے تھا جیسے دُولہا گھوڑے پر ہوتے ہیں بَراتی پیدل اور گھوڑا خِراماں خِراماں (آہستہ آہستہ) چلتا ہے، بُراق کی یہ رفتار بھی خِراماں (آہستہ) تھی۔ (مرآۃ المناجیح، ۸/ ۱۳۷ ملخصاً)

سفرِ معراج کی مبارک سُواریاں

اِمام عَلَائی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: معراج کی رات حُضورِ اَنْوَر صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلہٖ وَسَلَّمَ کی سُواریاں پانچ (5) طرح کی تھیں: (1) (مکّے سے) بَیْتُ الْمَقْدِس تک بُراق پر، (2) بَیْتُ الْمَقْدِس سے آسمانِ دنیا تک نُور کی سیڑھیوں پر، (3) آسمانِ اوّل سے ساتویں آسمان تک فِرِشْتوں کے بازوؤں پر، (4) ساتویں آسمان سے سِدْرَۃُ الْمُنْتَہٰی تک حضرت جبریلِ امین عَلَیْہِ السَّلامُ کے بازو پر اور (5) سِدْرَۃُ الْمُنْتَہٰی سے مقامِ قَابَ قَوْسَین تک رَفْرَف پر۔ (روح المعانی، پ ۱۵، الاسراء، تحت الآیۃ: ۱، ۱۵/ ۱۴)

سفرِ معراج کی منزلیں

علّامہ شہابُ الدّین محمود آلُوسی بغدادی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: بَیْتُ الْمَقْدِس سے مقامِ قابَ قَوْسَین تک پہنچنے میں آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلہٖ وَسَلَّمَ نے دس (10) منزلیں طے فرمائیں: (1) پہلا آسمان (2) دوسرا آسمان (3) تیسرا آسمان (4) چوتھا آسمان (5) پانچواں آسمان (6) چھٹا آسمان (7) ساتواں آسمان (8) سِدْرَۃُ الْمُنْتَہٰی (9) مقامِ مُسْتَوٰی جہاں آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلہٖ وَسَلَّمَ نے قلمِ قدرت کے چلنے کی آوازیں سُنیں اور (10) عرشِ اعظم۔ (روح المعانی، پ ۱۵، الاسراء، تحت الآیۃ: ۱، ۱۵/

۱۵ ملخصاً)

امیرِ اَہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ اپنے مشہورِ زمانہ نعتیہ دیوان **"وسائلِ بخشش"** میں سَفَرِ معراج کے حَسین لمحات کی منظر کشی کرتے ہوئے تحریر فرماتے ہیں:

ہیں صَف آراسب حُور ومَلَکْ اور غِلماں خُلد سجاتے ہیں
اِک دُھوم ہے عَرشِ اعظم پر مہمان خدا کے آتے ہیں

ہے آج فلک روشن روشن، ہیں تارے بھی جگمگ جگمگ
محبوب خدا کے آتے ہیں محبوب خدا کے آتے ہیں

قربان میں شان و عظمت پر سوئے ہیں چین سے بستر پر
جبریلِ امیں حاضر ہوکر معراج کا مژدہ سُناتے ہیں

جبریلِ امین بُراق لئے جنت سے زمیں پر آپہنچے
بارات فرشتوں کی آئی معراج کو دولہا جاتے ہیں

ہے خُلد کا جوڑا زیبِ بدن رحمت کا سجا سہرا سَر پر
کیا خوب سُہانا ہے منظر معراج کو دولہا جاتے ہیں

یہ عزّ و جلال اللہ! اللہ!یہ اَوج و کمال اللہ! اللہ!
یہ حُسن و جمال اللہ! اللہ! معراج کو دولہا جاتے ہیں

(وسائلِ بخشش مرمم، ص۲۸۶-۲۸۷)

اللہ کی عنایت مرحبا معراج کی عظمت مرحبا اَقْصیٰ کی شوکت مرحبا
بُراق کی قسمت مرحبا بُراق کی سُرعَت مرحبا نبیوں کی اِمامت مرحبا
آقا کی رِفْعت مرحبا آسماں کی سِیاحت مرحبا مکینِ لامکاں کی عظمت مرحبا

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

جنت کا مشاہدہ

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! سفرِ معراج میں رحمتِ عالَم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے جہاں اللہ پاک کی دیگر کئی بڑی بڑی نشانیوں کو دیکھا، وہیں اِس مبارَک سفر (Journey) کی ایک خاص بات یہ بھی تھی کہ آپ صَلَّی اللّٰہُ

تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ربِّ کریم کی ایک عظیمُ الشّان نشانی یعنی جنّت اور وہاں موجود نعمتوں کو بھی اپنی مبارک آنکھوں سے مُلاحَظہ فرمایا۔ آیئے! سُنتے ہیں کہ آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے وہاں کیا کیا مُلاحَظہ فرمایا، چنانچہ

عالیشان جنّتی محل

حضرت سَیِّدُنا علیُّ المرتضٰی، شیرِ خدا رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے کہ ایک بار امیرُ المؤمنین حضرت سَیِّدُنا عُمَر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے بارگاہِ رِسالت میں عَرض کی: یا رَسُوْلَ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ! مجھے بھی بتایئے کہ معراج کی رات آپ نے جنّت میں کیا کیا دیکھا؟ سرکارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے اِرْشاد فرمایا: اے اِبنِ خطّاب! اگر میں تمہارے درمیان اِتنا عَرصہ رہوں جتنا عَرصہ حضرت نُوح عَلَیْہِ السَّلَام اپنی قوم میں رہے اور پھر میں تمہیں وہ جنّتی واقعات و مشاہدات بتاؤں تو بھی وہ ختم نہ ہوں۔ لیکن اے عُمَر! جب تم نے مجھ سے یہ پوچھ ہی لیا ہے کہ مجھے بھی جنت کے بارے میں بتایئے تو پھر میں تمہیں وہ بات بتاتا ہوں جو تمہارے علاوہ میں نے کسی کو نہ بتائی۔ (سُنو!) میں نے جنّت میں ایک ایسا عالیشان محل (Palace) دیکھا جس کی چوکھٹ جنّتی زمین کے نیچے تھی اور اُس کا اُوپر والا حِصّہ عَرش کے درمیان میں تھا۔ میں نے جبریلِ امین عَلَیْہِ السَّلَام سے پوچھا: اے جبریل! کیا تم اِس عالیشان محل کے بارے میں جانتے ہو جس کی چوکھٹ جنّتی زمین کے نیچے اور اُوپری حِصّہ عَرش کے درمیان میں ہے؟، جبریلِ امین عَلَیْہِ السَّلَام نے عَرض کی: یا رَسُوْلَ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ! میں نہیں جانتا۔ میں نے پھر پوچھا: اے جبریل! اِس محل کی روشنی تو ایسی ہے جیسے دنیا میں سُورج کی روشنی، چلو یہی بتا دو کہ اِس تک کون پہنچے گا اور اِس میں کون رہائش اِختیار کرے گا؟ تو جبریلِ امین عَلَیْہِ السَّلَام نے عَرض کی: یا رَسُوْلَ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ! اِس محل میں وہ رہے گا جو

صرف حق بات کہتا ہے، حق بات کی ہدایت دیتا ہے، جب اُسے کوئی حق بات کہتا ہے تو وہ غُصّہ نہیں کرتا اور اُس کا حق پر ہی اِنتقال ہوگا۔ میں نے پوچھا: اے جبریل! کیا تمہیں اُس کا نام معلوم ہے؟ عَرض کی: جی ہاں! یارَسُولَ الله صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ! وہ ایک ہی شخص تو ہے۔ میں نے پوچھا: اے جبریل! وہ ایک شخص کون ہے؟ عرض کی: حضرت عُمَر بن خطّاب (رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ)۔

یہ سُن کر امیرُالمؤمنین حضرت سَیِّدُنا عُمَر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ پر رِقت طاری ہو گئی اور آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ غش کھا کر زمین پر تشریف لے آئے۔ حضرت سَیِّدُنا عَبْدُالله بن حسن رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ بیان کرتے ہیں: اِس واقعے کے بعد ہم نے امیرُالمؤمنین حضرت سَیِّدُنا فاروقِ اعظم رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے چہرے پر کبھی ہنسی نہ دیکھی حتّٰی کہ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ دنیا سے تشریف لے گئے۔ (کنز العمال، کتاب الفضائل، فضائل الصحابه، الجزء: ۶، ۲۶۴/۱۲، حدیث: ۳۵۸۳۳ ملتقطاً)

خدا کے فضل سے میں ہوں گدا فاروقِ اعظم کا | خدا اُن کا محمد مُصْطَفٰے فاروقِ اعظم کا
پسِ صِدّیقِ اکبر مُصْطَفٰے کے سب صحابہ میں | ہے بے شک سب سے اُونچا مرتبہ فاروقِ اعظم کا

(وسائلِ بخشش مرمم، ص۵۲۶)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

سونے کا محل

حضرت سَیِّدُنا ابوہُرَیْرہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے کہ رسولِ اکرم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے اِرشاد فرمایا: (شبِ معراج) جب میں جنّت میں داخل ہوا تو سونے سے آراستہ ایک محل کے پاس سے میرا گزر ہوا۔ میں نے پوچھا: "لِمَنْ هٰذَا الْقَصْرُ یہ محل کس کا ہے؟" فِرِشتوں نے عَرض کی: "لِرَجُلٍ

مِّنَ الْعَرَبِ یہ ایک عَرَبی نوجوان کا ہے۔" میں نے کہا: "**اَنَا عَرَبِیٌّ** میں عَرَبی ہوں۔" فِرِشتوں نے عرض کی: "**لِرَجُلٍ مِنْ قُرَیْشٍ** یہ ایک قُرَشی نوجوان کا ہے۔" میں نے کہا: "**اَنَا قُرَشِیٌّ** میں قُرَشی ہوں"، فِرِشتوں نے عَرض کی: "**لِرَجُلٍ مِّنْ اُمَّةِ مُحَمَّدٍ** یہ اُمّتِ محمدیہ کے ایک شخص کا ہے۔" میں نے کہا: "**اَنَا مُحَمَّدٌ** محمد تو میں ہوں۔ فِرِشتوں نے عرض کی: "**لِعُمَرَبْنِ الْخَطَّابِ** یہ محل عُمَر بن خطّاب رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کا ہے۔" نبیِّ کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اِرْشاد فرمایا: "**فَاَرَدْتُ اَنْ اَدْخُلَهُ فَاَنْظُرَ اِلَيْهِ، فَذَكَرْتُ غَيْرَتَكَ** تو میں نے چاہا کہ میں اُس محل میں داخل ہو جاؤں تا کہ اُسے دیکھ سکوں مگر مجھے تمہاری غیرت یاد آگئی۔" یہ سُن کر امیرُ المؤمنین حضرت سیّدُنا عُمَر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ عرض کرنے لگے: "**بِاَبِیْ وَاُمِّیْ یَا رَسُوْلَ اللّٰہ، اَعَلَیْكَ اَغَارُ؟** یارسولَ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! میرے ماں باپ آپ پر قربان! کیا میں آپ پر بھی غیرت کروں گا۔" (ترمذی، کتاب المناقب، باب فی مناقب ابی حفص۔۔۔الخ، ۵/۳۸۵، حدیث: ۳۷۰۹ ملتقطاً) (بخاری، کتاب فضائل اصحاب النبی، باب مناقب عمر بن الخطاب ۔۔۔الخ، ۲/۵۲۵، حدیث: ۳۶۷۹)

صحابہ اور اَہلِ بَیت کی دل میں مَحَبَّت ہے بفیضانِ رضا میں ہوں گدا فاروقِ اعظم کا
رہے تیری عطا سے یاخدا! تیری عنایت سے ہمارے ہاتھ میں دامن سدا فاروقِ اعظم کا
(وسائلِ بخشش مرمم، ص۵۲۶)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! **صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد**

حُوروں کا سلام

حضرت سیّدُنا انس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے روایت ہے کہ رسولِ پاک صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے

اِرْشاد فرمایا: معراج کی سیر کے دوران میں جنّت کے **"بَیْدَخ"** نامی مقام میں داخل ہوا جہاں موتیوں، سبز زَبَرجَد اور سُرخ یاقوت کے خیمے (Tents) ہیں۔ حُوروں نے کہا: **"اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَارَسُوْلَ الله"** یعنی اے اللہ پاک کے رسول صَلَّى اللهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ! آپ پر سلامتی ہو۔ میں نے پوچھا: اے جبریل! یہ کیسی آواز ہے؟ اُنہوں نے عَرض کی: یہ خیموں میں پردہ نشین (حُوریں) ہیں۔ اُنہوں نے آپ پر سلام پیش کرنے کے لئے اپنے ربّ کریم سے اِجازت طلب کی، اللہ پاک نے اُن کو اِجازت دے دی تو وہ کہنے لگیں: ہم راضی رہنے والی ہیں ہم کبھی ناراض نہ ہوں گی، ہم ہمیشہ رہنے والی ہیں کبھی کُوچ نہ کریں گی۔ اِس پر نبیِّ اکرم صَلَّى اللهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ نے پارہ 27 سورۂ رحمٰن کی آیت نمبر 72 تلاوت فرمائی:

حُوْرٌ مَّقْصُوْرٰتٌ فِي الْخِيَامِ ﴿۷۲﴾ ترجمۂ کنزالایمان: حُوریں ہیں خیموں میں پردہ نشین۔

(پ۲۷، الرحمٰن: ۷۲)

(البعث والنشور للبیھقی، باب ماجاء فی صفة الحور العین، ص۲۱۵، حدیث: ۳۴۰)

مدّت سے جو اَرمان تھا وہ آج نِکالا
حُوروں نے کیا خوب نظارہ شَبِ معراج

(قبالۂ بخشش، ص۶۷)

جنّتی نہریں اور پرندے

حضور نبیِّ پاک صَلَّى اللهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ فرماتے ہیں: (معراج کی رات) میرا داخِلہ جنّت میں ہوا، میں نے دیکھا کہ اُس کے سنگریزے موتیوں کے اور اُس کی مِٹّی مُشک کی تھی،[1] پھر چار (4) نہریں

(1)... بخاری، کتاب احادیث الانبیاء، باب ذکر ادریس علیه السلام، ۲/۴۱۷، الحدیث: ۳۳۴۲، ملتقطاً

دیکھیں، ایک پانی کی جو تبدیل نہیں ہوتا، دوسری دُودھ کی جس کا ذائقہ نہیں بدلتا، تیسری شَراب کی جس میں پینے والوں کے لئے صرف لذّت ہے (نشہ بالکل نہیں)، چوتھی نہر پاکیزہ اور صاف سُتھرے شہد (Honey) کی۔ جنّت کے پرندے اُونٹوں کی طرح تھے، اُس میں اللہ کریم نے اپنے نیک بندوں کے لئے ایسے ایسے اِنْعَامات تیّار کر رکھے ہیں، جنہیں کسی آنکھ نے دیکھا نہ کسی کان نے سُنا اور نہ کسی انسان کے دِل میں اِس کا خَیال گزرا۔[1]

اعلیٰ حضرت، امامِ اہلسنّت مولانا شاہ احمد رضا خان رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سفرِ معراج کے دوران آقا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے جنّت کی سیر کے دلنشین لمحات کو الفاظ کا جامہ پہناتے ہوئے لکھتے ہیں:

وہ بُرجِ بَطحا کا ماہ پَارہ بِہِشْتُ کی سَیر کو سِدھارا
چمک پہ تھا خُلد کا سِتارہ کہ اِس قَمر کے قدم گئے تھے

(حدائق بخشش، ص۲۳۷)

شعر کی وضاحت: معراج کی رات وادیِ مکّہ کے چاند صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ جب جنّت کی سیر کو تشریف لے گئے تو جنّت کے مُقَدَّر کا ستارہ چمک اُٹھا، کیونکہ جنّت میں ماہتابِ رسالت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے مبارک قدم جو لگ رہے تھے۔

سُرُورِ مَقْدَمْ کی روشنی تھی کہ تابِشوں سے مَہِ عَرَب کی
جِنَاں کے گُلشن تھے جھاڑ فَرشی جو پُھول تھے سب کنول بنے تھے

(حدائق بخشش،۲۳۷)

شعر کی وضاحت: جب ماہِ عرب، محبوبِ ربّ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی جنّت میں

---

(1)...دلائل النبوة للبيهقي، جماع ابواب المبعث، باب الدليل...بالافق الاعلٰى، ۲/۳۹۴

آمدِ باسعادت ہوئی تو روشنی ہی روشنی پھیل گئی، عَرَب کے چاند صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے رُخِ روشن سے پھُوٹنے والی روشنی سے جنّت کے پھول بھی خوب، خوب کِھل رہے تھے۔

اللہ کی عنایت	مرحبا	معراج کی عظمت	مرحبا	اَقْصٰی کی شوکت	مرحبا
بُراق کی قسمت	مرحبا	بُراق کی سُرعَت	مرحبا	نبیوں کی اِمامت	مرحبا
آقا کی رِفعت	مرحبا	آسماں کی سِیاحت	مرحبا	مکینِ لامکاں کی عظمت	مرحبا

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!   صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

اسکول میں مدنی درس دینے کی برکت

مدینۃُ الاولیاء (ملتان شریف) کے مقیم اسلامی بھائی مدنی ماحول سے وابستگی سے پہلے اپنی زندگی کے قیمتی لمحات فضولیات میں برباد کررہے تھے جس کا انہیں ذرا بھی احساس نہ تھا، دِینی معلومات سے ناواقف، کرکٹ کے شیدائی، گانے، باجوں اور فلموں، ڈراموں کے جنون کی حد تک شوقین تھے۔ نامحرم عورتوں سے میل جول ان کے نزدیک باعثِ شرم نہ تھا، ان کی زندگی میں تبدیلی کچھ اس طرح سے آئی کہ خوش قسمتی سے انہیں اسکول میں کچھ ایسے دوستوں کی صحبت میسر آئی جو دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے وابستہ تھے، سبز سبز عمامہ شریف کا تاج سجائے سفید لباس میں ملبوس وہ اسلامی بھائی انہیں نہایت بھلے معلوم ہوتے تھے، اپنی کلاس میں درس دینا اور درس کے بعد انتہائی محبت سے ملاقات کرکے انفرادی کوشش کے ذریعے نیکی کی دعوت دینا ان کا روزانہ کا معمول تھا، وہ اسلامی بھائی ان کے اخلاق و کردار سے بے حد متأثر ہو چکے تھے، میٹرک کا امتحان دینے کے بعد انہیں بھی درس دینے کا شوق ہوا اور انہوں نے بھی درس دینا شروع کر دیا۔ رفتہ رفتہ شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ

کے رسائل پڑھنے کا معمول بن گیا جس کی برکت سے دل کی دنیا بدل گئی، اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ نگاہیں جھکا کر دِھیمی آواز سے گفتگو کرنے کی عادت بن گئی اور وہ بھی سر پر سبز سبز عمامہ شریف سجا کر سنّتوں کا خوب چرچا کرنے لگے۔

مقبول جہاں بھر میں ہو "دعوتِ اسلامی" صَدقہ تجھے اے ربِّ غفّار! مدینے کا

(وسائل بخشش مرمم، ص۱۸۰)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

امامُ الانبیاء تم ہو!

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! سَفرِ معراج کا ایک پہلو (Aspect) یہ بھی ہے کہ ہمارے پیارے آقا، دو عالَم کے داتا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے اِس رات تمام انبیائے کِرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی اِمامت فرمائی، جیسا کہ حدیثِ پاک میں ہے: میں اُس (بُراق) پر سُواری کرتا ہوا بَیْتُ الْمَقْدِس تک پہنچا اور جس جگہ اَنْبیائے کِرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام اپنی سُواریوں کو باندھتے تھے، وہاں میں نے اُس کو باندھ دِیا پھر میں مسجِدِ (اَقْصٰی) میں داخِل ہوا اور اُس میں دو رَکْعَت نماز ادا کی۔[1]

مشہور ولیِ کامِل حضرت عَلّامہ مَولانا مَخْدوم محمد ہاشِم ٹھٹھوی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: اِس نماز میں آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ تمام اَنْبیائے کرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے اِمام تھے۔[2] (کیونکہ) پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی شانِ عالی کے اِظْہار کیلئے بَیْتُ الْمَقْدِس میں تمام اَنْبیائے کِرام

---

1 . . . مسلم، کتاب الایمان، باب الاسراء برسول اللّٰہ . . . الخ، ص۸۷، حدیث ۴۱۱، ملتقطا

2 . . . سیرۃ سید الانبیاء، ص۱۲۸ ملخصًا

عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کو جمع کِیا گیا تھا۔[1] جب آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم یہاں تَشْرِیف لائے تو اُن سب حضرات نے آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کو دیکھ کر خُوش آمدید کہا اور نماز کے وَقْت سب نے آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کو اِمامَت کے لئے آگے کِیا اور آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم نے تمام انبیائے کِرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی اِمامَت فرمائی۔[2]

نمازِ اَقصیٰ میں نبیِّ اکرم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کی اِمامت فرمانے کے اِس ایمان افروز لمحے کی منظر کشی کرتے ہوئے امیرِ اہلسنّت، بانیِ دعوتِ اسلامی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ اپنے نعتیہ دِیوان **"وسائلِ بخشش"** میں تحریر فرماتے ہیں:

اَقصیٰ میں سُواری جب پہنچی جِبْرِیل نے بڑھ کے کہی تکبیر　　نبیوں کی اِمامت اب بڑھ کر سُلطانِ جہاں فرماتے ہیں

وہ کیسا حَسیں منظر ہو گا جب دولہا بنا سَرْوَر ہو گا　　عُشّاق تصوُّر کر کر کے بس روتے ہی رہ جاتے ہیں

(وسائلِ بخشش مرمم، ص۲۸۷-۲۸۸)

اللہ کی عنایت	مرحبا	معراج کی عظمت	مرحبا	اَقْصیٰ کی شوکت	مرحبا
بُراق کی قسمت	مرحبا	بُراق کی سُرعَت	مرحبا	نبیوں کی اِمامت	مرحبا
آقا کی رِفْعت	مرحبا	آسماں کی سِیاحت	مرحبا	مکینِ لامکاں کی عظمت	مرحبا

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!　　صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

سُبْحٰنَ اللہ عَزَّوَجَلَّ! کیا خُوب نماز ہے کہ تمام اَنْبیاء و رُسُل عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام مُقْتَدِی، ہمارے پیارے آقا، مدینے والے مُصْطَفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم اِمام اور پہلا قبلہ جائے نماز ہے، یقیناً کائنات

---

1 ۔۔۔نسائی، کتاب الصلاۃ، باب فرض الصلاۃ...الخ، ص ۸۱، حدیث: ۴۴۸ ملخصاً

2 ۔۔۔معجم اوسط، من اسمه علی، ۳/۶۵، حدیث: ۳۸۷۹ ملخصاً

میں ایسی نماز پہلے کبھی نہیں ہوئی، آسمان نے ایسا نظّارہ کبھی نہیں دیکھا۔ بہر حال آج شَبِ اَسرٰی کے دُولہا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے اوّل اور آخِر ہونے کا راز(Secret) بھی کُھل گیا، اِس راز سے بھی پردہ اُٹھ گیا اور معنٰی روزِ روشن کی طرح واضح ہوگئے، کیونکہ آج آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ جو کہ سب سے آخری رسول ہیں، پہلے کے اَنْبیاء اور رسل عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی اِمامت فرمارہے ہیں۔ اِسی راز کو بَیان کرتے ہوئے اعلیٰ حضرت، اِمامِ اَہلسُنَّت، مولانا شاہ اِمام احمد رضا خان رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں:

نمازِ اَقصٰی میں تھا یہی سِرّ، عِیاں ہوں مَعنیِ اوّل آخِر　　کہ دَست بستہ ہیں پیچھے حاضِر، جو سلطنت آگے کر گئے تھے[1]

مختصر وضاحت:

شبِ معراج مسجدِ اقصیٰ میں حُضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے تمام انبیائے کرام و رُسُلِ عُظّام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کو جو نماز پڑھائی، اِس میں یہی راز تھا کہ پہلے اور آخری کا فرق واضح ہو جائے، جو انبیائے کِرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام حُضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے پہلے اپنی نُبُوَّتوں کے ڈنکے بجا گئے تھے، وہ سارے کے سارے ہاتھ باندھ کر رسولِ پاک صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے پیچھے کھڑے تھے اور اِمامت کا تاج، شبِ معراج، **شبِ اسریٰ کے دُولہا** صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو عطا ہوا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!　　صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

”مجلس تقسیمِ رسائل“

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! شبِ معراج کی مزید بَرَکتوں کو پانے کے لئے عاشِقانِ رسول

1 ...حدائقِ بخشش، ص ۲۳۲

کی مَدَنی تحریک دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول سے وابستہ ہو کر خدمتِ دِین کے کاموں میں مشغول ہو جائیے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ عاشِقانِ رسول کی مَدَنی تحریک دعوتِ اسلامی دنیا بھر میں کم و بیش 104 شعبہ جات میں دینِ مَتِیْن کی خدمت میں مصروف ہے، اِنہی شعبہ جات میں سے ایک **"مجلسِ تقسیمِ رسائل"** بھی ہے۔ اِس مجلس کا کام گھر گھر، دَفتر دَفتر، دُکان دُکان، اسکولز، کالجز، یُونیورسٹیز اور جامِعات و مَدارِسِ اہلسنّت میں سارا سال شیخِ طریقت، امیرِ اَہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ اور مکتبۃُ المدینہ کی دیگر کُتُب و رَسائل وغیرہ کی ذاتی طور پر حَسْبِ اِسْتِطاعت اور مُخَیَّر اسلامی بھائیوں سے ترکیب بنا کر تقسیم کرنے کی ترکیب بنانا ہے۔

مجلسِ تقسیمِ رَسائل کے اسلامی بھائی بِالخُصُوص دعوتِ اسلامی والوں کو اور بِالعُمُوم ہر عاشِقِ رَسُول کو یہ ذِہن دینے کی کوشش کرتے ہیں کہ وہ اِس حَدیثِ پاک **"تَهَادَوْا تَحَابُّوْا"** ایک دوسرے کو تُحْفہ دو آپس میں مَحَبَّت بڑھے گی۔ (مؤطا امام مالک، ۲/۴۰۷، حدیث: ۱۷۳۱) پر عمل اور نیکی کی دعوت عام کرنے کی نِیَّت سے ہر ماہ مکتبۃُ المدینہ سے جاری کردہ کم اَز کم 12 عدد کُتُب و رسائل ذاتی رَقْم سے خَرِید کر اپنے رِشْتے داروں، قَرِیبی دُکانداروں، طَلبہ و اَساتذہ وغیرہ میں تَقْسِیم کریں، مَرحُومین کے اِیصالِ ثَواب کے لئے تیجہ، دَسْواں، چالیسواں، بَرسی وغیرہ کے مَواقع پر بھی رَسائِل پر مَرحُومین کے نام ڈَلوا کر مُفْت (Free) تقسیم کی ترکیب بنایا کریں۔ مجلسِ تقسیمِ رسائل کے ذِمّہ داران خُوشی و غَمی (مثلاً شادی، فَوتگی، چہلم و عُرس وغیرہ)، تکلیف و آزمائش (مثلاً بے روزگاری، بے اَوْلادی، گھریلو ناچاقی اور بیماری وغیرہ)، اِس کے علاوہ، اجتماعِ یومِ رضا، اِجْتماعِ مِیلاد، جُلُوسِ مِیلاد، اجتماعِ غوثیہ، اِجتماعِ یومِ غریب نواز، شَبِ بَرأت، اجتماعِ معراج، شَبِ قَدْر، رمضان اِعْتکاف، اَعْراسِ بُزرگانِ دِیْن، رُکنِ شوریٰ، نگرانِ کابینہ کا بَیان، مَدَنی مشورہ، سفر مدینہ، بچے کی وِلادَت، عَقِیْقہ، ہفتہ وار اِجْتماع، مدنی مذاکرہ

اجتماع، OB Van اجتماعات، نمازِ جُمعہ وغیرہ کے مَواقع پر تقسیمِ رَسائل کی خُوب ترغیب دِلاتے ہیں۔ لہٰذا ہم سب بھی خُوب خُوب تقسیمِ رَسائل کا اِہتمام کریں اور ڈھیروں ثَواب کمائیں۔

اللہ کرم ایسا کرے تجھ پہ جہاں میں اے دعوتِ اسلامی تِری دھوم مچی ہو

(وسائلِ بخشش مرمم، ص۳۱۵)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! جب رسولِ اکرم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ عالَمِ مَلَکُوت کی سیر فرما کر اور اللہ پاک کی نشانیوں کو مُلاحَظہ فرما کر آسمان سے زمین پر تشریف لائے، بَیْتُ الْمَقْدِس میں داخِل ہوئے اور بُراق پر سُوار ہو کر مَکَّۂ مُکَرَّمہ کے لیے روانہ ہوئے۔ راستے میں آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے بَیْتُ الْمَقْدِس سے مکّے تک تمام منزلوں اور قُرَیْش کے قافلوں کو بھی دیکھا۔ اِن تمام مَراحِل کے طے ہونے کے بعد آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ مسجدِ حرام میں پہنچ کر چونکہ ابھی رات کا کافی حِصَّہ باقی تھا، آرام فرما ہو گئے۔

اِس دِلرُبا منظر کا نقشہ کھینچتے ہوئے اعلیٰ حضرت، امامِ اَہلسُنّت مولانا شاہ احمد رضا خان رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ **"حدائقِ بخشش"** میں تحریر فرماتے ہیں:

خدا کی قُدرت کہ چاند حق کے کروروں منزل میں جلوہ کر کے
ابھی نہ تاروں کی چھاؤں بدلی کہ نُور کے تڑکے آلیے تھے

(حدائقِ بخشش، ص۲۳۷)

مختصر وضاحت: یعنی اللہ پاک کی شان دیکھئے کہ اللہ کریم کے پیارے حبیب صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم تھوڑی ہی دیر میں کروڑوں منزلوں پر اپنا جلوہ دکھا کر واپس بھی تشریف لے آئے، ابھی

تک ستارے اِسی طرح چمک رہے تھے اور اُن کے سائے بھی نہ بدلے تھے۔

صُبح کو جب بیدار ہوئے اور رات کے واقِعات کا آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے قُریش کے سامنے تذکرہ فرمایا تو سردارانِ قُریش کو سخت تَعَجُّب ہوا یہاں تک کہ بعض بد باطِنوں نے آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کو **مَعَاذَ اللّٰہ** جھوٹا کہا اور بعض نے مختلف سُوالات(Questions)کیے، چونکہ اکثر سردارانِ قُریش نے بار بار بَیْتُ الْمَقْدِس کو دیکھا تھا اور وہ یہ بھی جانتے تھے کہ حُضُور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کبھی بھی بَیْتُ الْمَقْدِس نہیں گئے ہیں، اِس لیے اِمتحان کے طور پر اُن لوگوں نے آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ سے بَیْتُ الْمَقْدِس کے دَر و دِیوار اور اُس کی محرابوں وغیرہ کے بارے میں سُوالات کی بوچھاڑ شُروع کردی۔ اُس وَقت اللہ پاک نے فوراً ہی آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی نگاہِ نُبُوّت کے سامنے بَیْتُ الْمَقْدِس کی پُوری عمارت کا نقشہ پیش فرما دیا۔ چُنانچہ کُفّارِ قُریش آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ سے سُوال کرتے جاتے تھے اور آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ عمارت کو دیکھ دیکھ کر اُن کے سُوالوں کے ٹھیک ٹھیک جوابات دیتے جاتے تھے۔ (سیرتِ مصطفیٰ، ص ۷۳۵ ملخصاً)

اعلیٰ حضرت، امامِ اَہلسُنّت مولانا شاہ امام احمد رضا خان رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں:

سَرِ عَرش پر ہے تِری گزر دلِ فرش پر ہے تِری نظر ۔۔۔ مَلَکُوت و مُلک میں کوئی شے نہیں وہ جو تجھ پہ عِیاں نہیں

(حدائقِ بخشش، ص۱۰۹)

مختصر وضاحت: یَا رَسُولَ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ! عَرش کے اُوپر بھی آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا آنا جانا ہے اور زمین بھی آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی نگاہِ ناز میں ہے، زمین و آسمان کی کوئی بھی چیز آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ سے پوشیدہ نہیں۔

اللہ کی عنایت مرحبا ۔۔۔ معراج کی عظمت مرحبا ۔۔۔ اَقصیٰ کی شوکت مرحبا

بُراق کی قسمت مرحبا بُراق کی سُرعَت مرحبا نبیوں کی اِمامت مرحبا

آقا کی رِفعت مرحبا آسماں کی سِیاحت مرحبا مکینِ لامکاں کی عظمت مرحبا

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! واقعۂ مِعْراج کی تصدیق میں اِیمان کا اِمْتحان ہے کہ مُخْتَصَر سی گھڑی میں بیداری کے عالَم میں **جسمِ شریف** کے ساتھ آسمان و عَرشِ اَعظم تک بلکہ عَرش سے بھی اُوپر لامکان تک تشریف لے جانا عَقْل سے بالاتر ہے، اِسی وَجہ سے وہ لوگ جن کے دل **نُورِ اِیمان** سے خالی تھے اُنہوں نے اِس عظیم واقعے کو نہ صرف جُھٹلایا بلکہ طرح طرح سے اِس کا مذاق بھی اُڑایا لیکن جن کے دلوں میں یقینِ کامل کا چراغ روشن تھا وہ کسی بھی پریشانی اور شک کا شکار نہیں ہوئے اور بغیر کسی دلیل کے اِس مُعْجِزے کو تسلیم کرلیا، جیسا کہ امیرُ المؤمنین حضرت سَیِّدُنا **صِدّیقِ اکبر** رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے بارے میں آتا ہے، چنانچہ

تصدیقِ مِعْراج کرنے والے صحابی

اُمُّ المؤمنین حضرت سَیِّدَتُنا عائشہ صِدّیقہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا سے روایت ہے، فرماتی ہیں: جب حُضُورنبیِّ اکرم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کو مسجدِ حرام سے **مسجدِ اَقصیٰ** کی سیر کرائی گئی تو آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے دوسری صُبح لوگوں کے سامنے اِس مکمل واقعے کو بَیان فرمایا، (کچھ) کفّار وغیرہ دوڑتے ہوئے امیرُ المؤمنین حضرت سَیِّدُنا ابو بکر صِدّیق رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے پاس پہنچے اور کہنے لگے: کیا آپ اِس بات کی تصدیق (Testify) کرسکتے ہیں جو آپ کے دوست نے کہی ہے کہ اُنہوں نے راتوں رات مسجدِ حرام سے مسجدِ اَقصیٰ کی سیر کی؟ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے پوچھا: کیا آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ

واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے واقعی یہ بَیان فرمایا ہے ؟اُنہوں نے کہا: جی ہاں۔ تو فرمایا: لَئِنْ کَانَ قَالَ ذٰلِكَ لَقَدْ صَدَقَ یعنی اگر آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے یہ اِرْشاد فرمایا ہے تو یقیناً سچ ہی فرمایا ہے اور میں اُن کی اِس بات کی بِلا جھجک تصدیق کرتا ہوں۔ اُنہوں نے کہا: کیا آپ اِس حیران کُن بات کی بھی تصدیق کرتے ہیں کہ وہ رات میں بَیْتُ الْمَقْدِس گئے اور صبح ہونے سے پہلے واپس بھی آ گئے ؟ فرمایا: جی ہاں ! میں تو آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی آسمانی خبروں کی بھی صُبح و شام تصدیق کرتا ہوں۔ جو یقیناً اِس بات سے بھی زِیادہ حَیران کُن اور تَعَجُّب والی بات ہے۔ پس اِس واقعے کے بعد آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ **"صِدّیق"** مشہور ہو گئے۔ (مستدرک، کتاب معرفة الصحابة، باب ذکر الاختلاف فی امر خلافة...الخ، ۴/۲۵، حدیث: ۴۵۱۵)

اَمِیْرُ الْمُؤْمِنِیْں ہیں آپ اِمَامُ الْمُسْلِمِیں ہیں آپ	نبی نے جَنَّتی جن کو کہا صِدّیقِ اکبر ہیں
سبھی اَصحاب سے بڑھ کر مُقَرَّب ذات ہے اُن کی	رَفِیْقِ سَرْوَرِ اَرْض و سَما صِدّیقِ اکبر ہیں
عُمَر سے بھی وہ افضل ہیں وہ عثماں سے بھی ہیں اعلیٰ	یقیناً پیشوائے مُرتَضیٰ صِدّیقِ اکبر ہیں

(وسائلِ بخشش مرمم، ص۵۶۵-۵۶۶)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب ! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ رَجَبُ الْمُرَجَّب کا بابَرَکت مہینا ہمارے درمیان جلوہ گر ہے۔ پھر عنقریب شَعْبَانُ الْمُعَظَّم کے مبارَک مہینے کی بھی جلوہ گری ہونے والی ہے۔ جس کی پہلی تاریخ کو مُحَدِّثِ اعظم پاکستان حضرت مولانا محمد سردار اَحمد چِشتی قادِری رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا عُرس منایا جاتا ہے۔ آیئے ! اِسی مُنَاسَبَت سے مُحَدِّثِ اعظم پاکستان رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی سیرتِ مُبارَکہ کی چند جھلکیاں مُلاحظہ فرمایئے، چنانچہ

سیرتِ مُحَدِّثِ اعظم پاکستان

مُحَدِّثِ اعظم پاکستان حضرت مولانا محمد سردار اَحمد چِشتی قادِری رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ مَشرقی پنجاب (ہند) میں 1321 ہجری بمطابق 1903ء میں پیدا ہوئے جبکہ یکم شَعْبَانُ الْمُعَظَّم 1382ھ بمطابق 29 دسمبر 1962ء میں وِصال فرمایا۔ آپ کے والِد ماجد رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا شُمار علاقے کے معروف اور معزّز افراد میں ہوتا تھا، آپ کی عظمت و بزرگی میں آپ کی والِدہ رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہا کی دُعاؤں کا بھی عمل دخل تھا، آپ کی والِدہ اکثر فرمایا کرتی تھیں کہ میرا یہ لاڈلا بچہ عظیم شَخْصِیَّت کا مالک بنے گا۔

مُحَدِّثِ اعظم پاکستان کے اوصاف

مُحَدِّثِ اعظم پاکستان حضرت مولانا محمد سردار اَحمد چِشتی قادِری رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا بچپن عام بچوں سے مختلف تھا، آپ بچپن ہی سے دِینی باتوں میں دلچسپی (Interest) رکھتے تھے۔ جب چلنے پھرنے کے قابل ہوئے تو والِد ماجِد کے ساتھ مسجد میں نماز پڑھنے چلے جاتے۔ ذِکر و اَذکار اور نعت خوانی کا ایسا ذَوق تھا کہ عُموماً چلتے پھرتے نعتیں پڑھتے اور ذِکْرُ اللہ کیا کرتے۔ سُننے والے حَیران ہو جاتے کہ اِس عُمر میں ایسا ذَوق و شوق۔ (حیاتِ محدثِ اعظم، ص۲۷ تا ۳۰ ملخصاً وملتقطاً)

عبادت میں، رِیاضت میں، تلاوت میں لگا دے دل ۔۔۔ رَجَب کا واسِطہ دیتا ہوں فرما دے کرم مولیٰ

(وسائلِ بخشش مرمم، ص ۹۸)

مُحَدِّثِ اعظم پاکستان رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی حیاتِ مبارَکہ کے روشن پہلوؤں سے مزید بَرَکتیں حاصِل کرنے کے لیے مکتبۃُ المدینہ سے جاری کردہ رِسالہ **"فَیضانِ مُحَدِّثِ اعظم پاکستان"** کا مُطالَعہ فرمائیے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ اِسی مہینے کی 2 تاریخ کو کروڑوں حَنَفیوں کے عظیم پیشوا حضرت سیِّدُنا امامِ اعظم ابو حنیفہ نعمان بن ثابِت رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کا عُرس شریف منایا جاتا ہے۔ آیئے! اِسی مُناسَبت سے

آپ کی سِیرتِ مُبارَکہ کے چند گوشوں کے بارے میں سُنّنے کی سعادت حاصِل کرتے ہیں۔

سیرتِ امامِ اعظم

حضرت سَیِّدُنا امامِ اعظم ابُو حنیفہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کپڑے کا کاروبار کیا کرتے تھے اور کاروبار میں دیانتداری اور مسلمانوں کی خیر خواہی کا خُوب خیال رکھا کرتے تھے، آپ کا نامِ نامی اسمِ گرامی نعمان ہے، 70 ہجری میں عِراق کے شہر کُوفہ میں پیدا ہوئے، 80 سال کی عُمر میں 2 شَعْبَانُ الْمُعَظَّم 150 ہجری میں وصالِ ظاہری فرمایا، آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ چاروں اِماموں رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِم اَجْمَعِیْن میں سب سے بُلند مرتبہ ہیں، کیونکہ آپ تابعی ہیں۔ **"تابِعی"** اُس (خوش نصیب انسان) کو کہتے ہیں: **"جس نے ایمان کی حالت میں کسی صحابی سے ملاقات کی ہو اور ایمان ہی پر اس کا خاتمہ ہوا۔"** (منتخب حدیثیں، ص۲۵ ملخصاً)

سیِّدُنا امامِ اعظم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے مختلف رِوایات کے تحت چند صَحابۂ کِرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان سے ملاقات کا شَرَف حاصل کیا ہے اور بعض صحابہ عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان سے براہِ راست سرورِ کائنات صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے ارشادات بھی سُنے ہیں۔ (اشکوں کی برسات، ص۳،۲)

سَیِّدُنا امامِ اعظم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے اوصاف

حضرت سَیِّدُنا امامِ اعظم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ رَمَضانُ الْمُبارَک اور عِیْدُ الْفِطر میں 62 قرآنِ کریم ختم کرتے (ایک دن کو، ایک رات کو، ایک تراویح کے اندر سارے ماہ میں اور ایک عِید کے روز) آپ سخاوت فرمانے والے، عِلْم سِکھانے والے، اللہ پاک کا خَوف رکھنے والے، حُقُوقُ الْعِباد کا خیال رکھنے والے، عَفْو و درگزر سے کام لینے والے، فُضول باتوں سے بچنے والے اور تقویٰ و پرہیز گاری جیسی خوبیوں کے

مالک تھے۔(اشکوں کی برسات، ص ۸ ملخصًا)

جو بے مثال آپکا ہے تقویٰ، تو بے مثال ہے آپکا فتویٰ　　ہیں عِلْم و تقویٰ کے آپ سنگم، امامِ اعظم ابو حنیفہ

(وسائلِ بخشش مرمم، ص ۵۷۳)

حضرت سَیِّدُنا امامِ اعظم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کی سیرت و کردار کے بارے میں مزید معلومات کیلئے اَمیرِ اہلسُنّت دَامَتْ بَرَکَاتُھُمُ الْعَالِیَہ کا رِسالہ **"اَشکوں کی برسات"** مکتبۃُ المدینہ سے طلب کر کے خُود بھی مُطالَعہ (Study) کیجئے اور شَعْبَانُ الْمُعَظَّم میں امامِ اعظم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کے اِیصالِ ثواب کے لیے دوسرے اسلامی بھائیوں کو بھی تحفۃً پیش کیجئے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!　　صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ہم نے سُنا کہ

☆شبِ معراج، معراج کے دُولہا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے تمام آسمانوں کی سیر فرمائی۔

☆ شبِ معراج، معراج کے دُولہا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے تمام انبیائے کِرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی اِمامت فرمائی۔

☆شبِ معراج، معراج کے دُولہا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے انبیائے کِرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام سے ملاقاتیں فرمائیں۔

☆شبِ معراج، معراج کے دُولہا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ربِّ کریم کی بڑی بڑی نشانیوں کو مُلاحَظہ فرمایا۔

☆شبِ معراج، معراج کے دُولہا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے جنّت اور اُس میں موجود نعمتوں کو بھی مُلاحَظہ فرمایا۔

☆شبِ معراج، معراج کے دُولہا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم نے جنت میں حضرت عُمَر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے عالیشان جنّتی محل کو بھی دیکھا۔

☆شبِ معراج، معراج کے دُولہا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کی بارگاہ میں جَنّتی حُوروں نے سلام عَرْض کیا۔

☆شبِ معراج، معراج کے دُولہا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم نے بَیْتُ الْمَقْدِس سے مَکّے تک تمام منزِلوں اور قُرَیْش کے قافِلوں کو بھی ملاحظہ فرمایا۔

☆شبِ معراج، معراج کے دُولہا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کے اَوّل و آخِر ہونے کا راز کُھلا۔

☆شبِ معراج، معراج کے دُولہا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم نے لامکاں کی سیر فرمائی۔

☆شبِ معراج، معراج کے دُولہا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم بغیر کسی واسطے کے اللہ کریم کے دیدار سے فیضیاب ہوئے۔

اللہ کریم شبِ معراج کے طفیل ہمارے گناہوں کو معاف فرمائے اور ہمیں بِلا حساب و کتاب داخلِ جنت فرمائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِ الْاَمِیْن صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

اعتکاف کی ترغیب:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! گُناہوں سے بچنے کا ایک بہترین ذریعہ عاشقانِ رسول کی مدنی تحریک دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول سے وابستہ ہونا، ہر ماہ 3 دن کے مدنی قافلے میں سفر، مدنی انعامات پر عمل اور دعوتِ اسلامی کے تحت پورے ماہِ رمضان یا آخری عشرے کے اعتکاف میں شرکت کرنا بھی ہے

۔ماہِ رَمَضانُ الْمُبارَک کی آمد آمد ہے اور اس ماہِ مُبارَک کی برکتوں کے تو کیا کہنے ! اس ماہِ رحمت میں عبادت و تلاوت اور ذِکْر و دُرُود کی کثرت کرکے اپنے نامۂ اعمال میں کثیر نیکیاں لکھوانے کے مَواقع بہت بڑھ جاتے ہیں۔ ہمیں بھی چاہیے کہ گُناہوں سے خُود کو بچانے اور دن رات نیکیوں میں بسر کرنے کیلئے دعوتِ اسلامی کے تحت پورے ماہِ رمضان کے اِعْتکاف میں شرکت کی نہ صرف خود نِیَّت کریں بلکہ دیگر اسلامی بھائیوں پر اِنْفرادی کوشش کرکے انہیں بھی تیار کریں۔ فرمانِ مُصطفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ہے: مَنِ اعْتَکَفَ اِیْمَانًا وَّاحْتِسَابًا غُفِرَلَہٗ مَاتَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِہٖ یعنی جس شخص نے ایمان کے ساتھ ثواب حاصل کرنے کی نیَّت سے اعتِکاف کیا، اس کے پچھلے تمام گُناہ بخش دیئے جائیں گے۔ (جامع صغیر ص۵۱٦ الحدیث ۸۴۸۰)

یا خدا ماہِ رمضاں کے صدقے ‏ ‏ ‏ سچّی توبہ کی توفیق دیدے
نیک بن جاؤں جی چاہتا ہے ‏ ‏ ‏ یا خدا تجھ سے میری دُعا ہے

(وسائلِ بخشش مُرمّم، ص136)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! ‏ ‏ ‏ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ہو سکے تو ہر سال ورنہ زِندگی میں کم اَزْ کم ایک بار تو پورے ماہِ رَمضانُ المبارَک کا اِعتکاف کرہی لینا چاہیے۔ ہمارے پیارے آقا، میٹھے میٹھے مُصْطَفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم خُصُوصاً رَمَضان شریف میں عبادت کا خُوب اہتِمام فرمایا کرتے۔ چُونکہ ماہِ رَمَضان ہی میں شبِ قَدْر کو بھی پوشیدہ رکھا گیا ہے، لہٰذا اس مُبارَک رات کو تلاش کرنے کیلئے آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ایک بار پُورے ماہِ مبارَک کا اعتِکاف فرمایا اور یُوں بھی مسجِد میں رہنا بہُت بڑی سَعادَت ہے اور مُعْتَکِف کی

تو کیا ہی بات ہے کہ وہ رِضائے اِلٰہی پانے کیلئے اپنے آپ کو تمام مَشاغِل سے فارِغ کر کے مسجِد میں ڈیرے ڈال دیتا ہے۔ فتاویٰ عالمگیری میں ہے: اعتِکاف کی خوبیاں بالکل ہی ظاہِر ہیں، کیونکہ اس میں بندہ اللہ پاک کی رِضا حاصل کرنے کیلئے مُکَمَّل طور پر اپنے آپ کو اللہ پاک کی عبادت میں مصروف کر دیتا ہے اور دُنیا کی ان تمام مصروفیات سے کنارہ کَش ہو جاتا ہے جو اللہ پاک کے قُرب کی راہ میں رکاوٹ بنتے ہیں، مُعتکِف کے تمام اَوْقات حقیقۃً یا حکماً نَماز میں گزرتے ہیں۔ (کیونکہ نَماز کا انتِظار کرنا بھی نماز کی طرح ثواب رکھتا ہے)۔ اعتِکاف کا اَصلِ مقصد جماعت کے ساتھ نَماز کا انتِظار کرنا ہے، مُعتکِف ان (فِرِشتوں) سے مُشابہَت رکھتا ہے جو اللہ پاک کے حکم کی نافرمانی نہیں کرتے اور جو کچھ انہیں حکم ملتا ہے اُسے بجا لاتے ہیں، مُعتکِف ان کے ساتھ مُشابہَت رکھتا ہے جو شب و روز اللہ پاک کی تسبیح (پاکی) بیان کرتے رَہتے ہیں اور اس سے اُکتاتے نہیں۔ (فتاوی عالمگیری، ۱/ ۲۱۲)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے دَورانِ اِعْتِکاف نیکیاں کرنے کے کس قدر مَواقع ملتے ہیں۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ دعوتِ اسلامی کے تحت رَمَضانُ الْمُبارَک میں اعتِکاف کے نظام کو مُنَظَّم کرنے کیلئے **کئی مجالس و ذمہ داران** کا باقاعدہ تقرر کیا جاتا ہے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ نہ صرف پاکستان بلکہ دُنیا بھر کے مختلف ممالک کی سینکڑوں مساجِد میں پورے ماہِ رَمَضانُ المبارَک اور آخری عَشرے میں اِجتِماعی اِعْتِکاف کا اہتمام کیا جاتا ہے۔ اِن میں ہزارہا اسلامی بھائی مُعْتکِف ہو کر پنج وقتہ نماز باجماعت اَدا کرنے کے ساتھ ساتھ دیگر نفل عبادات کی سعادت بھی پاتے ہیں، اس کے علاوہ اعتِکاف میں وُضو و غسل، نماز و روزہ اور دیگر شرعی مسائل بھی سکھائے جاتے ہیں، روزانہ 2 مدنی مُذاکروں کے ذریعے شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ سے کئے گئے سُوالات کے دِلچسپ اور علم و حکمت سے بھرپُور جوابات سے معلومات کا ڈھیروں خزانہ بھی ہاتھ

آتا ہے۔ کئی مُعْتَکِفِین رَمَضانُ المبارَک ختم ہونے پر چاند رات ہی سے عاشقانِ رسول کے ساتھ سُنّتوں کی تربیَت کے مَدَنی قافلوں کے مُسافِر بھی بن جاتے ہیں۔ کئی خوش نصیب عاشقانِ رمضان مختلف مدنی کورسز مثلاً ”**اِصلاحِ اعمال کورس، 12 مدنی کام کورس، فیضانِ نماز کورس، اِمامت کورس، مُدرس کورس، مدنی تربیتی کورس**“ وغیرہ کرنے کی بھی سعادت حاصل کرتے ہیں۔

رحمتِ حق سے دامن تم آکر بھرو مَدَنی ماحول میں کر لو تم اعتکاف
سُنَّتیں سیکھنے کے لیے آؤ تم مَدَنی ماحول میں کر لو تم اعتکاف
فضلِ ربّ سے گناہوں کی کالک دُھلے مَدَنی ماحول میں کر لو تم اعتکاف
نیکیوں کا تمہیں خوب جذبہ ملے مَدَنی ماحول میں کر لو تم اعتکاف
بھائی گر چاہتے ہو ”نمازیں پڑھوں“ مَدَنی ماحول میں کر لو تم اعتکاف
نیکیوں میں تمنّا ہے ”آگے بڑھوں“ مَدَنی ماحول میں کر لو تم اعتکاف
تم کو راحت کی نعمت اگر چاہئے مَدَنی ماحول میں کر لو تم اعتکاف

(وسائلِ بخشش مُرمّم، ص640)

مدنی عطیات کی ترغیب

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ عاشقانِ رسول کی مسجد بھرو مدنی تحریک **”دعوتِ اسلامی“** کی دُنیا بھر میں دُھوم دھام ہے، دعوتِ اسلامی خدمتِ دِین کے کم وبیش **104 شعبہ جات** میں مدنی کام کر رہی ہے، صرف **جامعۃ المدینہ** (للبنین وللبنات)، **مدرسۃ المدینہ** (للبنین و للبنات) اور **مدنی چینل** کے سالانہ اخراجات کروڑوں نہیں اربوں روپے میں ہیں۔ **جامعۃ المدینہ** (للبنین) کے ذریعے اب تک ہزاروں عُلمائے کرام تیار ہوئے اور اپنی خدمات کو مختلف شعبہ جات میں

پیش کر کے دِینِ اسلام کی سربُلندی میں اپنا حصہ شامل کیے ہوئے ہیں۔

دعوتِ اسلامی کے تحت ملک و بیرونِ ملک اسلامی بھائیوں اور اسلامی بہنوں کو بِلا معاوضہ تجوید و مخارج کے ساتھ درست تلاوتِ قراٰنِ کریم سکھانے کے لئے **مدرسۃ المدینہ بالغان اور مدرسۃ المدینہ بالغات** جبکہ مدنی مُنّوں اور مدنی مُنّیوں کو حفظ و ناظرہ کی تعلیم دینے کے لئے **مدرسۃ المدینہ للبنین اور مدرسۃ المدینہ للبنات** قائم ہیں، جن جن مقامات پر قرآنِ کریم پڑھانے والے بآسانی دستیاب نہیں ہوتے وہاں کے لئے **مدرسۃ المدینہ آن لائن** کا بھی سلسلہ ہے۔ کئی مدارسُ المدینہ میں مدنی مُنّوں کو قیام وطعام کی سہولت بھی دستیاب ہے۔ غیر رہائشی مدارس المدینہ میں 8 گھنٹے کا دورانیہ ہوتا ہے جبکہ 1 اور 2 گھنٹے کے جُزْ وقتی (Part Time) مدارسُ المدینہ بھی اپنی مدنی بہاریں لُٹا رہے ہیں۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ اس وقت **ملک** و بیرونِ **ملک** کم و بیش **2734** مدارس المدینہ قائم ہیں، جن میں تقریباً **128737** (ایک لاکھ اٹھائیس ہزار سات سو سینتیس) **مدنی مُنّے** اور **مدنی مُنّیاں** زیرِ تعلیم ہیں جبکہ اساتذہ سمیت **کل مدنی عملے** (اسٹاف) کی تعداد تقریباً **7268** (سات ہزار دو سو اَڑسٹھ) ہے۔ **2017ء میں** تقریباً **5229** (پانچ ہزار دو سو اُنتیس) **مدنی منّوں** اور مدنی منّیوں نے **حفظِ قرآن** اور تقریباً **20580** (بیس ہزار پانچ سو اسّی) نے **ناظرہ قرآنِ کریم** پڑھنے کی سعادت حاصل کی، اب تک کم و بیش **74329** (چوہتّر ہزار تین سو اُنتیس) **مدنی مُنّے** اور **مدنی مُنّیاں حفظِ قرآن** جبکہ تقریباً **215882** (دو لاکھ پندرہ ہزار آٹھ سو بیاسی) **ناظرہ قرآنِ پاک** پڑھنے کی سعادت پا چکے ہیں۔ **مدرسۃ المدینہ آن لائن** میں دُنیا بھر سے تقریباً **7 ہزار** طلبہ و طالبات پڑھ رہے ہیں۔ ان کو پڑھانے والوں کی تعداد **تقریباً 633** جبکہ **مدنی عملے** (ناظمین، مُفتشین وغیرہ) کی تعداد تقریباً **140** ہے۔ **ملک و بیرونِ ملک** تقریباً **13853 مدرسۃ المدینہ بالغان** اور ان میں پڑھنے والے تقریباً **89043** جبکہ مدرسۃ المدینہ بالغات میں پڑھنے والیوں کی تعداد تقریباً **63 ہزار** سے زائد ہے۔ ☆ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ **ملک و بیرونِ ملک**

جامعۃ المدینہ کی **526 شاخیں** قائم ہیں، جن میں **42770** (بیالیس ہزار سات سو ستر) سے زائد طلبہ و طالبات **درسِ نظامی** (عالم کورس) کی تعلیم حاصل کر رہے ہیں جبکہ **6871** (چھ ہزار آٹھ سو اِکہتّر) **طلبہ و طالبات درسِ نظامی مکمل** کر چکے ہیں۔

دعوتِ اسلامی کے مدنی کاموں کے لیے **زکوٰۃ و صدقات اور مدنی عطیات** دینے کے ساتھ ساتھ اپنے رِشتے داروں، پڑوسیوں **اور** دوستوں پر اِنفرادی کوشش کر کے انہیں بھی راہِ خدا میں خرچ کرنے کے فضائل بتا کر ان سے بھی **مدنی عطیات** جمع کیجئے۔

آیئے ہم بھی راہِ خدا میں خرچ کرنے کا جذبہ پانے کے لیے **صدقے کے فضائل** پر مشتمل آٹھ (8) احادیثِ مبارکہ سنتے ہیں۔

1. صَدقہ بُرائی کے ستّر (70) دروازے بند کرتا ہے۔[1]
2. ہر شخص (بروزِ قِیامت) اپنے صَدقے کے سائے میں ہو گا یہاں تک کہ لوگوں کے درمیان فیصلہ فرمادیا جائے۔[2]
3. بے شک صَدقہ کرنے والوں کو صَدقہ قبر کی گرمی سے بچاتا ہے اور بلاشبہ مسلمان قیامت کے دن اپنے صَدقے کے سائے میں ہو گا۔[3]
4. **بیشک** صَدقہ ربّ کریم کے غضب کو بجھاتا اور بُری موت کو دفع کرتا ہے۔[4]

---

1. المعجم الکبیر، ۴/۲۷۴، حدیث: ۴۴۰۲
2. المعجم الکبیر، ۱۷/ ۲۸۰، حدیث: ۷۷۱
3. شُعَبُ الایمان، باب الزکاۃ، التحریض علی صدقۃ التطوع، ۳/۲۱۲، حدیث: ۳۳۴۷
4. ترمذی، کتاب الزکاۃ، باب ما جاء فی فضل الصدقۃ، ۲/ ۱۴۶، حدیث: ۶۶۴

5. صبح سویرے صَدقہ دو کہ بلا صَدقہ سے آگے قدم نہیں بڑھاتی۔[1]

6. بے شک مسلمان کا صَدقہ عمر بڑھاتا اور بُری موت کو روکتا ہے اور اللہ پاک اس کی برکت سے صَدقہ دینے والے سے بڑائی اور فخر کرنے کی بُری عادت دور کر دیتا ہے۔[2]

7. جو اللہ پاک کی رِضا کی خاطِر صَدقہ کرے تو وہ (صَدقہ) اس کے اور آگ کے درمیان پردہ بن جاتا ہے۔[3]

8. نماز (ایمان کی) دلیل ہے، روزہ (گناہوں سے) ڈھال ہے اور صَدقہ خطاؤں کو یوں مِٹا دیتا ہے جیسے پانی آگ کو۔[4]

اعلیٰ حضرت، امامِ اہلسنّت مولانا شاہ احمد رضا خان رَحمۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فتاویٰ رضویہ جلد 23، صفحہ نمبر 152 پر فضائلِ صدقات کی احادیث ذکر فرما کر ان فضائل کا **25 مدنی پھولوں میں** اس طرح احاطہ فرماتے ہیں: ان حدیثوں سے ثابت ہوا کہ جو مسلمان اس عمل میں نیک نیت (اور) پاک مال سے شریک ہوں گے انہیں کرمِ الٰہی و انعامِ حضرتِ رسالت پناہی تَعَالٰی رَبُّہٗ، وَتَکَرَّمَ وَصَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم (یعنی اللہ پاک کے کرم اور بار گاہِ رسالت سے ملنے والے انعام کی برکت) سے **25 فائدے** ملنے کی اُمید ہے:

(۱) بِاِذْنِہٖ تَعَالٰی (اللہ پاک کی عطا سے) بُری موت سے بچیں گے، ستّر (70) دروازے بُری موت کے بند ہوں گے۔ (۲) عُمریں زیادہ ہوں گی۔ (۳) ان کی گنتی بڑھے گی۔ (۴) رِزق کی وُسعت، مال کی کثرت

---

1 شُعَبُ الایمان، باب فی الزکاۃ، التحریض علی صدقۃ التطوع، ۳/ ۲۱۴، حدیث: ۳۳۵۳

2 المعجم الکبیر، ۱۷/ ۲۲، حدیث: ۳۱

3 مجمع الزوائد، کتاب الزکاۃ، باب فضل الصدقۃ، ۳/ ۲۸۶، حدیث: ۴۶۱۷

4 ترمذی، ابواب السفر، باب ما ذُکِر فی فضل الصلاۃ، ۲/ ۱۱۸، حدیث: ۶۱۴

ہو گی، اس کی عادت سے کبھی محتاج نہ ہوں گے۔(۵) خیر و برکت پائیں گے۔(۶) آفتیں بلائیں دور ہوں گی، بُری قضا ٹلے گی، ستّر(70) دروازے بُرائی کے بند ہوں گے، ستّر(70) قسم کی بلا دُور ہو گی۔ (۷) ان کے شہر آباد ہوں گے۔(۸) شکستہ حالی دور ہو گی۔(۹) خوفِ اندیشہ زائل اور اطمینانِ خاطر حاصل ہو گا۔

(۱۰) مددِ الٰہی شامل ہو گی۔(۱۱) رحمتِ الٰہی ان کے لیے واجب ہو گی۔(۱۲) ملائکہ اُن پر درود بھیجیں گے۔(۱۳) رضائے الٰہی کے کام کریں گے۔(۱۴) غضبِ الٰہی ان پر سے زائل ہو گا۔(۱۵) ان کے گناہ بخشے جائیں گے، مغفرت ان کے لئے واجب ہو گی، اُن کے گناہوں کی آگ بجھ جائے گی۔(۱۶) خدمتِ اہلِ دین میں صدقہ سے بڑھ کر ثواب پائیں گے۔(۱۷) غلام آزاد کرنے سے زیادہ اجر لیں گے۔(۱۸) ان کے ٹیڑھے کام درست ہوں گے۔(۱۹) آپس میں محبتیں بڑھیں گی جو ہر خیر و خوبی کی مُتّبع (یعنی پیروی کرتی یا اس کے پیچھے پیچھے چلی آتی) ہیں۔(۲۰) تھوڑے صَرف میں بہت کا پیٹ بھرے گا کہ تنہا کھاتے تو دونا اُٹھتا۔(۲۱) اللہ عَزَّوَجَلَّ کے حضور درجے بلند ہوں گے۔(۲۲) مولیٰ تبارک و تعالیٰ ملائکہ سے ان کے ساتھ مباہات (فخر) فرمائیگا۔(۲۳) روزِ قیامت دوزخ سے امان میں رہیں گے، آتشِ دوزخ ان پر حرام ہو گی۔(۲۴) آخرت میں احسانِ الٰہی سے بہرہ مند ہوں گے کہ نہایتِ مقاصد وغایتِ مرادات ہے۔ (۲۵) خدا عَزَّوَجَلَّ نے چاہا تو اس مبارک گروہ میں ہوں گے جو حضور پُر نور، سیدِ عالَم، سرورِ اکرم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ والہٖ وسلَّم کی نعلِ اقدس کے تَصَدُّق (صدقے) میں سب سے پہلے داخلِ جنّت ہو گا۔

(فتاویٰ رضویہ، ۲۳/ ۱۵۲)

لنگرِ رضویہ میں حصہ لیجئے:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول میں ملک و بیرونِ ملک ہر سال ہزاروں عاشقانِ رسول پورے ماہِ رمضان اور آخری عشرے کے اِعتکاف کی سعادت حاصل کرتے ہیں، ان عاشقانِ رسول کے لیے **"لنگرِ رضویہ"** (سحری وافطاری) کا بہت بڑا اِنتظام کیا جاتا ہے تا کہ یہ عاشقانِ رسول دِلجمعی کے ساتھ علمِ دین کے مدنی حلقوں اور مدنی مذاکروں میں بھرپور توجہ کے ساتھ شرکت کر سکیں۔ لنگرِ رَضویہ کی مد میں کروڑوں روپے کے اخراجات ہوتے ہیں، اس کارِ خیر میں بھی کئی عاشقانِ رسول اپنا حصہ شامل کرتے ہیں، اس سال بھی اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ ملک وبیرونِ ملک سینکڑوں مقامات پر **پورے ماہ اور آخری عشرے** کا اعتکاف ہو گا، جس میں ہزاروں عاشقانِ رمضان، ماہِ رمضان کی مبارک ساعتوں سے برکتیں لُوٹنے کی سعادت حاصل کریں گے۔ تمام عاشقانِ رسول رضائے اِلٰہی اور دیگر اچھی اچھی نیّتوں کے ساتھ **"لنگرِ رضویہ"** کی مد میں اپنا حصہ شامل کرنے کی سعادت حاصل کریں۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آج ستائیسویں (27ویں) شب ہے اور کل ستائیسویں کا دن ہو گا، اس دن یعنی **27 رجب کے روزے** کی بہت زِیادہ فضلیت ہے، چنانچہ

100 سال کے روزوں کا ثواب

اللہ کے محبوب، دانائے غُیُوب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ ذِیشان ہے: "رجب میں ایک دن اور رات ہے جو اُس دن روزہ رکھے اور رات کو قیام (عبادت) کرے تو گویا اُس نے **100 سال** کے روزے رکھے، 100 برس کی شب بیداری کی اور یہ رجب کی 27 تاریخ ہے۔" (شُعَبُ الْاِیْمَان

ج۳ص ۳۷۴حدیث۳۸۱۱)

60 مہینوں کا ثواب

حضرت سیِّدُنا ابوہُریرہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں : سَتّائیسویں رَجَب کا جو کوئی روزہ رکھے، اللہ کریم اُس کیلئے ساٹھ (60) مہینے کے روزوں کا ثواب لکھے۔ (فَضائِلُ شَھْرِ رَجَب، لِلخَلّال، ص ۱۰)(کفن کی واپسی، ص8)

عنقریب ماہِ شعبانُ المعظم کی آمد ہونے والی ہے، اس ماہِ مبارک کے روزوں کے بھی بہت زیادہ فضائل ہیں، چنانچہ سرکارِ مدینہ، سلطانِ باقرینہ، قرارِ قلب وسینہ، فیض گنجینہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ عظمت نشان ہے: "(رَمَضان کے بعد) سب سے افضل شَعبان کے روزے ہیں، تعظیمِ رَمَضان کیلئے۔" (شُعَبُ الایمان، ج3، ص377، حدیث3819)

اُمُّ المُؤمِنین حضرتِ سَیِّدَتُنا عائِشہ صِدّیقہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہا سے رِوایت ہے، "حُضورِ انور، شافِعِ مَحشر، مدینے کے تاجور، بِاِذنِ ربِّ اکبر، غیبوں سے باخبر، محبوبِ داور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پُورے شَعبان کے روزے رکھا کرتے تھے۔" فرماتی ہیں: میں نے عرض کی، "یارَسُولَ اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! کیا سب مہینوں میں آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے نزدیک زیادہ پسندیدہ شَعبان کے روزے رکھنا ہے؟" تو شفیعِ روزِ شُمار صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: اللہ کریم اِس سال مرنے والی ہر جان کو لکھ دیتا ہے اور مجھے یہ پسند ہے کہ میرا وقتِ رُخصت آئے اور میں روزہ دار ہوں۔"

(مُسندِ ابویعلٰی، ج۴، ص277، حدیث4890)

اللہ پاک ہمیں معراج کے دولہا، مکی مدنی مُصْطَفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے صَدقے کل کا نفل روزہ رکھنے، شعبان اور پھر ماہِ رمضان کے سارے روزے رکھنے کی توفیق عطا فرمائے، کاش! ہم پورے ماہِ رمضان کا یا آخری عشرے کا اعتکاف کرنے میں کامیاب ہو جائیں، کاش! اچھی اچھی نیتوں کے ساتھ خوب خوب مدنی عطیات جمع کرنے کی توفیق مل جائے۔ **اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن** صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بَیان کو اِخْتِتام کی طرف لاتے ہوئے سُنّت کی فضیلت، چند سُنّتیں اور آداب بَیان کرنے کی سَعادَت حاصِل کرتا ہوں۔ تاجدارِ رسالت، شَہَنْشاہِ نُبُوَّت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ جنّت نشان ہے: جس نے میری سُنّت سے مَحَبَّت کی اُس نے مجھ سے مَحَبَّت کی اور جس نے مجھ سے مَحَبَّت کی وہ جنّت میں میرے ساتھ ہو گا۔[1]

سینہ تِری سُنَّت کا مدینہ بنے آقا جنّت میں پڑوسی مُجھے تُم اپنا بنانا

چھینکنے کی سنتیں اور آداب

آیئے! شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنت بانیٔ دعوتِ اسلامی حضرت علامہ مولانا محمد الیاس عطار قادری رضوی ضیائی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے رسالے **"101 مدنی پھول"** سے چھینکنے کی سُنّتیں اور آداب سنتے ہیں۔ چنانچہ ☆ دو فرامین مصطفےٰ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ: (1) اللہ پاک کو چھینک پسند ہے اور جماہی نا پسند۔ (بُخارِی، ۴/۱۶۳، حدیث: ۶۲۲۶) (2) جب کسی کو چھینک آئے اور وہ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ کہے تو فِرِشتے

---

1 ۔۔۔ مشکاۃ المصابیح، کتاب الایمان، باب الاعتصام بالکتاب والسنۃ، الفصل الثانی، ۱/۵۵، حدیث: ۱۷۵

کہتے ہیں: رَبُّ الْعٰلَمِیْنَ اور اگر وہ رَبُّ الْعٰلَمِیْنَ کہتا ہے تو فِرِشتے کہتے ہیں: اللہ پاک تجھ پر رَحم فرمائے۔(اَلْمُعْجَمُ الْکَبِیْر، ۱۱/۳۵۸، حدیث: ۱۲۲۸۴) ☆ چھینک کے وَقت سر جھکائیے، منہ چُھپائیے اور آواز آہِستہ نکالئے، چھینک کی آواز بُلند کرنا حَماقت ہے۔(رَدُّالْمُحتار، ۹/۶۸۴) ☆ چھینک آنے پر اَلْحَمْدُ لِلّٰہ کہنا چاہیے (خزائنُ العرفان صَفْحَہ 3 پر طَحطاوی کے حوالے سے چھینک آنے پر حمدِ الٰہی کو سُنّتِ مُؤَکَّدہ لکھا ہے) بہتر یہ ہے کہ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْن یا اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَلٰی کُلِّ حَال کہے ☆ سُننے والے پر واجِب ہے کہ فوراً یَرْحَمُكَ الله (یعنی اللہ پاک تجھ پر رحم فرمائے) کہے۔ اور اتنی آواز سے کہے کہ چھینکنے والا خود سن لے۔(بہارِ شریعت، جلد ۳ حصہ ۱۶، ص ۴۷۶) ☆ جواب سن کر چھینکنے والا کہے: يَغْفِرُ اللهُ لَنَا وَلَكُمْ (یعنی اللہ پاک ہماری اور تمہاری مغفِرت فرمائے) یا یہ کہے: يَهْدِيْكُمُ اللهُ وَيُصْلِحُ بَالَكُمْ (یعنی اللہ پاک تمہیں ہدایت دے اور تمہارا حال درست کرے)۔(عالَمگیری، ۵/۳۲۶) ☆ جو کوئی چھینک آنے پر اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَلٰی کُلِّ حَال کہے اور اپنی زبان سارے دانتوں پر پھیر لیا کرے تو اِن شاءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ دانتوں کی بیماریوں سے محفوظ رہے گا۔(مرآۃُ المناجیح، ۶/۳۹۶) ☆ حضرتِ مولائے کائنات، علیُّ الْمُرتَضٰی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں: جو کوئی چھینک آنے پر اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَلٰی کُلِّ حَال کہے تو وہ داڑھ اور کان کے درد میں کبھی مبتلا نہیں ہو گا۔(مرقاۃ المفاتیح، ۸/۴۹۹، تحت الحدیث: ۴۷۳۹) ☆ چھینکنے والے کو چاہئے کہ زور سے حمد کہے تاکہ کوئی سنے اور جواب دے۔(ردالمحتار، ۹/۶۸۴) ☆ چھینک کا جواب ایک مرتبہ واجِب ہے، دوسری بار چھینک آئے اور وہ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ کہے تو دوبارہ جواب واجِب نہیں بلکہ مُستَحَب ہے۔ (عالَمگیری، ۵/۳۲۶) ☆ جواب اس صورت میں واجب ہو گا جب چھینکنے والا اَلْحَمْدُ لِلّٰہ کہے اور حمد نہ کرے تو جواب نہیں۔(بہارِ شریعت، جلد ۳ حصہ ۱۶، ص ۴۷۷) ☆ کئی اسلامی بھائی موجود ہوں تو بعض حاضِرین نے جواب دے دیا تو سب کی طرف سے جواب ہو گا مگر بہتر یہی ہے کہ سارے جواب دیں۔(رد

المحتار، ۹/۶۸۴)

طرح طرح کی ہزاروں سُنّتیں سیکھنے کے لئے مکتبۃُ المدینہ کی 2 کتب 312 صفحات پر مشتمل کتاب **"بہارِ شریعت"** حصّہ 16 اور 120 صفحات کی کتاب **"سنّتیں اور آداب"**، اس کے علاوہ شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے 2 رسائل **"101 مدنی پھول"** اور **"163 مدنی پھول"** مکتبۃ المدینہ کے بستے سے ھدِیَّۃً طلب کیجئے اور پڑھئے۔ سنّتوں کی تربیّت کا ایک بہترین ذَرِیعہ دعوتِ اسلامی کے مَدَنی قافلوں میں عاشِقانِ رسول کے ساتھ سنّتوں بھرا سفر بھی ہے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللهُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْم ط بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم ط

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْكَ یَا رَسُوْلَ اللّٰه وَعَلٰی اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ یَا حَبِیْبَ اللّٰه

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْكَ یَا نَبِیَّ اللّٰه وَعَلٰی اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ یَا نُوْرَ اللّٰه

نَوَیْتُ سُنَّتَ الاعْتِكَاف (ترجمہ: میں نے سُنّتِ اعتکاف کی نیّت کی)

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! جب کبھی داخلِ مسجد ہوں، یاد آنے پر اِعْتِکاف کی نِیَّت کرلیا کریں کہ جب تک مسجد میں رہیں گے اِعْتِکاف کا ثَواب مِلتا رہے گا۔ **یادرکھئے!** مسجد میں کھانے، پینے، سونے یا سَحَری، اِفطاری کرنے، یہاں تک کہ آبِ زَم زَم یا دَم کیا ہوا پانی پینے کی بھی شَرعاً اِجازت نہیں، اَلبتَّہ اگر اِعْتِکاف کی نِیَّت ہو گی تو یہ سب چیزیں ضِمْناً جائز ہو جائیں گی۔ اِعْتِکاف کی نِیَّت بھی صِرف کھانے، پینے یا سونے کے لئے نہیں ہونی چاہئے بلکہ اِس کا مقصد اللہ کریم کی رِضا ہو۔ **"فتاویٰ شامی"** میں ہے: اگر کوئی مسجد میں کھانا، پینا، سونا چاہے تو اِعْتِکاف کی نِیَّت کرلے، کچھ دیر ذِکْرُ اللہ کرے، پھر جو چاہے کرے (یعنی اب چاہے تو کھا پی یا سو سکتا ہے)

دُرُوْدِ پاک کی فضیلت

اللہ پاک کی رحمت بن کر دنیا میں تشریف لانے والے نبی، رسولِ ہاشمی، مکی مدنی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا اِرْشادِ نُور بار ہے: زَیِّنُوْا مَجَالِسَکُمْ بِالصَّلَاۃِ عَلَیَّ یعنی تُم اپنی مَجلسوں کو مُجھ پر دُرُودِ پاک پڑھ کر آراستہ کروفَاِنَّ صَلَاتَکُمْ عَلَیَّ نُوْرٌ لَّکُمْ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ، کیونکہ تُمہارا مجھ پر دُرُود پڑھنا بروزِ قِیامت تُمہارے لئے نُور ہو گا۔

(جامع صغیر، حرف الزای، ص ۲۸۰، حدیث: ۴۵۸۰)

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! جب بھی کسی مَحفِلِ ذِکر میں شرکت کی سَعادَت نَصِیب ہو اور بی بی آمنہ کے لال، مکی مدنی لجپال صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا اِسْمِ گرامی لیا جائے، تو حُصُولِ بَرَکت کے لئے دُرُودِ پاک پڑھ لینا چاہیے، تاکہ ہمارا پڑھا ہوا دُرُودِ پاک روزِ قِیامت ہمارے لئے نُور ہو اور ہماری بَخْشِش و مَغْفِرت کا ذَرِیعہ بھی بن جائے۔

کوئی حُسنِ عَمل پاس میرے نہیں　　پھنس نہ جاؤں قِیامت میں مَولا کہیں
اے شَفِیعِ اُمَم لاج رکھنا تُمہیں　　تم پہ ہر دَم کروڑوں دُرُود و سَلام
(وسائلِ بخشش، ص۶۰۳)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب!　　صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! حُصُولِ ثَواب کی خَاطِر بَیان سُننے سے پہلے اَچّھی اَچّھی نِیّتیں کر لیتے ہیں۔ فَرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ "نِیَّۃُ الْمُؤْمِنِ خَیْرٌ مِّنْ عَمَلِہٖ" مُسلمان کی نِیّت اُس کے عَمَل سے بہتر ہے۔[1]

مَدَنی پھول: بیان میں جِتنی اَچّھی نِیّتیں زِیادہ، اُتنا ثواب بھی زِیادہ۔

بَیان سُننے کی نِیّتیں

نگاہیں نیچی کئے خُوب کان لگا کر بَیان سُنُوں گا۔ ☆ٹیک لگا کر بیٹھنے کے بجائے عِلْمِ دِیْن کی تَعْظِیم کی خاطِر جہاں تک ہو سکا دو زانو بیٹھوں گا۔ ☆ضَرورَتاً سِمَٹ سَرک کر دوسرے کے لئے جگہ کُشادہ کروں گا۔ ☆دھکّا وغیرہ لگا تو صَبْر کروں گا، گُھورنے، جِھڑکنے اور اُلجھنے سے بچوں گا۔ ☆صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب، اُذْکُرُوا

---

[1] ... معجم کبیر، سهل بن سعد الساعدی... الخ، ۶/۱۸۵، حدیث: ۵۹۴۲

اللّٰہ، تُوبُوْااِلَی اللّٰہِ وغیرہ سُن کر ثواب کمانے اور صدا لگانے والوں کی دل جُوئی کے لئے بُلند آواز سے جواب دوں گا۔ ☆اجتماع کے بعد خُود آگے بڑھ کر سَلَام و مُصَافَحہ اور اِنْفِرادی کوشش کروں گا۔

صَلُّوْاعَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! اللہ پاک نے اولیائے کرام رَحِمَہُمُ اللّٰہُ السَّلَام کو بڑی شانوں سے نوازا ہے، ☆یہی وہ عظیم لوگ ہیں، جن سے زمانے کی زیب وزِینت قائم ہے، ☆یہی وہ عظیم لوگ ہیں کہ جن کی عبادت کی مہک نے تمام عالَم کو خوشبودار بنا رکھا ہے، ☆یہی وہ عظیم لوگ ہیں کہ جن کے دل ہر وقت اللہ پاک کی بارگاہ میں جھکے رہتے ہیں، ☆یہی وہ عظیم لوگ ہیں جو لوگوں کے دلوں کو تیر و تلوار سے نہیں بلکہ اپنے سیرت و کردار سے فتح کرتے ہیں، ☆یہی وہ عظیم لوگ ہیں جو کسی جنگل میں بھی بیٹھ جائیں تو اسے سرسبز و شاداب باغ میں تبدیل کر دیتے ہیں، ☆یہی وہ عظیم لوگ ہیں جن کے وجود سے دنیا کا نظام (System) چل رہا ہے، ☆یہی وہ عظیم لوگ ہیں جنہوں نے جہالت کے اندھیروں میں اسلام کی شمعیں روشن کیں، ☆یہی وجہ ہے کہ آج کے دور میں بھی جدھر نگاہ کریں، لوگ ان اللہ والوں کو عقیدت و محبت سے یاد کرتے دِکھائی دیتے ہیں۔ اِنہی نیک صفت، ستھرے کرداراور عمدہ اوصاف کے حامل لوگوں میں سے ایک مُعِیْنُ الدِّین (دین کے مددگار)، خواجۂ خواجگان، سلطانُ الہند، عطائے رسول، گلشنِ فاطمہ کے مہکتے پھول حضرت خواجہ مُعِیْنُ الدِّین سید حسن چشتی اجمیری رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ بھی ہیں۔ آج ہم اِنہی کے سیرت و کردار سے مُتَعَلِّق سننے کی سعادت حاصل کریں گے۔ آپ کی حیاتِ مبارکہ، عمدہ اَخلاق اور کرامات کے ساتھ ساتھ ضمناً کئی اور مدنی پھول بھی سننے کی سعادت حاصل کریں گے۔ یقیناً وہ بات جو اللہ پاک کے ولی کے لبوں سے

نکلتی ہے، اثر رکھتی ہے، آج ہم خواجہ غریب نواز رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کے ملفوظات بھی اپنے دل کے مدنی گلدستے میں سجانے کی کوشش کریں گے۔ کاش! پورا بیان اچھی اچھی نیّتوں کے ساتھ مکمل توجہ کے ساتھ سُننا نصیب ہو جائے۔ اٰمِین بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

چھاگل میں تالاب

حُضور خواجہ غریب نواز رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کے چند مُرید ایک بار اَجمیر شریف کے مشہور تالاب اَناسَاگر پر غُسل کرنے گئے تو غیر مسلموں نے شور مچادیا کہ یہ مسلمان ہمارے تالاب کو "ناپاک" کررہے ہیں۔ چُنانچِہ وہ حضرات لَوٹے اور سارا ماجرا خواجہ غریب نواز رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کی خدمت میں عرض کر دیا۔ خواجہ غریب نواز رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے ایک خادم کو چھاگل (پانی رکھنے کا مٹی کا برتن) دیتے ہوئے ارشاد فرمایا: اس میں تالاب کا پانی بھر لاؤ۔ خادِم نے جونہی پانی بھرنے کے لئے چھاگل تالاب میں ڈالا تو اس کا سارا پانی چھاگل میں آ گیا۔ لوگ پانی نہ ملنے پر بے قرار ہو گئے اور خواجہ غریب نواز رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کی خدمتِ سراپا کرامت میں حاضِر ہو کر فریاد کرنے لگے، خواجہ غریب نواز رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے خادِم کو حکم دیا کہ جاؤ اور پانی واپَس تالاب میں اُنڈَیل دو۔ خادِم نے حکم کی تعمیل کی تو اَناسَاگر پھر پانی سے لبریز ہو گیا۔[1]

آگیا سارا "اَناساگر" تِری چھاگل میں خُوب
شان تیری مرحبا! خواجہ پیا جواجہ پیا

1 ... خوفناک جادوگر، ص ۷

اپنی منزل سے کبھی بھی وہ بھٹک سکتا نہیں
جس کے تم ہو رَہنُما خواجہ پیا خواجہ پیا
استِقامت مذہبِ اِسلام پر مِل جائے کاش!
ہاتھ اُٹھا کر کر دُعا خواجہ پیا خواجہ پیا

(وسائلِ بخشش مرمّم، ص۵۳۸)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! یہاں یہ بات بھی غور طلب ہے کہ ایک چھاگل کتنی بڑی ہوتی ہے؟ مشکل سے آٹھ (8) سے دس (10) کلو پانی اس میں آتا ہو گا، اگر بڑی ہو تو تھوڑا زیادہ پانی آ جائے گا۔ مگر اللہ پاک کے ولی، اللہ پاک کے برگزیدہ بندے حضرت خواجہ غریب نواز رَحۡمَۃُ اللّٰہِ عَلَیۡہ نے توجہ فرمائی تو تالاب کا سارا پانی اس چھاگل میں سمو گیا اور وہ تالاب بالکل ہی خالی ہو گیا۔ معلوم ہوا اللہ والے اللہ پاک کی عطا سے بڑی قدرت اور اختیار (Authority) کے مالک ہوتے ہیں، اللہ پاک نے انہیں اختیارات عطا فرمائے ہوتے ہیں، ☆وہ چاہیں تو اللہ پاک کی دی ہوئی طاقت سے کنویں کا پانی ایک چھاگل میں سمو دیں، ☆وہ چاہیں تو اللہ پاک کی دی ہوئی طاقت سے مُردے زندہ کر دیں، ☆وہ چاہیں تو اللہ پاک کی دی ہوئی طاقت سے کئی سال کی ڈُوبی ہوئی بارات دُولہا سمیت پلک جھپکنے میں تیرا دیں، ☆وہ چاہیں تو اللہ پاک کی دی ہوئی طاقت سے بڑی بڑی مشکلات کو ابرو کے اِشارے سے ٹال دیں، ☆وہ چاہیں تو اللہ پاک کی دی ہوئی طاقت سے سونے کو مٹی بنا دیں، ☆وہ چاہیں تو اللہ پاک کی دی ہوئی طاقت سے مٹی کو سونے میں تبدیل کر دیں، ☆وہ چاہیں تو اللہ پاک کی دی ہوئی طاقت سے پلک جھپکنے سے پہلے

دُور دراز کی چیزیں حاضر کر دیں، ☆وہ چاہیں تو اللہ پاک کی دی ہوئی طاقت سے بے موسم کے پھل بند کمروں میں حاصل کر لیں، ☆وہ چاہیں تو اللہ پاک کی دی ہوئی طاقت سے پانی پر چلتے ہوئے دریا پار کر لیں اور ☆وہ چاہیں تو اللہ پاک کی دی ہوئی طاقت سے فضا میں پرندوں کی طرح پرواز کرنا شروع کر دیں۔

اَلْغَرَض! اللہ والے جہاں چاہیں تصرف فرماسکتے ہیں، کیونکہ اللہ پاک نے انہیں اختیارات عطا فرمائے ہوتے ہیں، اللہ پاک نے ان کو **طاقت و قوت** عطا فرمائی ہوتی ہے۔ **قرآنِ پاک** میں بھی اولیائے کرام کے تصرفات کا تذکرہ ہے،

مثلاً پارہ 3 سورۂ آلِ عمران کی آیت نمبر 37 میں بیان ہوا کہ حضرت بی بی مریم رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہَا کا کمرہ جو ہر طرف سے بند ہوتا تھا اور جس میں وہ عبادتِ الٰہی کرتی تھیں، بے فصل کے میوے اس بند کمرے میں ظاہر ہو جاتے تھے۔ یہ حضرت مریم رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہَا کی کرامت تھی۔ (خزائن العرفان، ص ۱۱۲ ملخصاً)

اسی طرح پارہ 15 سورۂ کہف کی آیت نمبر 9 تا 26 میں بیان ہوا کہ اللہ پاک کے نیک بندے "**اصحابِ کہف**" تین سو نو سال تک ایک غار میں آرام فرما رہے اور ان کے جسموں کو کچھ بھی نہ ہوا یہ ان کی کرامت تھی۔

اسی طرح پارہ 19 سورۂ نَمْل کی آیت نمبر 19 میں بیان ہوا کہ حضرت سلیمان عَلَیْہِ السَّلَام کے اُمّتی حضرت آصف بن برخیا رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے سینکڑوں مِیل کی مسافت پر رکھا ہوا بھاری تخت پلک جھپکنے سے پہلے حضرت سلیمان عَلَیْہِ السَّلَام کے دربار میں حاضر کر دیا، یہ ان کی کرامت تھی۔ (خزائن العرفان، ص ۷۰۵ ملخصاً)

مٹی سونا بن گئی!

آیئے خواجۂ خواجگان، سُلطانُ الہند حضرت خواجہ غریب نواز رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کے مُرید حضرت

خواجہ قطبُ الدین بختیار کاکی رَحۡمَۃُ اللّٰہِ عَلَیۡہ کے خلیفہ، پاک پتن (پنجاب، پاکستان) کی سرزمین کو اپنے فیضان سے فیض یاب فرمانے والے حضرت بابا فرید الدین مسعود گنج شکر رَحۡمَۃُ اللّٰہِ عَلَیۡہ کا ایک پیارا واقعہ سنتے ہیں، جس سے اندازہ ہو گا کہ اللہ پاک نے اپنے نیک بندوں کو کیسے کیسے اختیارات عطا فرمائے ہیں۔ چنانچہ

منقول ہے: ایک مرتبہ ایک خاتون بابا فریدُ الدّین مسعود گنجِ شکر رَحۡمَۃُ اللّٰہِ عَلَیۡہ کی بارگاہ میں حاضر ہوئی اور عرض کی: !میری تین(3) جوان بیٹیاں ہیں، جن کی شادی کرنی ہے، آپ مدد فرمائیے۔ آپ رَحۡمَۃُ اللّٰہِ عَلَیۡہ نے خُدّام سے فرمایا: جو کچھ بھی درگاہ پر مَوْجُود ہے، وہ خاتُون کو دے دو۔ خُدّام نے عرض کی: حضور! آج کچھ بھی باقی نہیں بچا۔ یہ سُن کر خاتُون رونے لگی کہ میں بہت مجبور ہوں اور آس لے کر آئی ہوں، آپ نے فرمایا: کہ جاؤ باہر سے ایک مٹّی کا ڈھیلا اُٹھالاؤ، وہ مٹّی کا ڈَھیلا اُٹھالائی۔ حضرت فریدُ الدین مسعود گنج شکر رَحۡمَۃُ اللّٰہِ عَلَیۡہ نے بلند آواز سے سُورۂ اِخْلاص پڑھ کر اس پر دَم کیا تو وہ مٹّی کا ڈھیلا سونا (Gold) بن گیا، یہ دیکھ کر سب بہت حیران ہوئے۔

خاتون بڑی خوشی خوشی سونا گھر لے جانے لگی، خوشی اس بات پر تھی کہ ایک تو سونا مل گیا ساتھ میں سونا بنانے کا نسخہ بھی مل گیا۔ جب چاہوں گی جتنا چاہوں گی سونا بنالیا کروں گی۔ کیونکہ سونا بنانے کا نسخہ بھی تو ہے میرے پاس۔ گھر جا کر اس نے بھی پاک صاف ہو کر سورۂ اخلاص پڑھ کر مٹّی کے ڈھیلے پر دَم کیا مگر وہ سونا نہ بن سکا، 3 دن تک وہ یہی عمل کرتی رہی مگر کوئی فائدہ نہ ہوا۔ مٹّی مٹّی رہی سونا نہ بنی۔ تھک ہار کر حضرت بابا فرید الدین مسعود گنج شکر رَحۡمَۃُ اللّٰہِ عَلَیۡہ کی بارگاہ میں حاضر ہوئی اور کہنے لگی: حضور! آپ نے ایک بار سورۂ اخلاص پڑھ کر مٹی پر دم کیا مٹی سونا بن گئی۔ میں نے بھی سورۂ اخلاص پڑھی، کئی

بار پڑھی، بار بار پڑھی، لیکن مٹی سونا نہیں بنی۔ بابا فرید الدین مسعود رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرمانے لگے: تُو نے عمل تو وہی کچھ کیا جو میں نے کیا تھا مگر تیرے منہ میں فرید کی زبان نہ تھی۔ (اللہ کے سفیر، ص۲۹۸ ملخصًا)

منگتوں پہ نظر یا گنجِ شکر! آباد رہے تیرا پاکپتن!
اے خواجہ قطب کے نورِ نظر! آباد رہے تیرا پاکپتن!
تیری دِید کو اپنی عید کہیں، سب تجھ کو فرید فرید کہیں
دیتے ہیں صدا خواجہ کلیر آباد رہے تیرا پاکپتن!

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! اس حکایت سے معلوم ہوا کہ اللہ پاک کے نیک بندے پریشان حالوں، تنگدستوں اور محتاجوں کی مدد فرما کر ان کی حاجت رَوائی فرماتے ہیں، اگر کسی سائل کو دینے کیلئے کچھ مَوْجُود نہ ہو تب بھی یہ حضرات سائل کو خالی ہاتھ نہیں لوٹاتے اور اللہ پاک کے عطا کردہ اِختیارات کو استعمال کرتے ہوئے مٹی کو سونا بنا کر سائل کی مُراد پُوری کر دیتے ہیں۔

دوسرا مدنی پھول یہ بھی حاصل ہوا کہ اللہ والوں کی زبانوں میں ایک خاص تاثیر ہوتی ہے، اللہ پاک نے انہیں وہ مقام عطا فرمایا ہوتا ہے کہ یہ اگر توجہ فرما دیں تو مٹی بھی سونے میں بدل جاتی ہے۔ اور ایسا کیوں نہ کہ اللہ پاک اپنے ان بندوں کو نہ صرف اپنا قربِ خاص عطا فرماتا ہے بلکہ انہیں منفرد شانیں بھی عطا فرماتا ہے۔ جیسا کہ حدیثِ پاک میں ہے کہ اللہ پاک فرماتا ہے: میرا بندہ نَوافل کے ذریعے میرا قُرب حاصل کرتا رہتا ہے، یہاں تک کہ میں اس سے مَحَبَّت کرنے لگتا ہوں، جب میں اس سے مَحَبَّت کرنے لگتا ہوں تو مَیں اس کے کان بن جاتا ہوں، جن سے وہ سُنتا ہے، اس کی آنکھیں بن

جاتا ہوں جن سے وہ دیکھتا ہے، اس کے ہاتھ بن جاتا ہوں جن سے وہ پکڑتا ہے اور اس کے پاؤں بن جاتا ہوں جن سے وہ چلتا ہے، اگر وہ مجھ سے سوال کرے تو میں اسے ضَرور عطا فرماتا ہوں اور اگر کسی چیز سے میری پناہ چاہے تو میں اسے ضرور پناہ عطا فرماتا ہوں۔(بخاری،کتاب الرقاق،باب التواضع،۲۴۸/۴،حدیث:۶۵۰۲)

آج کل کے بناوٹی صوفی!

فی زمانہ تَصَوُّف کو ایک عجیب رنگ دے دیا گیا ہے، آج کل شریعت کی خلاف ورزیوں میں مبتلا کچھ لوگ **تَصَوُّف** اور طریقت کی آڑ لے کر بھولی بھالی عوام کو بیو قوف بنارہے ہیں۔ آج کل فسق و فجور کا کُھلے عام اِرتِکاب کرنے والے کچھ لوگ طریقت کی آڑ لے کر عوام کو دھوکہ دے رہے ہیں، آج کل گناہوں کے انبار میں غرق ہو جانے والے کچھ لوگ ولایت اور قُطبِیَّت کی آڑ لے کر اپنے مکروہ دھندے چلا رہے ہیں۔ یاد رکھئے! **تَصَوُّف اور طریقت** شریعت کی خلاف ورزی کرنے کا نام نہیں ہے۔ **تَصَوُّف اور طریقت** نمازیں چھوڑنے کا نام نہیں ہے، **تَصَوُّف اور طریقت** نامحرم عورتوں کے جھرمٹ میں رہنے یا ان سے ہاتھ پاؤں دبوانے کا نام نہیں ہے۔ **تَصَوُّف اور طریقت** منشیات کے نشے میں ڈُوب کر طریقت، طریقت کی رَٹ لگانے کا نام نہیں ہے۔ **تَصَوُّف اور طریقت** بالوں کو شانوں سے بھی بڑھا کر ان کی چُٹیا باندھنے کا نام نہیں ہے، **تَصَوُّف اور طریقت** شیطانی عملیات کے نام پر لوگوں کی جیبیں خالی کرا لینے کا نام نہیں ہے۔ **تَصَوُّف اور طریقت** رنگ برنگے کپڑے پہن کر ناچ گانے اور رقص کی محفل کا نام نہیں ہے۔ بلکہ **تَصَوُّف اور طریقت** شریعت کی اِتّباع کا نام ہے، **تَصَوُّف اور طریقت** دِین کی پاسداری کرنے کا نام ہے، **تَصَوُّف اور طریقت** قرآن و سنت کی تعلیم پر عمل پیرا ہونے کا نام ہے،

تَصَوُّف اور طریقت حُسنِ اخلاق کا نام ہے، **تَصَوُّف اور طریقت** دِین کی سربلندی کا نام ہے، **تَصَوُّف اور طریقت** گناہوں سے بچنے کا نام ہے، **تَصَوُّف اور طریقت** سنت تو کیا مستحبات بھی نہ چھوڑنے کا نام ہے، **تَصَوُّف اور طریقت** رضائے الٰہی پانے والے کام کرنے کا نام ہے، **تَصَوُّف اور طریقت** حقوق اللہ کی پاسداری کا نام ہے، **تَصَوُّف اور طریقت** حُقوقُ العباد کی پاسداری (یعنی بندوں کے حقوق کو پورا کرنے) کا نام ہے۔ **تَصَوُّف اور طریقت** دینِ اسلام پر عمل کرنے کا نام ہے۔ **تَصَوُّف اور طریقت** محض رِضائے الٰہی کی خاطر مسلمانوں کی پریشانیاں (Problems) دُور کرنے کا نام ہے، **تَصَوُّف اور طریقت** نیکی کے کاموں میں ایک دوسرے کی مدد کرنے کا نام ہے۔

شریعت منبع ہے، طریقت دریا ہے

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! کچھ لوگ خود کو مجذوب اور فقیر کا نام دے کر خلافِ شریعت کام کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ **"ہم تو طریقت والے ہیں" "یہ تو فقیری لائن ہے" "ہر ایک کو سمجھ نہیں آسکتی" "ہماری راہ اور ہے شریعت والوں کی راہ اور ہے"** وغیرہ وغیرہ تو یاد رکھ لیجئے طریقت کو شریعت سے جدا (Separate) خیال کرنا گمراہی ہے۔ میرے آقا اعلیٰ حضرت، امامِ اہلسنّت مولانا شاہ امام احمد رضا خان رَحمَۃُ اللہِ عَلَیْہ شریعت اور طریقت کے باہمی تعلق کو یوں بیان فرماتے ہیں: شریعَت مَنْبَع (مرکز) ہے اور طریقت اس میں سے نکلا ہوا ایک دریا ہے۔ عُموماً کسی مَنْبَع یعنی پانی نکلنے کی جگہ سے اگر دریا بہتا ہو تو اسے زمینوں کو سیراب کرنے میں مَنْبَع کی حاجت نہیں ہوتی، لیکن شریعَت وہ مَنْبَع ہے کہ اس سے نکلے ہوئے دریا یعنی طریقت کو ہر آن اس کی حاجت ہے کہ اگر شریعَت کے مَنْبَع سے طریقت کے دریا کا تَعَلُّق ٹوٹ جائے، تو صرف یہی نہیں

کہ آئندہ کے لیے اس میں پانی نہیں آئے گا بلکہ یہ تَعلُّق ٹُوٹتے ہی دریائے طریقت فوراً فنا ہو جائے گا۔(فتاویٰ رضویہ،۲۱ /۵۲۵، ملخصًا از فیضانِ مدنی مذاکرہ قسط:10:ولی اللہ کی پہچان، ص۲۱)

اگر جینے کی خواہش ہے تو کچھ پہچان پیدا کر
خضر کے بھیس میں یہاں راہزن بھی پھرتے ہیں

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

خواجہ غریب نواز کا مختصر تعارف

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! ہم خواجہ غریب نواز رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کے بارے میں سُن رہے تھے، خواجہ غریب نواز رَحْمَۃُ اللہ عَلَیْہ بچپن سے ہی تقویٰ و طہارت، حُسنِ اخلاق، شرم و حیا، جُودُو سخاوت کے پیکر اور بڑے ملنسار تھے، حضرت خواجہ غریب نواز رَحْمَۃُ اللہ عَلَیْہ اپنے بچپن میں عام بچوں کی طرح کھیل کُود سے دُور رہتے تھے۔ حضرت خواجہ غریب نواز رَحْمَۃُ اللہ عَلَیْہ کی شان یہ تھی کہ بچپن میں ہی اپنے ہم عمر بچوں کو مکان میں لاتے، ان کو کھانا کھلاتے اور اس پر خوش ہوتے۔ اپنے ہم عمروں کو وعظ و نصیحت کرتے ہوئے فرماتے: بچّو! ہم دنیا میں کھیل کُود کے لئے نہیں آئے بلکہ ہماری زندگیوں کا مقصد یہ ہے کہ اللہ کریم کو راضی کریں۔(غریب نواز، ص۱۸، بتغیر)

آئیے! خواجہ غریب نواز رَحْمَۃُ اللہ عَلَیْہ کا مختصر تعارف سنتے ہیں:

خواجہ غریب نواز رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کا اِسمِ گرامی "حَسَن" ہے۔ خواجہ غریب نواز رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نَجِیْبُ الطَّرَفَیْن(یعنی ماں باپ کی طرف سے) حَسَنی و حُسینی سَیِّد ہیں۔ خواجہ غریب نواز رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کے مشہور و معروف اَلقابات مُعِیْنُ الدّین، خواجہ غریب نواز، سُلطانُ الْہِند اور عطائے رسول ہیں۔ خواجہ

غریب نواز رَحۡمَۃُ اللہِ عَلَیۡہ 537ھ میں سِجِسْتان یا سیستان (موجودہ ایران) کے علاقہ "سَنْجَر" میں پیدا ہوئے۔ (معین الھند حضرت خواجہ معین الدین اجمیری، ص۱۸ ملخصاً۔ اقتباس الانوار، ص۳۴۵) خواجہ غریب نواز رَحۡمَۃُ اللہِ عَلَیۡہ نے حُصُولِ عِلْم کے لئے شام، بغداد اور کِرمان سمیت کئی ملکوں اور شہروں کے سفر کئے۔ خواجہ غریب نواز رَحۡمَۃُ اللہِ عَلَیۡہ نے کئی بُزرگانِ دین سے اِکْتِسابِ فیض کیا۔ جن میں آپ کے پیر و مُرشِد حضرت خواجہ عثمان ہرْوَنی اور پیرانِ پیر حُضُور غوثِ پاک حضرت شیخ سیّد عبد القادِر جیلانی رَحۡمَۃُ اللہِ عَلَیۡہِما بھی شامل ہیں۔ خواجہ غریب نواز رَحۡمَۃُ اللہِ عَلَیۡہ کو زیارتِ حَرَمَیْن کے دوران بارگاہِ رِسالت صَلَّی اللہُ عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے ہند کی وِلایت عطا ہوئی۔ (سیر الاقطاب، ص142، ملخصاً)

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! بچپن اور لڑکپن زندگی کے بنیادی مراحل ہیں، یہ اگر عمدہ اوصاف، اچھے اَخلاق اور نیک عادات سے متصف ہوں تو ساری زندگی انہی کے گِرد گھومتی رہتی ہے۔ جبکہ اگر اس عمر میں بُرائیوں کی عادتیں پیدا ہو جائیں تو اگلی عمر میں ان سے پیچھا چھڑانا بہت مشکل ہو جاتا ہے۔ اللہ پاک کے نیک بندے بچپن سے ہی بے مثال اوصاف کے مالک ہوتے ہیں۔ حضرت خواجہ غریب نواز رَحۡمَۃُ اللہِ عَلَیۡہ کو بھی اللہ پاک نے بچپن ہی سے اچھے اوصاف سے نوازا تھا۔ سُلطانُ الہند حضرت خواجہ غریب نواز رَحۡمَۃُ اللہِ عَلَیۡہ کا حُسْنِ سلوک، نرمی و بھلائی اور غریبوں کی حاجت روائی بچپن ہی سے نمایاں تھیں۔ آیئے! خواجہ غریب نواز رَحۡمَۃُ اللہِ عَلَیۡہ کے بچپن کا ایک بہت ہی پیارا واقعہ سنتے ہیں، چنانچہ

اپنے کپڑے دے دیئے

منقول ہے کہ ایک بار بچپن میں عید کے موقع پر خواجہ غریب نواز رَحۡمَۃُ اللہِ عَلَیۡہ اچھا لباس پہنے

عید کی نماز کے لئے جا رہے تھے۔ راستے میں ایک نابینا (Blind) لڑکے پر آپ کی نظر پڑی جو پھٹے پرانے کپڑے پہنے ہوئے تھا، جب خواجہ غریب نواز رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے اس کو دیکھا تو آپ کو بہت رنج ہوا اورآپ نے اپنے کپڑے اس غریب اور نابینا لڑکے کو دیئے اور خود دوسرے کپڑے پہن کر اسے اپنے ساتھ عید گاہ لے گئے۔ (معین الہند حضرت خواجہ معین الدین اجمیری، ص ۲۲ بتغیر قلیل)

تمہیں نے بندہ نوازی سکھائی عالم کو

تمہیں ہو مخزنِ لطف و کرم غریب نواز

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! سنا آپ نے کہ خواجہ معینُ الدین اجمیری رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ بچپن سے ہی کیسے بلند و بالا اوصاف کے حامل تھے اورآپ لوگوں کی حاجت روائی کرتے، لوگوں کے ساتھ حُسنِ سلوک سے پیش آتے، ان کی تکالیف اور مصیبتیں دُور کرنے میں خوشی محسوس کرتے۔ یہ حضرت خواجہ غریب نواز رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کے حِلْم و بُردباری، جُود و سخاوت اور دیگر اَخلاقِ عالیہ کا ہی نتیجہ تھا کہ لوگ آپ کے اچھے اَخلاق سے متأثر ہو کر عمدہ اَخلاق کے حامل اور پاکیزہ صفات کے پیکر بن گئے اورآپ کی کوشش سے تقریباً نوّے (90) لاکھ افراد مشرف بہ اسلام ہوئے۔ (معین الارواح، ص ۱۸۸، بتغیر)

ہر دلعزیز بننے کا نسخہ

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! ہمیں بھی خوش اَخلاقی اور ملنساری کا پیکر بننا چاہیے۔ ہم کس طرح دِلعزیز بن سکتے ہیں، آیئے! سُنیئے: ☆ ہر ایک سے مسکرا کر ملنا چاہیے۔ ☆ دوسروں کو مکمل توجہ دینی چاہیے۔ ☆ سلام میں پہل کرنی چاہیے۔ ☆ پُرجوش انداز میں مصافحہ کرنا چاہیے۔ ☆ پُرتپاک انداز میں ملاقات کرنی چاہیے۔ ☆ اچھے طریقے سے خیریت دریافت کرنی چاہیے۔

☆اپنی ذات کے لیے غُصّہ نہیں کرنا چاہیے۔☆ہر ایک کو اس کا جائز مقام دینا چاہیے۔☆دوسروں کی غم خواری کرنی چاہیے۔ ☆دُکھیاروں کا دُکھ درد بانٹنا چاہیے۔ ☆بے سہاروں کا سہارا بننا چاہئے ☆ضرورت مندوں کی ضرورت پوری کرنی چاہیے۔☆غمزدوں کے غم دُور کرنے چاہئیں۔☆بڑوں کا احترام کرنا چاہیے۔☆چھوٹوں سے شفقت و مہربانی کا برتاؤ کرنا چاہیے۔

یقین مانئے! یہ تمام عادات ایسی ہیں کہ جو ہمیں ہر دِلعزیز بنا سکتی ہیں اور ہر دِلعزیز بننے کا فائدہ یہ ہو گا کہ ہمیں نیکی کی دعوت دینا آسان ہو جائے گا۔ہمارے اسلاف کے مقبولِ عام ہونے کی ایک وجہ یہ بھی تھی کہ وہ بہت ملنسار اور خوش اخلاق ہوتے تھے، جبھی لوگ ان کی طرف مائل ہوتے تھے۔ ہمیشہ تبسم فرمانے والے آقا، بے سہاروں کا سہارا بننے والے مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ خوشبودار ہے:لوگوں کو تم اپنے اموال سے خوش نہیں کرسکتے، لیکن تمہاری خندہ پیشانی اور خوش اخلاقی انہیں خوش کرسکتی ہیں۔(شعب الایمان،۶/۲۵۴،رقم ۸۰۵۴)

ہو اَخلاق اچھا ہو کردار سُتھرا
مجھے مُتّقی تُو بنا یاالٰہی!

(وسائلِ بخشش مرمم، ص۱۰۴)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! اگر اللہ والوں کے حالاتِ زندگی کا مُشَاہَدَہ کیا جائے تو یہ بات سامنے آتی ہے کہ ان کی زندگی کے معمولات اور روز مَرّہ کی عادات، احکاماتِ رَبِّ ذُوالجَلال اور سنّتِ رسولِ بے مثال کے عَین مُطابِق ہوتی ہیں۔ حضرت خواجہ غریب نواز رَحمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کی ساری زندگی

بھی اِسی بات کا مظہر ہے۔ آیئے! آپ کی چند عاداتِ مبارکہ کے بارے میں سنتے ہیں:

تلاوتِ قرآن اور شب بیداری

حضرت سَیِّدُنا خواجہ غریب نواز رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ کا مَعْمُول تھا کہ ساری ساری رات عبادتِ الٰہی میں مصروف رہتے، حتّٰی کہ عشاء کے وُضُو سے نمازِ فجر ادا کرتے اور تلاوتِ قرآن سے اس قدر محبت و لگن تھی کہ دن میں دو قرآنِ پاک ختم فرمالیتے، محبتِ قرآن کا عالم یہ تھا کہ دورانِ سفر بھی قرآنِ پاک کی تِلاوت جاری رہتی۔[1]

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! ہمیں بھی تلاوتِ قرآن کی عادت بنانی چاہیے۔ رَسُولُ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے اِرْشاد فرمایا: قِیامت کے دن قرآن پڑھنے والا آئے گا تو قرآن عرض کرے گا: یاربّ کریم! اِسے حُلّہ (یعنی جنّت کا لباس) پہنا۔ تو اُسے کرامت کا حُلّہ (یعنی بُزرگی کا جنّتی لباس) پہنایا جائے گا۔ پھر قرآن عرض کرے گا: یاربِّ کریم! اِس میں اضافہ فرما، تو اِسے کرامت کا تاج (Crown) پہنایا جائے گا، پھر قرآن عرض کرے گا: یاربِّ کریم! اس سے راضی ہو جا۔ تو اللہ پاک اس سے راضی ہو جائے گا۔ (ترمذی، کتاب فضائل القرآن، باب ماجآء فی من قرأ... الخ، ۴/۴۱۹، حدیث: ۲۹۲۴)

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! ہمیں بھی کثرتِ سے قرآنِ پاک پڑھ کر ان فضائل کو پانے کی کوشش کرنی چاہیے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ دعوتِ اسلامی کے تحت مختلف مقامات پر مدرسۃ المدینہ بالغان لگائے جاتے ہیں، جہاں مختصر وقت میں بڑی عمر کے (بالغ) اسلامی بھائیوں کو درست تلفظ کے ساتھ قرآنِ پاک کی تعلیم دی جاتی ہے، آپ خود بھی اس میں داخلہ لیجئے اور دوسروں کو بھی مدرسۃ المدینہ

---

1 ... مرآۃ الاسرار، ص۵۹۵، بتغیر

بالغان میں داخل کروائیے، اِنْ شَآءَ اللہ خوب فیضانِ قرآن حاصل ہوگا۔

کم کھانے کی عادت

پیارے اسلامی بھائیو! ہم حضرت خواجہ غریب نواز رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کے بارے میں سُن رہے تھے، دِیگر بُزرگانِ دِین اور اولیائے کاملین رَحِمَہُمُ اللہُ عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن کی طرح آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ بھی زیادہ سے زیادہ عبادتِ الٰہی بجالانے کی خاطر بہت ہی کم کھانا تَناوُل فرماتے تاکہ کھانے کی کَثْرَت کی وجہ سے سُستی، نیندیا غُنُودگی عبادت میں رُکاوٹ کا باعث نہ بنے، حضرت خواجہ غریب نواز رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کے بارے میں منقول ہے کہ سات(7) روز بعد دو ڈھائی تولہ وزن کے برابر روٹی پانی میں بِھگو کر کھایا کرتے۔[1]

لباس مُبارک اور سادگی

حضرت خواجہ غریب نواز رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کے لباس مبارک میں بھی بہت سادگی نظر آتی تھی، آپ کا لباس صرف دو چادروں پر مشتمل ہوتا اور اس میں بھی کئی کئی پیوند لگے ہوتے، گویا لباس سے بھی سُنَّتِ مُصْطَفٰے سے بے پناہ مَحَبَّت کی جَھلک دکھائی دیتی تھی، پیوند لگانے میں بھی اس قدر سادگی اختیار کرتے کہ جس رنگ کا کپڑا مُیَسَّر ہوتا اسی کو شرف بخش دیتے۔[2]

پردہ پوشی

حضرت خواجہ قُطْبُ الدّین بَخْتِیار کاکی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ اپنے پیرو مُرشد حضرت خواجہ غریب نواز رَحْمَۃُ

---

1 . . . مرآۃ الاسرار، ص۵۹۵ بتغیر

2 . . . مرآۃ الاسرار، ص۵۹۵ ملخصًا

اللہِ عَلَیْہ کی صِفات (خوبیاں) بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ میں کئی برس تک خواجہ غریب نواز رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کی خدمتِ اقدس میں حاضر رہا، لیکن کبھی آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کی زبانِ اقدس سے کسی کا راز فاش ہوتے نہیں دیکھا، آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کبھی کسی مُسلمان کا بھید (راز) نہ کھولتے۔[1]

قاتل کو معاف فرمادیا

حضرت خواجہ غریب نواز رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ بہت تحمل مزاج ہونے کے ساتھ ساتھ عفُو درگزر سے کام لینے والے بزرگ تھے، کوئی آپ سے بُرا سلوک کرتا تب بھی آپ غُصّے میں نہ آتے اور بولنے والے سے ایسا اچھا سلوک (Behave) کرتے کہ یوں لگتا جیسے آپ نے اس کی باتیں سُنی ہی نہیں ہیں۔ ایک بار آپ جب مرکز الاولیاء لاہور سے اجمیر شریف جاتے ہوئے دہلی میں قیام پذیر تھے تو ایک غیر مسلم شخص آپ کو قتل کرنے کے ارادے سے آپ کے پاس آیا۔ کشف کے ذریعے آپ کو معلوم ہو گیا کہ اس کا کیا ارادہ ہے۔ پتہ چل جانے کے باوجود بھی آپ اس سے بڑی شفقت و مہربانی سے ملے اور بڑی محبت سے اسے اپنے پاس بٹھا کر فرمایا: جس ارادے سے آئے ہو اسے پورا کرو۔ یہ جُملہ سُن کر وہ شخص حیران ہو گیا۔ اُسی وقت آپ کے قدموں پر گِر گیا اور معافی کا طالب ہوا۔ حضرت خواجہ غریب نواز رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے اسے معاف کر دیا۔ وہ شخص آپ کے کریمانہ انداز سے ایسا متأثر ہوا کہ کلمہ پڑھ کر مسلمان ہو گیا۔

سَیِّدُنا خواجہ غریب نواز رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے اس کے لیے دعائے خیر بھی فرمائی۔ جس کا یہ اثر ہوا کہ اس نے پینتالیس (45) بار حج کی سعادت پائی اور آخر میں خانۂ کعبہ کے مجاوروں (یعنی خادموں) میں شامل

---

1 . . . حضرت خواجہ غریب نواز حیات و تعلیمات، ص ۱۴۱ ملخصاً

ہو گیا۔(حضرت خواجہ غریب نواز حیات وتعلیمات، ص۴۰ملخصاً)

نگاہِ ولی میں وہ تاثیر دیکھی
بدلتی ہزاروں کی تقدیر دیکھی

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

اے خواجۂ اجمیر سے محبت کا دم بھرنے والے اسلامی بھائیو! غور کیجئے! چشتیوں کے عظیم پیشوا کیسے عظیم حُسنِ اخلاق کے مالک تھے۔ قتل کا ارادہ رکھنے والے کے ساتھ بھی انتہائی شفقت بھرا برتاؤ کیا۔ ہمیں بھی خود پر غور کرنا چاہیے اور سوچنا چاہیے کہ ہم دوسروں کی بدسُلوکی پر ان سے کیا معاملہ کرتے ہیں؟ افسوس! آج دوسروں کی غلطیوں سے درگزر کرنے کا سلسلہ ختم ہوتا جا رہا ہے۔ بعض لوگ دوسروں کی غلطیوں کو نوٹ کر لیتے ہیں اور پھر ہمیشہ ان کا پرچار کرتے رہتے ہیں، جب بھی موقع ملتا ہے طنز کے تِیر برسا کر کئی کئی سال پُرانی غلطیوں پر شرمندہ کرنے کا کوئی موقع ہاتھ سے نہیں جانے دیتے۔ اسی طرح بعض لوگ دوسروں کی بے عزّتی کرنے کے بڑے ماہر ہوتے ہیں اور برملا اس کا اظہار بھی کرتے رہتے ہیں۔ کوئی یہ کہتا سنائی دیتا ہے: ”مجھے کچھ کہا تو چھٹی کا دودھ یاد دلا دوں گا“ تو کسی کا دعویٰ ہوتا ہے: ”میاں مجھ سے تو دور ہی رہو ورنہ دن میں تارے دکھا دوں گا۔“ کوئی یوں خوفزدہ کرتا ہے: ”ایسا سبق پڑھاؤں گا کہ آنے والی نسلیں یاد رکھیں گی“ تو کوئی یوں للکارتا ہے ”ایسا آئینہ دکھاؤں گا کہ منہ چھپاتا پھرے گا“ ”مجھ سے بات کی تو منہ کی کھانے پڑے گی۔“ وغیرہ

ایسا کہنے اور کرنے والوں کو یاد رکھنا چاہیے کہ آج دوسروں کی عزّتوں کو اُچھالنا، انہیں ڈرانا اور دھمکیاں دینا بظاہر بہت آسان (Easy) لگ رہا ہے، لیکن کل قیامت کے دن بدلہ دینا بہت مشکل ہو

جائے گا۔ ایسے لوگ جو دوسروں کو تکلیف پہنچانے کے درپے رہتے ہیں، حدیثِ پاک میں انہیں بدترین لوگ قرار دیا گیا ہے۔ چنانچہ فرمانِ مصطفٰے صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ہے: خَیْرُ النَّاسِ مَنْ یَّنْفَعُ النَّاسَ لوگوں میں بہتر وہ ہے جو لوگوں کو نفع دے۔ وَشَرُّ النَّاسِ مَنْ یَّضُرُّ النَّاسَ اور لوگوں میں بدتر وہ ہے جو لوگوں کو تکلیف دے۔ (کشف الخفا، حرف الخاء المعجمة، الحدیث: ۱۲۵۲، ج ۱، ص ۳۴۸۔ مکاشفة القلوب، باب الخامس عشر فی الامر بالمعروف ...الخ، ص ۴۸) ایک اور حدیثِ پاک میں اُمت کے لیے مہربان نبی، مکی مدنی صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے دوسروں کو شر سے بچانے کی یوں ترغیب اِرشاد فرمائی: تم لوگوں کو (اپنے) شر سے محفوظ رکھو، یہ ایک صدقہ ہے جو تم اپنے نفس پر کرو گے۔ (بخاری، کتاب العتق، باب ای الرقاب افضل، ۲/ ۱۵۰، حدیث: ۲۵۱۸) اللہ پاک ہمیں دوسروں کی عزّتوں کی حفاظت کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

اٰمِین بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!　　　صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! ہم حضرت خواجہ غریب نواز رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ سے مُتَعَلِّق سُن رہے تھے۔ ایک ولی کا مقام عام آدمی سے بہت بڑا ہوتا ہے، اللہ پاک انہیں ایک خاص وصف عطا فرماتا ہے جسے **کرامت** کہتے ہیں۔

کرامت کی تعریف

کرامت کی تعریف یہ ہے کہ اللہ پاک کے ولی سے جو خلافِ عادت بات صادر ہو، اُسے کرامت کہتے ہیں۔[1] خلافِ عادت بات سے مُراد وہ کام ہے جو عام طور پر ہر کسی انسان سے ظاہر نہ ہوتا ہو مثلاً ہوا

1 ... بہارِ شریعت، حصہ اول، ۱/ ۵۸ بتغیر قلیل

میں اُڑنا، پانی پر چلنا وغیرہ اَفعال کہ عام طور پر آدمی نہ تو ہوا میں اُڑ سکتا ہے اور نہ ہی پانی پر چل سکتا ہے۔[1] یاد رکھئے کہ! کرامت کا مُنکِر (یعنی اِنکار کرنے والا) گمراہ ہے۔[2]

خواجۂ خواجگان حضرت سَیِّدُنا خواجہ غریب نواز رَحمَۃُ اللہ عَلَیْہ بھی صاحبِ کرامات ولی تھے۔ آیئے! آپ کی کرامات میں سے چند مزید کرامات سنتے ہیں۔

(1)دُور کی آواز کو بھی سماعت فرمالیا

دعوتِ اسلامی کے اِشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ کی کتاب **"غوثِ پاک کے حالات"** کے صفحہ 67 پر ہے کہ جس وقت حضور سَیِّدُنا غوثِ اعظم رَحمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے بغدادِ مُقدَّس میں ارشاد فرمایا: قَدَمِیْ هٰذِهٖ عَلٰی رَقَبَةِ كُلِّ وَلِیِّ اللهِ یعنی میرا یہ قدم اللہ پاک کے ہر ولی کی گردن پر ہے۔ تو اس وقت خواجہ غریب نواز سَیِّدُنا مُعینُ الدِّین چشتی اجمیری رَحمَۃُ اللہ عَلَیْہ اپنی جوانی کے دنوں میں خراسان کے پہاڑوں میں عبادت کرتے تھے، وہاں بغداد شریف میں ارشاد ہوتا ہے اور یہاں خواجہ غریب نواز رَحمَۃُ اللہ عَلَیْہ نے اپنا سر جھکالیا اور اتنا جُھکایا کہ سرِ مُبارک زمین تک جا پہنچا پھر فرمایا: بَلْ قَدَمَاكَ عَلٰی رَاْسِیْ وَعَیْنِیْ بلکہ آپ کے دونوں قدم میرے سَر اور میری آنکھوں پر بھی ہیں۔

اَوْلیا سَر پر قدم لیتے ہیں شاہا تیرا جب سے تُو نے قَدَمِ غَوث لِیا ہے سَر پر

(ذوقِ نعت، ص۲۹)

(2)آگ مُعینُ الدِّین کی جُوتی کو بھی نہ جلاسکے گی

---

1. ... فیضانِ مزاراتِ اولیاء، ص۴۶
2. ... بہارِ شریعت، حصہ اول، ۱/۲۶۹

ایک مرتبہ کچھ غیر مُسلم حضرت خواجہ مُعِینُ الدِّین چشتی رَحۡمَۃُاللہِ عَلَیۡہ کی بارگاہ میں مُلاقات کیلئے حاضر ہوئے، جب آپ نے اُن پر نگاہ ڈالی تو آپ کی ہیبت کی وجہ سے وہ لوگ کانپنے لگے اور اُن کے چہرے پیلے پڑ گئے، آپ نے اُنہیں غیرُ اللہ کی عبادت سے باز آنے اور اللہ پاک کی عبادت کرنے کی دعوت دیتے ہوئے ارشاد فرمایا کہ: جب تک اللہ پاک کی عبادت نہ کروگے، دوزخ کی آگ سے چھٹکارا نہیں پاسکتے۔ قریب ہی آگ (Fire) بھی روشن تھی، لہٰذا انہوں نے کہا: اے خواجہ! آپ تو اللہ پاک کی عبادت کرتے ہیں نا، اگر یہ آگ آپ کو نہ جلائے تو ہم مُسلمان ہو جائیں گے۔ آپ نے فرمایا: اللہ پاک کے حکم سے یہ آگ مُعِینُ الدِّین کو تو کیا، اُس کی جُوتی کو بھی نہیں جلائے گی، یہ کہہ کر آپ نے اپنی جُوتیاں آگ میں ڈال دیں اور فرمایا: اے آگ! مُعِینُ الدِّین کی جُوتیوں کی حفاظت کرنا، یہ کہنا تھا کہ اُسی وقت آگ ٹھنڈی ہو گئی اور وہاں موجود تمام لوگوں نے یہ غیبی آواز سُنی کہ **"آگ کی کیا مجال جو میرے دوست کے جُوتے جلا سکے"** یہ ایمان افروز منظر دیکھ کر وہ سب کے سب غیر مُسلِم کلمہ پڑھ کر مُشرَّف بہ اسلام ہو گئے اور آپ کی خدمت میں رہ کر اَولیائے کاملین بن گئے۔[1]

(3) ہر رات طوافِ خانۂ کعبہ

دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ کے رسالے **"فیضانِ خواجہ غریب نواز"** کے صفحہ 24 پر ہے کہ حضرت سَیِّدُنا خواجہ غریب نواز رَحۡمَۃُاللہِ عَلَیۡہ کا کوئی مُرید یا اہلِ محبت، اگر حج یا عُمرے کی سعادت پاتا اور طوافِ کعبہ کیلئے حاضر ہوتا تو دیکھتا کہ خواجہ غریب نواز رَحۡمَۃُاللہِ عَلَیۡہ طوافِ کعبہ میں مشغول ہیں، اُدھر اہلِ خانہ اور دیگر احباب یہ سمجھتے کہ آپ اپنے حُجرے میں موجود ہیں۔ بالآخر ایک

1 . . . اقتباس الانوار، ص ۳۵۴ بتغیر قلیل

دن یہ راز (Secret) کُھل ہی گیا کہ آپ بیتُ اللہ شریف حاضر ہو کر ساری رات طوافِ کعبہ میں مشغول رہتے ہیں اور صبح اَجمیر شریف واپس آکر باجماعت نمازِ فجر اَدا فرماتے ہیں۔[1]

حج کی مل جائے سعادت سَبز گنبد دیکھ لُوں ہاتھ اُٹھا کر کر دُعا خواجہ پِیا خواجہ پِیا

شَبَّر و شَبّیر کا صَدقہ بلائیں دُور ہوں اے مِرے مُشکل کُشا خواجہ پیا خواجہ پیا

تیری اُلفت میں جیوں تیری محبت میں مَروں ہو کرم ایسا شَہا! خواجہ پیا خواجہ پیا

(وسائل بخشش مرمم، ص۵۳۶تا۳۹)

(4)خواجہ کے صدقے صحت یابی

اعلیٰ حضرت امامِ اہلسُنَّت، مولانا شاہ امام احمد رضا خان رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: حضرت خواجہ (غریب نواز رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ) کے مزار سے بہت کچھ فُیُوض و برکات حاصل ہوتے ہیں، مولانا برکات احمد صاحب مرحوم جو میرے پیر بھائی اور میرے والدِ ماجد رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کے شاگرد تھے، اُنہوں نے مجھ سے بیان کیا کہ میں نے اپنی آنکھوں سے دیکھا کہ ایک غیر مُسلم جس کے سَر سے پیر تک پھوڑے تھے، اللہ پاک ہی جانتا ہے کہ کس قَدَر تھے، ٹھیک دوپہر کو آتا اور درگاہ شریف کے سامنے گرم کنکروں اور پتھروں پر لَوٹتا اور اپنی زبان میں کہتا: اے خواجہ غریب نواز رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ جَلَن لگی ہے۔ تیسرے روز میں نے دیکھا کہ بالکل اچھا ہو گیا ہے۔[2]

خواجۂ ہند وہ دربار ہے اعلیٰ تیرا

---

1 . . . اقتباس الانوار، ص۳۷۳ ملخصاً

2 . . . ملفوظات اعلیٰ حضرت، ص۳۸۴ بتغیر

کبھی محروم نہیں مانگنے والا تیرا

(ذوقِ نعت، ص ۲۷)

صَلُّوْا عَلَى الْحَبِیْب! صَلَّى اللّٰهُ عَلٰى مُحَمَّد

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! معلوم ہوا اگر یقینِ کامل ہو تو اولیائے کرام کا فیضان ضرور نصیب ہوتا ہے۔ اللہ پاک ہمیں بھی ایسا یقینِ کامل اور اس کی برکتیں عطا فرمائے۔ اٰمِین بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

بیعت کی ترغیب و خدماتِ امیرِ اہلسنت

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! اس میں کوئی شک نہیں کہ اللہ پاک کے ولی اپنی نگاہوں سے دل کی دنیا کو زیر و زبر کر ڈالتے ہیں۔ ان کی پُر تاثیر دعاؤں اور پاکیزہ صحبت کی بدولت گناہوں پر ندامت، نماز، روزہ اور نیکیوں پر استقامت اور فکرِ آخرت کا جذبہ بیدار ہوتا ہے۔ آج کے اس پُر فتن دور میں شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت، بانیِ دعوتِ اسلامی حضرت علّامہ مولانا ابوبلال محمد الیاس عطار قادِری رَضَوی ضیائی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کی بیعت کرکے یا طالب ہو کر ان کے مُریدوں یا طالبین میں شامل ہو جانا چاہیے۔ یہ وہ عظیم ہستی ہیں جنہوں نے فرائض و واجبات کی ادائیگی کے ساتھ ساتھ سُنّتوں اور مستحبات پر عمل پیرا ہو کر نیکی کی دعوت کی ایسی دُھومیں مچائی ہیں کہ ان کی برکت سے لاکھوں مسلمانوں کو گناہوں سے توبہ کی توفیق ملی۔ جو بے نمازی تھے پانچ وقت کے نمازی بلکہ کچھ خوش نصیب مسجدوں کے امام بن گئے۔ بد نگاہی کرنے والے نگاہیں نیچی رکھنے کی سنت پر عمل کرنے کی سعادت پانے لگے، گانے سننے کے شوقین سُنّتوں بھرے بیانات اور مَدَنی مذاکرے دیکھنے، سننے کے

عادی ہو گئے، فحش کلامی کرنے والے نعتِ مصطفٰی پڑھنے اور نعتیں سُن کر جُھومنے لگے، یورپی ممالک کی رنگینیوں کے خواب دیکھنے والے کعبۂ مُشَرَّفہ و گنبدِ خَضْرا کی زیارت کے لیے بے قرار رہنے لگے، مال کی محبت میں گرفتار فکرِ آخِرت کی مَدَنی سوچ کے حامِل بن گئے، امیرِ اہلسنّت جیسی بزرگ ہستی کا فیضان صرف مسلمانوں تک محدود نہیں رہا بلکہ اسلام کے اُجالے سے دُور اندھیروں میں بھٹکنے والے کثیر غیر مسلموں کو بھی نُورِ اسلام نصیب ہوا۔ امیرِ اہلسنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کی بنائی ہوئی عاشقانِ رسول، عاشقانِ صحابہ و اہلبیت و عاشقانِ غریب نواز کی مدنی تحریک دعوتِ اسلامی دنیا بھر میں دِین کی خدمت کر رہی ہے۔ ہم سب بھی دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے وابستہ ہو جائیں اور جتنا ہو سکے ذیلی حلقے کے 12 مَدَنی کاموں میں عملی طور پر شرکت کی سعادت حاصل کریں۔ 12 مدنی کاموں میں سے ایک مدنی کام "**مدنی قافلہ**" بھی ہے۔

12 مدنی کاموں میں سے ایک مدنی کام "مدنی قافلہ"

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ مَدَنی قافلوں کی بَرَکت سے نہ جانے کتنے لوگوں کی زندگیوں میں مَدَنی انقلاب برپا ہو چکا ہے۔ ☆**مَدَنی قافلے** میں سفر کرنے سے نیک لوگوں کی صحبت مُیَسَّر آتی ہے۔ ☆**مَدَنی قافلے** کی بَرَکت سے مسجد میں نَفْلی اِعتکاف کرنے کی سعادت مل سکتی ہے۔ ☆**مَدَنی قافلے** کی بَرَکت سے بے نمازیوں کو نمازوں کی اَہَمِّیَّت معلوم ہو سکتی ہے۔ ☆**مَدَنی قافلے** کی بَرَکت سے بہت سے دِینی مسائل سیکھنے کی سعادت ملتی ہے۔ ☆ **مَدَنی قافلے** کی بَرَکت سے مسجدوں میں ذِکْر و اَذکار، دَرْس و بَیانات کا سِلْسِلہ جاری رہتا ہے۔ ☆**مَدَنی قافلے** کی بَرَکت سے مسجدیں آباد ہوتی ہیں۔ ☆ مساجد کو آباد کرنے کی تو کیا ہی بات ہے! حدیثِ پاک میں ہے: جب کوئی بندہ ذِکْر و نماز کے لئے مسجد کو ٹھکانا بنالیتا ہے تو اللہ پاک اُس سے

ایسے خوش ہوتا ہے، جیسے لوگ اپنے گمشدہ شخص کی اپنے ہاں آمد پر خوش ہوتے ہیں۔(ابن ماجہ،کتاب المساجد...الخ،باب لزوم المساجد...الخ، ۱/۴۳۸،رقم:۸۰۰)

آیئے !بطورِ ترغیب مَدَنی قافلے کی ایک مَدَنی بہار سُنتے ہیں، چنانچہ

ٹانگوں کے درد سے نجات مل گئی

زم زم نگر حیدر آباد (باب الاسلام سندھ) کے اسلامی بھائی کی ٹانگوں میں شدید درد (Pain) رہتا تھا کہ اُٹھنا بیٹھنا مشکل ہو گیا تھا۔ اس درد سے نجات پانے کیلئے انہوں نے بہت رقم خرچ کی۔ باب الاسلام سندھ کے علاوہ پنجاب کے کئی ڈاکٹروں سے بھی علاج کروایا مگر کچھ افاقہ نہ ہوا۔ایک مرتبہ دعوتِ اسلامی سے وابستہ ایک اسلامی بھائی سے ان کی ملاقات ہوئی، دورانِ گفتگو اس نے اسلامی بھائی سے اپنی تکلیف کا اظہار کیا تو انہوں نے شفقت بھرے انداز میں انفرادی کوشش کی اور انہیں مدنی قافلے میں سفر کی برکات بتاتے ہوئے کہا کہ آپ نے اتنا علاج کروایا ہے،اگر چاہیں تو ایک کوشش یہ بھی کرکے دیکھیں، ان اسلامی بھائی کی یہ باتیں ان کے دل پر اثر کر گئیں اور وہ 3 دن کے مدنی قافلے کے لئے تیار ہو گئے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ! جب انہوں نے مدنی قافلے میں سفر کیا تو وہاں رو رو کر اپنی بیماری سے شفا کیلئے اللہ پاک کی بارگاہ میں دعا کی، ان کی دعا قبول ہوئی اور مدنی قافلے کی برکت سے انہیں درد سے نجات مل گئی۔

گرچہ بیماریاں، ہوں کہیں پتھریاں پاؤ گے صحّتیں ، قافِلے میں چلو
ہے شفا ہی شفا، مرحبا! مرحبا! آکے خود دیکھ لیں، قافِلے میں چلو
دُور بیماریاں اور پریشانیاں ہوں گی بس چل پڑیں، قافِلے میں چلو
سُن لے عطارؔ کی، اپنے غمخوار کی یہ ندا ”سب چلیں“! قافِلے میں چلو

(وسائلِ بخشش مرمم، ص ۶۷۳ تا ۶۷۵)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! ماہِ رجب المرجب چل رہا ہے اور اس میں نفل روزے رکھنے کے بڑے **فضائل و فوائد** ہیں، معراج پر تشریف لے جانے والے آقا، میٹھے میٹھے مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اِرْشاد فرمایا: جس نے رَجَب کا ایک روزہ رکھا تو وہ ایک سال کے روزوں کی طرح ہو گا، جس نے سات (7) روزے رکھے، اُس پر جہنَّم کے ساتوں دروازے بند کر دیئے جائیں گے، جس نے آٹھ (8) روزے رکھے، اُس کے لیے جَنَّت کے آٹھوں دروازے کھول دیے جائیں گے، جس نے دس (10) روزے رکھے، وہ اللہ پاک سے جو کچھ مانگے گا، اللہ عَزَّوَجَلَّ اُسے عطا فرمائے گا اور جس نے پندرہ (15) روزے رکھے، تو آسمان سے ایک مُنادی نِدا (یعنی اِعلان کرنے والا اِعلان) کرتا ہے کہ تیرے پچھلے گُناہ بَخش دیئے گئے، پس تُو از سرِ نَو عمل شروع کر کہ تیری بُرائیاں نیکیوں سے بدل دی گئیں اور جو زائد کرے، تو اللہ پاک اُسے اور زیادہ اَجر دے گا۔ (شُعَبُ الْاِیمان ج ۳ ص ۳۶۸ حدیث ۳۸۰۱ از فیضانِ سُنّت، ص ۱۳۶۵)

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! رَجَبُ الْمُرَجَّب کے روزے رکھنے والوں کے تو وارے ہی نیارے ہیں۔ دُنیا میں چند دن کی مَشَقّت سہہ کر ماہِ رجب کے روزے رکھنے والے، آخرت میں رَبّ کریم کی رحمت کے مزے لُوٹ رہے ہوں گے، ہمیں چاہیے کہ ہم بھی آخرت میں ملنے والے اس اَجرِ عظیم کے حقدار بننے کی کوشش کریں اور فرض روزوں کیساتھ ساتھ نفل روزوں کا بھی اِہتمام کریں۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

ملفوظاتِ خواجہ غریب نواز

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! ہم سلطان الہند، حضرت خواجہ سیّدنا غریب نواز رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کے بارے میں سُن رہے تھے۔ یقیناً اللہ پاک کے ولی کے فرمان پر عمل ظاہر کے ساتھ ساتھ باطن کو بھی جگمگا دیتا ہے۔ سُلطانُ الہند، خواجہ غریب نواز رَحْمَۃُ اللہ عَلَیْہ کی بارگاہ میں عقیدت مندوں اور مُریدوں کا ہر وقت ہجوم رہتا، جن کی ظاہری و باطنی اِصلاح کے لیے آپ کے ملفوظات کا سلسلہ جاری و ساری رہتا۔ زبانِ فیض سے جو الفاظ نکلتے، اسے آپ کے خلیفۂ اَکبر و سجّادہ نشین حضرت خواجہ قُطْبُ الدِّین بَخْتیار کاکِی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فوراً لکھ لیا کرتے۔ آیئے! اِس گُلشنِ اَجمیری سے پانچ(5) مدنی پھول سنتے ہیں:

1. فرمایا: جو بندہ رات کو باطہارت سوتا ہے، تو فرشتے گواہ رہتے ہیں اور صبح اللہ پاک سے عرض کرتے ہیں اے اللہ! اسے بخش دے یہ باطہارت سویا تھا۔[1]
2. فرمایا: نماز ایک راز کی بات ہے جو بندہ اپنے پروردگار سے کہتا ہے، چنانچہ حدیث پاک میں آیا ہے۔ اِنَّ الْمُصَلِّیَ یُنَاجِیْ رَبَّہ [2] یعنی نماز پڑھنے والا اپنے پروردگار سے راز کی بات کہتا ہے۔[3]
3. فرمایا: جو شخص جُھوٹی قسم کھاتا ہے وہ اپنے گھر کو ویران کرتا ہے اور اس کے گھر سے خیر و بَرَکت اُٹھ جاتی ہے۔[4]

---

1 . . . ہشت بہشت، ص۷۷ بتغیر
2 . . . کنز العمال، کتاب الصلوۃ، ۴/۱۷۹، حدیث: ۱۹۶۷۰، الجزء الثانی
3 . . . ہشت بہشت، ص۷۵ بتغیر
4 ... ہشت بہشت، ص۸۴ بتغیر

4. فرمایا: بد بختی کی علامت یہ ہے کہ انسان گُناہ کرنے کے باوُجُود بھی اللہ پاک کی بارگاہ میں خود کو مقبول سمجھے۔

5. خُدا کا دوست وہ ہے جس میں یہ تین(3) خوبیاں ہوں: سَخاوَت دریا جیسی، شَفقَت آفتاب کی طرح اور تَوَاضُع زمین کی مانند۔[1]

فخر و غُرُور سے تُو مولیٰ مجھے بچانا
یا ربّ! مجھے بنا دے پَیکر تُو عاجِزِی کا

(وسائلِ بخشش مرمم، ص:۱۷۸)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

مدنی عطیات اور دعوتِ اسلامی

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! اَلْحَمْدُ لِلّٰہ! عاشقانِ رسول کی مدنی تحریک دعوتِ اسلامی کا مدنی کام تیزی کے ساتھ جانبِ مدینہ رواں دواں ہے، **ملک و بیرونِ ملک** سینکڑوں **جامعاتُ المدینہ**، ہزاروں **مدارسُ المدینہ**، **مدنی مراکز** (فیضانِ مدینہ)، **مساجد** بن چکی ہیں، بنتی جارہی ہیں، مگر ابھی بہت کچھ باقی ہے! **107 شعبہ جات** میں مدنی کام کے ساتھ ساتھ دیگر کئی مدنی کاموں کے لیے مدنی عطیّات (چندے) کی ضرورت رہتی ہے۔ آیئے! ہم سب مل جُل کر **عاشقانِ رسول کی مسجد بھرو تحریک دعوتِ اسلامی کا ساتھ دیں۔** ہم سب بھی اپنا مالی تعاون شامل کریں۔ موجودہ دور میں دِینی کاموں کے لئے چندہ (مدنی عَطیّات) جمع کرنا اَشَد ضروری ہے۔

---

1 ... خوفناک جادوگر، ص ۲۵

رسولِ اکرم،نورِ مجسم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا فرمانِ غیب نشان ہے،آخرِ زمانہ میں دِین کا کام بھی دِرہم ودینار سے ہو گا۔(معجم کبیر،۲۰/۲۷۹،حدیث:۶۶۰) **اللہ پاک** کے دِیئے ہوئے مال میں سے ہم اُس کی راہ میں خرچ کرنے کی سعادت حاصل کریں،اس کے ساتھ ساتھ دُوسروں سے بھی مدنی عطیات جمع کرنے کے لیے بھرپور کوشش کریں۔جن جن ذرائع سے ہم کوشش کرسکتے ہیں،ابھی سے کوشش تیز کر دیں،مثلاً **مدنی عطیات بکس**(خصوصی،عمومی)،**گھریلو صدقہ بکس**،**نمازِ جمعہ کے اجتماعات** وغیرہ۔عموماً رجب،**شعبان** اور **رمضان المبارک** میں لوگوں کا **صدقہ و خیرات** کرنے کا ذہن زِیادہ ہوتا ہے۔**اللہ پاک** عاشقانِ رسول کی مدنی تحریک **"دعوتِ اسلامی"** کو مزید ترقی وبرکتیں نصیب فرمائے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْم ط بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم ط

اَلصَّلٰوةُ وَ السَّلَامُ عَلَیْكَ یَا رَسُوْلَ اللّٰه وَعَلٰی اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ یَا حَبِیْبَ اللّٰه

اَلصَّلٰوةُ وَ السَّلَامُ عَلَیْكَ یَا نَبِیَّ اللّٰه وَعَلٰی اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ یَا نُوْرَ اللّٰه

نَوَیْتُ سُنَّتَ الاعْتِكَاف (ترجمہ: میں نے سُنّتِ اعتکاف کی نیّت کی)

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! جب کبھی داخلِ مسجد ہوں، یاد آنے پر اِعتِکاف کی نِیَّت کرلیا کریں، کہ جب تک مسجد میں رہیں گے اِعتِکاف کاثَواب مِلتا رہے گا۔ **یاد رکھئے!** مسجد میں کھانے، پینے، سونے یا سَحَری، اِفطاری کرنے، یہاں تک کہ آبِ زَم زَم یادَم کیاہوا پانی پینے کی بھی شَرعاً اِجازت نہیں، اَلبتَّہ اگر اِعتِکاف کی نِیَّت ہو گی تو یہ سب چیزیں ضِمناً جائز ہو جائیں گی۔ اِعتِکاف کی نِیَّت بھی صِرف کھانے، پینے یا سونے کے لئے نہیں ہونی چاہئے بلکہ اِس کا مقصد اللہ کریم کی رِضاہو۔ **"فتاویٰ شامی"** میں ہے: اگر کوئی مسجد میں کھانا، پینا، سونا چاہے تو اِعتِکاف کی نِیَّت کرلے، کچھ دیر ذِکْرُ اللہ کرے، پھر جو چاہے کرے (یعنی اب چاہے تو کھاپی یا سوسکتا ہے)

دُرُودِ پاک کی فضیلت

ہم گناہ گاروں کی شفاعت فرمانے والے آقا، اللہ پاک کا سر کی آنکھوں سے دِیدار کرنے والے مصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: جو مجھ پر دن بھر میں پچاس (50) بار درودِ پاک پڑھے گا قیامت کے دن میں اس سے مصافحہ کروں گا۔ (القربۃ، ابن بشکوال، ص ۹۱، حدیث: ۹۰)

پڑھتا رہوں کثرت سے درود ان پہ سدا میں اور ذکر کا بھی شوق پئے غوث و رضا دے

(وسائلِ بخشش مرمم، ص۱۱۴)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! حُصُولِ ثَواب کی خَاطِر بَیان سُننے سے پہلے اَچّھی اَچّھی نیّتیں کر لیتے ہیں۔ فَرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم "نِیَّۃُ الْمُؤمِنِ خَیْرٌ مِّنْ عَمَلِہٖ" مُسلمان کی نِیَّت اُس کے عَمَل سے بہتر ہے۔[1]

مَدَنی پھول: بیان میں جتنی اچھی نیّتیں زیادہ اتنا ثواب بھی زیادہ۔

بَیان سُننے کی نیّتیں

نگاہیں نیچی کئے خُوب کان لگا کر بَیان سُنُوں گا۔ ☆ٹیک لگا کر بیٹھنے کے بجائے عِلْمِ دِیْن کی تَعْظِیم کی خاطِر جہاں تک ہو سکا دوزانو بیٹھوں گا۔ ☆ضَرورَتاً سِمَٹ سَرَک کر دوسرے کے لئے جگہ کُشادہ کروں گا۔ ☆دھکّا وغیرہ لگا تو صَبْر کروں گا، گُھورنے، جِھڑکنے اوراُلجھنے سے بچوں گا۔ ☆صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب، اُذْکُرُوا اللّٰہَ، تُوبُوْا اِلَی اللّٰہِ وغیرہ سُن کر ثواب کمانے اور صدا لگانے والوں کی دل جُوئی کے لئے بُلند آواز سے جواب دوں گا۔ ☆اجتماع کے بعد خُود آگے بڑھ کر سَلَام و مُصَافَحَہ اور اِنْفِرادی کوشش کروں گا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

چار دِرْہَموں کے بدلے چار دُعائیں

اَمیرِ اہلسنّت، بانیِ دعوتِ اسلامی حضرتِ علّامہ مَولانا ابوبلال محمد الیاس عطّار قادِری رَضَوِی ضِیائی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ اپنی مایہ ناز تالیف **"فیضانِ سُنّت"** کے باب فیضانِ بسم اللہ، صفحہ 114 پر لکھتے ہیں:

[1] ... معجم کبیر، سہل بن سعد الساعدی...الخ، ۶/۱۸۵، حدیث: ۵۹۴۲

حضرت سَیِّدُنا مَنْصُور بن عَمّار رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ ایک روز بیان فرمارہے تھے، کسی حَق دار نے چار (4) دِرْہَم کا سوال کیا۔ حضرت سَیِّدُنا مَنْصُور رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے اِعْلان فرمایا: جو اِس کو چار (4) دِرْہَم دے گا، میں اُس کے لیے چار (4) دُعائیں کروں گا۔ اُس وقت وہاں سے ایک غُلام گزر رہا تھا، ایک ولیِ کامِل کی رَحْمَت بھری آواز سُن کر اُس کے قَدَم تھم گئے اور اُس کے پاس جو چار (4) دِرْہَم تھے، وہ اُس نے سائل کو پیش کر دیئے۔ حضرت سَیِّدُنا مَنْصُور رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے فرمایا: بتاؤ کون کون سی چار (4) دُعائیں کروانا چاہتے ہو؟ عرض کیا (۱) میں غُلامی سے آزاد کر دِیا جاؤں (۲) مجھے اِن دراہم کا بدلہ مِل جائے (۳) مجھے اور میرے آقا کو تَوبہ نَصیب ہو (۴) میری، میرے آقا کی، آپ کی اور تمام حاضرین کی بَخْشِش ہو جائے۔ حضرت سَیِّدُنا مَنْصُور رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے ہاتھ اُٹھا کر دُعا فرمادی۔ غُلام اپنے آقا کے پاس دیر سے پہنچا، آقا نے سببِ تاخیر دریافت کیا تو اُس نے واقعہ کہہ سُنایا۔ آقا نے پُوچھا: پہلی دُعا کون سی تھی؟، غُلام بولا میں نے عَرْض کیا: دُعا کیجئے! میں غُلامی سے آزاد (Free) کر دِیا جاؤں۔ یہ سُن کر آقا کی زبان سے بے سَاخْتہ نِکلا **"جا تُو غُلامی سے آزاد ہے۔"** پُوچھا دُوسری دُعا کون سی کروائی؟ کہا: جو چار (4) دِرْہَم میں نے دے دیئے ہیں، اُس کا نِعْمَ الْبَدَل مِل جائے۔ آقا بول اُٹھا: **"میں نے تجھے چار (4) دِرْہَم کے بدلے چار ہزار دِرْہَم دیئے۔"** پُوچھا: تیسری دُعا کیا تھی؟ بولا: مجھے اور میرے آقا کو گُناہوں سے تَوبہ کی توفیق نَصِیب ہو جائے۔ یہ سُنتے ہی آقا کی زبان پر اِسْتِغْفار جارِی ہو گیا اور کہنے لگا: **"میں اللہ پاک کی بارگاہ میں اپنے تمام گُناہوں سے تَوبہ کرتا ہوں۔"** پھر کہا: چوتھی دُعا کیا تھی؟ غلام نے جواب دیا: میں نے اِلْتِجا کی کہ میری، میرے آقا کی، آپ جناب کی اور تمام حاضرِینِ اِجْتماع کی مغْفرت ہو جائے، یہ سُن کر آقا نے کہا: تین (3) باتیں جو میرے اِخْتیار میں تھیں، وہ میں نے کر لی ہیں، چوتھی بات کہ سب کی مَغْفرت ہو جائے، یہ میرے اِخْتیار سے باہر ہے۔ دن گزرا، جب رات ہوئی تو اُسی آقا نے خواب میں کسی کہنے والے

کو سُنا: جو تمہارے اِختیار میں تھا، وہ تم نے کر دِیا اور میں اَرۡحَمُ الرَّاحِمِیۡن ہوں، میں نے تمہیں تمہارے غُلام، مَنۡصُور اور وہاں مَوجُود تمام حاضرین کو بَخش دِیا۔ (روض الریاحین، ص ۲۲۲)

سَبَقَتۡ رَحۡمَتِیۡ عَلٰی غَضَبِیۡ جب سے تُو نے سُنا دیا یاربّ!
آسرا ہم گُناہگاروں کا اور مَضبُوط ہو گیا یاربّ!
ظن نہیں بلکہ ہے یقین مجھے وہ بھی تیرا دِیا ہوا یاربّ!
ہو گا دُنیا میں قبر و مَحشَر میں مجھ سے اچھا مُعاملہ یاربّ!

(ذوقِ نعت، ص ۸۵)

صَلُّوۡا عَلَی الۡحَبِیۡب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! قربان جائیے کہ راہِ خُدا میں مال خَرۡچ کرنے سے کیسی کیسی بَرَکتیں حاصِل ہوتی ہیں۔ اُس غُلام نے صرف چار (4) دِرۡہَم صَدَقہ کئے، تو اللہ پاک نے اُسے اُس کے آقا کے ذریعے اُن چار (4) دِرۡہَم کے بدلے میں چار ہزار (4000) دِرۡہَم عطا کئے، اس غلام کو غلامی سے آزادی ملی اور اللہ پاک نے اس چار درہم کی برکت سے غُلام اور اُس کے آقا سمیت کئی لوگوں کی مَغۡفِرت بھی فرمادی۔

اس حکایت سے یہ بھی معلوم ہوا کہ اللہ والوں کی دعائیں حاصل کرنے کا کوئی موقع ہاتھ سے نہیں جانے دینا چاہیے، اللہ پاک کے یہ نیک بندے جب اللہ پاک سے کسی چیز کا سوال کرتے ہیں تو وہ ان کے سوالات کو رد نہیں فرماتا۔ اَلۡحَمۡدُ لِلّٰہ شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنت دَامَتۡ بَرَکَاتُہُمُ الۡعَالِیَہ نیکیوں کے حریص ہیں اور نیک کاموں کی ترغیب کے لیے مختلف دعائیں اِرۡشاد فرماتے رہتے ہیں۔ کبھی **ہفتہ وار مدنی رسالہ**

پڑھنے، سُننے والوں کے لیے دعا ارشاد فرماتے ہیں تو کبھی **مدنی قافلے** میں سفر کرنے والوں کو دعاؤں سے نوازتے ہیں، کبھی **مدنی عطیات** (Donation) جمع کرنے والے کو دعائیں دیتے ہیں تو کبھی **مدنی انعامات** کے عاملین کو دُعاؤں سے سرفراز فرماتے ہیں۔ ہمیں بھی چاہیے کہ شیخِ کامل اور اللہ کے ولی کی دعائیں پانے کا کوئی موقع ہاتھ سے جانے نہ دیں۔ کیا معلوم ان کی کون سی دعا ہماری دنیا و آخرت کو بہتر بنا دے۔

وہ لوگ جو دعوتِ اسلامی کے لیے مدنی بستوں، مدنی عطیات بکس یا گھریلو صدقہ بکس وغیرہ کے ذریعے مدنی عطیات جمع کرنے یا کروانے میں کسی بھی طرح تعاون کرتے ہیں، اَمیرِ اہلسنّت، بانیِ دعوتِ اسلامی حضرتِ علّامہ مَولانا ابو بلال محمد الیاس عطّار قادِری رَضَوی ضِیائی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نے ان کے لیے کیسی پیاری پیاری دعا فرمائی ہے: **یاربَّ المصطفٰے!** جَلَّ جَلَالُہٗ وَ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! جو **مدنی عطیات بکس** لگاتے ہیں لگواتے ہیں، اس کے لیے بھاگ دوڑ کرتے ہیں، اس میں مدنی عطیات ڈالتے ہیں، جمع کرتے ہیں، لے جاتے ہیں، جس طرح بھی اس میں حصہ لیتے ہیں، **اِن کو صرف اپنے دَر کا محتاج رکھ، کسی غیر کا محتاج نہ کرنا۔** اٰمِین بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم

اسی حکایت سے ایک مدنی پھول یہ بھی حاصل ہوا کہ جو اللہ پاک کی راہ میں اِخلاص کے ساتھ صَدَقہ کرتا ہے، اللہ پاک اُس کو ضرور اَجر عطا فرماتا ہے۔ لہٰذا ہمیں بھی چاہیے کہ وقتاً فوقتاً اللہ پاک کی راہ میں حسبِ توفیق ضرور صَدَقہ کیا کریں، اِنْ شَآءَ اللہ ہمیں اس کی بے شُمار دینی و دُنیاوی برکتیں حاصِل ہوں گی۔ اللہ پاک کی راہ میں صَدَقہ و خَیرات کرنے کی اَہمیّت و فضیلت کا اندازہ اس بات سے لگائیے کہ خُود ہمارے پیارے پَرْوَرْدْگار نے قرآنِ مجید، فُرقانِ حَمِید میں صَدَقہ و خَیرات کرنے کا حکم اِرْشاد فرمایا اور مختلف مقامات پر صَدَقہ و خَیرات کرنے والوں کی تعریف و توصیف بھی فرمائی جیسا کہ پارہ 1، سورۂ

بقرہ 2،3 میں ارشاد ہوتا ہے:

هُدًى لِّلْمُتَّقِيْنَ ۙ﴿۲﴾ الَّذِيْنَ يُؤْمِنُوْنَ بِالْغَيْبِ وَيُقِيْمُوْنَ الصَّلٰوةَ وَمِمَّا رَزَقْنٰهُمْ يُنْفِقُوْنَ ۙ﴿۳﴾ (پ ۱، البقرۃ: ۲، ۳)

تَرجَمۂ کنزالایمان: ہدایت ہے ڈر والوں کو وہ جو بے دیکھے ایمان لائیں اور نماز قائم رکھیں اور ہماری دی ہوئی روزی میں سے ہماری راہ میں اُٹھائیں۔

صدرُ الْاَفاضِل حضرت علّامہ مولانا مُفتی سَیِّد محمد نعیمُ الدین مُراد آبادی رَحْمَۃُ اللّٰہ عَلَیْہ آیتِ مُبارکہ کے اِس حِصّے: ﴿وَمِمَّا رَزَقْنٰهُمْ يُنْفِقُوْنَ﴾ کے تحت فرماتے ہیں: ☆ راہِ خدا میں خَرچ کرنے سے یا توزکوٰۃ مُراد ہے یا مُطلق اِنفاق (یعنی راہِ خدا میں مطلقاً خَرچ کرنا مُراد ہے) ☆ خواہ فرض و واجب ہو جیسے زکوٰۃ، نَذر، اپنا اور اپنے اہل کا نَفَقَہ وغیرہ ☆ خواہ مُستَحَب جیسے صَدَقاتِ نافِلہ اور اَموات کا اِیصالِ ثواب۔ مسئلہ: گیارہویں، فاتحہ، تِیجہ، چالیسواں بھی اس میں داخل ہیں کہ وہ سب صَدَقاتِ نافِلہ ہیں۔ (خزائن العرفان، ص۵)

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! واقعی بہت خُوش نَصِیب ہیں وہ مُسلمان جو اپنے مال کے حُقُوقِ واجِبہ ادا کرتے ہیں، ☆ خُوش نَصِیب ہیں وہ مُسلمان جو خُوش دِلی سے بَروقت پوری پوری زکوٰۃ و فطرہ ادا کرتے ہیں، ☆ خُوش نَصِیب ہیں وہ مُسلمان جو اپنے مال کو ماں باپ، بہن بھائی اور اولاد پر خَرچ کرتے ہیں، ☆ خُوش نَصِیب ہیں وہ مُسلمان جو اپنے رِشتہ داروں (Relatives) کی مَوت پر اُن کے اِیصالِ ثواب کے لیے تِیجہ، دَسواں، چالیسواں، برسی وغیرہ کر کے مساکین کو کھانا کِھلاتے ہیں۔ ☆ خُوش نَصِیب ہیں وہ مُسلمان جو اِیصالِ ثواب کے لیے **مدنی رسائل تقسیم** کرتے ہیں، ☆ خُوش نَصِیب ہیں وہ مُسلمان جو اچھی اچھی نیّتوں کے ساتھ لنگرِ رضویہ (یعنی مسلمانوں کو کھانا کھلانے، سحری و اِفطاری کروانے) کی ترکیب کرتے ہیں، ☆ خُوش نَصِیب ہیں وہ مُسلمان جو حُقُوقِ عامّہ کا لحاظ رکھتے ہوئے اِخلاص کے ساتھ قُرآن خوانی، اِجتماعِ ذِکر و نَعت اور سُنّتوں بھرے

اِجتماعات کے اِنْعِقاد پر خَرْچ کرتے ہیں، ☆خُوش نَصِیب ہیں وہ مُسلمان جو مَساجِد، جامعۃ المدینہ، مدرسۃ المدینہ وغیرہ کی تَعْمِیر وترقّی اور روز مَرّہ کے اَخْراجات میں حِصّہ لیتے ہیں، ☆خُوش نَصِیب ہیں وہ مُسلمان جو دِینی طلبہ و طالِبات پر اپنا مال خَرْچ کرتے ہیں۔ اخلاص کے ساتھ اس طرح خرچ کرنے والوں کو اللہ پاک اپنے فَضْل سے دُگنا بلکہ اِس سے بھی زیادہ عطا فرمائے گا۔ آیئے ہم بھی ہاتھوں ہاتھ نیّت کرتے ہیں کہ اللہ پاک کی رِضا کے لئے نہ صرف خُود اپنے مدنی عَطِیّات دعوتِ اسلامی کو دیں گے، بلکہ دُوسروں کو بھی اس کی ترغیب دِلائیں گے۔اِنْ شَآءَ اللہ

میں سب دَولت رہِ حَق میں لُٹا دوں
شَہا ایسا مجھے جذبہ عَطا ہو!
عَطا کر دو مجھے وہ بھیک داتا
مِرے سارے قبیلے کا بھلا ہو

(وسائل بخشش مرمم، ص۳۱۶)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! قرآن و حدیث میں صَدَقہ و خیرات کرنے اور اللہ پاک کی راہ میں خرچ کرنے کے کئی فضائل آئے ہیں۔ راہِ خُدا میں خَرْچ کرنا، اِنْسان کی اپنی ذات کیلئے بھی مُفید ہے، جو لوگ دل کھول کر نیکی کے کاموں میں خرچ کرتے ہیں، غریبوں محتاجوں کی مدد کرتے ہیں، اُن کے مال میں حیرت انگیز طور پر دن دُگنی اور رات چوگنی ترقّی و برکت ہوتی چلی جاتی ہے۔ چنانچہ

پارہ 3 سُوْرَۃُ الْبَقَرَۃ آیت نمبر 261 میں ارشاد ہوتا ہے:

مَثَلُ الَّذِیْنَ یُنْفِقُوْنَ اَمْوَالَهُمْ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ كَمَثَلِ حَبَّةٍ اَنْۢبَتَتْ سَبْعَ سَنَابِلَ فِیْ كُلِّ سُنْۢبُلَةٍ مِّائَةُ حَبَّةٍؕ وَ اللّٰهُ یُضٰعِفُ لِمَنْ یَّشَآءُؕ وَ اللّٰهُ وَاسِعٌ عَلِیْمٌ(۲۶۱)

(پ۳، البقرة: ۲۶۱)

ترجَمۂ کنزالایمان: اُن کی کہاوت جو اپنے مال اللہ کی راہ میں خَرْچ کرتے ہیں اُس دانہ کی طرح جس نے اُگائیں سات بالیں ہر بال میں سو دانے اور اللہ اس سے بھی زیادہ بڑھائے جس کے لئے چاہے اور اللہ وُسعت والا عِلْم والا ہے۔

اس آیتِ مبارکہ کے تحت تفسیرِ صراطُ الجنان جلد 1 صفحہ 395 پر ہے: راہِ خدا میں خرچ کرنے والوں کی فضیلت ایک مثال کے ذریعے بیان کی جارہی ہے کہ یہ ایسا ہے جیسے کوئی آدمی زمین میں ایک دانہ بیج ڈالتا ہے جس سے سات (7) بالیاں اُگتی ہیں اور ہر بالی میں سو (100) دانے پیدا ہوتے ہیں۔ گویا ایک دانہ بیج کے طور پر ڈالنے والا سات سو (700) گنا زیادہ حاصل کرتا ہے، اسی طرح جو شخص راہِ خدا میں خرچ کرتا ہے، اللہ پاک اُسے اس کے اِخلاص کے اعتبار سے سات سو (700) گنا زیادہ ثواب عطا فرماتا ہے اور یہ بھی کوئی حد نہیں بلکہ اللہ پاک کے خزانے بھرے ہوئے ہیں اور وہ کریم و جوّاد ہے، جس کیلئے چاہے اسے اس سے بھی زیادہ ثواب عطا فرمادے۔ (صراط الجنان، ۱/ ۳۹۵)

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! معلوم ہوا کہ صدقہ دینے سے بظاہر مال کم ہورہا ہوتا ہے لیکن درحقیقت دینے والے کے نامۂ اعمال کو نیکیوں سے بھر رہا ہوتا ہے۔ جس طرح کنویں کا پانی نکالنے سے کم نہیں ہوتا بلکہ بڑھ جاتا ہے، اسی طرح راہِ خدا میں خرچ کیا ہوا مال بھی کم نہیں ہوتا بلکہ اس میں مزید برکت اور اضافہ ہوتا چلا جاتا ہے۔ غیب کی خبریں دینے والے آقا، مکی مدنی مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے اپنی زبانِ حق ترجمان سے صدقے کے کئی فضائل

ارشاد فرمائے ہیں، آیئے! صدقے کی فضیلت پر 8 احادیثِ مبارکہ بھی سنتے ہیں:

صدقے کی فضیلت پر 8 فرامینِ مُصْطَفٰے

1. فرمایا: اَلصَّدَقَةُ تَسُدُّ سَبْعِيْنَ بَابًا مِّنَ السُّوْءِ صَدَقہ بُرائی کے 70 دروازے بند کرتا ہے۔ (المعجم الکبیر، ۲۷۴/۴، حدیث: ۴۴۰۲)
2. فرمایا: كُلُّ امْرِئٍ فِيْ ظِلِّ صَدَقَتِهٖ حَتّٰى يُقْضٰى بَيْنَ النَّاسِ، ہر شخص (بروزِ قیامت) اپنے صدقے کے سائے میں ہوگا یہاں تک کہ لوگوں کے درمیان فیصلہ فرمادیا جائے۔ (المعجم الکبیر، ۲۸۰/۱۷، حدیث: ۷۷۱)
3. فرمایا: اِنَّ الصَّدَقَةَ لَتُطْفِئُ عَلٰى اَهْلِهَا حَرَّ الْقُبُوْرِ وَ اِنَّمَا يَسْتَظِلُّ الْمُؤْمِنُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فِيْ ظِلِّ صَدَقَتِهٖ، بے شک صَدَقہ کرنے والوں کو صَدَقہ قبر کی گرمی سے بچاتا ہے اور بِلاشُبہ مُسلمان قیامت کے دن اپنے صَدَقہ کے سائے میں ہوگا۔ (شُعَبُ الایمان، باب الزکاۃ، التحریض علی صدقۃ التطوع، ۲۱۲/۳، حدیث: ۳۳۴۷)
4. فرمایا: اَلصَّلٰوةُ بُرْهَانٌ وَ الصَّوْمُ جُنَّةٌ وَ الصَّدَقَةُ تُطْفِئُ الْخَطِيْئَةَ كَمَا يُطْفِئُ الْمَاءُ النَّارَ، نماز (ایمان کی) دلیل ہے اور روزہ (گُناہوں سے) ڈھال ہے اور صَدَقہ خطاؤں کو یُوں مِٹا دیتا ہے جیسے پانی آگ کو۔ (ترمذی، ابواب السفر، باب ماذُکِر فی فضل الصلاۃ، ۱۱۸/۲، حدیث: ۶۱۴)
5. فرمایا: بَاكِرُوْا بِالصَّدَقَةِ فَاِنَّ الْبَلَاءَ لَا يَتَخَطَّى الصَّدَقَةَ، صبح سویرے صَدَقہ دِیا کرو کیونکہ بَلا صَدَقہ سے آگے قدم نہیں بڑھاتی۔ (شُعَبُ الایمان، باب فی الزکاۃ، التحریض علی صدقۃ التطوع، ۲۱۴/۳، حدیث: ۳۳۵۳)
6. فرمایا: اِنَّ صَدَقَةَ الْمُسْلِمِ تَزِيْدُ فِي الْعُمْرِ وَ تَمْنَعُ مِيْتَةَ السُّوْءِ وَ يُذْهِبُ اللهُ الْكِبْرَ وَ الْفَخْرَ، بے شک مُسلمان کا صَدَقہ عُمر بڑھاتا اور بُری مَوت کو روکتا ہے اور اللہ پاک اُس کی برکت سے صَدَقہ دینے والے سے تکبُّر و تفاخُر (بڑائی اور فخر کرنے کی بُری عادت) دُور کر دیتا ہے۔ (المعجم الکبیر، ۲۲/۱۷، حدیث: ۳۱)

7. فرمایا:اِنَّھَا حِجَابٌ مِّنَ النَّارِ لِمَنِ احْتَسَبَھَا یَبْتَغِیْ بِھَا وَجْہَ اللہِ ،جو اللہ کی رِضا کی خاطِر صَدَقہ کرے تو وہ (صَدَقہ) اُس کے اور آگ کے درمیان پردہ بن جاتا ہے۔(مجمع الزوائد،کتاب الزکاۃ،باب فضل الصدقۃ،۲۸۶/۳،حدیث:۴۶۱۷)

8. فرمایا:اِنّ الصَّدَقَۃَ لَتُطْفِیُٔ غَضَبَ الرَّبِّ وَ تَدْفَعُ مِیْتَۃَ السُّوْءِ بے شک صَدَقہ ربّ کے غضب کو بُجھاتا اور بُری مَوت کو دفع کرتا ہے۔(ترمذی،کتاب الزکاۃ،باب ماجاءفی فضل الصدقۃ،۱۴۶/۲،حدیث:۶۶۴)

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! ان احادیثِ طیبہ سے معلوم ہوا کہ ☆**صَدَقہ** بُرائیوں کے دروازے بند کرتا ہے۔☆**صَدَقہ** دینے والا قیامت کے دن اپنے صدقے کے سائے میں ہو گا۔☆**صَدَقہ** قَبْر کی گرمی سے بچاتا ہے۔☆**صَدَقہ** گُناہوں کو ایسے مِٹا دیتا ہے جیسے پانی آگ کو۔☆**صَدَقہ** بلاؤں کو روکتا ہے۔☆**صَدَقہ** عُمر میں بَرکت کا سبب بنتا ہے۔☆**صَدَقہ** بُری مَوت اور بُرے خاتمے سے بچاتا ہے۔☆**صَدَقہ** تکبّر اور غرور کی عادت(Habit)کا خاتمہ کرتا ہے۔☆**صَدَقہ** آگ سے رُکاوٹ بنتا ہے۔☆**صَدَقہ** اللہ پاک کے غضب کے بجھاتا ہے۔اَلْغَرَض!صدقہ کئی بھلائیوں کے دروازے کھولتا ہے اور صدقہ کئی بُرائیوں کے دروازے بند کرتا ہے۔

دے نَزْع و قبر و حشر میں ہر جا اَمان اور
دوزخ کی آگ سے بچا یا ربِّ مُصطفےٰ

(وسائلِ بخشش مُرمّم،ص۱۳۲)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! ہمارے بُزرگانِ دِین میں صَدَقہ و خَیرات کا جذبہ

کُوٹ کُوٹ کر بھرا ہوا تھا۔ جس طرح دنیا کی دولت کے حریص کو دنیا کمانے اور مال و دولت پانے کی خواہش ہوتی ہے، اس سے کہیں زیادہ اللہ والوں کو یہ خواہش ہوتی تھی کہ وہ اپنا مال راہِ خدا میں قربان کر دیا کریں۔ آیئے! ترغیب کے لیے کچھ روایات سنتے ہیں:

ابنِ عمر رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا کی سخاوت

حضرت سیِّدُنا اَیُّوب بن وَائِل رَاسِبِی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ میں مدینۂ منوّرہ حاضر ہوا تو مجھے حضرت سیِّدُنا عبداللہ بن عمر رَضِیَ اللّٰہ عَنْہُمَا کے ایک پڑوسی (Neighbour) نے بتایا کہ حضرت عبداللہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ کے پاس حضرت سیِّدُنا امیر مُعَاوِیَہ رَضِیَ اللّٰہ عَنْہ کی طرف سے چار ہزار درہم آئے ہیں اور ایک دوسرے آدمی کی طرف سے بھی اتنے ہی درہم آئے ہیں اور ایک شخص نے 2 ہزار درہم اور ایک عمدہ چادر حضرت عبداللہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ کی خدمت میں بھیجی ہے۔ حضرت ایوب بن وائل رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کہتے ہیں: میں نے دیکھا کہ حضرت سیِّدُنا عبداللہ بن عمر رَضِیَ اللّٰہ عَنْہُمَا بازار میں تشریف لائے اور کھوٹے دِرہم (یہاں کھوٹے درہم سے جعلی کرنسی مراد نہیں بلکہ وہ درہم مراد ہیں جو مالیت میں عام درہم سے کم ہوں) کے بدلے میں اپنی سواری کے لئے چارا خریدا۔ میں نے انہیں پہچان لیا پھر میں نے ان کی اَہلیہ کے پاس آکر کہا کہ "میں آپ سے کچھ پوچھنا چاہتا ہوں اور میں یہ پسند کرتا ہوں کہ آپ مجھ سے سچ بیان کریں۔" میں نے پوچھا: "کیا ابو عبدالرحمٰن رَضِیَ اللّٰہ عَنْہ کے پاس حضرت سیِّدُنا امیر مُعَاوِیَہ رَضِیَ اللّٰہ عَنْہ کی طرف سے 4 ہزار درہم، ایک دوسرے آدمی کی طرف سے 4 ہزار درہم اور ایک شخص کے پاس سے 2 ہزار درہم اور ایک چادر نہیں آئی تھی؟" جواب ملا: "کیوں نہیں! یقیناً یہ سب کچھ آیا تھا۔" میں نے کہا کہ "میں نے تو انہیں کھوٹے درہم کے عوض چارا خریدتے دیکھا

ہے۔ "تو ان کی اہلیہ نے بتایا کہ "انہوں نے تو وہ سب مال رات ہی کو لوگوں میں تقسیم کر دیا تھا اور چادر اپنے کندھے پر ڈال کر چل دیئے اور اسے واپس لوٹا کر گھر آ گئے۔" (حلیۃ الاولیاء، ۱/۱۰۲۱، ۳۶۸)

ایک لاکھ درہم صدقہ کر دیئے!

حضرت سیِّدُنا محمد بن سُوقہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ تابعین میں سے تھے، بڑے نیک اور خوفِ خدا کے پیکر تھے۔ ایک بار انہوں نے اپنے پاس جمع شدہ مال کو شمار (Count) کیا تو وہ ایک لاکھ درہم تھے، پھر فرمانے لگے: میں نے ایسی کوئی بھلائی جمع نہیں کی، جسے میں باقی رکھوں تو وہ بڑھتی رہے اور میں اس کے لئے بڑھتا رہوں۔ یہ کہہ کر تمام مال صدقہ کرنا شروع کر دیا اور ابھی ہفتہ بھی مکمل نہ ہوا تھا کہ آپ کے پاس اس میں سے صرف سو (100) درہم باقی رہ گئے۔ جبکہ ایک اور روایت میں آتا ہے کہ سیِّدُنا محمد بن سُوقہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کو اپنے والد سے مالِ وراثت میں ایک لاکھ درہم ملے۔ انہوں نے وہ سب کے سب راہِ خدا میں صدقہ کر دیئے۔ یہاں تک کہ اپنے پاس کچھ بھی باقی نہ بچایا۔ (اللہ والوں کی باتیں، ۵/۹، ۱۰)

دَولتِ دنیا کے پیچھے مارا مارا کیوں پھروں!
آپ ہی ہیں میری دَولت اور ثَروت یارسول!
آمِنہ کے لال! مجھ کو دیجئے سوزِ بلال!
مالِ دُنیا سے مجھے ہو جائے نفرت یا رسول!

(وسائلِ بخشش مرمم، ص ۲۴۱، ۲۴۲)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! اَمِیْرُ الْمُؤْمِنِیْن حَضرتِ سَیِّدُنا عمر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللّٰہُ

عَنْہ کے شہزادے حضرت سَیِّدُنا عبد اللہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ اور حضرت سَیِّدُنا محمد بن سُوقہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کا جذبۂ سخاوت مرحبا! اے کاش! اللہ پاک کی راہ میں **صدقہ و خیرات** کرنے والی ان عظیم ہستیوں کے صدقے ہمیں بھی صدقہ و خیرات کرنے کا جذبہ نصیب ہو جائے۔ راہِ خدا میں دیتے ہوئے شیطان یہ وسوسہ ڈالتا ہے کہ اگر میں نے ادھر پیسے دے دیئے تو گھر کا خرچ کیسے چلاؤں گا؟ اپنی ضرورتیں کیسے پوری ہوں گی؟ میرے گھر بار بال بچوں کے اَخراجات کیسے چلیں گے؟ **یاد رکھئے!** یہ سب شیطان کے وسوسے ہیں۔ صدقہ دینے سے مال کم نہیں ہوتا۔

حضرت ابو کبشہ اَنْمارِی رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ سے روایت ہے کہ اُنہوں نے غیب بتانے والے آقا، مکی مدنی مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کو فرماتے سُنا کہ ایک بات کہ جس پر میں قسم کھاتا ہوں، کسی بندے کا مال صَدَقہ کرنے سے کم نہیں ہوتا۔ (مرآۃ المناجیح، ۷/۹۹)

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! سچی باتیں بتانے والے آقا، غریبوں کی ڈَھارس بندھانے والے مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا فرمان مرحبا! اخلاص سے دیا ہوا صدقہ کیسی کیسی برکتیں لاتا ہے؟ آیئے! اس کی کچھ حکایتیں سنتے ہیں:

خرچ کرو اللہ کریم عطا فرمائے گا

حضرت سَیِّدُنا قیس بن سَلْعُ انصاری رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ فرماتے ہیں کہ ان کے بھائیوں نے رَسُولُ اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ سے ان کی شکایت (Complaint) کی کہ وہ فضول خرچی کرتے ہیں اور اِس مُعاملے میں بہت کُھلا ہاتھ ہے، رَسُولُ اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے اُن سے فرمایا: تمہارے بھائیوں کا کیا مسئلہ ہے، وہ اِس گمان پر تمہاری شکایت کر رہے ہیں کہ تم اپنے مال میں بہت فضول خرچی کرتے ہو اور تمہارا ہاتھ

بہت کھُلا ہے؟ میں نے عرض کی: یَارَسُوْلَ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ! میں آمدنی سے اپنا حصہ لے کر اللہ کی راہ میں اور اپنے دوستوں میں خرچ کر دیتا ہوں تو رَسُوْلُ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے میرے سینۂ اقدس پر دستِ مبارک رکھا اور 3 مرتبہ فرمایا: خرچ کر اللہ تجھے عطا فرمائے گا۔ (حضرت سَیِّدُنا قیس رَضِیَ اللہُ عَنْہ فرماتے ہیں) اس کے بعد جب بھی میں راہِ خدا میں نکلتا تو میرے پاس اپنی سواری ہوتی اور آج میرا یہ حال ہے کہ میں مال و آسائش میں اپنے اہلِ خانہ (بھائیوں) سے بڑھ کر ہوں۔

(معجم الأوسط، ۲۱۰/۶، حدیث: ۸۵۳۶)

بیٹے کو اللہ پاک خوشحال کرے گا

حضرتِ سَیِّدُنا عون بن عبد اللہ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ تابعینِ کرام میں سے تھے۔ دلجمعی کے ساتھ اللہ پاک کا ذکر کرنا، مالداروں سے دُور رہنا اور غریبوں مسکینوں پر نرمی و شفقت کرنا آپ کی مبارک عادات تھیں۔ منقول ہے کہ ایک بار حضرتِ سَیِّدُنا عون بن عبد اللہ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کو بیس (20) ہزار سے زیادہ درہم ملے تو آپ نے صدقہ کر دیئے۔ آپ کے کچھ دوستوں نے عرض کی: اگر آپ ان کو اپنے بیٹے کی خوشحالی کے لئے استعمال کرتے تو...؟ فرمانے لگے: میں نے اپنے آپ کو اس صدقے کے ذریعے مضبوط (Strong) کیا ہے اور میرے بیٹے کو اللہ پاک خوشحال فرمادے گا۔

حضرتِ سَیِّدُنا عون رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کے اِخلاص اور توکل سے دیئے ہوئے صدقے کا نتیجہ یہ نکلا کہ حضرتِ سَیِّدُنا ابو اُسامہ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: آلِ مسعود میں حضرتِ سَیِّدُنا عون رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کے بیٹے سے زیادہ کوئی خوشحال نہ تھا۔ (اللہ والوں کی باتیں، ۳۰۲/۴)

ہاتھوں ہاتھ صدقے کی برکت ظاہر ہو گئی!

امیر اہلسنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ اپنی مایہ ناز تصنیف **"فیضانِ سُنَّت" جلد اوّل** کے صفحہ 513 پر نقل کرتے ہیں: اپنے دَور کے اَبدال حضرت سَیِّدُنا ابو جعفر بن خطّاب رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: میرے دروازے پر ایک سائل (یعنی مانگنے والے) نے صَدا لگائی، میں نے زوجہ محترمہ سے پُوچھا: تمہارے پاس کچھ ہے؟ جواب مِلا: چار (4) انڈے (Eggs) ہیں۔ میں نے کہا: سائل کو دے دو۔ اُنہوں نے تعمیل کی۔ سائل انڈے پا کر چلا گیا۔ ابھی تھوڑی دیر گُزری تھی کہ میرے پاس ایک دوست نے انڈوں سے بھری ہوئی ٹوکری (Basket) بھیجی۔ میں نے گھر میں پُوچھا: اِس میں کُل کتنے انڈے ہیں؟ اُنہوں نے کہا: تیس (30)۔ میں نے کہا: تم نے تو فقیر کو چار (4) انڈے دیئے تھے، یہ تیس (30) کس حساب سے آئے! کہنے لگیں: تیس (30) انڈے سالم ہیں اور دس (10) ٹُوٹے ہوئے۔ (اس کی وجہ یہ تھی کہ) سائل کو جو انڈے دِیئے گئے تھے، اُن میں تین (3) سالِم اور ایک ٹُوٹا ہوا تھا۔ رَبّ کریم نے ہر ایک کے بدلے دس دس (10،10) عطا فرمائے۔ سالِم کے عِوَض سالِم اور ٹُوٹے ہوئے کے بدلے ٹُوٹے ہوئے۔ (روض الریاحین، ص ۱۵۱)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! بزرگانِ دِین کا کامل توکل اوراخلاص کے ساتھ سخاوت کرنے کا جذبہ مرحبا! اگر ہم بھی صدقہ و خیرات کرنے کا جذبہ بڑھانا چاہتے ہیں تو دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے ہر دم وابستہ رہیں اور جس سے جتنا بن پڑے، اپنی دِیگر مصروفیات میں سے کچھ نہ کچھ وقت مدنی کاموں کے لئے ضرور نکالیں، ان مدنی کاموں میں شمولیت کی برکت سے ہم گناہوں سے بچے رہیں گے، آخرت کے لیے **نیکیوں کا ذخیرہ** جمع ہوتا رہے گا، **نیکی کی دعوت** دینے والے خوش نصیبوں میں ہمارا شُمار ہوگا، **اچھی صحبت** مُیسّر آئے گی، ہر عاشقِ رسول کے لئے دعوتِ اسلامی کے مدنی کام کرنے کے بہت آسان مواقع ہیں، اگر اب بھی ہم عملی طور پر مدنی کاموں میں شامل نہ ہوسکیں تو شاید کئی نیکیوں

سے محرومی ہوسکتی ہے۔ اس عظیم مدنی مقصد "**مجھے اپنی اور ساری دُنیا کے لوگوں کی اِصلاح کی کوشش کرنی ہے**" کو پانے کے لیے بھرپور کوشش کریں، نیکی کے کاموں میں ایک دُوسرے کا ساتھ دیں۔

پیر شریف کا روزہ اور مدنی انعامات پر عمل کے فوائد

اپنی اصلاح کی کوشش کے لئے مدنی انعامات پر عمل اور ساری دنیا کے لوگوں کی اصلاح کی کوشش کے لئے مدنی قافلوں میں سفر کو اپنا معمول بنالینا چاہئے۔ ☆ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ مَدَنی اِنعامات، عمل کا جذبہ بڑھانے اور گناہوں سے پیچھا چُھڑانے کا بہترین نُسْخَہ ہیں، ☆ مَدَنی اِنعامات پر عمل کرنے والوں سے اَمیرِ اَہلِسُنّت، بانیِ دعوتِ اسلامی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ بہت خوش ہوتے اور اُنہیں دُعاؤں سے نوازتے ہیں ☆ مَدَنی اِنعامات پر عمل کی بَرَکت سے خَوفِ خُدا و عشقِ مُصْطَفٰے کی لازوال دَولت ہاتھ آتی ہے ☆ مَدَنی اِنعامات کا یہ عظیم تحفہ (Gift) بزرگانِ دِین رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن کی یاددِلاتا ہے، ☆ مَدَنی اِنعامات بُزرگانِ دِین رَحْمَۃُ اللہ عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن کے نَقْشِ قَدَم پر چلتے ہوئے فِکرِ مدینہ یعنی اپنے اَعمال کا مُحَاسَبَہ کرنے کا بہترین ذَرِیْعَہ ہے۔ انہی مدنی انعامات میں سے مدنی انعام نمبر 58 ہے، **کیا آپ نے اس ہفتے پیر شریف (یارہ جانے کی صورت میں کسی بھی دن) کا روزہ رکھا؟ نیز اس ہفتے کم از کم ایک دن کھانے میں جَو شریف کی روٹی تناول فرمائی؟**

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! **فرض روزوں** کے ساتھ ساتھ نفل روزہ رکھنا بہت بڑی سعادت کی بات ہے، امیر اہلسنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نے مدنی انعامات میں نفل عبادات کا شوق دلاتے ہوئے ہر پیر شریف کو روزہ رکھنے کی ترغیب دلائی ہے اور اَلْحَمْدُ لِلّٰہ جامعۃ المدینہ کے طلبۂ کرام اور دیگر کثیر اسلامی بھائی، اسی طرح جامعات المدینہ للبنات کی **طالبات و معلمات** کے علاوہ کثیر

اسلامی بہنیں بھی پیر شریف کا نفل روزہ رکھنے کی سعادت حاصل کرتی ہیں، آیئے **نفل روزوں کی فضیلت** پر دو(2) فرامینِ مصطفٰے سنتے ہیں:

نفل روزوں کی فضیلت

1. فرمایا: اگر کوئی شخص ایک دن نفلی روزہ رکھے پھر اسے زمین بھر سونا بھی دے دیا جائے، تب بھی اس کا ثواب قیامت کے دن ہی پورا ہو گا۔ (مجمع الزوائد ،کتاب الصیام ، باب فی فضل الصوم ، ۴۲۳/۳، حدیث: ۵۰۹۲)
2. فرمایا: جس نے **لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللہُ** کہا اور اسی پر اس کا خاتمہ ہوا تو وہ جنّت میں داخل ہو گا اور جو اللہ پاک کی رِضا چاہتے ہوئے کسی دن روزہ رکھے پھر اسی پر اس کا خاتمہ ہو جائے تو وہ جنت میں داخل ہو گا اور جو اللہ پاک کی رضا کے لئے صدقہ کرے اور اسی پر اس کا خاتمہ ہو تو وہ جنت میں داخل ہو گا۔ (مسند احمد بن حنبل، ۹۰/۹، حدیث: ۲۳۳۷۴)

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! رجب المرجب کا مہینہ چل رہا ہے، اس مہینے میں بھی نفل روزے رکھنے کی بڑی برکتیں ہیں، لہٰذا یہ برکتیں و فضائل پانے کے لیے اس ماہ کے اکثر ایام روزوں سے گزارنے کی کوشش کیجئے۔ احادیثِ مُبارکہ میں رَجَب کے نَفل روزوں کے بہت سے فَضائل بیان کئے گئے ہیں۔ آیئے! حُصولِ ترغیب کے لیے رجب کے روزے رکھنے کے فضائل پر دو(2) اَحادیثِ مُبارَکہ سُنتے ہیں:

1. حَضرتِ سَیِّدُنا اَبُوقِلابہ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ فرماتے ہیں: رَجَب کے روزہ داروں کے لئے جَنَّت میں ایک مَحَل ہے۔ (شُعَبُ الایمان ج۳ص۳۶۸ حدیث ۳۸۰۲، از فیضانِ سُنّت، ص۱۳۶۵)

2. حضرتِ سَیِّدُنا اَنَس بن مالِک رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ سے رِوایت ہے کہ رَسُولُ اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اِرْشاد فرمایا: جنَّت میں ایک نَہْر ہے جسے "رَجَب" کہا جاتا ہے جو دُودھ سے زِیادہ سفید اور شہد سے زِیادہ میٹھی ہے تو جو کوئی رَجَب کا ایک روزہ رکھے تو اللہ پاک اُسے اُس نَہْر سے سَیْراب کرے گا۔ (شُعَبُ الایمان ج۳ص۳۶۷حدیث ۳۸۰۰،از فیضانِ سُنّت،ص ۱۳۶۲)

اللہ پاک ہمیں دیگر نفل روزوں کے ساتھ ساتھ رجب شریف کے روزے رکھنے کی بھی توفیق عطا فرمائے۔ اٰمِین بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

عبادت میں گزرے مِری زِندگانی
کرم ہو کرم یاخدا! یاالٰہی!
(وسائلِ بخشش مرمّم،ص۱۰۵)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

کونسا مال صدقہ کرنا چاہیے

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! ہم صدقہ و خیرات کرنے سے متعلق سُن رہے تھے۔ یقیناً اِخْلاص کے ساتھ راہِ خدا میں کیا جانے والا خرچ ضائع نہیں جاتا۔ راہِ خدا میں خرچ کرتے وقت اس بات کا بھی خیال رکھنا چاہئے کہ جو چیز آپ کو سب سے زیادہ پسندیدہ ہو، اسے صدقہ و خیرات کیجئے کہ اس کا ثواب زیادہ ہے۔

بد قسمتی سے بسا اوقات صدقہ و خیرات کرنے میں **کنجوسی** کا مظاہرہ کیا جاتا ہے، یا پھر ایسی چیز صدقہ کی جاتی ہے جو قابلِ استعمال نہیں رہتی۔ مثلاً جب دیکھا کہ روٹیوں کو پھپھوندی لگ چکی ہے، سالن ناراض (یعنی خراب) ہو چکا ہے، یا ناراض (یعنی خراب) ہونے کے قریب ہے تو غریب پڑوسی کو بھجوا دینا۔ قُربانی کا

گوشت جب اپنے اِستعمال کا نہ رہے تو باندھ کر گھر میں کام کرنے والی ماسی کو دے دینا۔ سیلاب زَدْگان یا آفت زدہ لوگوں کو کم قیمت کا راشن دلوا دینا، یا وہ کپڑے جو گھر میں کوئی نہ پہنے، یا وہ جُوتے جو پہننے کے قابل نہیں ہوتے، ان کی اِمداد اور صدقہ کے طور پر بھیج دیئے جاتے ہیں، اگرچہ اچھی نیت کے ساتھ اس طرح صدقہ کرنا بھی درست ہے، لیکن ذرا سوچئے تو سہی یہ کیسی عجیب بات ہے کہ جب اپنے کھانے پینے یا اِستِعمال کی بات آئے تو عُمدَہ سے عُمدَہ چیز کا اِنتِخاب (Selection) کیا جائے اور جب بات راہِ خُدا میں دینے کی آئے تو بچی کھچی یا کم قیمت والی چیزیں صدقہ و خیرات کی جائیں۔ اپنے بچوں کیلئے تو اَعلیٰ سے اَعلیٰ کوالٹی کی چیزیں خریدی جائیں، لیکن جب کسی غریب کے بچے کو دینا ہو تو گھٹیا معیار کی چیز وہ بھی اِحسان جتا کر دی جائے ۔ہم اپنے گھر میں تو من پسند کھانے بڑے اہتمام کے ساتھ کھائیں لیکن اسی دوران کوئی سائل آجائے تو اسے دُھتکار دیں یا گھر میں بچا ہوا باسی سالن جسے کوئی نہ کھائے اسے تھما کر اس خوش فہمی کا شکار ہو جاتے ہیں کہ چلو کھانا ضائع ہونے سے بچ گیا اور کسی غریب کا بھلا ہو گیا۔ حالانکہ ہونا یہ چاہیے کہ اللہ پاک نے جنہیں استطاعت دی ہے وہ اچھی سے اچھی چیز اللہ پاک کی راہ میں صدقہ کرنے کی کوشش کیا کریں۔ آیئے! اب اللہ والوں کے بھی کچھ انداز سنتے ہیں کہ اللہ پاک کے یہ نیک بندے اُس کی راہ میں خرچ کے سلسلے میں کیسے مخلص ہوا کرتے تھے:

انگور کا خوشہ اسے دے دو

حضرت سیِّدُنا نافع رَضِیَ اللہ عَنْہ سے روایت ہے کہ ایک مرتبہ حضرت سیِّدُنا عبداللہ بن عمر رَضِیَ اللہ عَنْہُمَا کو بیماری کی حالت میں انگور (Grapes) کھانے کی خواہش ہوئی تو میں ان کے لئے ایک درہم میں انگوروں کا ایک خوشہ خرید لایا۔ میں نے وہ انگور ان کے ہاتھ میں رکھے ہی تھے کہ ایک سائل (یعنی سوال

کرنے والے) نے دروازے پر کھڑے ہو کر سوال کر دیا۔ حضرت عبد اللہ رَضِیَ اللہُ عَنْہ نے وہ انگور سائل کو دینے کا کہا تو میں نے عرض کی: اس میں سے کچھ تو تناوُل فرما لیجئے، تھوڑے سے تو چکھ لیجئے۔ فرمایا: نہیں، یہ اسے دے دو۔ تو میں نے وہ سائل کو دے دیئے۔

پھر میں نے سائل سے وہ انگور ایک درہم کے بدلے خرید لئے اور حضرت عبد اللہ رَضِیَ اللہُ عَنْہ کی خدمت میں لے آیا۔ ابھی ہاتھ میں رکھے ہی تھے کہ وہ سائل پھر آ گیا۔ آپ نے فرمایا: یہ اسے دے دو۔ میں نے عرض کی: آپ اس میں سے کچھ تو چکھ لیجئے۔ فرمایا: نہیں، یہ اسے دے دو۔ میں نے وہ خوشہ اسے دے دیا۔ وہ سائل اسی طرح لوٹ کر آتا رہا اور آپ اسے انگور دینے کا حکم فرماتے رہے۔ بالآخر تیسری یا چوتھی بار مَیں نے اس سے کہا: تیرا ناس ہو! تجھے شرم نہیں آتی؟ پھر میں اس سے ایک درہم کے عوض انگوروں کا وہ خوشہ خرید کر آپ کے پاس لایا تو آپ نے اسے تناوُل فرما لیا۔ (اللہ والوں کی باتیں، ۱/۵۲۳)

نہ دے جاہ و حَشمت نہ دَولت کی کثرت
گدائے مدینہ بنا یاالٰہی!
خطاؤں کو میری مِٹا یاالٰہی!
مجھے نیک خَصلَت بنا یاالٰہی!
(وسائل بخشش مرمم، ص۱۰۰، ۱۰۱)

پسندیدہ اونٹ صدقہ کر دیئے!

ایک بار حضرت سیِّدُنا ابو ذر غِفَاری رَضِیَ اللہُ عَنْہ نے فرمایا: مال میں تین حصے دار ہوتے ہیں: (۱) تقدیر، یہ وہ حصّے دار ہے جسے بھلائی اور بُرائی (یعنی مال یا تجھے ہلاک کرنے) میں تیری اجازت کی حاجت نہیں۔

(۲) دوسرا حصے دار تیرا وارث، اسے اس بات کا انتظار ہے کہ تُو مرے اور یہ تیرے مال پر قبضہ کرلے اور (۳) تیسرا حصے دار تُو خود ہے۔ یقیناً تم ان دونوں حصے داروں کو عاجز نہیں کرسکتے، لہٰذا اپنا مال راہِ خدا میں خرچ کردو۔ بے شک اللہ پاک کا فرمانِ عالیشان ہے:

لَنۡ تَنَالُوا الۡبِرَّ حَتّٰى تُنۡفِقُوۡا مِمَّا تُحِبُّوۡنَ ؕ ترجَمۂ کنزالایمان: تم ہرگز بھلائی کو نہ پہنچو گے جب تک راہِ خدا میں اپنی پیاری چیز نہ خَرچ کرو (پ۴، اٰلِ عمران: ۹۲)

اس آیتِ کریمہ کی تلاوت کرنے کے بعد آپ اپنے اونٹوں کی طرف اشارہ کرکے فرمانے لگے، مجھے میرے مال میں یہ اُونٹ سب سے بڑھ کر پسند ہیں اس لئے میں انہیں خیرات کرکے اپنے لئے آخرت میں ذخیرہ کرنا پسند کرتا ہوں۔ (الزھد لھناد بن السری، باب الطعام فی اللہ، ۱/۳۴۸، حدیث: ۶۵۱)

صَلُّوۡا عَلَی الۡحَبِیۡب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! صدقہ دینے کے فضائل اور فوائد کی کیا ہی بات ہے، ہمیں بھی اس دنیا میں رہ کر صدقہ و خیرات کرکے اپنی آخرت کو روشن کرنے والے کام کرنے کی کوشش کرنی چاہیے۔ کیا ہی اچھا ہو کہ غریبوں، مسکینوں، یتیموں، بیواؤں، حاجَت مَندوں اور رِشتہ داروں کے ساتھ ساتھ ہم اپنے صَدَقات و مدنی عَطِیّات نیکی کے کاموں، مَساجِد و مَدارِس المدینہ اور جامعات المدینہ کی تَعْمِیر و تَرَقّی نیز دِیْنِ اِسْلام کی سربُلندی اور عِلْمِ دِیْن کے فَروغ کی خاطِر عِلْمِ دِیْن حاصِل کرنے والے طلبہ و طَالِبات کے لئے دعوتِ اسلامی کو دے کر اپنی آخرت کا سامان کریں۔

منقول ہے کہ حضرت سَیِّدُنا عبدُاللہ بن مُبارک رَحۡمَۃُ اللّٰہِ عَلَیۡہ (جو امامِ اَعْظَم ابُو حنیفہ رَحۡمَۃُ اللّٰہِ عَلَیۡہ کے خاص شاگرد اور فقہِ حنفی کے ائمہ سے ہیں) اہلِ علم لوگوں کے ساتھ خاص طور پر بھلائی کرتے، اُن سے

عرض کی گئی: آپ سب کے ساتھ ایک سا معاملہ کیوں نہیں رکھتے؟ فرمایا میں انبیاء (عَلَیۡہِمُ الصَّلٰوۃُ السَّلَام اور صحابۂ کرام عَلَیۡہِمُ الرِّضْوَان) کے بعد عُلَماء کے سِوا کسی کے مقام کو بُلند نہیں جانتا، ایک بھی عالِم کا دھیان اپنی حاجات کی وجہ سے بٹے گا تو وہ صحیح طور پر خدمتِ دِین نہ کر سکے گا اور دِینی تعلیم پر اُس کی دُرُست توجّہ نہ ہو سکے گی۔ لِہٰذا اُنہیں علمی خدمت کے لئے فارِغ کرنا اَفْضَل ہے۔(ضِیائے صَدَقات، ص ۱۷۲)

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عاشقانِ رسول کی مَدَنی تحریک دعوتِ اسلامی تبلیغِ دین کے تقریباً 107 شعبوں میں نیکی کی دھومیں مچانے میں سرگرمِ عمل ہے۔اِس نازُک دَور میں کہ جب باطِل قوّتیں چاروں طرف سے پوری طاقت کے ساتھ مسلمانوں کے ایمان کو برباد کرنے اور اُنہیں گمراہی کے گڑھے میں گِرانے کی کوششوں میں مشغول ہیں، ایسے میں دعوتِ اسلامی اُمّید کی کِرَن بن کر چمکی اور اِس مدنی تحریک نے اُمّت کی ڈُوبتی ہوئی کشتی کو سہارا دینے، پوری دُنیا میں تعلیمِ قرآن و سُنّت کو عام کرنے، نُورِ قرآن سے سِینوں کو سرشار اور اُمَّتِ مُصْطَفٰے کو خوابِ غفلت سے بیدار کرنے کے جذبے کے تحت مختصر عرصے میں بہت سے ملکوں اور شہروں میں مدنی منّوں اور مدنی منّیوں کے لئے ہزاروں مدارِس بنام **"مدرسۃ المدینہ"** جبکہ اسلامی بھائیوں اور اسلامی بہنوں کی تعلیم و تربِیَت کیلئے جامعات بنام **"جامعۃ المدینہ"** کی بُنیاد رکھی، اِن میں بِلا مبالغہ ہزاروں طَلَبہ و طالبات قُرآن و سنت کی مُفت تعلیم حاصل کرتے ہیں، جہاں پر اُنہیں زیورِ قرآن و علمِ دین نیز شرعی اور اخلاقی تربِیَت سے آراستہ کرنے کا خصوصیت کے ساتھ اہتمام کِیا جاتا ہے، تاکہ دَورِ طالبِ علمی سے فراغت کے بعد قوم کے یہ حقیقی مِعمار مُعاشرے کے بگاڑ کو سدھارنے میں اپنا کردار اَدا کرتے ہوئے، امیرِ اہلسنت دَامَتۡ بَرَکَاتُہُمُ الۡعَالِیَہ کے عطا کردہ اس مدنی مقصد کے تحت زندگی گُزارنے والے بن جائیں کہ **"مجھے اپنی اور ساری دنیا کے لوگوں کی اصلاح کی کوشش کرنی ہے۔ اِنْ شَآءَ اللّٰہ"**

یاد رکھئے! دعوتِ اسلامی کے تحت چلنے والے یہ مدارِسُ المدینہ و جامعاتُ المدینہ دِینی فضلیت کے لحاظ سے بہت اہمیّت کے حامل ہیں، یہی وجہ ہے کہ اِن مدارِسُ المدینہ و جامعاتُ المدینہ کو قائم رکھنے کے لئے اِن پر مختلف اَخراجات کی مَد میں سالانہ کروڑوں نہیں اربوں روپے خرچ کئے جاتے ہیں، لہٰذا آپ سے بھی عرض ہے کہ طَلبۂ علمِ دین کی دُعاؤں سے حِصّہ پانے، دعوتِ اسلامی کی ترقّی و بقا اور مدارِس المدینہ و جامعات المدینہ کے نظام کو مضبوط سے مضبوط تَر بنانے کے لئے اپنی زکوٰۃ، فطرات ،صَدَقات و خَیرات، نفلی عطیات اور عُشر وغیرہ کے ذریعے نہ صرف خُود تعاوُن فرمایئے بلکہ اپنے عزیزوں، پڑوسیوں اور دوست اَحباب پر انفرادی کوشش کرکے اُنہیں بھی اِس کی ترغیب دِلایئے، ہمارے لَب ہِلالینے اور ہماری اِنفرادی کوشش سے اگر کسی کا مدنی ذہن بن گیا اور اُس نے اپنی زکوٰۃ، فطرات، صَدَقات و خَیرات، نفلی عطیّات یا عُشر وغیرہ دعوتِ اسلامی کو مدنی کاموں کے لیے دے دیئے تو یہ ہمارے لئے بھی ثوابِ جاریہ کا ذریعہ بن جائے گا۔

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! اَلْحَمْدُ لِلّٰہ ہزاروں عاشقانِ رسول، مختلف انداز سے دعوتِ اسلامی کے مدنی کاموں کے لیے مالی معاونت کی سعادت حاصل کرتے رہتے ہیں، ہو سکتا ہے کہ ہم میں سے کسی کے ذہن میں سوال آئے کہ میں کس طرح اپنا حصہ دعوتِ اسلامی کے مدنی کاموں میں شامل کر سکتا ہوں؟

آیئے ایک بہت ہی آسان طریقہ آپ کی خدمت میں عرض کرتا ہوں کہ جس کے ذریعے غریب سے غریب بھی، دعوتِ اسلامی کے مدنی عطیات میں اپنا حصہ شامل کرنے میں کامیاب ہو سکتا ہے، وہ کیا ہے؟ "**مدنی عطیات بکس**(Madani Donation Box)" کے ذریعے مالی تعاون۔

دعوتِ اسلامی کے شعبہ "**مجلس مدنی عطیات بکس**" کی طرف سے ایک بکس کی ترکیب کی گئی

ہے، یہ **مدنی عطیات بکس** دُکانوں، کارخانوں، مارکیٹوں، شاپنگ مالز، میڈیکل اسٹورز اور دفاتر وغیرہ میں رکھنے کے ساتھ ساتھ گھروں میں بھی رکھا جاتا ہے، تاکہ ہم اپنی آسانی کے پیشِ نظر روزانہ کچھ نہ کچھ رقم اُس بکس میں ڈالتے جائیں، جو دُکاندار ہیں وہ اچھی اچھی نیّتوں کے ساتھ اپنے گاہکوں (Customers) پر اِنفرادی کوشش کرکے انہیں بھی راہِ خدا میں مال خرچ کرنے کی ترغیب و فضائل بتاکر اِنہیں بھی اپنا حصہ شامل کرنے کی ترکیب کریں تو مدینہ مدینہ۔ مشورۃً عرض ہے کہ ہم روزانہ کی ایک رقم مخصوص کرلیں مثلاً 5 روپے ہی سہی، پھر اس کے مطابق ہم روزانہ اپنا حصہ ڈالتے جائیں اور مجلس مدنی عطیات بکس کے طے شدہ طریقِ کار کے مطابق یہ مدنی عطیات جمع بھی کروادیں۔ جو دُکانوں وغیرہ پر بکس رکھا جاتا ہے، اس کو "**مدنی عطیات بکس**" اور جو گھروں میں بکس رکھا جاتا ہے، اُسے "**گھریلو صدقہ بکس**" کہتے ہیں۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

مجلسِ عُشر و اطراف گاؤں

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! بدقسمتی سے آج کل علمِ دِین سے دُوری اور دُنیا داری نے کاشت کار مسلمانوں کو عُشر و زکوٰۃ جیسی عظیم عِبادَت کی بجاآوری سے دُور کر رکھا ہے، چُنانچہ مُسلمانوں کی خیر خواہی اور عُشر کی اَہَمِّیّت کے پیشِ نظر مُسلمانوں میں اِس عظیم مالی عِبادَت کو اَدا کرنے کا شعور بیدار کرنے اور اُنہیں عدمِ اَدائیگی کے گُناہ سے بچانے کیلئے عاشقانِ رسول کی مدنی تحریک دعوتِ اسلامی کے تحت "**مجلسِ عُشر و اطراف گاؤں**" کا قیام عمل میں لایا گیا ہے۔ عُشر درحقیقت زمین کی زکوٰۃ ہے۔ زمین میں جو فَصلیں وغیرہ ہوتی ہیں،

اُس کا دَسواں(10/1)حِصّہ اور بعض اوقات بیسواں (20/1)حصّہ پیداوار کی زکوۃ فرض ہوتی ہے،لہٰذا عُشْر کے دنوں میں ہفتہ واراور دیگر سُنّتوں بھرے اجتماعات میں راہِ خدا میں خَرْچ کرنے کے فضائل بیان کر کے دعوتِ اسلامی کو عُشْر دینے اور جمع کرنے کی ترغیب دِلائی جاتی ہے۔اس شعبے کے ذِمہ داران، عُشْر کی وصولی کے لیے وقتاً فوقتاً کسانوں، زمینداروں، باغات کے مالکان وغیرہ سے اِنفرادی کوشش کے ذریعے رابطہ کرتے رہتے ہیں، **"کسان اجتماعات "** کا بھی اِنعقاد کیا جاتا ہے، رِسالہ **"عُشْر کے احکام"** تقسیم کرکے عُشْر دینے کا ذہن دِیا جاتا ہے۔بالخصوص زمینداروں کو چاہیے کہ عشر کے بارے میں معلومات کیلئے مکتبۃُ المدینہ کے رسالے **"عُشْر کے اَحکام"** کا لازمی مُطالَعہ کریں اور شریعت کے مُطابق اپنی فصلوں کی زکوۃ نکالنے کے بارے میں دارُ الافتاء اہلسنّت سے ضرور رہنمائی حاصل کریں۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! بیان کو اِختِتام کی طرف لاتے ہوئے سنّت کی فضیلت اور چند سُنّتیں اور آداب بَیان کرنے کی سَعادَت حاصِل کرتا ہوں۔شَہَنْشاہِ نُبُوَّت، مُصْطَفٰے جانِ رحمت، صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ جنّت نشان ہے: جس نے میری سنّت سے مَحَبَّت کی اُس نے مجھ سے مَحَبَّت کی اور جس نے مجھ سے مَحَبَّت کی وہ جنّت میں میرے ساتھ ہو گا۔[1]

زکوۃ ادا کرنے کے مدنی پھول!

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! آیئے زکوۃ ادا کرنے کے چند مدنی پھول سنتے ہیں۔پہلے دو فرامینِ

1 ۔۔۔ مشکاۃ المصابیح، کتاب الایمان، باب الاعتصام بالکتاب والسنۃ، ۱/۹۷، حدیث: ۱۷۵

مصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم: (1) تمہارے اسلام کا پورا ہونا یہ ہے کہ اپنے اموال کی زکوٰۃ ادا کرو۔ (مجمع الزوائد، کتاب الزکاۃ، ۳/۱۹۸، حدیث: ۴۳۲۶) (2) اسلام کی بنیاد پانچ (5) چیزوں پر ہے، ان میں سے ایک زکوٰۃ ادا کرنا بھی ہے۔ (ترمذی، کتاب الایمان، ۴/۲۷۵ حدیث: ۲۶۱۸ ماخوذاً) ☆قرآنِ پاک میں اللہ پاک نے کئی مقامات پر زکوٰۃ ادا کرنے کا حکم دیا اور اس کی اہمیت بیان فرمائی۔ ☆ہماری رہنمائی فرمانے والے آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے کثیر احادیثِ کریمہ میں زکوٰۃ ادا کرنے کی ترغیب بھی دلائی۔ ☆صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان بھی دل کھول کر راہِ خدا میں اپنا مال صدقہ و خیرات کیا کرتے تھے۔ ☆زکوٰۃ کی ادائیگی فرض ہے۔ (بہارِ شریعت، ۵/۸۷۴ ملخصاً) ☆وقت پر زکوٰۃ ادا کرنے سے غریبوں کو فائدہ پہنچتا ہے۔ ☆قریبی رشتے دار زکوٰۃ کے حقدار ہوں تو انہیں زکوٰۃ دینا زیادہ اجر و ثواب کا باعث ہے۔ ☆زکوٰۃ ادا نہ کرنے سے انفرادی و اجتماعی، دنیاوی اور اُخرَوِی ہر طرح کا نقصان پہنچ سکتا ہے جیسا کہ آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: جو قوم زکوٰۃ نہیں دے گی اللہ پاک اسے قحط میں مبتلا فرمائے گا۔ (معجم الاوسط، ۳/۲۷۵، حدیث: ۴۵۷۷)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

طرح طرح کی ہزاروں سُنّتیں سیکھنے کے لئے مکتبۃُ المدینہ کی دو کُتُب، **بہارِ شریعت** حصّہ 16 (312 صفحات) اور 120 صَفحات کی کتاب **"سُنّتیں اور آداب"** اور امیرِ اہلسنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے دو رسالے **"101 مدنی پھول"** اور **"163 مدنی پھول"** ھدِیّۃً حاصِل کیجئے اور پڑھئے۔ سُنّتوں کی تربیّت کا ایک بہترین ذَرِیعہ دعوتِ اسلامی کے مَدَنی قافلوں میں عاشِقانِ رسول کے ساتھ سُنّتوں بھرا سَفَر بھی ہے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْم ط بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم ط

اَلصَّلٰوةُ وَ السَّلَامُ عَلَیْكَ یَا رَسُوْلَ اللّٰه وَعَلٰی اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ یَا حَبِیْبَ اللّٰه

اَلصَّلٰوةُ وَ السَّلَامُ عَلَیْكَ یَا نَبِیَّ اللّٰه وَعَلٰی اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ یَا نُوْرَ اللّٰه

نَوَیْتُ سُنَّتَ الاعْتِکَاف (ترجَمہ: میں نے سُنّتِ اعتکاف کی نیّت کی)

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! جب کبھی داخلِ مسجد ہوں، یاد آنے پر اِعتِکاف کی نِیَّت کرلیا کریں کہ جب تک مسجد میں رہیں گے اِعتِکاف کا ثَواب مِلتا رہے گا۔ **یادرکھئے!** مسجد میں کھانے، پینے، سونے یا سَحَری، اِفطاری کرنے، یہاں تک کہ آبِ زَم زَم یا دَم کیا ہوا پانی پینے کی بھی شَرعاً اِجازت نہیں، اَلبتّہ اگر اِعتِکاف کی نِیَّت ہو گی تو یہ سب چیزیں ضِمناً جائز ہو جائیں گی۔ اِعتِکاف کی نِیَّت بھی صِرف کھانے، پینے یا سونے کے لئے نہیں ہونی چاہئے بلکہ اِس کا مقصد اللہ کریم کی رِضا ہو۔ **"فتاویٰ شامی"** میں ہے: اگر کوئی مسجد میں کھانا، پینا، سونا چاہے تو اِعتِکاف کی نِیَّت کرلے، کچھ دیر ذِکْرُ اللہ کرے، پھر جو چاہے کرے (یعنی اب چاہے تو کھا پی یا سو سکتا ہے)

دُرُوْدِ پاک کی فضیلت

مدینے کے تاجدار، بے کسوں کے مدد گار صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ عالیشان ہے: اَوْلَی النَّاسِ بِیْ یَوْمَ الْقِیَامَةِ اَکْثَرُهُمْ عَلَیَّ صَلَاةً یعنی قِیامت کے دن لوگوں میں سب سے زیادہ میرے قریب وہ شخص ہو گا، جو سب سے زیادہ مجھ پر دُرُود شریف پڑھتا ہو گا۔ (ترمذی، ابواب الوتر، باب ماجاء فی فضل الصلاۃ...الخ، ۲/۲۷، حدیث: ۴۸۴)

مشہور مفسرِ قرآن، مفتی احمد یار خان رَحمَۃُ اللہ عَلَیْہ اس حدیثِ پاک کے تحت اِرشاد فرماتے ہیں: قِیامَت میں سب سے آرام میں وہ ہو گا، جو حُضُور (صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) کے ساتھ رہے اور حُضُور (صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) کی ہَمراہی نصیب ہونے کا ذریعہ دُرُود شریف کی کَثْرت ہے۔ اس سے مَعْلُوم ہوا کہ دُرُود شریف بہترین نیکی ہے کہ تمام نیکیوں سے جَنّت ملتی ہے اور اس سے بَزمِ جَنّت کے دُولہا (صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) ملتے ہیں۔ (مراۃ المناجیح، ۲/۱۰۰)

اسی لئے تو امام اہلسنت رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں۔

حشر میں کیا کیا مزے وار فتگی کے لُوں رَضا لوٹ جاؤں پا کے وہ دامانِ عالی ہاتھ میں

(حدائقِ بخشش، ص ۱۰۴)

مختصر وضاحت: اے رضا! میدانِ حشر میں اللہ اور اس کے پیارے حبیب صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم جب اپنے عشاق اور دیوانوں پر فَضْل وکَرَم فرمارہے ہوں گے تو اس عالَم میں میری بے خودی کا عالَم کیسا ہو گا؟ بس میں تو سرکارِ والا تبار صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا دامَن تھام لُوں گا۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! حُصُولِ ثَواب کی خاطر بَیان سُننے سے پہلے اَچّھی اَچّھی نِیّتیں کر لیتے ہیں۔ فَرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم "نِیَّةُ الْمُؤمِنِ خَیْرٌ مِّنْ عَمَلِهٖ" مُسلمان کی نِیَّت اُس کے عَمَل سے بہتر ہے۔[1]

مَدَنی پھول: بیان میں جِتنی اَچّھی نِیّتیں زِیادہ، اُتنا ثواب بھی زِیادہ۔

[1] ... معجم کبیر، سھل بن سعد الساعدی... الخ، ۶/۱۸۵، حدیث: ۵۹۴۲

بَیان سُننے کی نیّتیں

نگاہیں نیچی کئے خُوب کان لگا کر بَیان سُنُوں گا۔☆ٹیک لگا کر بیٹھنے کے بجائے عِلْمِ دِیْن کی تَعظِیم کی خاطِر جہاں تک ہو سکا دو زانو بیٹھوں گا۔☆ضَرورَتاً سِمَٹ سَرک کر دوسرے کے لئے جگہ کُشادہ کروں گا۔ ☆دھکّا وغیرہ لگا تو صَبْر کروں گا، گُھورنے، جِھڑکنے اور اُلجھنے سے بچوں گا۔☆صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب، اُذْکُرُوا اللّٰہَ، تُوبُوْا اِلَی اللّٰہِ وغیرہ سُن کر ثواب کمانے اور صدا لگانے والوں کی دل جُوئی کے لئے بُلند آواز سے جواب دوں گا۔☆اِجتماع کے بعد خُود آگے بڑھ کر سَلَام و مُصَافَحَہ اور اِنْفِرادی کوشش کروں گا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! **صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد**

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! آج ہم تَحَمُّل مزاجی (قُوّتِ برداشت) سے مُتَعلّق بیان سُنیں گے۔ سب سے پہلے تَحَمُّل مزاجی پر ایک ایمان افروز حکایت بیان کی جائے گی۔ تَحَمُّل مزاجی کسے کہتے ہیں؟ یہ بھی بیان کیا جائے گا۔ احادیثِ مبارکہ میں تَحَمُّل مزاجی اور عفوو درگزر کے جو فضائل وارِد ہوئے ہیں، وہ بھی بیان کئے جائیں گے۔ اللہ والوں کی تَحَمُّل مزاجی کے بھی کچھ واقعات بیان کئے جائیں گے۔ تَحَمُّل مزاجی کا بنیادی تعلّق غُصّہ دبانے سے ہے، لہٰذا غُصّہ پر قابو پانے کے بھی کچھ طریقے بیان کئے جائیں گے۔ حضرت سَیِّدُنا امیرِ معاویہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ اور حضرت امام جعفر صادق رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کا عُرس بھی چونکہ اسی مہینے میں ہے، اس لیے مختصراً ان کی سیرت کی جھلکیاں بھی سنیں گے۔ اِنْ شَآءَ اللّٰہ

آیئے! سب سے پہلے ایک حکایت سنتے ہیں:

حِلْم ہو تو ایسا!

جنّت عطا فرمانے والے آقا، لامکاں کی سیر کرنے والے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی بارگاہ میں قَبولِ

اسلام کے لیے لوگ جوق در جوق حاضر ہوا کرتے۔ایک دن یمنی بادشاہوں کی اولاد سے حضرت سیّدنا وائل بن حُجر رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ وفد کی صورت میں بارگاہِ رسالت صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم میں اسلام قبول کرنے کے لئے حاضر ہوئے۔ تو انہیں صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان نے بتایا کہ رَسُولُ اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے تین دن پہلے ہی تمہارے آنے کی بشارت ارشاد فرمادی تھی۔ شفیق و مہربان آقا، مکے مدینے والے مصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ان پر بے حد شفقت فرمائی، ان کے لیے اپنی چادر مبارک بچھادی، اپنے قریب بٹھایا، منبرِ اقدس پر ان کے لیے تعریفی کلمات ارشاد فرمائے، برکت کی دُعا فرمائی اور ان کے قیام کے لیے مکان کی نشاندہی کا کام حضرت امیرِ معاویہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ کے سپرد فرمایا۔ حضرت امیرِ معاویہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ اس وقت نوجوان تھے، آپ بھی مکے کے ایک سردار کے صاحبزادے تھے، لیکن صحبتِ مصطفٰے کی برکت سے مزاج میں سرداروں والی بات نہ تھی۔ نبیٔ کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا حکم پاتے ہی حضرت امیرِ معاویہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ فوراً حضرت سَیِّدُنا وائل بن حُجر رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ کے ہمراہ چل دیئے۔ حضرت سَیِّدُنا وائل بن حُجُر رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ اونٹنی پر سوار تھے جبکہ حضرت امیرِ معاویہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ ساتھ ساتھ پیدل چل رہے تھے۔ چونکہ گرمی شدید تھی اس لیے کچھ دیر پیدل چلنے کے بعد انہوں نے حضرت سیدنا وائل بن حُجُر رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ سے کہا: گرمی بہت شدید ہے، اب تو میرے پاؤں اندر سے بھی جلنے لگے ہیں۔ آپ مجھے اپنے پیچھے سوار کرلیجیے۔

حضرت سیّدنا وائل بن حُجُر رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ نے صاف انکار کردیا۔ اس پر حضرت امیر معاویہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ نے کہا: کم از کم اپنے جوتے ہی پہننے کے لیے دے دیجیے تاکہ میں گرمی سے بچ سکوں۔ حضرت سیّدنا وائل بن حُجُر رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ نے کہا: تم ان لوگوں میں سے نہیں ہو جو بادشاہوں کا لباس پہن سکیں۔ تمہارے لیے اتنا ہی کافی ہے کہ میری اونٹنی کے سائے (Shadow) میں چلتے رہو۔ یہ سُن کر حضرت امیر معاویہ

رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ نے عالیشان تحمل کا مظاہرہ کیا اورزبان سے بھی جوابی کاروائی نہ کی۔ایک وقت ایسا آیا کہ حضرت سَیِّدُنا امیر معاویہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ پورے مُلکِ شام کے گورنر بن گئے تو حضرت سَیِّدُنا وائل بن حُجُر رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ کو دمشق بُلایا،جب یہ دمشق گئے تو حضرت سَیِّدُنا امیر معاویہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ ان سے نہایت احترام سے پیش آئے اور ماضی کے اس واقعے کا بدلہ لینے کی بجائے حضرت سیدنا وائل بن حُجُر رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ کو اپنے ساتھ تخت پر بٹھایا اور فرمایا:میرا تخت بہتر ہے یا آپ کی اونٹنی کی کوہان؟حضرت سیدنا وائل بن حُجُر رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ نے کہا:اے امیر المؤمنین!میں اس وقت نیا نیا مسلمان ہوا تھا اور جاہلیت کا رواج وہی تھا،جو میں نے کیا۔اب اللہ پاک نے ہمیں اسلام سے سرفراز فرمایا ہے اور آپ نے جو کچھ کیا وہی اسلام کا طریقہ ہے۔

حضرت سیّدنا وائل بن حُجُر رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ حضرت سَیِّدُنا امیر معاویہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ کے اس نرم رَوَیّے سے اس قدر متأثر ہوئے کہ آپ نے فرمایا:کاش میں نے انہیں اپنے آگے سوار کیا ہوتا۔[1]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!　　　صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! اس حکایت سے معلوم ہوا کہ **ہمارے آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کے صحابہ** تَحَمُّل مزاج (یعنی قُوّتِ برداشت اور نرم مزاج والے)ہوتے تھے۔☆**ہمارے آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کے صحابہ** محبت بھرا سلوک فرمانے والے تھے۔☆**ہمارے آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کے صحابہ** عاجزی وانکساری کے پیکر ہوتے تھے۔☆**ہمارے آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کے صحابہ** صبر و تحمل کے عادی ہوتے تھے۔☆**ہمارے آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کے صحابہ** نرم دل اور مہربان ہوتے تھے۔

---

1 . . . معجم صغیر،من اسمه یحیی، ۱۴۳/۲ ،مسند بزار،مسند وائل بن حجر، ۳۴۵/۱۰، حدیث:۴۴۷۵،تاریخ المدینة المنورة،وفاة وائل بن حجر الحضرمی، ۵۷۹/۲،الجزء الثانی،الاصابة،وائل بن حجر، ۴۶۶/۶،رقم:۹۱۲۰ ملخصاً از فیضان امیر معاویہ، ص ۱۳

☆**ہمارے آقا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے صحابہ** دوسروں کے بُغض و کینہ سے پاک ہوتے تھے۔ ☆**ہمارے آقا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے صحابہ** بُرے سُلوک پر بھی اچھا سلوک کیا کرتے تھے۔ ☆**ہمارے آقا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے صحابہ** برائی کا بدلہ بھی اچھائی سے دیتے تھے۔ ☆**ہمارے آقا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے صحابہ** حلیم اور بُردبار ہوتے تھے۔ ☆**ہمارے آقا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے صحابہ** بدلہ لینے کی بجائے مُعاف کرنے والے ہوتے تھے۔ اے کاش کہ ہم بھی ان کے نقشِ قدم پر چلنے والے بن جائیں اور تَحَمُّل مزاجی کو اپنا معمول بنالیں۔ اٰمِین بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

رِسالت کی منزل میں ہر ہر قدم پر نبی کو رہا انتظارِ صحابہ
انہیں میں ہیں صدیق و فاروق و عثمان انہیں میں علی شہسوارِ صحابہ
دو عالَم نہ کیوں ہو نثارِ صحابہ کہ ہے عرش منزل وقارِ صحابہ
خِلافت اِمامت وِلایت کَرامت ہر ایک فضل پر اِقتدارِ صحابہ

(کراماتِ صحابہ، ص۳۰)

اے عاشقانِ صحابہ و اہل بیت! اس حکایت میں صحابیِ رسول، کاتبِ وحی حضرت سَیِّدُنا امیر معاویہ رَضِیَ اللہُ عَنْہ کا بھی ذکر ہے، اسی ماہ یعنی رجب المرجب میں حضرت سَیِّدُنا امیر معاویہ رَضِیَ اللہُ عَنْہ کا عُرس مُبارک بھی ہے، آیئے! اسی مُناسبَت سے آپ رَضِیَ اللہُ عَنْہ کی سیرت و کردار سے مُتَعلِّق مختصراً سنتے ہیں:

حضرت امیر مُعاویہ رَضِیَ اللہُ عَنْہ کا ذکرِ خیر:

حضرت سَیِّدُنا امیرِ معاویہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ کا نامِ نامی اسمِ گرامی "معاویہ" ہے۔ آپ کی کنیت "ابوعبدالرحمٰن" ہے،[1] حضرت سَیِّدُنا امیرِ معاویہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کی ولادت (Birth) اعلانِ نُبُوَّت سے پانچ سال قبل (تقریباً ۶۰۴عیسوی) میں ہوئی۔[2] حضرت سیّدنا امیرِ معاویہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ دراز قامت (یعنی لمبے قد والے) تھے۔ حضرت سَیِّدُنا امیرِ معاویہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ کا رنگ سفید و خوبصورت اور شخصیت رُعب دار تھی۔ حضرت سَیِّدُنا امیر معاویہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ سر اور داڑھی مبارک میں مہندی لگایا کرتے تھے۔[3] حضرت سَیِّدُنا امیر معاویہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ نے خاص صلحِ حُدَیْبیہ کے دن 7 ہجری کو اسلام قبول کیا پھر فتحِ مکہ کے دن اس کا اعلان فرمایا۔[4] حضرت سَیِّدُنا امیر معاویہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ حِلم اور بُردباری میں اپنی مثال آپ تھے۔ آیئے!

حضرت امیر معاویہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ کے حِلم و بُردباری کا مزید ایک (1) اور واقعہ سنتے ہیں: ایک شَخْص نے حضرت امیر معاویہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ سے سخت کلامی کی تو کسی نے کہا: اگر آپ چاہیں تو اسے سزا دے سکتے ہیں۔ فرمایا: مجھے اس بات سے حیا آتی ہے کہ میری رعایا کی کسی غلطی کی وجہ سے میرا حِلم اور بُردباری کم ہو جائے۔[5]

الٰہی حُسنِ اخلاق اور نرمی کی سعادت دے
گناہوں پر ندامت دے، صداقت دے شرافت دے

---

1 ... سیر اعلام النبلا، معاویۃ بن ابی سفیان، ۲۸۵/۴
2 ... الاصابۃ، ذکر من اسمہ معاویۃ، ۱۲۰/۶
3 ... الاصابۃ، معاویۃ بن ابی سفیان، ۱۲۰/۶، البدایۃ والنہایۃ، سنۃ ستین من الھجرۃ النبویۃ، وھذہ ترجمۃ معاویۃ۔۔۔الخ، ۶۱۹/۵
4 ... البدایۃ والنہایۃ، ۶۱۹/۵ ملخصاً
5 ... حلم معاویہ، ص۲۲، رقم:۱۴

(نیکی کی دعوت، ص ۴۰۴)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

اللہ پاک کے پسندیدہ بندے کون

اے عاشقانِ صحابہ و اہل بیت! صحابیِ رسول حضرت امیرِ معاویہ رَضِیَ اللہُ عَنْہ کے حِلْم اور بُردباری سے سبق حاصل کرتے ہوئے ہمیں بھی بُردباری کا جذبہ پیدا کرنا چاہیے۔ ہمیں بھی تَحَمُّل مزاج بننا چاہیے۔ ہمیں بھی اپنے اندر نرمی اور معاف کرنے کی صفات پیدا کرنی چاہئیں۔ ہمیں بھی دوسروں سے ہمیشہ حُسنِ سُلُوک سے پیش آنا چاہیے۔ ہمیں بھی دوسروں کو تحائف دینے کی عادت بنانی چاہیے۔ ایسی عادتوں سے جہاں آپسی تعلّقات (Relations) مضبوط ہوں گے، آپس کی محبتوں میں اضافہ ہو گا، وہیں معاشرے میں خوشگوار فضا بھی قائم ہو گی۔

تحمل مزاجی کے کیا معنٰی ہیں؟

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! تَحَمُّل مزاجی کا لُغوی معنی ہے برداشت کرنا، غصہ نہ کرنا، آپے سے باہر نہ ہو۔ جبکہ تحمل مزاجی کی یہ تعریف بیان کی گئی ہے کہ غصے کے وقت پُر سکون اور مطمئن رہنا۔ (کتاب التعریفات، ص ۲۶، ماخوذاً)

یہ ایک ایسا بہترین عمل ہے کہ جو خوش نصیب مسلمان یہ عمل بجالاتا ہے، اُس کا شُمار رَبِّ کریم کے پسندیدہ بندوں میں ہوتا ہے، چنانچہ

پارہ 4 سورۂ اٰلِ عِمران کی آیت نمبر 134 میں خُدائے حنّان و منّان کا فرمانِ باقرینہ ہے:

وَ الْكٰظِمِیْنَ الْغَیْظَ وَ الْعَافِیْنَ عَنِ النَّاسِؕ ترجَمۂ کنزالایمان: اور غُصَّہ پینے والے اور لوگوں سے

وَاللّٰهُ يُحِبُّ الْمُحْسِنِيْنَ ﴿۱۳۴﴾ درگُزر کرنے والے اور نیک لوگ اللہ کے محبوب ہیں۔

(پ۴، آل عمران: ۱۳۴)

جبکہ ایک اور آیتِ مبارکہ میں عَفْو و درگزر اور بُردباری کی تعلیم اس طرح دلائی گئی ہے، چنانچہ پارہ 18 سُورۂ نُور کی آیت نمبر 22 میں اِرْشاد ہوتا ہے:

وَلْيَعْفُوْا وَلْيَصْفَحُوْا ؕ اَلَا تُحِبُّوْنَ اَنْ يَّغْفِرَ اللّٰهُ لَكُمْ ؕ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿۲۲﴾ تَرجَمۂ کنزالایمان: اور چاہئے کہ مُعاف کریں اور دَرگُزریں کیا تم اسے دوست نہیں رکھتے کہ اللہ تمہاری بخشش کرے اور اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔

(پ۱۸، النور: ۲۲)

شیطان کیا چاہتا ہے؟

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! معلوم ہوا کہ معاف کرنا اور درگزر کرنا اللہ پاک سے مغفرت پانے کا سبب ہے اور یہ عادت اللہ کریم کو بہت پسند ہے۔ اس میں شک نہیں کہ شیطان اِنسان کا اَزَلی دشمن (Enemy) ہے، جیسا کہ اللہ پاک قرآنِ پاک میں ارشاد فرماتا ہے:

اِنَّ الشَّيْطٰنَ يَنْزَغُ بَيْنَهُمْ ؕ اِنَّ الشَّيْطٰنَ كَانَ لِلْاِنْسَانِ عَدُوًّا مُّبِيْنًا ﴿۵۳﴾ تَرجَمۂ کنزالایمان: بیشک شیطان ان کے آپس میں فساد ڈال دیتا ہے بیشک شیطان آدمی کا کھلا دشمن ہے۔

(پ۱۵، بنی اسرائیل: ۵۳)

صَلُّوْا عَلَى الْحَبِيْب! صَلَّى اللّٰهُ عَلٰى مُحَمَّد

☆ **شیطان ہرگز** یہ گوارا نہیں کرے گا کہ مسلمان آپس میں مُتَّحِد رہیں، ☆ **شیطان ہرگز** یہ نہ چاہے گا کہ مسلمان ایک دوسرے کی خیر خواہی کریں، ☆ **شیطان ہرگز** یہ پسند یہ نہیں کرے گا کہ مسلمان ایک دوسرے کی عزّت و ناموس کے مُحافِظ بنیں، ☆ **شیطان ہرگز** یہ برداشت نہیں کرے گا کہ

مسلمان ایک دوسرے کی غَلَطیوں کو نظر انداز کریں،☆**شیطان ہرگز** یہ نہ چاہے گا کہ مسلمان درگزر سے کام لیں۔☆**شیطان ہرگز** یہ نہ چاہے گا کہ مسلمان اپنے حقوق معاف کر دیا کریں،☆**شیطان ہرگز** یہ نہ چاہے گا کہ مسلمان ایک دوسرے کے حقوق کا لحاظ رکھا کریں۔☆**شیطان ہرگز** یہ نہ چاہے گا کہ مسلمان ایک دوسرے کے ساتھ تعاون کریں۔ بلکہ ☆**شیطان تو یہ چاہے گا** کہ مسلمان آپس میں خوب دنگا فساد (لڑائی جھگڑے) کریں۔☆**شیطان تو یہ چاہے گا** کہ مسلمان ایک دوسرے کی عزتوں پر کیچڑ اُچھالیں۔☆**شیطان تو یہ چاہے گا** کہ مسلمان بداخلاقی اور گندی باتیں کریں۔☆**شیطان تو یہ چاہے گا** کہ مسلمان ایک دُوسرے کو خوب گالیاں دیں۔☆**شیطان تو یہ چاہے گا** کہ اگر کوئی کسی کو ایک تھپڑ مارے تو بدلے میں دوسرا دو تھپڑ رسید کرے۔☆**شیطان تو یہ چاہے گا** کہ اگر کوئی کسی کو ایک گھونسا یا لات رسید کرے تو بدلے میں دوسرا کئی گھونسے اور لاتیں مارے۔☆**شیطان تو یہ چاہے گا** کہ اگر کسی مسلمان کی گاڑی غلطی سے دوسرے کی گاڑی سے ٹکرا جائے تو اب سرِ بازار گالیوں اور لاتوں گھونسوں کی بارش ہو جائے۔☆**شیطان تو یہ چاہے گا** کہ اگر بچوں کی امی سے کوئی غلطی سرزد ہو جائے تو اسے جی بھر کے طعنے دیئے جائیں اور ذلیل کیا جائے۔☆**شیطان تو یہ چاہے گا** کہ خاندان کے کسی فرد کی غلطی کو اپنی انا کا مسئلہ بنا کر زندگی بھر کے لیے اس کا بائیکاٹ کر دیا جائے۔☆**شیطان تو یہ چاہے گا** کہ ملازم اور ماتحت کی چھوٹی سی بُھول پر اسے جی بھر کے ذلیل کیا جائے۔☆**شیطان تو یہ چاہے گا** کہ ذی مرتبہ اور اونچے عہدے والا مسلمان دُوسروں کو حقیر جان کر اپنے سے چھوٹوں کو چیونٹی برابر سمجھے۔ اَلْغَرَض! ☆**شیطان تو یہ چاہے گا** کہ مسلمان آپس میں لڑتے رہیں۔ اب ہمیں سوچنا چاہیے کہ ہم اپنے معاملات میں شیطان کی پیروی کرتے ہیں یا ربّ رحمٰن کی پیروی کرتے ہیں۔ شیطان یہ چاہتا ہے کہ مسلمان چھوٹی چھوٹی باتوں پر لڑنے مرنے لگیں جبکہ ربّ رحمٰن نے یہی حکم فرمایا ہے کہ مسلمان ایک

دوسرے سے درگزر کریں، ایک دوسرے کو معاف کریں تا کہ اللہ پاک ان کی مغفرت فرمائے۔ لٰہذا اب یہ عہد کیجئے آیئے! ہاتھوں ہاتھ نیّت کرتے ہیں کہ ہم ہمیشہ درگزر اور معاف کرنے کی عادت اپنائیں گے۔اِنْ شَآءَ اللّٰہ

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! اس میں شک نہیں کہ کسی مسلمان سے غَلَطی (Mistake) ہو جانے پر تَحَمُّل مزاجی سے کام لیتے ہوئے اُسے معاف کرنا نفس پر بہت دُشوار ہو جاتا ہے، لیکن اگر ہم تَحَمُّل مزاجی اور عَفْو و دَرگُزر کے فضائل کو پیشِ نظر رکھیں گے تو تَحَمُّل مزاج بننا آسان ہو جائے گا۔

آیئے! **تحمل مزاجی** اور **لوگوں کو معاف** کرنے کا جذبہ پیدا کرنے کے لیے اس کی فضیلت پر 6 احادیثِ مُبارَکہ سنتے ہیں:

تحمل مزاجی اور درگزر کرنے کی فضیلت

(1) پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا: تین (3) باتیں جس شخص میں ہوں گی اللہ کریم (قِیامت کے دن) اُس کا حساب بَہُت آسان طریقے سے لے گا اور اُس کو اپنی رَحمت سے جنّت میں داخِل فرمائے گا۔ صحابۂ کِرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان نے عَرْض کی: یَارَسُولَ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! وہ کون سی باتیں ہیں؟ فرمایا: (1) جو تمہیں مَحروم کرے تم اُسے عطا کرو، (2) جو تم سے تَعَلُّق توڑے تم اُس سے تَعَلُّق جوڑو اور (3) جو تم پر ظُلْم کرے تم اُس کو مُعاف کر دو۔ (معجم اوسط، ۴/۱۸، حدیث: ۵۰۶۴)

(2) فرمایا: علم سیکھنے سے آتا ہے، تَحَمُّل مزاجی بتکلُّف (یعنی تکلیف) برداشت کرنے سے پیدا ہوتی ہے اور جو بھلائی حاصل کرنے کی کوشش کرے اسے بھلائی دی جاتی ہے اور جو شر سے بچنا چاہتا ہے، اسے بچایا جاتا ہے۔ (تاریخِ مدینۃ دمشق، الرقم: ۲۱۶۲، رجاء بن حیویہ، ۱۸/۹۸)

(3)فرمایا: پانچ کام انبیائے کرام عَلَیْہِمُ السَّلَام کی سنّت ہیں، ان میں سے ایک تَحَمُّل مزاجی بھی ہے۔(موسوعة الامام ابن ابی الدنیا،کتاب الحلم، ۲/۲۴، حدیث:٦)

(4)فرمایا: بے شک انسان بُردباری کی وجہ سے روزہ دار اور شب بیدار کا درجہ پالیتا ہے۔(موسوعة الامام ابن ابی الدنیا،کتاب الحلم، ۲/۲۷، حدیث:۸ ملتقطاً)

(5)فرمایا: جو کسی مسلمان کی غَلَطی کو مُعاف کرے گا قِیامت کے دن اللہ پاک اُس کی غَلَطی کو مُعاف فرمائے گا۔(ابن ماجه،کتاب التجارات، باب الاقالة، ۳/۳٦، حدیث: ۲۱۹۹)

(6)ایک شخص بارگاہِ رسالت میں حاضِر ہوا اور عَرض کی: یارَسُولَ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! ہم خادِم(Servant) کو کتنی بار مُعاف کریں؟ آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم خاموش رہے۔ اُس نے پھر وہی سُوال دُہرایا، آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پھر خاموش رہے، جب تیسری بار سُوال کیا تو اِرْشاد فرمایا: روزانہ ستّر(70) بار۔(ترمذی،کتاب البر والصلة، باب ماجاء فی العفو عن الخادم، ۳/۳۸۱، حدیث:۱۹۵٦)

حکیمُ الاُمَّت حضرت مفتی اَحمد یار خان رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ اِس حدیثِ پاک کے تحت فرماتے ہیں: عَرَبی میں سَتّر (70)(Seventy) کا لَفْظ بیانِ زِیادَتی کے لیے ہوتا ہے، یعنی ہر دن اُسے بہت دفعہ مُعافی دو، یہ اُس صورت میں ہو کہ غلام سے خطاءً غَلَطی ہو جاتی ہے، خباثتِ نَفْس سے نہ ہو اور قُصور بھی مالِک کا ذاتی ہو، شریعت کا یا قومی و مُلکی قُصور نہ ہو کہ یہ قُصور مُعاف نہیں کیے جاتے۔(مرآۃ المناجیح، ۵/۱۷۰)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

شیطان کے وسوسے!

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! ستّر(70) بار معاف کرنے کا ذکر کرنے میں اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ ہم خود کو تَحَمُّل مزاج بنائیں۔ کتنی ہی بڑی غلطیاں واقع ہو جائیں، ہمیں تَحَمُّل

مزاجی نہیں چھوڑنی چاہیے۔ آج ہم دیکھتے ہیں کہ کسی کی غلطی پر ایک آدھ بار تو صبر کر لیا جاتا ہے، لیکن اگر دوبارہ وہی غلطی سرزد ہو جائے تو بڑھا چڑھا کر بدلہ چکا دیا جاتا ہے اور بعض نادان تو ذرا ذرا سی بات پر فوراً غصے میں آ جاتے ہیں مثلاً☆پسند کا کھانا نہ ملا **تو غُصّہ**☆چھوٹے بچے نے کپڑوں پر پیشاب کر دیا **تو غُصّہ**☆کسی نے غلطی سے ہمارے نمبر پر کال کر دی **تو غُصّہ**☆یوٹیلٹی بلز جمع کرواتے وقت لمبی لائن میں کسی سے دھکا لگ گیا **تو غُصّہ**☆ٹریفک جام ہونے کی وجہ سے کسی نے ایمر جنسی کی وجہ سے ہارن بجا دیا **تو غُصّہ**☆بغیر اِستری کے کپڑے مل گئے **تو غُصّہ**☆مسجد کے وضو خانے پر دورانِ وضو غلطی سے ساتھ والے کے چھینٹے کپڑوں پر پڑ گئے **تو غُصّہ** اور پھر ایسے مواقع پر شیطان بھی وسوسے ڈالتا ہے کہ **"معاف کرتے رہے تو پھر جی لیا تم نے" "اگر نرم دل بن گئے تو یہ دنیا تمہیں جینے نہیں دے گی" "آج کل درگزر سے کام نہیں لینا چاہیے" "معاف کرنے کا زمانہ نہیں ہے بھائی!" "معاف کرنے سے لوگ سر پر سوار ہونے لگتے ہیں"** وغیرہ وغیرہ۔ تو یاد رکھئے! ایسی باتوں پر ہرگز توجہ نہ دیجئے۔ تَحَمُّل مزاجی سے کام لیتے ہوئے دوسروں کو معافی اس لیے تھوڑی دینی چاہئے کہ اس سے دنیا سنور جائے بلکہ تَحَمُّل مزاجی اور عفو و درگزر تو آخرت کو بہتر بناتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ ہمارے بزرگانِ دِین کا معمول تھا کہ جتنا بھی بڑا نقصان ہو جاتا وہ تَحَمُّل مزاجی اور درگزر کا دامن نہ چھوڑتے۔

آیئے! ترغیب کے لیے بزرگوں کی تَحَمُّل مزاجی اور معاف کر دینے پر تین (3) حکایات سنتے ہیں۔

(1) معاف کرنا قدرت کے بعد ہی ہوتا ہے!

حضرت سَیِّدُنا مَعْمَر بن راشِد رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص نے حضرت سَیِّدُنا قتادہ بن دِعامہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کے صاحبزادے کو زور دار تھپڑ مارا۔ آپ نے بِلال بن اَبی بُردَہ سے اُس کے خلاف مدد چاہی چنانچہ بِلال بن اَبی بُردَہ نے تھپڑ مارنے والے کو بُلایا اور بَصرہ کے سرداروں کو بھی بُلایا۔ وہ آپ سے

اُس شخص کی سفارش کرنے لگے لیکن آپ نے سِفارِش قَبول نہ کی اور بیٹے سے فرمایا: ”تم بھی اُسی طرح اِسے تھپڑ مارو جس طرح اِس نے تمہیں مارا تھا اور فرمایا: بیٹا! آستینیں (Sleeeves) اُوپر کرلو اور ہاتھ بلند کرکے زوردار تھپڑ امارو۔“ چنانچہ بیٹے نے آستینیں اُوپر کیں اور تھپڑ مارنے کے لئے ہاتھ بلند کیا تو آپ نے اُس کا ہاتھ پکڑ لیا اور فرمایا: **”ہم نے رِضائے اِلٰہی کے لئے اُسے مُعاف کیا، کیونکہ کہا جاتا ہے کہ مُعاف کرنا قُدرت کے بعد ہی ہوتا ہے۔“** (اللہ والوں کی باتیں، ۲/۵۱۹ ملتقطاً)

ہمیشہ ہاتھ بھلائی کے واسطے اُٹّھیں بچانا ظلم و ستم سے مجھے سدا یاربّ

(وسائل بخشش مرمم، ص۷۶)

(2) ظلم کرنے والے کو بھی دعا دی

دعوتِ اسلامی کے اِشاعتی اِدارے مکتبۃُ المدینہ کی کتاب **”اِحیاء العلوم“** جلد 3 کے صفحہ نمبر 216 پر ہے: ایک مرتبہ حضرت سَیِّدُنا اِبراہیم بن اَدہم رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کسی صَحرا کی طرف تشریف لے گئے تو وہاں آپ کو ایک سِپاہی ملا، اُس نے کہا تم غلام ہو؟ فرمایا: ہاں! اُس نے کہا: بستی کس طرف ہے؟ آپ نے قَبرِستان کی طرف اِشارہ فرمایا۔ سِپاہی نے کہا: میں بستی کے بارے میں پوچھ رہا ہوں۔ فرمایا: وہ تو قبرستان ہی ہے۔ یہ سُن کر اُسے غُصّہ آگیا اور اُس نے کوڑا آپ کے سَر پر دے مارا اور زخمی کرکے آپ کو شہر کی طرف لے گیا۔ آپ کے ساتھیوں نے دیکھا تو سِپاہی سے پوچھا: یہ کیا ہوا؟ سِپاہی نے ماجرا بیان کردیا۔ اُنہوں نے سپاہی کو بتایا یہ تو (زمانے کے وَلی) حضرت سَیِّدُنا اِبراہیم بن اَدہم رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ ہیں۔ یہ سُن کر وہ گھوڑے سے اُترا اور آپ کے ہاتھ پاؤں چُومتے ہوئے مَعذِرت کرنے لگا۔ آپ سے پوچھا گیا: آپ نے یہ کیوں کہا کہ میں غلام ہوں۔ فرمایا: اُس (سپاہی) نے مجھ سے یہ

نہیں پوچھا تھا کہ تم کس کے غلام ہو؟ بلکہ صِرف یہ پوچھا کہ تم غلام ہو؟ تو میں نے کہا: ہاں! کیونکہ **میں ربِّ کریم کا غلام** (یعنی بندہ) **ہوں**۔ جب اُس نے میرے سَر پر مارا تو میں نے اللہ پاک سے اُس کے لئے جنّت کا سُوال کیا۔ عَرض کی گئی: اُس نے آپ پر ظُلم کیا تو آپ نے اُس کے لئے دعا کیوں مانگی؟ فرمایا: **مجھے یہ معلوم تھا کہ تکلیف برداشت کرنے پر مجھے ثواب ملے گا، لہٰذا میں نے یہ مناسب نہ جانا کہ مجھے تو ثواب ملے اور وہ عذاب میں گرفتار ہو جائے۔** (احیاء العلوم، ۳/۲۱۶ ملخصًا)

(3) غلام آزاد کر دیا

حضرتِ سَیِّدُنا امام جعفر صادق رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کے ایک غلام کے ہاتھ سے آپ کے کپڑوں پر پانی ‌گِر گیا، تو آپ نے اسے تیز نظروں سے دیکھا، غلام نے کہا: میرے آقا! وَالْكٰظِمِیْنَ الْغَیْظَ (اور غُصّہ پینے والے)۔ آپ نے فرمایا: میں نے اپنا غُصّہ پی لیا۔ غلام نے پھر کہا: وَالْعَافِیْنَ عَنِ النَّاسِ (اور لوگوں سے در گزر کرنے والے)۔ آپ نے فرمایا: میں نے تجھے معاف کیا۔ غلام نے کہا: وَاللہُ یُحِبُّ الْمُحْسِنِیْنَ۔ (اور نیک لوگ اللہ کے محبوب ہیں)۔ آپ نے فرمایا: جا! تُو اللہ پاک کی رِضا کے لئے آزاد ہے اور میرے مال میں سے ایک ہزار دِینار بھی تیرے ہیں۔ (بحرالدموع، ص ۲۰۲، آنسوؤں کادریا، ص ۲۷۴ ملخصاً)

صَلُّوْا عَلَى الْحَبِیْب! صَلَّى اللهُ عَلٰى مُحَمَّد

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! سنا آپ نے کہ اللہ کے نیک بندوں کے اَخلاق (Manners) کتنے عُمدہ ہوتے ہیں کہ اگر کوئی تکلیف دے، تب بھی غُصّے میں آنا اور اس سے بدلہ لینا تو دَرکنار بلکہ طرح طرح سے نوازا کرتے ہیں۔ اللہ پاک اِن عظیم ہستیوں کے صَدقے ہمیں بھی مسلمانوں کو مُعاف کرنے اور مُعاف کرکے اِس کا ثواب حاصل کرنے کی سعادت پانے کا جذبہ عطا

فرمائے۔

آخری حکایت میں ہم نے حضرتِ سیّدُنا امام جعفر صادِق رَحْمَۃُ اللهِ عَلَیْہ کا ذکرِ مبارک سنا۔ آپ کا عرس مبارک **رجب المرجب کی 15 تاریخ** کو منایا جاتا ہے۔ آیئے! اسی مناسبت سے آپ کا مختصر ذکرِ خیر بھی سنتے ہیں:

تذکرۂ حضرتِ امام جعفر صادق رَحْمَۃُ اللهِ عَلَیْہ

حضرتِ سیّدُنا امام جعفر صادِق رَحْمَۃُ اللهِ عَلَیْہ کی وِلادت 17 ربیع النّور 83ھ پیر شریف کے دن مدینۃ المنورہ میں ہوئی۔ **حضرت امام جعفر صادق رَحْمَۃُ اللهِ عَلَیْہ** کی کنیت ابوعبداللہ اور ابواسماعیل جبکہ لقب صادق، فاضل اور طاہر ہے۔ **حضرت امام جعفر صادق رَحْمَۃُ اللهِ عَلَیْہ** حضرتِ سیّدُنا امام محمد باقر رَحْمَۃُ اللهِ عَلَیْہ کے بڑے صاحبزادے ہیں۔ **حضرت امام جعفر صادق رَحْمَۃُ اللهِ عَلَیْہ** ظاہری و باطنی علوم کے جامع تھے اور ریاضت و عبادت اور مجاہدے میں مشہور تھے۔ مالکیوں کے عظیم پیشوا حضرت سَیّدُنا امام مالک رَحْمَۃُ اللهِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: میں ایک زمانے تک **حضرت امام جعفر صادق رَحْمَۃُ اللهِ عَلَیْہ** کی خدمتِ بابرکت میں آتا رہا۔ میں نے ہمیشہ آپ کو تین عبادتوں میں سے کسی ایک میں مصروف پایا، یا تو آپ نماز پڑھتے ہوئے نظر آتے یا تلاوتِ قرآن میں مشغول ہوتے یا پھر روزہ دار ہوتے۔ (شرح شجرہ قادریہ، ص۵۸بتغیر قلیل) **حضرت امام جعفر صادق رَحْمَۃُ اللهِ عَلَیْہ** لوگوں کو اس قدر کھلاتے کہ اُہلِ خانہ کے لئے بھی کچھ باقی نہ رہتا۔ (اللہ والوں کی باتیں، ۳/۲۸۰) **حضرت امام جعفر صادق رَحْمَۃُ اللهِ عَلَیْہ** فرماتے ہیں: اللہ پاک نے دنیا کو حکم اِرْشاد فرمایا ہے: اے دُنیا! جو میری عبادت کرے تُو اس کی خدمت کر اور جو تیری خدمت کرے تُو اسے تھکا دے۔ (اللہ والوں کی باتیں، ۳/۲۸۰) **حضرت امام جعفر صادق رَحْمَۃُ اللهِ عَلَیْہ** کو 68 برس کی عمر میں 15 رجب المرجب 148ھ کو کسی بدنصیب نے زہر دیا جو ان کی شہادت کا سبب بنا۔ **حضرت امام**

جعفر صادق رَحۡمَۃُاللہِ عَلَیۡہ کا مزارِ اقدس جنت البقیع والدِ محترم حضرت **سَیِّدُنا امام محمد باقر** رَحۡمَۃُاللہِ عَلَیۡہ کے پہلو میں ہے۔(شرح شجرہ قادریہ، ص۵۸) اللہ پاک کی ان پر رحمت ہو اور ان کے صدقے ہماری مغفرت ہو۔

بنا دے مجھے نیک نیکوں کا صَدقہ
گُناہوں سے ہر دَم بچا یاالٰہی!
(وسائلِ بخشش مرمّم، ص۱۰۵)

صَلُّوۡا عَلَی الۡحَبِیۡب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

12 مَدَنی کاموں میں سے ایک مَدَنی کام "صَدائے مدینہ"

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! اپنے اخلاق سنوارنے اور اپنے اندر حِلْم و بُردباری پیدا کرنے کے لئے عاشِقانِ رَسول کی مَدَنی تحریک دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول سے وابستہ رہ کر 12 مَدَنی کاموں میں حِصَّہ لیجئے اور اپنی قَبْر و آخرت کو سَنْوارِیئے۔12 مَدَنی کاموں میں سے ایک مَدَنی کام "**صَدائے مدینہ**" بھی ہے۔اَلۡحَمۡدُ لِلّٰہ دعوتِ اسلامی کی **مَرکَزی مَجْلِسِ شُوریٰ** کی طرف سے اِس مَدَنی کام کا رِسالہ بنام "**صَدائے مدینہ**" بھی مَنْظرِ عام پر آچکا ہے۔

12 مدنی کاموں میں سے اس مدنی کام "**صَدائے مدینہ**" کی تفصیلی معلومات جاننے کے لئے مکتبۃ المدینہ کے رسالے "**صَدائے مدینہ**" کا مطالعہ کیجئے، تمام اسلامی بھائی اور بالخصوص تنظیمی ذمہ داران اس رسالے کا لازمی مطالعہ فرمائیں، یہ رسالہ مکتبۃ المدینہ کے بستے پر دستیاب ہونے کے ساتھ ساتھ دعوتِ اسلامی کی ویب سائٹ سے بھی پڑھا جاسکتا ہے۔اس رسالے کے مطالعے کی برکت سے آپ

جان سکیں گے، ☆صدائے مدینہ کیا ہے ؟☆صدائے مدینہ میں مسلمانوں کے لئے دعا، ☆صدائے مدینہ کے دنیوی فوائد، ☆صدائے مدینہ کے چند مدنی پھول، ☆گلی میں صدائے مدینہ لگانے کا طریقہ ☆صدائے مدینہ کی مدنی بہاریں وغیرہ وغیرہ۔

☆اَلْحَمْدُلِلّٰہ **"صَدائے مدینہ"** کی بَرَکت سے نمازِ تَہَجُّد کی سَعادت مِل سکتی ہے۔ ☆**"صَدائے مدینہ"** کی بَرَکت سے نَماز کی حِفاظت ہوتی ہے۔ ☆**"صَدائے مدینہ"** کی بَرَکت سے مسجد کی پہلی صَف میں تکبیرِ اُولیٰ کے ساتھ نمازِ فجر کی ادائیگی ہو سکتی ہے۔ ☆**"صدائے مدینہ"** کی بَرَکت سے **"نیکی کی دعوت"** دینے کا ثواب بھی کمایا جاسکتا ہے۔ ☆**"صدائے مدینہ"** کی بَرَکت سے عاشقانِ رسول کی مدنی تحریک دعوتِ اسلامی کی تشہیر اور نیک نامی ہوتی ہے۔ ☆**"صَدائے مدینہ"** لگانے والا بار بار مُسلمانوں کو حج اور میٹھا مدینہ دیکھنے کی دُعا دیتا ہے، اللہ پاک نے چاہا تو یہ دُعائیں اُس کے حق میں بھی قبول ہوں گی۔ ☆**"صدائے مدینہ"** میں پیدل چلنے کی بَرَکت سے صِحّت بھی اچھی ہوگی یہ ضمنی فائدہ ہے، نیت ثواب ہی کی ہونی چاہیے۔ ☆دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول میں مسلمانوں کو نمازِ فجر کیلئے جگانے کو **"صَدائے مدینہ"** لگانا کہتے ہیں اور مسلمانوں کو نمازِ فجر کے لیے جگانا سُنّتِ مُصطفٰے اور سُنّتِ صَحابہ سے ثابت ہے، چنانچہ

اَمِیْرُ المؤمنین حضرت سَیِّدُنا عُمَر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ نمازِ فجر کے لیے لوگوں کو جگاتے ہوئے مسجد تشریف لاتے تھے۔ (طبقات کبریٰ، ذکر استخلاف عمر، ۲۶۳/۳ مفہوماً) آیئے! بطورِ ترغیب صَدائے مدینہ لگانے کی ایک مَدَنی بہار سُنئے اور جُھومئے، چنانچہ

صَدائے مدینہ کی بَرَکتیں

ایک اسلامی بھائی کا کہنا ہے کہ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ مجھے مدینے شریف کی حاضری کی سعادت حاصل ہوئی ہے اور یہ سب صدائے مدینہ کی برکتیں ہیں کہ میں پابندی سے صدائے مدینہ لگاتا ہوں۔

ایک اسلامی بھائی عاشِقانِ رسول کی مَدَنی تحریک دَعوتِ اِسلامی کے مَدَنی قافِلے کے ساتھ ایک شہر میں گئے، اَذانِ فَجْر کے بعد وہ صدائے مدینہ لگاتے جارہے تھے کہ اچانک ایک گھر سے ایک ماڈرن نوجوان اُن کے ساتھ شامِل ہوا اور اُس نے فَجْر کی نماز مَسْجِد میں باجَماعَت ادا کی۔ بعد میں اُس نوجوان کے والِد مَدَنی قافِلے والے عاشِقانِ رسول سے ملنے آئے۔ جو صاحِبِ ثَرْوَت بھی تھے۔ اُنہوں نے آکر بتایا کہ صدائے مدینہ کی بَرَکت سے اُن کا نافرمان ماڈرن(Modern) بے نَمازی بیٹا پَنْج وَقْتہ نَماز پڑھنے لگ گیا ہے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ اُس ماڈرن نوجوان کے والِد نے اُس شہر میں مَدَنی مَرکَز فَیضانِ مدینہ کے لیے زمین بھی دے دی۔

پڑوسی بَنا مجھ کو جنّت میں اُن کا خدائے محمد برائے مدینہ
لگا فَجْر میں بھائی گھر گھر پہ جاکر ذرا دل لگا کر **"صدائے مدینہ"**

(وسائلِ بخشش مُرمّم، ص۳۶۹)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

تحمل مزاج بننے کیلئے غُصّے سے بچئے!

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! ہم تَحَمُّل مزاجی سے متعلق سُن رہے تھے۔ خلافِ مزاج بات ہونے پر آپے سے باہر نہ ہونا اور صبر کی چادر لپیٹ لینا بھی تحمل مزاجی میں شامل ہوتے ہیں۔ آج کے دور میں تَحَمُّل مزاجی سے کام لینا یقیناً ہمت کے کاموں میں سے ہے۔ کیونکہ ہمارے

مزاجوں میں غُصّہ جڑ پکڑ چکا ہے۔ چھوٹی چھوٹی باتوں پر ناک بھوں چڑھانا، آپے سے باہر ہو جانا، اُول فُول بکنا، فحش و حرام سے زبان کو آلودہ کرنا اور لڑنے مارنے پر کمر بستہ ہو جانا، یہ سب ہمارے ہاں عام ہوتا جارہا ہے۔اس کی ایک بنیادی وجہ غُصّے پر قابو نہ کرنا بھی ہے۔

یاد رکھئے! **بے جا غُصّہ** ایک ایسی آگ ہے جو بجھنے پر آدمی کو جلی ہوئی عمارت کی طرح ویران اور بے کار چھوڑ جاتا ہے۔ **بے جا غُصّہ** ختم ہونے کے بعد افسوس، حسرت، ندامت، پشیمانی اور شرمندگی انسان کو گھیر لیتی ہے۔تَحَمُّل مزاج بننے اور اس کی فضیلتیں پانے کے لیے غُصّے پر قابو (Control) رکھنا بڑا ضروری ہے۔بے جا غُصّہ بہت سی بُرائیوں کو جنم دینے کے ساتھ ساتھ آخرت کے لیے بھی بہت تباہ کن ثابت ہوتا ہے۔☆ **بے جا غُصّہ** انسان کو کئی گناہوں میں مبتلا کر سکتا ہے۔☆ **بے جا غُصّہ** مار دھاڑ کی طرف اُکساتا ہے۔☆ **بے جا غُصّہ** دوسروں کی عزّتوں کی پامالی کا سبب بنتا ہے۔☆ **بے جا غُصّہ** فحش کلامی اور بد کلامی پر اُبھارتا ہے۔☆ **بے جا غُصّہ** دوسروں کی نفرتوں کا سبب بناتا ہے۔☆ **بے جا غُصّہ** دوسروں کے حقوق کو سلب کرنے کا سبب بنتا ہے۔☆ **بے جا غُصّہ** حق دار کو اس کا حق دینے سے روکتا ہے۔☆ **بے جا غُصّہ** انسان کے ظاہر اور باطن کے فرق کو واضح کر دیتا ہے۔☆ **بے جا غُصّہ** محبتوں کو ختم کر دیتا ہے۔☆ **بے جا غُصّہ** دُوریوں کو فروغ دیتا ہے۔☆ **بے جا غُصّہ** گہرے اور مضبوط رشتوں کو بھی بہالے جاتا ہے۔☆ **بے جا غُصّہ** صِلہ رحمی سے محروم کر دیتا ہے۔☆ **بے جا غُصّہ** شفقت و مہربانی جیسی بہترین صفات سے دُور کر دیتا ہے۔اَلْغَرَض! ☆ **بے جا غُصّہ** کئی بُری چیزوں کی طرف لے جاتا ہے۔یاد رکھئے! بے جا غصے میں مبتلا ہو کر مضبوط چیزوں کو توڑ دینا، طاقتوروں کو پچھاڑ دینا اور دوسروں کو اپنے غصے سے تھر تھرا دینا یہ بہادری نہیں بلکہ غصے کے وقت خود کو قابو میں رکھنا بہادری ہے۔ رحم دل

اور رحیم آقا، مہربان و کریم آقا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ عالیشان ہے: جو غُصّہ پی جائے گا حالانکہ وہ نافِذ کرنے پر قدرت رکھتا تھا تو اللہ پاک قیامت کے دن اس کے دل کو اپنی رضا سے معمور فرما دے گا۔(کنز العُمّال، ۱۶۳/۳، حدیث ۷۱۶۰ از غصے کا علاج، ص ۱۱)

غُصّے کے علاج

تحمل مزاجی کو اپنانے اور غصے پر قابو پانے کے لیے ضروری ہے کہ غُصّے کی تباہ کاریوں کو بھی پیشِ نظر رکھا جائے کیونکہ ☆ **بے جا غُصّہ ہی** اکثر دَنگا فَساد کا سبب بنتا ہے۔ ☆ **بے جا غُصّہ ہی** دو بھائیوں میں جُدائی کا باعث بنتا ہے ☆ **بے جا غُصّہ ہی** میاں بیوی میں طَلَاق (Divorce) کی وجہ بنتا ہے۔ ☆ **بے جا غُصّہ ہی** آپس میں نفرت کو فروغ دیتا ہے۔ ☆ **بے جا غُصّہ ہی ناحق** قتل و غارت کا مُوجِب ہوتا ہے۔

امیرِ اہلسنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ فرماتے ہیں: جب کسی پر غُصّہ آئے اور مار دھاڑ اور توڑ تاڑ کر ڈالنے کو جی چاہے تو اپنے آپ کو اس طرح سمجھائیے: مجھے دوسروں پر اگر کچھ قدرت حاصل بھی ہے تو اس سے بے حد زیادہ اللہ پاک مجھ پر قادِر ہے، اگر میں نے غُصّے میں کسی کی دل آزاری یا حق تلفی کر ڈالی تو قِیامت کے روز اللہ پاک کے غَضَب سے میں کس طرح محفوظ رہ سکوں گا؟(غصے کا علاج، ص ۱۵) غُصّے کا ایک علاج یہ بھی ہے کہ غُصّہ لانے والی باتوں کے موقع پر اللہ والوں کے طرزِ عمل اور ان کی حِکایات کو ذِہن میں دوہرائے، آیئے اس طرح کی تین (3) حکایتیں سنتے ہیں:

حکایت نمبر 1

کسی شخص نے اَمِیْرُ الْمُؤمنین حَضرتِ سَیِّدُنا عمر بن عبد العزیز رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ سے سخت کلامی کی۔ آپ نے سر جھکا لیا اور فرمایا: کیا تم یہ چاہتے ہو کہ مجھے غُصّہ آجائے اور شیطان مجھے تکبر اور حکومت کے

غُرور میں مبتَلا کرے اور میں تم کو ظلم کا نشانہ بناؤں اور بَروزِ قِیامت تم مجھ سے اِس کا بدلہ لو، مجھ سے یہ ہر گز نہیں ہوگا۔ یہ فرماکر خاموش ہوگئے۔ (کیمیائے سعادت ج ۲ ص ۵۹۷ انتشارات گنجینہ تھران، از غصے کا علاج، ص ۱۲)

حکایت نمبر2

کسی شخص نے حضرتِ سیِّدُنا سلمان فارسی رَضِیَ اللہُ عَنْہ کو گالی دی۔ اُنہوں نے فرمایا: اگر بروزِ قِیامت میرے گناہوں کا پَلّہ بھاری ہے تو جو کچھ تم نے کہا، میں اُس سے بھی بدتر ہوں اور اگر میرا وہ پَلّہ ہلکا ہے تو مجھے تمہاری گالی کی کوئی پروا نہیں۔ (اتحاف السادۃ المتقین ج ۹ ص ۴۱۶، از غصے کا علاج، ص ۱۲)

حکایت نمبر3

کسی شخص نے سیِّدُنا شَعبی رَحمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کو گالی دی آپ نے فرمایا: اگر تُو سچ کہتا ہے تو اللہ پاک میری مغفِرت فرمائے اور اگر تُو جھوٹ کہتا ہے تو اللہ پاک تیری مغفِرت فرمائے۔ (احیاءُ العلوم ج ۳ ص ۲۱۲، از غصے کا علاج، ص ۱۳)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

مجلس مدنی عطیات بکس

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! عاشقانِ رسول کی مدنی تحریک دعوتِ اسلامی کا پیارا پیارا مدنی ماحول جہاں نیکیاں کرنے اور گناہوں سے بچنے کا ذہن دیتا ہے، وہیں بُری خصلتوں کو نکالنے اور اچھی خصلتیں اپنانے کا بھی ذہن دیتا ہے۔ آپ تَحمُّل مزاجی اپنانے اور بے جا غُصّے کی بُری خصلت سے جان چھڑانے کے لیے عاشقانِ رسول کی مدنی تحریک دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے وابستہ ہوجائیے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ دعوتِ اسلامی 107 سے زائد شعبہ جات میں دِین کی خدمت کررہی ہے۔ ان

میں سے ایک شعبہ "**مجلس مدنی عطیات بکس**" بھی ہے۔

دعوتِ اسلامی کے شعبہ "**مجلس مدنی عطیات بکس**"کی طرف سے ایک بکس کی ترکیب کی گئی ہے، یہ مدنی عطیات بکس دُکانوں، کارخانوں، مارکیٹوں، شاپنگ مالز، میڈیکل اسٹورز اور دفاتر وغیرہ میں رکھنے کے ساتھ ساتھ گھروں میں بھی رکھا جاتا ہے، تاکہ ہم اپنی آسانی کے پیشِ نظر روزانہ کچھ نہ کچھ رقم اُس بکس میں ڈالتے جائیں اور صدقہ و خیرات کا ثواب بھی کماتے جائیں، جو دُکاندار ہیں وہ اچھی اچھی نیّتوں کے ساتھ اپنے گاہکوں (Customers) پر اِنفرادی کوشش کرکے انہیں بھی راہِ خدا میں مال خرچ کرنے کی ترغیب و فضائل بتا کر اِنہیں بھی اپنا حصہ شامل کرنے کی ترکیب کریں تو مدینہ مدینہ۔

مشورۃً عرض ہے کہ ہم روزانہ کی ایک رقم مخصوص کرلیں مثلاً 5 روپے ہی سہی، پھر اس کے مطابق ہم روزانہ اپنا حصہ ڈالتے جائیں اور مجلس مدنی عطیات بکس کے طے شدہ طریقِ کار کے مطابق یہ مدنی عطیات جمع بھی کروادیں۔ جو دُکانوں وغیرہ پر بکس رکھا جاتا ہے، اس کو "**مدنی عطیات بکس**" اور جو گھروں میں بکس رکھا جاتا ہے، اُسے "**گھریلو صدقہ بکس**" کہتے ہیں۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! بیان کو اِختِتام کی طرف لاتے ہوئے سنّت کی فضیلت اور چند سُنّتیں اور آداب بَیان کرنے کی سَعادَت حاصِل کرتا ہوں۔ شَہَنْشاہِ نُبُوَّت، مُصْطَفٰے جانِ رحمت، صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا فرمانِ جنّت نشان ہے: جس نے میری سنّت سے مَحبَّت کی اُس نے مجھ سے مَحبَّت کی اور جس نے مجھ سے مَحبَّت کی وہ جنّت میں میرے ساتھ ہو گا۔[1]

---

1 . . . مشکاۃ المصابیح، کتاب الایمان، باب الاعتصام بالکتاب والسنة، ۱/۹۷، حدیث: ۱۷۵

چھینکنے کی سُنّتیں اور آداب

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! آیئے! شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت حضرت علامہ مولانا ابو بلال محمد الیاس عطار قادری رضوی ضیائی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے رسالے **"101 مدنی پھول"** سے چھینکنے کی چند سنتیں و آداب سُنتے ہیں: پہلے دو فرامینِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ملاحظہ ہوں: ☆اللہ پاک کو چھینک پسند ہے اور جماہی ناپسند۔(بخاری، ۴/۱۶۳، حدیث:۶۲۲۶) ☆جب کسی کو چھینک آئے اور وہ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ کہے تو فِرِشتے کہتے ہیں: رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ اور اگر وہ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ کہتا ہے تو فِرِشتے کہتے ہیں: اللہ تجھ پر رَحم فرمائے۔ (معجم کبیر، ۱۱/۳۵۸، حدیث:۱۲۲۸۴) ☆چھینک کے وَقت سر جھکائیے، منہ چُھپایئے اور آواز آہستہ نکالئے، چھینک کی آواز بُلند کرنا حَماقت (یعنی بیوقوفی) ہے۔ (رَدُّالْمُحتار، ۹/۶۸۴) ☆ چھینک آنے پر اَلْحَمْدُ لِلّٰہ کہنا چاہیے بہتر یہ ہے کہ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْن یا اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَلٰی کُلِّ حَال کہے☆ سننے والے پر واجِب ہے کہ فوراً یَرحَمُکَ اللّٰہ (یعنی اللہ تجھ پر رحم فرمائے) کہے۔ اور اتنی آواز سے کہے کہ چھینکنے والا خُود سن لے۔(بہارِ شریعت، حصّہ ۱۶،۳/۴۷۶)☆جواب سن کر چھینکنے والا کہے: یَغْفِرُ اللّٰہُ لَنَا وَلَکُمْ (یعنی اللہ پاک ہماری اور تمہاری مغفِرت فرمائے) یا یہ کہے: یَھْدِیْکُمُ اللّٰہُ وَیُصْلِحُ بَالَکُمْ (یعنی اللہ پاک تمہیں ہدایت دے اور تمہارا حال درست کرے۔)(فتاویٰ ھندیۃ، ۵/۳۲۶)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

طرح طرح کی ہزاروں سُنّتیں سیکھنے کے لئے مکتبۃُ المدینہ کی مطبوعہ دو کُتُب، **بہارِ شریعت** حصّہ 16 (312 صفحات) اور 120 صَفَحات کی کتاب **"سُنّتیں اور آداب"** اور امیرِ اہلسنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے دو

رسالے "**101 مدنی پھول**" اور "**163 مدنی پھول**" ھدِیَّۃً حاصِل کیجئے اور پڑھئے۔ سُنّتوں کی تربیّت کا ایک بہترین ذَرِیعہ دعوتِ اسلامی کے مَدَنی قافِلوں میں عاشِقانِ رسول کے ساتھ سُنّتوں بھرا سَفَر بھی ہے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْم ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم ط

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللہ وَعَلٰی اٰلِکَ وَ اَصْحٰبِکَ یَا حَبِیْبَ اللہ

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْکَ یَا نَبِیَّ اللہ وَعَلٰی اٰلِکَ وَ اَصْحٰبِکَ یَا نُوْرَ اللہ

نَوَیْتُ سُنَّتَ الْاِعْتِکَاف (ترجَمہ: میں نے سُنّتِ اعتکاف کی نیّت کی)

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! جب کبھی داخلِ مسجد ہوں، یاد آنے پر اِعْتِکاف کی نِیَّت کرلیا کریں کہ جب تک مسجد میں رہیں گے اِعْتِکاف کا ثَواب مِلتا رہے گا۔ **یادرکھئے!** مسجد میں کھانے، پینے، سونے یا سَحَری، اِفطاری کرنے، یہاں تک کہ آبِ زَم زَم یا دَم کیا ہوا پانی پینے کی بھی شَرعاً اِجازت نہیں، اَلبتَّہ اگر اِعْتِکاف کی نِیَّت ہو گی تو یہ سب چیزیں ضِمْناً جائز ہو جائیں گی۔ اِعْتِکاف کی نِیَّت بھی صِرف کھانے، پینے یا سونے کے لئے نہیں ہونی چاہئے بلکہ اِس کا مقصد اللہ کریم کی رِضا ہو۔ **"فتاویٰ شامی"** میں ہے: اگر کوئی مسجد میں کھانا، پینا، سونا چاہے تو اِعْتِکاف کی نِیَّت کرلے، کچھ دیر ذِکْرُ اللہ کرے، پھر جو چاہے کرے (یعنی اب چاہے تو کھا پی یا سو سکتا ہے)

دُرُود شریف کی فضیلت

مکے مدینے کے تاجدار، دو جہاں کے مالک و مختار صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کا فَرمانِ رَحمت نِشان ہے: جو مجھ پر دُرُود پڑھتا ہے، اُس کا دُرُود مجھ تک پہنچ جاتا ہے، میں اُس کے لئے اِستِغفار کرتا ہوں اور اِس کے عِلاوہ اُس کے لئے دس (10) نیکیاں لکھی جاتی ہیں۔ (1)

1۔۔۔ معجم اوسط، من اسمہ احمد، ۱/ ۴۴۶، رقم: ۱۶۴۲

ذِکْر و دُرُود ہر گھڑی وِردِ زَباں رہے میری فُضُول گوئی کی عادت نکال دو

(وسائلِ بخشش مرمم، ص۳۰۵)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! حُصُولِ ثَواب کی خاطِر بَیان سُننے سے پہلے اَچّھی اَچّھی نیّتیں کر لیتے ہیں۔ فرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ''نِیَّةُ الْمُؤْمِنِ خَیْرٌ مِّنْ عَمَلِہٖ'' مُسلمان کی نِیَّت اُس کے عَمَل سے بہتر ہے۔[1]

مَدَنی پھول: بَیان میں جِتنی اَچّھی نیّتیں زِیادہ، اُتنا ثواب بھی زِیادہ۔

بَیان سُننے کی نیّتیں

نگاہیں نیچی کئے خُوب کان لگا کر بَیان سُنُوں گا۔ ☆ٹیک لگا کر بیٹھنے کے بجائے عِلْمِ دِین کی تعظیم کی خاطِر جہاں تک ہو سکا دوزانو بیٹھوں گا۔ ☆ضَرورَتاً سِمَٹ سَرک کر دوسرے کے لئے جگہ کُشادہ کروں گا۔ ☆دھکّا وغیرہ لگا تو صَبْر کروں گا، گُھورنے، جِھڑکنے اور اُلجھنے سے بچوں گا۔ ☆صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب، اُذْکُرُوا اللّٰہَ، تُوبُوْا اِلَی اللّٰہِ وغیرہ سُن کر ثواب کمانے اور صدا لگانے والوں کی دل جُوئی کے لئے بُلند آواز سے جواب دوں گا۔ ☆اجتماع کے بعد خُود آگے بڑھ کر سَلَام و مُصَافَحَہ اور اِنْفِرادی کوشش کروں گا۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! آج ہم سچ بولنے سے متعلق بیان سنیں گے۔ سب سے پہلے ایک ایمان افروز حکایت سنیں گے۔ سچ اور جھوٹ کی تعریف بھی بیان کی جائے گی۔ سچ کے

---

[1] ...معجم کبیر، سهل بن سعد الساعدی...الخ، ۱۸۵/۶، حدیث: ۵۹۴۲

فوائد بھی بیان کئے جائیں گے۔ صادق اور امین آقا، مہربان و کریم آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے کئی مقامات پر سچ بولنے کی ترغیبات ارشاد فرمائی ہیں، ایسی چند احادیثِ طیبہ بھی سنیں گے۔ سچ بولنے کی برکتوں سے متعلق کچھ حکایتیں بھی بیان کی جائیں گی۔ سچ کے برعکس جھوٹ ہے اور جھوٹ کتنا ہلاکت خیز ہے اس کی کچھ ہلاکت خیزیاں بھی بیان کی جائیں گی۔ ضمناً کئی مدنی پھول بھی بیان کئے جائیں گے۔ کاش کہ ہم مکمل بیان مکمل توجہ کے ساتھ سننے کی سعادت حاصل کرلیں۔

اٰمِین بِجَاہِ النَّبِیِّ الۡاَمِیۡن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

آیئے! سب سے پہلے سچ کی برکت پر ایک حکایت سنتے ہیں:

سچا چرواہا

حضرت نافع رَحۡمَۃُ اللّٰہِ عَلَیۡہ فرماتے ہیں: حضرت عبدُ اللہ بن عمر رَضِیَ اللّٰہُ عَنۡہُمَا اپنے کچھ ساتھیوں کے ساتھ ایک سفر میں تھے، راستے میں ایک جگہ ٹھہرے اور کھانے کے لیے دستر خوان بچھایا، اتنے میں ایک چرواہا (یعنی بکریاں چرانے والا) وہاں آگیا۔ حضرت عبد اللہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنۡہ نے فرمایا: آیئے! دستر خوان سے کچھ لے لیجئے، اس نے عرض کی: میرا روزہ ہے، حضرت عبدُ اللہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنۡہ نے فرمایا: کیا تم اس سخت گرمی کے دن میں (نفل) روزہ رکھے ہوئے ہو جبکہ تم ان پہاڑوں میں بکریاں چرا رہے ہو؟ اُس نے کہا: اللہ پاک کی قسم! میں یہ اس لیے کررہاہوں کہ زندگی کے گزرے ہوئے دِنوں کی تلافی (یعنی بدلہ ادا) کرلوں۔ حضرت عبد اللہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنۡہ نے اُس کی پرہیز گاری کا امتحان لینے کے ارادے سے فرمایا: کیا تم اپنی بکریوں میں سے ایک بکری ہمیں بیچو گے؟ اس کی قیمت اور گوشت بھی تمہیں دیں گے تاکہ تم اس سے روزہ افطار کرسکو، اُس نے جواب دیا: یہ بکریاں میری نہیں ہیں، میرے مالک کی ہیں۔ حضرت عبد اللہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنۡہ نے آزمانے کے لیے فرمایا: مالک سے کہہ دینا کہ بھیڑیا (Wolf) ان

میں سے ایک کو لے گیا ہے، غلام نے کہا: تو پھر اللہ پاک کہاں ہے ؟(یعنی اللہ تو دیکھ رہا ہے، وہ تو حقیقت کو جانتا ہے اور اس پر میری پکڑ فرمائے گا) جب حضرت عبد اللہ رَضِیَ اللہُ عَنْہ مدینے واپس تشریف لائے تو اُس کے مالِک سے غلام اور ساری بکریاں خرید لیں، پھر چرواہے کو آزاد کر دیا اور بکریاں بھی اسے تحفے میں دے دیں۔ (شُعَبُ الْاِیمان، ۳۲۹/۴،حدیث: ۵۲۹۱ مُلَخَّصاً، از جھوٹا چور ص ۱۶ بتغیر)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! اس حکایت سے ایک **مدنی پھول** یہ حاصل ہوا کہ ہر حال میں سچ بولنا چاہیے اور سچ ہی کو اپنی عادت بنانی چاہیے۔ بسا اوقات سچائی کی ایسی قوت اور برکت ظاہر ہوتی ہے کہ عقل حیران ہو جاتی ہے جیسا کہ ابھی ہم نے سنا۔ لہٰذا عقل مندی یہی ہے کہ سچوں کی پیروی کی جائے اور سچ بولنے کی ہی عادت بنائی جائے۔ آیئے! **نعرہ** لگا کر اپنے عزم کا اِظہار کرتے ہیں!

جھوٹ کے خلاف جنگ۔۔۔۔۔جاری رہے گی

نہ جھوٹ بولیں گے نہ بُلوائیں گے۔۔۔۔۔اِنْ شَآءَ اللہ

اللہ والے کون؟

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! اس نیک اور سچے چرواہے کے کردار سے یہ بھی سبق ملتا ہے کہ ☆**اللہ والے وُہی ہوتے ہیں** جو ہمیشہ سچ بولتے ہیں۔ ☆**اللہ والے وُہی ہوتے ہیں** جو ہمیشہ خوفِ خدا میں ڈُوبے رہتے ہیں۔ ☆**اللہ والے وُہی ہوتے ہیں** جو شریعت کی خلاف ورزی نہیں کرتے۔ ☆**اللہ والے وُہی ہوتے ہیں** جو دِین کی پیروی کرتے ہیں۔ ☆**اللہ والے وُہی ہوتے ہیں** جو علم و عمل کے جامع ہوتے ہیں۔ ☆**اللہ والے وُہی ہوتے ہیں** جو تقویٰ و پرہیز گاری کا مَظْہَر ہوتے ہیں۔

☆**اللہ والے وُہی ہوتے ہیں** جو صاف ستھرے کردار کے مالک ہوتے ہیں۔☆**اللہ والے وُہی ہوتے ہیں** جو مخلوق سے خوف زدہ نہیں ہوتے بلکہ خالق کا ڈر ان کے دلوں میں سمائے ہوتا ہے۔☆**اللہ والے وُہی ہوتے ہیں** جو دوسروں کی رِضا کے لیے نہیں بلکہ صرف اور صرف رِضائے الٰہی کے لیے کام کرتے ہیں۔☆**اللہ والے وُہی ہوتے ہیں** جن کی نظر دنیا پر نہیں بلکہ دنیا بنانے والے پر ہوتی ہے۔

اے کاش! کہ ہم بھی اللہ والوں کے نقشِ قدم پر چلنے والے بن جائیں۔ **اے کاش! کہ** ہم بھی دنیا کے لیے نہیں بلکہ اپنے خالقِ حقیقی کی رِضا کے لیے کام کرنے والے بن جائیں۔ **اے کاش! کہ** ہم بھی مخلوق کی بجائے شریعت کی اِتباع کرنے والے بن جائیں۔

اچھا بولنے کی اہمیت

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! ہم سچ بولنے سے متعلق بیان سُن رہے ہیں۔ اس میں شک نہیں کہ اللہ پاک نے اِنسان کو بیشمار نعمتوں سے نوازا ہے، اِن میں سے ایک عظیم نعمت **"زَبان"** بھی ہے، زَبان بظاہر گوشت کی ایک چھوٹی سی بوٹی ہے، مگر خدائے رحمٰن کی عظیمُ الشّان نعمت ہے۔ زَبان کا دُرُست اِستِعمال جنَّت اور غَلَط اِستِعمال جہنَّم میں داخل کر سکتا ہے۔ اگر کوئی اپنی زبان کا دُرُست اِستعمال کرتے ہوئے صدقِ دل (یعنی سچے دل) سے کلمۂ طیبہ پڑھ لے تو اس کے لیے جنَّت واجب ہو جاتی ہے جیسا کہ نور بانٹنے والے آقا، دلوں کو جگمگانے والے مصطفٰے صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا فرمانِ رُوح پَرْوَر ہے: **مَنْ قَالَ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللہُ دَخَلَ الْجَنَّۃَ وَ وَجَبَتْ لَہُ الْجَنَّۃُ** جس نے **لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللہُ** کہا وہ **جنت میں داخل** ہو گا اور اس کے لئے **جنت واجب** ہو جائے گی۔ (مستدرک للحاکم، کتاب التوبۃ والانابۃ، باب من قال لا الٰہ..الخ، ۵/۳۵۶، حدیث:۷۷۱۳)

اور اگر یہی زَبان **مَعَاذَ اللہ** (اللہ کی پناہ)، اللہ پاک کی نافرمانی میں چلے تو بہُت بڑی آفت کا سبب بن

سکتی ہے جیسا کہ **فرمانِ مصطفےٰ** صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ہے: اِنسان کی اکثر خطائیں اس کی زَبان سے ہوتی ہیں۔

(شعب الایمان، باب فی حفظ اللسان، ۴/۲۴۰، حدیث: ۴۹۳۳)

لہٰذا عقل مند وہی ہے جو زبان کا اچھا استعمال کرے اور اسے بُرے استعمال سے بچائے، اپنی زبان کو **فضول گوئی** سے بچائے، کسی کو **گالی** دینے سے بچائے، کسی کی **دِل آزاری** سے بچائے۔ زبان کا اچھا استعمال کتنا فائدہ مند جبکہ اس کا بُرا استعمال کتنا نقصان دہ ہو سکتا ہے، آیئے اس بارے میں ایک دلچسپ فرضی حکایت سنتے ہیں:

دو بوڑھی پڑوسنوں کی کہانی

دو بوڑھی عورتیں آپس میں پڑوسن (Neighbour) تھیں، ایک زبان کی بڑی اچھی تھی جبکہ دوسری بڑی بدزبان تھی۔ وہ بڑھیا جو زبان کی بڑی اچھی تھی، ایک دن جنگل میں ایک درخت کے نیچے بیٹھی تھی۔ اتفاق سے گرمی، سردی اور برسات کے موسموں میں جھگڑا ہو گیا، سردی کہتی تھی کہ میں سب موسموں میں اچھی ہوں، گرمی کا دعویٰ تھا کہ تمام موسموں میں میرا کوئی جواب نہیں، جبکہ برسات کے موسم کا کہنا تھا کہ مجھ سے اچھا کوئی اور موسم نہیں ہے۔ آپس میں انہوں نے طے کیا کہ کسی انسان سے فیصلہ کرواتے ہیں۔ یہ تینوں اس جنگل میں چلے تو سامنے وہی بڑھیا بیٹھی نظر آئی، تینوں نے اتفاق کر لیا کہ اسی سے پوچھ لیتے ہیں۔ سب سے پہلے موسم سرما اس بوڑھیا کے پاس آیا اور کہنے لگا: بڑی بی یہ بتاؤ کہ موسمِ سرما کیسا ہوتا ہے؟ بڑھیا کہنے لگی: موسمِ سرما کا کیا کہنا، جب آتا ہے تو ہر طرف رونق آجاتی ہے، کہیں برف کی سفید چادریں چھا جاتی ہیں، گھروں میں انگیٹھیاں (Stoves) سُلگنے لگتی ہیں، گرما گرم چائے اور کافی کے مزے ہوتے ہیں، طرح طرح کے میوے لائے جاتے ہیں، اخروٹ اور مونگ پھلیاں

منگوائی جاتی ہیں، سب مزے لے لے کر کھاتے ہیں، اَلْغَرَض! سردی کے کیا کہنے!! موسمِ سرما یہ سُن کر بڑا خوش ہوا اور بڑی بی کو انعام میں ایک ہزار اشرفیوں (سونے کے سِکّوں) کی تھیلی دی۔ پھر موسمِ گرما بُڑھیا کے پاس آیا، کہنے لگا: بڑی بی! یہ بتایئے کہ گرمی کا موسم کیسا ہوتا ہے؟ بڑھیا کہنے لگی: بیٹا! گرمی کی کیا شان ہے، جب آتی ہے گھروں میں پنکھے جُھلے جاتے ہیں، برف کی قُلفیاں کھائی جاتی ہیں، ٹھنڈے دودھ اور شربتوں سے تواضع ہوتی ہے، فصلیں پکنے لگتی ہیں، شام میں لوگ ٹھنڈے پانی سے غسل کرتے ہیں، صحن میں چھڑکاؤ کیا جاتا ہے، پلنگ لگائے جاتے ہیں۔ اَلْغَرَض! گرمی کا کیا کہنا!! گرمی بھی اپنی تعریفیں سُن کر خوش ہوئی اور ایک ہزار اشرفی کی تھیلی انعام دی۔ پھر برسات کا موسم آتا ہے، حال چال پوچھ کر کہنے لگا: بوڑھی اماں! یہ بتایئے کہ برسات کا موسم کیسا ہوتا ہے؟ بڑھیا کہنے لگی: موسم برسات کی تو کیا ہی بات ہے، یہ نہ ہو تو لوگ جئیں گے کیسے، مینہ برستا ہے گویا رحمتِ الٰہی چھما چھم برستی ہے، زمین کی پیاس (Thirst) بجھتی ہے، درخت اور عمارتیں غسل کرکے صاف ہو جاتی ہیں، ندیاں نالے بھر جاتے ہیں، فائدہ اٹھانے والے ان سے فائدے اٹھاتے ہیں، اَلْغَرَض! برسات کا کیا کہنا۔ برسات کا موسم اپنی تعریفیں سُن کر پھولے نہیں سماتا، وہ بھی بڑھیا کو ایک ہزار اشرفیاں دیتا ہے۔ بڑھیا تین ہزار اشرفیاں لے کر گھر آتی ہے تو روپوں کی وجہ سے گویا گھر میں بہار آجاتی ہے، پڑوسن بُڑھیا گھر میں چہل پہل دیکھ کر پوچھتی ہے: یہ روپیہ کہاں سے لائیں؟ کہا: سرما، گرما اور برسات کے موسم نے دیئے ہیں۔

پڑوسن بڑھیا ایک دن گھر والوں سے لڑ جھگڑ کر جنگل میں جا بیٹھی۔ اتفاق سے گرمی، سردی اور برسات کا موسم پھر ملے، سردی کہنے لگی: اس بڑھیا نے کس کو سب سے اچھا کہا؟ گرمی نے کہا: بھئی! وہ بڑھیا بڑی چالاک (Cunning) تھی، یہ نہیں بتایا کہ کون اچھا ہے، سب کی تعریفیں کرکے مفت میں تین ہزار اشرفیاں

مار لیں۔ غرض پھر طے ہوا کہ کسی سے فیصلہ کرواتے ہیں، دیکھا تو ایک اور بڑھیا بیٹھی ہوئی ملی، اس سے فیصلہ کروانے کے لیے پہلے موسمِ سرما اس کے پاس آیا اور اپنے بارے میں پوچھا: بڑھیا جھٹ سے بولتی ہے: سردی آتی ہے تو سخت پریشان کرتی ہے، کسی کو فالج ہوتا ہے تو کوئی لقوے میں مبتلا ہوتا ہے، نزلہ اور زکام عام ہو جاتا ہے، دانت کڑ کڑ بجتے ہیں، وضو کرنا دشوار ہو جاتا ہے، لحاف ذرا کھلتا ہے اور فوراً ٹھنڈی ہوا گُھس آتی ہے، بچھونے برف ہو جاتے ہیں، حد تو یہ ہے آگ کی گرمی بھی مدھم پڑ جاتی ہے۔ موسمِ سرما غصے میں بڑھیا کو لقوے کا تحفہ دے کر چلا جاتا ہے، پھر گرمی آتی ہے کہتی ہے: بڑھیا یہ بتاؤ کہ گرمی کا موسم کیسا ہوتا ہے؟ بڑھیا جَل بُھن کر کہتی ہے: گرمی کا کیا کہنا، آتی ہے تو پسینہ بہتا ہے، کپڑوں سے بُو آنے لگتی ہے، صبح کو تبدیل کریں شام تک پھر میلے ہو جاتے ہیں، صبح سے ہی لُو چلنے لگتی ہے، یہی شور اٹھتا ہے: اِس کو لُو لگی، اُس کو لُو لگی، کسی کو ہیضہ ہوتا ہے تو کوئی دھوپ میں جُھلس جاتا ہے، پانی پیتے پیتے تھک جائیں مگر گرمی کہیں نہ جائے۔ گرمی ناراض ہو کر جاتے ہوئے ایسی پھونک مارتی ہے کہ بڑھیا کو لُو لگ جاتی ہے۔ اب برسات کا موسم آتا ہے، کہتا ہے بوڑھی اماں! یہ بتانا بارش کا موسم کیسا ہوتا ہے؟ بڑھیا کہتی ہے: برسات سے خدا بچائے، بجلی چمکتی ہے، بادل گرجتے ہیں تو کلیجہ دہل جاتا ہے، بارش کا شور سکون غارت کئے دیتا ہے، پاؤں باہر رکھو تو کپڑوں سمیت بھیگ جاتے ہیں، ہر طرف کیچڑ ہو جاتا ہے، رات میں مچھر ستاتے ہیں، مینڈکوں کا شور سونے نہیں دیتا، یوں نہ رات کو سکون ملتا ہے نہ دن کو آرام۔ ایسا ہوتا ہے موسمِ سرما۔ یہ سنتے ہی برسات کی نگاہ بجلی بن کر بڑھیا کے پاؤں پر گِرتی ہے اور بڑھیا لنگڑی ہو جاتی ہے۔

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! اس **فرضی حکایت** سے معلوم ہوا کہ ایک بڑھیا زبان کے اچھے استعمال پر کئی فائدے کماتی ہے جبکہ دوسری بڑھیا زبان کے غلط استعمال کی وجہ سے بیٹھے

بٹھائے نقصان میں مبتلا ہو جاتی ہے۔ معلوم ہوا کہ زبان کا اچھا استعمال کئی فوائد کا حق دار بنا دیتا ہے، جبکہ زبان کا بُرا استعمال کئی فوائد سے محروم بھی کر دیتا ہے اور کئی نقصانات سے بھی دوچار کر دیتا ہے۔ لہٰذا زبان کے اچھے استعمال کی عادت بنانی چاہیے۔

زبان کے اچھے اور صحیح استعمال کی ایک صورت سچ بولنا ہے جبکہ اسی زبان کے غلط استعمال کی ایک صورت جھوٹ بولنا ہے۔ سچ کی بے شمار برکتیں ہیں، ہمیشہ سچ بولنے والا آدمی دنیا میں قدر کی نگاہ سے دیکھا جاتا ہے جبکہ جھوٹ کی کئی خرابیاں ہیں، ان میں سے ایک یہ بھی ہے کہ جھوٹا انسان دنیا میں بھی ذلیل و خوار ہوتا رہتا ہے، لوگ اُس پر اعتماد بھی نہیں کرتے اور نفرت کی نگاہ سے بھی دیکھتے ہیں۔ اس لیے جھوٹ سے بچئے اور اپنے عزم کا اظہار کیجئے!

جھوٹ کے خلاف جنگ۔۔۔۔۔ جاری رہے گی

نہ جھوٹ بولیں گے نہ بلوائیں گے۔۔۔۔۔ اِنْ شَآءَ اللہ

سچ جھوٹ کی تعریف:

حقیقت کے مطابق قول اور فعل کا ہونا سچ ہے جبکہ واقعہ کے خلاف قول اور فعل کا اظہار جھوٹ ہے۔ سچ بولنے کی عادت بنانے کے لیے ضروری ہے کہ ہمیشہ جھوٹ سے بچا جائے۔ بظاہر بندہ یہ سمجھتا ہے کہ ایک بار کے جھوٹ سے کچھ نہیں ہوگا مگر یہی ایک بار کا جھوٹ سچ کی تمام بنیادوں کو کھوکھلا کر دیتا ہے۔

ہمیشہ سچ بولنے والے کے کلام کی برکتیں

اگر بندہ ہمیشہ سچ بولتا رہے، کبھی بھی جھوٹ کے دھبوں سے دامن داغدار نہ کرے تو سچ کی بڑی برکتیں ظاہر ہوتی ہیں۔ حضرت مالک بن دینار رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: جس طرح کھجور کے پودے کی

ابتدا ایک ٹہنی سے ہوتی ہے، اس وقت وہ ٹہنی اتنی کمزور ہوتی ہے کہ اگر بچہ اسے اکھیڑے یا بکری کھا لے تو اس کی جڑ ہی ختم ہو جاتی ہے۔ پھر اس ٹہنی کو مسلسل پانی دیا جاتا ہے جس سے وہ نشوونما پاتی رہتی ہے حتّٰی کہ اس کی ایک مضبوط جڑ تیار ہو جاتی ہے، پھر وہی ٹہنی جو پہلے بہت کمزور تھی اب سایہ بھی دیتی ہے پھل بھی دیتی ہے۔ اسی طرح سچائی بھی ابتداءً دل میں کمزور ہوتی ہے۔ بندہ اس کی حفاظت و دیکھ بھال کرتا رہتا ہے، جھوٹ سے بچتا رہتا ہے اور سچ کے پودے کو پروان چڑھاتا رہتا ہے، اس حفاظت کے سبب اللہ پاک سچائی کو مضبوطی عطا فرماتا ہے، سچ بولنے والے پر اپنی برکات نازل فرماتا ہے۔ پھر یہ سچ بولنے اور سچائی کی حفاظت کرنے کی وجہ سے بندہ اُس مقام پر پہنچ جاتا ہے کہ اس کا کلام خطاکاروں اور گناہوں کے بیماروں کے لئے دوا کا کام دینے لگتا ہے۔ یہ بات بیان کر لینے کے بعد حضرت مالک بن دینار رَحۡمَۃُ اللّٰہِ عَلَیۡہ نے پوچھا: کیا تم نے ایسے لوگوں کو دیکھا ہے جو اس مرتبے پر فائز ہوئے؟ پھر خود کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا: ہاں! کیوں نہیں، خدا کی قسم! ہم نے ایسے لوگوں کو دیکھا ہے اور وہ حضرت سیِّدُنا حسن بصری رَحۡمَۃُ اللّٰہِ عَلَیۡہ ہیں، وہ حضرت سیِّدُنا سعید بن جبیر رَحۡمَۃُ اللّٰہِ عَلَیۡہ ہیں اور ان جیسے دیگر خوش بخت افراد ہیں، یہ وہ لوگ ہیں کہ ان میں سے ایک شخص کے کلام سے اللہ پاک ہزاروں لوگوں کو زندگی بخشتا ہے یعنی ان کے کلام سُن کر اللہ پاک کی رحمت سے ہزاروں افراد بُرائی کا راستہ چھوڑ کر نیکی کی شاہراہ کے مسافر بن جاتے ہیں۔ (اللہ والوں کی باتیں، ۲/ ۵۴۸ بتغیر)

صَلُّوۡا عَلَی الۡحَبِیۡب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

سچ آخرت میں فائدہ دے گا

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! معلوم ہوا سچ کی بڑی برکتیں ہیں۔ سچ ایک ایسی خُوبی

ہے جو نہ صرف اس دنیا میں بندے کو کامیابی دلواتی ہے بلکہ آخرت میں بھی سچ بولنے والے سرفراز (یعنی کامیاب) ہوں گے۔ قرآنِ پاک میں بالکل واضح طور پر اسی بات کو بیان کیا گیا چنانچہ پارہ 7 سورۂ مائدہ، آیت 119 میں ارشاد ہوتا ہے:

هٰذَا یَوْمُ یَنْفَعُ الصّٰدِقِیْنَ صِدْقُهُمْؕ لَهُمْ جَنّٰتٌ تَجْرِیْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِیْنَ فِیْهَاۤ اَبَدًاؕ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَ رَضُوْا عَنْهُؕ ذٰلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِیْمُ﴿۱۱۹﴾ (پ۷، المائدہ:۱۱۹)

ترجَمۂ کنزُالایمان: یہ ہے وہ دن جس میں سچوں کو اُن کا سچ کام آئے گا ان کے لیے باغ ہیں جن کے نیچے نہریں رواں ہمیشہ ہمیشہ ان میں رہیں گے اللہ ان سے راضی اور وہ اللہ سے راضی یہ ہے بڑی کامیابی۔

مُفسّرِ قرآن، حضرت علامہ اسمٰعیل حقّی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ نے اس آیتِ کریمہ کے تحت جو کچھ ارشاد فرمایا ہے، اس کا خلاصہ مدنی پھولوں کی صورت میں کچھ یوں ہے: ☆ سچ بولنے والوں کو قیامت کے دن سچ نفع دے گا۔ ☆ دنیا میں بولا جانے والا جھوٹ اور کی جانے والی رِیاکاری قیامت کے دن کسی صورت نفع نہ دیں گے بلکہ اُلٹا پھنسائیں گے۔ ☆ عقل مند انسان کو سچائی کے راستے پر چلنے کی کوشش کرنی چاہیے۔ ☆ سچائی کو اختیار کرنا بندے کو نیک اعمال کی طرف راغب کرتا ہے۔(روح البیان، المائدۃ، تحت الآیۃ: ۱۱۹، ۲/۴۶۷-۴۶۸ ملخصاً)

ایک اور مقام پر قرآنِ پاک میں ارشادِ ربانی ہے:

كُوْنُوْا مَعَ الصّٰدِقِیْنَ﴿۱۱۹﴾ (پ۱۱، التوبۃ، ۱۱۹)

ترجَمۂ کنزُالایمان: سچوں کے ساتھ ہو

تفسیر صراط الجنان میں اس آیتِ کریمہ کے تحت ہے یعنی ان لوگوں کے ساتھ ہو جاؤ جو ایمان میں سچے ہیں، جو مخلص ہیں اور جو رسولِ اکرم صَلَّی اللہ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی اِخلاص کے ساتھ تصدیق کرتے ہیں۔ (صراط الجنان، ۴/۲۵۷)

دوستی کس سے کی جائے؟

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! آیت اور اس کی تفسیر سے معلوم ہوا کہ ☆**اُن** کے ساتھ رہا جائے جو نیک ہوں۔ ☆**اُن** کی صحبت اختیار کی جائے جو پرہیز گار ہوں۔ ☆**اُن** کے ساتھ تعلق رکھنا چاہیے جو سچ بولنے والے ہوں۔ ☆**اُن** کی ہمراہی اختیار کرنی چاہیے جو جھوٹ سے بچنے والے ہوں۔ ☆**اُن** کو دوست بنانا چاہیے جو شریعت پر عمل کرنے والے ہوں۔ ☆**اُن** کو دوست بنانا چاہیے جو نماز روزے کے پابند ہوں۔ ☆**اُن** کے ساتھ رہنا چاہیے جو اللہ پاک سے ڈرنے والے ہوں۔ ☆**اُن** کی صحبت اختیار کرنی چاہیے جو عشقِ رسول کے پیکر ہوں۔ ☆**اُن** کے ساتھ رہنا چاہیے جو صحابہ و اہلبیت اور اولیائے کرام کی محبت سے سرشار ہوں۔ ☆**اُن** کی صحبت اختیار کرنی چاہیے جو فکرِ آخرت سے بے قرار ہوں۔ ☆**اُن** کی صحبت اختیار کرنی چاہیے جو موت، قبر، میدانِ محشر اور خوفِ جہنم سے اشکبار رہتے ہوں۔ ☆**اُن** کے ساتھ رہنا چاہیے جو سنت و شریعت کے سانچے میں ڈَھل چکے ہوں۔ **اے کاش!** ہمیں اُن عاشقانِ رسول کی صحبت نصیب ہو جائے ☆جو **تلاوتِ قرآن** کرنے والے ہیں ☆جو **علمِ دِین** بالخصوص **فرض علوم** سیکھنے سکھانے والے ہیں ☆جو **مدنی انعامات** پر عمل اور **روزانہ فکرِ مدینہ** (یعنی اپنا محاسبہ) کرنے والے ہیں، ☆جو پابندی کے ساتھ **مدنی قافلوں** میں سفر کرنے والے ہیں، ☆جو اپنا وقت فضولیات میں برباد کرنے کے بجائے مطالعہ کا ذوق و شوق رکھتے ہوئے ہفتہ

وار **رِسالے کا مطالعہ** کرنے والے ہیں، ☆جو12 **مدنی کاموں** میں عملی طور پر شرکت کرکے وقت کی قُربانی دینے والے ہیں، ☆جو ماہِ رمضان کے فرض روزے رکھنے کے ساتھ ساتھ **نفل روزے** رکھنے والے ہیں، اَلْغَرَض! ☆**اُن** کے ساتھ دوستی کرنی چاہیے جو اللہ پاک اور اس کے رسول سے محبت رکھتے ہوں۔ یعنی ہماری دوستیوں کا معیار دِین اور شریعت کی پاسداری ہونا چاہیے۔ افسوس! آج ہم دوستیاں پہلے کرلیتے ہیں سوچتے بعد میں ہیں کہ میرا دوست بندہ کیسا ہے؟ اس کی عادات کیسی ہیں؟ اس کا مزاج کیسا ہے؟ اور وہ دِین و شریعت کا کتنا پابند ہے۔

یاد رکھئے! دوست ہی آدمی کے مزاج اور عادات کی پہچان ہوتا ہے۔ اس لیے دوست اسی کو بنانا چاہیے جو دیندار ہو۔

حضرت سَیِّدُنا امام جعفر صادق رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: پانچ(5) **قسم کے آدمیوں کی صحبت اختیار نہ کرو!**

1. **بہت جھوٹ بولنے والا شخص،** کیونکہ تم اس سے دھوکہ (Cheating) کھاؤ گے، وہ سراب (یعنی صحرا میں پانی کی طرح نظر آنے والی ریت) جیسا ہے۔ وہ دُور والے کو تیرے قریب کر دے گا اور قریب والے کو دُور کر دے گا۔
2. **بے وقوف آدمی،** کیونکہ اس سے تمہیں کچھ بھی حاصل نہ ہو گا، وہ تمہیں نفع پہنچانا چاہے گا لیکن نقصان پہنچا بیٹھے گا۔
3. **بخیل شخص،** کیونکہ جب تمہیں اس کی زیادہ ضرورت ہو گی تو وہ دوستی ختم کر دے گا۔
4. **بُزدل شخص،** کیونکہ یہ مشکل وقت میں تمہیں چھوڑ کر بھاگ جائے گا۔
5. **فاسق شخص،** کیونکہ وہ تمہیں ایک لقمے یا اس سے بھی کم قیمت میں بیچ دے گا۔ کسی نے پوچھا

کہ لقمے سے کم کیا ہے؟ فرمایا: لالچ رکھنا اور اسے نہ پانا۔ (احیاءالعلوم، کتاب آداب الالفۃ۔۔۔الخ، الباب الاول فی فضیلۃ الالفۃ والاخوۃ۔۔۔الخ، بیان الصفات المشروطۃ فیمن تختار صحبتہ، ۲/۲۱۴-۲۱۵)

مِنْہاجُ العابدین پڑھنے والے مدنی انعام پر عمل کیجئے

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! حضرت سَیِّدُنا امام جعفر صادق رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کی نصیحتوں پر عمل کیجئے اور نیک و دِین دار لوگوں کی صحبت میں رہنے کی عادت بنائیے۔ اچھی اور نیک صحبت انسان کو اچھا اور نیک بنا دیتی ہے جبکہ بُری صحبت بُرائیوں کی طرف لے جاتی ہے۔ اچھی اور نیک صحبت پانے کا ایک بہترین ذریعہ عاشقانِ رسول کی مدنی تحریک دعوتِ اسلامی کا پیارا پیارا مدنی ماحول بھی ہے۔ آپ بھی اس مدنی ماحول سے وابستہ ہو جائیے، اس سے جہاں نیک صحبت نصیب ہو گی وہیں ہمیشہ سچ بولنے اور جھوٹ سے بچنے کا بھی ذہن بنے گا۔ لہٰذا آج ہی دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے وابستہ ہو جائیں اور مدنی انعامات پر عمل شروع کر دیجئے۔ مدنی انعامات پر عمل جہاں جھوٹ، غیبت، چغلی اور گالی سے بچائے گا وہیں دل میں خوفِ خدا اور عشقِ رسول کی شمعیں بھی روشن کرے گا۔ مدنی انعام نمبر 68 امام غزالی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کی تصنیف **"مِنْھَاجُ الْعَابِدِین"** پڑھنے پر مشتمل ہے، یہ مدنی انعام مکمل کچھ یوں ہے: کیا آپ نے اس سال کم از کم ایک بار امام غزالی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کی آخری تصنیف "**مِنْھَاجُ الْعَابِدِین**" سے توبہ، اخلاص، تقویٰ، خوف و رَجا، عُجب و رِیا، آنکھ، کان، زبان، دل اور پیٹ کی حفاظت کا بیان پڑھ یا سُن لیا؟

لہٰذا اس مدنی انعام پر عمل کی نیت سے کتاب **مِنْھَاجُ الْعَابِدِین** پڑھنے کی نیت کر لیجئے۔ اگر اس کتاب کا مطالعہ کر بھی چکے ہیں، تب بھی اسے دوبارہ پڑھ لیجئے، اسے سن کر نیک بننے اور فکرِ آخرت میں

کڑھنے کا جذبہ بیدار ہو گا۔ اللہ پاک ہمیں رحمتیں اور خوب خوب برکتیں نصیب فرمائے اور ہمیشہ دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے وابستہ رکھے۔ اٰمین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

آیئے! ترغیب کے لئے دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے وابستگی کی ایک مدنی بہار سنئے چنانچہ

عمامہ شریف کا تاج کیسے سجایا

بابُ المدینہ (کراچی) کے ایک اسلامی بھائی کی پچھلی زِندگی گُناہوں میں گزر رہی تھی، ہر ایک کے مُعاملے میں ٹانگ اَڑانا، لوگوں سے لَڑائی مول لینا، بات بات پر مار دھاڑ پر اُتر آنا جیسی بُرائیوں میں گرِفتار تھے۔ خُوش قسمتی سے ایک اسلامی بھائی کی اِنْفِرادی کوشش سے یہ رَمَضانُ المُبارک کے آخری عَشرے میں اپنے عَلاقے کی مسجد میں مُعْتَکِف ہو گئے۔ جہاں اُنہیں بہت سُکون مِلا۔ اُنہوں نے مزید 2 سال اِعْتِکاف کی سَعادَت حاصِل کی۔ اُن کی مسجد کے مُؤَذِّن صاحِب اِنْفِرادی کوشش کرکے اُنہیں عاشقانِ رسول کی مدنی تحریک دعوتِ اسلامی کے عالَمی مَدَنی مرکز فَیضانِ مدینہ (باب المدینہ کراچی) میں ہفتہ وار سُنّتوں بھرے اِجْتِماع میں لے آئے۔ ایک مُبَلِّغِ دعوتِ اسلامی سُنّتوں بھرا بَیان کر رہے تھے جو سفید لِباس، چِہرے پر ایک مُشت داڑھی اور سَر پر عِمامہ شریف کا تاج سجائے ہوئے تھے۔ مُبَلِّغ کے چہرے کی کَشِش اور نُورانیّت نے اُن کا دل موہ لیا اور وہ دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول سے وابستہ ہو گئے۔ اَلْحَمْدُلِلّٰہ اُنہوں نے ایک مُٹّھی داڑھی بھی سجالی۔

اے بیمارِ عِصیاں تُو آجا یہاں پر گُناہوں کی دیگا دَوا مَدَنی ماحول
گنہگارو آؤ، سِیَہ کارو آؤ گُناہوں کو دیگا چُھڑا مَدَنی ماحول
پِلا کر مَئے عشق دیگا بَنا یہ تمہیں عاشِقِ مُصطَفٰے مَدَنی ماحول

(وسائلِ بخشش مرمم، ص۶۴۸)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

ہر عمل کا ردِّ عمل ہے

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! ہم ہمیشہ سچ بولنے کے بارے میں سُن رہے تھے۔ ہر عمل کا ردِّ عمل ہوتا ہے، سچ چونکہ ایک نیک عمل اور اچھا کام ہے اس لیے اس کا ردِ عمل (Reaction) بھی بہترین ہوتا ہے۔ خود احادیثِ مبارکہ میں سچی باتیں سکھانے والے آقا، سیدھی راہ چلانے والے مصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے سچ بولنے کی ترغیبات ارشاد فرمائی ہیں۔ آیئے! سچ بولنے کی ترغیب پر دو(2)احادیثِ طیّبہ سنتے ہیں:

1) فرمایا: تم پر سچ بولنا لازم ہے کیونکہ یہ نیکی کے ساتھ ہے اور یہ دونوں جنت میں)لے جاتے(ہیں۔ (الاحسان، کتاب الحظر والاباحۃ، باب الکذب، ۷/۴۹۴، حدیث:۵۷۰۴)

2) فرمایا: بے شک سچائی بھلائی کی طرف ہدایت دیتی ہے اور بھلائی جنت کی طرف لے جاتی ہے اور آدمی برابر سچ بولتا رہتا ہے یہاں تک کہ وہ صدیق ہو جاتا ہے۔ (بخاری، کتاب الادب، باب قول اللّٰہ تعالی: یاایّھا الذین آمنوا اتقوا اللّٰہ۔۔۔ الخ، ۴/۱۲۵، حدیث:۶۰۹۴)

سچ خوبیوں کا مجموعہ ہے:

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! معلوم ہوا سچ کی بڑی برکتیں ہیں، ☆**سچ** ایک نیکی ہے۔ ☆**سچ** جنّت میں لے جانے والا کام ہے۔ ☆**سچ** بھلائی کی طرف لے جاتا ہے۔ ☆**سچ** خیر کو پانے کا سبب ہے۔ ☆**سچ** جنتیوں کے اعمال میں سے ہے۔ ☆**سچ** دنیا میں نجات دِلاتا ہے۔ ☆**سچ** قبر کو نورٌ علیٰ

نُوْرٌ کرنے کا سبب ہے۔☆**سچ** آخرت میں بھی فائدے کا سبب ہے۔☆**سچ** سے معاشرے میں روشنی پھیلتی ہے۔☆**سچ** سے معاشرہ خوشگوار ہوتا ہے۔☆**سچ** ذہنی سکون فراہم کرتا ہے۔☆**سچ** بولنے والا ہمیشہ فائدے میں رہتا ہے۔☆**سچ** بولنے والے سے لوگ محبت کرتے ہیں۔☆**سچ** انسان کو بااعتماد بنا دیتا ہے۔☆**سچ** سے کاروبار اور تجارت میں برکت ہوتی ہے،اَلْغَرَض! سچ دِین اور دنیا کے کئی فوائد کا سبب بن سکتا ہے۔لہٰذا سچ کی عادت بنایئے اور جھوٹ سے بچئے۔

رجب کے روزوں کی ترغیب!

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! رجب المرجب کا بابرکت مہینا چل رہا ہے، اس ماہِ مبارک میں روزے رکھنے کے کثیر فوائد ہیں، حدیثِ پاک میں ہے کہ **رجب کے ہر دن کا روزہ ایک ماہ کا کَفّارہ ہے**۔(الجامع الصَّغیرحدیث ۵۰۵۱ ص ۳۱۱،از فیضانِ سُنّت،ص ۱۳۶۲) جبکہ ایک اور حدیثِ پاک میں ہے کہ جس نے رَجَب کا ایک روزہ رکھا تو وہ **ایک سال کے روزوں** کی طرح ہو گا۔(شُعَبُ الْاِیمان ج۳ص ۳۶۸ حدیث ۳۸۰۱ از فیضانِ سُنّت،ص ۱۳۶۵)

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ رجب کے کچھ ایام اب بھی باقی ہیں، لہٰذا ہمت کیجئے اور **رجب کے روزے** رکھنے کی سعادت حاصل کیجئے۔ اللہ پاک ہمیں رجب سمیت دیگر نفل روزے رکھنے کا جذبہ عطا فرمائے۔اٰمِین بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! ہم سچ کے **فوائد** بولنے کی برکتیں اور **فوائد** سن رہے تھے، حَکِیْمُ الْاُمَّت حضرت مفتی احمد یار خان نعیمی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ نے جو سچ کے **فوائد** بیان فرمائے ہیں، انہیں

دل کے کانوں سے سماعت کیجئے اور سچ پر کاربند رہنے کا ذہن بنایئے۔ چنانچہ مفتی صاحب فرماتے ہیں:

سچ بولنے کے دس(10)فوائد:

(1)جو شخص سچ بولنے کا عادی ہو جائے، اللہ اُسے نیک کار بنادے گا۔(2)اس کی عادت اچھے کام کرنے کی ہو جائے گی۔(3)سچ کی بَرَکت سے وہ مرتے وَقْت تک نیک رہے گا۔(4)بُرائیوں سے بچے گا۔(5)جو اللہ کے نزدیک صِدّیق ہو جائے اس کا خاتِمہ اچھا ہوتا ہے۔(6)وہ ہر قسم کے عَذاب سے مَحْفُوظ رہتا ہے۔(7)ہر قسم کا ثَواب پاتا ہے۔(8) دُنیا بھی اُسے سچّا کہنے، اچھا سمجھنے لگتی ہے۔(9) اُس کی عزّت لوگوں کے دِلوں میں بیٹھ جاتی ہے۔ (مر آۃ المناجیح، ج۶/ ۴۵۲)(10)سچ ایک ایسا نُور ہے جو سچ بولنے والوں کے دلوں کی ہدایت کا سبب بنتا ہے، جس قَدَر اُنہیں اپنے رَبّ کا قُرب حاصِل ہوتا ہے، اُتنا ہی اُنہیں وہ نُور حاصِل ہوتا جاتا ہے۔ (روح البیان، پ ۲۲، الاحزاب، تحت الایۃ:۳۵، ۷/ ۱۷۵)

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! اس میں شک نہیں ! بعض لمحات ایسے پیش آتے ہیں کہ ان میں سچ بولنا مشکل اور سچ سے ہٹنا آسان لگ رہا ہوتا ہے، مگر یاد رکھئے ! جس طرح ریت سے بنائی ہوئی عمارت کسی بھی وقت ہوا کے تیز جھونکے سے گِر جاتی ہے، اسی طرح جھوٹ کی بنیاد پر قائم کی جانے والی عمارت بھی کہیں نہ کہیں ضرور گِر جاتی ہے۔ اس لیے کیسے ہی مشکل حالات ہوں، کیسی ہی مشکل درپیش ہو، سچ کا دامن نہیں چھوڑنا چاہیے۔ بظاہر اس کی ایسی برکتیں نظر آتی ہیں کہ بندہ حیران ہو جاتا ہے۔ آیئے اسی طرح کا ایک واقعہ سنتے ہیں:

بڑی ہمت کے ساتھ سچ کہا

مَنْقول ہے کہ ایک دن حَجّاج بن یُوسُف چند قَیدیوں (Prisoners) کو قَتْل کروا رہا تھا، ایک قَیدی

اُٹھ کر کہنے لگا: اے اَمیر! میرا تم پر ایک حق ہے۔ حَجّاج نے پُوچھا: وہ کیا؟ کہنے لگا: ایک دن فُلاں شَخْص تمہیں بُرا بَھلا کہہ رہا تھا، تو میں نے تمہارا دِفاع (یعنی بچاؤ) کِیا تھا۔ حَجّاج بولا: اِس کا گواہ کون ہے؟ اُس شَخْص نے کہا: میں اللہ کا واسِطہ دے کر کہتا ہوں کہ جس نے وہ گُفتگو سُنی تھی وہ گواہی دے۔ ایک دوسرے قَیدی نے اُٹھ کر کہا: ہاں! یہ واقِعہ میرے سامنے پیش آیا تھا۔ حَجّاج نے کہا: پہلے قَیدی کو رِہا کردو، پھر گواہی دینے والے سے پوچھا: تجھے کیا رُکاوٹ تھی کہ تُونے اُس قَیدی کی طرح میرا دِفاع (یعنی بچاؤ) نہ کِیا؟ اُس نے سچّائی سے کام لیتے ہوئے کہا: ”رُکاوٹ یہ تھی کہ میرے دل میں تمہاری پُرانی دُشمنی تھی۔“ حَجّاج نے کہا: اسے بھی رِہا کردو، کیونکہ اس نے بڑی ہِمّت کے ساتھ سچ بولا ہے۔

(وَفیات الاَعْیان لابن خلکان: ۲/ ۲۸، از جھوٹا چور، ص:۱۹)

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! واقعی سچ ہے کہ **”سانچ کو آنچ نہیں“** یعنی سچ بولنے والا کبھی نقصان میں نہیں رہتا، اس لیے سچ کو اپنی عادت بنانی چاہیے۔ سچ بولنے سے نہ صرف دنیا بہتر ہوتی ہے بلکہ آخرت میں بھی فائدہ ہوتا ہے۔ سچ بولنے کی عادت آخرت کے لیے کتنی فائدہ مند ہے آیئے اس پر دو روایتیں سنتے ہیں:

سچائی کے سبب بلند درجات!

حضرت سیِّدُنا بِشْر بن بَکْر رَحْمَۃُ اللهِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: میں نے حضرتِ سَیِّدُنا اِمام اوزاعی رَحْمَۃُ اللهِ عَلَیْہ کو علمائے کرام کے ایک گروہ کے ساتھ جنت میں دیکھ کر پوچھا: حضرتِ سیِّدُنا امام مالک بن اَنَس رَضِیَ اللهُ عَنْہ کہاں ہیں؟ کہا: ان کے درجات تو بہت بلند ہیں۔ میں نے پوچھا: کس سبب سے؟ کہا: اُن کی سچائی کی بدولت۔ (التمهيد، باب ذكر عيون من اخبار مالك وذكر فضل موطئه، ۱/ ۵۶)

سچ رحمتِ الٰہی پانے کا سبب ہے:

حضرت ابو عبد اللہ رَمْلی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں میں نے حضرت مَنْصُوْر رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کو خواب میں دیکھا، میں نے اُن سے کہا: اللہ پاک نے آپ کے ساتھ کیا معاملہ فرمایا؟ انہوں نے کہا کہ اللہ کریم نے مجھے بخش دیا اور مجھ پر رحم فرمایا اور مجھے وہ کچھ عطا فرمایا جس کی مجھے امید نہ تھی۔ میں نے کہا: وہ کون سی چیز ہے جس کے ذریعے بندہ اللہ کی طرف اچھی طرح متوجہ ہوتا ہے؟ انہوں نے فرمایا: **سچ**۔ (احیاء العلوم، ۱۱۶/۵)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! معلوم ہوا کہ سچ ایک ایسا عمل ہے جو بندے کو اللہ پاک کی رحمت کا مستحق بناتا ہے، اسی طرح یہ بھی معلوم ہوا کہ جھوٹ ایک ایسا عمل ہے جو بندے کو رِضائے الٰہی اور قُربِ الٰہی سے بہت دُور کر دیتا ہے۔ اس کے علاوہ بھی **جھوٹ کی تباہ کاریاں** ہیں۔ آیئے! احادیثِ طیبہ میں بیان کردہ کچھ برائیاں سنتے ہیں:

جُھوٹ کے بھیانک نتائج:

☆...جب بندہ **جُھوٹ** بولتا ہے، اس کی بَدبُو سے فِرِشتہ ایک مِیْل دُور ہو جاتا ہے۔ (ترمذی، کتاب البر والصلة، باب ماجاء في الصدق والکذب، الحدیث: ۳، ۱۹۷۹/۳۹۲) ☆... **جُھوٹ** بولنا سب سے بَڑی خِیانت ہے۔ (سنن ابي داود، کتاب الادب، باب في المعاریض، الحدیث: ۴، ۴۹۷۱/۳۸۱) ☆... **جُھوٹ** ایمان کے مُخالِف ہے۔ (مسند احمد، مسند ابي بکر الصدیق، ۲۲/۱، حدیث: ۱۶) ☆...لوگوں کو ہنسانے کے لیے **جھوٹ** بولنے والے کیلئے ہَلاکت ہے۔ (ترمذی، کتاب الزهد، باب ماجاء من تکلم بالکلمة لیضحک الناس، الحدیث: ۲۳۲۲، ۱۴۲/۴)

☆...لوگوں کو ہنسانے کے لیے **جھوٹ بولنے** والا جہنّم کی اِتنی گہرائی میں گِرتا ہے جو آسمان وزمین کے درمیانی فاصلے سے زِیادہ ہے۔(شعب الایمان، باب في حفظ اللسان، الحدیث: ۴۸۳۲، ۴/۲۱۳)

میں فالتو باتوں سے رَہوں دُور ہمیشہ | چُپ رہنے کا اللہ سَلِیقہ تُو سکھا دے!
میں جُھوٹ نہ بولوں کبھی گالی نہ نِکالوں! | اللہ مَرَض سے تُو گُناہوں کے شِفا دے!

(وسائلِ بخشش، ص۱۱۵)

جھوٹ کے خلاف جنگ۔۔۔۔۔جاری رہے گی

نہ جھوٹ بولیں گے نہ بلوائیں گے۔۔۔۔۔اِنْ شَآءَ اللہ

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

مجلس مدنی چینل کا تعارف

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! آج کل بد قسمتی سے جھوٹ کا چلن عام ہوتا جا رہاہے۔سچ کی عادت بنانے اور جھوٹ سے بچنے کے لیے اچھے ماحول کا ہونا بہت ضروری ہے۔اَلْحَمْدُ لِلّٰہ دعوتِ اسلامی کا مدنی ماحول دیگر کئی گناہوں سمیت جھوٹ سے بچنے اور سچ بولنے کی عادت بنانے کا بھی ذہن دیتاہے، ہم سب اس مدنی ماحول سے وابستہ رہیں،اِنْ شَآءَ اللہ جھوٹ سے بچنے اور سچ بولنے کی عادت بنے گی۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عاشقانِ رسول کی مدنی تحریک دعوتِ اسلامی 107 سے زائد شعبہ جات میں خدمتِ دِین کررہی ہے۔ان میں سے ایک شعبہ **"مجلس مدنی چینل"** بھی ہے۔اس میں شک نہیں کہ دورِ حاضر میں میڈیا ذہن سازی وکردار سازی میں ایک کارگر ہتھیار کا کام کررہاہے،بہت سے لوگ اپنے مخصوص

گمراہ کن، باطل نظریات اور عُریانی و فحاشی پھیلانے کے لیے شب و روز اس کا غلط استعمال کرنے لگے، جس کے باعث نوجوان نسل ان بُرے اثرات و افکار کی لپیٹ میں آگئی۔ ایسے میں ہر دردمند دل کی بس ایک ہی صدا تھی کہ کاش! کوئی میڈیا کی اس جنگ میں عقائدِ اہلِ سُنّت کی پاسبانی کا عَلَم (یعنی جھنڈا) اٹھالے اور پاکیزگی و طہارتِ فکر اور اصلاحِ عقائد و اعمال کا علمبردار ایک خالص 100 فیصد اسلامی چینل شروع کرے۔ مرکزی مجلسِ شوریٰ نے بڑی شدّت سے محسوس کیا کہ مسلمانوں کے گھروں سے T.V. نکلوانا قریب بہ ناممکن ہے، بس ایک ہی صورت نظر آئی اور وہ یہ کہ جس طرح دریا میں طُغیانی آتی ہے تو اُس کا رُخ کھیتوں وغیرہ کی طرف موڑ دیا جاتا ہے تاکہ کھیت بھی سیراب ہوں اور آبادیوں کو بھی ہلاکت سے بچایا جاسکے، عین اِسی طرح T.V ہی کے ذَرِیعے مسلمانوں کے گھروں میں داخِل ہو کر اُن کو غفلت کی نیند سے بیدار کیا جائے۔ جب اِس شُعبے کے مُتَعَلِّق معلومات حاصل کی گئیں تو معلوم ہوا کہ اپنا T.V چینل کھول کر فلموں ڈِراموں، گانوں، باجوں، موسیقی کی دُھنوں اور عورتوں کی نمائشوں سے بچتے ہوئے 100 فیصدی اسلامی مَواد فراہم کرنا ممکن ہے، تو اَلْحَمْدُلِلّٰہ دعوتِ اسلامی کی مرکزی مجلسِ شُوریٰ نے خوب جِدّ و جَہد کر کے رَمضانُ المبارک ۱۴۲۹ھ بمطابق ستمبر 2008ء سے مدنی چینل کے ذَرِیعے گھر گھر سُنّتوں کا پیغام عام کرنا شروع کر دیا اور دیکھتے ہی دیکھتے اس کے حیرت انگیز مدنی نتائج آنے لگے اور لوگ پابندِ سنت بننے لگے۔ ہم سب بھی مدنی چینل دیکھتے رہیں بلکہ دوسروں کو بھی اس کی ترغیب دیتے رہیں، اِنْ شَآءَ اللّٰہ فیضانِ اِسلام خوب عام ہو گا۔

مدنی چینل دیکھنے کے کئی فوائد ہیں۔ **مدنی چینل** دیکھنے سے دِینی معلومات حاصل ہوتی ہیں، **مدنی چینل** دیکھنے سے عمل کا جذبہ بیدار ہوتا ہے، **مدنی چینل** دیکھنے سے کِردار اچھا ہوتا ہے، **مدنی چینل** دیکھنے

سے گھر میں مدنی ماحول بنتا ہے، **مدنی چینل** دیکھنے سے گناہوں بھرے چینلز سے بچنے کا ذہن بنتا ہے۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ! امیرِ اَہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُھُمُ الْعَالِیَہ کے عطا کردہ **"72 مَدَنی انعامات"** میں مَدَنی انعام نمبر 47 میں بھی **روزانہ کم از کم 1 گھنٹہ 12 منٹ** مَدَنی چینل دیکھنے کی ترغیب دِلائی گئی ہے۔

مَدَنی چینل کی مُہِم ہے نفس وشیطاں کے خلاف ۔۔۔ جو بھی دیکھے گا کریگا اِنْ شَآءَ اللّٰہ اِعتراف

نَفْسِ اَمّارہ پہ ضَرب ایسی لگے گی زور دار ۔۔۔ کہ نَدامت کے سبب ہو گا گنہگار اشکبار

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! بیان کو اِختتام کی طرف لاتے ہوئے سنّت کی فضیلت اور چند سُنّتیں اور آداب بَیان کرنے کی سَعادَت حاصِل کرتا ہوں۔ شَہَنْشاہِ نُبُوَّت، مُصْطَفٰے جانِ رحمت، صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ جنّت نشان ہے: جس نے میری سنّت سے مَحَبَّت کی اُس نے مجھ سے مَحَبَّت کی اور جس نے مجھ سے مَحَبَّت کی وہ جنّت میں میرے ساتھ ہو گا۔[1]

بات چیت کی سنّتیں اور آداب

آیئے "ایک چپ ہزار سکھ" کے بارہ حُرُوف کی نسبت سے بات چیت کرنے کے 12 مَدَنی پھول سنتے ہیں:

(1) مسکرا کر اور خندہ پیشانی سے بات چیت کیجئے (2) مسلمانوں کی دلجوئی کی نیّت سے چھوٹوں کے ساتھ مُشفِقانہ اور بڑوں کے ساتھ مُؤَدَّبانہ لہجہ رکھئے اِنْ شَآءَ اللّٰہ ثواب کمانے کے ساتھ ساتھ دونوں کے نزدیک آپ مُعزّز رہیں گے (3) چلّا چلّا کر بات کرنا جیسا کہ آجکل بے تکلُّفی میں اکثر دوست آپس

---

1 ۔۔۔ مشکاۃ المصابیح، کتاب الایمان، باب الاعتصام بالکتاب والسنۃ، ۱/۹۷، حدیث: ۱۷۵

میں کرتے ہیں سنّت نہیں(4)چاہے ایک دن کا بچّہ ہو اچّھی اچھی نیّتوں کے ساتھ اُس سے بھی آپ جناب سے گفتگو کی عادت بنایئے۔ آپ کے اخلاق بھی عمدہ ہوں گے اور بچّہ بھی آداب سیکھے گا (5)بات چیت کرتے وقت پر دے کی جگہ ہاتھ لگانا، انگلیوں کے ذَرِیعے بدن کا میل چُھڑانا، دوسروں کے سامنے بار بار ناک کو چھونا یاناک یا کان میں انگلی ڈالنا، تھوکتے رہنا اچھی بات نہیں، اس سے دوسروں کو گِھن آتی ہے(6)جب تک دوسرا بات کر رہا ہو، اطمینان سے سنئے۔ اس کی بات کاٹ کر اپنی بات شروع کر دینا سنّت نہیں (7) بات چیت کرتے ہوئے بلکہ کسی بھی حالت میں قہقہہ نہ لگایئے کہ سرکار صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے کبھی قہقہہ نہیں لگایا(8)زیادہ باتیں کرنے اور بار بار قہقہہ لگانے سے ہیبت جاتی رہتی ہے(9)سرکارِ مدینہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمان عالیشان ہے:"جب تم کسی بندے کو دیکھو کہ اسے دُنیا سے بے رغبتی اور کم بولنے کی نعمت عطا کی گئی ہے تو اس کی قربت وصحبت اختیار کرو کیونکہ اسے حکمت دی جاتی ہے۔"(سنن ابن ماجہ،ج۴،ص۴۲۲حدیث۴۱۰۱) (10) فرمانِ مصطفٰی صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم :"جو چُپ رہا اُس نے نَجات پائی۔" (سُنَنُ التِّرمِذِیّ ج۴ ص۲۲۵ حدیث ۲۵۰۹) (11)کسی سے جب بات چیت کی جائے تو اس کا کوئی صحیح مقصد بھی ہونا چاہیے اور ہمیشہ مخاطب کے ظرف اور اس کی نفسیات کے مطابق بات کی جائے(12)بدزبانی اور بے حیائی کی باتوں سے ہر وقت پرہیز کیجئے، گالی گلوچ سے اجتناب کرتے رہئے اور یاد رکھئے کہ کسی مسلمان کو بِلا اجازتِ شَرعی گالی دینا حرامِ قَطعی ہے(فتاوٰی رضویہ،ج۲۱،ص۱۲۷) اور بے حیائی کی بات کرنے والے پر جنّت حرام ہے۔ حُضُور تاجدارِ مدینہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا:"اس شخص پر جنّت حرام ہے جو فُحش گوئی (بے حیائی کی بات) سے کام لیتا ہے۔"(کتابُ الصَّمْت،معہ موسوعۃ الامام ابن اَبی الدنیا،ج۷،ص۲۰۴رقم۳۲۵المکتبۃ العصریۃ بیروت)

طرح طرح کی ہزاروں سُنّتیں سیکھنے کے لئے مکتبۃُ المدینہ کی دو کُتُب، **بہارِ شریعت** حصّہ

16(312صفحات)اور 120 صَفَحات کی کتاب **"سُنّتیں اور آداب"** اور امیرِ اہلسنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے دو رسالے **"101 مدنی پھول"** اور **"163 مدنی پھول"** ھدِیَّۃً حاصِل کیجئے اور پڑھئے۔ سُنّتوں کی تربیت کا ایک بہترین ذَرِیعہ دعوتِ اسلامی کے مَدَنی قافِلوں میں عاشِقانِ رسول کے ساتھ سُنّتوں بھرا سَفَر بھی ہے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْم ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم ط

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللہ وَعَلٰی اٰلِکَ وَ اَصْحٰبِکَ یَا حَبِیْبَ اللہ

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْکَ یَا نَبِیَّ اللہ وَعَلٰی اٰلِکَ وَ اَصْحٰبِکَ یَا نُوْرَ اللہ

نَوَیْتُ سُنَّتَ الاِعْتِکَاف (ترجَمہ: میں نے سُنّتِ اِعتکاف کی نیّت کی)

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! جب کبھی داخلِ مسجد ہوں، یاد آنے پر اِعتِکاف کی نِیَّت کرلیا کریں کہ جب تک مسجد میں رہیں گے اِعتِکاف کا ثَواب مِلتا رہے گا۔ **یادرکھئے!** مسجد میں کھانے، پینے، سونے یا سَحَری، اِفطاری کرنے، یہاں تک کہ آبِ زَم زَم یا دَم کیا ہوا پانی پینے کی بھی شَرعاً اِجازت نہیں، اَلبتَّہ اگر اِعتِکاف کی نِیَّت ہو گی تو یہ سب چیزیں ضِمناً جائز ہو جائیں گی۔ اِعتِکاف کی نِیَّت بھی صِرف کھانے، پینے یا سونے کے لئے نہیں ہونی چاہئے بلکہ اِس کا مقصد اللہ کریم کی رِضا ہو۔ **"فتاوٰی شامی"** میں ہے: اگر کوئی مسجد میں کھانا، پینا، سونا چاہے تو اِعتِکاف کی نِیَّت کرلے، کچھ دیر ذِکْرُ اللہ کرے، پھر جو چاہے کرے (یعنی اب چاہے تو کھا پی یا سو سکتا ہے)

دُرُوْدِ پاک کی فضیلت

رحمتوں کے تاج والے مصطفٰے، عرش کی معراج والے آقا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: **قیامت** کے روز اللہ کریم کے عرش کے سِوا کوئی سایہ نہیں ہو گا، 3 شخص اللہ پاک کے عرش کے سائے میں ہوں گے۔ (1) وہ شخص جو میرے اُمّتی کی پریشانی دُور کرے، (2) میری سُنّت کو زِندہ کرنے والا اور (3) مجھ پر کثرت سے دُرود شریف پڑھنے والا۔ (اَلبُدورُ السّافرۃ لِلسُّیُوطی، ص ۱۳۱، حدیث: ۳۶۶)

شافعِ روزِ جَزا تم پہ کروروں دُرُود دافعِ جُملہ بَلا تم پہ کروروں دُرُود

(حدائقِ بخشش، ص۲۶۴)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! دُرُودِ پاک پڑھنے کے بے شمار فضائل ہیں، اس سے آخرت بھی بہتر ہوتی ہے اور صدقِ دل سے پڑھا جانے والا دُرُود دنیا و آخرت کی مشکلات بھی دُور کر دیتا ہے۔ آیئے! درودِ پاک کی **کثرت کرنے والے ایک عاشقِ دُرود کی ایمان افروز مدنی بہار** سُنتے ہیں:

ایک تاجر بڑا خوشحال تھا، کاروبار ٹھیک ٹھاک چل رہا تھا، پیسوں کی ریل پیل تھی، پھر وقت نے انگڑائی لی، اس تاجر کے مالی حالات خراب ہونے لگے، کاروبار میں نقصان ہوتے ہوتے نوبت یہاں تک آ پہنچی کہ اس کا کاروبار بالکل ختم ہو گیا اور وہ بیچارہ بالکل کنگال ہو کر رہ گیا۔ اُس نے کسی دوست سے تین ہزار (3000) دِینار (سونے کے سِکّے) قرض لیا تھا اور واپسی کی تاریخ مقرر تھی، قرض خواہ نے مقررہ تاریخ پر قرض کی واپسی کا مطالبہ کیا، اس بیچارے نے معذرت چاہی کہ بھائی میں مجبور ہوں، میرے پاس کوئی چیز نہیں ہے، قرض خواہ نے قاضی کے ہاں دعویٰ دائر کر دیا، قاضی صاحب نے اس مقروض تاجر کو طلب کیا اور مقدمے کی باقاعدہ سماعت کے بعد اُس مقروض تاجر کو ایک ماہ کی مہلت دی اور تاکید کی کہ اس مدت میں ضرور قرض کی واپسی کا انتظام کر لو۔ وہ مقروض تاجر بڑا پریشان ہوا، سوچنے لگا کہ کیا کروں؟ ممکن ہے کہ اُس نے کہیں پڑھا ہو یا عُلما سے سُنا ہو کہ رَسُولُ اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا ارشادِ گرامی ہے: جس بندے پر کوئی مصیبت، کوئی پریشانی آ جائے تو وہ مجھ پر **درودِ پاک کی کثرت** کرے، کیونکہ درودِ پاک مصیبتوں اور پریشانیوں کو لے جاتا ہے اور رِزق بڑھاتا ہے۔ الحاصل اُس نے عاجزی کے ساتھ مسجد کے گوشے (ایک کونے) میں بیٹھ کر دُرُودِ پاک پڑھنا شروع کر دیا، جب ستائیس (27) دن گزر گئے تو اُسے رات کو ایک خواب دکھائی دیا، کوئی کہنے والا کہتا ہے: اے بندے! تُو پریشان نہ ہو، اللہ کریم بڑا کارساز

ہے تیرا قرض ادا ہو جائے گا۔ تُو علی بن عیسیٰ وزیرِ سلطنت کے پاس جا اور جا کر اسے کہہ دے کہ قرضہ ادا کرنے کے لیے مجھے تین ہزار (3000) دِینار دے دے۔ وہ مقروض تاجر کہتا ہے کہ میں جب بیدار ہوا تو بڑا خوش تھا، پریشانی ختم ہو چکی تھی، لیکن پھر یہ خیال بھی آیا کہ اگر وزیر صاحب کوئی دلیل یا نشانی طلب کریں گے تو میرے پاس کوئی دلیل نہیں ہے۔ یہی سوچتے ہوئے دوسری رات آگئی جب میں سویا تو قسمت جاگ اُٹھی، مجھے آقائے دو جہاں، رحمتِ دو عالم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا دیدار نصیب ہوا، حضور صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے بھی علی بن عیسیٰ وزیر کے پاس جانے کا ارشاد فرمایا، جب آنکھ کھلی تو خوشی کی انتہا نہ تھی، تیسری رات پھر اُمت کے والی صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم تشریف لاتے ہیں اور پھر حکم فرماتے ہیں کہ وزیر علی بن عیسی کے پاس جاؤ اور اُسے یہ فرمان سنا دو، عرض کیا: یَا رَسُوْلَ اللہ! صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کوئی نشانی یا دلیل ارشاد فرما دیجئے جو میں اُس وزیر کو بتاؤں۔ یہ سُن کر منگتوں کی جھولیاں بھرنے والے داتا، سخاوت کے دریا بہانے والے آقا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا کہ اگر وزیر تجھ سے کوئی علامت پوچھے تو کہہ دینا کہ تم نمازِ فجر کے بعد کسی کے ساتھ بات کرنے سے پہلے رَسُوْلُ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی ذات پر پانچ ہزار (5000) بار درودِ پاک پڑھتے ہو، جسے اللہ کریم اور کراماً کاتبین کے سوا کوئی نہیں جانتا۔ یہ فرما کر سیّدِ دو عالم، نورِ مجسّم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم تشریف لے گئے، میں بیدار ہوا، نمازِ فجر کے بعد مسجد سے باہر قدم رکھا، غور کیا تو معلوم ہوا کہ آج مہلت کو مکمل ایک ماہ گزر چکا تھا۔ میں وزیر صاحب کی رہائش گاہ پر پہنچا اور وزیر صاحب سے سارا قصہ کہہ سُنایا، جب وزیر صاحب نے کوئی نشانی مانگی اور میں نے آقا کریم، رسولِ عظیم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا ارشاد سنایا تو وزیر صاحب خوشی و مسرت سے جُھوم اُٹھے، وہ گھر کے اندر گئے اور نو ہزار (9000) دِینار لے کر آگئے، اُن میں سے تین (3000) ہزار گِن کر میری جھولی میں ڈال دیئے اور کہا: یہ تین ہزار (3000) قرض کی ادائیگی کے لیے ہیں، پھر

تین ہزار (3000) اور دیئے اور کہا: یہ تیرے بال بچوں کے خرچے کے لیے ہیں۔ پھر تین ہزار (3000) اور دیئے اور کہا: یہ تیرے کاروبار کے لیے ہیں۔ جب مجھے رخصت کرنے لگے تو قسم دے کر کہا: اے بھائی! تُو میرا دِینی اور ایمانی بھائی ہے، خدارا! یہ محبت والا تعلق نہ توڑنا اور جب بھی کوئی کام ہو، کسی چیز کی ضرورت ہو تو بِلا روک ٹوک آجانا، میں آپ کا مسئلہ دل و جان سے حل کر دیا کروں گا۔

اس شخص کا بیان ہے کہ میں وہ رقم لے کر سیدھا قاضی صاحب کی عدالت میں پہنچ گیا اور جب فریقین کا بُلاوا ہوا تو میں آگے بڑھا اور میں نے تین ہزار (3000) دِینار گِن کر قاضی صاحب کے سامنے رکھ دیئے۔ اب قاضی صاحب نے سوال کر دیا کہ بتا تُو یہ اتنی ساری رقم کہاں سے لے کر آیا ہے؟ حالانکہ تُو تو مُفلِس اور کنگال تھا۔ میں نے سارا واقعہ بیان کر دیا، قاضی صاحب نے یہ سنا تو خاموش ہو گئے، پھر اٹھ کر اپنے گھر گئے اور گھر سے تین ہزار (3000) دینار لے کر آ گئے اور کہنے لگے: ساری برکتیں وزیر صاحب نے ہی کیوں لوٹ لیں، میں بھی اُسی در کا غلام ہوں، تیرا یہ تمام قرضہ میں اپنی جیب سے ادا کرتا ہوں۔ جب قرض خواہ نے یہ ماجرہ دیکھا تو وہ کہنے لگا کہ ساری رحمتیں تم لوگ ہی کیوں سمیٹ لو، میں بھی ان کی رحمت کا حقدار ہوں۔" یہ کہہ کر اس نے تحریری طور پر لکھ کر دے دیا کہ میں اللہ کریم اور اس کے رسولِ عظیم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی رِضا کے لئے اس بندے کا قرض معاف کرتا ہوں۔ یہ دیکھ کر اس مقروض تاجر نے قاضی صاحب سے کہا: جناب آپ کا بہت شکریہ۔ آپ اپنی رقم سنبھال لیجئے، اب مجھے اس کی ضرورت نہیں رہی۔ تو قاضی صاحب کہنے لگے: میں اللہ اور اس کے پیارے رسول صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی محبت میں جو دِینار لایا ہوں وہ واپس لینے کو ہرگز تیار نہیں ہوں، یہ آپ کا ہے آپ اسے لے جائیں۔ وہ صاحب کہتے ہیں: میں جو پہلے قرضے میں جکڑا ہوا تھا اب وہ بارہ ہزار (12000) دِینار لے کر گھر آ گیا، میرا قرضہ بھی معاف ہو گیا، گھر کے لیے اخراجات بھی مل گئے اور کاروبار

کرنے کے لیے بھی اچھی خاصی رقم مل گئی۔ یہ ساری برکتیں درودِ پاک پڑھنے کی وجہ سے ظاہر ہو گئیں۔

(جذب القلوب، ص ۲۴۳ بتصرف)

مشکل جو سر پہ آپڑی تیرے ہی نام سے ٹلی
مشکل کشا ہے تیرا نام تجھ پر درود اور سلام

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! غور کیجئے! وہ شخص جو ایک مہینے کی مہلت پر گیا تھا، اور ایک مہینے کے بعد قید میں آنے والا تھا، آج 12 ہزار دِینار لے کر اپنے گھر والوں کے پاس جا رہا ہے، یقیناً درودِ پاک ایک ایسی چابی ہے جو مشکلات کے تمام تالے کھول دیتی ہے، درودِ پاک ایک ایسا وظیفہ ہے جو بڑی بڑی پریشانیوں کو ٹال دیتا ہے اور درودِ پاک ایک ایسا عمل ہے جو بڑی بڑی مصیبتوں سے بچا لیتا ہے۔ مسئلہ یہ ہے کہ ہم اپنے مسئلوں میں، اپنی مصیبتوں میں اِدھر جاتے ہیں اُدھر جاتے ہیں، یہ کرتے ہیں وہ کرتے ہیں، نہیں پڑھتے تو دُرودِ پاک نہیں پڑھتے، شاعر کہتا ہے:

دُکھوں نے تم کو جو گھیرا ہو تو دُرُود پڑھو
جو حاضری کی تمنّا ہو تو دُرود پڑھو

واقعی دُرودِ پاک دُکھوں کو دُور کرتا ہے، ہم درودِ پاک پڑھیں تو سہی پھر دیکھیں کیسے مشکلیں حل ہوتی ہیں، لیکن یہ یاد رکھئے! درودِ پاک جب بھی پڑھنا ہے ثواب کی نیّت سے پڑھنا ہے، اللہ پاک چاہے گا تو اس کی دنیوی برکتیں بھی ملیں گی اور جب کبھی مل کر بلند آواز کے ساتھ ذکر و درود، نعت و تلاوت کا

موقع ہو تو ہر بار اس بات کا لحاظ رکھا جائے کہ بلند آواز سے کسی نمازی، تلاوت کرنے والے، سونے والے یا مریض و دیگر وظائف میں مصروف لوگوں کو پریشانی نہ ہو۔ آیئے! محبت کے ساتھ باآوازِ بلند درودِ پاک پڑھیں۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!   صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! حُصُولِ ثَواب کی خَاطِر بَیان سُننے سے پہلے اَچّھی اَچّھی نیّتیں کر لیتے ہیں۔ فَرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ "نِیَّۃُ الْمُؤمِنِ خَیْرٌ مِّنْ عَمَلِہٖ" مُسلمان کی نِیَّت اُس کے عَمَل سے بہتر ہے۔[1]

مَدَنی پھول: بیان میں جِتنی اَچّھی نیّتیں زِیادہ، اُتنا ثواب بھی زِیادہ۔

بَیان سُننے کی نیّتیں

نگاہیں نیچی کئے خُوب کان لگا کر بَیان سُنُوں گا۔ ☆ٹیک لگا کر بیٹھنے کے بجائے عِلْمِ دِیْن کی تَعْظِیم کی خاطِر جہاں تک ہو سکا دوزانو بیٹھوں گا۔ ☆ضَرورَتاً سِمَٹ سَرک کر دوسرے کے لئے جگہ کُشادہ کروں گا۔ ☆دھکّا وغیرہ لگا تو صَبْر کروں گا، گُھورنے، جِھڑکنے اور اُلجھنے سے بچوں گا۔ ☆صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب، اُذْکُرُوا اللّٰہَ، تُوبُوْا اِلَی اللّٰہِ وغیرہ سُن کر ثواب کمانے اور صدا لگانے والوں کی دل جُوئی کے لئے بُلند آواز سے جواب دوں گا۔ ☆اجتماع کے بعد خُود آگے بڑھ کر سَلَام و مُصَافَحَہ اور اِنْفِرادی کوشش کروں گا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!   صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

معراج کی عظیم رات

[1] ...معجم کبیر، سہل بن سعد الساعدی...الخ، ۱۸۵/۶، حدیث: ۵۹۴۲

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! آج 1440 سنِ ہجری کے رَجَبُ الْمُرَجَّب کی 27 ویں رات یعنی **شبِ معراج** ہے، اللہ کریم کا لاکھ لاکھ شکر ہے کہ اس نے ایک مرتبہ پھر ہمیں عظیمُ الشّان **فضائل و برکات** والی، خوشیوں والی، برکتوں والی، رحمتوں والی، بخششوں والی یہ مُقدّس رات نصیب فرمائی۔

☆ **آج کی رات وہ عظیم رات ہے** جس میں معراج فرمانے والے آقا، لامکاں کی سیر کرنے والے مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کو عظیم معجزہ **"معجزۂ معراج"** عطا ہوا۔ ☆ **آج کی رات وہ عظیم رات ہے** جس میں جنّت کو سجایا گیا، ☆ **آج کی رات وہ عظیم رات ہے** جس میں فرشتوں کی بارات نے معراج کے دُولہا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کو سلامی پیش کی، ☆ **آج کی رات وہ عظیم رات ہے** جس میں جنّتی سواری بُراق کو معراج کے دُولہا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کے لیے بھیجا گیا، ☆ **آج کی رات وہ عظیم رات ہے** جس میں فرشتوں کے سردار حضرت جبریلِ امین عَلَیْہِ السَّلَام نے آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کی سواری کی مُہار تھامی (پکڑی)، ☆ **آج کی رات وہ عظیم رات ہے** جس میں معراج کے دُولہا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم نورانی بارات کے ساتھ مسجدِ اقصیٰ روانہ ہوئے، ☆ **آج کی رات وہ عظیم رات ہے** جس میں سارے نبیوں نے بیت المقدس میں معراج کے دُولہا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کا استقبال کیا، مرحبا کہا! ☆ **آج کی رات وہ عظیم رات ہے** جس میں معراج کے دُولہا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم نے تمام انبیائے کرام عَلَیْہِمُ السَّلَام کی **اِمامت** فرمائی، ☆ **آج کی رات وہ عظیم رات ہے** جس میں معراج کے دُولہا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم اس زمین سے آسمانوں اور وہاں کے عجائبات کی سیر کے لیے تشریف لے گئے، ☆ **آج کی رات وہ عظیم رات ہے** جس میں ہر ہر آسمان پر معراج کے دُولہا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کا استقبال کیا گیا، ☆ **آج کی رات وہ عظیم رات ہے** جس میں معراج کے دُولہا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم سِدْرَۃُ الْمُنْتَھٰی (یعنی وہ مقام جو

جبریلِ امین عَلَیْہِ السَّلَام کا ٹھکانہ ہے اس) کو بھی نیچے چھوڑ کر اوپر تشریف لے گئے، ☆**آج کی رات وہ عظیم رات ہے** جس میں معراج کے دُولہا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم عرشِ اعظم سے بھی اُوپر تشریف لے گئے، ☆**آج کی رات وہ عظیم رات ہے** کہ جس میں آپ مقامِ **قابَ قوسَین** کی منزلوں تک جا پہنچے۔ اَلْغَرَض! ☆**آج کی رات وہ عظیم رات ہے** جس میں ہمارے آقا، مکی مدنی مصطفےٰ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کو دُولہا بنایا گیا اور لامکاں کی سیر کے لیے بُلایا گیا اور گویا یہ اعلان کیا گیا کہ اس کائنات میں اللہ پاک کے بعد سب سے بڑا مرتبہ اس کے پیارے حبیب صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کا ہے۔ تو پھر کیوں نہ کہیں۔

سب سے اَولیٰ و اَعلیٰ ہمارا نبی | سب سے بالا و والا ہمارا نبی
اپنے مَولیٰ کا پیارا ہمارا نبی | دونوں عالَم کا دُولہا ہمارا نبی
عَرش و کُرسی کی تھیں آئینہ بندیاں | سُوئے حَق جب سدھارا ہمارا نبی
جس کی دو بُوند ہیں کَوثَر و سَلْسَبِیْل | ہے وہ رَحمت کا دَریا ہمارا نبی
کون دیتا ہے دینے کو منہ چاہیے | دینے والا ہے سچا ہمارا نبی
کیا خبر کتنے تارے کِھلے چھپ گئے | پر نہ ڈُوبے نہ ڈُوبا ہمارا نبی
مُلکِ کَونَین میں اَنبیا تاجدار | تاجداروں کا آقا ہمارا نبی
سارے اُونچوں سے اُونچا سمجھیے جسے | ہے اُس اُونچے سے اُونچا ہمارا نبی
سب چمک والے اُجلوں میں چمکا کیے | اندھے شِیشُوں میں چمکا ہمارا نبی
غمزدوں کو رضا مُژدہ دیجے کہ ہے | بیکسوں کا سَہارا ہمارا نبی

(حدائقِ بخشش، ص۱۳۸تا۱۴۰)

ان اشعار کی مختصر وضاحت یہ ہے کہ ساری مخلوق سے افضل و اعلیٰ اور بلند وبالا ہمارے آقا، ہمارے مولیٰ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کی ذاتِ بابرکات ہے۔ ہمارے آقا، شبِ اسریٰ کے

دُولہا عَلَیْہِ السَّلَام اپنے رب کو بہت پیارے ہیں، اس نے آپ کو دونوں جہاں کا دولہا بنا دیا ہے۔ ہمارے آقا، مہمانِ خدا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم تمام انبیا اور رسولوں میں سب سے افضل واعلیٰ ہیں، جب آقا کریم، محبوبِ ربِّ عظیم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم شبِ معراج کے دُولہا بنے تو آپ کی عزّت افزائی اور استقبال کے لئے اللہ کریم نے عرش و کرسی، زمین وآسمان، مکان و لا مکان، جنّت اور سارے جہاں کو خوب خوب سجایا۔ نبیِ کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کے دریائے رحمت کی وسعتوں کا حال یہ ہے کہ وہ حوضِ کوثر جس سے حضرت سَیِّدُنا آدم عَلَیْہِ السَّلَام سے لے کر تا قیامت تمام جنّتی پانی پئیں گے مگر اس کے پانی میں کمی نہیں آئے گی، وہ جنت کا بہت بڑا چشمہ جس کا نام سَلْسَبِیْل ہے یہ دونوں آپ عَلَیْہِ السَّلَام کے دریائے رحمت کے دو قطرے ہیں۔ نبیِ کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کے سِوا اور کوئی نہیں ہے جو ہر سُوالی کو اس کی حاجت سے زیادہ عطا کرے۔ آسمانِ نبوت پر بہت سے انبیاء تاروں کی طرح چمکتے رہے، مگر جب ہمارے آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم سورج بن کر آسمانِ نبوت پر جلوہ گر ہوئے ہیں تو ایسا چمک رہے ہیں کہ ڈُوبنے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ انبیائے کرام عَلَیْہِمُ السَّلَام دونوں جہاں کے بادشاہ ہوتے ہیں اور ہمارے آقا، مُحَمَّد رَّسُوْلُ اللہ کا مقام یہ ہے کہ آپ ان بادشاہوں کے بھی بادشاہ ہیں۔ دونوں جہان کی مخلوقات میں جس کو بھی اونچا اور بلند شان والا کہا جائے اور سمجھا جائے جب نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کی شان اور عظمت کو ملاحظہ کیا جائے گا تو بے اختیار کہا جائے گا کہ آقا عَلَیْہِ السَّلَام اس سے بھی اونچے ہیں، آپ کا مِثْل کوئی نہیں ہے۔ انبیائے کرام عَلَیْہِمُ السَّلَام پڑھے لکھے لوگوں میں تشریف لاتے رہے، لیکن ہمارے نبی عَلَیْہِ السَّلَام جن لوگوں میں آئے وہ کفر و شرک، جہالت وضلالت کے دلدل میں پھنسے ہوئے تھے، ایسے لوگوں میں جب ہمارے نبیِ کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کا نور چمکا تو ان کو بھی چمکا کے رکھ دیا۔ کلام کے آخری شعر میں اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ اپنے آپ کو مخاطب کرتے ہوئے فرماتے

ہیں: **اے رضا!** غم کے مارے بے سہارے ، گنہگار بے چارے جن کو اپنے گناہوں کی فکر کھائی جارہی ہے، ان کو خوشخبری سنا دو کہ تم اکیلے نہیں ہو بلکہ تمہارے غمخوار آقا، اُمّت کے لجپال آقا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ تمہارے ساتھ ہیں جو تمہیں اپنی شفاعت کے ذریعے سہارا دے کر جنت میں پہنچائیں گے۔ آیئے !سب مل کر نعرے لگاتے ہیں، سب مرحبا کہئے گا۔

اللہ کی عنایت	مرحبا	معراج کی عظمت	مرحبا	اَقْصیٰ کی شوکت	مرحبا
بُراق کی قسمت	مرحبا	بُراق کی سُرعت	مرحبا	نبیوں کی اِمامت	مرحبا
آقا کی رِفعت	مرحبا	آسماں کی سِیاحت	مرحبا	مکینِ لامکاں کی عظمت	مرحبا

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! اس میں شک نہیں کہ ہمارے آقا، مکی مدنی مصطفےٰ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی ذات وہ ذات ہے کہ تمام انبیائے کرام عَلَیْہِمُ السَّلَام کو جو مراتب اور کمالات علیحدہ علیحدہ عطا کئے گئے سرکار عَلَیْہِ السَّلَام کو وہ تمام عطا کر دیئے گئے۔ جیسا کہ مولانا نقی علی خان رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: تمام انبیائے کرام عَلَیْہِمُ السَّلَام میں جسے جو بھی فضیلت دی گئی ہے وہ تمام کی تمام فضیلتیں رَسُولُ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کو عطا کی گئیں اور نہ صرف وہ عطا کی گئیں بلکہ کچھ ایسے خصائص(یعنی خصوصیات) بھی آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کو عطا کئے گئے جو کسی اور کو نہ عطا کئے گئے۔(**سرور القلوب بذکر المحبوب، ص۱۹۶، ملخصاً**)

اگر ہم بی بی آمنہ کے پھول، تمام جہانوں کے رسول صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے تمام معجزات کی طرف نظر دوڑائیں تو اعلیٰ حضرت، امامِ اہلسنّت امام احمد رضا خان رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کا وہ شعر سمجھ میں آتا ہے کہ

سر تا بَقدم ہے تَنِ سُلطانِ زَمَن پھول

لَب پھول دَہَن پھول ذَقَن پھول بَدَن پھول
تِنکا بھی ہمارے تو ہِلائے نہیں ہِلتا
تم چاہو تو ہو جائے ابھی کوہِ مِحَن پھول
(حدائقِ بخشش، ص ۷۸)

مختصر وضاحت: پہلے **شعر** کا مطلب ہے رسولِ خدا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم سرِ انور سے لے کر قدم مبارک تک پھول کی لطافت (یعنی نرمی) والے ہیں، آپ عَلَیْہِ السَّلَام کے ہونٹ مبارک، منہ مُبارک، ٹھوڑی مبارک بلکہ سارا جسمِ اقدس ہی پھول ہے۔ دوسرے **شعر** کا مطلب ہے ہم ایک تِنکا ہِلانے کی طاقت نہیں رکھتے اور مدینے والے مصطفےٰ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم اگر چاہیں تو مصیبتوں اور غموں کے پہاڑ بھی پَل بھر میں پھول کی طرح بے وزن (یعنی ہلکے پھلکے) ہو سکتے ہیں۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! نبیِ کریم، صاحبِ خُلُقِ عظیم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم سے بہت سے معجزات کا ظہور ہوا، درختوں اور پتھروں کا اِنہیں سلام کرنا، مبارک اُنگلیوں سے پانی کے چشمے جاری ہونا، تھوڑے سے کھانے کا بہت زیادہ ہو جانا، کوئی صحابی رَضِیَ اللہُ عَنْہ اپنا کٹا ہوا بازو لے کر آئے اور آقا عَلَیْہِ السَّلَام اپنا لُعاب لگا کر اس کٹے ہوئے بازو کو جوڑ دیتے، کوئی اپنی آنکھ لے کر آئے کہ یا رَسُولَ اللہ! صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم میری آنکھ باہر نکل گئی ہے، پیارے آقا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم لُعابِ دہن (تھوک مبارک) لگا کر اس آنکھ کو واپس اپنی جگہ پر رکھ دیتے اور وہ ٹھیک ہو جاتی، جنگ کے دوران کوئی صحابی آئے آقا! تلوار ٹُوٹ گئی، نبیِ کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کوئی ٹہنی یا کوئی شاخ عطا فرما دیں تو وہی تلوار بن جائے، اسی طرح کوئی غیر مسلم آکر کہتا کہ اگر آپ سچے نبی ہیں تو کوئی نشانی دکھائیں! ہمارے

آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ چاند کو اشارہ فرمائیں وہ دو ٹکڑے ہو جائے ، کبھی نماز کا وقت جانے لگے تو ہمارے آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ دُعا فرمائیں،ڈُوبا سورج واپس پلٹ آئے، اَلْغَرَض! اس طرح کے کئی معجزات ہیں جو پیارے آقا، مدینے والے مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ سے ظاہر ہوئے۔

اگر غور کیا جائے تو اس طرح کے کثیر معجزات ملتے ہیں جو پیارے آقا، مُحَمَّد رَسُوْلُ اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے خود سے نہیں بلکہ دوسروں کی طلب اور حالات کے تقاضوں کے باعث ظاہر فرمائے، کوئی بیمار آیا اُسے ٹھیک کر دیا، کھانا کم تھا افراد زیادہ تھے کھانا زیادہ کر دیا، پانی نہیں تھا تو آقا عَلَیْہِ السَّلَام نے اُنگلیوں سے پانی کے چشمے جاری فرما دِیئے، یہ تمام معجزات بھی آقا کریم، مہمانِ ربِّ عظیم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی شان بیان کرتے ہیں۔ مگر بعض معجزات ایسے ہیں کہ جو اللہ پاک نے شانِ مصطفےٰ کے ظہور کے لیے آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ سے ظاہر فرمائے۔ ان میں سے ایک معجزہ ہے معجزۂ قرآن۔ جبکہ دوسرا معجزہ ہے معجزۂ معراج۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! اس میں کوئی شک نہیں کہ ہمارے آقا، مکی مدنی مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ تمام انبیائے کرام عَلَیْہِمُ السَّلَام کے سردار ہیں اور سب سے اعلیٰ اور سب بالا ہیں۔

اور ہر نَبی کا مُعْجِزَہ اس کی نُبُوَّت کی دلیل ہوا کرتا ہے، معجزہ ہی سچے اور جھوٹے کے درمیان فرق کی دلیل ہوتا ہے، اللہ پاک نے ہر نَبی کو اُس دَور کے ماحول اور اس کی اُمَّت کے عَقْل و فَہْم کے مُناسِب مُعْجِزَات سے نوازا۔ حضرت سَیِّدُنا آدم عَلَیْہِ السَّلَام سے لے کر حضرت سَیِّدُنا عیسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام تک جتنے انبیائے کرام تشریف لائے، اللہ کریم نے اُن تمام نبیوں کو تقریباً اُن کے دَور کے مطابق معجزات عطا فرمائے۔ مثال کے طور پر

حضرت مُوسٰی عَلَیْہِ السَّلَام کا معجزہ

حَضْرتِ مُوسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام کے دَورِنبُوَّت میں چُونکہ جادُو اور جادُوگروں کے کارنامے اپنی ترقّی کی اعلیٰ تَرین مَنْزل پر پہنچے ہوئے تھے، اس لئے اللہ کریم نے آپ کو"یدِبَیْضا" اور "عَصا" کے مُعْجِزَات عطا فرمائے۔(تفسیرکبیر، طه، تحت الآیة: ۶۹، ۸/۷۴-۷۵، ملتقطاً)

حضرت عِیسٰی عَلَیْہِ السَّلَام کا معجزہ

حَضْرتِ عیسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام کے زمانے میں عِلْمِ طِبّ اِنْتہائی تَرَقّی پر پہنچا ہوا تھا، ایسے ایسے حکیم تھے جو بڑے بڑے امراض کا بہترین علاج کیا کرتے تھے۔ جس کی وجہ سے مریض جلدی ٹھیک ہو جاتے تھے، لوگ اُن حکیموں سے بڑے متأثر ہو گئے تھے کہ بس یہی سب کچھ ہیں، لیکن اُن حکیموں کے پاس بھی **مادرزاد** (پیدائشی) **اندھے** کا علاج نہیں تھا، اُس دَور کے طبیبوں (ڈاکٹروں) کے پاس کوڑھ کے مرض کا علاج نہیں تھا اور ان کے پاس موت کا کوئی علاج نہیں تھا۔ ان تین چیزوں کے علاج سے وہ عاجز تھے تو اللہ کریم نے حضرت سَیِّدُنا عیسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام کو جو معجزات عطا فرمائے، ان میں سے ایک یہ تھا کہ عیسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام **مادرزاد** (پیدائشی) **اندھے** کے لئے دعا فرماتے تو اللہ کریم اسے بینائی عطا فرمادیتا، حضرت عیسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام کوڑھ کے مریض کے جسم پر ہاتھ پھیرتے تو شفادینے والا ربِّ کریم اُسے بھی شفا عطا فرمادیتا اور عیسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام نے اللہ پاک کی دی ہوئی طاقت سے مُردوں کو بھی زندہ فرمادیا۔

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! اَلْغرض اسی طرح ہر نَبی کو اس دَور کے ماحول کے مُطابِق اور اس کی قوم کے مِزاج اور طبیعت کے مُناسِب مُعْجِزَات عطا ہوئے۔ پھر جب ہمارے آقا، مدینے والے مصطفےٰ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ تشریف لائے تو وہ زبان وکلام کا دَور تھا، عرب کے لوگ بڑے

فصیح و بلیغ (یعنی بڑی روانی کے ساتھ حسبِ موقع گفتگو کرنے والے) تھے اور انہیں اپنی زبان پر بڑا ناز تھا۔ لیکن جب اُن کے سامنے بروزِ محشر اُمّت کی شفاعت فرمانے والے آقا، تمام بلاؤں سے بچانے والے مصطفےٰ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے قرآنِ پاک کی آیات تلاوت فرمائیں، تو وہ لوگ حیران ہو گئے، قرآنِ پاک کا مقابلہ کرنے سے عاجز آگئے اور ماننے پر مجبور ہو گئے کہ یہ کسی بشر کا کلام نہیں ہے۔ خود اللہ پاک نے اپنے حبیب عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی زبان میں ایسی **فصاحت و بلاغت** (یعنی خوش بیانی) رکھی کہ جس کی مثال نہیں ملتی۔ اعلیٰ حضرت، امامِ اہلسنت رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں:

میں نِثار تیرے کلام پر، مِلی یُوں تو کِس کو زَباں نہیں
وہ سُخن ہے جِس میں سُخن نہ ہو، وہ بَیاں ہے جس کا بَیاں نہیں
ترے آگے یوں ہیں دَبے لَچے، فُصَحا عَرَب کے بڑے بڑے
کوئی جانے منہ میں زَباں نہیں، نہیں بلکہ جِسم میں جاں نہیں

(حدائقِ بخشش، ص ۱۰۷-۱۰۸)

مختصر وضاحت: پہلے شعر کا مطلب ہے کہ اے پیارے آقا، مہمانِ خدا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ! دنیا میں زبان دانی اور قَادِرُ الْکَلامی کا مَلِکہ (یعنی بولنے پر مہارت) تو بہت سوں کو ملا ہے لیکن میں آپ کے کلام پر کیوں نہ قربان ہو جاؤں کیونکہ آپ کی ہر بات ہی باکمال و بے مثال ہے۔ **دوسرے شعر** کا مطلب ہے کہ بڑے بڑے زبان دان، فصاحت و بلاغت (خوش بیانی) کے پیکر اور جن پر خطابت و شاعری بھی ناز کرتی تھی، ایسے لوگ جب مصطفےٰ کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی بارگاہ میں حاضر ہوتے ہیں تو زبانیں بولنے سے معذور ہو جاتیں، یوں لگتا ہے کہ منہ میں زباں ہے ہی نہیں، بلکہ ایسے معلوم ہوتا جیسے ان کے جسموں میں جان ہی نہیں ہے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!　　صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! صرف عَربوں کا دَور ہی تو ہمارے آقا، حبیبِ کبریا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کا دَور نہیں تھا، اب تو ہر زمانہ میرے حضور کا ہے، اس دور میں دنیا نے ترقی کرنی تھی ،سائنس دانوں نے آنا تھا، مہینوں کے سفر گھنٹوں میں طے ہونے تھے، چاند اور مریخ تک رسائی کے دعوے ہونے تھے، ہو سکتا تھا کہ آج کا کوئی شخص یہ کہتا کہ اگر تمہارے نبی ہمارے بھی نبی ہیں، اِس دَور کے بھی نبی ہیں تو آج کی سائنس کے اعتبار سے ایسا کون سا معجزہ ہے؟ تو معراج کا معجزہ ایک ایسا جواب ہے جس کا جواب ساری دنیا کی سائنس کے پاس بھی نہیں ہے۔ آج کی رات ہی وہ عظیم رات ہے جس میں یہ معجزہ ہمارے آقا، مکی مدنی مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کو عطا ہوا اور اسی رات میں اللہ کریم نے آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کو اپنے دِیدار سے مُشرَّف فرمایا اور آپ نے عالَمِ بیداری میں سر کی آنکھوں سے اپنے ربّ کا دیدار کیا۔ اعلیٰ حضرت امامِ اہلسنت کتنے پیارے اور عشق بھرے انداز میں اس کی منظر کشی فرماتے ہیں:

بندہ ملنے کو قریبِ حضرتِ قادر گیا
لمعۂ باطن میں گمنے جلوۂ ظاہر گیا
اللہ اللہ یہ عُلُوِّ خاصِ عبدیت رضا
بندہ ملنے کو قریبِ حضرتِ قادر گیا

(حدائقِ بخشش، ص۵۲-۵۴)

آیئے! عشقِ رسول میں جھوم جھوم کر نعرے لگایئے:

اللہ کی عنایت　　مرحبا　　معراج کی عظمت　　مرحبا　　اَقصیٰ کی شوکت　　مرحبا

بُراق کی قسمت مرحبا بُراق کی سُرعَت مرحبا نبیوں کی اِمامت مرحبا

آقا کی رِفعت مرحبا آسماں کی سِیاحت مرحبا مکینِ لامکاں کی عظمت مرحبا

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! قرآنِ پاک میں **واقعۂ معراج و معجزۂ معراج** کے بعض حصّے کو پارہ 15 سورۂ بنی اِسرآئیل کی آیت نمبر 1 میں اس طرح بَیان فرمایا گیا ہے:

سُبْحٰنَ الَّذِیْۤ اَسْرٰى بِعَبْدِهٖ لَیْلًا مِّنَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ اِلَى الْمَسْجِدِ الْاَقْصَا الَّذِیْ بٰرَكْنَا حَوْلَهٗ لِنُرِیَهٗ مِنْ اٰیٰتِنَاؕ اِنَّهٗ هُوَ السَّمِیْعُ الْبَصِیْرُ ①

تَرجَمۂ کنز الایمان: پاکی ہے اُسے جو راتوں رات اپنے بندے کو لے گیا مسجدِ حرام (خانۂ کعبہ) سے مسجدِ اقصا (بیتُ المقدس) تک، جس کے گِرداگرد ہم نے بَرَکت رکھی کہ ہم اسے اپنی عظیم نشانیاں دکھائیں بیشک وہ سُنتا دیکھتا ہے۔

حَضرتِ صدرُ الْاَفاضِل مولانا سیِّد مُفتی محمد نعیمُ الدِّین مُراد آبادی رَحمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے خَزائنُ العرفان میں اس آیتِ کریمہ کے تحت جو کچھ ارشاد فرمایا، آیئے! اس کا خلاصہ ہے سُنتے ہیں:

☆ مِعْراج شریف نبیِ کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا ایک مُعجِزہ ہے۔ ☆ مِعْراج شریف اللہ پاک کی ایسی عظیم نعمت ہے جس سے حُضُور صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا بارگاہِ الٰہی میں کمالِ قُرب ظاہر ہوتا ہے اور یہ ایسا ہے جو مخلوق میں آپ عَلَیْہِ السَّلَام کے سِوا کسی اور کو مُیَسَّر نہیں۔ ☆ مِعْراج شریف بحالتِ بیداری جسم اور رُوح دونوں کے ساتھ واقع ہوئی۔ (خزائن العرفان، پ۱۵، بنی اسرائیل: تحت الآیۃ المذکورۃ)

معراج شریف کا انکار کرنا کیسا؟

صَدرُ الْاَفاضِل حضرتِ علّامہ مولانا سیّد محمد نعیم الدین مُراد آبادی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: ستائیسویں(27)رجب کو معراج ہوئی۔ مکہ مکرمہ سے حضور پُرنور (صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) کا بیت المقدس تک شب کے چھوٹے حصہ میں تشریف لے جانا نصِّ قرآنی سے ثابت ہے۔ اس کا منکر (انکار کرنے والا) کافِر ہے اور آسمانوں کی سیر اور مَنازِلِ قُرب میں پہنچنا احادیثِ صحیحہ معتمدہ مشہورہ (صحی-حہ، مُعْ-تَ-مَدہ، مَشْ-ہُورہ) سے ثابِت ہے جو حدِّ تَواتُر کے قریب پہنچ گئی ہیں اس کا منکر (انکار کرنے والا) گمراہ ہے۔[1] عُروج یا اعراج یعنی سرکارِ نامدار صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے سر کی آنکھوں سے دیدارِ الٰہی کرنے اور فَوقَ الْعَرش (عرش سے اُوپر) جانے کا منکر (انکار کرنے والا) خاطی یعنی خطا کار ہے۔[2]

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! حُضُور فَخرِ مَوجُودات، سیّدِ کائنات صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے اس عَظِیمُ الشَّان مُعْجِزے پر بے جا اِعتراضات کرنا کوئی نئی بات نہیں بلکہ آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے دَورِ مُبارَک سے اب تک بہت سے ناسمجھ اور حقیقت سے ناواقف لوگ اس عظیم مُعْجِزے کا اِنکار کرتے آئے ہیں، ایک مُسلمان کیلئے بس یہی کافی ہے کہ اس واقِعے کو عقل کے تَرازُو میں تولنے کے بجائے اللہ پاک کی طاقت وقُدرت کو پیشِ نظر رکھے، کیونکہ اللہ پاک ہر چیز پر قادر ہے۔ اس بات کو مزید سمجھنے کیلئے حضرتِ سَیِّدُنا سلیمان عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے اُمّتی حضرت آصف بن برخیا رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کی یہ کرامت بھی ذِہن میں رکھئے کہ اُنہوں نے اَسّی(80) گز لمبا اور چالیس(40) گز چوڑا ہیروں اور جواہرات سے آراستہ تَخت پلک جھپکنے سے پہلے پہلے یمن سے ملکِ شام میں پہنچا دیا تھا، اس واقعہ کو اللہ پاک نے پارہ 19 سُوْرَۃُ النَّمْل کی آیت نمبر 40 میں یوں بیان فرمایا ہے:

([1])... خزائن العرفان، پ۱۵، سورۃ بنی اسرائیل، تحت الآیہ:۱، ص۵۲۵.

([2])... کفریہ کلمات کے بارے میں سوال جواب، ص۲۲۷.

قَالَ الَّذِیْ عِنْدَهٗ عِلْمٌ مِّنَ الْكِتٰبِ اَنَا اٰتِیْكَ بِهٖ قَبْلَ اَنْ یَّرْتَدَّ اِلَیْكَ طَرْفُكَؕ

(پ:۱۹، النمل:۴۰)

ترجَمۂ کنزُالایمان: اس نے عرض کی جس کے پاس کتاب کا علم تھا کہ میں اسے حُضُور میں حاضر کر دوں گا ایک پل مارنے سے پہلے

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! غور کیجئے کہ جب اللہ پاک نے حضرتِ سَیِّدُنا سلیمان عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ السَّلَام کے ایک اُمَّتی کو سینکڑوں مِیل کی مُسافت پر مَوجُود اِنتہائی وَزنی تخت پلک جھپکنے سے پہلے اُٹھالانے کی طاقت عطا فرمائی ہے تو یقیناً وہی رَبّ اپنی ذاتی قُدرت وطاقت سے اپنے پیارے حبیب صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو رات کے تھوڑے سے حصّے میں مکان و لامکان کی سیر کروانے پر بھی قادر ہے۔ لہٰذا اپنے ایمان کی حفاظت کیلئے ایسے لوگوں کی صُحبتِ بد سے دُور رہیے کہ جو پیارے آقا، محمدِ مصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے مُعْجِزات و کمالات کا اِنکار کرتے ہیں اور مَعَاذَاللہ (اللہ کی پناہ)، آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی شان میں بے اَدَبیاں و گُستاخیاں کرتے ہیں۔ میرے آقا اعلیٰ حضرت، امامِ اہلسنَّت رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ اِرْشاد فرماتے ہیں:

حَیّ باقی جس کی کرتا ہے ثَنا
مَرتے دَم تک اُس کی مِدحَت کیجئے

جس کا حُسن اللہ کو بھی بھا گیا
ایسے پیارے سے مَحبَّت کیجئے

(حدائقِ بخشش، ۱۹۵)

مختصر وضاحت: پہلے شعر کا مطلب ہے کہ وہ خدا جو حیّ وباقی (ہمیشہ باقی وزندہ رہنے والی ذات) ہے، جب وہ اپنے پیارے کی تعریف فرماتا ہے تو اُس کے بندوں کو بھی مرتے دم تک اللہ کے پیارے کی تعریف کرنی چاہیے۔ **دوسرے شعر** کا مطلب ہے ہمارے آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا حُسن و جمال ایسا ہے کہ خالقِ حُسن وجمال اللہ پاک کو بھی پسند ہے، ہمیں بھی اسی پیارے سے محبت کرنی چاہیے جس کے

حُسن سے کائنات میں بہار آئی ہے۔

حُسن و جمالِ مصطفٰی مرحبا صد مرحبا
اَوج و کمالِ مصطفٰی مرحبا صد مرحبا
عزّ و جلالِ مصطفٰی مرحبا صد مرحبا
عادات و خصالِ مصطفٰی مرحبا صد مرحبا
عظمت و شانِ مصطفٰی مرحبا صد مرحبا
آقا کی زلفیں مرحبا۔۔۔ آقا کا عمامہ مرحبا
آقا کا چہرہ مرحبا۔۔۔ آقا کی داڑھی مرحبا

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

واقِعۂ معراج کا خلاصہ

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! واقعۂ معراج کی کئی حکمتیں علمائے کرام نے بیان فرمائی ہیں، آیئے! پہلے مختصراً واقعۂ معراج سنتے ہیں، پھر اس کی کچھ حکمتیں بھی سنیں گے، چنانچہ مکتبۃ المدینہ کی کتاب **"تفسیرِ صِراطُ الجنان"** جلد 5 صَفْحہ 414اور415پر ہے: معراج کی رات حضرت جبریل عَلَیْہِ السَّلَام بارگاہِ رسالت میں حاضِر ہوئے، آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کو معراج کی خوشخبری سُنائی اور آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کا مُقَدَّس سِینہ کھول کر اُسے آبِ زَم زَم سے دھویا، پھر اُسے حکمت و اِیمان سے بھر دیا۔ اِس کے بعد تاجدارِ رسالت صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کی بارگاہ میں بُراق (نامی سُواری) پیش کی اور انتہائی اِکرام و اِحترام کے ساتھ اُس پر سُوار کرکے مسجدِ اقصٰی کی طرف لے گئے۔ بَیْتُ الْمَقْدِس میں نبیِّ پاک صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم نے تمام اَنبیاء و مُرسَلِین عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی اِمامت

فرمائی۔ پھر وہاں سے آسمانوں کی سیر کی طرف مُتَوَجِّہ ہوئے، حضرت جبریلِ امین عَلَیْہِ السَّلَام نے باری باری تمام آسمانوں کے دروازے کھلوائے، پہلے آسمان پر حضرت آدم عَلَیْہِ السَّلَام (سے ملاقات ہوئی)، دوسرے آسمان پر حضرت یحییٰ اور حضرت عیسیٰ عَلَیْہِمَا الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام (سے ملاقات ہوئی)، تیسرے آسمان پر حضرت یوسف عَلَیْہِ السَّلَام (سے ملاقات ہوئی)، چوتھے آسمان پر حضرت ادریس عَلَیْہِ السَّلَام (سے ملاقات ہوئی)، پانچویں آسمان پر حضرت ہارون عَلَیْہِ السَّلَام (سے ملاقات ہوئی)، چھٹے آسمان پر حضرت موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام اور ساتویں آسمان پر حضرت ابراہیم عَلَیْہِ السَّلَام حُضُورِ اَقدس صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی زیارت و ملاقات سے مُشَرَّف ہوئے، اُنہوں نے حُضُورِ اَنور صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی عزّت و تکریم کی اور تشریف آوری کی مبارَک بادیں دِیں، حتّٰی کہ نبیِّ اکرم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ ایک آسمان سے دوسرے آسمان کی طرف سیر فرماتے اور وہاں کے عجائبات دیکھتے ہوئے تمام مُقَرَّبِین کی آخری منزل **سِدْرَۃُ الْمُنْتَھٰی** تک پہنچے۔ اِس جگہ سے آگے بڑھنے کی چونکہ کسی مُقَرَّب فِرِشتے کی بھی مَجال نہیں ہے، اِس لئے حضرت جبریلِ امین عَلَیْہِ السَّلَام آگے ساتھ جانے سے مَعذِرَت کرکے وہیں رہ گئے، پھر مقامِ قُربِ خاص میں حُضُور پُرنُور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ترقّیاں فرمائیں اور اُس قربِ اعلیٰ میں پہنچے کہ جس کے تَصَوُّر تک مخلوق کے اَفکار و خیالات بھی پرواز سے عاجز ہیں۔ وہاں رسولِ اکرم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ پر خاص رحمت و کرم ہوا اور آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ اِنعاماتِ اِلٰہیہ اور مخصوص نعمتوں سے سرفراز فرمائے گئے، زمین و آسمان کی بادشاہت اور اُن سے افضل و بَرتَر عُلوم پائے۔ اُمّت کے لئے نمازیں فَرض ہوئیں، نبیِّ کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے بعض گناہگاروں کی شفاعت فرمائی، جنّت و دوزخ کی سیر کی اور پھر دنیا میں اپنی جگہ واپس تشریف لے آئے۔ (تفسیرِ صراطُ الجنان، ۵/۴۱۴-۴۱۵ ملخصًا)

امیرِ اَہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ اپنے مشہورِ زمانہ نعتیہ دیوان **"وسائلِ بخشش"** میں سَفرِ معراج

کے حَسین لمحات کی منظر کشی کرتے ہوئے تَحریر فرماتے ہیں:

ہیں صَف آراسب حُور ومَلَکْ اور غِلماں خُلد سجاتے ہیں
اِک دُھوم ہے عَرشِ اعظم پر مہمان خدا کے آتے ہیں

ہے آج فلک روشن روشن، ہیں تارے بھی جگمگ جگمگ
محبوب خدا کے آتے ہیں محبوب خدا کے آتے ہیں

قربان میں شان و عظمت پر سوئے ہیں چین سے بستر پر
جبریلِ امیں حاضر ہوکر معراج کا مُژدہ سُناتے ہیں

جبریلِ امین بُراق لئے جنت سے زمیں پر آپہنچے
بارات فرشتوں کی آئی معراج کو دُولہا جاتے ہیں

ہے خُلد کا جوڑا زیبِ بدن رحمت کا سجا سہرا سَر پر
کیا خوب سُہانا ہے منظر معراج کو دُولہا جاتے ہیں

یہ عزّ و جلال اللہ! اللہ!یہ اَوج و کمال اللہ! اللہ!
یہ حُسن و جمال اللہ! اللہ! معراج کو دُولہا جاتے ہیں

(وسائلِ بخشش مرمم، ص۲۸۶-۲۸۷)

اللہ کی عنایت مرحبا معراج کی عظمت مرحبا اَقصیٰ کی شوکت مرحبا

بُراق کی قسمت مرحبا بُراق کی سُرعَت مرحبا نبیوں کی اِمامت مرحبا

آقا کی رِفعت مرحبا آسماں کی سِیاحت مرحبا مکینِ لامکاں کی عظمت مرحبا

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! ☆**واقعۂ معراج ایسا واقعہ ہے** جس سے ایمان کو جِلا (زندگی) ملتی ہے، ☆**واقعۂ معراج ایسا واقعہ ہے** جو عاشقانِ رسول کے ایمان کو گرما دیتا ہے۔ ☆**واقعۂ معراج ایسا واقعہ ہے** جو ایمان کی حرارت کا باعث بنتا ہے، ☆**واقعۂ معراج ایسا واقعہ ہے** جس سے معراج فرمانے والے آقا، مہمانِ خدا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کی محبت دِلوں میں مزید گہری ہوتی ہے، ☆**واقعۂ معراج ایسا واقعہ ہے** جس سے اپنے کریم اور شفیق آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کے مقام اور مرتبے کا شُعور ملتا ہے، ☆**واقعۂ معراج ایسا واقعہ ہے** جس سے معلوم ہوتا ہے کہ اللہ پاک کے تمام نبی اپنی

اپنی قبروں میں زندہ ہیں۔ ☆**واقعۂ معراج ایسا واقعہ ہے** جس سے معلوم ہوتا ہے کہ تمام انبیا بعدِ وفات بھی جہاں چاہتے ہیں قدم رنجا فرماتے ہیں، ☆**واقعۂ معراج ایسا واقعہ ہے** جس سے معلوم ہوتا ہے کہ اللہ پاک کی قدرت سے کچھ بعید نہیں ہے یعنی وہ سب کچھ کرنے پر قادِر ہے، ☆**واقعۂ معراج ایسا واقعہ ہے** جس سے معلوم ہوتا ہے کہ اللہ پاک جو چاہتا ہے کرتا ہے۔ ☆**واقعۂ معراج ایسا واقعہ ہے** جس سے معلوم ہوتا ہے کہ اللہ پاک کی بارگاہ میں تمام انبیا کا مرتبہ کچھ اور ہے جبکہ ہمارے آقا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کا مرتبہ کچھ اور ہے۔

واقِعۂ معراج اور اس کے ہر پہلو میں کئی کئی حکمتیں ہیں، حکیمُ الْاُمَّت، حضرت مُفتی احمد یار خان نعیمی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے واقعۂ معراج کی حکمتیں بیان فرمائی ہیں، آیئے ان میں سے تین حکمتیں سنتے ہیں:

پہلی حکمت

وہ تمام مُعْجِزَات اور دَرَجات جو انبیائے کرام عَلَیْہِمُ السَّلَام کو علیحدہ علیحدہ عطا فرمائے گئے، وہ تمام بلکہ اُن سے بڑھ کر (کئی مُعْجِزَات) حُضُورِ پُرنور عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کو عطا ہوئے۔ مثلاً حضرتِ مُوسیٰ کَلِیْمُ اللہ (عَلَیْہِ السَّلَام) کو یہ دَرَجہ مِلا کہ وہ کوہِ طُور پر جا کر رَبّ (کریم) سے کَلام کرتے تھے، حضرتِ (سَیِّدُنا) عیسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام چوتھے آسمان پر بُلائے گئے اور حضرتِ اِدْرِیس عَلَیْہِ السَّلَام جنَّت میں بُلائے گئے تو حُضُورِ پاک صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کو مِعْرَاج کرائی گئی، جس میں اللہ پاک سے کلام بھی ہوا، آسمان کی سیر بھی ہوئی، جنَّت ودوزخ کا مُعَائنہ بھی ہوا، غرضیکہ وہ سارے مَرَاتِب جو انبیا کو جُدا جُدا ملے تھے، ہمارے آقا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کو ایک ہی مِعْرَاج میں سب کے سب طے کرا دیئے گئے۔ (شانِ حبیب الرحمن، ص۱۰۶ ملخصاً)

اعلیٰ حضرت، امامِ عشق و محبت رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں:

طُور پر کوئی، کوئی چرخ پہ، یہ عرش سے پار

سارے بالاؤں پہ بالا رہی بالائی دوست

(حدائقِ بخشش، ص ۶۳)

مختصر وضاحت: یعنی کسی کی معراج طُور تک ہے (جیسے حضرت موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام) کسی کی چوتھے آسمان تک (جیسے حضرت عیسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام) اور ہمارے آقا، حبیبِ کبریا، سَیِّدُ الْاَنْبِیَاء صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی معراج کی گرد کو بھی کون پہنچ سکتا ہے، کیونکہ آپ کی بُلندی تمام سربُلندوں کی بلندی سے بھی بلند ہے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

دوسری حکمت

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! معراج کی ایک اور حکمت بیان کرتے ہوئے حکیمُ الاُمّت حضرت علامہ مفتی احمد یار خان نعیمی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: یوں تو تمام پیغمبروں نے اللہ پاک کی اور جنّت ودوزخ کی گواہی دی، اور ان تمام نے اپنی اپنی اُمّتوں سے **اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ** بھی پڑھوایا، مگر اُن حضراتِ (انبیائے کرام) میں سے کسی کی گواہی دیکھی ہوئی نہ تھی اور گواہی کی انتہا دیکھنے پر ہوتی ہے، تو ضرورت تھی کہ ان انبیائے کرام (عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام) کی جماعَتِ پاک میں سے کوئی ایسی ہستی بھی ہو کہ جو ان تمام چیزوں کو دیکھ کر گواہی دے، اُس کی گواہی پر شہادت کی تکمیل ہو جائے۔ یہ شہادت کی تکمیل حُضور عَلَیْہِ السَّلَام کی ذات پر ہوئی۔ (کہ آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ان تمام چیزوں کو اپنی مبارک آنکھوں سے مُلاحظہ فرمایا اور اس کی گواہی بھی دی۔) (شانِ حبیب الرحمن، ص ۱۰۶ ملخصًا)

اعلیٰ حضرت امامِ اہلسنت رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں:

طُورِ موسیٰ چرخِ عیسیٰ کیا مساوِیِ دَنیٰ ہو

سب جِہَت کے دائرے میں شش جِہَت سے تم وَرا ہو

سب مکاں تم لامکاں میں تَن ہیں تم جانِ صفا ہو

(حدائقِ بخشش، ص ۳۴۲)

مختصر وضاحت: پہلے شعر کا مطلب ہے کہ حضرت سَیِّدُنا موسیٰ کلیمُ اللہ عَلَیْہِ السَّلَام کو کوہِ طُور پر بُلایا، حضرت سَیِّدُنا عیسیٰ روحُ اللہ عَلَیْہِ السَّلَام کو آسمان پہ بُلایا اور ہمارے آقا حبیبُ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کو عرش پہ بُلا کر "**ثُمَّ دَنٰی فَتَدَلّٰی**" کا قُرب عطا فرمایا۔ **دوسرے شعر** کا مطلب ہے کہ سارے انبیائے کرام عَلَیْہِمُ السلام ایک نہ ایک جِہَت کے دائرے میں ہیں، یعنی ان کو خاص خاص شانیں کمالات اور معجزات عطا فرمائے گئے، مگر اے میرے آقا، مکی مدنی مصطفےٰ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ! آپ کی عظمت کی تو کوئی حد ہی نہیں، آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ تمام جہتوں اور قیدوں سے وَرَاءُالْوَرا ہیں۔ **تیسرے شعر** کا مطلب ہے کہ اے پیارے آقا! صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ تمام انبیائے کرام عَلَیْہِمُ السَّلَام مکان میں ہیں اور آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی شان یہ ہے مکان میں بھی ہیں اور لامکاں کی سیر بھی کر آئے ہیں، سارے نبی اگر جسم کی مانند ہیں تو آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ پاکیزہ جان اور پاک رُوح کی طرح ہیں۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

تیسری حکمت

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! معراج کی تیسری حکمت بیان کرتے ہوئے حکیمُ الاُمّت حضرت علامہ مفتی احمد یار خان نعیمی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: حُضُور عَلَیْہِ السَّلَام، اللہ پاک کی عطا سے اس کی تمام سلطنت کے مالِک ہیں، اسی لئے جنَّت کے پتّے پتّے پر، حُوروں کی آنکھوں میں غرضیکہ ہر جگہ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللہِ لکھا ہوا ہے: یعنی یہ چیزیں اللہ پاک کی بنائی ہوئی ہیں اور

مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ کو دی ہوئی ہیں۔(تو معراج کروانے میں) اللہ پاک کی مرضی یہ تھی کہ مالِک کو اس کی ملکیت دِکھا دی جائے۔(شانِ حبیب الرحمن، ص۱۰۷، ملتقطاً وملخصاً) شہزادۂ اعلیٰ حضرت، مولانا مصطفےٰ رضا خان رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں:

دے دِیئے تم کو اپنے خزانے ربِّ عزت ربِّ عُلا نے
دونوں جہاں کی نعمت والے تم پر لاکھوں سلام
تم پر لاکھوں سلام

عرشِ عُلا پر ربّ نے بُلایا اپنا جلوۂ خاص دِکھایا
خَلوَت والے جَلوَت والے تم پر لاکھوں سلام
تم پر لاکھوں سلام

تخت تمہارا عرش خدا کا مُلکِ خدا ہے مُلک تمہارا
ربّ کی اعلیٰ خِلافت والے تم پر لاکھوں سلام
تم پر لاکھوں سلام

تم کو دیکھا حق کو دیکھا آپ کی صُورت اُس کا جَلوہ
اچھی اچھی صُورت والے تم پر لاکھوں سلام
تم پر لاکھوں سلام

چشمِ سر نے حق کو دیکھا دل نے حق کو حق ہی جانا
اے حقّانی صورت والے تم پر لاکھوں سلام
تم پر لاکھوں سلام

(سامانِ بخشش، ص۹۱-۹۴)

اللہ کی عنایت	مرحبا	معراج کی عظمت	مرحبا	اَقْصیٰ کی شوکت	مرحبا
بُراق کی قسمت	مرحبا	بُراق کی سُرعت	مرحبا	نبیوں کی اِمامت	مرحبا
آقا کی رِفعت	مرحبا	آسماں کی سِیاحت	مرحبا	مکینِ لامکاں کی عظمت	مرحبا

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! سفرِ معراج میں ہمارے آقا، مدینے والے مصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم نے کئی عجائباتِ قدرت کو ملاحظہ فرمایا، اِس مبارک سفر (Journey) کی ایک خاص بات یہ بھی تھی کہ آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم نے ربِّ کریم کی ایک عظیمُ الشّان نشانی یعنی جنّت اور وہاں موجود نعمتوں کو بھی اپنی مبارک آنکھوں سے مُلاحَظہ فرمایا، کئی احادیثِ طیبہ میں آپ عَلَیْہِ السَّلَام نے ان چیزوں کو بیان بھی فرمایا۔ آیئے! اس ضمن میں چار (4) روایات سنتے ہیں:

(1) جنّتی نہریں اور پرندے

حضور نبیِّ پاک صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم فرماتے ہیں: (معراج کی رات) میرا داخِلہ جنّت میں ہوا، میں نے دیکھا کہ اُس کے سنگریزے موتیوں کے اور اُس کی مِٹّی مُشک کی تھی، [1] پھر میں نے نہریں دیکھیں، ایک پانی کی جو تبدیل نہیں ہوتا، دوسری دُودھ کی جس کا ذائقہ نہیں بدلتا، تیسری شَراب کی جس میں پینے والوں کے لئے صرف لذّت ہے (نشہ بالکل نہیں)، چوتھی نہر پاکیزہ اور صاف سُتھرے شہد (Honey) کی۔ جنّت کے پرندے اُونٹوں کی طرح تھے، اُس میں اللہ کریم نے اپنے نیک بندوں کے لئے ایسے ایسے اِنْعَامات تیّار کر رکھے ہیں، جنہیں کسی آنکھ نے دیکھا نہ کسی کان نے سُنا اور نہ کسی

---

(1)...بخاری، کتاب احادیث الانبیاء، باب ذکر ادریس علیہ السلام، ۲/۴۱۷، حدیث: ۳۳۴۲، ملتقطاً

انسان کے دِل میں اِس کا خَیال گزرا۔[1]

اعلیٰ حضرت، امامِ اہلسنّت مولانا شاہ احمد رضا خان رَحْمَۃُ اللہ عَلَیْہ سفر معراج کے دوران آقا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کے جنّت کی سیر کے دلنشین لمحات کو الفاظ کا جامہ پہناتے ہوئے لکھتے ہیں:

وہ بُرجِ بَطحا کا ماہ پارہ بِہشت کی سَیر کو سِدھارا
چمک پہ تھا خُلد کا سِتارہ کہ اِس قَمر کے قدم گئے تھے

(حدائقِ بخشش، ص۲۳۷)

مختصر وضاحت: معراج کی رات وادیِ مکّہ کے چاند صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم جب جنّت کی سیر کو تشریف لے گئے تو جنّت کے مُقدَّر کا ستارہ چمک اُٹھا، کیونکہ جنّت میں ماہتابِ رسالت صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کے مبارک قدم جو لگ رہے تھے۔

اللہ کی عنایت	مرحبا	معراج کی عظمت	مرحبا	اَقصیٰ کی شوکت	مرحبا
بُراق کی قسمت	مرحبا	بُراق کی سُرعَت	مرحبا	نبیوں کی اِمامت	مرحبا
آقا کی رِفعت	مرحبا	آسماں کی سِیاحت	مرحبا	مکینِ لامکاں کی عظمت	مرحبا

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! آیئے! پیارے پیارے آقا، مکی مدنی مصطفےٰ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کے جنّتی مشاہدات کے ضمن میں دوسری روایت سنتے ہیں چنانچہ،

(2) سونے سے آراستہ ایک محل

حضرت سیِّدُنا ابو بُرَیدَہ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ سے روایت ہے کہ رَسُولُ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم نے اِرْشاد

(1)... دلائل النبوۃ للبیھقی، جماع ابواب المبعث، باب الدلیل... بالافق الاعلیٰ، ۲/۳۹۶، ملتقطاً

فرمایا:(شبِ معراج) جب میں جنّت میں داخل ہوا تو سونے سے آراستہ ایک محل کے پاس سے میرا گزر ہوا۔ میں نے پوچھا: ''**لِمَنْ هٰذَا الْقَصْرُ** یہ محل کس کا ہے؟'' فِرِشتوں نے عَرض کی: ''**لِرَجُلٍ مِّنَ الْعَرَبِ** یہ ایک عَرَبی نوجوان کا ہے۔'' میں نے کہا: ''**اَنَا عَرَبِيٌّ** میں عَرَبی ہوں۔'' فِرِشتوں نے عرض کی: ''**لِرَجُلٍ مِنْ قُرَيْشٍ** یہ ایک قُرَشی نوجوان کا ہے۔'' میں نے کہا: ''**اَنَا قُرَشِيٌّ** میں قُرَشی ہوں''، فِرِشتوں نے عَرض کی: ''**لِرَجُلٍ مِّنْ اُمَّةِ مُحَمَّدٍ** یہ اُمّتِ محمدیہ کے ایک شخص کا ہے۔'' میں نے کہا: ''**اَنَا مُحَمَّدٌ** محمد صَلَّی اللّٰہ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ تو میں ہوں۔ فِرِشتوں نے عرض کی: ''**لِعُمَرَبْنِ الْخَطَّابِ** یہ محل عُمَر بن خطّاب کا ہے۔''

نبیِّ کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے اِرشاد فرمایا: ''**فَاَرَدْتُ اَنْ اَدْخُلَهٗ فَاَنْظُرَ اِلَيْهِ، فَذَكَرْتُ غَيْرَتَكَ** تو میں نے چاہا کہ میں اُس محل میں داخل ہوجاؤں تاکہ اُسے دیکھ سکوں مگر مجھے تمہاری غیرت یاد آگئی۔'' یہ سُن کر امیرُ المؤمنین حضرت سیِّدُنا عُمَر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ عرض کرنے لگے: ''**بِاُمِّيْ وَاَبِيْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، اَعَلَيْكَ اَغَارُ؟** یارَسُوْلَ اللّٰہ! صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ میرے ماں باپ آپ پر قربان! کیا میں آپ پر بھی غیرت کروں گا۔ (ترمذی، کتاب المناقب، باب فی مناقب ابی حفص۔۔۔الخ، ۵/۳۸۶، حدیث: ۳۷۰۹ ملتقطاً) (بخاری، کتاب فضائل اصحاب النبی، باب مناقب عمر بن الخطاب۔۔۔الخ، ۲/۵۲۵، حدیث: ۳۶۷۹)

صحابہ اور اہلِ بیت کی دل میں مَحبَّت ہے — بفیضانِ رضا میں ہوں گدا فاروقِ اعظم کا
رہے تیری عطا سے یاخدا! تیری عنایت سے — ہمارے ہاتھ میں دامن سدا فاروقِ اعظم کا

(وسائلِ بخشش مرمم، ص۵۲۶)

صَلُّوْا عَلَى الْحَبِيْب! صَلَّى اللّٰهُ عَلٰى مُحَمَّد

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! اس حکایت سے جہاں اَمیرُ المؤمنین حَضرتِ سَیِّدُنا عمر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ کا مقام و مرتبہ معلوم ہوتا ہے۔ ہمیں چاہیے کہ ہم بھی صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ

الرِّضْوَان کے نقشِ قدم پر چلتے ہوئے اپنے اندر نیک خصلتیں پیدا کریں۔ آیئے! جنّت کی سیر فرمانے والے مکی مدنی مصطفےٰ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے جنّتی مشاہدات کے ضمن میں مزید دو(2) روایتیں سنتے ہیں:

(3) بلند و بالا محلات

ایک اور حدیثِ پاک میں ہے کہ معراج کی رات جنت میں رَسُوْلُ اللّٰہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے چند بلند و بالا محلّات مُلاحظہ فرمائے، جن کے بارے میں پوچھنے پر حضرتِ جبرائیل عَلَیْہِ السَّلَام نے عرض کیا کہ یہ غصّہ پینے والوں اور لوگوں سے عَفو و در گزر (یعنی معاف) کرنے والوں کے لئے ہیں اور اللہ پاک احسان کرنے والوں کو پسند فرماتا ہے۔[1]

(4) گنبد نما خیمے

ایک حدیث میں ہے کہ سفر معراج کی سُہانی رات میں جنت کی سیر کرتے ہوئے تمام نبیوں کے امام، ساری خدائی کے سلطان صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے موتیوں سے بنے ہوئے گنبد نُما خیمے مُلاحظہ فرمائے جن کی مِٹّی مُشک تھی۔ آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے حضرتِ جبرائیل عَلَیْہِ السَّلَام سے دَرْیافت فرمایا: ”لِمَنْ هٰذَا يَا جِبْرِيْل یعنی اے جبریل! یہ کس کے لئے ہیں؟“ عرض کیا: اے **مُحَمَّد** صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! یہ آپ کی اُمَّت کے **ائمہ** اور **مُؤَذِّنین** کے لئے ہیں۔[2]

سُرُورِ مَقْدَم کی روشنی تھی کہ تابِشوں سے مَہِ عَرَب کی
جِناں کے گُلشن تھے جھاڑ فَرشی جو پُھول تھے سب کنول بنے تھے

(حدائق بخشش، ص۲۳۷)

---

(1)...مسند الفردوس، باب الراء، ۲/۲۵۵، حدیث: ۳۱۸۸، مفهوماً

(2)...المسند للشاشی، مسند عبادة بن الصامت، ۳/۳۲۱، الحدیث: ۱۴۲۸

مختصر وضاحت: جب ماہِ عرب، محبوبِ ربّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی جنّت میں آمدِ باسعادت ہوئی تو روشنی ہی روشنی پھیل گئی، عَرب کے چاند صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے رُخِ روشن سے پھُوٹنے والی روشنی سے جنّت کے پھول بھی خوب، خوب کِھل رہے تھے۔

اللہ کی عنایت	مرحبا	معراج کی عظمت	مرحبا	اَقْصیٰ کی شوکت	مرحبا
بُراق کی قسمت	مرحبا	بُراق کی سُرعَت	مرحبا	نبیوں کی اِمامت	مرحبا
آقا کی رِفْعت	مرحبا	آسماں کی سِیاحت	مرحبا	مکینِ لامکاں کی عظمت	مرحبا

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

احسانِ موسیٰ اور نمازوں کی ترغیب

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! جو روایات ہم نے سُنیں، ان سے ہمیں یہ ترغیب مل رہی ہے کہ ہم نہ صرف غُصّہ دبائیں اور دوسروں سے درگزر سے کام لیں بلکہ جہاں بھی موقع ملے، اہل ہونے کی صورت میں **اِمامت** بھی کرائیں اور اذان بھی دیا کریں، اس کے ساتھ ساتھ نماز پڑھنے کی بھی عادت بنائیں۔ نماز ایک ایسی عبادت ہے جو اللہ پاک نے اپنے محبوب صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کو **شبِ معراج** میں بطورِ تحفہ عطا فرمائی۔ چنانچہ جب رسولِ خدا، مکی مدنی مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ اللہ پاک کے دِیدار سے مشرف ہو کر واپس چھٹے آسمان پر حضرتِ موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام کے پاس پہنچے تو وہ عرض گُزار ہوئے کہ حضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے ربّ نے حضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی **اُمَّت** پر کیا فرض فرمایا؟ ارشاد فرمایا: **50 نمازیں**۔ اس پر حضرتِ موسیٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے عرض کیا: "اِرْجِعْ اِلٰی رَبِّكَ واپس اپنے ربّ کے پاس جائیے فَاسْأَلْهُ التَّخْفِيْفَ اور اُس سے کمی کا سوال کیجئے فَاِنَّ اُمَّتَكَ لَا يُطِيْقُوْنَ ذٰلِكَ کیونکہ آپ کی اُمَّت سے یہ نہیں ہو سکے گا، فَاِنِّیْ قَدْ بَلَوْتُ بَنِیْ اِسْرَائِیْلَ وَخَبَرْتُهُمْ میں نے بنی اسرائیل

کو آزما کر دیکھ لیا ہے اور ان کا تجربہ کر لیا ہے۔ یہ سُن کر حضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ واپس اللہ پاک کی بارگاہ میں حاضِر ہوئے اور عرض کیا: ”یَا رَبِّ خَفِّفْ عَلٰی اُمَّتِیْ یعنی اے میرے ربّ! میری اُمَّت پر تخفیف فرما۔“ اللہ پاک نے پانچ(5) نمازیں کم کر دِیں۔ حضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم واپس حضرتِ موسیٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے پاس تشریف لائے اور فرمایا: اللہ پاک نے پانچ(5) نمازیں کم کر دی ہیں۔ حضرتِ موسیٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے پھر وہی عرض کیا کہ حضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی اُمَّت سے یہ نہ ہو سکے گا، واپس اپنے ربّ کے پاس جائیے اور اُس سے کمی کا سوال کیجئے۔ یہ سلسلہ یونہی چلتا رہا کہ حضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم، ربّ کائنات کی بارگاہ میں حاضِر ہوتے تو وہ پانچ(5) نمازیں کم فرما دیتا، پھر حضرتِ موسیٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے پاس تشریف لاتے تو وہ اور کمی کا عرض کر کے واپس ربّ تعالیٰ کی بارگاہ میں بھیج دیتے، حتی کہ اللہ پاک نے فرمایا: اے محمد (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم)! دِن اور رات میں یہ پانچ (5) نمازیں ہیں اور ہر نماز کا ثواب دس(10) گُنا ہے، اِس طرح یہ **50** نمازیں ہوئیں جو نیکی کا ارادہ کرے پھر اسے نہ کرے تو اُس کے لئے ایک نیکی لکھ دی جائے گی اور اگر کر لے تو دس(10) نیکیاں لکھی جائیں گی اور جو بُرائی کا ارادہ کرے پھر اس سے باز رہے تو اُس کے نامۂ اَعْمال میں کوئی بُرائی نہیں لکھی جائے گی اور اگر بُرا کام کر لیا تو ایک بُرائی لکھی جائے گی۔

پیارے آقا، شبِ اسریٰ کے دُولہا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم، حضرتِ موسیٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے پاس تشریف لائے اور انہیں اس بارے میں بتایا تو حضرتِ موسیٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے پھر وہی عرض کیا کہ واپس اپنے ربّ کے پاس جائیے اور اُس سے کمی کا سوال کیجئے۔ اس پر آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: میں اپنے ربّ کے پاس اتنی بار گیا ہوں کہ اب مجھے حَیَا آتی ہے۔(مسلم، کتاب الایمان، باب الاسراء...الخ، ص۸۷تا۸۸، حدیث:۱۶۲)

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! آپ نے سُنا کہ **نماز معراج** کا تحفہ ہے، نماز شبِ معراج ملنے والی عبادت ہے، آج ہم غور کریں کہ ہم نے اس تحفے کو کتنا سنبھال کر رکھا، اس عظیم تحفے کی کتنی قدر کی؟، نماز تو ہمارے آقا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ کی آنکھوں کی ٹھنڈک ہے، لہٰذا نماز کی پابندی کیجئے، نماز کو اپنی زندگی کا حصہ بنائیں، نَمازیوں کے لئے اللہ پاک کی بارگاہ میں اعلیٰ سے اعلیٰ اِنْعامات ہیں، نمازی کو جَنَّت و مَغْفِرت کی بِشارتیں دی گئی ہیں اور اَجرِ عَظِیم کی خُوشخبریاں سُنائی گئی ہیں۔ آیئے! مل کر **زوردار نعرہ** لگاتے ہیں، آج کے بعد میری کوئی **نماز قضا نہیں** ہو گی۔ اللہ پاک ہمیں استقامت کے ساتھ تمام نمازیں باجماعت پڑھنے کی توفیق عطا فرمائے۔ اٰمِین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمِین صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم

جنّت تمہیں دِلائے گی اے بھائیو! نماز　　دیدارِ حَق دِکھائے گی اے بھائیو! نماز

خالِق سے بَخْشوائے گی اے بھائیو! نماز　　دربارِ مُصْطَفٰے میں تمہیں لے کے جائے گی

سب کچھ تمہیں پہنائے گی اے بھائیو! نَماز　　عزّت کے ساتھ نُوری لِباس اچّھے زیورات

آرام سے سُلائے گی اے بھائیو! نماز　　جنَّت میں نَرم نَرم بچھونوں کے تَخْت پر

رُتْبہ بہت بڑھائے گی اے بھائیو! نماز　　خِدْمَت تمہاری کریں گی حُوریں اَدَب کے ساتھ

میوے تمہیں کِھلائے گی اے بھائیو! نماز　　کوثر کے سَلْسَبِیْل کے شربَت پِلائے گی

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!　　صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

اعتکاف کی ترغیب:

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! نماز کی عادت بنانے، گُناہوں سے پیچھا چھڑانے کا ایک بہترین ذریعہ عاشقانِ رسول کی مدنی تحریک دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول سے وابستہ ہونا، ہر ماہ 3 دن کے مدنی قافلے میں سفر، مدنی انعامات پر عمل اور دعوتِ اسلامی کے تحت پورے ماہِ رمضان یا آخری

عشرے کے اعتکاف میں شرکت کرنا بھی ہے۔ماہِ رَمَضانُ الْمُبارَک کی آمد آمد ہے اور اس ماہِ مُبارَک کی برکتوں کے تو کیا کہنے ! اس ماہِ رحمت میں عبادت و تلاوت اور ذِکر و دُرُود کی کثرت کرکے اپنے نامۂ اعمال میں کثیر نیکیاں لکھوانے کے مَواقع بہت بڑھ جاتے ہیں۔ ہمیں بھی چاہیے کہ گُناہوں سے خُود کو بچانے اور دن رات نیکیوں میں بسر کرنے کیلئے دعوتِ اسلامی کے تحت پورے ماہِ رمضان یا آخری عشرے کے اِعْتکاف میں شرکت کی نہ صرف خود نِیَّت کریں بلکہ دیگر اسلامی بھائیوں پر اِنْفرادی کوشش کرکے انہیں بھی تیار کریں۔ فرمانِ مُصطفٰے صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ہے:مَنِ اعْتَكَفَ اِيمَانًا وَّاِحْتِسَابًا غُفِرَ لَهٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِہٖ یعنی جس شخص نے ایمان کے ساتھ ثواب حاصل کرنے کی نیَّت سے اعتِکاف کیا، اس کے پچھلے تمام گُناہ بخش دیئے جائیں گے۔ (جامع صغیر، ص ۵۱۶، حدیث: ۸۴۸۰)

ایک اور حدیثِ پاک میں اِرْشاد فرمایا:مَنِ اعْتَكَفَ فِيْ رَمَضَانَ كَانَ كَحَجَّتَيْنِ وَعُمْرَتَيْنِ۔یعنی جس نے رَمَضانُ الْمُبارَک میں (دس دن کا) اعتِکاف کرلیا وہ ایسا ہے جیسے دو حج اور دو عمرے کئے۔(شعب الایمان ج۳ ص ۴۲۵ حدیث ۳۹۶۶ از فیضانِ سنت)

جبکہ ایک اور حدیثِ پاک میں ہے: هُوَيَعْكِفُ الذُّنُوْبَ يُجْرٰى لَهٗ مِنَ الْحَسَنَاتِ كَعَامِلِ الْحَسَنَاتِ كُلِّهَا۔ اِعتِکاف کرنے والا گناہوں سے بچا رہتا ہے اور اس کیلئے تمام نیکیاں لکھی جاتی ہیں جیسے ان کے کرنے والے کے لئے ہوتی ہیں۔(ابنِ ماجہ ج ۲ ص ۳۶۵ حدیث ۱۷۸۱ از فیضانِ سنت)

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! اَلْحَمْدُ لِلّٰہ! عاشقانِ رسول کی مَدَنی تحریک دعوتِ اسلامی کے تحت دُنیا کے مختلف ممالِک اور شہروں میں پُورے ماہِ رَمَضان اور آخری عَشْرے کے اِجتماعی اِعْتکاف کی ترکیب ہوتی ہے۔☆اس اعتکاف میں دعوتِ اسلامی کی مرکزی مجلسِ شوریٰ کی طرف سے دیئے گئے جَدْوَل کے مطابق اِعتکاف کرنے والے عاشقانِ رَمضان کی مَدَنی تَرْبِیَت کی کوشش کی جاتی

ہے۔☆اَلْحَمْدُ لِلّٰہ اجتماعی اِعْتِکاف میں ہزارہا اسلامی بھائی **مُعْتَکِف** ہو کر دیگر عبادات کے ساتھ ساتھ عِلْمِ دِین حاصِل کرتے اور سُنّتوں کی تَربِیَت پاتے ہیں۔☆آپ بھی اس اعتکاف کی سعادت حاصل کیجئے۔ ☆بالخصوص ذمہ دارانِ دعوتِ اسلامی اس اعتکاف کی ضرور سعادت پائیں۔ اللہ پاک ہمیں رمضان کریم کی خوب خوب برکتیں پانے کی توفیق عطا فرمائے۔ اٰمِین بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِین صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

یا خدا ماہِ رمضاں کے صدقے　　سچّی توبہ کی توفیق دیدے
نیک بن جاؤں جی چاہتا ہے　　یا خدا تجھ سے میری دُعا ہے

(وسائلِ بخشش مُرمّم، ص۱۳۶)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!　　صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

مدنی عطیات کی ترغیب

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عاشقانِ رسول کی مسجد بھرو مدنی تحریک **"دعوتِ اسلامی"** کی دُنیا بھر میں دُھوم دھام ہے، دعوتِ اسلامی خدمتِ دِین کے کم و بیش **107 شعبہ جات** میں مدنی کام کر رہی ہے، اَلْحَمْدُ لِلّٰہ **جامعۃ المدینہ** (للبنین) کے ذریعے اب تک ہزاروں عُلمائے کرام تیار ہوئے اور اپنی خدمات کو مختلف شعبہ جات میں پیش کرکے دِینِ اسلام کی سربُلندی میں اپنا حصہ شامل کیے ہوئے ہیں۔ اسی طرح **مدرسۃ المدینہ** (للبنین وللبنات) سے بھی ہزاروں مدنی مُنّے اور مدنی مُنّیاں ناظرہ قرآن پڑھنے اور حفظِ قرآن کی سعادت پاچکے ہیں۔ صرف **جامعۃ المدینہ** (للبنین و للبنات)، **مدرسۃ المدینہ** (للبنین وللبنات) اور **مدنی چینل** کے سالانہ اخراجات کروڑوں نہیں اربوں روپے میں ہیں۔ لہٰذا ہم خود بھی **دعوتِ اسلامی** کو **زکوٰۃ و صدقات اور مدنی عطیات** دیں، اس کے ساتھ ساتھ

اپنے رِشتے داروں، پڑوسیوں **اور** دوستوں پر بھی اِنفرادی کوشش کرکے انہیں بھی راہِ خدا میں خرچ کرنے کے فضائل بتاکر ان سے بھی **مدنی عطیات** جمع کریں۔

صدقے کے فوائد

اعلیٰ حضرت، امامِ اہلسنّت مولانا شاہ احمد رضا خان رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فتاویٰ رضویہ جلد 23، صفحہ نمبر 152 پر فضائلِ صدقات کی احادیث ذکر فرماکر ان فضائل کا **25 مدنی پھولوں میں** اس طرح احاطہ فرماتے ہیں: ان حدیثوں سے ثابت ہوا کہ جو مسلمان اس عمل میں نیک نیت (اور) پاک مال سے شریک ہوں گے انہیں کرمِ الٰہی و انعامِ حضرتِ رسالت پناہی تَعَالٰی رَبُّہٗ، وَتَکَرَّمَ وَصَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم (یعنی اللہ پاک کے کرم اور بارگاہِ رسالت سے ملنے والے انعام کی برکت) سے **25 فائدے ملنے** کی اُمید ہے:

(۱) بِاِذْنِہٖ تَعَالٰی (اللہ پاک کی عطا سے) بُری موت سے بچیں گے، ستّر (70) دروازے بُری موت کے بند ہوں گے۔ (۲) عُمریں زیادہ ہوں گی۔ (۳) ان کی گنتی بڑھے گی۔ (۴) رِزق کی وُسعت، مال کی کثرت ہوگی، اس کی عادت سے کبھی محتاج نہ ہوں گے۔ (۵) خیر و برکت پائیں گے۔ (۶) آفتیں بلائیں دُور ہوں گی، بُری قضا ٹلے گی، ستّر (70) دروازے بُرائی کے بند ہوں گے، ستّر (70) قسم کی بلا دُور ہوگی۔ (۷) ان کے شہر آباد ہوں گے۔ (۸) شکستہ حالی دُور ہوگی۔ (۹) خوفِ اندیشہ زائل اور اطمینانِ خاطر حاصل ہوگا۔ (۱۰) مددِ الٰہی شامل ہوگی۔ (۱۱) رحمتِ الٰہی ان کے لیے واجب ہوگی۔ (۱۲) ملائکہ اُن پر درود بھیجیں گے۔ (۱۳) رِضائے الٰہی کے کام کریں گے۔ (۱۴) غضبِ الٰہی ان پر سے زائل ہوگا۔ (۱۵) ان کے گناہ بخشے جائیں گے، مغفرت ان کے لئے واجب ہوگی، اُن کے گناہوں کی آگ بجھ جائے گی۔ (۱۶)

خدمتِ اہلِ دِین میں صدقہ سے بڑھ کر ثواب پائیں گے۔(۱۷) غلام آزاد کرنے سے زیادہ اجر لیں گے۔(۱۸) ان کے ٹیڑھے کام درست ہوں گے۔(۱۹) آپس میں محبتیں بڑھیں گی جو ہر خیر وخوبی کی مُتَّبِع (یعنی پیروی کرتی یا اس کے پیچھے پیچھے چلی آتی) ہیں۔(۲۰) تھوڑے صَرف میں بہت کا پیٹ بھرے گا کہ تنہا کھاتے تو دُونا اُٹھتا۔(۲۱) اللہ پاک کے حُضور درجے بلند ہوں گے۔(۲۲) مولیٰ تبارک و تعالیٰ ملائکہ سے ان کے ساتھ مباہات (فخر) فرمائیگا۔(۲۳) روزِ قیامت دوزخ سے امان میں رہیں گے، آتشِ دوزخ ان پر حرام ہوگی۔(۲۴) آخرت میں احسانِ الٰہی سے بہرہ مند ہوں گے کہ نہایتِ مقاصد وغایتِ مرادات (یعنی تمام مقاصد اور مُرادوں میں سب سے اعلیٰ) ہے۔(۲۵) خدا نے چاہا تو اس مبارک گروہ میں ہوں گے جو حضور پُر نور، سیدِ عالَم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وسلَّم کی نعلِ اقدس کے تَصَدُّق (صدقے) میں سب سے پہلے داخلِ جنّت ہوگا۔ (فتاویٰ رضویہ، ۲۳/ ۱۵۲)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!　　　صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

ستائیسویں کا روزہ رکھنے کی ترغیب

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! آج ستائیسویں (27ویں) شب ہے اور کل ستائیسویں کا دن ہوگا، اس دن یعنی **27 رجب کے روزے** کی بہت زِیادہ فضلیت ہے، چنانچہ

100 سال کے روزوں کا ثواب

اللہ کے محبوب صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ ذِیشان ہے: ”رجب میں ایک دن اور رات ہے جو اُس دن روزہ رکھے اور رات کو قیام (عبادت) کرے تو گویا اُس نے **100 سال کے روزے رکھے، 100 برس کی**

شب بیداری کی اور یہ رجب کی 27 تاریخ ہے۔" (شعب الایمان، باب فی الصیام، ۳/۳۷۴، حدیث: ۳۸۱۱)

عنقریب ماہِ شعبانُ المعظم کی آمد ہونے والی ہے، اس ماہِ مبارک کے روزوں کے بھی بہت زیادہ فضائل ہیں، چنانچہ سرکارِ مدینہ، سلطانِ باقرینہ، ہر عیب سے پاک نبی صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ عظمت نشان ہے: **"(رَمَضان کے بعد) سب سے افضل شَعبان کے روزے ہیں، تعظیمِ رَمَضان کیلئے۔"** (شعب الایمان، باب فی الصیام، ۳/۳۷۷، حدیث: ۳۸۱۹)

اُمّ المُومِنین حضرتِ سَیِّدَتُنا عائِشہ صِدّیقہ رَضِیَ اللہُ عَنْہا سے رِوایَت ہے، **"اللہ کی رحمت بن کر دنیا میں تشرف لانے والے حُضورِ انور، شافِعِ مَحشر صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پُورے شَعبان کے روزے رکھا کرتے تھے۔"** فرماتی ہیں: میں نے عرض کی، **"یا رَسُولَ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! کیا سب مہینوں میں آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے نزدیک زیادہ پسندیدہ شَعبان کے روزے رکھنا ہے؟"** تو شفیعِ روزِ شُمار صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: **اللہ کریم اِس سال مرنے والی ہر جان کو لکھ دیتا ہے اور مجھے یہ پسند ہے کہ میرا وَقتِ رُخصت آئے اور میں روزہ دار ہوں۔"** (مسند ابی یعلیٰ، مسند عائشہ، ۴/۲۷۷، حدیث: ۴۸۹۰)

اللہ پاک ہمیں معراج کے دولہا، مکی مدنی مُصطفٰے صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے صَدقے کل کا نفل روزہ رکھنے، شعبان اور پھر ماہِ رمضان کے سارے روزے رکھنے کی توفیق عطا فرمائے، کاش! ہم پورے ماہِ رمضان کا یا آخری عشرے کا اعتکاف کرنے میں کامیاب ہو جائیں، کاش! اچھی اچھی نیتوں کے ساتھ خوب خوب مدنی عطیات جمع کرنے کی توفیق مل جائے۔ **اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن** صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! بیان کو اِختِتام کی طرف لاتے ہوئے سُنّت کی فضیلت، چند سُنّتیں اور آداب بَیان کرنے کی سَعادَت حاصِل کرتا ہوں۔ تاجدارِ رسالت، شَہَنْشاہِ

نُبُوَّت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا فرمانِ جنّت نشان ہے: جس نے میری سُنّت سے مَحَبَّت کی اُس نے مجھ سے مَحبَّت کی اور جس نے مجھ سے مَحبَّت کی وہ جنّت میں میرے ساتھ ہو گا۔[1]

سینہ تِری سُنَّت کا مدینہ بنے آقا　　　جنّت میں پڑوسی مُجھے تُم اپنا بنانا

چھینکنے کی سنتیں اور آداب

آیئے! شَیخِ طریقت، امیرِ اہلسنت بانیٔ دعوتِ اسلامی حضرت علامہ مولانا محمد الیاس عطار قادری رضوی ضیائی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے رسالے **"101 مدنی پھول"** سے چھینکنے کی سُنتیں اور آداب سنتے ہیں۔ چنانچہ ☆ دو فرامین مصطفٰے صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ: (1) اللہ پاک کو چھینک پسند ہے اور جماہی نا پسند۔ (بُخارِی، ۴/۱۶۳، حدیث: ۶۲۲۶) (2) جب کسی کو چھینک آئے اور وہ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ کہے تو فِرِشتے کہتے ہیں: رَبُّ الْعٰلَمِیْنَ اور اگر وہ رَبُّ الْعٰلَمِیْنَ کہتا ہے تو فِرِشتے کہتے ہیں: اللہ پاک تجھ پر رَحم فرمائے۔ (اَلْمُعْجَمُ الْکَبِیْر، ۱۱/۳۵۸، حدیث: ۱۲۲۸۴) ☆ چھینک کے وَقت سر جھکایئے، منہ چُھپایئے اور آواز آہستہ نکالئے، چھینک کی آواز بُلند کرنا حَماقت ہے۔ (رَدُّالْمُحتار، ۹/۶۸۴) ☆ چھینک آنے پر اَلْحَمْدُ لِلّٰہ کہنا چاہیے (خزائنُ العرفان صَفحَہ 3 پر طَحطاوی کے حوالے سے چھینک آنے پر حمدِ الٰہی کو سُنّتِ مُؤَکَّدہ لکھا ہے) بہتر یہ ہے کہ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْن یا اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَلٰی کُلِّ حَال کہے ☆ سُننے والے پر واجِب ہے کہ فوراً یَرْحَمُكَ الله (یعنی اللہ پاک تجھ پر رحم فرمائے) کہے۔ اور اتنی آواز سے کہے کہ چھینکنے والا خود سن لے۔ (بہارِ شریعت، جلد۳ حصہ ۱۶، ص۴۷۶) ☆ جواب سن کر چھینکنے والا کہے: یَغْفِرُ اللہُ لَنَا وَلَکُمْ (یعنی اللہ پاک ہماری اور تمہاری مغفرت فرمائے) یا یہ کہے: یَھْدِیْکُمُ اللہُ وَیُصْلِحُ بَالَکُمْ (یعنی اللہ پاک تمہیں ہدایت

---

1 ... مشکاۃ المصابیح، کتاب الایمان، باب الاعتصام بالکتاب والسنۃ، الفصل الثانی، ۱/۵۵، حدیث: ۱۷۵

دے اور تمہارا حال درست کرے)۔(عالمگیری، ۳۲۶/۵)☆جو کوئی چھینک آنے پر اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَلٰی کُلِّ حَال کہے اور اپنی زبان سارے دانتوں پر پھیر لیا کرے تو اِن شاءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ دانتوں کی بیماریوں سے محفوظ رہے گا۔(مرآۃ المناجیح،۳۹۶/۶)☆حضرتِ مولائے کائنات، علیُّ المُرتَضٰی رَضِیَ اللہُ عَنْہُ فرماتے ہیں:جو کوئی چھینک آنے پر اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَلٰی کُلِّ حَال کہے تو وہ داڑھ اور کان کے درد میں کبھی مبتلا نہیں ہو گا۔(مرقاۃ المفاتیح،۴۹۹/۸،تحت الحدیث: ۴۷۳۹)☆چھینکنے والے کو چاہئے کہ زور سے حمد کہے تا کہ کوئی سنے اور جواب دے۔(ردالمحتار، ۶۸۴/۹)☆چھینک کا جواب ایک مرتبہ واجِب ہے، دوسری بار چھینک آئے اور وہ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ کہے تو دوبارہ جواب واجِب نہیں بلکہ مُستَحَب ہے۔(عالمگیری، ۳۲۶/۵)☆جواب اس صورت میں واجب ہو گا جب چھینکنے والا اَلْحَمْدُ لِلّٰہ کہے اور حمد نہ کرے تو جواب نہیں۔(بہار شریعت، جلد۳حصہ ۱۶، ص۴۷۷)☆کئی اسلامی بھائی موجود ہوں تو بعض حاضِرین نے جواب دے دیا تو سب کی طرف سے جواب ہو گا مگر بہتر یہی ہے کہ سارے جواب دیں۔(رد المحتار، ۶۸۴/۹)

طرح طرح کی ہزاروں سُنّتیں سیکھنے کے لئے مکتبۃُ المدینہ کی 2 کتب 312 صفحات پر مشتمل کتاب **"بہارِ شریعت"** حصّہ 16 اور 120 صفحات کی کتاب **"سنّتیں اور آداب"**، اس کے علاوہ شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے 2 رسائل **"101 مدنی پھول"** اور **"163 مدنی پھول"** مکتبۃ المدینہ کے بستے سے ھدِیَّۃً طلب کیجئے اور پڑھئے۔ سنّتوں کی تربیت کا ایک بہترین ذَریعہ دعوت اسلامی کے مَدَنی قافلوں میں عاشِقانِ رسول کے ساتھ سنّتوں بھرا سفر بھی ہے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى سَيِّدِ الْمُرْسَلِيْنَ ط

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ط بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ط

اَلصَّلٰوةُ وَ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰه وَعَلٰى اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ يَا حَبِيْبَ اللّٰه

اَلصَّلٰوةُ وَ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا نَبِيَّ اللّٰه وَعَلٰى اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ يَا نُوْرَ اللّٰه

نَوَيْتُ سُنَّتَ الْاِعْتِكَاف (ترجَمہ: میں نے سُنّتِ اعتکاف کی نیّت کی)

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! جب کبھی داخلِ مسجد ہوں، یاد آنے پر اِعْتِکاف کی نِیَّت کرلیا کریں کہ جب تک مسجد میں رہیں گے اِعْتِکاف کا ثَواب مِلتا رہے گا۔ **یادرکھئے!** مسجد میں کھانے، پینے، سونے یا سَحَری، اِفطاری کرنے، یہاں تک کہ آبِ زَم زَم یا دَم کیا ہوا پانی پینے کی بھی شَرعاً اِجازت نہیں، اَلبتَّہ اگر اِعْتِکاف کی نِیَّت ہو گی تو یہ سب چیزیں ضِمْناً جائز ہو جائیں گی۔ اِعْتِکاف کی نِیَّت بھی صِرف کھانے، پینے یا سونے کے لئے نہیں ہونی چاہئے بلکہ اِس کا مقصد اللہ کریم کی رِضا ہو۔ **"فتاویٰ شامی"** میں ہے: اگر کوئی مسجد میں کھانا، پینا، سونا چاہے تو اِعْتِکاف کی نِیَّت کرلے، کچھ دیر ذِکرُ اللہ کرے، پھر جو چاہے کرے (یعنی اب چاہے تو کھا پی یا سو سکتا ہے)

دُرُودِ پاک کی فضیلت

حضرت سَیِّدُنا عبدُالعزیز دَبّاغ رَحْمَۃُ اللہ عَلَیْہ فرماتے ہیں: اِس میں کوئی شُبہ نہیں کہ نبیِ اکرم، محبوبِ ربِّ اکرم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ پر دُرودِ پاک پڑھنا، تمام اَعمال سے اَفضل ہے، یہ اُن فِرشتوں کا ذِکر ہے، جو اَطرافِ جنّت میں رہتے ہیں اور جب وہ رَسُولُ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی ذاتِ گرامی پر دُرودِ پاک پڑھتے ہیں تو اُس کی بَرَکت سے جنّت کُشادہ ہو جاتی ہے۔ (الابریز، الباب الحادی عشر فی

الجنۃ، باب فی زیادۃ الجنۃ...الخ، ۳۳۸/۲)

جائیں نہ جب تک غُلام خُلد ہے سب پر حرام
مِلک تو ہے آپ کا تم پہ کروروں دُرُود

(حدائقِ بخشش، ص۲۶۹)

مختصر وضاحت: یعنی اے مالکِ جنت پیارے نبی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ ! آپ کی کیسی شان ہے کہ جب تک آپ کی اُمّت جنّت میں نہ جائے گی، اس وقت تک کوئی بھی جنّت میں داخل نہیں ہو سکے گا جنّت تو آپ کی ملکیت ہے، پھر آپ کی اجازت کے بغیر کوئی کیسے جا سکتا ہے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! حُصُولِ ثَواب کی خَاطِر بَیان سُننے سے پہلے اَچّھی اَچّھی نیّتیں کر لیتے ہیں۔ فَرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ "نِیَّۃُ الْمُؤْمِنِ خَیْرٌ مِّنْ عَمَلِہٖ" مُسلمان کی نِیَّت اُس کے عَمَل سے بہتر ہے۔[1]

مَدَنی پھول: بَیان میں جِتنی اَچّھی نیّتیں زِیادہ، اُتنا ثواب بھی زِیادہ۔

بَیان سُننے کی نیّتیں

نگاہیں نیچی کئے خُوب کان لگا کر بَیان سُنُوں گا۔ ☆ٹیک لگا کر بیٹھنے کے بجائے عِلْمِ دِیْن کی تَعْظِیم کی خاطِر جہاں تک ہو سکا دو زانو بیٹھوں گا۔ ☆ضَرورَتاً سِمَٹ سَرَک کر دوسرے کے لئے جگہ کُشادہ کروں گا۔ ☆دَھکّا وغیرہ لگا تو صَبْر کروں گا، گُھورنے، جِھڑکنے اور اُلجھنے سے بچوں گا۔ ☆صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب، اُذْکُرُوا

[1] ...معجم کبیر، سھل بن سعد الساعدی...الخ، ۱۸۵/۶، حدیث: ۵۹۴۲

اللّٰہ، تُوبُوْااِلَی اللّٰہِ وغیرہ سُن کر ثواب کمانے اور صدا لگانے والوں کی دل جُوئی کے لئے بُلند آواز سے جواب دوں گا۔ ☆اجتماع کے بعد خُود آگے بڑھ کر سَلام و مُصافَحہ اور اِنْفِرادی کوشش کروں گا۔

صَلُّوْاعَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! امامِ اعظم، فقیہِ افخم (یعنی بہت بڑے عالِم)، کروڑوں حنفیوں کے عظیم پیشوا حضرت سیدنا امام اعظم ابو حنیفہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کا یوم عُرس 2 شعبان کو منایا جاتاہے، یوں تو امامِ اعظم رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کی پاکیزہ زندگی کئی سنہری گوشوں سے لبریز ہے، آپ تقویٰ، پرہیز گاری، خوفِ خدا، کثرتِ عبادت، طلبِ علم دین، عشقِ رسول، فکرِ آخرت سمیت کئی اچھے اوصاف کے جامع تھے، اس کے ساتھ ساتھ آپ اپنی خداداد ذہانت میں بھی بے مثل و بے مثال تھے۔ آج کے بیان میں ہم آپ کی حیرت انگیز ذہانت سے مُتَعَلِّق سنیں گے۔ آپ کی ذہانت کے مختلف واقعات بیان کئے جائیں گے اور ان سے حاصل ہونے والے مدنی پھول بھی پیش کئے جائیں گے۔ کاش! سارا بیان اچھی اچھی نیتوں کے ساتھ سننا نصیب ہو جائے۔ آیئے سب سے پہلے آپ کی ذہانت سے بھرپور انفرادی کوشش پر مشتمل ایک حکایت سنتے ہیں:

عُثمانِ غنی کی شان تسلیم نہ کرنے والے پر انفرادی کوشش

کُوفہ میں ایک شخص اَمِیْرُالمُؤمنین حَضرتِ سَیِّدُنا عثمانِ غنی رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ کی شان و عظمت کو تسلیم نہیں کرتا تھا۔ ایک بار سَیِّدُنا امامِ اعظم رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ اُس کے پاس تشریف لے گئے اور اپنی ذہانت کو استعمال کرتے ہوئے اس پر انفرادی کوشش کی اور فرمایا: میں آپ کی بیٹی کیلئے رِشتہ لایا ہوں، لڑکا ایسا ہے کہ بس اُس پر ہر وَقت خوفِ خدا کا غَلَبہ رہتا ہے، نہایت مُتَّقِی ہے، بڑا پرہیز گار ہے اور ساری ساری رات عبادت میں گزار دیتا ہے، لڑکے کی یہ خُوبیاں (Qualities) سُن کر وہ شخص بولا: بہُت خوب! ایسا داماد تو

ہمارے سارے خاندان کیلئے باعثِ سعادت ہو گا! امامِ اعظم رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے فرمایا: مگر اُس لڑکے میں ایک عیب ہے، عیب یہ ہے کہ اس کا مذہب کچھ اور ہے، وہ لڑکا مسلمان نہیں ہے۔ یہ سنتے ہی وہ شخص غصے میں آگیا اور گرج کر بولا: آپ کیسے امام ہیں؟ مجھے یہ مشورہ دے رہے ہیں کہ میں اپنی بیٹی کی شادی ایک غیر مسلم سے کر دوں؟ حضرت سَیِّدُنا امامِ اعظم رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے بڑی نرمی سے فرمایا: بھائی! جب آپ اپنی بیٹی ایک غیر مسلم کے نِکاح میں دینے کیلئے تیّار نہیں تو یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ اللہ کے مَحبوب صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم یکے بعد دیگرے اپنی دو شہزادیاں کسی غیر مسلم کے نکاح میں دے دیں؟ یہ سُن کر اُس کی عَقل ٹھکانے لگ گئی اور وہ بے حد شر مندہ ہوا اور سیِّدُنا عثمانِ غنی رَضِیَ اللہُ عَنْہ کی شان و عظمت اور مقام و مرتبہ کا اعتراف کرنے والا بن گیا۔ (اَلْمَناقِب لِلْکَرْدَرِی، ۱/۱۶۱ بتغیر)

ہمارے آقا ہمارے مَولیٰ امامِ اعظم ابوحنیفہ ہمارے ملجاء ہمارے ماویٰ امامِ اعظم ابوحنیفہ
زمانے بھر نے زمانے بھر میں بہت تجسس کیا ولیکن مِلا نہ کوئی امام تم سا امامِ اعظم ابوحنیفہ

(دیوانِ سالک از رسائل نعیمیہ، ص۳۵)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے! حضرت سَیِّدُنا امام اعظم رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے کیسی عقل مندی اور ذہانت(Intellect) کا مظاہرہ کرتے ہوئے اَمِیْرُ الْمُؤمِنِین حَضرتِ سَیِّدُنا عثمانِ غنی رَضِیَ اللہُ عَنْہ کی شان و عظمت کو تسلیم نہ کرنے والے پر انفرادی کوشش کی، اس ذہانت آمیز اور پیار و شفقت سے لبریز انفرادی کوشش کا نتیجہ یہ نکلا کہ وہ شخص تائب ہو کر اَمِیْرُ الْمُؤمِنِین حَضرتِ سَیِّدُنا عثمانِ غنی رَضِیَ اللہُ عَنْہ کی شان تسلیم کرنے والا بن گیا۔ اس حکایت سے یہ بھی درس ملتا ہے کہ مبلغ کو انفرادی کوشش کرتے ہوئے موقع ماحول کی مناسبت سے حِکمتِ عملی کا بھی استعمال کرنا چاہیے۔ کبھی

کبھی حِکمتِ عملی (Strategy) کی چابی سے بڑے بڑے بند دروازے بھی آسانی سے کُھل جاتے ہیں۔

صحابۂ کرام عَلَیۡہِمُ الرِّضۡوَان کا ادب کیجئے!

یہ بھی یاد رکھئے! صحابۂ کرام عَلَیۡہِمُ الرِّضۡوَان سے ہمیشہ ادب اور تعظیم سے پیش آنا چاہیے۔ صحابۂ کرام عَلَیۡہِمُ الرِّضۡوَان وہ مقدس اور پاکیزہ گروہ ہے، جسے اللہ کے پیارے حبیب، مکی مدنی طبیب صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی صحبت اور رفاقت کی عظیمُ الشّان سعادت ملی۔ ☆**یہ وہ لوگ ہیں** جنہوں نے وحی کے انوار اپنی آنکھوں سے دیکھے۔ ☆**یہ وہ لوگ ہیں** جن کی تربیت (Training) خود خُلُقِ عظیم کے پیکر، تمام نبیوں کے سَرْوَر صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے خود فرمائی۔ ☆**یہ وہ لوگ ہیں** جنہوں نے آقا کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے معمولات کو اپنی آنکھوں سے دیکھا۔ ☆**یہ وہ لوگ ہیں** جنہوں نے رَسُوْلُ اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے معجزات کو دیکھا، ☆**یہ وہ لوگ ہیں** جنہوں نے تن، من دھن سمیت ہر شے راہِ خدا میں قربان کر دی۔ ☆**یہ وہ لوگ ہیں** جنہوں نے اپنے خونِ جگر سے شجرِ اسلام کی آبیاری کی۔ ☆**یہ وہ لوگ ہیں** جنہوں نے تبلیغِ دین کے لیے ہر طرح کی مشقتیں برداشت کیں۔ اَلْغَرَض! ☆**یہ وہ لوگ ہیں** جن کی قربانیوں کا صلہ ہے کہ آج اسلام کا پرچم ہر طرف لہرا رہا ہے۔ لہٰذا! ان کی تعظیم و توقیر ہر مسلمان پر لازم ہے، ان کا ذکر ادب اور محبت سے کرنا ہر مسلمان پر ضروری ہے۔ خود رَسُوْلُ اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ان کے بارے میں وصیتیں اور نصیحتیں فرمائیں۔ آیئے! اسی مُتَعَلِّق فرمانِ مصطفےٰ سنتے ہیں:

فرمایا: اَللّٰہَ اَللّٰہَ فِیۡ اَصۡحَابِیۡ میرے اصحاب کے حق میں خدا سے ڈرو! خدا کا خوف کرو! لَا تَتَّخِذُوۡہُمۡ غَرَضًا بَعۡدِیۡ انہیں میرے بعد نشانہ نہ بناؤ! فَمَنۡ اَحَبَّہُمۡ فَبِحُبِّیۡ اَحَبَّہُمۡ جس نے انہیں محبوب رکھا میری محبت کی وجہ سے محبوب رکھا۔ وَمَنۡ اَبۡغَضَہُمۡ فَبِبُغۡضِیۡ اَبۡغَضَہُمۡ اور جس نے ان سے بغض کیا وہ مجھ سے بغض رکھتا ہے، اس لئے اس نے ان سے بغض رکھا۔ وَمَنۡ اٰذَاہُمۡ فَقَدۡ اٰذَانِیۡ جس نے انہیں

اِیذا دی اس نے مجھے ایذا دی۔ وَمَنْ اٰذَانِیْ فَقَدْ اٰذَی اللہَ جس نے مجھے ایذا دی اس نے بیشک اللہ پاک کو ایذا دی۔ وَمَنْ اٰذَی اللہَ یُوْشِكُ اَنْ یَّاْخُذَہٗ جس نے اللہ پاک کو ایذا دی قریب ہے کہ اللہ پاک اُسے گرفتار کرے۔ (ترمذی، کتاب المناقب، باب فی من سب اصحاب النبی، ۵/۴۶۳، حدیث: ۳۸۸۸)

دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ کی کتاب **بہارِ شریعت** میں ہے: کسی صحابی کے ساتھ سُوءِ عقیدت (بُری عقیدت) بدمذہبی و گمراہی و استحقاقِ جہنم ہے، کہ وہ حضورِ اقدس صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے ساتھ بُغض ہے۔ تمام صحابۂ کرام اعلیٰ و ادنیٰ (اور ان میں ادنیٰ کوئی نہیں) سب جنّتی ہیں۔ (بہارِ شریعت، ۱/ ۲۵۲و۲۵۴)

اَہلِ سُنَّت کا ہے بیڑا پار اَصحابِ حُضُور
نَجم ہیں اور ناؤ ہے عِترت رَسُولُ اللہ کی

(حدائقِ بخشش، ص۱۵۳)

مختصر وضاحت: یعنی صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان ستاروں کی مانند جبکہ اہلِ بیتِ مصطفےٰ کشتی کی مانند ہیں۔ اہلِ سُنَّت نے ان دونوں کا سہارا لیا ہے، لہٰذا ان کا بیڑا ضرور پار لگے گا۔

ہر صحابیِ نبی *** جنّتی جنّتی — ہر صحابیِ نبی ***** جنّتی جنّتی**
چار یارِ نبی *** جنتی جنتی — ابو بکر و عمر بھی ***** جنّتی جنّتی**
عثمانِ غنی *** جنّتی جنّتی — فاطمہ اور علی ***** جنّتی جنّتی**
حسن بھی حسین بھی *** جنّتی جنّتی — ہر صحابیِ نبی ***** جنّتی جنّتی**

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

اے عاشقانِ صحابہ و اہلِ بیت! ہم امامِ اعظم ابو حنیفہ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کی ذہانت سے مُتَعلِّق سُن رہے تھے۔ آیئے! کچھ ان کی سیرت و کردار سے متعلق کچھ سنتے ہیں:

امامِ اعظم رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کا مختصر تعارف:

حضرت سیدنا امامِ اعظم رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کا نامِ نامی نُعمان ہے، **حضرت سیدنا امامِ اعظم** رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کے والدِ گرامی کا نام ثابِت ہے اور آپ کی کُنیَت ابُو حنیفہ (اور لَقب امامِ اَعظم ہے)۔

اَمیرِ اہلسنّت، بانیِ دعوتِ اسلامی حضرتِ علّامہ مَولانا ابو بلال محمد الیاس عطّار قادِری رَضَوی ضِیائی اپنے رسالے "**اشکوں کی برسات**" میں لکھتے ہیں: **حضرت سیدنا امامِ اعظم** رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ 70 ہجری میں عراق کے مشہور شہر کُوفہ میں پیدا ہوئے اور 80 سال کی عمر میں 2 شعبان المعظم 150 ہجری میں وفات پائی۔ (اشکوں کی برسات، ص۲) آج بھی بغداد شریف کے قبرستان خیزران میں آپ کا مزارِ فائضُ الاَنوار مرجَعِ خَلائِق ہے۔(تاریخِ بغداد، ۱۳/ ۳۲۵مفہوماً) **حضرت سیدنا امامِ اعظم** رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے چند صَحابۂ کِرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان سے مُلاقات کا شَرَف حاصل کیا ہے اور بعض صَحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان سے براہِ راست پیارے پیارے آقا، میٹھے میٹھے مصطفٰے صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے اِرْشادات بھی سُنے ہیں۔(الخیرات الحسان، ص:۳۳ملتقطاً)

ہو نائبِ سَروَرِ دو عالم، امامِ اعظم ابوحنیفہ — سراجِ اُمّت فقیہِ اَفخم، امامِ اعظم ابوحنیفہ
ہے نام نعمان ابن ثابت، ابوحنیفہ ہے اُن کی کُنیت — پکارتا ہے یہ کہہ کے عالم، امامِ اعظم ابوحنیفہ

(وسائلِ بخشش مرمم، ص۵۷۳)

حضرت سیدنا امامِ اعظم رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ بڑے عُمدہ اَخلاق کے مالک تھے۔ اپنے پاس آنے والے ہر شخص کی مدد فرماتے۔(اخبار ابی حنیفہ واصحابہ، ص:۱۶) **حضرت سیدنا امامِ اعظم** رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ دن بھر علمِ دین کی اِشاعت(Preaching) میں مصروف رہتے۔ کثرت سے تلاوتِ قرآن کرنا آپ کا معمول تھا۔

اندازِ تجارت

حضرت سیدنا امامِ اعظم رَحمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے دَرْس و تدریس اور عبادتِ رَبِّ ذُوالجلال کے ساتھ ساتھ حُصُولِ رزقِ حلال کے لئے تجارت (Business) کا پیشہ اختیار فرمایا۔ **حضرت سیدنا امامِ اعظم** رَحمَۃُ اللہِ عَلَیْہ تجارت میں بھی لوگوں سے بھلائی کرتے اور شَرعی اُصُولوں کی پاسداری کرتے۔ بلکہ اپنے ساتھ کام کرنے والوں کو بھی لوگوں سے بھلائی سے پیش آنے اور شرعی اُصولوں کی پابندی کی تلقین کرتے تھے۔ چنانچہ

حضرت سیِّدُنا حَفْص بن عبدُالرحمٰن رَحمَۃُ اللہِ عَلَیْہ حضرت سیِّدُنا امامِ اَعْظم ابُو حنیفہ رَحمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کے ساتھ تجارت کرتے تھے اور انہیں مالِ تجارت بھیجا کرتے۔ ایک بار ان کے پاس کچھ سامان بھیجتے ہوئے فرمایا: اے حَفْص! فُلاں کپڑے میں کچھ عیب ہے۔ جب تم اُسے فروخت کرو تو عَیب بیان کر دینا۔ حضرت سیِّدُنا حَفْص رَحمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے مالِ تِجارت فروخت کر دیا اور بیچتے ہوئے عَیب بتانا بُھول گئے اور یہ بھی یاد نہ رہا کہ کس کو بیچا ہے۔ جب امامِ اعظم رَحمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کو عِلْم ہوا تو آپ نے تمام کپڑوں کی قیمت صَدَقہ کر دی۔ (تاریخ بغداد، باب مناقب ابی حنیفۃ، ۱۳/۳۵۶)

جو بے مثال آپکا ہے تَقْویٰ، تو بے مثال آپکا ہے فَتْویٰ
ہیں علم و تَقْویٰ کے آپ سنگم، امامِ اعظم ابوحنیفہ
(وسائلِ بخشش مرمم، ص۵۷۳)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

اے امامِ اعظم کی محبت کا دم بھرنے والے اسلامی بھائیو! یاد رہے کہ ہر عاقل، بالغ، مسلمان پر دیگر فرائض علوم کے ساتھ ساتھ اپنی ضرورت کے مسائل سیکھنا فرض، لازم و ضروری ہے۔ تاجر حضرات کو چاہیے کہ اپنی ضرورت کے مسائل علمائے کرام سے سیکھیں، مدنی چینل کا علمِ دِین سے مالا مال سلسلہ **"احکامِ تجارت"** ہر اِتوار کو **بعدِ مغرب مدنی چینل پر براہِ راست** (Live) ہوتا ہے، یہ

سلسلہ پابندی کے ساتھ دیکھنے کا معمول بنائیے، اس کی برکت سے تجارت سے مُتَعَلِّق سینکڑوں مسائل کی معلومات حاصل ہوں گی۔

ابھی ہم نے جو واقعہ سنا اس میں ہے کہ حضرت سَیِّدُنا امامِ اَعْظم ابُو حنیفہ رَحْمَۃُاللہِ عَلَیْہ کے شریکِ تِجارت (Busines partner) نے بُھولے سے عَیْب دار چیز بیچ دی، تو حضرت امام اعظم ابو حنیفہ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے اس کی تمام قیمت صَدَقہ فرمادی۔ مگر اَفْسوس! صَدْ اَفْسوس! ☆**ہمارے مُعاشَرے** میں بسا اوقات بُھولے سے نہیں بلکہ جان بُوجھ کر خرید و فروخت میں دوسروں کو دھوکہ دیا جاتا ہے۔ ☆**ہمارے مُعاشَرے** میں جُھوٹی قسمیں کھا کر دوسروں کو دھوکہ دیا جاتا ہے۔ ☆**ہمارے مُعاشَرے** میں عیب دار چیز کے عَیْب چُھپا کر دوسروں کو دھوکہ دیا جاتا ہے۔ ☆**ہمارے مُعاشَرے** میں گھٹیا چیز کو سب سے اعلیٰ اور عمدہ بتا کر دوسروں کو دھوکہ دیا جاتا ہے۔ ☆**ہمارے مُعاشَرے** میں دوسروں کی مجبوریوں کا فائدہ اُٹھا کر انہیں دھوکہ دیا جاتا ہے۔ ☆**ہمارے مُعاشَرے** میں اچھی چیز دکھا کر پھر گھٹیا دے کر دوسروں کو دھوکہ دیا جاتا ہے۔ ☆**ہمارے مُعاشَرے** میں ناپ تول میں کمی کرکے دوسروں کو دھوکہ دیا جاتا ہے۔ ہماری اَخلاقی حالت تو اس قدر تباہ ہو چکی ہے کہ اگر دکان پر بیٹھنے والا ہمارا بچہ دھوکہ دہی سے کوئی چیز بیچنے میں کامیاب ہو جائے تو اُسے ایک شاندار کارنامہ سمجھا جاتا ہے۔ بچے کو شاباش دی جاتی ہے، اس کی پیٹھ تھپکی جاتی ہے اور اس طرح کے جُملے کہتے ہیں کہ **بیٹا اب تم بھی سیکھ گئے ہو، تمہیں کاروبار کرنا آ گیا ہے، تم سمجھدار ہو گئے ہو** وغیرہ۔ حالانکہ ایسے موقع پر تو بچے کو یہ سکھانا چاہئے کہ **بیٹا** جُھوٹ بول کر کاروبار نہیں کرتے، **بیٹا** دوسروں کو دھوکہ دے کر کاروبار نہیں چلاتے، **بیٹا** لین دَین میں جھوٹی قسمیں نہیں کھاتے، **بیٹا** دوسروں کو ٹھگتے نہیں ہیں وغیرہ وغیرہ۔ مگر پیسہ کمانے کی ہَوَس صحیح اور غلط

کے فرق سے بے نیاز (Independent) کر دیتی ہے، پیسہ کمانے کی ہَوَس **حلال و حرام** کا فرق مٹا دیتی ہے، پیسہ کمانے کی ہَوَس **اللہ پاک کی یاد سے غافل** کر دیتی ہے، پیسہ کمانے کی ہَوَس **نمازِ باجماعت** سے غافل کر دیتی ہے، پیسہ کمانے کی ہَوَس **تلاوتِ قرآن** سے غافل کر دیتی ہے۔ پیسہ کمانے کی ہَوَس **جھوٹ بولنے** پر مجبور کرتی ہے، پیسہ کمانے کی ہَوَس **دھوکہ دینے** پر اُکساتی ہے، حالانکہ دھوکہ دینے والے کو اس حدیثِ پاک پر بھی غور کرنا چاہیے کہ صادق اور امین آقا، محسن اور کریم آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: **لَا یُؤْمِنُ اَحَدُکُمْ حَتّٰی یُحِبَّ لِاَخِیْہِ مَا یُحِبُّ لِنَفْسِہٖ** یعنی تم میں سے کوئی اس وقت تک کامل مومن نہیں ہوسکتا، جب تک اپنے بھائی کے لئے وہ چیز پسند نہ کرے جو اپنے لئے پسند کرتا ہے۔[1]

اب سوچئے! ☆ **بھلا کون** شخص ہوگا جو دھوکہ کھانا پسند (Like) کرے گا؟ ☆ **بھلا کون** عقل مند ہوگا، جو بے وقوف بننا پسند کرے گا؟ ☆ **بھلا کون** شخص ہوگا جو یہ پسند کرے گا کہ جھوٹ بول کر اسے مال بیچا جائے۔ ☆ **بھلا کون** شخص ہوگا جس کی یہ خواہش ہوگی کہ اس سے رشوت لی جائے؟ ☆ **بھلا کون** یہ چاہے گا کہ اس کے بھولے پَن کا فائدہ اُٹھا کر جیب خالی کر دی جائے؟ یقیناً کوئی شخص اپنے لئے یہ باتیں پسند نہیں کرے گا، تو پھر اپنے مُسلمان بھائیوں کے لئے ایسا کیوں سوچا جاتا ہے۔۔۔؟

اللہ پاک ہمیں شَرعی اُصُولوں کو پیشِ نظر رکھتے ہوئے کاروبار میں جُھوٹ بولنے اور دھوکہ دہی کی آفت سے بچنے کی توفیق عطا فرمائے۔ اٰمِین بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! ہم حضرت سَیِّدُنا امامِ اعظم رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کی ذِہانت

---

[1] ...بخاری، کتاب الایمان، باب من الایمان ان یحب لاخیہ مایحب لنفسہ، ۱/۱۶، حدیث: ۱۳

کے بارے میں سُن رہے تھے۔ ذہانت کا مطلب ہوتا ہے: ''**عقل کی تیزی**'' جس کا ذہن تیز ہو اور جو بات کو جلدی سمجھ جاتا ہو، اُسے ''**ذہین**''(Intelligent) کہتے ہیں۔ امامِ اعظم رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ بڑے ذہین شخص تھے، بات کو جلدی سمجھنے اور مشکل سے مشکل مسئلے کا فوراً حل نکال لینے میں اپنی مثال آپ تھے۔ آیئے آپ کی ذہانت کا ایک اور واقعہ سنتے ہیں:

مرد اور عورت کی عجیب قسم

چنانچہ منقول ہے کہ حضرت سَیِّدُنا امامِ اعظم رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کے دور میں ایک شخص کسی بات پر اپنے بچوں کی امی (بیوی) سے ناراض ہوا تو اس نے غصہ میں قسم کھا کر اس سے کہا: میں تجھ سے اس وقت تک بات نہیں کروں گا جب تک تُو مجھ سے بات نہیں کرے گی۔ اِدھر غُصّہ میں اس کے بچوں کی امی (بیوی) نے بھی قسم اُٹھا کر وہی الفاظ کہے جو شوہر نے کہے تھے، جب غُصّہ ختم ہوا تو دونوں کو بہت افسوس ہوا، مسئلے کے حل کے لیے شوہر پہلے حضرت سفیان ثوری رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کے پاس گیا اور ان سے یہ معاملہ عرض کیا، انہوں نے فیصلہ دیا کہ کوئی حل نہیں ہے، تم میں سے جو بھی پہلے بات کرے گا، اُسے قسم توڑنے کا کفارہ دینا پڑے گا۔ حضرت سفیان رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کے بعد وہی شخص حضرت سَیِّدُنا امامِ اعظم رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کی خدمت میں حاضر ہوا اور مسئلے کا حل دریافت کیا۔ حضرت سَیِّدُنا امامِ اعظم رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ نے فرمایا: تم اپنے بچوں کی امی (بیوی) سے بات چیت شروع کر دو، کسی پر کوئی کفارہ نہیں ہو گا۔

جب یہ بات حضرت سفیان ثوری رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کو معلوم ہوئی تو اس شخص سے فرمایا: پھر جا کر پوچھو! اس نے دوبارہ جا کر وہی سُوال حضرت سَیِّدُنا امامِ اعظم رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ سے کیا۔ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ نے وہی جواب دیا، اس پر حضرت سفیان ثوری رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ حضرت سَیِّدُنا امامِ اعظم رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کے پاس گئے اور ان سے پوچھا: آپ نے اس مسئلہ کا یہ جواب کیسے دیا؟ حضرت سَیِّدُنا امامِ اعظم رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ نے فرمایا: مرد

کے قسم اُٹھانے کے بعد جب عورت نے یہ کہا کہ **"میں بھی تم سے بات نہیں کروں گی"** یہ جملہ کہتے ہی عورت نے مرد سے بات کر تو لی۔ لہٰذا اب اگر مرد بات شروع کرے گا تو اس کی قسم نہیں ٹُوٹے گی تو اس پر کسی طرح کا کفارہ بھی نہیں ہو گا۔ یہ سُن کر حضرت سفیان ثوری رَحۡمَۃُ اللہ عَلَیۡہ نے کہا: ابو حنیفہ! تم پر وہ علوم ظاہر ہوئے ہیں کہ جن کا ہم تصوّر بھی نہیں کر سکتے۔ (الخیرات الحسان، ص ۷۱)

سپہرِ علم و عمل کے سورج تمھی ہو، سب ہیں تمہارے تارے
تمھی سے چمکا ہے جو بھی چمکا امامِ اعظم ابوحنیفہ!
تمہارے آگے تمام عالَم نہ کیوں کرے زانوئے ادب خَم
کہ پیشوایانِ دین نے مانا امامِ اعظم ابوحنیفہ!

(دیوانِ سالک از رسائلِ نعیمیہ، ص ۳۵)

مختصر وضاحت: پہلے شعر کا مطلب ہے کہ علم اور عمل کے سورج حضرت امام اعظم رَحۡمَۃُ اللہِ عَلَیۡہ ہیں، باقی سب ستارے ہیں اور امامِ اعظم رَحۡمَۃُ اللہِ عَلَیۡہ کے نور سے روشنی لے کر چمکتے ہیں۔ **دوسرے شعر** کا مطلب ہے کہ حضرت امام اعظم رَحۡمَۃُ اللہِ عَلَیۡہ گویا تمام جہاں کے استاذ ہیں، بڑے بڑے علماء نے بھی آپ کو **"امام اعظم"** تسلیم کیا ہے۔

صَلُّوۡا عَلَی الۡحَبِیۡب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

عقل کی اہمیت!

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! حضرت سَیِّدُنا امامِ اعظم رَحۡمَۃُ اللہِ عَلَیۡہ کی ذہانت مرحبا! یقیناً عقل اللہ پاک کی بڑی عظیم نعمت ہے۔ دنیا اور آخرت کے معاملات میں عقل کا درست استعمال کئی کامیابیاں دلا سکتا ہے۔ عقل ہی صحیح اور غلط میں امتیاز کرتی ہے، عقل ہی انسان کی راہنما

ہے، کیا کام کرنا ہے اور کیا کام نہیں کرنا، یہ فیصلہ عقل ہی کرتی ہے، بہترین عقل وہ ہے جو انسان کو نیکیوں کی راہ کا مسافر بنائے رکھے، بدترین عقل وہ ہے جو انسان کو بُرائیوں کی راہ پر چلادے۔

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! آیئے! دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ کی دلچسپ کتاب "**دین و دنیا کی انوکھی باتیں**" سے عقل کے بارے میں دو فرامینِ مصطفےٰ سنتے ہیں:

1. فرمایا: جب اللہ پاک نے عقل کو پیدا فرمایا: اس سے فرمایا: آگے آتو وہ آگے آگئی، فرمایا: پیچھے جا تو وہ پیچھے چلی گئی۔ اللہ پاک نے ارشاد فرمایا: مجھے اپنی عزت و جلال کی قسم! میں نے کوئی ایسی مخلوق پیدا نہیں کی جو میرے نزدیک تجھ سے زیادہ عزت والی ہو۔ میں تیرے ہی سبب پکڑوں گا، تیرے ہی سبب عطا کروں گا، تیری وجہ سے حساب لوں گا اور تیرے ہی سبب سزا دوں گا۔ (شعب الایمان، باب في تعديد نعم الله، فصل في فضل العقل، ۱۵۴/۴، حدیث: ۴۶۳۳ ملتقطاً، مسند الفردوس، ۲۹/۱، حدیث: ۴ بتغیر)

2. صحابیِ رسول حضرت سَیِّدُنا ابو درداء رَضِیَ اللہُ عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ اللہ کے رسول صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے مجھ سے فرمایا: اے عُوَیْمر! اپنی عقل میں اضافہ کرو! تمہارے قُربِ الٰہی میں بھی اضافہ ہوگا۔ میں نے عرض کی: میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں! میں اپنی عقل میں کیسے اضافہ کرسکتا ہوں؟ ارشاد فرمایا: اللہ پاک کی حرام کردہ باتوں سے اجتناب کرو اور اس کے فرائض کو ادا کرو تم عقلمند بن جاؤ گے، پھر نیک اعمال کو اپنا معمول بنالو، دنیا میں تمہاری عقل میں زیادتی ہوگی اور اللہ پاک سے تمہارے قُرب میں اور عزّت میں اضافہ ہوگا۔ (بغیۃ الباحث عن زوائد مسند الحارث، کتاب الادب، باب ماجاء فی العقل، ۸۰۸/۲، حدیث: ۸۲۹)

حافظہ مضبوط اور کمزور کرنے والے چند اُمور

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! معلوم ہوا اللہ پاک کی رِضا والے کاموں کو جاننا، ان پر عمل کرنا اور اس کے حرام کردہ کاموں سے رک جانا عقل میں اضافے کا سبب ہے۔ جس طرح نیکی عقل کو بڑھاتی اور حافظے (Memory) کو مضبوط کرتی ہے، اسی طرح گناہ عقل کو ختم کرتا اور حافظے کو کمزور کرتا ہے۔ روز مرّہ میں انجام دیئے جانے والے کئی ایسے امور ہیں جن میں سے بعض سے حافظہ مضبوط ہوتا ہے جبکہ بعض حافظہ کمزور کر دیتے ہیں۔ اللہ پاک کی رضا اور علمِ دین کا فیضان پانے سمیت آخرت بہتر کرنے والے کاموں میں اپنی ذہانت استعمال کرنے کے لیے حافظہ مضبوط کیجیے ۔ آیئے! دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ کی کتاب **"حافظہ کیسے مضبوط ہو"** سے حافظہ مضبوط اور کمزور کرنے سے مُتَعَلِّق چند ایسے اُمور سنتے ہیں:

حافظہ مضبوط کرنے والے اُمور

☆ تلاوتِ قرآن کرنے سے حافظہ مضبوط ہوتا ہے۔(ص،۱۸۶) ☆ نماز بھی حافظہ مضبوط کرتی ہے۔ ☆ دُرُود شریف پڑھنے سے بھی حافظہ قوی(مضبوط) ہوتا ہے۔ ☆ حلال، پاکیزہ اور صحت بخش غذائیں دل و دماغ کو مضبوط کرنے کے ساتھ ساتھ حافظہ بھی مضبوط کرتی ہیں۔(ص،۱۸۷) ☆ گناہوں بھری گفتگو کرنے اور سننے سے بچنے سے حافظہ مضبوط ہوتا ہے ☆ صالحین کی صحبت اختیار کرنے سے حافظہ مضبوط ہوتا ہے ☆ مِسواک شریف کی بھی یہ برکت ہے کہ اس سے دانت اور منہ کی صفائی کے ساتھ حافظہ بھی توانا ہوتا ہے۔(ص،۱٦۷)

سرکار کی ادا ہے مسواک پیاری پیاری اللہ کی رِضا ہے مسواک پیاری پیاری
کرتی ہے دل کو روشن سرکار کی ہے سنت روحانی اِک غذا ہے مسواک پیاری پیاری
یارب کرم سے ہم کو ہو جائے اِس کی عادت جاں بخش دل کُشا ہے مسواک پیاری پیاری

فیضانِ مسواک۔۔۔۔۔۔۔۔۔ جاری رہے گا۔اِنْ شَآءَ اللہ

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!　صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

حافظہ کمزور کرنے والے اُمور

☆فضول گوئی سے حافظہ کمزور ہوتا ہے۔☆جھوٹ بولنے سے حافظہ کمزور ہوتا ہے۔ ☆بد نگاہی بھی حافظے کے کمزور ہونے کا سبب ہے۔☆جماعت کے ساتھ نماز میں سُستی کرنا بھی حافظے کو کمزور کرتا ہے۔☆بکثرت سونے بالخصوص نمازِ چاشت کے وقت (نمازِ چاشت کا وقت سورج نکلنے سے کم از کم 20منٹ بعد شروع ہوتا ہے) سونے سے بھی حافظہ کمزور ہوتا ہے۔(حافظہ کیسے مضبوط ہو؟، ص۱۶۹تا۱۶۷ ملتقطاً)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!　صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! اچھے اور نیک لوگوں کی صحبت میں رہنا بھی حافظے کو قوی کرتا ہے، لہٰذا ہم بھی اچھے اور نیک لوگوں کی صحبت اختیار کریں۔ اچھے اور نیک لوگوں کی صحبت پانے کا ایک ذریعہ دعوتِ اسلامی کا مدنی ماحول بھی ہے۔ اس پاکیزہ ماحول سے وابستہ ہو جائیے اِنْ شَآءَ اللہ عاشقانِ رسول کی صحبت سے نہ صرف نیک بننے کا جذبہ پیدا ہوگا بلکہ اس کی برکت سے حافظہ بھی مضبوط ہوگا۔

12 مدنی کاموں میں سے ایک مدنی کام "ہفتہ وار اجتماع"

عاشقانِ رسول کی مدنی تحریک دعوتِ اِسلامی کے مَدَنی ماحول سے ہر دم وابستہ رہئے اور ذیلی حلقے کے **12 مدنی کاموں** میں بڑھ چڑھ کر حِصّہ لیجئے۔ ذیلی حلقے کے 12 مَدَنی کاموں میں سے ہفتہ وار ایک مَدَنی کام **"ہفتہ وار اجتماع"** بھی ہے۔☆اَلْحَمْدُ لِلّٰہ ہفتہ وار سُنّتوں بھرے اجتماع میں تلاوت و نعت اور علمِ دین سے بھرپور سُنّتوں بھرا بیان سننے، اجتماعی طور پر ذِکْرُ اللہ کرنے اور رِقّت انگیز دُعا میں اپنے گُناہوں سے تائب ہونے کے ساتھ ساتھ بُری صحبت سے بچنے اور اچھی صحبت اِخْتیار کرنے کے مواقع بھی مُیسر آتے ہیں۔☆یقیناً اچھی صحبت اِخْتِیار کرنا اور مل کر اللہ کریم کا ذِکر کرنا قابلِ فضیلت عمل

ہے۔ فرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم ہے: جب لوگ کسی مجلس میں اِکھٹے ہو کر اللہ کریم کا ذِکر کرتے ہیں، پھر جب وہ فارغ ہوتے ہیں تو اُن سے کہا جاتا ہے کہ کھڑے ہو جاؤ، بے شک تمہارے گُناہوں کو بخش دِیا گیا ہے اور تمہاری بُرائیوں کو نیکیوں سے بدل دِیا گیا ہے۔(شعب الایمان،باب فی محبة اللّٰہ، ۱/۴۵۴،حدیث: ۶۹۵)☆**"ہفتہ وار اجتماع"** تلاوتِ قرآن، نعتِ مصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم، سُنَّتوں بھرے بیان، رِقَّت اَنگیز دُعا، ذِکرودُرُود کے مدنی پُھولوں اور عِلْمِ دین کے گُلدستوں سے سَجا ہوتا ہے۔

12 مدنی کاموں میں سے ہفتہ واراِس مدنی کام **"ہفتہ واراجتماع"** کی تفصیلی معلومات جاننے کے لیے مکتبۃ المدینہ کے رِسالے **"ہفتہ واراجتماع"** کا مطالعہ کیجئے، تمام ذِمہ دارانِ دعوتِ اسلامی، بالخصوص **ہفتہ واراجتماع کی مجالس کے نگران واراکین** تواِس رِسالے کالازمی مطالعہ فرمائیں۔یہ رِسالہ مکتبۃ المدینہ پر دَستیاب ہونے کے ساتھ ساتھ دعوتِ اسلامی کی ویب سائٹwww.dawateislami.net سے بھی پڑھا جاسکتا ہے۔

اِس رِسالے کے مطالعے کی برکت سے آپ جان سکیں گے۔☆اِجتماعات کی اہمیّت☆دعوتِ اسلامی اوراِجتماعات کا اِہتمام☆ہفتہ واراِجتماع کیا ہے؟☆اجتماع کا **مکمل جدول**☆اجتماع میں شرکت کرنے کے **13 فضائل وبرکات**☆ہفتہ واراِجتماع سے **متعلق مرکزی مجلسِ شوریٰ** کے مدنی مشوروں کے مدنی پھول☆**خیر خواہ کے 19 مدنی پھول**☆ہفتہ واراجتماع سے **متعلق اِحتیاطوں اور مُفید معلومات** پر مبنی سوال جواب☆ہفتہ واراجتماع کی **شرعی وتنظیمی اِحتیاطیں** وغیرہ۔

آیئے! بطورِ ترغیب **"ہفتہ وار اجتماع"** میں شرکت کی برکت سے دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے وابستہ ہونے والے ایک عاشِقِ رسول کی مدنی بہار سُنتے ہیں، چنانچہ

اجتماع کی برکت سے نیک بن گیا

مَرکَزُ الاَوْلیا(لاہور) کے ایک اِسلامی بھائی گُناہوں کی وادِیوں میں گُم تھے،ان کے اسکول کے زمانے

میں ایک اِسلامی بھائی اَکْثَران کے بڑے بھائی سے مِلنے آیا کرتے تھے، ایک دن اُنہوں نے دعوتِ اِسلامی کے **ہفتہ وار سُنَّتوں بھرے اِجْتِماع** کی دَعوت پیش کی۔ یہ اُن کی دَعْوَت پر سُنَّتوں بھرے اِجتماع میں جا پہنچے، انہیں بہُت اچّھا لگا، لہٰذا انہوں نے پابندی سے جانا شُروع کر دیا۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ اس کی برکت سے انہوں نے نمازوں کی پابندی شُروع کردی۔ عِمامہ شریف بھی سَجالیا، جس پر گھر کے بعض اَفراد نے سَختی کے ساتھ مُخالفت کی مگر مَدَنی ماحول کی کشِش اور عاشِقانِ رَسُول کا حُسنِ سُلُوک انہیں دعوتِ اِسلامی سے مزید قریب تر کرتا چلا گیا، مکتبۃُ المدینہ سے جاری ہونے والے سُنَّتوں بھرے بَیانات کی کیسٹیں سُننے سے ڈھارس بندھی اور حَوصَلہ مِلتا چلا گیا۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ آہِستہ آہِستہ ان کے گھر میں بھی مَدَنی ماحول بن گیا۔

اے بیمارِ عِصیاں تُو آجا یہاں پر ‏ ‏ گُناہوں کی دیگا دَوا مَدَنی ماحول
گنہگارو آؤ! سِیَہ کارو آؤ! ‏ ‏ گناہوں کو دیگا چُھڑا مَدَنی ماحول
پِلا کر مئے عشق دیگا بنا یہ ‏ ‏ تمہیں عاشِقِ مُصْطَفٰے مَدَنی ماحول

(وسائل بخشش مرمم، ص۶۴۸)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! ‏ ‏ صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

امامِ اعظم رَحۡمَۃُ اللہِ عَلَیۡہ کے بارے میں تاثّراتِ علماء

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! ہم امامِ اعظم رَحۡمَۃُ اللہِ عَلَیۡہ کی ذہانت سے متعلق سُن رہے تھے، اللہ پاک نے امامِ اعظم رَحۡمَۃُ اللہِ عَلَیۡہ کو ایسی ذہانت اور عقل عطا فرمائی تھی کہ بڑے بڑے مشکل مسائل کا حل نکال لیتے تھے۔ بعد کے علما تو آپ کی ذہانت کا اعتراف (Acknowledge) کرتے ہیں مگر ساتھ ساتھ خود امامِ اعظم رَحۡمَۃُ اللہِ عَلَیۡہ کے ہم زمانہ فقہا بھی آپ کی ذہانت کا اعتراف کرتے نظر آتے ہیں۔ امامِ اعظم رَحۡمَۃُ اللہِ عَلَیۡہ کے ہم زمانہ اور آپ کے دور کے قریب کے علما آپ کے

بارے میں کیا تاثرات رکھتے ہیں، آیئے! سنتے ہیں:

حضرت یزید بن ہارون رَحْمَۃُ اللہ عَلَیْہ کہتے ہیں: میں نے ایک ہزار اساتذہ سے پڑھا اور علم حاصل کیا، لیکن خدا کی قسم! امامِ اعظم ابو حنیفہ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ ان سب سے زیادہ متقی تھے۔ امامِ اعظم ابو حنیفہ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ ان سب سے زیادہ مضبوط حافظے والے تھے اور امامِ اعظم ابو حنیفہ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ ان سب سے زیادہ ذہین و عقلمند تھے۔

کروڑوں شافعیوں کے پیشوا امام شافعی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں کہ ابو حنیفہ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ سے زیادہ کوئی عقلمند آدمی پیدا نہیں ہوا۔ (حدائق الحنفیه، ص ١٠٦ بتغیر قلیل)

امام سُفیان ثوری رَحْمَۃُ اللہ عَلَیْہ نے ایک بار فرمایا: امامِ اعظم رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ رُوئے زمین کے سب سے بڑے فقیہ (یعنی علمِ فقہ کے عالم) ہیں۔ (الخیرات الحسان، ص ١٠٥)

اے عاشقانِ اولیا! واقعی! امامِ اعظم رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ اپنے وقت کے بہت بڑے فقیہ تھے۔ سینکڑوں بڑے بڑے فقہا و علما آپ نے تیار کئے، لاکھوں مسائل قرآن و حدیث سے نکالے، مسائل اخذ کرنے کے درجنوں قوانین وضع کئے، بڑے بڑے پیچیدہ مسائل کو چند لمحوں میں حل کر دکھایا، علمِ حدیث کے فروغ میں بہت بڑا کردار ادا کیا، اَلْغَرَض! آپ واقعی اپنے وقت کے **"امامِ اعظم"** تھے۔ آیئے! آپ کی ذہانت و فطانت پر مشتمل ایک اور واقعہ سنتے ہیں:

بھولی چیز یاد آنے کا نسخہ

ایک بار کوئی شخص حضرت سَیِّدُنا امامِ اعظم رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کی: میں نے کچھ رقم (Amount) ایک جگہ احتیاط سے رکھ دی تھی، اب مجھے سخت ضرورت ہے لیکن مجھے

یاد نہیں آرہا کہ کس جگہ رکھی تھی، آپ کوئی تدبیر فرمائیے، آپ نے اس سے فرمایا: تم آج ساری رات نماز پڑھو تمہیں پتہ چل جائے گا۔ اس نے جاکر نماز پڑھنی شروع کر دی، تھوڑی ہی دیر میں اسے یاد آگیا کہ فلاں جگہ رقم رکھی تھی، چنانچہ اس نے رقم نکال لی، اگلے دن امام اعظم رَحمۃُ اللهِ عَلَیْه کی خدمت میں آیا اور عرض کی: حضور! آپ کی تدبیر سے مجھے رقم مل گئی، حضرت سَیِّدُنا امامِ اعظم رَحمۃُ اللهِ عَلَیْه نے فرمایا: شیطان کو یہ کب گوارا تھا کہ تم ساری رات نماز پڑھو، اس لئے اس نے جلدی یاد دلا دیا۔ لیکن تمہارے لئے تو یہی مناسب رہتا کہ تم اللہ پاک کا شکر بجا لاتے ہوئے ساری رات نماز پڑھتے رہتے۔ (الخیرات الحسان، ص، ۷۱)

کسی کی آنکھوں کا تُو ہے تارا کسی کے دل کا بنا سہارا مگر کسی کے جگر میں آرا امامِ اعظم ابو حنیفہ
سراج تُو ہے بغیر تیرے جو کوئی سمجھے حدیث و قرآں پھرے بھٹکتا نہ پائے رَستہ امامِ اعظم ابو حنیفہ

(دیوانِ سالک از رسائلِ نعیمیہ، ص۳٦)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

مختصر وضاحت: پہلے شعر کا مطلب ہے امامِ اعظم رَحمۃُ اللهِ عَلَیْه کی شان یہ ہے کہ کسی کی آنکھ کے تارے ہیں، کسی کے دل کے سہارے ہیں اور کسی کے دل جگر میں جلوہ گر ہیں۔ **دوسرے شعر** کا مطلب ہے کہ امامِ اعظم رَحمۃُ اللهِ عَلَیْه ہدایت کے سورج ہیں، قرآن و حدیث سمجھنے کے لیے آپ کے نورِ علم کا ہونا ضروری ہے ورنہ سیدھا راستہ نہیں ملے گا اور بندہ بھٹک جائے گا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! بیان کردہ واقعے سے جہاں امامِ اعظم رَحمۃُ اللهِ عَلَیْه کی ذہانت ثابت ہوتی ہے، وہیں یہ بھی معلوم ہو رہا ہے کہ شیطان کی پوری کوشش ہوتی ہے کہ بندہ

عبادت کے قریب نہ جائے اور اگر کوئی کسی طرح عبادت میں مشغول ہو بھی جائے تو اسے طرح طرح کے وسوسوں میں مبتلا کر کے عبادت سے دور کرنے کی کوشش کرتا ہے۔اس حکایت سے ہمیں یہ بھی سبق مل رہاہے کہ اگر وسوسے آئیں، عبادت میں رغبت حاصل نہ ہو، خشوع و خضوع نصیب نہ ہو، طرح طرح کے خیالات ستائیں تب بھی عبادت سے منہ نہیں موڑنا چاہیے بلکہ دل پر جبر کرتے ہوئے نفس و شیطان سے لڑتے ہوئے خود کو عبادت میں ہی مشغول رکھنا چاہیے۔یاد رکھئے! **عبادت** ہی مقصودِ انسانی ہے، **عبادت** ہی روح کی غذا ہے، **عبادت** ہی قلب کو جِلا بخشنے کا سبب ہے، **عبادت** ہی جنت میں لے جانے والی راہ ہے۔ لیکن جس طرح بیماری کے بعد انسان کے منہ کا ذائقہ خراب ہو جاتا ہے اور اسے میٹھی اور لذیذ غذائیں بھی کڑوی (Bitter) لگتی ہیں، اسی طرح گناہوں کی کثرت اور غفلت میں زندگی گزارنے کی وجہ سے عبادت میں بھی دل نہیں لگ رہا ہوتا، لیکن جس طرح رفتہ رفتہ منہ کا تلخ ذائقہ ٹھیک ہوتا چلا جاتا ہے، اسی طرح باتکلف کی جانے والی عبادت بھی آہستہ آہستہ انسان کے ظاہر و باطن کے قرار کا سبب بنتی چلی جاتی ہے اور پھر ایک وقت آتا ہے کہ عبادت کے بغیر بندے کا دل نہیں لگتا۔اللہ پاک ہمیں بھی ایسا ذوقِ عبادت نصیب فرمائے۔

عبادتِ الٰہی کے فائدے

اعلیٰ حضرت کے والد، مفتی نقی علی خان رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے عبادت کرنے کے کئی دنیاوی اور اُخروی فوائد بیان فرمائے ہیں، آیئے! شوقِ عبادت بڑھانے کے لیے ان میں سے چند سنتے ہیں:☆(**جو شخص عبادت کرتا ہے اللہ پاک**)اس سے محبت رکھتا ہے۔ ☆(**جو شخص عبادت کرتا ہے اللہ پاک**)اس کے سب کام درست کرتا ہے۔ ☆(**جو شخص عبادت کرتا ہے اللہ پاک**)اس کے رِزق کا کفیل ہوتا ہے۔(یعنی۔اس کے رِزْق کا ذِمّہ اللہ پاک پر ہوتا ہے)☆(**جو شخص عبادت کرتا ہے اللہ پاک**)اس کی مدد کرتا ہے اور دشمنوں

کے شر اور فساد سے محفوظ رکھتا ہے۔ ☆(**جو شخص عبادت کرتا ہے** اللہ پاک) مخلوق کے دل میں اس کی محبت پیدا کرتا ہے کہ چھوٹے بڑے امیر غریب اچھے بُرے یہاں تک کہ آسمان وزمین کے چرند پرند، اس سے محبت رکھتے ہیں۔ ☆(**جو شخص عبادت کرتا ہے**) برکتِ عام اس کو عنایت ہوتی ہے، یہاں تک کہ لوگ اس کے کپڑوں اور مکان سے تبرک (حاصل) کرتے ہیں اور فائدہ اُٹھاتے ہیں۔ ☆(**جو شخص عبادت کرتا ہے**) موت کی سختی سے محفوظ رہتا ہے۔ ☆(**جو شخص عبادت کرتا ہے**) پروردگارِ عالَم اس کو اس وقت ایمان و معرفت پر ثابت رکھتا ہے اور شیطان کے وسوسے اور اغواء (دھوکے) سے بچاتا ہے۔ ☆(**جو شخص عبادت کرتا ہے** فرشتے) اسے قبر کے فتنہ سے امن میں رکھتے ہیں اور نکیرین کے سوال کا جواب سکھاتے ہیں، اس کی قبر کو روشن اور فَراخ کرتے ہیں اور اس کی قبر میں بہشت (جنّت) کی طرف کھڑکی کھول دیتے ہیں۔ ☆(**جو شخص عبادت کرتا ہے** فرشتے اسے) پانی حوضِ کوثر کا پلائیں گے، اس کے پینے کے بعد پیاس اس کے پاس کبھی نہ آئے گی۔ ☆(**جو شخص عبادت کرتا ہے** وہ) پُلِ صراط سے آسانی کے ساتھ گزر جائے گا، ☆(**جو شخص عبادت کرتا ہے فرشتے اسے**) خدا کے دیدار سے مشرف فرمادیں گے اور یہ نعمت سب نعمتوں سے افضل اور سب کرامتوں سے اکمل ہے۔ (الکلام الاوضح، ص ۳۲۷۔۳۲۸ملتقطاً)

عبادت میں گزرے مری زندگانی　　کرم ہو کرم! یاخدا! یاالٰہی!
مُسلماں ہے عطارؔ تیری عطا سے　　ہو ایمان پر خاتِمہ یاالٰہی!

(وسائلِ بخشش، ص۱۰۵)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب!　　صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! ہمیں بھی کثرت سے عبادتِ الٰہی کو اپنا معمول بنانا چاہیے۔ اس میں شک نہیں کہ غفلت بھرے ماحول میں رہ کر انسان بھی غفلت کا شکار ہو جاتا ہے، جبکہ

اگر ایسا ماحول مل جائے جس میں خوب خوب عبادت کرنے کا ذہن دیا جائے تو عبادت کرنا آسان ہو جاتا ہے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ دعوتِ اسلامی کا مدنی ماحول نہ صرف گناہوں کی نفرت دل میں بیدار کرتا ہے بلکہ کثرتِ عبادت پر بھی اُبھارتا ہے، ذیلی حلقے کے 12 مدنی کام بھی عبادات میں شامل ہیں۔ لہٰذا ہمیں بھی دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے وابستہ ہو کر ذیلی حلقے کے 12 مدنی کاموں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتے رہنا چاہیے۔

مجلسِ وُکلاء کا تعارف

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عاشقانِ رسول کی مدنی تحریک دعوتِ اسلامی کم و بیش 107 سے زائد شُعْبہ جات میں دِینِ اسلام کا مدنی پیغام عام کر رہی ہے۔ انہی شعبہ جات میں **"وَکالت"** (Advocacy) سے وابستہ اَفراد میں **نیکی کی دعوت** عام کرنے کے لیے **"مجلسِ وکلا"** بھی قائم ہے۔ جس کے ذَرِیعے وکالت سے وابستہ افراد کو دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول سے وابستہ کرتے ہوئے، اِس مَدَنی مَقْصَد کے مُطابِق زِندگی گُزارنے اور فکرِ آخِرت کا مَدَنی ذِہْن دینے میں مصروفِ عمل ہے کہ **"مجھے اپنی اور ساری دُنیا کے لوگوں کی اِصْلاح کی کوشش کرنی ہے۔ اِنْ شَآءَ اللّٰہ"**۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ اس مجلس کے تحت وکالت کے شعبے سے وابستہ عاشقانِ رسول کے گھروں، دفاتر، بار ایسوسی ایشن وغیرہ میں وقتاً فوقتاً **"مَدَنی حلقوں"** کا سلسلہ ہوتا رہتا ہے، جبکہ اِس شعبے کے عاشقانِ رسول **"ہفتہ وار اِجتماع"** و **"مَدَنی مذاکرے"** میں بھی شرکت کی سعادت حاصل کرتے ہیں۔ **"مجلس مَدْرَسَۃُ المدینہ بالغان"** کی کوشش سے اِس شعبے سے وابستہ اَفراد کو **"تعلیمِ قرآن"** کی روشنی سے مُنَوَّر کرنے کے لیے **"مَدْرَسَۃُ المدینہ بالغان"** کی ترکیب بھی ہوتی ہے، جس میں فِی سَبِیْلِ اللہ قرآنِ کریم کی تعلیم دی جاتی ہے۔ اللہ کریم **"مجلسِ وکلاء"** کو مزید ترقیاں نصیب فرمائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

مقبول جہاں بھر میں ہو دعوتِ اسلامی
ہر لب پہ دعا آئی فَیضانِ مدینہ میں

(وسائلِ بخشش مرمم، ص۶۶۴)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! بیان کو اِختتام کی طرف لاتے ہوئے سُنَّت کی فضیلت اور مطالعہ کرنے کے چند مدنی پھول بَیان کرنے کی سَعادَت حاصِل کرتا ہوں۔ شَہَنْشاہِ نُبُوَّت، مُصْطَفٰے جانِ رحمت صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ جنّت نشان ہے: جس نے میری سنّت سے مَحَبَّت کی اُس نے مجھ سے مَحَبَّت کی اور جس نے مجھ سے مَحَبَّت کی وہ جنّت میں میرے ساتھ ہو گا۔[1]

سُنّتیں عام کریں دین کا ہم کام کریں نیک ہو جائیں مسلمان مدینے والے

مطالعہ کرنے کے مدنی پھول

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! آیئے! مطالعہ کرنے کے بارے میں چند مدنی پھول سننے کی سعادت حاصل کرتے ہیں۔ پہلے 2 فرامین مصطفے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ملاحظہ کیجئے: (1) فرمایا: بے شک علم سیکھنے سے آتا ہے۔ (کنز العمال، ۱۰/۱۰۴، حدیث: ۲۹۲۵۲)۔ (2) فرمایا: دنیا ملعون (لعنتی) ہے اور اللہ پاک کے ذکر، اس کے ولی یعنی دوست اور دینی علم پڑھنے اور پڑھانے والے کے سوا اس کی ہر چیز بھی ملعون ہے۔ (تِرمذی، کتاب الزھد، ۴/۱۴۴، حدیث: ۲۳۲۹) ☆ مطالعہ ایمان کی مضبوطی و پختگی کا باعث ہے۔ (مطالعہ کیا، کیوں اور کیسے؟ ص۱۶) ☆ مطالعہ حصولِ معرفت کا ذریعہ ہے۔ (ایضاً، ص۱۸) ☆ ایسی

1… مشکاۃ المصابیح، کتاب الایمان، باب الاعتصام بالکتاب والسنۃ، ۱/۵۵، حدیث: ۱۷۵

کتب، رسائل اور اخبارات سے ہمیشہ دور رہے جو ایمان کے لئے زہرِ قاتل، حیاء سوز اور اخلاق باختہ ہوں۔ (ایضاً، ص۲۹) ☆ اپنے اکابر کے حالات جاننے اور ان کے افعالِ حسنہ کو اپنانے کے لئے ان کے احوال و کوائف پر مشتمل کتب کا مطالعہ بھی ضروری ہے۔ (ایضاً، ص۳۳) ☆ امام غزالی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: جب تم کوئی علم حاصل کرنے لگو یا مطالعہ کرنا چاہو تو بہتر ہے کہ تمہارا علم و مطالعہ تزکیہ نفس اور دل کی اصلاح کا باعث ہو۔ (ایضاً، ص ۳۲) ☆ کوشش کیجئے کہ کتاب ہر وقت ساتھ رہے کہ جہاں موقع ملے کچھ نہ کچھ مطالعہ کرلیا جائے اور کتاب کی صحبت بھی میسر رہے۔ (ایضاً، ص۳۶) ☆ مطالعہ کرنے کے بعد تمام مطالعے کو ابتدا سے انتہا تک سرسری نظر سے دیکھا جائے اور اس کا ایک خلاصہ اپنے ذہن میں نقش کرلیا جائے۔ (ایضاً، ص۱۱۲) ☆ اپنا اِحتِساب کرنا بھی فائدہ مند ہے کہ مجھے اس مطالعے سے کیا حاصل ہوا اور کون سا مواد ذہن نشین ہوا اور کون سا نہیں۔ (ایضاً، ص۱۱۲) ☆ کسی بات کو یاد کرنے کے لیے آنکھیں بند کرکے یادداشت پر زور دینا مفید ہے۔ (ایضاً، ص۱۱۷) ☆ جو کچھ پڑھیں اس کی دہرائی (Repeat) کرتے رہیئے۔ (ایضاً، ص۱۱۲) ☆ شیخِ طریقت امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ مدنی مذاکروں میں علمِ دین کے رنگ برنگے مدنی پھول ارشاد فرماتے ہیں ان مدنی مذاکروں کی برکت سے اپنے علم پر عمل کرنے، اسے دوسروں تک پہنچانے اور مزید مطالعہ کرنے کا جذبہ پیدا ہوتا ہے۔ (ایضاً، ص۱۱۵)

طرح طرح کی ہزاروں سُنّتیں سیکھنے کے لئے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ دو کتب "**بہارِ شریعت**" حِصّہ 16 (312 صفحات) نیز 120 صفحات پر مشتمل کتاب "**سُنّتیں اور آداب**" ھدِیَّۃً طَلَب کیجئے اور بغور اس کا مطالَعَہ فرمایئے۔ سنّتوں کی تربِیَت کا ایک بہترین ذریعہ دعوتِ اسلامی کے مَدَنی قافِلوں میں عاشقانِ رسول کے ساتھ سنّتوں بھرا سفر بھی ہے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

شعبہ بیاناتِ دعوتِ اسلامی کا تعارف

بیان کی اَہَمِّیَّت

تقریر اور بیان کی اہمیت کسی سے پوشیدہ نہیں ہے۔ اس کے ذریعے کم وقت میں کئی افراد تک اپنا مقصود پہنچایا جاسکتا ہے۔ آج کے دور میں اللہ پاک اور اس کے رسول صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کے فرامین و احکامات اور دِینی تعلیمات لوگوں تک پہنچانے کا ایک بہترین ذریعہ بیان بھی ہے۔ خود رسولِ خدا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے بیان و تقریر کو رونق بخشی، آپ کے دلکش و دل نشیں بیانات کا اثر تھا کہ لوگوں کے دلوں کی دنیا تبدیل ہونے لگی، جہالت کے اندھیرے چھٹنے لگے اور اسلام کی روشنی پوری دنیا میں پھیلنے لگی۔ بیان کے متعلق آپ عَلَیْہِ السَّلَام کا فرمانِ عالیشان ہے: بے شک بعض بیان جادو (کی طرح اثر انگیز) ہوتے ہیں۔ (مسند احمد، مسند المکیین، ۵/ ۳۷۷، حدیث: ۱۵۸۶۱) رسولِ کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے صحابۂ کرام اور پھر ان کے بعد اُمّت کے نیک لوگوں نے دین کی اِشاعت کیلئے تقریر اور بیان کے سلسلے کو آگے بڑھایا۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ دعوتِ اسلامی نے دِین کی تبلیغ کے لئے جو ذرائع اختیار کئے ہیں ان میں سے ایک "تقریر وبیان" بھی ہے۔ دعوتِ اسلامی کے تحت مُلک و بیرونِ ملک ہونے والے ہزاروں اجتماعات میں لاکھوں عاشقانِ رسول اسلامی بھائی اور اسلامی بہنیں شرکت کرتی ہیں، ان اجتماعات کا ایک اہم جز بیان بھی ہے۔ امیر اہلسنت کی عنایتوں اور دعوتِ اسلامی کی مرکزی مجلسِ شوریٰ کی شفقتوں کی بدولت پاکستان کے اسلامی بھائیوں اور اسلامی بہنوں میں الگ ایک بیان ہوتا ہے اور بیرونِ ملک کے اسلامی بھائیوں اور اسلامی بہنوں کے اجتماعات میں الگ ایک بیان ہوتا ہے۔ یہ تمام بیانات دعوتِ اسلامی کی

مجلس اَلْمَدِیْنَۃُ الْعِلْمِیَّۃ کا شعبہ ”بیاناتِ دعوتِ اسلامی“ تیار کرتا ہے۔

شعبے کی ضمنی تقسیم

کام کی بہتری اور بروقت تکمیل کیلئے شعبہ بیاناتِ دعوتِ اسلامی اس وقت **تین** ضمنی شعبوں پر مشتمل ہے۔

(1)شعبہ بیاناتِ دعوتِ اسلامی برائے پاکستان: دنیا بھر کے ہفتہ وار اجتماعات میں ہونے والے بیانات اسی شعبے میں اردو زبان میں تیار اور فائنل کئے جاتے ہیں۔ پھر یہی بیانات مختلف زبانوں میں ترجمہ کرکے دنیا بھر میں بھیجے جاتے ہیں۔

(2)شعبہ بیاناتِ دعوتِ اسلامی برائے اسلامی بہنیں: اس شعبے کا بنیادی مقصد پاکستان میں اسلامی بہنوں کے ہفتہ وار اجتماعات کے بیانات کو تمام ضروری مراحل سے گزار کر کتابی صورت میں شائع کروانا ہے۔ ہر چار مہینوں کے بیانات ایک جلد کی صورت میں شائع کئے جاتے ہیں۔ اب تک یہ شعبہ محرم الحرام تا ربیع الآخر 1441 کے بیانات بنام **اسلامی بیانات جلد 1** کی صورت میں شائع کر چکا ہے، جمادی الاولی تا شعبان المعظم 1441 کے بیانات بنام **اسلامی بیانات جلد 2** بھی شائع کر چکا ہے، جبکہ **اسلامی بیانات جلد 3** پر شعبے میں کام جاری ہے۔

(3)شعبہ بیاناتِ دعوتِ اسلامی برائے بیرونِ ملک: اس شعبے کے تحت بیرونِ ملک میں ہونے والے اسلامی بھائیوں اور اسلامی بہنوں کے ہفتہ وار اجتماعات کے بیانات پر کام کیا جاتا ہے۔

بیانات کی تیاری کے اہم مَراحِل

شعبہ بیانات میں تیار ہونے والے تمام تر بیانات تقریباً 16 مراحل سے گزار کر فائنل کئے جاتے

ہیں۔ مراحل اور ان کی تفصیل درجِ ذیل ہے:

(1) انتخابِ موضوع: سب سے پہلے شعبہ بیانات میں مکمل 1 سال کے بیانات کی فہرست تیار ہوتی ہے۔ اسلامی سال کے ایونٹس کا بھی خیال رکھا جاتا ہے اور کوشش کی جاتی ہے کہ موقع مناسبت اور ایام کے اعتبار سے ہی موضوع کا انتخاب کیا جائے۔

(2) تلاشِ مواد: فہرست فائنل ہو جانے کے بعد مختلف اسلامی بھائی اس کے لیے تلاشِ مواد میں لگ جاتے ہیں، اس کے لیے موضوع کے مطابق بزرگانِ دین کی تصانیف، دعوتِ اسلامی کے مبلغین بالخصوص، امیر اہلسنت اور اراکینِ شوریٰ کے اسی موضوع پر ہونے والے بیانات سے مدد لی جاتی ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ دعوتِ اسلامی کے شعبہ آئی ٹی کی طرف سے تیار کردہ سافٹ ویئر اور مکتبہ شاملہ سے بھی تلاشِ مواد کیا جاتا ہے۔

(3) جمع مواد: تلاشِ مواد کے بعد اس کی ثقاہت کو پرکھا جاتا ہے، اسلامی بھائی اپنے متعلقہ ذمہ دار کو کسی بھی موضوع پر جمع ہونے والا سارا مواد چیک کرواتا ہے اور باہمی مشاورت سے طے کیا جاتا ہے کہ کون سا مواد بیان میں شامل کیا جائے۔ یوں اسے سرسری ترتیب دی جاتی ہے اور بیان کا خاکہ بنایا جاتا ہے۔

(4) بیان کی ترتیب: بیان کے خاکے کے بعد اسے مکمل ترتیب دیا جاتا ہے۔ چھوٹے سائز کے تقریباً 24 سے 25 صفحات موضوع سے متعلق مواد کے ہوتے ہیں جبکہ 5 سے 7 صفحات میں تنظیم سے متعلق مواد بھی بیان میں شامل کیا جاتا ہے۔

(5)**فارمیشن:** مکمل بیان ترتیب دینے کے بعد اس کی جزوی فارمیشن بھی کی جاتی ہے۔ کبھی ایسا بھی ہوتا ہے کہ شعبہ کے بعض اسلامی بھائی بیان بناتے ہوئے فارمیشن بھی کرتے چلے جاتے ہیں۔ اگر ایسا نہ ہوا ہو تو بیان کی ترتیب کے بعد فارمیشن کی جاتی ہے۔

(6)**شعبہ ذمہ دار کا اسے فائنل کرنا:** فارمیشن کے بعد ماتحت اسلامی بھائی بیان شعبہ ذمہ دار کو بھیج دیتا ہے۔ جہاں از اول تا آخر مکمل بیان گہری نظر سے چیک کیا جاتا ہے۔ جہاں تبدیلی کی حاجت ہو وہاں مواد یا ترتیب کو تبدیل بھی کیا جاتا ہے اور مکمل بیان کو فائنل کیا جاتا ہے۔

(7)**نگرانِ علمیہ سے بیان کی تنظیمی تفتیش:** شعبہ ذمہ دار کے فائنل کر لینے کے بعد نگرانِ المدینۃ العلمیہ و رکنِ مرکزی مجلسِ شوریٰ حاجی ابو ماجد محمد شاہد مدنی عطاری مدظلہ بیان کی تنظیمی تفتیش کرتے ہیں اور ضرورتاً بیان میں مناسب تبدیلیاں کرتے ہیں۔

(8)**مکمل بیان کی تفتیش و تخریج:** نگرانِ علمیہ سے بیان فائنل ہونے کے بعد مکمل بیان کی تخریج و تفتیشِ تخریج ہوتی ہے۔ تمام حوالہ جات اصل کتب سے شامل کرنے کی سعی کی جاتی ہے۔

(9)**دارالافتا کے مفتی صاحب سے مکمل بیان کی شرعی تفتیش:** تخریج و تفتیشِ تخریج کے بعد بیان شرعی تفتیش کیلئے دارالافتا کے مفتی صاحب کے پاس بھیجا جاتا ہے جو مکمل بیان کی شرعی تفتیش کرتے ہیں اور جہاں تبدیلی کی حاجت ہو اس کی اصلاح بھی فرماتے ہیں۔

(10) **مجلسِ تراجم سے انگلش الفاظ کی چیکنگ:** اردو کے بعض الفاظ ایسے ہیں جن کی جگہ انگریزی کے الفاظ زیادہ استعمال کئے جاتے ہیں۔ دارالافتا سے آنے کے بعد بیان میں مشکل الفاظ کو ہٹا کر آسان

اردو الفاظ ورنہ بریکٹ میں انگلش الفاظ بھی شامل کئے جاتے ہیں۔ پھر ان الفاظ کی انگلش چیکنگ کیلئے بیان مجلسِ تراجم کو بھیجا جاتا ہے جو ان انگلش الفاظ کو سیاق و سباق کی روشنی میں چیک کرتے ہیں اور ضروری تبدیلیاں بھی کرتے ہیں۔

(11) **پیج سیٹ اپ:** ان تمام مراحل سے گزرنے کے بعد المدینۃ العلمیہ کے طے شدہ مدنی پھولوں کے مطابق مکمل بیان کا پیج سیٹ اپ کیا جاتا ہے۔

(12) **فائنل پروف ریڈنگ:** یوں تو اب تک کئی بار بیان کی سرسری پروف ریڈنگ ہو چکی ہوتی ہے مگر غلطی کے امکان کو ختم کرنے کیلئے اس مرحلے پر مکمل بیان کی از اول تا آخر باریک نظر سے پروف ریڈنگ کی جاتی ہے۔ بیان میں موجود آیاتِ کریمہ اور ان کے ترجمہ کا بھی تقابل کیا جاتا ہے۔

(13) **نگرانِ پاک کابینہ سے بیان کی تنظیمی تفتیش:** ان تمام مراحل سے گزار کر اسلامی بھائیوں کا بیان نگرانِ پاک کابینہ ورکنِ مرکزی مجلسِ شوریٰ حاجی ابو رجب محمد شاہد عطاری مدظلہ کے پاس فیصل آباد بھیج دیا جاتا ہے جو بیان کو از اول تا آخر پڑھتے اور اس کی تنظیمی تفتیش فرماتے اور ضرورت پڑنے پر بیان میں تبدیلیاں بھی کرواتے ہیں، ان سے چیک ہو کر بیان دوبارہ المدینۃ العلمیہ آتا ہے اور اس میں ضرورتاً تبدیلیاں کی جاتی ہیں اور بیان کابینہ مکتب بھیجا جاتا ہے۔ پھر کابینہ مکتب سے وہ بیان فائنل کر کے پاکستان بھر میں متعلقہ مقامات تک پہنچا دیا جاتا ہے۔

(14) **بیرونِ ملک کے اعتبار سے تبدیلیاں:** اسلامی بھائیوں کا فائنل ہونے والا یہی بیان بعد میں پاکستان کے سوا دنیا بھر میں ہوتا ہے۔ یوں ہر بیان میں بیرونِ ملک کے اعتبار سے بھی تبدیلیاں کی جاتی

ہیں۔ اور اسے اسلامی بہنوں کے اعتبار سے بھی تیار کیا جاتا ہے۔

(15)اسلامی بہنوں کے انداز میں تیاری: اسلامی بھائیوں کا بیان جب پیج سیٹ اپ کے مراحل سے گزر جاتا ہے تو اب اسی بیان کو اسلامی بہنوں کے انداز میں تیار کیا جاتا ہے اور اسلامی بہنوں کے اعتبار سے اس میں مناسب تبدیلیاں کی جاتی ہیں۔ مذکر کے صیغوں اور جملوں کو مؤنث کے صیغوں اور جملوں میں تبدیل کیا جاتا ہے اور جو مواد اسلامی بہنوں سے متعلق نہیں ہوتا اسے بھی بیان سے ہٹا دیا جاتا ہے۔

(16)اسلامی بہنوں کی عالمی مجلس مشاورت سے چیکنگ: بیان کو اسلامی بہنوں کے انداز میں ڈھال کر اسلامی بہنوں کی عالمی مجلس مشاورت سے چیک کروایا جاتا ہے اور ان کے نشان زدہ مقامات پر تبدیلیاں کی جاتی ہیں۔

شعبہ بیاناتِ دعوتِ اسلامی کی کارکردگی

(1) اَلْحَمْدُ لِلّٰہ مارچ 2014 سے دسمبر 2019 تک ہفتہ وار اور دیگر اجتماعات کیلئے اس شعبے میں ساڑھے چار سو (450) سے زائد بیانات تیار ہو چکے ہیں۔

(2) اس کے ساتھ ساتھ شعبہ بیاناتِ دعوتِ اسلامی (پاکستان) اور مکتبۃ المدینہ کے تعاون سے پاکستان کے اسلامی بھائیوں کے ہفتہ وار سنتوں بھرے اجتماع میں ہونے والے بیانات کی پہلی جلد **"سُنّتوں بھرے بیانات"** کے نام سے **شعبان المعظم 1439 سن ہجری مطابق 27 اگست 2017 سنِ عیسوی** میں مکتبۃ المدینہ سے شائع ہو کر منظرِ عام پر آچکی ہے۔ اس دیدہ زیب جلد میں 4 اسلامی مہینوں یعنی **محرم الحرام تا رَبِیْعُ الْاٰخِر** کے اصلاحی موضوعات پر 18 سنتوں بھرے بیانات شامل کئے گئے

ہیں۔

(3)مزید بر آں کہ شعبہ بیاناتِ دعوتِ اسلامی (برائے اسلامی بہنیں/پاکستان)اور مکتبۃ المدینہ کے تعاون سے پاکستان کی اسلامی بہنوں کے ہفتہ وار سنتوں بھرے اجتماعات کے بیانات کے لیے ایک کتاب بنام "**اسلامی بیانات** جلد1" **ذوالحجۃ الحرام1441 سنِ ہجری مطابق 11 اگست2019 سنِ عیسوی** میں مکتبۃ المدینہ سے چھپ کر شائع ہو چکی ہے۔اس دیدہ زیب جلد میں بھی 4 اسلامی مہینوں یعنی **محرم الحرام تا ربیع الآخر** کے اصلاحی موضوعات پر19 سنتوں بھرے بیانات شامل ہیں۔

(4)اسی طرح شعبہ بیاناتِ دعوتِ اسلامی(برائے اسلامی بہنیں) اور مکتبۃ المدینہ کے تعاون سے پاکستان کی اسلامی بہنوں کے ہفتہ وار سنتوں بھرے اجتماعات کے بیانات کے لیے دوسری کتاب بنام "اسلامی بیانات جلد2" **ربیع الآخر 1441سنِ ہجری مطابق دسمبر2019 سنِ عیسوی** میں چھپ کر شائع ہو چکی ہے۔ اس جلد میں بھی 4 اسلامی مہینوں یعنی **جُمادی الاُولیٰ تا شَعْبَانُ المُعَظَّم 1441ھ مطابق جنوری2020 تا اپریل2020 سنِ عیسوی** کے اصلاحی موضوعات پر17 بیانات شامل ہیں۔

(5)جبکہ **اسلامی بیانات جلد3** پر شعبے میں کام جاری ہے۔اِنْ شَآءَ اللہ اپریل کی ابتدا میں یہ کتاب بھی شائع ہو جائے گی اور مکتبۃ المدینہ پر دستیاب ہو گی۔

پاکستان کے اجتماعات وشرکائے اجتماعات کی تعداد

اب تک کی معلومات کے مطابق صرف پاکستان میں اسلامی بھائیوں کے ہونے والے اجتماعات کی تعداد 751 ہے جس میں لاکھوں اسلامی بھائی شریک ہوتے ہیں۔ جبکہ اسلامی بہنوں کے ہونے والے ہفتہ وار سنتوں بھرے اجتماعات کی تعداد7340 اور شرکائے اجتماع کی تعداد241462 ہے۔پاکستان

بھر میں جہاں جہاں بھی ہفتہ وار سنتوں بھرے اجتماعات ہوتے ہیں وہاں تمام مقامات پر ہونے والے بیانات کا موضوع ایک ہی ہوتا ہے۔

بیرونِ ملک کے اجتماعات و شرکائے اجتماعات کی تعداد

شعبہ بیاناتِ دعوتِ اسلامی (پاکستان) سے جو بیانات فائنل ہو جاتے ہیں کچھ ماہ کے فرق سے وہی بیانات ضروری تبدیلیوں کے ساتھ بیرونِ ملک کے اسلامی بھائیوں کے لئے مرتب کئے جاتے ہیں۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ تادمِ تحریر بیرونِ ملک میں اسلامی بھائیوں کے اجتماعات کی مجموعی تعداد 747 اور شرکائے اجتماعات کی تعداد 33808 ہے جبکہ اسلامی بہنوں کے اجتماعات کے مقامات کی تعداد 3047 اور شریک ہونے والی اسلامی بہنوں کی تعداد 106786 ہے۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى سَيِّدِ الْمُرْسَلِيْنَ اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

نیک نمازی بننے کے لیے

ہر جمعرات بعد نمازِ مغرب آپ کے یہاں ہونے والے **دعوتِ اسلامی** کے ہفتہ وار سنّتوں بھرے اجتماع میں رضائے الٰہی کے لیے اچھی اچھی نیتوں کے ساتھ ساری رات شرکت فرمائیے ۞ سنّتوں کی تربیت کے لیے **مَدَنی قافلے** میں عاشقانِ رسول کے ساتھ ہر ماہ تین دن سفر اور ۞ روزانہ "**غورو فکر**" کے ذریعے **مَدَنی انعامات** کا رسالہ پُر کر کے ہر اسلامی ماہ کی پہلی تاریخ اپنے یہاں کے ذِمّے دار کو جمع کروانے کا معمول بنالیجئے۔

میرا مَدَنی مقصد: "**مجھے اپنی اور ساری دنیا کے لوگوں کی اِصلاح کی کوشش کرنی ہے۔**" اِنْ شَآءَ اللہ۔ اپنی اصلاح کے لیے "**مَدَنی انعامات**" پر عمل اور ساری دنیا کے لوگوں کی اصلاح کی کوشش کے لیے "**مَدَنی قافلوں**" میں سفر کرنا ہے۔ اِنْ شَآءَ اللہ۔